The Drinched Book

text fiy book

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222801
UNIVERSAL
LIBRARY

REGISTERED, No L, 1313

۷۸۶

جلد ۴ - نمبر ۱

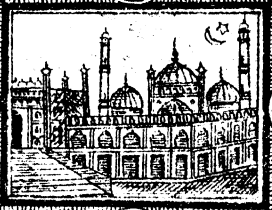

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ

چیست دنیا؟

از خداغافل بدن

نے تماشِ ونقرہ وفرزند وزن

مسلمانوں کو دین داری اور دُنیا داری کی صحیح تعلیم دینے والا ماہوار رسالہ

Received 1969.

دین ودُنیا

جو

ہر مہینے نہایت کامیابی کیساتھ نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر:- سید ظہور احمد شاہجہانپوری

ہر خریدار کو اختیار ہے کہ جب اُسکا جی چاہے دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کرکے اپنی ادا کردہ کل قیمت ہم سے واپس منگالے

سالانہ قیمت اعلیٰ ایڈیشن (للعہ)

ششماہی قیمت اعلیٰ ایڈیشن دو روپے

سالانہ قیمت معمولی ایڈیشن دو روپے

ششماہی علاوہ مع محصول وغیرہ

ماہ اپریل ۱۹۲۴ء

۴۰۵

مصورِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی کی بیمثال کتابیں

میلاد نامہ نئے رنگ کا قابل دید مثنوی مولود شریف ہے، اور خواجہ صاحب کی اسلامی تاریخ کے سلسلے کا پہلا حصہ اس میں جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس حالات اور پاک و پاکیزہ اخلاق اور عادات کا تفصیلی بیان ہے۔ قیمت عہ/

محرم نامہ اسلامی تاریخ کا دوسرا حصہ جسمیں وفات رسول کے بعد کے واقعات۔ خلافت کے جھگڑوں کا پورا بیان جنگ جمل و صفین کا تفصیلی حال۔ شہادت امام حسینؓ کا اصلی سبب۔ معرکۂ کربلا کی تحقیقی اور دردانگیز کیفیت درج ہے۔ قیمت عہ/

یزید نامہ یہ اسلامی تاریخ کا تیسرا حصہ ہے۔ محرم نامہ کے بعد اسے ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اس میں خلفائے بنو اُمیہ کے حالات ہیں۔ معرکۂ کربلا کے بعد حجاج بن یوسف کی مکہ معظمہ پر خونخوار چڑھائی۔ خانۂ کعبہ کی بربادی ہزارہا صحابیوں کا قتل عبداللہ ابن زبیر کی شہادت وغیرہ کا بیان نہایت تفصیل درج کیا گیا ہے۔ قیمت عہ/

طمانچہ بر رخسارِ یزید اس میں اشرار بنی اُمیہ کی خیرہ اور شرمناک سازشوں اور بدچلنیوں کے حالات کو بے نقاب کیا گیا ہے، نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت صرف عہ/

فاطمی دعوتِ اسلام اُن دلچسپ اور مخفی طریقوں کا بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً بنی فاطمہ نے اشاعت اسلام کے لیئے اختیار کیئے۔ قیمت ۸ر

سفرنامہ مصر و شام و حجاز حضرت خواجہ صاحب کے سفر ملا داسلامیہ کے عجیب و غریب حالات با تصویر نہایت دلچسپ اور پُرلطف کتاب ہے۔ قیمت عہ/

سی پارۂ دل حضرت خواجہ صاحب کے اُن ادبی اور مذہبی مضامین کا دلسوز مجموعہ۔ قیمت ۱۰ر

تسخیر مہر و قہر اعمال حزب البحر کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی نہایت مشہور اور مقبول کتاب۔ قیمت ۱۰ر

معلومات سیر دہلی جو حضرات غیر مقامات سے دہلی آتے ہیں یا گھر بیٹھے دہلی کی سیر کرنی چاہتے ہیں ضرور منگائیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

تسکین احساس تصوف کے ابتدائی اصول و قواعد اور اذکار و اشغال کی تعلیم۔ قیمت صرف ۸ر

چٹکیاں اور گدگدیاں حضرت خواجہ صاحب کے ظریفانہ مگر بے حد نتیجہ خیز مضامین کا قابل دید مجموعہ جسکو پڑھکر بے اختیار ہنسی آتی ہے قیمت ۱۲ر

خدائی انکم ٹیکس زکوٰۃ ادا کرنے کی ترکیب۔ زکوٰۃ کا فلسفہ۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دیجائے۔ بہت سی ضروری معلومات۔ قیمت ۱۰ر

مرشد کو سجدۂ تعظیم قرآن مجید۔ حدیث شریف اور اقوالِ بزرگانِ دین سے سجدۂ تعظیمی کا جواز۔ قیمت ۸ر

روزنامچہ سفر ہندوستان حضرت خواجہ صاحب کے سفر بمبئی اور کاٹھیاواڑ وغیرہ کے دلچسپ حالات قیمت ۱۲ر

کم ٹو موت عشق دُنیا کی بھول سے بچانے اور ہر وقت موت کو یاد دلانیوالی دردانگیز۔ قابل دید اور نہایت مقبول کتاب۔ قیمت عہ/

مرگ نامہ کم ٹو موت جیسی مشہور کتاب کا دوسرا حصہ جو حال ہی میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت ۶ر

آئینہ خطوط نویسی یہ خواجہ صاحب کی مشہور کتاب ہے۔ حصۂ اول و دوم بکجائی۔ قیمت ۱۲ر حصۂ سوم۔ قیمت ۱۲ر

آپ بیتی حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت اپنی طرز کی بالکل نئی سوانح عمری مع تصاویر۔ قیمت عہ/

کرشن بیتی ہندوؤں کے مشہور اوتار سری کرشن جی مہاراج کی قابل دید بالتصاویر سوانح عمری۔ قیمت عہ/

گیارھویں نامہ یہ گیارہویں شریف کی محفلوں میں پڑھنے کے لئے خواجہ صاحب نے حضرت غوث پاک کے حالات میں بڑی دلچسپ کتاب لکھی ہے قیمت فی جلد صرف ۱۲ر

اُردو دعائیں ہر موقع اور ہر محل کے لیئے نہایت مؤثر اور نہایت پر لطف دعاؤں کا مجموعہ جو خاص اوقات میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت ۸ر

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی بے مثل و نظیر کتاب ہے فوراً منگائیے۔ قیمت عہ/

بیوی کی تربیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے۔ اسمیں سولہ نہایت اہم سوالات اور اُن کے مجید مفید اور کارآمد جوابات ہیں جو ہندوستان کی بڑی بڑی معزز اور تعلیمیافتہ بیبیوں نے تحریر کیئے ہیں۔ قیمت عہ/

اولاد کی شادی - یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جس میں اولاد کی شادی بیاہ کے متعلق تمام ضروری دینی و دُنیاوی معلومات موجود ہے۔ قیمت عہ/

بچوں کی کہانیاں بچوں کے بہلانے کے لیئے نہایت سبق آموز کہانیوں کا دلپذیر مجموعہ بالتصاویر قیمت صرف دس آنے۔

جگ بیتی درد و غم کے پُرسوز اور عبرت خیز مضامین اور الم انگیز قصوں

قرآن آسان قاعدہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو پڑھانے کے لیئے خواجہ صاحب کا لکھا ہوا عجیب و غریب قاعدہ جس کی تمام ملک میں دھوم ہے۔ قیمت ۸ر

تعلیم القرآن یہ کتاب قرآن آسان قاعدہ کے بعد بچوں کو پڑھائی جاتی ہے اور اس کو پڑھکر وہ قرآن کی تمام ضروری باتوں سے بہت جلد واقف ہو جاتے ہیں قیمت ۸ر

امام الزماںؑ کی آمد شیخ سنوسی کی بالکل نئی رسالوں کا خلاصہ امام الزماںؑ کی آمد کے تفصیلی اور دلچسپ واقعات جس میں حیرت انگیز پیشینگوئیاں شامل ہیں قیمت ۱۰ر

لڑائی کا گھر خواجہ صاحب کے سات متفرق رسائل۔ توبہ نامچہ۔ بم۔ بندوق وغیرہ کا دلکش مجموعہ۔ قیمت ۶ر

قبروں کی غیبی نوشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار کے مزارات کے لیئے مؤثر کتبے بالکل نئی چیز۔ قیمت ۴ر

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب داعیانِ اسلام کی معلومات کیلئے لکھی گئی ہے قیمت ۸ر

سکھ قوم اس کتاب میں سکھ قوم کے تمام مذہبی حالات اور رسم و رواج کا بیان ہے۔ قیمت ۶ر

غزنوی جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر سترہ حملوں کا تذکرہ۔ قابل دید تاریخی کتاب قیمت ۸ر

حلال خور اس کتاب میں ہندوستان بھر کے حلال خوروں کے مذہبی قصے۔ رسم و رواج اور عقائد وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۸ر

داعی اسلام اس کتاب میں ہر مسلمان کو تبلیغ اسلام کا کام کرنیکی ترکیبیں اور حکمتیں بتائی ہیں۔ قیمت ۳ر

گاندھی نامہ مہاتما گاندھی کی ذات و صفات کا قابل دید اور دلچسپ تذکرہ قیمت ۸ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

براہ کرم اس رعایتی اشتہار کو خود ملاحظہ فرما کر اپنے علمدوست احباب و اعزہ کو بھی دکھایئے

ماہِ رمضان المبارک کی آخر تاریخ تک

خریدارانِ رسالہ دین و دنیا کیلئے رعایت

ماہِ رمضان المبارک میں قریب قریب بہت سے اسلامی کارخانے رعایتی اعلان شائع کیا کرتے ہیں، لیکن اکثر یا تو اُس مال پر رعایت کا ڈنکا بجایا جاتا ہے جو ملک میں مقبولیت کی نگاہوں سے نہ دیکھے جانے کے سبب سے فروخت نہ ہو سکا ہو اور اس طرح اونے پونے دے دلا کر اپنی لگائی ہوئی رقم سیدھی کر لینی منظور ہو اور جو کچھ بھی ملے اُس کو دست غیب یا خدا کی دین سمجھ لیا جائے۔ یا وہ مال اس قدر زیادہ قیمت رکھتا ہو کہ رعایت دینے کے بعد بھی تگنا چوگنا نفع ہاتھ سے نہ جائے۔ برخلاف اس کے دفتر دین و دُنیا جس مال پر رعایتی اعلان مشتہر کر رہا ہے وہ نہ تو ایسا مال ہے جس کی پبلک میں خاص طور سے شہرت و مقبولیت نہ ہو، نہ وہ مال ہے جس کی قیمت بڑھا چڑھا کر مقرر کی گئی ہو، اور رعایت دینے کے بعد بھی معقول منفعت حاصل ہو سکے۔ اس لیئے یہ رعایت حقیقی رعایت ہے جو خریداران دین و دُنیا اور اُن کے ساتھ تمام ناظرین دین و دُنیا کو عام اس سے کہ وہ دین و دُنیا کے خریدار ہوں یا نہ ہوں ماہِ رمضان المبارک کی آخری تاریخ تک پیش کی جاتی ہے اور وہ تمام حضرات اس شاندار رعایت سے فائدہ اُٹھانے کے حقدار ہیں جن کے فرمائشی خطوط پر اُن کے ڈاک خانہ کی مہر اسوقت سے لیکر ۵ مئی ۱۹۲۴ء تک ثبت ہو گی، البتہ ۶ مئی کی مُہر روانگی جن خطوط پر ثبت ہو گی وہ اس رعایت کے مستحق نہ ہونگے۔ اس رعایت سے ناظرین دین و دنیا کو خاص فائدہ بھی پہنچانا مقصود ہے اور اُس مالی نقصان کی کچھ نہ کچھ تلافی بھی منظور ہے جو سال گزشتہ میں دین و دُنیا کو برداشت کرنا پڑا ہے، یہ حقیقت بھی قابل اظہار ہے کہ ہر سال دین و دنیا کے چھ سات سو پرچے بالکل مفت اور ہزار بارہ سو پرچے صرف عہ سالانہ قیمت پر دیئے جاتے ہیں، حالانکہ دین و دُنیا کی اشاعت میں جو لاگت لگانی پڑتی ہے دو روپیہ سالانہ کی مجموعی رقم بھی اُس کو پورا نہیں کر سکتی، بہر حال دین و دُنیا کا یہ ایک شاندار ایثار ہے اور ہمیں خاص طور پر دین و دُنیا کے معزز ناظرین سے اُمید ہے کہ وہ اس ایثار کی قدر فرماتے ہوئے جلد سے جلد اس سے فائدہ اُٹھائیں گے اور رمضان المبارک کی رعایت کا موقع زریں تغافل و بے نیازی کی نذر نہ کر دینگے۔

ذیل کی کتابوں پر فی روپیہ آٹھ آنہ کی رعایت دیگئی ہے

تجارت کی پہلی اس میں "مبادیات تجارت" کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ تجارت کیوں اور کیونکر کی جائے، تجارت کی حیرت انگیز منافع۔ تجارت شروع کرنے اور کامیاب ہونے کے طریقے روپیہ پیدا کرنے اور تجارت کے بیش بہا اُصول اور ہزارہا ضروری باتیں درج ہیں قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

تجارت کی دوسری یہ "فن اشتہار" کی تعلیم ہے اور اشتہارات کے ذریعہ سے ہر قسم کی جائز تجارت کو فروغ دینے کے نہایت کارآمد اُصول بیان کیئے گئے ہیں اشتہار کا مضمون بنانے ڈزائن تجویز کرنے عمدہ لکھنے چھپوانے اور اُنکی اشاعت کے بہترین طریقے درج ہیں قیمت عہ، رعایتی قیمت آٹھ آنے (۸ر)

تجارت کی تیسری:۔ اس کتاب میں "دوکانداری" کی تعلیم ہے، دوکان کیسی ہو؟ کہاں ہو؟ چیزیں کیسے آراستہ کی جائیں؟ مال کیونکر کفایت سے خریدا جائے۔ نفع کتنا لیا جائے گاہکوں کو کیونکر خوش رکھا جائے۔ بکری اور نفع بڑھانے کے اُصول، قرضہ وصول کرنیکے طریقے وغیرہ درج ہیں، قیمت ۱۲ر۔ رعایتی قیمت ۱۰ر

تجارت کی چوتھی مراسلات تجارت کی تعلیم کے متعلق ہے؛ اسمیں بتلایا گیا ہے کہ آپ کس طرح صرف ایک میز اور ایک کرسی بہم پہنچا کر ہزار ہا روپیہ کما سکتے ہیں قیمت فی جلد عہ۔ رعایتی ۱۲ر

کاشف الاسرار، تصوف کی بہترین کتاب ہے اور عالم نورانی کا جہاں میں آئینہ اُن لوگوں کیلئے جو تصوف کی چاشنی کا ذوق رکھتے ہیں عجیب چیز ہے قیمت ۶ر رعایتی ۳ر

بزم خسروی اُن غزلیات اور حضرت امیر خسرو رح کے کلام کا بہترین اُردو ترجمہ اور قطعات کا بہترین مجموعہ جو حضرت امیر خسرو رح کے عرس ۱۳۴۲ھ کے مشاعرہ میں خراج تحسین و آفرین حاصل کر چکے ہیں قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

تعزیت نامہ اگر آپ کسی ایسے شخص کے حالات دیکھنے چاہتے ہیں جس کی موت پر

ہر قوم ہر گروہ اور ہر خاندان نے کف افسوس ملے ہوں اور جسکا صدمہ ہر دل نے محسوس کیا ہو تو آزمیل خواجہ غلام الثقلین مرحوم کی زندگی کا صحیح ترین مرقع منگا کر ملاحظہ فرمائیے اور دیکھئے کہ ہر اعلےٰ سے اعلےٰ اور ادنےٰ سے ادنےٰ طبقہ نے کس طرح اُن کا سوگ منایا اور کس طرح آنسو بہائے۔ قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۶ر

قصیدہ بردہ :- حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدۂ بردہ کی مقبولیت عام سے کون واقف نہیں یہ وہی قصیدہ ہے پھر اُس کے ہر شعر کا نظم و نثر ترجمہ اور معانی لغات اور پھر ہر شعر کی شرح اور مطلب ہے۔ نہایت قابل قدر قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۰ر

تفسیر سورۂ فاتحہ :- یہ علامہ مفتی محمد عبدہ مصری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تفسیر فاتحہ کا اردو ترجمہ ہے جو اس تمام دوسری تفاسیر کا عطر بلکہ روح کہنا بیجا نہ ہوگا، یہ ایک سیاسی تفسیر ہے اور ہر مسلمان کو اسکا دیکھنا ضروری ہے قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

جنت کے خطوط :- یہ چھ نہایت دردناک اور عبرت انگیز منظوم خطوط کا مجموعہ ہے جو مرنیوالے عزیزوں کی طرف سے زندہ عزیزوں کے نام لکھے گئے ہیں، چوٹ کھایا ہوا بیقرار دل ان کو پڑھنے کے بعد تسلی پاتا ہے۔ قیمت ۶ر۔ رعایتی ۳ر

کلید مراد :- قرآنی اور پیغمبری دعاؤں کا بیمثل و بے مثال مجموعہ، جن کی اجابت یقینی ہے، اور جس میں قادریہ و چشتیہ منظوم تجربے بھی شامل ہیں، ہر مسلمان کے لیئے نعمت غیر مترقبہ قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

جواہرات :- یہ ابن حجر عسقلانی کی مشہور کتاب "منبہات" کا اردو ترجمہ ہے اور جناب سرور کائنات کی اُن چھوٹی چھوٹی حدیثوں کا مجموعہ جنکی تعلیم بچوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۶ر۔ رعایتی ۳ر

شریعت و طریقت شریعت و طریقت کے تعلق کی نسبت جو غلط فہمیاں صوفیوں اور ظاہر پرست مولویوں نے پھیلا رکھی ہیں اُنکی اصلاح۔ قیمت ۶ر۔ رعایتی ۳ر

نور ایمان مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل رح مصنف انوار ساطعہ کا مشہور نعتیہ دیوان۔ قیمت ۱۰ر۔ رعایتی ۵ر

خنجر تسلیم شہادت امام حسینؓ کے متعلق ہندوستان کے مشہور نثار دازوں کے مضامین کا مجموعہ۔ قیمت ۷ر رعایتی ۳ر

آئینۂ قیامت مولانا حسن رضا خاں صاحب بریلوی کا لکھا ہوا نئے رنگ کا شہادت نامہ۔ قیمت ۸ر۔ رعایتی ۴ر

تعلیم موٹر :- اس کتاب میں موٹر کے چلانے اور فٹ کرنے اور خراب ہو جانے پر درست کرنے کے متعلق نہایت خوبی کے ساتھ تعلیم دی گئی ہے۔ ہر پرزہ کا بیان شرح و بسط کے ساتھ ہے۔ ایک معمولی علم و عقل والا بھی اس کو پڑھکر بحر بہ کار ڈرائیور بن سکتا ہے قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

روح انجینری :- اس کتاب میں فن انجینری کے متعلق نہایت خوبی سے تعلیم دی گئی ہے اور مشکل سے مشکل باتوں کو اس طرح سمجھایا ہے کہ آسانی کیساتھ ہر بات ذہن نشین ہو جاتی ہے قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

اسوۂ حسنہ جناب رسول خدا کے مختصر خصائص فلسفیانہ پیرایہ میں۔ قابل قدر چیز ہے۔ قیمت ۲ر۔ رعایتی ۱ر

فیضان قدسی آیۃ الکرسی شریف کے فضائل اور اعمال میں عجیب تحفہ ہے بیحد مقبول قیمت ۱ر۔ رعایتی ۵ر

برگزیدہ نبی کا برگزیدہ خصائل اس کتاب کے متعلق کچھ عرض کرنا غلبت ہے نام ہی ظاہر ہے کہ یہ کتاب کیسی ہوگی۔ قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۶ر

انقلاب کا دوسرا ورق مولانا ابوالکلام آزاد دہلوی کا ایک شاندار خطبۂ صدارت جو دہلی میں بماہ دسمبر ۱۹۲۳ء جلسۂ کانگریس میں ممدوح نے پڑھا تھا قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

تفسیر سورۂ یٰس - سورۂ یٰس شریف کی بیمثل و بیمثال تفسیر مولانا سید طہور احمد صاحب ایڈیٹر دین و دُنیا دہلی کے قلم سے۔ قیمت ۱۰ر۔ رعایتی ۵ر

محبوبۂ خداوند :- مولانا راشد الخیری کا لکھا ہوا ایک نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز ناول۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر

جنگ یونان و روم :- یونان اور روم کی معرکہ آرائیوں کی متعلق زبردست تاریخی روزنامچہ نظم میں قیمت عہ رعایتی ۸ر

صحیفۂ زریں مرزا نوشہ غالب دہلوی کے شاگرد رشید نواب ضیاء الدین احمد خان صاحب نیر رخشاں بہادر والی ریاست لوہارو کا نایاب و بیمثال دیوان جو بالکل ڈھونڈے سے نہیں نصیب نہ ہوتا تھا قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

سکندر نامہ خسروی حضرت امیر خسرو کا سکندر نامہ مولانا جامی کے سکندر نامہ کا جواب جسمیں ۵۰۴۴ اشعار ہیں۔ قابل دید اور قابل قدر کتاب ہے قیمت عہ رعایتی ۸ر

دیوان نہایت الکمال :- امیر خسرو کا دیوان جس میں کئی قصائد، بہت سی غزلیات قطعات رباعیات اور مطائبات اور چیستان وغیرہ شامل ہیں۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

دیباچہ دیوان غرۃ الکمال یہ دیباچہ حضرت امیر خسرو رح نے خود اپنے دیوان غرۃ الکمال کے متعلق نثر میں تحریر فرمایا تھا، اسمیں حضرت امیر خسرو رح نے اپنے حالات بھی بیان فرمائے ہیں، اور اپنی تصنیفات کا بھی ذکر کیا ہے،

قیمت ۸ر۔ رعایتی ۴ر

حجاج ابن یوسف عبدالملک کی طرف سے حجاج بن یوسف ایک جرار فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کرتا ہے، حضرت عبداللہ ابن زبیر حرم محترم میں محصور ہو جاتے ہیں اور آخر کار ایک خوفناک مقابلہ کے بعد شہید ہوتے ہیں، حسن و محبت کے واقعات نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ قیمت عہر رعایتی ۱۰ر

عروس مصر احمد بن طولون ترکی گورنر مصر کا عہد حکومت، قبطیوں کی معاشرت اُس زمانہ کی سیاسی اور اجتماعی حالات، اور اس کے ساتھ ساتھ حسن و عشق کا ایک نہایت دلفریب تاریخی افسانہ قیمت عہ رعایتی عہ

عبدالرحمن ناصر سرزمین اندلس میں اسلامی دور حکومت کا شاندار مرقع خلیفہ عبدالرحمن ناصر کے دلچسپ حالات اور واقعات حسن و عشق کی عجیب و غریب نیرنگیاں۔ قیمت فی جلد عہ رعایتی عہ

انقلاب قسطنطنیہ - ترکوں کی خداداد بہادری کا مرقع۔ جنگ کی خوفناک تصویریں، جنکے ملاحظہ سے رگوں میں جنبش اور بازوؤں میں حرکت پیدا ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ حسن و عشق کی دلآویزیاں بھی ہیں قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

وجدانی نشتر اُن پرکیف اشعار تصوف کا مجموعہ جن کو پڑھنے یا سننے سے مشہور صوفیائے کرام پر حالت وجد طاری ہوئی قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

حیات باقیہ - حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانح عمری اور ملفوظات شریف کا متبرک مجموعہ۔ خدا کے دوستوں اور نیک بندوں کی حیات کا اصلی مرقع۔ قیمت ایک روپیہ۔ رعایتی ۸ر

بڑی سوانح عمری - اسمیں حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز حضرت

خواجہ معین الدین حسن اجمیریؒ کی حیات بابرکات کی اصلی اور سچی تصویر کھینچی گئی ہے، آپ کی ولادت باسعادت سے لیکر وفات شریف تک کے تمام وکمال حالات۔ قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

حکایات الصالحین خلفائے راشدین اور اولیائے کاملین کی بابرکت حالات اور کشف وکرامات معلوم کرنے ہوں تو فوراً اس کتاب کو منگائیے قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر

مولود محمود۔ محافل میلاد شریف میں پڑھنے کے لیئے بہترین و بے مثل کتاب ہے قیمت عہ/ ۔ رعایتی ۸ر

سعادت الکونین:۔ اس مبارک اور مقدس مجموعہ میں سبطین رسول الثقلینؐ کے حالات وفضائل نہایت معتبر ومستند صورت میں درج ہیں۔ حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے حالات دیکھنے ہوں تو فوراً طلب فرمائیے۔ قیمت عہ/ رعایتی ۸ر

بوستان نعوشیہ یہ حضرت غوث بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی نہایت صحیح اور قابل دید سوانح عمری ہے قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

چمنستان عرب اس کتاب میں قرآن مجید، احادیث شریف اور تواریخ وسیر سے حج بیت اللہ وزیارت مدینۃ الرسولؐ کو ثابت کیا گیا ہے، نیز مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور سرزمین عرب کی تاریخی اور جغرافیائی حالات نہایت تحقیق اور شرح وبسط کے ساتھ درج کیے گئے ہیں اور اضافیہ وزوائد بھی شامل ہیں جن کی علماء مکہ معظمہ سے تصحیح کرالی گئی ہے، حج اور عرب کے تفصیلی حالات کے لیئے یہ کتاب اپنا جواب نہیں رکھتی۔ قیمت عہ رعایتی ۱۰ر

الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ اس کتابچہ میں تعلیمافتہ اصحاب کے اُن شبہات کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو بعض اسلامی عقائد کے متعلق پیدا ہوگئے ہیں اس کتاب کے متعلق یہ لکھدینا اسکی عمدگی کی کافی ضمانت ہے کہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرفعلی صاحب تھانوی کی تصنیف سے ہے قیمت ۲ر۔ رعایتی ۶ر

مجموعہ رسائل سماع یہ رسالہ چہل حدیث مولفہ امام عمر بن سعید علیہ الرحمہ اور رسالہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رح اور مختصر کتاب الامتاع مصنفہ کمال الدین جعفر کا بہترین ترجمہ ہے اس کو دیکھ لینے کے بعد پھر سماع کے متعلق کسی قسم کا اعتراض کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

عقائد صوفیہ یہ حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے مشہور رسالہ اعلام الہدیٰ وعقیدۃ ارباب التقیٰ کا نہایت سلیس اُردو ترجمہ ہے اصل عربی عبارت بھی شامل ہے اسمیں عقائد اسلامیہ کو نہایت مدلل پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے اور حضرات صوفیہ جو بعض لوگوں کی اعتراضات ہوتے رہتے ہیں اُنکا قلع قمع کردیا گیا ہے قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

تفریح الاحباب یعنی مناقب الآل والاصحاب۔ ایک کالم میں اصلی کتاب بالمقابل ترجمۂ اُردو۔ اس کو پڑھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے اور آل واصحاب رسولؐ سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت تین روپے رعایتی قیمت عہ

تفسیر سورہ الم نشرح تفسیر جناب مولوی عبدالقادر صاحب سجادہ نشین جناب نواب محمد قطب الدین صاحب کی مصنفہ ہے اسمیں شرح صدر مصطفویؐ کو سلیس اُردو زبان میں نہایت تشریح کے ساتھ بیان کیا ہے اور عمدہ صحیح معجزات مع حوالہ کتب بیان کیے ہیں پھر اسلام کے چار رکن۔ صوم صلوٰۃ۔ ج۔ زکوٰۃ کا ایسی تفصیل کیساتھ بیان کیا ہے کہ مبتدیوں کو اس کا مطالعہ سے دوسری فقہی کتابوں کے پڑھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی غرض بمثیل کتاب ہے قیمت صرف ۸ر۔ رعایتی ۴ر

حیات بعد الموت:۔ انگلستان کی مشہور مصنفہ فلارنس میریٹ کی عجیب وغریب کتاب "دیر از ٹو ڈیتھ" کا نہایت سلیس اور پر لطف ترجمہ ہے۔ آسیش زندگی کے بعد موت اور موت کے بعد حیات کے حیرت انگیز تماشے عجیب انداز سے دکھائے گئے ہیں مصنفہ کا بیان ہے کہ میں جو کچھ لکھ رہی ہوں وہ کوئی فرضی قصہ نہیں بلکہ حقیقت اور سراپا حقیقت ہے، روحوں کی باتوں اور عالم ارواح کی دلچسپیوں نے اس کتاب کو بیحد پُر لطف بنا دیا ہے۔ ۲۷۶ صفحات کا حجم قیمت ۳ے/ ۔ رعایتی عہ

مجموعہ عشقیہ اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں:۔

(۱) رسالہ مصنفہ قاضی حمید الدین ناگوری جو معرفت الٰہی اور عشق ومحبت کی عجیب وغریب کتاب تسلیم کی جاچکی ہے۔

۲۔ رسالہ توحید از حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رح

۳۔ رسالہ روح ونفس از حضرت امیر سید علی ہمدانی رح

۴۔ رسالہ عشق نامہ یعنی حضرت مولانا واحدی علیہ الرحمہ کا مشہور ومعروف ترجیع بند

قیمت ۸ر۔ رعایتی ۴ر

نصاب المسلمین یہ وہ قابل دید کتاب ہے جو مولانا نذیر احمد دہلوی مرحوم نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اظہار ہویں اجلاس میں بمقام لکھنؤ دیا تھا میرزو رمنگائیے قابل دید بھی ہے اور قابل عمل بھی۔ قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

آزادی وبے پردگی۔ مولانا صاحب مرحوم کا یہ لیکچر عورتوں کی آزادی وبے پردگی کے متعلق اس قابل ہے کہ ہر مسلمان عورت اس کو سُنکر اس سے فائدہ اُٹھائے قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

تعلیم:۔ مسئلہ تعلیم کے متعلق یہ عجیب وغریب اور نہایت مفید لیکچر مولانائے مرحوم نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے بیسویں سالانہ اجلاس میں پڑھا تھا اور اس قدر پُر اثر تھا کہ تمام ملک میں دھوم مچ گئی ضرور منگائیے قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

تنبیہ:۔ یہ بھی مولانا نذیر احمد صاحب مغفور کا نہایت مفید اور شاندار لیکچر ہے جو اُنہوں نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سترھویں اجلاس منعقدہ ۱۹۰۰ء بمقام بمبئی دیا تھا۔ قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

ظفر جلیل شرح اُردو حصن حصین یہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی اور آپکی تعلیم فرمائی ہوئی بابرکت اور زود اثر دعاؤں کا پاک وپاکیزہ مجموعہ ہے قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

کتاب النکاح یہ اپنے رنگ اور اپنی شان کی دُنیا بھر میں پہلی کتاب ہے اسمیں رسم کنخدائی کی تاریخ۔ تمام دنیا اور تمام قوموں میں شادی کے طریقے اور شادی کی رسوم جو رائج تھیں اور ہیں نہایت صحیح کمال تحقیق کے ساتھ درج کی گئی ہیں۔ غرض مسئلہ کنخدائی کے متعلق یہ کتاب دنیا بھر کی وحشی اور مہذب اقوام کا بمثال آئینہ ہے قیمت عہ۔ رعایتی عہ

سیرۃ آل عباس اگر آپ بنو عباس کی اصلی اور حقیقی تصویریں دیکھنی چاہتے ہوں اگر آپ اُن کی سیرتوں۔ عادتوں اور خصلتوں سے واقفیت حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں تو یہ کتاب منگائیے اسمیں حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب کی وفات سے امیر المومنین عبداللہ منصور عباسی تک تمام حالات وواقعات نہایت شرح وبسط کے ساتھ درج ہیں، قیمت دو روپے (عہ) رعایتی عہ/

یوسف پاشا ایک مشہور ترکی شہزادہ

کے حیرت انگیز کارناموں کا آئینہ جسمیں ایک نہایت حسین مسیحی ملکہ کا عشق اور اُسکی تحریر خیز کرشمہ سازیاں، ڈاکوؤں کا ایک پُراسرار اور خوفناک قلعہ اور یوسف پاشا کے ہاتھ سے اُس قلعہ کی بربادی جنگ و جدل کا محشر نما مرقع اور کشت و خون کے دلسوز مناظر نظر آتے ہیں قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

رسول عربی نبی کریم کی سوانح عمری مسلمان بیبیوں کے لیئے نہایت سلیس اور بامحاورہ اُردو زبان میں قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

خدیجۃ الکبریٰ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے حالات قیمت عہ رعایتی ۱۰ر

عائشہ صدیقہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متبرک اور مقدس حالات قیمت عہ رعایتی عہ

اُمت کی مائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جملہ ازواج مطہرات کے حالات طیبہ۔ قیمت ۷ر رعایتی ۳ر

سیرۃ خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ زہراء کی مکمل و مفصل سوانح عمری قیمت عہ۔ رعایتی عہ

سیرۃ الحسینؓ :- حضرت امام حسینؓ کی مفصل سوانح عمری مع تاریخ کربلا۔ قیمت عہ رعایتی عہ

اصحاب و ائمہ کرام برگزیدہ صحابہ رسول و خلفاء کے حالات قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

حضرت بلال رضؓ عاشق رسول مؤذن مسجد نبوی حضرت بلال حبشی کے حالات قیمت عہ رعایتی ۱۰ر

امام مالک رضؓ امام مالک رضؓ کے حالات۔ قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

امام مسلم رحؒ امام مسلم رحؒ کے مختصر حالات۔ قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

حضرت ذوالنون مصری۔ حضرت ذوالنون مصریؒ کے حالات قیمت ۶ر رعایتی ۳ر

حیات ابدی :- حضرت رابعہ بصریؒ کے حالات قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

عارفات سلطانی چالیس ولی اللہ عورتوں کے متبرک حالات و اقوال قیمت ایک روپیہ۔ رعایتی آٹھ آنے۔

حیات سعدی حضرت شیخ سعدی شیرازی کے عجیب و غریب دلچسپ حالات قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۶ر

یادرفتگاں پنجاب کے مشہور اولیائے کرام کے حالات قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر

داتا گنج بخش :- مشہور بزرگ داتا گنج بخش کے حالات قیمت ۱۰ر۔ رعایتی ۵ر

تواریخ عجیبہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجاہد کے حالات قیمت عہ رعایتی عہ

شمائم امدادیہ حاجی شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ کے حالات قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

الوارث حاجی وارث علی شاہ دیوی کے دلچسپ حالات اور دلسوز سوانح عمری قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۶ر

حیات حالی مولانا خواجہ حالیؒ کے مختصر حالات مع انتخاب کلام وغیرہ قیمت ۶ر۔ رعایتی ۳ر

حیات داغ۔ فصیح الملک مرزا داغؔ دہلوی کے حالات زندگی مع تصویر و انتخاب کلام قیمت ۶ر رعایتی ۳ر

حیات گاندھی مہاتما گاندھی کی مفصل سوانح عمری، اُن کی ملکی اور قومی خدمات کا پورا تذکرہ اور اُن کے خیالات و جذبات مع تصویر قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

حالات علی برادران مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی کی دلچسپ سوانحعمری اُن کی سیاسی اور علمی کارنامے، اُن کی اہم تقریروں کے خلاصے اور قومی و ملکی سرگزشتیں۔ قیمت ۸ر۔ رعایتی ۴ر

جمال الدین افغانی مصر کے امام الاحرار اور مجدد اعظم سید جمال الدین افغانی کی سبق آموز سوانحعمری۔ اسیر فرنگ مع مولانا ظفر علی خاں کے قلم سے۔ قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

بغداد :- خلفائے عباسیہ کے صحیح اور دلچسپ حالات اور بغداد کی مفصل و مکمل تاریخ۔ قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

مشاہیر اسلام۔ علمائے اسلام اور علمائے یورپ کی قابلیتوں کا مقابلہ اور موازنہ۔ حضرت محی الدین ابن عربی اور دیگر مشہور علمائے کرام کی صحیح اور قابل دید سوانح عمریاں قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

صدیق اکبر :- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مکمل سوانح عمری۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

کراچی کا مقدمہ مولانا محمد علی اور شوکت علی وغیرہ خادمان ملک و ملت کی پوری روئداد مقدمہ جس کو پڑھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا مقدمہ آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے قیمت ہر سہ حصہ کامل عہ۔ رعایتی ۱۰ر

برزخ :- موت کے بعد اور قیامت سے پہلے جو کچھ انسان پر گزرتی ہے اُسکا شرعی حوالوں سے نہایت دلچسپ بیان قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

اشباع الکلام فی اثبات المولود والقیام۔ میلاد شریف اور قیام کے جواز و ثبوت میں۔ قیمت ۸ر۔ رعایتی ۴ر

جذبات اوج مشہور شاعر حضرت اوج گیاوی کی نیچرل اور نعتیہ نظموں کا دلچسپ مجموعہ قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

جذبات اسلام دلکش قومی اور تاریخی مضامین کا مجموعہ۔ قیمت ۶ر رعایتی ۳ر

چاند تارے۔ بچوں کے لیئے چھوٹی چھوٹی نظموں کا مجموعہ۔ قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

رنج و راحت خدیجہ بیگم کی دردناک سرگزشت۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر

راہ جنت دیندار عورتوں کی دلچسپ ہدایتیں قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

معلمہ۔ عورتوں کے لیئے تمام ضروری مسائل دلچسپ قصہ کے پیرایے میں۔ نہایت مفید کتاب قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر

مجموعہ ظرافت ہنسی دل لگی کے مضامین کا مجموعہ قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

اصلاح الرسوم۔ شادی اور غمی کی رسومات قبیحہ کی اصلاح قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

لیڈی ڈاکٹر حلیمہ خانم عورتوں کے لیئے مفید قصہ۔ قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۶ر

قومی گیت۔ قومی نظموں کا دلکش مجموعہ۔ قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

نظم لغت :- انگریزی زبان کی خالق باری قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

مجموعہ وظائف پُرتاثیر اُردو وظائف کا مجموعہ۔ قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

ہماری بہبود کو سائل از خواجہ غلام الثقلین مرحوم، قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

حسن صحت۔ تندرستی اور حسن قائم رکھنے کے اصول قیمت ۶ر رعایتی ۳ر

صنعت خانہ :- خانگی ضروریات کی چیزیں بنانیکے طریقے۔ ۶ر رعایتی ۳ر

لاڈ لا بیٹا :- اولاد کے ساتھ بیجا لاڈ پیار کے نتائج۔ قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

آداب نسواں۔ عورتوں کی تعلیم و تربیت۔ قیمت ۸ر۔ رعایتی ۴ر

دایہ :- زچہ اور بچہ کے لیئے مفید اور کارآمد ہدایتیں قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

آئینہ خودشناسی :- تصوف کی بےنظیر کتاب ۶ر۔ رعایتی ۳ر

افسانہ بلجیم۔ جنگ یورپ میں بلجیم کی تباہی کے حالات قیمت ۶ر رعایتی ۳ر

طبیب العائلہ :- عورتوں کے مخصوص امراض کی تشریح و علاج کی مثل کتاب قیمت ۸ر- رعایتی ۴ر

گھر اور گھر والی- عورتوں کے لیئے بیحد مفید کتاب قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

عقیلہ بیگم کی انتہا درجہ کی کفایت شعار بیوی نے ایک مفلس لکڑہارے کو کیونکر مالدار بنا دیا- قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

وبال جان کے لیئے ایک فیصلہ کن مباحثہ- تین بیبیوں کا سبق آموز قصہ- قیمت ۱ر رعایتی ۱۰ر

پہیلی نامہ- کئی سو دلچسپ پہیلیاں مع حل- قیمت ۱ر- رعایتی ۱۰ر

لوری نامہ روتے بچوں کو ہنسانے اور جاگتوں کو نیند کا متوالا بنانے والی دلکش لوریاں قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

ترکی کھانے ترکوں کی نہایت عمدہ اور طرح طرح کے کھانے پکانے کی ترکیبیں قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

سیانا باورچیخانہ- ہندوانی مسلمانی انگریزی، ہندوستانی کھانے تیار کرنیکی ترکیبیں قیمت ۶ر- رعایتی ۳ر

الفاطمہ ایک دلکش قصہ قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

ذخیرۂ صنعت و حرفت جس میں دانش نما نا مصنوعی جواہرات- کاغذ بنانا فوٹو گرافری- آئینہ پر قلعی- طبع سازی- اور لاکھوں صنعتیں بتائی گئی ہیں :-

حصۂ دوم قیمت عہ رعایتی ۸ر
" سوم " عہ " ۱۰ر
" چہارم " عہ " ۱۰ر
" پنجم " عہ " ۱۰ر
" ششم " عہ " ۱۰ر
" ہفتم " ۱۴ر " ۷ر
" ہشتم " ۱۲ر " ۶ر

القانون مرض طاعون کے متعلق تشریح تشخیص معلومات اور علاج وغیرہ- قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

اُستانی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کا بیحد مقبول نصاب- تین حصے کامل- قیمت عہ رعایتی ۹ر

خلافت صدیقی- خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت کا حال- قیمت ۵ر- رعایتی ۲ر

خلافت فاروقی- حضرت فاروق اعظم عمر ابن خطاب کی خلافت کے حالات قیمت ۵ر- رعایتی ۲ر

خلافت عثمانی حضرت ذی النورین عثمان غنی رضؓ کی خلافت کے واقعات قیمت ۵ر- رعایتی ۲ر

خلافت حیدری- حضرت مولا مشکلکشا علی ابن ابیطالبؓ کی خلافت بابرکت کے حالات قیمت ۵ر رعایتی ۲ر

انتخاب زروج دہلی کی ایک معزز مسلمان خاتون کی قابل دید تصنیف، قیمت ۶ر- رعایتی ۳ر

ایک شاعر کا انجام :- مولانا نیاز فتحپوری کی دلچسپ تصنیف- دردناک قصہ قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر

پیارے نبیؐ کے پیارے حالات- ہر مسلمان مرد اور عورت کے پڑھنے اور سننے کے قابل کتاب جناب رسولخدا کے حالات مبارک قیمت عہ- رعایتی ۱۲ر

عروس کربلا :- مولانا راشد الخیری کے قلم سے نکلا ہوا ایک نہایت درد انگیز ناول- قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

جوہر قدامت- مولانا راشد الخیری کی عجیب و غریب اور دلکش تصنیف قیمت عہ- رعایتی ۱۲ر

یاسمین شام ایک قابل دید دلکش ناول- قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

اجتماع ضدین :- مولانا اشرف تھانوی کی لکھی ہوئی ایک قابل دید کتاب ہے اور اس قابل ہو کہ آپ کے کتب خانہ کی زینت بنائی جائے قیمت صرف ۸ر- رعایتی ۴ر

تذکرۂ علماء و مشایخ :- علمائے اسلام اور صوفیائے کرام کے برکت افزا حالات- قیمت ۱۰ر- رعایتی ۵ر

علامات قیامت :- اس کتاب کا نام ہی ظاہر کر رہا ہے کہ اس میں کیا کچھ ہوگا- قیمت ۶ر رعایتی ۳ر

فطرت و قانون فطرت عجیب و غریب اور قابل دید کتاب ہے ایک جلد ضرور منگا کر ملاحظہ کیجیئے قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

ہمارا طرز حکومت :- موجودہ زمانہ میں خصوصیت کے ساتھ ضرورت ہے کہ اس عجیب و غریب کتاب کا ہر مسلمان مطالعہ کرے- ہر گھر میں رہنے کے قابل ہے- قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

تذکرۂ خواتین دکن ملک دکن کی کئی نامور عورتوں کے حالات کا مجموعہ قابل دید- قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

اقوال اکبر :- یہ اقوال آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں ضرور منگائیے قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

حیرت انگیز شہر- عجیب حیرت انگیز اور پر لطف بیان ہے اور نہایت دلچسپ کتاب ہے- فوراً منگائیے قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

دین و دنیا کی

صرف دو جلدیں

باقی ہیں، پہلی جلد کے جس قدر فائل مہیا کر کے تیار کر لیئے گئے تھے سب ختم ہو گئے اس لیئے وہ تو اب کسی قیمت پر بھی دستیاب نہیں ہو سکتی اس لیئے اُس کی فرمائش تو لکھنی ہی بیکار ہے- البتہ دوسری جلد اور تیسری جلد کے کچھ فائل ابھی موجود ہیں- پس اگر آپ کے پاس ان دونوں جلدوں میں سے کوئی جلد نہ ہو اور آپ کو اُس کو حاصل کرنا چاہیں تو فوراً منگا لیجیے، ممکن ہے کہ جلد سے جلد یہ فائل بھی ختم ہو جائیں اور پھر ہم تعمیل ارشاد سے قاصر رہیں کیونکہ فائل بہت کم تعداد میں ہیں- ہر جلد کی قیمت ۵ر ہے لیکن ماہ رمضان المبارک کی رعایت ان کے خریداروں کو بھی دی جاتی ہے اور یکم شوال سے پہلے صرف للعہ میں ہر فائل دیا جائے گا-

ذیل کی کتابوں پر فی روپیہ چار آنہ رعایت دیگئی ہے

علم مجلسی:- گفتگو کو مؤثر اور دلکش بنا دینے والی کتاب ہے۔ جن لوگوں کو بولنا نہیں آتا اور جو لوگ حسن تقریر کے خواہشمند ہیں وہ فوراً طلب فرمائیں حصہ اول کی قیمت عہ، رعایتی ۱۲ر حصہ دوم کی قیمت ۸ر رعایتی ۶ر

خلافت عثمانیہ:- اسمیں خلافت عثمانیہ کے متعلق بحث کی گئی ہے، آجکل جبکہ خلافت عثمانیہ کے عزل نے تمام دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً ہیجان و اضطراب پیدا کر رکھا ہے یہ کتاب ضرور دیکھنی چاہیئے۔ قیمت ایکروپیہ۔ رعایتی ۱۲ر

سمرنا میں یونانی مظالم اس کتاب میں اُن مظالم اور ستمرانیوں کی تصویر کھینچی گئی ہے جو یونانی درندوں نے مسلمانان سمرنا پر روا رکھے تھے۔ قیمت ایکروپیہ۔ رعایتی ۱۲ر

ٹرکی میں عیسائیوں کی حالت اس کتاب میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ٹرکی میں مسیحی اقوام کس طرح رہتی ہیں اور اُنکی کیا حالت ہے۔ قیمت ۵ رعایتی ۳ر

حوادث سمرنا۔ یہ بھی مسلمانان سمرنا کے مصائب کا دلسوز مرقع ہے۔ قیمت دو آنے۔ رعایتی ۱ر

سیرۃ الصدیق:- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مکمل اور مبسوط سوانح عمری علامہ جلال الدین سیوطی کی تاریخ الخلفا کا ترجمہ۔ قیمت فی جلد عہ، رعایتی عہ

اسلامی مساوات:- نام ہی سے ظاہر ہے قیمت ۸ر۔ رعایتی ۶ر

بیگناہ مجرم ایک عجیب و غریب پاکیزہ مذاق کا اخلاقی ناول قیمت عہ، رعایتی ۱۲ر

تہذیب کے تازیانے بنگال کی ایک موثر پولیٹکل ناول نویس کے نہایت موثر اور دلکش مضامین کا ترجمہ قیمت ۱۲ر رعایتی ۹ر

چندن جناب سدرشن کے لکھے ہوئے پندرہ ادبی اخلاقی اور مجلسی افسانوں کا شاندار مجموعہ۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۴ر

قوم پرست۔ بنگال کے ایک مشہور ڈرامہ نویس کے مشہور ڈرامہ کا اُردو ترجمہ۔ قیمت عہ، رعایتی ۱۲ر

چٹکیاں دل میں اُتر جانیوالے خیالات روحانی اشارے۔ عبرت کی ٹھوکریں۔ درجنوں پتھروں اور چاند ستاروں کی لیکچر نہایت مستانہ اور لبھیلی عبارت۔ قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

محبت کا انتقام ایک عجیب و غریب عبرت انگیز ناول قیمت عہ، رعایتی ۱۲ر

صبح وطن بارہ قومی ملکی قابل دید کہانیوں کا بیمثل و بیمثال مجموعہ۔ قیمت فی جلد ۱۲ر رعایتی ۹ر

کنج عافیت جناب سدرشن جیسے فسانہ نگار کی لکھی ہوئی نہایت دلکش اور پاکیزہ کتاب قیمت ۶ر۔ رعایتی ۴ر

رباعیات سرمد:- نہایت خوشخط جلی قلم۔ ہر رباعی کے تحت میں اُسکا منظوم ترجمہ۔ شروع میں مولانا ابوالکلام آزاد دہلوی کی لکھی ہوئی سرمد کی سوانح عمری۔ مجلد۔ قیمت ۱۴ر رعایتی ۱۰ر

سعید ایک تعلیمیافتہ نوجوان اور ایک پارسی کے جذبات، معاملات حسن و عشق، سچے واقعات نیک انجام۔ قیمت ۸ر رعایتی ۶ر

سعادت اسمیں دہلی کی ایک تعلیمیافتہ سلیقہ شعار خوبصورت طوائف کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ انجام حیرت انگیز ہے قیمت آٹھ آنے (۸ر) رعایتی ۶ر

شاہد رعنا دہلی کی ایک ڈیرہ دار طوائف کی خود نوشت سوانح عمری۔ بیحد دلچسپ اور موثر قیمت عہ، رعایتی عہ

سزائے عیش ایک نہایت المسوز اور دلکش ناول قیمت ۱۰ر رعایتی ۷ر

انجام عیش سلسلۂ طوائف کا آخری اور تازہ ترین نتیجہ خیز قابل قدر اور لائق دید ہیبل ناول قیمت ۱۱ر۔ رعایتی ۸ر

لطف زندگی یہ بھی قابل دید اور لائق خرید کتاب ہے قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

احیاء ملت۔ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اس لاجواب کتاب کا خود بھی مطالعہ کرے اور دوسروں کو بھی پڑھکر سُنائے۔ قیمت ۸ر۔ رعایتی ۶ر

قربان گاہ حسن حضرت نیاز فتحپوری کی قابل قدر عجیب و غریب اور دلچسپ تصنیف قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

تبصرۃ المبتدی عربی صرف و نحو بطرز جدید قیمت عہ، رعایتی ۱۲ر

جامع الترکیب۔ فارسی صرف و نحو بطرز جدید۔ قیمت ۵ر رعایتی ۳½ر

تعلیم الاطفال۔ دین کی ضروری باتیں اور مسائل۔ قیمت ۵ر رعایتی ۳½ر

کما یقول یقال وحدت وجود و شہود کی بحث قیمت ۶ر رعایتی ۴ر

تحقیق الحق فی الوجود المطلق فلسفیانہ استدلال سے مسئلۂ وحدۃ الوجود کا ثبوت اور منکرین کی غلط فہمیوں کا ازالہ۔ قابل دید کتاب ہے قیمت ۸ر۔ رعایتی ۶ر

آئینۂ حق نما:- مسئلۂ وحدۃ الوجود کا ثبوت۔ قیمت ۳ر رعایتی ۲½ر

تائید الاسلام واللہ خیر الماکرین کی آیت پاک پر آریہ وغیرہ کی طرف سے جو لغو اعتراض کیے جاتے ہیں اُن سب کا مدلل اور شافی جواب قیمت ۸ر رعایتی ۶ر

ہدایت الاسلام۔ اسلامی سلام کے فضائل۔ قیمت ۳ر رعایتی ۲½ر

معراج النبی معراج جسمانی کا ثبوت۔ قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

تحقیق الفائق معقولی و منقولی دلائل سے تقلید شخصی کا ثبوت قیمت آٹھ آنے۔ رعایتی ۶ر

تحفۃ المسلمین فی دفع نزاع الشامین جو حدیثیں پکار کر آمین کہنے کے ثبوت میں ہیں اُنہی سے آمین کا آہستہ کہنا ثابت کیا گیا ہے قیمت آٹھ آنے۔ رعایتی ۶ر

تنبیہ المنکرین پکار کر آمین کہنے کی رد میں قابل دید کتاب قیمت ۲ر رعایتی ۱½ر

علم الکونین۔ جناب رسول خدا کو علم ماکان و مایکون حاصل ہونیکا ثبوت قیمت ۷ر رعایتی ۵ر

تحقیق البدعت۔ نذر و نیاز اور فاتحہ و مولود شریف کا ثبوت۔ قیمت ۶ر رعایتی ۴ر

تنبیہ المعاجین ایک مشہور عالم کے مسلک و عقائد کی تقلید ۳ر رعایتی ۲½ر

اظہار الحق۔ باجہ کے ساتھ گانا سننے کا جواز۔ قیمت ۳ر۔ رعایتی ۲½ر

کرامات نظامیہ تاج الاولیاء مولانا نظام الدین حسین صاحب بریلوی پر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

کے دلچسپ حالات قیمت فی جلد عہ۔ رعایتی عہ
دافع الزام شاہ نظام الدین صاحب بریلوی پر جو تفضیلیت کا الزام لگایا جاتا ہے اسکا جواب قیمت ۳ر رعایتی
حملۂ صفدری شاہ نظام الدین حسین صاحب رح کی ذات خاص کے متعلق بعض الزامات کا جواب قیمت ۸ر رعایتی
صمصام حیدری۔ حملہ صفدری کے جواب کا جواب۔ قیمت ۶ر رعایتی ۴ر

الفاروق۔ حضرت عمر فاروق رض کی شاندار سوانح عمری مولانا شبلی کے قلم سے۔ قیمت ۷ر رعایتی عہ
الغزالی۔ حضرت امام غزالی رح کی سوانحعمری۔ قیمت عہ۔ رعایتی عہ
سیرۃ النعمان حضرت امام اعظم رح کی سوانحعمری قیمت عہ رعایتی عہ
سوانح مولانا روم۔ مولانا شبلی کے قلم سے قیمت عہ رعایتی عہ
اورنگ زیب عالمگیر:۔ مولانا شبلی رح کی لکھی وہ دلچسپ تاریخی کتاب جسمیں شاہ اورنگ زیب عالمگیر کو اُن الزامات سے بری ثابت کیا گیا ہے جو ہندوؤں نے اُنپر لگائے ہیں۔ قیمت ۸ر رعایتی ۶ر
رسائل شبلی مولانا شبلی کے کئی رسالوں کا مجموعہ قیمت عہ رعایتی عہ
المامون خلیفہ مامون الرشید کی مکمل سوانحعمری قیمت عہ۔ رعایتی عہ
سفرنامہ مصر و شام قیمت عہ رعایتی عہ
بیان خسرو ایرانیوں کے حالات ۱۲ر رعایتی ۹ر

مجموعۂ خداوند قیمت ۱۲ر رعایتی ۹ر
صبح زندگی " عہ " عہ
شام زندگی " عہ " ۱۵ر
شب زندگی " عہ " ۱۲ر
"حصۂ دوم " عہ " ۱۲ر
نوحۂ زندگی " ۱۲ر " ۹ر
نثار و جونکے اعمالنامے " ۸ر " ۶ر
سراب مغرب " ۸ر " ۶ر
آفتاب دمشق " عہ " ۱۲ر
موؤدہ " ۸ر " ۶ر
سمرنا کا چاند " عہ " ۱۵ر
منازل السائرہ " عہ " ۱۲ر
درشہوار " ۱۰ر " ۰۷ر
انگوٹھی کا راز " ۸ر " ۶ر
فسانۂ سعید " ۱۰ر " ۰۷ر
جوہر عصمت " ۶ر " ۰۴ر
روداد قفس " ۶ر " ۰۴ر
مضامین مولانا ابوالکلام ۱۰ر " ۰۷ر
" حصۂ اول ۱۰ر " ۰۷ر
" " دوم ۱۲ر " ۹ر
حصۂ سوم ۱۲ر- ۹ر حصہ چہارم ۱۲ر- ۹ر
حصہ پنجم ۱۲ر- ۹ر حصہ ششم ۱۲ر ۹ر
مضامین گاندھی قیمت ۱۰ر رعایتی ۷ر
دعوت حق ۱۲ر- ۰۴ر- صدائے حق ۸ر- ۶ر
حزب اللہ ۱۲ر- ۹ر دعوت عمل ۸ر- ۶ر
خطبات سیاسیہ ۸ر رعایتی ۶ر
خلافت اور انگلستان عہ " ۱۲ر
تقاریر مولانا محمد علی ۸ر " ۶ر
" حصۂ دوم ۸ر " ۶ر
مضامین لاجپت رائے ۸ر " ۶ر
سوراج ۸ر- ۶ر پالیٹکس ۴ر- ۳ر
خطبہ مسٹر سی آر داس ۳ر رعایتی ۲ر
مولانا ابوالکلام کا مکمل بیان ۱۲ر- ۹ر
جہاد اور اسلام- ۶ر رعایتی ۰۴ر
سیاسی پیشینگوئی ۴ر " ۳ر

ذیل کی کتابوں پر فی روپیہ دو آنہ رعایت ہے

اقبال ذہن عہ
اصلاح معیشت عہ ۵ر عہ
حسن معاشرت عہ ۴ر عہ
لخت جگر ہے ۱ر
فغان اشرف عہ ۸ر عہ
حرز اطفال عہ ۱۴ر
نشاط عمر عہ ۴ر عہ
عصائے پیری عہ ۱۴ر
بچوں سے دو دو باتیں عہ ۱۴ر
عزم بالجزم ۴ر ۰۳ر

میلاد نامہ قیمت عہ رعایتی ۱۴ر
محرم نامہ " عہ " ۱۴ر
یزید نامہ " عہ " ۱۰ر عہ
طمانچہ بر رخسار یزید " عہ " ۱۴ر
کربلا بیتی " ۱۰ر عہ
غدر حصہ اول " عہ " ۱۴ر
" " دوم " ۸ر " ۰۷ر
" " سوم " ۴ر " ۰۳ر
" " چہارم " عہ " ۱۲ر عہ
" " پنجم " ۴ر عہ " ۱۰ر عہ
" " ششم " ۴ر " ۰۳ر
" " ہفتم " ۱۲ر " ۰۱۰ر
" " ہشتم " عہ " ۱۴ر
فاطمی دعوت اسلام " عہ
گیارہویں نامہ " ۱۲ر " ۰۱۰ر
بیوی کی تعلیم عہ " ۴ر عہ " ۱۰ر
بیوی کی تربیت عہ " ۱۴ر
اولاد کی شادی عہ " ۱۴ر
بچوں کی کہانیاں ۱۰ر " ۰۸ر
جنگ بیتی ۱۰ر " ۰۸ر
ہندوئی انکم ٹیکس ۱۰ر " ۰۸ر
حزب البحر ۱۰ر " ۰۸ر

کم ٹو موت عہ رعایتی ۱۴ر
سی پارۂ دل عہ " عہ ۱۲ر
چٹکیاں گدگدیاں ۱۲ر " ۰۱۰ر
اتالیق خطوط نویسی ۱۲ر " ۰۱۰ر
" حصہ دوم و سوم ۱۲ر " ۰۱۰ر
سفرنامہ مصر و شام عہ عہ
سفرنامہ ہندوستان ۱۲ر " ۰۱۰ر
اُردو دعائیں ۸ر " ۷ر
مرشد کو سجدۂ تعظیم ۸ر " ۷ر
قرآن آسان قاعدہ ۸ر " ۷ر
خطوط اکبر عہ " عہ
سیر دہلی کی معلومات ۱۲ر " ۰۱۰ر
قبروں کے غیبی نوشتے ۴ر " ۰۳ر
لاہوتی آپ بیتی ۲ر " ۰۱ر
آپ بیتی عہ " عہ
حکم امام ۴ر " ۰۳ر
اسرار ۶ر " ۰۵ر
نظم الہام ۴ر " ۰۳ر
بزم معراج ۸ر " ۷ر
لڑائی کا گھر ۶ر " ۰۵ر
تسکین احساس ۸ر " ۷ر
اہلبیت کے معجزات ۴ر " ۰۳ر

تمام سرکاری حکام اور کاروباری حضرات کا پسندفرمودہ نہایت کارآمد وقت بچانے کا آلہ۔ صرف ۱۵ منٹ میں سو کاغذ چھاپ دینے والا۔ نہایت عمدہ سہل الحصول اور سستا چھاپہ خانہ جو ملک کے تمام کاروباری لوگوں کیلیے بیش بہا نعمت ہے

میرٹھ کی شاندار ایجاد

جپر نمائش نوچندی میرٹھ سے ۱۹۱۰ء میں تمغہ مل چکا ہے، یہ پریس طلسمی پریس کے نام سے تمام ملک میں شہرت حاصل کر چکا ہے، اسمیں حکمنامے، وکالت نامے۔ امتحان کے پرچے اشتہارات، خطوط، لیبل وغیرہ جنکی مسعد نقلیں درکار ہوں آسانی سے چھپ سکتے ہیں

مزید خصوصیات (۱) طلسمی پریس کے لیے کسی خاص قلم سیاہی اور کاغذ کی ضرورت نہیں ہر شخص جس زبان میں چاہے اپنے قلم سے لکھکر یا ٹائپ رائٹر کا (بشرطیکہ کاپنگ فیتہ سیاہ ہو) بھیجنے فوراً چھاپ سکتا ہے (۲) اسپر صرف ۱۵ منٹ مین سو نقلیں طبع ہو جاتی ہیں (۳) اسپر بار بار سیاہی لگانے کی ضرورت نہیں ایک مرتبہ کی سیاہی سو نقلوں کے لیے کافی ہوتی ہے (۴) یہ اس قدر آسان ہے کہ معمولی خواندہ شخص بھی پہلے ہی دن آسانی سے کام کر سکتا ہے۔ (۵) ایک ہی وقت میں مختلف رنگ بے تکلف چھپ سکتے ہیں۔

گارنٹی:- خریداری سے تین سال تک ہم بلا معاوضہ اور اس کے بعد قلیل معاوضہ پر پریس کو درست کر دینے کے لیے تیار ہیں۔

مختلف سائز اور قیمت

لیٹر سائز ۸ × ۱۰ انچ ۶ روپے۔ نوٹ پیپر ۷ × ۱۰ انچ ۵ روپے ۱۲ فلسکیپ سائز ۸ × ۱۳ انچ ۵ روپے ۱۷ بینک پیپر ۹ × ۱۲ انچ ۵ روپے ۱۷ کتاب کا دوصفحہ ۱۳ × ۱۴ ۵ روپے ۲۵ ڈبل فلسکیپ ۱۳ × ۱۶ ۵ روپے ۳۳

چوصفحہ ۲۰ × ۲۶ یعنی ۱۳ × ۲۰ انچ ۵ روپے

نوٹ حق تاجرانہ ایک درجن کی خریداری پر فی صدی دس روپے (۱۰ روپے)

(۲) سرکاری حکام کے علاوہ ہر شخص کو فرمائش کے ساتھ کچھ زرِ پیشگی بھیجنا لازم ہے

مینجر طلسمی پریس نمبر ۱۰۔ محلہ خیر نگر میرٹھ

معجز نما حمائل شریف مترجم معہ تفسیر اردو

مفت نہ مفت روانہ ہوگا

مترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر جملہ احکام و مسائل قرآن و قصص اولین و آخرین کی تفسیر جو تازہ ترین اول نمبر کے کاغذ پر چھپکر تیار ہو گئی شروع میں حضرت رسول کریم ﷺ و صحابہ کرام رضی کی کامل سوانح عمری اور بزرگان نقشبندیہ و سہروردیہ چشتیہ اور قادریہ کے جملہ اعمال قرآن و تعویذات و فضائل قرآن شامل ہیں۔ بہترین حنا شدہ۔ ھلایہ بے جلد ۵ روپے۔ اول نمبر چرمی جلد ۸ روپے۔ محصول نو آنے۔ جملہ چھ روپے نو آنے (۶ روپے ۹ آنے)

صرف ایک کارڈ آنے پر

جملہ قسم کے

قرآن مجید حوز دو کلاں کے منگانے مفت روانہ ہوں گے

نور محمد کارخانہ تجارت کتب کڑہ بڑیاں کوچہ نواب مرزا نمبر ۲۶ دہلی

اشتہار واجب الاظہار

لیجیے حقیقۃ الفقہ طبع ہو گئی

حضرات! یہ وہ کتاب ہے کہ جسکے طبع ہونے سے پیشتر ہی اسکے دیکھنے کو آنکھیں منتظر تھیں اور اس کو وہ قبولیت حاصل ہوئی جو کسی کتاب کو کم میسر آسکتی ہے اسکی خوبی محتاج بیان نہیں خود اس کے نام سے ہی ظاہر ہے یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ یہ اپنے فن میں خود بے نظیر و بے مثیل ہے اور حقیقتاً اسم با مسمی ہے۔ حضرتنے اس کتاب کو جلیل القدر مصنفین علماء و فضلاء محدثین و مجتہدین کی عظیم الشان تصانیف سے ایک سو چھپن (۱۵۶) کتب عربیہ و فارسیہ سے عبارات اخذ کر کے اور عوام کے فائدہ کے لیئے اُن کا ترجمہ اور اعراب لگا کر سفید عمدہ نفیس کاغذ پر نہایت آب و تاب سے جامۂ طبع سے مزین کر کے ہدیۂ ناظرین کیا ہے۔ شائقین جلد طلب فرمالیں ورنہ طبع ثانی کا انتظار لازمی ہوگا۔

باوجود صدہا خوبیوں کے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں محض اشاعت دین کی غرض سے قیمت غیر مجلد صرف ۴ روپے اور مجلد ۵ روپے۔ محصول بذمہ خریدار۔ ہاں جو اصحاب یکمشت آٹھ جلدیں خریدیں گے اُن کو ایک جلد ہدیۃً پیش کی جائے گی۔

المشتہر

خادم العلماء محمد یوسف مدرس فیض محمدی محلہ تلہ تیل گران جے پور راجپوتانہ

الا بشر

مجلہ تکبیر

مجلس علمیہ دار التصنیف دہلی کا ماہوار رسالہ جسمیں اعلیٰ پایہ کی دلکش و دلنواز ادبی تاریخی اور مذہبی مضامین ہوتے ہیں اور بہترین نظمیں ہوتی ہیں، مارچ ۱۹۳۷ء سے شائع ہونا شروع ہوا ہے سالانہ قیمت عہ رشتماہی عہ۔ نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کیجیے

مینجر تکبیر کڑہ مہر پرور دہلی

ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۴ء ماہ شعبان سنہ ۱۳۴۲ھ

رسالہ

جلد ۴ نمبر ۱

دین و دنیا

(از جناب ملک الکلام قدوسی امروہوی دہلی)

دیکھے تجھے بے پردہ کیا طاقت انسانی — وہ ذرہ خاکستر تو جلوۂ نورانی
ہر شے میں ترا جلوہ۔ کیا جلوہ نمائی ہے — ہر رنگ ہے پوشیدہ۔ یہ عالم پنہانی
یہ بُعد نہیں ملتا ڈھونڈھے سے پتا تیرا — ہر قرب کہ حد لحظہ ہے نزدیک جانی
قادر ہے تو اتنا ہی بے مثل و یگانہ ہے — خلاق زمانہ ہے تو مالک ملک شانی
وہ لاکھ ہے بے پیر ہے ناصیہ سا عالم — ہے خاک پہ شاہوں کی رکھی ہوئی پیشانی
جذبات عقیدت ہو جاتے ہیں کچھ ظاہر — بس یہ ہی قوی اپنی معراج سخندانی

جلوۂ توحید

ہر جگہ اُس کی جلوہ آرائی — اک نئی شان سے نظر آئی
گلرخوں میں جو رنگ و زیبائی — عاشقوں میں شریک رسوائی
یار من با کمال رعنائی
خود تماشا و خود تماشائی

چشم آفاق سے نہاں بھی نہیں — پھر یہ پردہ کہیں عیاں بھی نہیں
خاص اُسکا کوئی مکاں بھی نہیں — نہ ملے ایسا بے نشاں بھی نہیں
یار من با کمال رعنائی
خود تماشا و خود تماشائی

نور سے اُس کے ہی جہاں پُر نور — جا بجا ہے اُسی کا رنگ ظہور
گو ہے لاکھوں حجاب میں مستور — ہے تجلی مگر نظر کے حضور
یار من با کمال رعنائی
خود تماشا و خود تماشائی

(از جناب حاجی مولوی سید تجمل حسین صاحب کاکل زار)

ترا رخ جو ہو صنوفگن کملی والے — تو میراں ہو ہمسر زمن کملی والے
جو دیکھیں تمہاری یہ چین کملی والے — فدا ہوں تمہیں گلبدن کملی والے
تمنا ہے میرے مرغ نفس کی — مدینہ کا دیکھوں چمن کملی والے
بکھر جائیں اشول سونی زمیں پہ — ذرا کھول دُرج دہن کملی والے
طبیب دل دردمندان عالم — حبیب خدائے زمن کملی والے
نکل بخشوانے کو ہم عاصیوں کے — لباس شفاعت پہن کملی والے
پھٹے جیب و دامن۔ کھلے داغ وحشت — بڑے میرا دیوانہ پن کملی والے
پلادے پیالہ شراب ولا کا — مٹادے تو دل کی جلن کملی والے
جو حالت ہری ہے وہ تو جانتا ہے — نہ دانستہ انجان بن کملی والے
سیہ کاروں کو زیر دامن چھپالے — بحق حسین و حسن کملی والے
رسائی جو ہو منزل مدعا تک — اُتر جائے ساری تھکن کملی والے
اگر عاشق چشم کی دیکھے وحشت — ہرن کا ہو نشہ ہرن کملی والے
زہے بخت میل پیارے آقا ہمارے — محمد رسول زمن کملی والے
نہیں کوئی حامی مصیبت زدوں کا — غریبوں کا والی تو بن کملی والے
تمہاری ثنا کی بدولت تجمل — بنا شاہ ملک سخن کملی والے

رباعی

اے ہستی کائنات فیض دم تو — بیروں ز حدود کون و امکان عالم تو
جاں یافت جہاں دمیکہ دم زد دم تو — کا مد علم علامت مقدم تو

(ملک الکلام)

تفسیر قرآن مجید

(گزشتہ سے پیوستہ)

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ:- اور اگر تم کو اس کتاب کے متعلق جسے ہم نے اپنے بندہ پر اُتارا ہے کچھ شک ہو تو اس کے مانند کوئی سورت تم بھی بنا لاؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے حمایتوں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو لیکن اگر ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کے لئے طیار کیگئی ہے۔

تشریح الفاظ:- نزّلنا (تنزیل) نزول کے معنی ہیں اوپر سے کسی چیز کا اُترنا۔ اسجگہ قرآن پاک مراد ہے جو حضرت جبرئیلؑ کے توسط سے سرور عالم پر نازل ہوا۔ انزال کے معنی ہیں کسی شے کا یکدم نازل کرنا لیکن تنزیل کے معنی ہیں درجہ بدرجہ اور تھوڑا تھوڑا نازل کرنا۔ اگرچہ قرآن مجید لوح محفوظ سے یکجا ہی نازل ہوا لیکن یہ نزول بیت معمور میں تھا جو پہلے آسمان پر ہے اور پھر بیت معمور سے آنحضرتؐ کے پاس حسب ضرورت وقتاً فوقتاً ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آیا۔ سُورتہ:- قرآن مجید کے اُس مجموعہ حصے کا نام ہے جسمیں کم سے کم تین آیتیں ہوں اور اُسکا کچھ نام ہی ہو جیسے اخلاص مصر وغیرہ۔ شُھدآء (جمع شہید) حاضر گواہ۔ حاکم۔ مددگار۔ اس جگہ شہید اس قدر فصیح و بلیغ واقع ہوا ہے کہ یہ سب معانی ادا کر رہا ہے یعنی منکرین سے ارشاد ہوتا ہے کہ تم ان لوگوں کو جو بڑے فصیح و بلیغ ہیں بلا لو اُن لوگوں کی مدد حاصل کرو جنکو تم اپنے خیال باطل میں اپنا معبود اور اپنا کارساز سمجھتے ہو اور قرآن پاک کی طرح ایک ٹکڑا بنا کر لاؤ یا کسی فیصلہ کرنے والے کے سامنے کہو اور دیکھو کہ تم اپنے دعوے میں کیسے ناکام رہے۔ وقودہا ایندھن۔ وہ چیز جو آگ میں جلائی جائے اور وہ چیز جس کے جلانے سے آگ اور زیادہ تیز ہو لکڑی۔ کوئلہ۔ پتھر۔ گندھک کے پتھر جو آگ کو خوب مشتعل کر دیتے ہیں۔ کفار۔ بت جنکو وہ اپنا معبود اور مددگار سمجھتے تھے۔ اعداد۔ تیار کرنا۔ بالکل آمادہ عمل رکھنا۔

تفسیر:- آیات سابق میں بندوں کو خدائے واحد کے بیشمار احسانات جتا کر عبادت کیطرف توجہ دلائی گئی تھی اور یہ ارشاد ہوا تھا کہ جان بوجھ کر اُس خالق یکتا اور خدائے بے ہمتا کی وحدانیت اور یکتائی میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرو۔ اُسے وحدہٗ لاشریک سمجھو اور اُس کے رسول کو رسول برحق تسلیم کرو۔ چنانچہ ان آیات میں سرور عالم کا رسول برحق ہونا اس انداز سے ثابت کیا گیا ہے کہ ساتھ ہی ساتھ قرآن پاک کا ایک معجزہ قرار پایا۔ ارشاد ہوا کہ ہم نے اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو کتاب نازل کی ہے اگر اس کے متعلق تمہیں کچھ شک ہو یعنی تم خیال کرتے ہو کہ یہ کتاب خدا کی کتاب نہیں بلکہ حضرت نے خود بنالی ہے تو تم بھی ایسا کر دکھاؤ۔ پوری کتاب کا بنانا تو ایک طرف تم اسطرح کی ایک سورۃ ہی بنا لاؤ۔ اور صرف ایک شخص نہیں بلکہ تم فصیح و بلیغ اور ناثر و ناظم اشخاص کو جمع کر لو اور سب مل کر متفقہ کوشش سے چند آیتیں تصنیف کریں۔ اپنے معبودوں سے بھی جنکو خدا کے قدوس کے سوا تم نے تجویز کر رکھا ہے مدد لو۔ غرض جسطرح ممکن ہو قرآن پاک کے مانند چند آیات تصنیف کرو اور اگر تم سچے ہو اور تمہارا یہ خیال درست ہے کہ قرآن مجید خدا کی طرف سے نہیں ہے بلکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود تصنیف کر لیا ہے تو اپنے اس قول کو ثابت کر دکھاؤ۔ نبی کریمؐ اُمّی ہیں۔ گوشہ نشین ہیں۔ میلوں اور جلسوں میں جن کی شرکت معلومات اور ادبی قابلیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے نہیں جاتے بلکہ غاروں میں عزلت پذیر ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اس کے برخلاف تم لوگ، لکھے پڑھے ہو شعر و سخن کے جلسوں میں شریک ہو کر علم و ادب کی مشق حاصل کرتے ہو پس آنحضرتؐ کی نسبت تمہارے لئے زیادہ آسان ہے کہ تم فصیح و بلیغ کلام تصنیف کر لو۔ لیکن ان باتوں کے باوجود اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے کیونکہ قرآن پاک خدا کی جانب سے نازل کیا ہوا ہے اور اُس کی نقل انسانی طاقت سے بالاتر ہے تو پھر تمہیں چاہئے کہ سرور عالم کے حضور میں سر تسلیم خم کر دو۔ خدا کی وحدانیت اور رسول امّی لقب کی رسالت پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتے تو دوزخ کی آگ سے ڈرو جس میں گنہگار انسانوں کو اور پتھروں کو ایندھن کی جگہ جلایا جائے گا۔

جن لوگوں نے کوہ آتش فشاں کا نظارہ کیا ہے وہ اس خوفناک آگ کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ یہ پتھر گندھک، کے ہونگے جو آگ کی تیزی کو حد سے زیادہ بڑھا دینگے اور وہ بت ہونگے جنکو تم نے اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ تم جب ان کو اپنے ساتھ جلتے ہوئے دیکھو گے تو تمہاری آنکھیں کھلیں گی اور معلوم ہوگا کہ ہم کیسی غلطی اور غفلت میں مبتلا تھے۔ ان آیات کریمہ سے بڑی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ قرآن پاک کا زبردست معجزہ ہونا۔ خدا کے سوا تمام معبودوں کی عبادت کا بطلان۔ قیامت تک قرآن کا جواب کسی سے نہ بن سکنا دوزخ کا ہر وقت تیار رہنا اور اُس میں بحالت عذاب منکرین کا اپنے بتوں کے ساتھ ایندھن کے طور پر جلنا ثابت ہوتا ہے۔

(باقی آئندہ)

شرح مثنوی مولینا روم

(گذشتہ سے پیوستہ)

قال اطعمنی فانی جائع فاعجل فالوقت سیف قاطع

ترجمہ:- روح نے کہا مجھے غذا دیجئے کیونکہ میں بھوکی ہوں۔ اور عجلت کیجئے کیونکہ وقت ایک تیز تلوار ہے۔

لغات:- اطعم (صیغہ امر از اطعام) کھلانا۔ جائع (بھوکا) مجھ کو۔ ف۔ پس۔ کیونکہ۔ جائع (بھوکا) عجل (صیغہ امر از اعجال) عجلت اختیار کرنا۔ جلدی کرنا۔ سیف (تلوار) قاطع (از قطع) کاٹنے والا تیز۔ بُرّاں۔

مطلب:- روح مولانا سے کہتی ہے کہ حضرت انکار نہ کیجئے۔ میں تو بھوک سے بیتاب ہوں اور آپ میری غذا اسی جو پیر و مرشد کے ذکر پاک اور مدح و ثنا پر مشتمل ہو اعراض کر رہے ہیں یہ روحانی غذا جلد عطا کیجئے کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں۔ وقت ایک تیز تلوار سے مشابہت رکھتا ہے۔ غیر محسوس تیزی کے ساتھ گزر رہا ہے پس فرصت کا جو لمحہ مل جائے اُسے غنیمت سمجھنا چاہیئے۔

صوفی ابن الوقت باشد اے رفیق نیست فردا گفتن از شرط طریق

ترجمہ:- اے یار دمساز، صوفی تو ابن الوقت ہوتا ہے فردا کہنا طریقت کا شیوہ نہیں۔

لغات:- صوفی:- منسوب بہ صوف پشمینہ پوش۔ کمل استعمال کرنے والا۔ چونکہ صوفی دنیا اور اُسکی آلائشوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور عموماً سردی سے بچنے کے لئے معمولی کپڑا وغیرہ استعمال کرتے ہیں اس لئے اس ظاہری پوشش کی بنا پر انہیں صوفی کہا جانے لگا۔ اصطلاحاً صوفی اس شخص کو کہتے ہیں جسکا دل ماسوی اللہ سے خالی ہو اور اُسے ذکر الٰہی کے سوا کسی بات سے سروکار نہ ہو۔ ابن الوقت:- وقت کا بیٹا۔ وقت کا اُسی طرح پابند جسطرح بیٹا باپ کے احکام کا پابند ہوتا ہے۔ اس جگہ ابن الوقت کے یہ معنی ہیں کہ وقت کا ایک لمحہ برباد نہ کیا جائے اور ہر لحظہ یاد خدا میں دل کو مشغول رکھا جائے۔

مطلب:- روح مولانا سے کہتی ہے کہ حضرت آپ صوفی ہیں، صوفی ابن الوقت ہوتا ہے یعنی ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتا ہے پس ایسی حالت میں آج اور کل کی تفریق کا کیا مطلب ہے۔ جس کام میں آپ کو ہر وقت مصروف رہنا چاہیئے اُسے آپ "کل" پر کیوں موقوف کرتے ہیں۔ یہ کونسی طریقت اور سلوک کی کونسی راہ و رسم ہے۔

تو مگر خود مرد صوفی نیستی نقد را از نسیہ خیز دنیستی

ترجمہ:- معلوم ہوتا ہے کہ آپ صوفی نہیں ہیں۔ نقد کو تو اُدھار سے نقصان پہنچتا ہے۔

لغات:- نسیہ۔ قرض۔ اُدھار

مطلب:- یہ شعر شعر ماسبق سے مسلسل ہے۔ روح نے پہلے صوفی کا طریقہ بتایا اور اب مولانا سے کہتی ہے کہ جب آپ اس طریقہ کے خلاف عمل کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ صوفی نہیں ہیں ورنہ نقد کی جگہ ادھار پر رضامند نہ ہوتے۔ حضرت اُدھار سے تو نقد کا سراسر نقصان ہے۔

گفتمش پوشیدہ خوشتر سرّ یار خود تو در ضمن حکایت گوش دار

ترجمہ:- میں نے روح سے کہا کہ دوست کا راز مخفی ہی اچھا ہے۔ تو حکایت میں ضمنی طور پر غور کرتی رہ۔

مطلب:- اس شعر میں مولانا روح کو جو پیر و مرشد کے تذکرہ کے لئے بیقرار ہو رہی ہے متوجہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دوست کا راز برملا اور آشکارا کہنا مناسب نہیں۔ ان باتوں کا پوشیدہ رہنا ہی بہتر ہے۔ اگر تو ایسی ہی مشتاق ہے تو حکایت کے مطالب و معانی پر غور کرتی رہ۔ حکایت کے ضمن میں تجھے تیری مراد بھی مل جائیگی۔

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں

ترجمہ:- یہ بہت اچھا ہے کہ محبوب کا راز دوسروں کی داستان میں آجائے۔

لغات:- حدیث:- بیان۔ داستان۔ گفتگو۔ بات چیت۔

مطلب:- یہ شعر شعر ماسبق سے مربوط ہے۔ مولانا روح سے فرماتے ہیں کہ دوست کے راز علی الاعلان اور علیحدہ بیان کرنے کی نسبت یہ بہت اچھا ہے کہ وہ دوسروں کی داستان میں پردہ اور اخفا کے ساتھ ضمناً بیان کئے جائیں۔

گفت مکشوف و برہنہ دغلول باز گو بنجم مدہ ای بوالفضول

ترجمہ:- روح نے کہا کہ کھلا کھلا بے کم و کاست حال بیان کیجئے اور زیادہ باتیں بنا کر مجھ کو دھوکہ نہ دیجئے۔

لغات:- مکشوف (از کشف) کھلا ہوا غلول۔ آمیزش۔ گھٹا بڑھا نا۔ بے غلول۔ بے کم و کاست بوالفضول۔ باوہ گو۔ فضول گو۔ زیادہ باتیں بنانے والا۔

مطلب:- مولانا یہ سُنکر کہ میں ضمناً حکایت میں حضرت پیر کی توصیف و ثنا یا اسرار وحدت بیان کرونگا۔ روح ذرا بگڑ کر کہتی ہے کہ نہیں جناب یہ بات مجھے پسند نہیں پس آپ بہت باتیں نہ بنائیے اور کہنا ہے تو ٹھیک ٹھیک اور بالکل کھلے ہوئے الفاظ میں حضرت پیر و مرشد کا حال اور وحدت کے اسرار بیان فرمائیے۔

پردہ بر دار و برہنہ گو کہ من می نگنجم با ضمم با پیرہن

ترجمہ:- پردہ اُٹھا دیجئے اور صاف صاف کہئے کیونکہ میں پیرہن ہوتے ہوئے محبوب کے ساتھ جذب نہیں ہو سکتی۔

لغات:- ضمم۔ بت۔ معشوق۔ محبوب۔ پیرہن۔ کرتہ۔ کپڑا۔

شرح دیوان حافظ

(بسلسلۂ ماہ گذشتہ)

بدعا آمدہ ام ہم بدعا وت برآر کہ وفا با تو کنم یاد و خدایا دہ ما

ترجمہ:- میں دعا کرتا ہوں تم بھی دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاؤ کہ تم وفادار رہو اور خدا میرا مددگار ہو۔

لغات:- قرین - نزدیک - پاس یاور - مددگار - معاون -

مطلب:- ظاہر ہے کہ انسان اُس چیز کی تمنا کرتا ہے اور اُس شے کے لئے دست بدعا ہوتا ہے جو اُسے میسر نہیں ہوتی - پس شعر سے ظاہر ہے کہ عاشق کو دو چیز میسر نہیں ایک دائم محبوب اور دوسرے اطمینان خاطر یا بالفاظ دگر خدا کی یاوری - پس وہ ان دونوں باتوں کیلئے خدا کی جناب میں دعا کرتا ہے اور نہایت لطیف انداز کے ساتھ جس سے معشوق کا دل متاثر ہو بغیر نہیں رہ سکتا اُسے بھی اپنی دعا میں شامل کرنا چاہتا ہے چنانچہ کہتا ہے کہ آؤ ہم تم مل کر بارگاہ الٰہی میں یہ دعا کریں کہ تم کو وفاداری اور مجھ کو خدا کی امداد نصیب ہو۔

گر ہمہ خلق جہان بر من و توحیف خورند بگذارند ہمہ انصاف ستم دار ما

ترجمہ:- اگر تمام دنیا میری تمہاری تعلقات پر رشک کرے یا تو خدا اُسکا بدلہ لے گا۔

لغات:- حیف:- افسوس - ظلم و ستم۔

مطلب:- عاشق محبوب کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ بھلا اور تمام دنیا از راہ رشک جو ظلم کر رہی ہے اور ہم سے ان تعلقات سے جو ناگواری پیدا ہو رہی ہے اُسکا بدلہ خدا نہ دینے والا ہے۔

بسرت گر ہمہ عالم بسرم بنجر شند نتواں بر دہوائے تو بروں از سرما

ترجمہ:- تیری سر کی قسم اگر ساری دنیا بھی ہنگامہ برپا کرے تو تیرے سر سے تیری تمنا نہیں جا سکتی

لغات:- ب - قسم ہے - ہوا - خواہش - تمنا - محبت - خیال -

مطلب:- تیری محبت میرے دل میں ایسی مستحکم اور تیرا خیال میرے دماغ میں اس قدر استوار ہے کہ اگر ساری دنیا بھی مخالفت اور دھکا مار آمادہ ہو جائے تو یہ محبت میرے دل سے اور یہ خیال میرے دماغ سے جدا نہیں ہو سکتا۔

فلک آوارہ بہر سو کندم می دانی رشک می آیدش از صحبت جانان ما

ترجمہ:- آسمان مجھے ہر طرف آوارہ پھرا رہا ہے - گویا اُسے میری تنہائی اور ہم پر ہمنشینی پر رشک آتا ہے

مطلب:- آسمان جو ہمیشہ سے عشاق کا دشمن اور عاشق و محبوب کی ہمنشینی کا مخالف ہے مجھے چین سے بیٹھنے نہیں دیتا اور تم سے جدا ہونے پر مجبور کر رہا ہے۔ تمہیں کچھ

در دمندیم خبر مید ہد از سوز دلوں دہن خشک و لب تشنہ و چشم تر ما

ترجمہ:- ہم بیماریں لب و دہن کی خشکی اور آنکھوں کی نمی ہماری سوز باطنی کی خبر دے رہی ہے

مطلب:- شعر میں عاشق کے اضطراب قلق کی تصویر دکھائی گئی ہے - اور اُسکی ظاہری حالت سے باطنی حالت کا اندازہ کیا گیا ہے چنانچہ اُسکا منہ سوکھ رہا ہے لب خشک ہو رہے ہیں اور آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں جس سے اُسکی دلی سوزش و اندرونی بیتابی کا سراغ ملتا ہے اور وہ اپنی زبان سے کچھ نہ کہے تو بھی یقین ہوتا ہے کہ وہ بیخور - درمند اور بیتاب ہے۔

نازم وصف رخ زیبا تو دم بر دم ما ورق گل خجل ست از ورق نعت ترا

ترجمہ:- ہمیشہ جب سے ہم نے تمہارے رخ زیبا کی تعریف لکھی ہے اُسوقت سے گلاب کی پتیاں ہمارے لکھے ہوئے اوراق سے شرما رہی ہیں۔

مطلب:- محبوب پر دل سے مجھ پر کی دلربائی اور رعنائی کی تعریف لکھنے سے صفحہ کاغذ ایسا دلربا اور خوشنما ہو گیا کہ گلاب کی پتیوں میں وہ رنگینی اور تازہ آفرینی نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ گلاب کی پتیاں کاغذ کے ان اوراق سے شرما رہی ہیں۔

زود باشد کہ بیاید بسلامت یارم ای خوش آں روز کہ آید بسلامت برما

ترجمہ:- کہیں جلد ایسا ہو کہ ہمارا دوست سلامتی کے ساتھ آجائے - کیسا اچھا دن ہوگا کہ صحیح سلامت ہمارے سامنے آئیگا۔

مطلب:- پہلے اشعار کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ حافظ صاحب خود کسی جبری سفر پر آمادہ ہیں اور محبوب سے وداعی کلمات کہہ رہے ہیں لیکن اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ محبوب سفر میں ہے اور یہ اُسکے منتظر ہیں - بہرحال شعر کا مطلب یہ ہے کہ عاشق ہمہ تن شوق و انتظار بنکر وہ راہ دیکھ رہا ہے اور کہتا ہے کہ کہیں جلدی - مسرت حاصل ہو کہ محبوب صحت و سلامتی کے ساتھ میرے پاس آئے۔

ہر کہ گوید کہ بگو رفت خدا را حافظ گو بزاری سفری کرد و بیفتاد برما

ترجمہ:- کوئی کہے کہ خدا کے لئے بتاؤ حافظ کہاں گیا تو کہہ دو کہ رو رو کر وہ آمادۂ سفر ہوا اور ہمارے پاس سے چلا گیا۔

مطلب:- حافظ صاحب محبوب سے کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حافظ کے متعلق دریافت حال کرے تو کہدینا کہ اُس نے گریہ و زاری کے ساتھ سفر اختیار کیا۔ چونکہ شعر ماسبق میں ۳۴

شرح گلستاں

(گزشتہ سے پیوستہ)

آں پیلاشہ را کہ سپرد ند زیر خاک خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند

ترجمہ:- وہ پر ضعیف جسے خاک کے نیچے سپرد کیا تھا اُسے خاک نے ایسا کھایا کہ ہڈیاں بھی نہ رہیں:

لغات:- لاشہ۔ کمزور۔ لاغر۔ قالب۔ تن۔ نعش۔ استخواں (مرکب است+خواں) است۔ پھنکنا خوان۔ دسترخوان یعنی دسترخوان کی پھینکی ہوئی۔ ہڈی۔

مطلب:- شارحین نے اس شعر کے مختلف معانی لکھے ہیں اور بعض نے یہ دلچسپ حکایت بھی لکھی ہے کہ جب نوشیرواں اپنا ایوان شاہی تعمیر کرا رہا تھا ایک ضعیفہ کا مکان ایک گوشہ پر واقع ہونے سے ایوان میں کمی آتی رہتی تھی۔ نوشیرواں نے قصر کا یہ نقص گوارہ کر لیا لیکن اُس ضعیفہ کو تکلیف نہیں دی۔ جن شارح نے یہ حکایت بیان کی ہے اُن کے نزدیک "پیر لاشہ" سے وہی ضعیفہ مُراد ہے۔ بعض لکھتے ہیں کہ پیر لاشہ سے گدھا مراد ہے۔ بعض کے نزدیک خود نوشیرواں کی ذات مقصود ہے۔ لیکن ان تکلفات کی چنداں ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ شعر کے الفاظ سے جو مطلب سمجھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی ہستی بالکل فانی ہے۔ اور جب اُسے سپرد خاک کر دیا جاتا ہے تو زمین کے شور ذرات اُس کے پوست و استخوان سب کو ہضم و نابود کر دیتے ہیں پس ایسی بے نام و نشان ہو جانے والی ہستی کے لئے مناسب ہے کہ اعمال نیک سے اپنی حیات و بقا کا سامان کرے۔

زندست نام فرخ نوشیرواں بعدل گرچہ بسے گزشت کہ نوشیرواں نماند

ترجمہ:- نوشیرواں کا مبارک نام عدل کی وجہ سے زندہ ہے اگرچہ نوشیرواں کو فنا ہوئے عرصۂ دراز گزر چکا ہے۔

لغات:- فرخ۔ (مرکب فر+رخ) خندہ رو۔ مبارک۔ نوشیرواں۔ ایران کے ایک نامور بادشاہ کا نام ہے جس نے عدل و انصاف میں بڑی شہرت حاصل کی تھی۔ چنانچہ پیمبر اسلامؐ نے بطور فخر فرمایا ہے کہ "میں ایک عادل بادشاہ کے عہد میں پیدا ہوا ہوں"

مطلب:- انسان فانی ہے لیکن اُس کے اعمال نیک باقی اور زندہ رہتے ہیں۔ چنانچہ نوشیرواں دنیا سے رحلت کئے ہوئے اور خاک میں ملے ہوئے زمانہ دراز گزر گیا لیکن چونکہ وہ عادل تھا اور اپنے عدل سے خلق خدا کو فائدہ پہونچایا تھا اس لئے اُسکا نام اب تک زندہ ہے۔

خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

ترجمہ:- عمر کو غنیمت سمجھو اور اس سے پہلے کہ تمہارے فنا ہونے کی صدا بلند ہو نیکی کر لو۔

لغات:- خیر۔ نیکی۔ بھلائی۔ فلان۔ ایک نامعلوم شخص ایک نامعلوم شخص کو مخاطب کرنے کے لئے خطاب۔ فلانے۔ او میاں۔ بانگ۔ آواز۔ صدا۔

مطلب:- یہ شعر اسی شعار ماسبق کا نتیجہ ہے۔ نوشیرواں کی حکایت اور دنیا کی بے ثباتی بیان کر کے فرماتے ہیں کہ جب دنیا ایسی بے ثبات ہے اور تم کو ایک دن فنا ہو جانا ہے تو نیکی میں مصلحت کرو اور مرنے سے پہلے کوئی ایسی بھلائی کر جاؤ جو تمہاری نیکنامی اور حیات جاوید کا باعث ہو۔

حکایت

ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبروئے

ترجمہ:- میں نے ایک شاہزادہ کے متعلق سُنا ہے کہ پستہ قامت اور کم رو تھا حالانکہ اُس کے دوسرے بھائی بلند قامت اور خوبصورت تھے۔

لغات:- کوتاہ۔ چھوٹا۔ پستہ قامت۔ ٹھگنا۔ حقیر۔ کم رو۔ بلند۔ اونچا۔ اچھے قد کا۔ بلند بالا۔ بلند قامت۔

مطلب:- حضرت سعدی ایک شہزادہ کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ وہ بہت ہی کم رو صورت شکل و صورت کا اور پستہ قد تھا۔ اس کے برخلاف اُس کے دوسرے بھائی نہایت شکیل و خوبصورت تنومند اور بلند قامت تھے۔

بائے پدر بکراہیت و استحقار دروے نظر ہمی کرد۔

ترجمہ:- ایک دفعہ باپ شہزادہ کو حقارت اور کراہت کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔

لغات:- کراہت۔ ناپسندیدگی۔ استحقار۔ کم سمجھنا۔ حقیر سمجھنا۔

مطلب:- ایک دفعہ شاہزادہ اپنے والد کی خدمت میں حاضر تھا۔ بادشاہ نے شاہزادہ کی طرف اس انداز سے دیکھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُسے نہایت حقیر اور کم تر خیال کر رہا ہے

پسر بفراست و استبصار بجائے آورد و گفت

ترجمہ:- شاہزادہ نے تیز طبعی اور ہوشمندی سے یہ بات معلوم کر لی اور کہا۔

لغات:- فراست۔ دانائی۔ زیرکی۔ تہ کو پہنچ جانا۔ فیافہ شناسی۔ استبصار۔ ہوشمندی۔ دور بینی

مطلب:- لڑکا باپ کے اس انداز کو سمجھ گیا اور اُس نے عقل و ہوشمندی کے زور سے بادشاہ کے دلی خیالات معلوم کر کے کہا۔

اے پدر کوتاہ خردمندان بکہ نادان بلند۔ نہ ہر چہ بقامت مہتر بقیمت بہتر

ترجمہ:- والد صاحب، کوتاہ قامت عقلمند بلند قامت نادانوں سے بہتر ہیں۔ ہر وہ چیز جو قد میں بڑی ہے قیمت میں بھی بڑی نہیں ہوتی۔

لغات:- مہتر:- سردار۔ بزرگ۔ بڑا۔

مطلب:- لڑکے نے باپ کے خیالات معلوم کر کے کہا کہ آپ جو مجھے میری پستہ قامتی اور کم روئی کی وجہ سے حقیر سمجھ رہے ہیں آپ کا یہ خیال درست نہیں کیونکہ آدمی اگر کوتاہ قامت لیکن عقلمند ہو تو اُس بلند بالا جوان سے کہیں بہتر ہے جو بلند قامت تو ہو لیکن ساتھ ہی بے وقوف ہو یہ ضروری نہیں کہ جو چیز قد و قامت اور جسامت میں بڑی ہو وہ قیمت میں بھی بڑی ہو ؎

آدمیت سے ہے بالا آدمی کا مرتبہ
پست ہمت یہ نہ ہو گر پست قامت ہو تو ہو

(ایڈیٹر)

وارداتِ قلب

اگر تمہیں کوئی شخص کسی بڑے خطرہ سے آگاہ کردے تو تم اُس کے رہین منت ہوگے پھر تم "بیماری" سے کیوں گھبراتے ہو؟ یہ تمہاری سب سے بڑی شفیق ہے۔ عملی طور پر تمہاری معلم ہے۔ یہ صرف اس لئے آتی ہے کہ تمہیں گہری نیند سے چونکا دے اور جن فرائض کو تم نے فراموش کر رکھا ہے اُن کی یاد دلا دی۔ معمولی سے معمولی شکایت بھی تمہاری اُس نازک زندگی کا خاتمہ کر دینے کے لئے کافی ہے جسکا مدار ہوا کے ایک باریک تار پر ہے۔ درد کی ایک چمک۔ ہوا کی ایک گردش اور دل کی ایک غیر معمولی جنبش وجود و عدم کی سرحد کیا ملا دیتی ہے۔ لیکن ایسے زبردست خطرہ سے تم بال بال بچ جاتے ہو اور بیماری سے نجات پا جاتے ہو تو اس کے یہ معنی ہیں کہ کارکنانِ قضا نے تمہیں ایک بار متنبہ کر کے کچھ مہلت دی ہے تاکہ تم دین و دنیا کے بگڑے ہوئے کاموں کو سنوار لو۔ اور میدانِ عمل کا جو حصہ تمہاری دوڑ دھوپ سے باقی رہ گیا ہے اُسے طے کر لو۔ اگر تندرستی پر اس کے سوا کہ تمہیں کچھ مہلت اور مل گئی ہے کوئی اور وجہ مسرت ہے تو غلطی پر مبنی ہے۔ لیکن افسوس بہت کم ایسے لوگ ہیں جو بیماریوں سے عبرت حاصل کرتے ہوں۔ وہ جتنے عرصہ تک بیمار رہتے ہیں اور جب تک اُن کی حالت موت اور زندگی کے درمیان رہتی ہے اُسوقت تک اُن کا دل پاک ارادوں اور نیک ولولوں سے لبریز رہتا ہے لیکن جب تندرستی کا نیا خون رگوں میں آتا ہے۔ اور دل کو حیاتِ نو کی تازہ حرکتیں میسر ہوتی ہیں تو اُن کے خیالات بدل جاتے ہیں۔ وہ پھر غفلت کے ظلمات میں غرق ہو جاتے ہیں اور بیماری کے مشفقانہ پند و وعظ کو فراموش کر دیتے ہیں۔ چند روز کے بعد بیماری کا فرشتہ پھر غفلت کی رگوں میں نشتر دیتا ہے اور مرض اُن کو پھر متنبہ کرتا ہے لیکن پھر اُن کی یہی حالت ہوتی ہے۔ آخر کار ایک دن یہ تنبیہ سزا کی آخری صورت اختیار کرتی ہے اور زندگی یا بیماری زندگی جو ہزارہا نیکیوں کا سرچشمہ ہے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے۔

یہ بات تو بہت مشکل ہے کہ تم خدا کو دیکھو لیکن ایسا بھی تو نہیں کہ تم یقین رکھو کہ آسمان کی بلندیوں سے ایک آنکھ تمہیں دیکھ رہی ہے اور ایک ہستی ہے جو تمہارے نیک و بد پر نظر رکھتی ہے۔ تمہارا ایمان ہے کہ خدا حاضر و ناظر ہے۔ لیکن تم عملی طور پر ایسا نہیں سمجھتے۔ خدا کو حاضر و ناظر سمجھنے سے ضمیر کو نئی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ ان کسی گناہ کا سرزد ہونا غیر ممکن ہے۔ اگر پولیس کے چند آدمی کسی شخص کے ہمراہ ہوں اور رات دن میں کسی وقت اُسے تنہا نہ چھوڑیں تو ظاہر ہے کہ وہ کبھی چوری نہیں کر سکتا۔ پس اگر کسی شخص کے دلمیں یہ خیال قایم رہے کہ خدا حاضر و ناظر ہے تو اُسکو برائی کی جرأت نہیں ہو سکتی۔

بازار میں کوئی شخص دو خوبصورت چڑیاں لے جائے۔ ایک زندہ ہو اور ایک مُردہ زندہ چڑیا اور مُردہ چڑیا میں زندگی اور موت کے سوا کوئی فرق نہیں۔ دونوں حسین ہیں۔ دونوں کے پَر رنگین اور خوبصورت ہیں۔ دونوں کا ایک نام ہے۔ لیکن بازار میں زندہ چڑیا کی قیمت لگتی ہے۔ مردہ چڑیا کو کوئی نہیں پوچھتا اور مفت بھی نہیں لینا چاہتا۔ یہی حال اُن کاموں کا ہے جن میں خلوص کی روح نہیں ہوتی۔ یہی حال اُن عبادتوں کا ہے جو قلبی توجہ سے خالی ہیں۔ وہ نماز جسمیں دل خدا کی طرف متوجہ نہ ہو۔ جس میں خلوص نہ ہو۔ اور جو مخلوق کو دکھانے کے لئے پڑھی جائے ثواب کی جگہ عذاب کا باعث ہے۔

تمہاری آنکھیں بڑی رسیلی نشیلی اور بالبیلی نہیں۔ تمہیں ان پر بڑا ناز تھا دھوپ میں نکلے۔ گرمی سے آشوب کر آئیں۔ دوا استعمال کی۔ اُلٹا اثر ہوا۔ دو دو ہفتے میں تیلی پر جالا آ گیا۔ وہ آنکھیں جو نکلیاں گراتی تھیں اب دیکھنے کو ترستی ہیں۔ اللہ اللہ تم کو خدا نے کیسی گویائی دی تھی۔ جس مجمع میں گفتگو کا اتفاق ہوا دلوں کو تسخیر کر لیا۔ ایک دن چائے پی رہے تھے۔ زبان پر ایک چھالا پڑ گیا۔ دو چار دن میں خود بخود اچھا ہو جاتا لیکن احتیاطاً دوا لگائی۔ دوا سے اچھا خاصہ زخم بنگیا اور پھر بھائیں بھائیں پھیلا کہ میڈیکل کالج میں زبان نکلوا ڈالنی پڑی۔ اب بات کرنی محال ہے۔ آہ معلوم ہوا کہ جس بات پر فخر تھا وہ عضلات کی گردش کا ایک کرشمہ تھا۔ کل کی بات ہے۔ تم کسقدر تنومند اور صحیح القویٰ تھے۔ کیسے ڈھلے ہوئے ہاتھ پاؤں تھے۔ ورزش نے جسم کو کیسا سڈول اور خوبصورت بنا دیا تھا۔ جلسوں میں تمہیں تم نظر آتے تھے۔ بازاروں میں انگلیاں اُٹھتی تھیں۔ تم اپنے تناسب اعضا۔ جامہ زیبی۔ اور قوت جسمانی پر کسقدر اتراتے تھے۔ مگر افسوس کہ موسم کے ادنےٰ تغیر نے اس غرور کو خاک میں ملا دیا۔ تم ایک دفعہ بارش میں بھیگے۔ ملیریا بخار میں مبتلا ہوئے اور ابھی اچھی طرح بخار نہیں اُترا تھا کہ طاقت و جوانی کے بھروسہ پر ٹھنڈے پانی سے نہائے۔ ساری بدن میں درد پیدا ہو گیا۔ سرد و گرم روغنوں کی مالش سے رفتہ رفتہ وجع مفاصل کی شکایت پیدا ہو گئی ہے اب یہ حالت ہے کہ سہارے کے بغیر دو قدم چلنا دشوار ہے۔

بعض ارباب ہوس کو یہ وہم ہو گیا ہے کہ مسلمانوں کی حالت سود نہ لینے سے تباہ ہو رہی ہے وہ کھلم کھلا شریعت کی مخالفت تو نہیں کرتے کیونکہ انہیں عامۂ مسلمین کے خلاف ہو جانے کا اندیشہ ہے اس لئے شرعی مسائل میں تحریف کر کے جواز کے پہلو نکالتے ہیں اور جس بات کو اسلام نے قطعی حرام قرار دیا ہے اُسے حلال کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ اگر

مسلمان مر دینے لگینگے تو انکی مالی حالت سنور جائیگی۔ مثال میں وہ ہندو کو پیش کرتے ہیں جب وہ دولت میں زوال نظر آتا ہے تو اُسکی آنکھیں کھلتی ہیں اور وہ جانتا ہے کہ میں نے جن باتوں کو جنکی حالت مسلمانوں سے بہتر ہے اور اس برتری کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ سود لیتے ہیں اسکو وجہ مسرت سمجھا تھا درحقیقت وہی باعث رنج و غم تھیں۔

اِنمیں سے بعض تکلف پسند لوگ کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے تو نہیں غیر مسلم یعنی ہندوؤں اور انگریزوں سے ضرور سود لینا چاہیئے۔ درحقیقت یہ اہل ہوس بڑے مغالطہ میں ہیں جب وہ جانتے ہیں کہ انگریز اور ہندو مسلمانوں سے زیادہ مالدار ہیں تو ظاہر ہے کہ مسلمانوں سے سود پر قرض لینے کی انہیں ضرورت نہ ہوگی اور جسطرح آج ہندوؤں سے مسلمان قرض لے رہے ہیں اس طرح ہندو مسلمانوں سے قرض نہ لینگے اور آخر کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ مسلمان ہی مسلمان کا خون چوسنے لگیں گے اور بیحد مال حرام کا چسکا پڑ جانے کے بعد وہ اپنے پرائے میں تمیز نہ کرسکیں گے۔ علاوہ بریں ان سے کوئی پوچھے کہ مسلمان کس لئے سود لیں؟ کیا بیش قیمت لباس پہنے۔ بہترین کھانا کھائے اور فضول لہو و لعب میں روپیہ برباد کرنیکے لئے؟ اگر اس مقصد سے سود لیں گے تو مال حرام بجائے حرام کے مصداق ہونگے اور اگر روپیہ پس انداز کرنے اور سرمایہ حاصل کرنے کے لئے انہیں روپیہ کی ضرورت ہو تو اُن کی موجودہ آمدنی ہی کم نہیں۔ روپیہ محض آمدنی سے نہیں بلکہ اُسے سنبھالکر رکھنے اور اقتصاد کیساتھ سوچ سمجھکر خرچ کرنے سے پس انداز ہوتا ہے۔ بندو روپیہ پیدا کرنے میں مسلمانوں کی نسبت کم عقل رکھتے ہیں البتہ کمائی ہوئی روپیہ کو روک رکھنے میں مسلمانوں سے بہت زیادہ تحمل انہیں پایا جاتا ہے۔ جن مصارف کے لئے مسلمان کا دل ایک دم مچل جاتا ہے ہندو اُن کی پرواہ ہی نہیں کرتے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ سال بھر کی تنگ و دو کے بعد مسلمان کچھ مقروض ہو جاتے ہیں اور ہندو کے پاس ایک معقول رقم پس انداز ہوتی ہے۔ وہ مسلمان جو رقم کے شایق ہیں اور دولتمندی کی ہوس رکھتے ہیں انہیں چاہیئے کہ سود کے جواز کی فکر نہ کریں بلکہ اپنی معاشرت کی اصلاح کریں۔ زیادہ کمائیں اور کم خرچ کریں۔ اسلام نے کمانے سے بالکل منع نہیں کیا ہو لیکن فضول خرچی سے بہت روکا ہے اسی اسلامی تعلیم پر عمل کرنے سے وہ جلد دولتمند بن سکتے ہیں۔ اور سود لئے بغیر دنیا میں عزت حاصل کرسکتے ہیں۔ ایک مسلمان کی معاشرت جتنی ارزاں ہے دنیا کی کوئی قوم اُسکی مثال پیش نہیں کرسکتی بشرطیکہ مسلمان اپنے مذہب کا پابند ہو۔

دنیا میں بہت سی ایسی مسرتیں ہیں جنکو حاصل کرکے انسان اپنی کامیابی پر اتراتا ہے لیکن درحقیقت وہی مسرتیں اُس کے رنج و غم کی تمہید ہوتی ہیں۔ ایک طامع اور حریص شخص ملک و قوم کو دھوکا دیکر قومی اور ملی ضرورتوں کے بہانہ سے روپیہ وصول کرتا ہے اور اس روپیہ اُسکی سرسبزی کو روک دیتا ہے۔ اُسکی صحت اُسکی زندگی اور اُسکی اولاد خطرہ میں پڑ کر دلکو ہر وقت تڑپاتی ہے اور دوسری دنیا میں اُس کے لئے عذاب کی تیاریاں ہوتی ہیں۔ ایک شخص بازار میں مٹھائی خریدکر کھاتا ہے اور دوکاندار کو بے ایمانی سے دام نہ دیکر دلمیں اپنی چالاکی پر خوش ہوتا ہے۔ اُسے خبر نہیں کہ یہ مٹھائی اُس کے لئے زہر بجھائیگی اور جزو بدن ہونے کی جگہ صدہا بیماریوں کا باعث بن جائیگی ایک بوالہوس ہوس پرستی کے عالم میں کسقدر مست و بیخود ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بس یہی مسرتوں کا خزانہ ہے لیکن چند روز کے بعد جب صحت

نہ معلوم آپ تولیدی کتنی مقدار شست و شوئی نذر ہو جاتی ہے اور اس تباہی پر آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی سنگدل آنکھوں سے نہیں نکلتا۔ لیکن جب زندگی کے یہ موتی انسانی صورت اختیار کرلیتے ہیں اور انسان کو اُلوہیت کا شرف حاصل ہوتا ہے تو ان کے ضایع ہونے سے کلیجے میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ اگر غور کیجئے تو وہ انسان جسے اولاد کہتے ہیں پانی کے ایک قطرہ کی بدلی ہوئی اور ترقی پائی ہوئی صورت ہے۔ کوتاہ بیں ان مجسموں کے لئے تڑپتے ہیں لیکن دوربین نگاہیں ہنوز انسانی ہستی کو ایک حباب اور ایک قطرۂ آب سے زیادہ وقعت نہیں دیتیں اور اس لئے دنیا کے بڑے بڑے سانحے اُن لوگوں پر ذرا بھی اثر نہیں ڈالتے جو حقائق اشیاء پر غور کرنے کی عادت رکھتے ہیں۔

بہت لوگ کفایت شعاری کا غلط مطلب سمجھتے ہیں۔ اُن کا یہ خیال ہے کہ چیزوں کی خرید و فروخت میں ہوشیاری سے کام لینا کم خرچ میں بالانشین بننا کفایت شعاری ہو مثلاً شادی میں رقص و سرود کا انتظام ہو لہذا رقاصہ کو کم سے کم معاوضہ پر حاصل کرلینا کفایت شعاری ہے۔ جو کپڑا بازار میں پانچ روپے گز ملتا ہے اُسے کسی تدبیر سے پونے پانچ میں خرید لینا کفایت شعاری ہے۔ مگر یہ محض مغالطہ ہو ایسی کفایت شعاری سے کچھ فائدہ نہیں کفایت شعاری یہ ہو کہ ایک سرے سے رقص و سرود ہی ملتوی کیا جائے کفایت شعاری یہ ہو کہ قیمتی لباس نہ پہنا جائے۔ کفایت شعاری یہ ہو کہ ضرورتوں کے سمندر پر ایک پل صراط بنایا جائے جسکی دھار تلوار سے باریک تر ہو۔ اس تلوار پر جو صرف ٹھہرے اُسے جائز سمجھا جائے اور باقی مصارف کو ناجائز قرار دیا جائے۔ کفایت شعاری نفس کشی کا دوسرا نام ہے۔ خواہشوں کو پامال کرنا۔ دل کے ہر بات پر مچلنے کو روکنا اور حقیقی ضرورت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرنا کفایت شعاری ہے کوئی شخص چوبیس گھنٹے کے مصارف کا حساب لکھے اور پھر غور کرے تو معلوم ہوگا کہ تین چوتھائی خرچ ناجائز ہے اور شکل سے ایک چوتھائی جائز ہے۔

تم دنیا بھر کا انتظام کرنا چاہتے ہو لیکن اپنے نظام ہستی سے بے خبر ہو تم ہر شخص پر کچھ نہ کچھ تنقید کرتے ہو لیکن کبھی اُس نامراد کا محاسبہ نہیں کرتے جو "میں" کہکر تمہارے اندر بولتا ہے۔ تم بچوں کی تربیت کے لئے بیتاب رہتے ہو لیکن کبھی اُس شریر و سرکش کی سرکوبی و سرزنش کا خیال بھی نہیں کرتے جسے نفس کہتے ہیں۔ نفس انسانی بالکل ایک بچے کیطرح ہے۔ اگر بچہ کی نگرانی نہ کیجائے اور اُسکی تربیت کا خیال چھوڑ دیا جائے تو وہ آوارہ اور آزاد ہو جائیگا اسی طرح اگر نفس کو اُسکے حال پر چھوڑ دیں تو گناہ کی پستیوں میں جا گرتا ہے اور وہ انسان جس کے تقدس کے سامنے فرشتے سجدہ میں جھکتے ہیں حیوانوں سے بدتر ہو جاتا ہے۔ پس نفس کی تربیت نہایت ضروری ہے۔ اسکو کبھی آرام نہ دو اسے کبھی خوش نہ ہونے دو۔ اسکو کبھی چین سے نہ بیٹھنے دو۔ اگر تم نے اس دشمن پر فتح پائی تو اپنے وقت کے سکندر ثابت ہوگے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ تم اسے اور اپنے آپ کو ایک سمجھ رہے ہو۔ اسی تکلیف دہ خود تکلیف محسوس کرتے ہو لیکن یہ غلطی ہے

دین و دنیا چوتھے سال میں

والحمدللہ کہ دین و دنیا نے اپنی عمر کا ایک سال اور خیر و خوبی کے ساتھ ختم کر کے چوتھے سال میں قدم رکھا۔ اپریل سے اپریل تک یہ بارہ مہینے اپنے موسمی تغیرات اور ارضی و سماوی حالات کی بنا پر کارکنانِ دین و دنیا اور بالخصوص ایڈیٹر کیلئے نہایت ہمت آزما اور صبر طلب ثابت ہوئے لیکن "بے مروت وقت" نہ کسی کی تعزیت کے لئے کبھی ایک لمحہ ٹھہرتا ہے اور نہ تہنیت کے لئے دم بھر توقف کرتا ہے دنیا کسی رنگ میں ہو لیکن کیا مجال کہ صبح و شام کی آمد میں کوئی تغیر واقع ہو۔ ایسی حالت میں کہ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار ند دل کو غیرت آتی ہے اور حالات کیسا ہی بے دست و پا کیوں نہ کریں لیکن "بغفلت نخوری" پر عمل کرنا ہی پڑتا ہے۔ چنانچہ مشکلات و مصائب کے باوجود جہانتک ہم سے ہو سکا ناظرین دین و دنیا کی خدمت گزاری کے لئے دست بقلم اور نظر بکتاب رہے۔

ہم ناظرین دین و دنیا کی قدر افزائی کے نہایت شکر گزار ہیں جنہوں نے ہماری ناچیز خدمات کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور ہماری ناکام کوششوں کو "سعی مشکور" بنا دیا۔ چنانچہ ہم اب کے سال گزشتہ پر تبصرہ کرنے کی بجائے ناظرین کے صدہا تحسین آمیز اور آفرین خیز خطوط میں سے چند نامہائے کرم کا اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں

جناب مخدومی تسلیم۔ "اگر دین و دنیا" کے حسن و جمال کی تشریح و تفسیر مجھ سے پوچھی جاتی ہے تو میں کہونگا کہ اُس کے کمال حسن کی ایک حد مقرر کر دینا ہے اور اُس کے فیشنی خیالات جنکو وہ ہر ماہ ہماری سامنے پیش کرتا ہے اُن کے حسن و جمال کو کم کر دیتا ہے۔

رسالہ دین و دنیا ہر ماہ دین داری دنیا داری دونوں اپنے مخصوص انداز میں سکھلاتا ہے۔ بچہ بوڑھا جوان اور صنف نازک ان سب کے لئے زبردست ہادی ہے اور ادیب بھی۔ اخلاق و معاشرت و اقتصادات کا علم بردار۔

یوں تو ہر مضمون اچھا ہوتا ہے مگر تفسیر قرآن کا سلسلہ اور شرح مثنوی و گلستاں و دیوان حافظ قابل قدر ہیں۔ اور ہر ماہ ایک قصہ جو درستیِ اخلاق کے لئے شایع ہوتا ہے مجھے بہت پسند ہے۔ اور کم سرمایہ والوں کے لئے وسائل معاش کا سلسلہ جو فی زمانہ مسلمانوں کے لئے ایک بڑی قومی خدمت کا ادا کرنا ہے۔

(میر محمد بدیع الزماں خاں۔ حیدرآباد)

رسالہ دین و دنیا ماہ دسمبر و ماہ جنوری آپ کے سوالات دیکھے اسکا جواب اختصار کے طور پر ذیل میں درج کرتا ہوں۔

(۱) رسالہ دین و دنیا سے پہلا فائدہ یہ ہوا کہ میں نماز کا پابند ہو گیا ہوں۔ دوسرا فائدہ یہ کہ رمضان المبارک کے پورے روزے رکھے۔ تیسرا فائدہ یہ کہ تاجر رہنے کی وجہ سے تجارت میں زیادہ مشقت اور کفایت شعاری کا خیال پیدا ہوا۔ (۲) مندرجۂ ذیل مضامین نہایت دلچسپی سے پڑھتا ہوں۔

تفسیر قرآن مجید۔ سوالات و جوابات۔ صنف نازک۔ انشائے لطیف اور قصے۔

(احمد۔ از بلگام)

سوال اوّل کے جواب میں صرف اتنا عرض کر دینا میرے خیال میں کافی ہوگا۔ کہ جب سے ہم رسالہ ہذا کے خریدار ہوئے۔ ہماری معلومات وسیع ہوئی۔ کئی امراض کے مجرب و تیر بہدف نسخہ جات کا گھر بیٹھے پتہ لگ گیا۔ اُردو زباندانی و انشا پردازی میں ترقی ہوئی وغیرہ وغیرہ۔ سوال دوم کے جواب میں یہ عرض ہے کہ یوں تو بہت مجموعی رسالہ میں جو جو مضامین درج ہوتے چلے آئے ہیں قابل تعریف ہیں مگر مجھے ذیل کے زیادہ پسند ہیں۔

(۱) تفسیر قرآن مجید (۲) شرح مثنوی مولانا روم (۳) شرح دیوان حافظ (۴) شرح گلستاں (۵) حمد و نعت (۶) سوال و جواب (۷) عبرت انگیز قصص و سفید پوشوں کی کہانیاں مثلاً "امراکی دوستی" درج رسالہ ماہ دسمبر ۲۳ء وغیرہ وغیرہ

(نیاز مند۔ سائیں۔ نذر چشتی کلیامی)

سخت بے انصافی ہوگی کہ اگر جناب کی جرأت۔ ہمت۔ استقلال کی داد نہ دی جائے۔ کیونکہ آپ نے صرف یہی نہیں کیا کہ اس قلیل معاوضہ میں رسالہ کا اجرا فرما کر ایثار کا ثبوت دیا ہو۔ بلکہ اُسکو ہر دلعزیز اور کارآمد بنانے میں جس محنت و جانفشانی سے کام لیا ہے اُسے کچھ وہی حضرات خوب جانتے ہیں جو اس کے خریدار ہیں یا جنہوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ یہ کہنا ہرگز مبالغہ میں نہ داخل ہوگا کہ موجودہ زمانہ میں اس سے اچھا۔ اس سے سستا اور وقت پر شایع ہونیوالا دوسرا رسالہ نہ ہوگا۔

(سید احمد علی از کانپور)

میری رائے میں۔ "دین و دنیا" جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے میں اپنی تین سال کے لگاتار اور پُر شوق مطالعہ کے تجربہ سے یہ کہنے کے واسطے مجبور ہوں کہ واقعی اس بے نظیر رسالے میں دین و دنیا دونوں کی فلاح و بہبود کا خاصہ سامان موجود ہے یوں تو ہندوستان میں بہت سے رسالے نکلے اور نکل رہے ہیں۔ لیکن۔ دین و دنیا۔ کے مضامین مطالعہ کے وقت جو اثر دل پر ڈالتے ہیں وہ قابل تعریف ہیں۔ میرے خاندان کی تمام مستورات اس پرچہ کی مداح ہیں اور جو ترقی اُنہوں نے اس سے کی وہ صرف تعجب انگیز ہی نہیں بلکہ حیرت میں ڈالدینے والی ہے مجھکو خود بھی اخلاقی اور مذہبی ترقی حاصل ہوئی۔ (راقم نیاز ابوالحسن خاں از شاہجہانپور)

مکرمی جناب منیجر صاحب السلام علیکم۔ سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں۔

(۱) دین و دنیا نے حسیات اور جذبات کو برانگیختہ، اس کے ادبی و تاریخی مضامین نے دائرہ معلومات کو وسیع کر کے اور اخلاقی تحریروں نے دل و دماغ پر گہرا اثر ڈالکر مجھے معتدبہ فائدہ پہونچایا ہے۔ (۲) رسالہ یوں تو گلہائے مضامین پر مشتمل گلدستہ ہے لیکن میں جن پھولوں کی نکہت اور نشہ طبیب سے اپنے دماغ کو تازگی پہنچاتا ہوں اور جو باعث سرور روحانی ہے وہ زیادہ تر قرآن پاک کی تفسیر، مثنوی مولانا روم، دیوان حافظ اور گلستاں کے شروح، اور علامہ ابوالفضل و دیگر اہل قلم کے مخصوص مضامین ہیں جو انشائے لطیف کے دل آویز عنوان کے تحت میں

شایع ہوتے رہے ہیں۔ (محمد کشف الدین خاں)

جواب (۱) پہلے پہل میرے مذہبی خیالات کچھ اور تھے۔ مگر جب سے میں رسالہ دین و دنیا کا خریدار ہوا ہوں۔ وہ خیال میرے دل سے محو ہوگئے ہیں۔ اور مذہبی طاقت مجھ میں پیدا ہوگئی ہے۔ میرے علم کو بہت کچھ ترقی ہوگئی ہے۔ غرضکہ بہت سے فوائد حاصل ہوئے ہیں۔

جواب (۲) رسالہ دین و دنیا میں زیادہ سے زیادہ اچھے مضمون شایع ہوتے رہتے ہیں۔ میرے خیال میں کوئی ایسا مضمون نہیں ہے کہ میں اس کو پسند نہ کرتا ہوں۔ رسالہ کا ہر ایک مضمون اس کے لئے زینت ہے۔ اور ہر ایک مسلمان کے لئے فائدہ مند ہے۔ میں نہیں جانتا کہ رسالہ کے کس مضمون کو دوسرے پر ترجیح دوں۔ ایک سے ایک زیادہ دلچسپ اور دلپسند ہے۔ (گلزار احمد خاں گلزار شکری (۱) میں جب سے اس رسالہ کا خریدار ہوا ہوں میری علمی قابلیت دور اندیشی اور پابندئ شریعت پہلے سے بدرجہا اچھی ہے۔ (۲) مجھے اس رسالہ سے ہر چہار نشر بحات قرآن مجید وغیرہ۔ مضامین اور آخری دلچسپ قصہ زیادہ عزیز ہیں اگرچہ باقی مضامین بھی اچھے ہی ہوتے ہیں۔ (محمد فاضل نکی تیجھ تحصیل حافظ آباد) مجھے آپ کے بیش بہا رسالہ دین و دنیا" کا خریدار بنے ہوئے تقریباً دو ماہ گزر گئے اس قلیل مدت میں میں اس رسالے سے بہت کچھ مستفید ہوا ہوں۔ اس کے مضامین ایسے دلچسپ پسندیدہ اور سبق آموز ہیں کہ دل چاہتا ہے بار بار پڑھوں مضامین کے لحاظ سے میں پہلا درجہ اُن اوراق کو دونگا جن میں مثنوی مولانا روم، شرح گلستاں وغیرہ وغیرہ درج ہوتی ہیں۔ ہر کیف دین و دنیا دونوں کے لئے رسالہ از حد مفید اور کارآمد ہے۔ (سید امیر الدین سیر مدرس نندیال)

(۱) وسائل معاش کی بدولت کئی پرچوں سے چند آسان ترکیبیں لیکر دو روپے روزانہ کما لیتا ہوں۔ (۲) سب سے زیادہ پسند آخری قصہ۔ پھر معلومات۔ شرح مثنوی و دیوان حافظ اُستاد سے بہتر سبق دیتی ہیں۔ سوال و جواب نہایت اچھے ہیں۔ حمد و نعت سے مجھے بیحد دلچسپی ہے۔ اور یوں تو بلا مبالغہ واقعی ہر مضمون قابل تعریف ہوتا ہے۔ (مولوی محمد صالح نعمان نشتر)

(۱) یہ رسالہ دین و دنیا دونوں کی واقعی تعلیم دینے والا ہے۔ اس میں بعض ایسے ایسے قیمتی مضامین ہوتے ہیں۔ کہ شاذ و نادر ہی معمولی لیاقت کے آدمی کو دستیاب ہوسکیں۔ اخلاقی مضامین قابلِ تحسین ہیں۔ لیاقت بڑھتی ہے۔ (۲) مجھے تو اس رسالہ کے ہر مضمون سے دلچسپی ہے۔ (غلام دستگیر صادق) تفسیر قرآن مجید۔ شرحات۔ وہ عبرت خیز اور سبق آموز قصص جو پرچہ رسالہ کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اُن کے جو مختلف عنوانات ہوتے ہیں اُن کے تحت میں لکھے جانے والے مضامین میں سے لبعض بعض رسائل کی روح کے زیر عنوان بعض انتخابات۔ (دراصل رسالہ ہذا بحیثیت مجموعی کل پسندیدہ ہے)

(علی حسن خاں۔ مرزا پور)

مخدومی و مکرمی سید صاحب زادمجدہٗ۔ تسلیم مزاج مبارک۔ جنابکا سوالیہ مضمون مندرجہ رسالہ دین و دُنیا مورخہ دسمبر ۲۳ء مخاطب بہ ناظرین دین و دُنیا نظر سے گزرا۔ جواب سے خاموشی اختیار کرنا اخلاقی جرم خیال کرکے چند سطور ذیل پیش خدمت ہیں۔

(۱) خاکسار تقریباً دو تین ماہ سے رسالہ دین و دنیا کا خریدار ہے اس زمانہ میں ہر پرچہ کو اول سے آخر تک دیکھا کسی مضمون کو ناگوار خاطر نہیں پایا بلکہ بغیر ختم کئے نہ رکھا ممکن ہوتا ہے (فائدہ) معلومات میں وسعت ہو رہی ہے۔ (۲) عبارات و الفاظ علم میں اضافہ کر رہے ہیں (خاص فائدہ) اسی پرچہ کے آخری مضمون۔ اُمرا کی دوستی نے خاص اثر پیدا کیا ایک روز کا قصہ بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ۳ر دسمبر ۲۳ء کو اجمیر شریف اپنی ضرورت سے گیا اور ایک متمول مہربان صاحب سے ملنے کی ضرورت پیش آئی مگر وہاں جانے کے لئے ضرورت یہ ہوئی کہ مفلرسے کلا خالی ہے پہلے اس کو خرید کر لو اور پھر جانا چاہئے مفلر کی قیمت للّٰہ، ہی فوراً آپ کے مضمون متذکرہ بالا نے برقی اثر پیدا کیا اور فضول خرچی کا مانع ہو کر مفلر کی خرید سے باز رکھا۔ اور بالکل سادہ طریقہ پر اُس درتک پہونچا دیا جہاں پہونچنا منظور تھا اور اب سادہ طریقہ پر رہنا اپنا مسلک اختیار کر لیا۔ یہ بالکل بلا مبالغہ واقعہ ہے

(۲) کسی خاص مضمون پر اپنی پسندیدگی اظہار نہیں کر سکتا کیونکہ رسالہ میں کوئی ایسا مضمون ہی نہیں پایا جاتا جو ناپسند ہو۔ ایک مضمون پر دوسرے مضمون کو فوقیت حاصل ہے۔

آپ کا رسالہ ہر مذہب و ملت کے لئے مفید ہے۔ قیمت کی ارزانی کافی ہے جو غالباً دوسرے پرچوں میں نہیں پائی جاتی۔

رسالہ میں کوئی مضمون اس قسم کا ابتک دیکھنے میں نہیں آیا جو کسی مذہب و ملت کو ناگوار یا مشتعل کرتا ہو اور یہ بات عام پسندیدہ ہو سکتی ہے۔

(سید غلام حسین نجم رضوی گیگل ضلع اجمیر)

(۱) میں ابتدا سے خریدار ہوں۔ رسالہ دین و دنیا سے ہر قسم کے دینی و دنیاوی ہزارہا فائدہ ہوئے ہیں۔

صوفیانہ۔ وصنعت و حرفت و قصہ جات اعلیٰ ہوتے ہیں اور مجھے نہایت پسند ہیں۔ (ایم امام الدین انجینئر سیونسپل کمشنر)

(۱) میں ابتدا سے دین و دنیا کا خریدار ہوں۔ میری معلومات میں اس قدر اضافہ ہوا کہ سیکڑوں روپیہ کی کتابیں خرید کر اگر مطالعہ کرتا تو شاید اسقدر فوائد نہ حاصل کر سکتا۔

سوالات و جوابات کا صفحہ بہت مفید ہے۔ اکثر جوابات کا میں نے تجربہ کیا بالکل سچ پایا۔

تفسیر۔ دیوان حافظ۔ گلستاں۔ اور مثنوی شریف کا ترجمہ اتنا عمدہ اور عام فہم ہے کہ سبحان اللہ ہزاروں روپیہ خرچ کرنے سے یہ دولت دینی جو دین و دنیا دے رہا ہے۔ جزاک اللہ ہر پرچہ میں جو قصہ درج ہوتا ہے

وہ نتیجہ کے لحاظ سے قابل صد ہزار تحسین و آفرین ہے۔ الغرض دین و دنیا سے بہتر پرچہ کوئی نظر نہیں آتا۔ (محمد حمزہ خاں جذبی نظامی)

واقعی آپ کا رسالہ دین و دنیا اسم با مسمّٰی ہے۔ یعنی منافع دین و دنیا پہونچانے میں لاجواب ہے۔ تفسیر قرآن مجید و تشریحات مثنوی مولانا روم رح و دیوان حافظ و گلستاں و معلومات بہت پسند ہیں۔

(ابو راشد مقبول احمد صاحب وارثی اسلام آبادی۔ برما)

(۱) میری علمی لیاقت اور دینی معلومات میں ترقی ہوئی جس سے اخلاق کی تہذیب ہوتی جاتی ہے۔

تفسیر قرآن مجید شرح مثنوی مولنا روم۔ شرح دیوان حافظ اور شرح گلستاں۔ اور وہ عبرت انگیز و فصیح قصے جو رسالۂ دین و دنیا کے اخیر میں شایع ہوا کرتے ہیں زیادہ پسند ہیں۔ (قلندر حسین مدرس مدرسۂ سلامیہ دلور پوسٹ کملاپورم کڈپہ)

بندہ کو خریداری کئے کوئی زیادہ عرصہ تو نہیں ہوا۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں جس قدر مستفید ہوا ہوں۔ رسالہ ہذا اور رہا تک کہ رسالہ پہونچانے والے چٹھی رسا کا بھی ازحد مشکور رہوں۔

(راقم محمد شفیع خریدار المخلص فانی گڈھ مدرس مدرسہ گوجرانولہ)

رسالہ دین و دنیا تقریباً چھ سات ماہ سے مسلسل دیکھ رہا ہوں حقیقت میں دین و دنیاوی عنوانات پر جو مضامین شایع ہو رہے ہیں اُن سے قلب و دماغ لذت اندوز ہے جسکی خوبی کو کیا بیان کروں دل ہی جانتا ہے۔

(محمد رضی الدین از شیخ پورہ ضلع مونگیر)

مجھے رسالہ دین و دنیا کے خریدار ہونے سے اور اس کا مطالعہ کرنے سے علمی ادبی اور اخلاقی فوائد پہونچے۔ میری دینی معلومات وسیع ہوئیں۔ اور دنیوی علم میں اضافہ ہوا۔ اس رسالہ کے صوفیانہ مضامین ادب اور اخلاق آمیز تحریرات نے مجھے اس کا گرویدہ بنایا۔ میری زباندانی کو اس سے کافی فائدہ پہونچا۔

مجھے اِس رسالہ کے خصوصاً وہ مضامین زیادہ پسند ہیں جو تعلیم نسواں تربیت اطفال اور حفظ صحت کے متعلق ہوتے ہیں۔ اس کے بعد اِس رسالہ کے اخیر میں جو نصیحت آمیز کہانی درج ہوتی ہے۔ وہ بہت دلچسپی کا باعث ہوتی ہے۔

(نذیر احمد قریشی۔ بی۔ اے۔ ٹیچر۔ سی۔ ٹی۔ آئی۔ سیالکوٹ)

(۱) میں ایک چھوٹا سا حکیم بنگیا اور معلومات دینی اور دنیوی بھی حاصل ہوئیں۔

(۲) مجھے حکمت۔ صنعت۔ وغیرہ کے مضامین پسند ہیں۔

(محمد عبدالرشید خاں سب انسپکٹر پولیس تھانہ ناندگھاٹ ضلع واگ سی پی

السلام علیکم۔ مکرمی بندہ جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ دین و دنیا۔

تین سال سے رسالہ ہذا کا خریدار ہوں، اور انشاءاللہ تا زیست اس کا خریدار رہونگا۔

(۱) مجھے اس سے وہ فوائد حاصل ہوئے ہیں جو آجتک شاید ہی کسی رسالہ سے حاصل ہونگے جسکی تعریف میرے امکان سے باہر ہے۔

(۲) رسالہ کے تمام مضامین قابل تعریف ہیں مگر خاص کر تفسیر قرآن مجید۔ شرح مثنوی مولانا روم۔ دیوان حافظ۔ گلستان۔ اِن مضامین کی تعریف انسان کیا بلکہ فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ اور شرح ایسے طریقہ سے کیجاتی ہے کہ کم علم بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اس میں دین و دنیا کی دونوں نعمتیں ملتی ہیں۔

(مرزا عبدالرحمٰن صاحب بریاں)

مثنوی شریف اور گلستاں اور دیوان حافظ کے بعض ادق مضامین سے آگاہی ہوئی۔

رسالہ سے اخلاقی سبق حاصل ہوتا ہے۔ معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

(بہتر حسین بنپوری)

نیازمند تاریخ اجرا سے رسالہ کا خریدار ہے وہ ضرور قابل قدر ہے۔ نیز سوال و جواب کا جو سلسلہ قایم کیا گیا ہے وہ عمدہ اقسم کے فوائد پر مبنی ہے واقعی ہندوستان میں آجتک ایسا رسالہ جو بلحاظ قیمت ارزاں و بلحاظ علم و ادب و دین کی رہنمائی کرنیوالا ہو شایع نہیں ہوا۔ ضرورت ہے کہ برادران ملک و ملت اس کی قدر اپنی خاص توجہ مبذول کرا کر اس کو ہر بے بہا کو حاصل کرنیکی کوشش کریں گے۔ (محمد فیاض الدین آگرہ)

شروع میں میری ایک سہیلی نے آپ کا رسالہ دکھایا۔ رسالہ دیکھکر حیرت میں رہ گئی۔ ایسا بہترین رسالہ اور چندہ عام خدا کا شکر ہے کہ دو سال سے رسالہ کی خریدار ہوں۔ رسالہ کے مطالعہ سے جو جو فوائد مجھکو پہونچے اس کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ چند باتیں لکھتی ہوں۔ اپنی چند برادری کی تمام بیہودہ رسموں کو بند کرانے میں کامیاب ہوئی۔ اپنی قابلیت میں زمین و آسمان کا فرق پاتی ہوں۔ نماز پابندی سے پڑھتی ہوں۔ میں کبھی روزے نہیں رکھتی تھی۔ پچھلے سال ۱۹ روزے رکھے اس سال خدا کو منظور رہے تو پورے روزے رکھونگی۔ (زبیدہ خاتون۔ نجیب آباد)

ہم ان ہمت افزائیوں پر جناب الٰہی میں سربسجود ہو کر عرض کرتے ہیں کہ ؎

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہمسے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے جو کچھ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

چوتھے سال سے رسالہ میں جو مفید اضافہ کیا گیا ہے وہ اِن اوراق سے ظاہر ہے اور امید ہے کہ ناظرین کی نگاہ میں مطبوع ثابت ہوگا۔ اب ہم خدائے برتر و بالا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ دین و دنیا اور اُس کے ناظرین کے لئے یہ نیا سال برکتوں سے بھر دے اور ہم سب کو اپنی طاعت اور خدمت دین و ملت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ماہِ صیام

(از جناب منشی عبدالحمید صاحب شملوی)

بعض ناہ ان لوگ خیال کرتے ہیں کہ محض خدا و ند تعالےٰ کے مختلف اسماء کو بار بار زبان سے دہرا لینے یا مساجد میں محض نماز ادا کر لینے یا محض رسمی طریقہ سے خدا کی یاد کر لینے کا نام عبادت ہے۔ لیکن جن لوگوں نے فطرت انسانی پر نظر ڈالی اور اس آسمان و زمین پر تدبر و تفکر کیا، ان کا یقین یہ نہیں ہے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ عالم روحانیت اور مادیت سے مرکب ہے۔ اور حصول و تکمیل روحانیت کا ذریعہ اس عالم میں یہی ہے کہ مادیت کو روحانیت کا مغلوب بنا دیا جائے، اور مادی اشیاء اور مادی وسائل سے اسطرح کام لیا جائے کہ وہ روحانیت کے مخالف اور معاند نہ واقع ہوں بلکہ روحانیت میں ممد و معاون ہوں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں ضرورت ہے کہ مادی وسائل سے کام لینے کی اصل محرک ہمیشہ روحانیت بھی رہے، جب انسان کے قوائے ملکیہ اسکی شیطانی و بہیمی قوتوں پر غالب اور انسانی اعضاء و جوارح قوائے ملکیہ کے اشارے پر کام کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اور انھیں ملکی قوتوں کے احکام بجالانے میں تکلیف لاحق نہیں ہوتی۔ اس وقت انسان اخلاق حسنہ کے زیور سے مزین ہو کر تزکیہ و تصفیہ باطن کے مرتبہ اعلیٰ پر فائز ہو جاتا ہے۔ قد افلح من تزکی اگر انسان مادی وسائل اور اپنے اعضاء جوارح کو بیکار و معطل رکھے اور ان سے کام نہ لے، تو وہ نہ تو بنی نوع انسان کے واسطے مفید ہو سکتا ہے۔ اور نہ اپنی ذات کے لئے۔ اسی لئے اسلام نے جو دین الفطرۃ ہے رہبانیت سے منع فرمایا لیکن یہ امر بھی ذہن نشین کر لینے کے قابل ہے کہ اگر انسان ہر وقت اور ہر گھڑی دنیاوی عیش و عشرت میں منہمک رہے اور اپنے اعضاء و جوارح کو لذت و انبساط میں مصروف رکھے تو اُس کے قلب پر غفلت کا ایسا پردہ پڑ جاتا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے حقوق سے بھی لاپروا ہو کر اخلاق ذمیمہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور حیوانوں سے بھی بدتر نظر آنے لگتا ہے اور کالانعام بل ھم اضل کا مصداق قرار پاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں اسلام نے انسان کو اُس کے فرائض انسانیت سے کماحقہ باخبر رکھنے کے لئے اسپر مالی و جسمانی قربانیاں فرض کی ہیں تاکہ تقویٰ و تکمیل اخلاق و تزکیہ باطن کا نصب العین ہر وقت اُس کے پیش نظر رہے۔ تمام ادیان و مذاہب نے اپنے متبعین کے لئے کسی نہ کسی قسم کی قربانی ضرور قرار دی ہے لیکن ان کی اور اسلام کی ہدایات کا مقابلہ کرنے سے یہ امر بخوبی منکشف ہو جاتا ہے کہ اسلام کی ہدایات کس قدر کامل اور فطرت انسانی کے مطابق ہیں۔ سال بھر تک انواع و اقسام کے لذیذ کھانے انسانی دہن کو متلذذ بنائے رکھتے ہیں۔ اور اس کو اختیار ہوتا ہے کسی قسم کی پاک اور طیب چیزوں سے جسطرح اور جسوقت جی چاہے مستفید اور محظوظ ہو۔ لیکن اپنے بیشمار مفلس و محتاج بھائیوں کی احتیاج کا احساس نہ صرف تکمیل اخلاق و روحانیت کی غرض سے بلکہ تمدن و معاشرت کی شیرازہ بندی کے لحاظ سے بھی اُس کے دلمیں پیدا ہونا لازمی ہے۔ ورنہ اس کا دل رحم و ہمدردی کے اعلیٰ انسانی جذبات سے محروم رہ جائیگا۔ پس سال کے بارہ مہینوں میں سے یہ ایک ماہ ایثار اور قربانی کے لئے قرار دیا گیا تاکہ انسان بھوک پیاس کی جسمانی تکالیف سے آشنا ہو اور اسکو محسوس ہو کہ اس کے وہ بھائی جو نان شبینہ کو محتاج ہیں انپر کیا گزرتی ہے۔ وہ اپنی زندگی کے دن کس طرح کاٹتے ہیں۔ ظاہر بیں آنکھیں روزہ یا صوم میں محض جسمانی تکلیف کا منظر دیکھتی ہیں۔ لیکن چشم بصیرت رکھنے والے انمیں وہ روحانی تعلیم مخفی دیکھتے ہیں جو صدہا معلمین اخلاق اور ہزارہا کتب حکمت سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ انسان زبان سے خواہ کچھ ہی کہتا رہے لیکن جبتک واقعی اسپر مصیبت نہیں پڑتی وہ مصیبت کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتا۔ تکلیف و مصیبت انسانی اخلاق کی اصلاح و تکمیل کا بہترین ذریعہ ہے۔ مصیبت میں جن دلی جوش سے خدا یاد آتا ہے، عیش و عشرت کی گھڑی میں کبھی یاد نہیں آتا۔

عیش و عشرت میں خدا کی یاد، اور مصیبت میں خدا کا یاد کرنا، ہر دو صورتوں میں مختلف لذتیں ہیں۔ اسلام نے دونوں لذتوں سے اپنے متبعین کو بقدر مناسب مستفید محظوظ ہونے کے مواقع بہم پہونچائے ہیں اس لئے ارشاد ہوا

مؤمنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جسطرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم متقی ہو جاؤ۔ روزہ کے گنتی کے چند ہیں۔

اس آیت شریفہ کے بعد ہی سنایا گیا ہے کہ یہ روزے رمضان میں رکھنے ضروری ہیں۔ کیونکہ اس میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ اور بعض ضروری امور بتانے کے بعد ارشاد کیا گیا ہے کہ خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی کرنی نہیں چاہتا اور روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں کہ تم شکر کرو۔ تقویٰ اور شکریہ، دو لفظ ایسے بلیغ اثر پر معنی ہیں کہ ان کی تشریح و تفسیر کے لئے ایک جلد مضمون کی حاجت ہے لیکن اس موقع پر اس قدر سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالےٰ کی تمام نعمتوں کو اُسکی مرضی کے مطابق صرف کرنے اور تمام قوائے روحانی و جسمانی کو اسکی تعمیل میں مشغول کر دینے کا نام شکر ہے اور اسی سے انسان کے دلمیں خدا و ند کریم کی نعمتوں کی قدر پیدا ہوتی ہے جو عالم روحانی میں ایک اجر عظیم کا باعث ہے اور عالم انسانی میں انسان کی ہیئت اجتماعی و شیرازۂ تمدن کو انتشار سے محفوظ رکھنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ انسان کی تمام ضروریات زندگی میں پانی اور غذا دو سب سے ضروری اور اہم چیزیں ہیں۔ اس میں اپنے بھائیوں کی خاطر قربانی اور ایثار کرنا اس حد تک کہ خود انسان کی صحت جسمانی کے لئے بھی مفید ہو اور اس کے جسم کو روحانی نظر سے پاک کرنے کا ذریعہ ہو ایک بڑی نیکی ہے۔

بہرحال گناہوں کا کفارہ صوم کو قرار دیا گیا ہے تاکہ جسمانی تکالیف برداشت کرنے سے آئندہ ارتکاب معاصی کی جرأت نہ ہو، اور انسان میں نعمائے الٰہی کی حقیقی قدر شناسی کی روح پیدا ہو جاوے۔

تمام ممالک اسلامیہ میں اس ماہ مبارک کا نہایت جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا جاتا ہے، اور فروں اولی سے آجتک مسلمانوں کا شعار رہا ہے کہ اس ماہ مبارک کے احترام میں کوشش کا کوئی دقیقہ باقی نہ رہے۔ اس ماہ مبارک کے انتظار میں، مومنین مخلصین کے قلوب بیقرار و مضطرب رہتے ہیں۔ کہ اسی ماہ میں وہ بیا رک رات ہے جسے "لیلۃ القدر" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اور جسکی فضیلت ہزار مہینوں کی عبادت سے زائد ہے۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہونا چاہئے کہ مبارک و محترم مہینہ اپنے خدائے عزوجل کی یاد میں گزارے لہو لعب سے پاک و صاف رہ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگے کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ پس ہم علمائے کرام و صوفیائے عظام سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے قلوب میں اس ماہ مبارک کا احترام کا جوش زندہ رکھنے کی سعی فرمائیں۔ اور مسلمانوں سے التماس ہے کہ اس فرض دینی کی بجاآوری میں پوری سرگرمی سے فرمان الٰہی اور اپنے رسول کریم صلعم کے احکام کی تعمیل کریں اور اس ماہ مبارک کو اپنے گناہوں اور معافی کا کفارہ بنائیں۔

وما علینا الا البلاغ۔

بہترین زبان عربی ہے

(جناب ابوالفضل محمد احسان اللہ عتابی گورکھپور)

تمنائے دلی کا اظہار زبان سے ہوتا ہے۔ ہر شخص ایک نہ ایک زبان رکھتا ہے جو اُس کے بطون کی ترجمانی کرتی ہے۔ ماں زبان کی معلم اولی ہوتی ہے اس لئے ہر ایک اپنی زبان مادری سے ایک خاص مناسبت رکھتا ہے۔ اور اُسی زبان پر اُسے پورا قابو ہی رہتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ زبان مادری سے زائد زبان اکتسابی میں مہارت حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ پانچ چھ برس کی عمر تک جو زبان سیکھ لی جاتی ہے اُسکا مقابلہ وہ زبان نہیں کر سکتی جسے تمام عمر تعلیم یا صحبت سے انسان سیکھتا رہتا ہے۔ ہر شخص کیلئے وہی زبان آسان ہے جو ماں یا دایہ کے ذریعہ سے وہ حاصل کرتا ہے ایک زبان کو دوسری زبان پر فوقیت دینا مشکل ہے۔ ہر شخص کے لئے جب صرف اُسکی زبان مادری بہترین زبان ٹھہری تو پھر ایک زبان کو دوسری زبان پر ترجیح کہاں رہی؟

کلیات میں شبہات بھی ہوتے ہیں۔ گو ہر ملک کی زبان اُس ملک کے باشندوں کے لئے بہترین زبان ہے۔ لیکن زبان عربی اپنے خصوصیات کی وجہ سے مستثنیات میں شمار کئے جانے کے لائق ہے۔ یہ زبان نمونہ قدرت الٰہی ہے۔ اور اپنی خوبیوں میں اعجاز کلام تک پہونچی ہوئی ہے۔ مثلاً:۔

(۱) وسعت زبان۔ ایک مادہ سے سیکڑوں الفاظ عربی میں نکلتے ہیں اور سب کے معنی جدا جدا ہوتے ہیں۔ لیکن مناسبت لفظی کے ساتھ اس سے بہت ہی سہولیت اکتساب زبان ہوتی ہے۔ قوت حافظہ کو تکلیف نہیں ہوتی اور ذہن سے الفاظ بنتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ گویا سکے ہیں کہ ٹکسال سے ڈھلتے اور نکلتے ہوئے چلے آتے ہیں۔ ساعت سے زیادہ قیاس کو زبان عربی میں دخل ہے۔ اور یہی وجہ اس کے حیرت انگیز وسعت کی ہے۔

(۲) قواعد یعنی صرف و نحو۔ جسے انگریزی میں گرامر کہتے ہیں۔ جیپور شہر کی نسبت مشہور ہے کہ پہلے شہر پورا تیار کر لیا گیا۔ اُس کے بعد باشندوں کو اس میں سکونت کی اجازت ملی۔ اسی طرح یہ بھی مشہور ہے کہ سنسکرت زبان رائج الوقت سے تراش وخراش کرکے پہلے بنائی گئی پھر درباریوں اور اُمرا کی وہ زبان قرار پائی۔ اور اسی لئے اس کے صرف و نحو کے قواعد بدرجہ اتم مکمل ہیں۔ مستثنیات کو بہت کم یا بالکل ہی دخل نہیں ہے۔ معترضین خیال کرتے ہیں کہ سنسکرت کبھی ملکی بول چال میں نہیں آئی۔ صرف پنڈتوں اور اُمرا کی زبان رہی۔ لیکن یہ مجابات عالم سے ہے کہ اونٹ اور بکری چرانیوالے عربوں کی زبان کو جب صرفیوں اور نحویوں نے قواعد وضوابط کی کسوٹی پر کسا تو یہ معلوم ہوا کہ گویا پہلے فطرت نے قواعد وضوابط کے سانچے بنائے اور پھر اس میں زبان عربی کے الفاظ ڈھالے۔ نحویوں اور صرفیوں کی دماغی قابلیت کو بھی اسمیں بڑا دخل ہے۔ لیکن انکی مثال پنیاریوں کی سی ہے جو خاک دھو کر اور چھانکر سونے کے ذرے نکالتے ہیں۔ مثل سنسکرت کے عرب کے نحویوں اور صرفیوں کے متعلق سونے کے ذروں کے پیدا کرنے کی خدمت نہ تھی اور اس لئے بے تکلف کہا جاتا ہے کہ عربی زبان کے ساتھ ایک خاص فیضان الٰہی شامل تھا جسکے ذریعہ سے خانہ بدوش بدوی بھی ایسی باقاعدہ زبان بولتے تھے جو قواعد کے سانچوں میں ڈھلنے کے بعد جڑاؤ زیوروں کی طرح عجمیوں کی آنکھیں خیرہ کرنے لگے اور انہیں ماننا پڑا کہ زبان عربی عجائب روزگار میں شمار کئے جانے کے لائق ہے۔

(۳) اختصار۔ اظہار مدعا میں طوالت عیب ہے اور اختصار خوبی ہے۔ عربی زبان میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود ہے۔ صرف اور نحو دونوں میں یہ خوبیاں ہیں۔ صرف میں تو حرفوں کے اضافہ اور حرکتوں کے رد و بدل سے وہ کام نکلتا ہے جو دوسری زبان میں لفظوں سے ہوتا ہے۔ مثلاً فلس یعنی پیسہ۔ اور مُفلس وہ جس کے پاس پیسہ نہ ہو۔ قتل یعنے مارا قتیل یعنے مارا گیا۔ نحو میں تو چلے اختصار میں اور بھی اعجاز کلام دکھاتے ہیں۔ مثلاً۔ الکلمۃ لفظ وضع لمعنی کا ترجمہ ہوا ہر ایک کلمہ ایک لفظ ہے جو ایک معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ عربی میں صرف ۱۷ حروف ہیں اور ترجمہ میں ۴۲ حروف۔

غرضکہ عرب کے جاہلوں کو اپنی زبان کے فصاحت و بلاغت اور اختصار پر

ناقابل تھا۔ اُن کے پاس کچھ نہ تھا لیکن وہ یہ سمجھتے تھے کہ قوت ناطقہ ان کے سوا کسی اور کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے وہ تمام دیگر ملکوں کے باشندوں کو عجم یعنے گنگ زبان کہتے تھے۔ شمال کے عیسائی باشندوں کو مسلمان ہونے پر عربوں نے بہ لحاظ اُن کے رنگ کے اصفر یعنی زرد رو خطاب دیا اور عجم کا لفظ ایرانیوں کے لئے مختص رہ گیا ورنہ زمانہ جاہلیت میں عرب تمام غیر ملک والوں کو عجمی یا عجم کہتے تھے۔

(۴) عرب عموماً شاعر ہوتے تھے۔ اور غالباً وہ حصہ عرب جسکی زبان دیگر زبانوں سے مخلوط ہو کر اسوقت خراب نہیں ہوتی ہے۔ اب بھی شاعروں سے معمور ہوگا۔ زبان کی وسعت شاعری کے پھیلنے کا سبب ہوئی۔ الفاظ کی کثرت ہو تو ردیف اور قافیہ کی قید باعث زحمت نہیں ہوتی۔ عربی میں الفاظ کی کثرت ہے۔ اور اس لئے زبان عربی میں شاعری بہت آسان ہے۔

(۵) عربوں کا لہجہ گفتگو اور اُن کے الفاظ وزنی ہوتے ہیں۔ اور حروف تہجی کے لئے مخارج مقرر ہیں۔ جو لب سے حلق تک مختلف درجوں میں منقسم ہیں۔ یعنی گفتگو کرنے میں اُن کے منہ کے مختلف حصوں سے آواز نکلتی ہے۔ اور مختلف حصے گویا موسیقی کے پردے ہیں۔ کوئی شخص عربی لہجہ میں قرآن خوش الحانی سے پڑھے تو اہل بصیرت کے نزدیک بہت خوشگوار آواز ہوگی۔ میں نے عیسائیوں کے کلیسا میں مزامیر کے ساتھ مناجات سنے ہیں۔ اور رام لیلا میں مزامیر کے ساتھ رامائن بھی سُنی ہے۔ سنسکرت اور بھاشا کے بھجن بھی بار ہا کھنجریوں پر گاتے ہوئے سادھوؤں سے سُنے ہیں اور عربی اور مصری لہجے میں تلاوت قرآن بھی سنی ہے۔ میں نے آخر الذکر کو ان سب میں بہتر پایا ممکن ہے کہ میری رائے طرفدارانہ ہو۔ ناظرین اس مضمون کو نصب العین رکھ کر ان مفصلہ بالا مقامات پر جائیں اور خود فیصلہ کریں۔ عربی میں "شعر پڑھنا" کوئی نہیں کہتا ہے۔ بلکہ شعر گانا بولتے ہیں۔ شعر پڑھنے کے لئے لفظ انشاد ہے۔ اس کے معنی ہیں خوش الحانی سے شعر پڑھنا۔ ہندوستان میں تحت لفظ پڑھنا اور سوز خوانی کرنا یہ دو الفاظ علاوہ گانے کے اشعار کو بہ خوش اسلوبی پڑھنے کے لئے بولے جاتے ہیں۔ لیکن عربوں کا طریقہ سب سے بالا ہے۔ مزامیر کی احتیاج نہیں نہ موسیقی کے پردوں کی ضرورت ہوتی ہے عربی زبان کے قواعد میں مخارج حروف کا ذکر بھی ایک انوکھی شے ہے۔ میں زمانہ طالب العلمی میں اِسے فضول سمجھتا تھا۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ مخارج حروف کا جاننا اُن عربی پڑھنے والوں کو جو غیر ملک کے ہوں۔ از بس ضروری ہے۔ میں نے ایکمرتبہ ایک بنگالی سے گفتگو کرتے ہوئے خیال کیا کہ اُس نے بجائے "پانی پیو گے؟" کے جل کھاؤ گے؟ کہا۔ لیکن اس طرح کہ منہ کا دہانہ گول کر کے کل الفاظ منہ سے ایک ساتھ اُس نے باہر نکالدئے۔ تو الفاظ کی حالت یہ ہوئی "جول کھوبو"۔ چونکہ سب لفظوں کے ابتدا میں دہانہ گول رہا زبان کو حرکت نہ ہوئی اور نہ لب سے لب ملنے پائے اور پورا جملہ ادا ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ بنگلہ زبان کے لئے مخارج حروف بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر عربی زبان کوئی بنگالی پڑھنا چاہے تو اُستاد پر لازم ہے پہلے شاگرد کو یہ بتائے کہ زبان عربی کا کون حرف منہ کے کس حصہ سے ادا ہوتا ہے۔ اُسکو یوں بھی سمجھا سکتے ہیں کہ درندے جانور اور پرند اپنی غذا نگل جاتے ہیں اور انسان اور بہائم دانتوں سے غذا کو چبا کر اور منہ کے اجزا سے کام لیکر غذا کو شکم تک پہونچاتے ہیں۔ اُسی طرح مرطوب یا کرور آب و ہوا کے آدمیوں کی آواز نرم اور تلفظ آسان ہوتا ہے اور خشک آب و ہوا کے رہنے والے آواز سخت اور تلفظ ثقیل رکھتے ہیں۔

(۶) عربی نہایت فصیح زبان ہے۔ فصاحت و بلاغت کی ایک جداگانہ عربی تعریف ہے۔ بلاغت معنے سے تعلق رکھتی ہے اور فصاحت لفظوں سے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی عربوں کو فصاحت و بلاغت پر ناز تھا۔ ہندوستان پہلے پر اس بالکل ترقی کرنے کی وجہ سے محسوس نہیں ہوئی۔ یہاں پر بلاغت کا ذکر بیکار ضرور نہیں ہے صرف فصاحت کی تشریح کیجاتی ہے۔ عرب کو بہ اعتبار آب و ہوا کے نرم تلفظ اور نرم آواز رکھنا چاہئے تھا۔ جیسے کہ یونان کی پشتو یا بنجابیوں کی ہندی یا پورب اور پچھم خصوص جرمنی اور ایشیا کی زبانیں ہیں۔ مگر سختی اور کرختگی مخارج کے ساتھ عربوں کی زبان سے کلام ایسے نرم نکلتے تھے اور اب بھی نکلتے ہیں جس طرح قارس گل بوتے ہیں۔ اسی کا نام فصاحت ہے یعنی ایسے حروف سے الفاظ کو مرکب کرنا کہ سننے والے کو گراں نہ معلوم ہوں۔ یہ بھی ایک ثبوت اس کا ہے کہ فیضان الٰہی خاص طور پر اس زبان کے شامل حال ہے۔ مسلمانوں کا قول ہے کہ جنت کی زبان عربی ہوگی میں اسپر کچھ رائے زنی نہیں کرتا لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ عربوں نے تمام اقصاء عالم کی فتح اور تسخیر کرنے اور تمام زبانوں سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد اور باوجود اُس بے تعصبی کے جس میں وہ اپنے زمانہ عروج میں آپ اپنی نظیر تھے اور باوجود اُس آزادی خیالی کے جس کی بدولت اُنہوں نے اپنی مفترح قوموں کے کسی اچھے علم یا اچھی بات کے اخذ کرنے میں دریغ نہیں کیا۔ یہانتک کہ وطن چھوڑ کر بغداد میں جو ایران کا ایک حصہ تھا اور وہاں کی زبان پر دری فارسی ہی اپنا دارالحکومت قایم کیا۔ اور روم کو بجائے عرب کے عجمی قرار دیا۔ لیکن زبان کے متعلق ان کا یہی خیال رہا کہ زبان عربی بہترین زبان ہے۔ اور جنت میں جو بہترین جگہ ہے اس بہترین زبان کے سوا دوسری زبان مستعمل نہ ہوگی۔

آپ کا اخلاقی فرض

"دین و دنیا" سے اگر آپ کو دلچسپی ہے اور آپ اس کو مفید رسالہ سمجھتے ہیں تو آپ کا اخلاقی فرض یہ ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کریں۔

منیجر

صبر

(ابوالفضل محمد احسان اللہ صاحب عباسی)

صبر جہاں تک اُسے ذاتیات سے تعلق ہے۔ بیشک بہترین ذریعۂ آسائش ہے لیکن جب اُسے قوم سے تعلق ہو تو ہر وقت وہ مناسب نہیں ہے۔ ان دونوں باتوں کے لئے آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ آنحضرت نے بیشک اُن کی ذات کو تعلق تنہا صبر کا اچھے سے اچھا نمونہ دکھایا۔ اور جب وہ وقت آیا کہ اہل مدینہ پر صبر کا اثر بد پڑتا تو آنحضرت نے صبر کو نظر انداز کیا۔ ملکی معاملات میں صبر سے کام نہ لینا شانِ ملک داری تھی اور اسی صبر شکنی نے رسول اللہ کو نبی کے ساتھ بادشاہ بھی بنایا۔ اور پھر جانشینانِ رسول سے بھی مذہبی اور ملکی خدمتیں ایک ساتھ متعلق رہیں۔ اور ابتک کم و بیش یہ تعلق قایم ہے۔ آنحضرت سے قبل بھی یہ خدمتیں اور نبیوں کے متعلق تھیں۔ لیکن موقع اور حالت کے مطابق کبھی الگ الگ تھیں اور کبھی یکجا تھیں۔ حضرت داؤد سلیمان کے متعلق یہ دونوں خدمتیں ساتھ تھیں۔ یہ پیشوائے دین بھی تھے اور پیغمبر دنیا بھی تھے۔ نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی تھے۔ بہت سے پیغمبر ایسے قرآن میں مذکور ہیں جن کے تعلقات جہان داری سے واقفیت نہیں معلوم ہوتے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان اور آنحضرت محمد صلعم کے علاوہ اور کون کون انبیا بادشاہ وقت ہوئے ہیں۔ لیکن قیاس چاہتا ہے کہ بہت سے انبیا دونوں کام کرنیوالے اطراف عالم میں گزرے ہونگے۔ انتظام عالم مقتضی ہے کہ ایسا ضرور رہا ہوگا۔

صبر کو جہاں تک ذاتیات سے تعلق ہے اخلاق کے متعلق اُسی کا ذکر ضرور ہے۔ یہی وہ شے ہے جو ہر انسان کو آسائش میں رکھ سکتی ہے۔ تکالیف دنیا سے بچنے کا صرف یہی ایک علاج ہے۔ انجیل میں ہے کہ اگر تمہارے ایک رخسار پر کوئی تھپڑ مارے تو تم دوسرا رخسار بھی اُسکی طرف کر دو۔ بہترین صورت آسائش کی یہی ہے۔ اگر مدعا علیہ نے اسپر عمل کیا تو جھگڑا ختم ہوا اور مدعی الا اپنی حرکت پر خود پشیمان ہوگا۔ لیکن صبر سے کام نہ لیا گیا تو یہ چشمۂ فساد دریا ہو کر اُبلے گا۔ اور ضارب و مضروب دونوں کے لئے بے انتہا زحمتیں پیش آئینگی۔ بعض نادان مسلمان اس قول پر مضحکہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسپر عمل کرنا صرف حضرت عیسیٰ کا کام تھا ہم مسلمانوں کا کام نہیں ہے۔ ایسا خیال ایمان کے خلاف ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی تعلیم ذاتیات سے بحث کرتی ہے۔ مذہبی یا ملکی معاملات سے وہ تعلق نہیں رکھتی اس لئے جب تنہا مضروب کی ذات کو تعلق ہو وہ تعلیم واجب العمل ہے۔ ملکی اور مذہبی جھگڑوں میں البتہ اُس تعلیم کو دخل نہیں ہے۔ تعلیم عیسوی کے معنی غلط سمجھ کر اس سے انحراف کرنا بے دانشی ہے۔

کسی نے گالی دی اور فریق مقابل نے سکوت کیا۔ معاملہ ختم ہو گیا۔ گالی دینے والے کا منہ خراب ہوا سُننے والے کے کانوں کا کیا نقصان ہوا؟ لیکن گالی کے جواب میں گالی دی جائے تو سلسلہ بُرائیوں کا جاری ہوگا۔ اور فریقین کو جتنے نقصانات پہونچ جائیں تھوڑے ہیں۔

کسی کوشش میں ناکام رہنا بیحد باعث تکلیف ہوتا ہے۔ لیکن وسعت نظر سے دیکھا جائے کہ کسی کی تمام کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوئیں تو صبر آجاتا ہے۔ اور یہ صبر باعث راحت ہوتا ہے۔ جسے لذیذ غذا ملتی ہے اس کے معدہ کی قوت ہضم خراب ہو جاتی ہے۔ اور پھر اغنیا لذیذ کھانوں میں وہ لطف نہیں پاتے جو مساکین سوکھی روٹی کے ٹکڑوں میں پاتے ہیں۔ جس طرح اغنیا زوال قوت معدہ پر صبر کرتے ہیں اُسیطرح مساکین کو سوکھی روٹی کے ٹکڑوں پر صبر کرنا چاہئے۔ واویلا کرنا عبث ہے۔ دونوں کے لئے صبر ہی باعث نجات ہے۔ زار روس کو ابھی حال میں سلطنت روس کے نکل جانے پر اتنا ہی صدمہ ہوا ہوگا جتنا کسی کاشتکار کو ایک بیگھہ کھیت سے بے دخل ہو جانے پر ہوتا ہے۔ ان دونوں کو تسلی خاطر کا ایک ہی ذریعہ صبر ہے۔ صبر کرنا ہی فطرت انسانی میں داخل ہے فرق اتنا ہے کہ بے دانش کو دیر میں اور دانشمند کو فوراً صبر آجاتا ہے۔ دنیا گذشتنی اور گزاشتنی ہے۔ کسی نے دنیا کے نسبت لکھا ہے۔ ع

خوابے است کہ در خواب بینم آں را بہ پھر ایسی ناپائدار چیز کے فوت ہونے پر غم کرنا اور حاصل ہونے پر خوش ہونا دونوں عبث۔ ناکامی پر صبر اور کامیابی پر شکر کرنا ہی بہترین فلسفہ ہے۔ اور اس کے خلاف کرنا جہالت ہے

امیدوں کا منقطع کرنا بہترین صورت صبر کی ہے۔ جو شے مل جائے اسکی بابت انسان سمجھے کہ مرنے والے کے لئے اتنا بہت ہے "اِنَّ ھٰذا لمن یموت کثیر" یہ بہترین ذریعہ جمعیت خاطر کا ہے۔ ایک شخص کو دولت ملی تو یہ فکر ہوا کہ یہ دولت زمین سے بدل جائے تو اُسے استقلال رہیگا زمینداری لی گئی تو یہ فکر ہوا کہ یہ تعلقہ داری کی سند تک پہونچے تو اچھا یہ خیال لامتناہی زحمتوں کا باعث تھا ہی کہ ہم خوابہ کا فکر دامنگیر ہوا۔ ہمہ صفت موصوف بی بی اگر کوئی بھی گئی تو یہ فکر ہوا کہ اولاد ہو۔ اور اولاد بھی ہو تو نرینہ۔ خدا نے کہا اچھا یہ بھی لے۔ تو اب یہ فکر ہوا کہ اولاد لائق ہو۔ اب اُسکی لیاقت حاصل کرنے کے زمانے کا استداد العظیہ للشد کیسا روح فرسا ہے۔ خدا نے یہ بھی پورا کیا تو اب اولاد کی اولاد کا تسلسل چلا۔ اور کنبہ بڑھا تو یہ فکر ہوا کہ اولاد اپنی زندگی کا بیمہ خدا کے گھر سے کرائی ہوئی آئی۔ خدا کہاں تک کسی کی خواہش کے مطابق کرے اُسے تو عالم کا انتظام کرنا ہے نہ کہ کسی خاص گھر کا۔ اور انتظام عالم ایک کے نقصان سے دوسرے کے سخصر ہے۔ فائدہ کی صورت میں قایم کیا گیا ہے۔ خدا کو بھی رحمدی اپنی تمام مخلوقات میں نعمتوں کا تقسیم کرنا ہے

خدا سب کی خواہشوں کو پورا کرے تو عدل کے خلاف ہے۔ یہاں مخلوق کی یہ حالت ہے کہ کوئی بات مرضی کے خلاف ہوئی تو چہرہ اُتر گیا۔ خلاف مرضی حوادث و واقعات کا پیش آنا لازمی ہے۔ انسان یا تو تمام عمر مُبتلائے غم رہے یا غم کو صبر سے بدل کر خوش رہے۔ یہی دو صورتیں ہیں۔ خوش رہنے کی صورت صرف صبر سے خوگر ہونے سے پیدا ہو سکتی ہے۔ صبر تو فطرت انسانی میں داخل ہے۔ جسے غالب نے یوں موزوں کیا ہے

ع مشکلیں مجھ پہ پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

صبر تو کرنا ہی پڑتا ہے۔ لیکن بہترین صورت صبر ہے۔ فوراً دل سے اُس اثر بد کا کھو دینا جو کسی خلاف مرضی واقعہ کے پیش آنے سے دلپر پڑے۔ لوگ بہادری کو پسند اور بزدلی کو ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن بہادری کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ بہادری اور صبر مترادف الفاظ ہیں وہ بہادر نہیں کہا جا سکتا جو صبر نہیں کرتا۔ شجاع عموماً صابر ثابت ہوئے ہیں۔

جوشِ دلی کا ضبط نہ کرنا اور بات بات پر لڑنا جھگڑنا غصہ کرنا اور طیش میں آنا شان شجاعت نہیں ہے جس کو خود کشی کرنا بھی شان بزدلی اور رذائل عیب ہے۔ اصل بہادری ہے مصائب دنیا کا مقابلہ کرنا۔

شیخ سعدی علیہ الرحمہ اپنے پندنامہ میں قناعت اور صبر کے متعلق لکھتے ہیں:-

دلا گر قناعت بدست آوری — در استلیم راحت کنی مگری
اگر تنگدستی ز سختی منال — کہ پیش خردمند ہیچ است مال
ہر انکس کہ در بند حرص اوفتاد — دہد خرمن زندگانی بباد
ترا گر صبوری بود دستیار — بدست آوری دولت پائدار
صبوری ترا کامگاری دہد — ز رنج و بلا رستگاری دہد

علم

(از حضرت فصیح الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب فصیح مرحوم ٹونکی)

اصل نخل کل مراد ہے علم — ثمر گلشن معاد ہے علم
ہے یہ دریائے معرفت کا گہر — ہے یہی معدن جواہر و زر
ہے اسی سے فسردہ نخ انسانی — ہے یہی حسن صورت مانی
ہے اسی سے ضیائے عقل و شعور — شمع ایماں اسی سے ہے پُر نور
یہی زینت ہے آدمیت کی — یہی بنیاد قابلیت کی
اس سے ہوتا ہے واجب التعظیم — ہے یہی راہِ گلشن تعلیم
ہے یہی خضر منزل مقصود — ہے یہی شمع راہِ رب ودود
شہ نخل گلشن جنت — ہادی راہ عفت و عصمت
اختر برج معرفت ہے یہی — توشۂ راہِ آخرت ہے یہی
آفتاب سپہر عزت و جاہ — ہے یہی سایۂ پناہ الٰہ
گوہر شپچراغ ہے یہ ہی — فضل و رحمت کا باغ ہے یہ ہی
رحمت ایزدی کا باب ہے یہ — انتخابوں میں انتخاب ہے یہ
زینت آدمیت عالم — وجہ شان و فضیلت آدم
شعبۂ حسن عقل لقمانی — زینت خاتم سلیمانی
علم میراث انبیا و رسول — علم سے ہے دعا میں رنگ قبول
دین و دنیا کا علم سے ہے کام — یہ نہ ہو جس کے پاس ہو ناکام
علم باب حدیث و قرآں ہے — علم زیب وجود انساں ہے
علم ہے شمع خانۂ دل کی — گر نہ یہ ہو تو پھر ہے تاریکی
دشمن جاں نہ کیوں ہو جہل علی — ہے جہالت ہی وجہ نا فہمی
ہر طرف ہے لوائے علم بلند — کہتے ذی علم کو ہیں دانشمند
ہے اسی پہ مدار دانش کا — اس سے بینش کا اقتدار ہوا
ہے یہی وجہ شان و عز و وقار — ہے جہاں کا اسی پہ دار و مدار
علم سے شان حق ہوئی معلوم — اس سے جو راز تھے ہوئے مفہوم
علم ہی سے ہیں سب یہ کاروبار — یہ نہ ہوتا تو بند تھا ہر کار
ہے یہی کحل چشم انسانی — اس سے بنتا ہے قلب نورانی
علم ہی ہے کلید قفل کمال — جس کے پاس ہے وہی مہ و سال
ہے یہی وجہ امن ایمانی — ہے یہی زینت مسلمانی
علم پڑھ کر بنو گے خیر اندیش — جان لو گے جہان کو کم و بیش
علم سے ہے یہ سب نظام جہاں — گر نہیں علم انتظام کہاں
نہیں سمجھو گے کچھ بتا بیگڑا — کیا کیا تم نے اور ہو گیا کیا
کیونکہ تمیز نیک و بد ہی نہیں — ایسے ہوتا ہے انتظام کہیں
علم سیکھو نہ اس سے بھاگو دور — کیونکہ آتے ہیں اس سے عقل و شعور
کر دعا علم کی دل سے تم تعظیم — ہیں یہی نائب رسول کریم
وارث علم انبیا ہیں یہی — مقتدا اور پیشوا ہیں یہی
جس نے کی ان کی کفش برداری — اُس نے عقبیٰ سنبھال اپنی

رسائل کی روح

علی مرتضیٰ کی روحانی زندگی!

علامہ سبط ابن جوزی اپنے جد ابو الفرج اصفہانی سے اپنے تذکرہ خواص الامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ معاویہ ابن ضمرہ سے علی علیہ السلام کے فضائل بیان کرنے کہا اُس نے عذر کیا معاویہ نے تاکیداً کہا کہ نہیں تم کو ضرور بیان کرنا ہوگا۔ تب ضمرہ نے ایک پرجوش اسپیچ میں اس طرح فضائل شروع کئے کہ تم خدا کی حضرت علی کرم اللہ وجہ ایسی بات کہتے ہے۔ فیصلہ کر دیتے تھے اور فیصلہ ان کا عدالت کے ساتھ ہوتا تھا۔ ان کے پہلوؤں سے علم کی نہریں اُبلتی تھیں اور ان کی ہر ہر حرکات سے حکمت ٹپکتی تھی۔ دنیا اور اس کی سرسبزی سے وہ گھبراتے تھے شب تاریک اور اُس کی وحشت سے اُن کو اُنس تھا۔ آنسو بکثرت جاری رہتے تھے۔ امر آخرت میں ان کی فکر نہایت طولانی ہوتی تھی۔ لباس ان کو موٹا اور سادہ پسند تھا غذا درشت و بدمزہ کھاتے تھے۔ برتاؤ ہر کسی سے سادہ تھا۔ جب ہم ان سے کچھ پوچھتے تھے تو بتلا دیتے تھے جب کبھی ان کو بلاتے تھے فوراً چلے آتے تھے۔ باایں ہمہ انہوں نے ہمیں اپنا مقرب اور گستاخ بنا لیا تھا تاہم ان کی ہیبت ایسی تھی جو بات نہیں کرنے دیتی تھی اہل دین کی تعظیم کرتے تھے۔ اور مساکین کو اپنے پاس بٹھاتے تھے اور کبھی کسی زبردست کو ایسا موقع ہی نہ دیتے تھے کہ وہ اپنے امر باطل پر جرح کر سکے اور نہ کسی ضعیف کو اپنے عدل سے مایوس رکھتے تھے جبکہ شب اپنے پردوں کو پھیلانے والی ہوتی تھی اور ستارے بھی شمع سحر کی طرح جھلملانے لگتے تھے تو وہ اپنے محاسن کو پکڑے ہوئے اسطرح بلبلاتے تھے اور تڑپتے تھے کہ جیسے کسی مارگزیدہ کی حالت ہو اور ایسے روتے تھے جیسے کہ درد رسیدہ اور محزون روتا ہو۔ اور فرماتے تھے کہ اے دنیا! میری غیر کو دھوکا دے مجھے کیا معترض ہوتی ہے کیا تجھ مجھ سے رغبت پیدا ہوئی ہے لیکن مجھ سے دور ہو۔ میں تجھے تین مرتبہ طلاق دیچکا ہوں۔ تیری عمر بہت کم ہے۔ اور تیرا خطرہ بہت بڑا ہے اور لطف زندگی تیرا بہت حقیر و کم ہے۔ آہ من قلۃ الزاد و بعد السفر" افسوس کہ زادِ راہ تھوڑا اور سفر دور۔ (الواعظ)

قوم کی تباہی

قرآن مجید میں آپ جا بجا اس مضمون کو پڑھینگے کہ جب کسی قوم کی تباہی آتی ہے تو اُسکی نشانی یہ ہے کہ وہاں کے امراء اور دولتمند لوگ فسق و فجور کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور فسق و فجور کی زیادتی کا نتیجہ قوم کا ہلاک ہونا ہے۔ اسی کے ساتھ اگر آپ غور کریں تو بہت سارے نظائر آپ کو ایسے بھی ملیں گے کہ امراء کی اصلاح سے عوام کی اصلاح ہو جاتی ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اطراف کے بادشاہوں اور امراء میں سے کسی کو نہیں چھوڑا۔ قاصد بھیجے۔ فرامین روانہ کئے۔ اُسمیں ان کو جتلا دیا۔ کہ اگر دعوت اسلام قبول کیجاتی ہے تو اُسمیں ان کی بھی سلامتی ہے اور ان کی سلطنت و امارت کی بھی۔ اور اگر خلاف امر کام کیا گیا تو خیر نہیں۔ پھر ہر حاکم یا بادشاہ سے خطاب فرمایا جا رہا ہے تو اُس کے مناسب حال طریقہ سے۔ نجاشی حاکم حبش سے فرمان مبارک پر سر تسلیم خم کر لیا۔ سلطنت برقرار رہی۔ دولت دارین حاصل کی۔ اور سرکشی کرنیوالوں کا انجام بُرا ہوا۔ اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوا۔ دُنیا بھی گئی اور آخرت بھی خراب ہو گئی۔ نعوذ باللہ منہ۔ (واعظ)

ترقی کا یقینی ذریعہ

وہ قرآن مجید سب سے ضروری اہم سبب قیمتی ذریعہ ہماری بہتری بہبودی اور کامرانی کا ہے۔ جب تک ہم قرآن مجید سے تمسک نہ کریں جب تک ہم قرآنی کرہ میں رہ کو کوشش نہ کریں۔ تب تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہماری ذلت اور پستی اسید اسطے ہو رہی ہے کہ ہم نے قرآن مجید چھوڑ دیا۔ معاملات کا پہلو درست نہ رہا۔ علوم و فنون سے بالکل بیگانہ ہو گئے۔ دائرہ قرآن مجید صرف (رسمی) عبادت اور جنت دوزخ تک ہی محدود کر دیا۔ حالانکہ اس میں دنیا بھر کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ بعض آیات مدنظر رہیں بعض ترک کی گئیں۔ ساری دنیا کے اسباب ترقی ایک طرف اور قرآن مجید ایک طرف بار بار پڑھو پھر کہو کیا کچھ وسعت رکھتا ہے، اور اس کا نشا کیا ہے قرآن الحکیم اور رسول کریم کی شان میں یہی کہتے بنتی ہے۔

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

لیکن ہمارے اعمال و افعال کیسے ہی صحیح اعتقاد اور اعلیٰ خیال پر مبنی ہوں توسط و اعتدال کا لحاظ ہر حال میں واجب و لازم ہے البتہ اسی متاع قلیل کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھکر اس میں ایسے طور سے منہمک ہو جانا کہ الٰہیات کا پہلو ہی چھوڑ دیا جائے اور دین کا خیال ہی نہ رہے ایک سخت غلطی ہے۔ قرآن مجید و علوم و فنون، و حکمت و سائنس، فلسفہ صحیحہ سے روکتا نہیں بلکہ اصولی اور اجمالی رنگ میں تحریک کرتا ہے کہ ایسے حاصل کئے جائیں، بشرطیکہ نمائشی اور فریب دہ نہ ہو۔ جو دنیا یا دنیوی وسائل اور ترقیات علوم و فنون رہ دین سے بے راہ کرتی ہیں وہ خسر الدنیا والآخرہ ہیں ان سے بہتر ہے کہ انسان جاہل ہی رہے۔

وسعت عبادت

"نعوذ باللہ حقیقت کچھ نہیں، یہ جو شخص نماز روزہ کا منکر ہے وہ اسلام کا منکر ہے" مگر "عبادت نماز روزہ ہی نہیں انکشاف قدرت بھی ہے۔ اس سے اسکی عظمت و قدرت کا عملی رنگ میں علم ہوتا ہے جس کے بغیر انسان کا ایمان و یقین کامل نہیں ہوتا نہ وہ آسائش روحانی و جسمانی حاصل کر سکتا ہے جو اس کا مدعا ہستی ہے محض عابد و زاہد ہونا ہی کمال انسانیت نہیں، دنیا سو

حالانکہ یہ بھی ایک واجبی امر اور شرعاً مسلک ہے" جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے بعض وقت ایک ساعت کا مطالعہ تمام شب کی عبادت سے افضل ہوتا ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ سنن متروکہ اور دیگر احکام مفوضہ پر بھی توجہ اس رنگ میں دلائی گئی ہے۔

انکشاف قدرت یعنی علمی ترقی کی جانب ہی توجہ دلانے پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ جا بجا معاملات کی درستی یعنی اخلاقی اصلاح پر بھی بہت کچھ زور دیا گیا ہے اور واجبی نکتہ چینی کے پیرایہ میں علماء کرام کے فرائض منصبی کے احساس کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مغربی تقلید

عجب نہیں نہ ہی گروہ میں سائنس کی سرگرم تحقیق میں مؤثر پیرایہ تلاش کیا جا رہا ہے لیکن مقلدین یورپ علماء سے زیادہ اس کے مطالعہ سے برافروختہ ہونگے ان کو بھی اس کتاب سے مایوسی ہوگی اور شرفاء حلقہ بگوشی کی ہدایت میں انہیں دقیانوسی جھلک صاف نظر آئیگی

"دین و معاد جان و روح ہے اور دیگر مواد بطور قالب اور وسائل زندگی کے اہل مغرب نے علوم و فنون میں بہت کچھ ترقی کی لیکن مادیت اس قدر غالب آگئی کہ اب مغرب میں سوائے مادیت کے گویا اور کچھ رہا ہی نہیں۔ مغرب میں نہ تو صبر و سکون ہے نہ طمانیت و تسلی۔ ہر زندگی مختلف خود غرضیوں کے تحت شب و روز ایک تکلیف دہ مخمصہ میں رہتی ہے جو بیکر در عوت مغربی زندگی میں مقابلۃً پائی جاتی ہے مشرق میں اسکی نظیر مشکل سے ملیگی۔ اسلام و قرآن کا کبھی یہ منشا نہیں ہوا کہ دنیاوی علوم و فنون کی ترقی سے ضمیری روحانی اور دینی مراحل چھوڑ دیئے جائیں"

صراط مستقیم

جب مشرق، مغرب دونوں جگہ "دشت شرق و مغرب خراب" کی ہو لناک سیاہی چھائی ہے تو اس مہیب تاریکی میں سیدھی راہ کہاں تلاش کی جائے؟ یہ سوال جسقدر اہم اور ضروری ہے ویسا ہی اسکا جواب آسان اور صاف دیا گیا ہے

خلاف پیمبر کسے رہ گزید — ادھر گر بمنزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہ صفا — توان رفت جز در پئے مصطفےٰ

"مچھلی کہ آب سے باہر نکلی تڑپ تڑپ کر زندہ رہ سکتی ہے؟ سیراب مغرب آب میں نہ تو مچھلی زندہ رہ سکتی ہے اور نہ سیراب اس کے واسطے دوسرا کام دے سکتی ہے۔ قدرت نے مسلمانوں کا کرہ قرآن مجید بنایا تاہم اس میں رہ کر ہی زندہ رہ سکتے ہیں کسی دوسرے رنگ کی کوئی زندگی زندگی نہیں بلکہ ایک موت ہے"

"وقل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر لمن اتقیٰ" پر عمل ہونا چاہئے۔ مغربی علوم و فنون حاصل کرکے بھی دینی اور مشرقی دوائر میں رہو۔ یہی طریقہ عمل حقیقی انسانیت اور شرف ہے۔ میزان قرآن مجید کے دونوں پلڑے اپنی اپنی جگہ رکھو۔ دینی پلڑا بہرحال جھکتا ہی رہے۔

اتفاق پیما، عاشقی کنم ایزد — خدا مرا آدمی تراہر کا ساخت است

علم و مذہب

علم ہر شے کی حالت یا کم و کاست ایسے الفاظ میں بیان کرنا چاہتا ہے جس میں ابہام یا شک و گنجائش نہ ہو، اس کا موضوع ایسی چیزیں ہیں جن کی تحقیقات پیمائش، وزن، یا مقدار کے ذریعہ سے کی جا سکتی ہے اسی لئے وہ حتی الامکان اپنے معلومات اپنے بیرایہ میں ظاہر کرتا ہے جس سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے، مثلاً وہ مخصص علامات استعمال کرتا ہے جو فی نفسہ بے معنی ہوتی ہیں، فطرت کی کسی شے سے تعلق نہیں رکھتیں اور دانستہ تمام ذاتی یا شخصی اثرات سے معرا ہوتی ہیں، مگر مذہب کی حالت اس کے برعکس ہے، اس کے خیالات کی تعیین یا تحدید ممکن نہیں اس سے وہ صرف اشارہ کرنا چاہتا ہے، علم کی طرح مذہب کی بھی ہر شے علامات سے پر ہے۔ قلم مختلف ہے، مذہبی علامات کا ماخذ انسان اور دنیا کی چیزیں، آفتاب، سمندر، پہاڑ، جنگل، جانور، ہیں جنکی کو روح کے لئے بھی کوئی خاص نام نہیں، چنانچہ جن الفاظ سے اسے تعبیر کرتے ہیں ان کے اصلی معنی سائنس یا ہوا ہیں، علمی علامات کے برعکس مذہبی علامات کا رنگ شوخ اور مدلولات ضمنی خاص طور پر شخصی ہوتے ہیں بلکہ وہ آئندہ زمانہ میں انکے ذخیرہ اضافات و مجازات کا قالب اختیار کر لیتے ہیں لیکن اسکی وجہ یہ نہیں کہ ان میں تشبیہات بر محل ہوتی ہیں بلکہ عالم ناسوت میں بھی شبہ یہ شبہ کا نمونہ ہوتا ہے، علم جب اپنی تحقیقات کے نتائج میں ضروری تصرف کے بعد ایک عام معیار قائم کر لیتا ہے تو اس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے لیکن مذہب کا مقصد کبھی پورا نہیں ہوتا وہ ہر ایک مجازات کے پردہ میں اپنی جستجو کا سلسلہ جاری رکھتا ہے، علم کا دائرہ بحث اقوال سر ولیم جیمس، ظاہری اور مشاہدی چیزیں ہیں، لیکن مذہب کا دائرہ بحث حقائق زندگی ہیں کیونکہ مذہب کی تمام مباحث کا دارمدار شعور ہے جس کی بدولت ہمیں محسوسات کا علم ہوتا ہے، یہی شعور ہمارے لئے سب سے زیادہ اہم ہے اگر یہ نہ ہو تو ہمارے لئے دنیا کا عدم وجود سب یکساں ہے۔

دماغی غلامی

اگرچہ اس عہد میں غلامی کی رسم یا دوسروں کو جبراً مول لیکر غلام بنانے کا طریقہ بہت کچھ کم ہو چکا ہے اور ممکن ہے کہ آئندہ اور بھی دن بدن کمی آتی جائے۔ یعنی جن قوموں اور ملکوں میں کسی وقت اس کا جرچا تجارت کے رنگ میں تھا یا جن ملکوں اور جن اقوام میں بڑے بڑے لوگ اپنی ذاتی خدمات کے لئے ایسی ضرورت سمجھتے تھے اور انسانی ہستیوں کو خرید کر غلاموں کی طرح ان سے تمام لیتے تھے اس میں بھی رفتہ رفتہ کمی آتی گئی اور جوں جوں زمانہ ترقی پذیر ہوتا گیا غلامی کے بندھن ٹوٹتے گئے لیکن ان قیود کے شکستہ ہونے سے بھی غلامی کی رسم دنیا سے ختم نہ ہوئی اخلاقی کمزوریوں کی وجہ سے گردنوں سے غلامی کے طوق اتر کر دماغوں اور دلوں کو غلام بنانے لگے جسمانی غلامی میں تو خیالات پر کوئی گرفت اور قید نہیں رہتی کیونکہ ہر غلام

غلام ہونے پر بھی اپنا دماغ اور دل اس خواہش میں منہمک رکھتا ہے کہ میرا جسم اور میرے جسم کی جوارح پابند ہیں اور ان کی پابندی اور تقید سے میں مجبور رہوں لیکن دماغی غلامی سے ہر انسان باوجود آزاد ہونے کے بھی خود کو غلام ہی جانتا ہے وہ آزادی سے چلتا پھرتا ہے آزادی سے کھاتا پیتا سوتا اور جاگتا ہے لیکن اسکی دماغی اور فطری قوتیں مقید اور پابند ہوتی ہیں اس کے دل اور دماغ کی حس اور ذکا دب ماری جاتی ہے جسطرح انسان خواب میں مبتلا ہو کر بیداری کے احساسات سے محروم اور غافل ہوتا ہے باوجود اس کے کہ خواب میں بھی وہ قسم قسم کے نظارے دیکھتا اور ایک قسم کی حس بھی رکھتا ہے مگر پھر بھی مبہوت رہتا ہے اور بیداری کے عالم سے بیگانہ اور محروم۔

دماغی اور دلی غلامی میں دل اور دماغ بیکار ہو جاتے ہیں اور حسیات باطنی مُردہ ہو جاتی ہیں۔ وہ شخص جو دماغی غلامی میں مبتلا ہوتا ہے وہ باوجود ایک قسم کی آزادی اور حس کے بھی پابند اور بے حس ہوتا ہے اسی کو اپنی آزادی سمجھتا ہے۔ اس کو اپنے دل و دماغ کی بھی محسوس نہیں ہوتی اور خود کو صحیح الدماغ اور صائب الرائے جانتا ہے۔

جسطرح ایک دیوانہ اور مجنون خود کو صحیح الدماغ اور صحیح الخیال جانتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میں زندگی کے صحیح مسلک سے بیگانہ اور دور اُفتادہ نہیں ہوں اور اپنے ہر فعل کی عمدگی اور صحت پر دلیل لانے کا مدعی ہوتا ہے اسی طرح وہ شخص بھی خیال کرتا ہے جسکا دماغ و دل احساس غلامی کا شکار رہتا ہے۔

بظاہر دُنیا کے اکثر حصوں سے جسمانی غلامی دور ہو چکی ہے اور لوگوں کی توجہ اس طرف سے ہٹ چکی ہے لیکن اگر مزید غور سے کام لیا جائے تو کہنا پڑیگا کہ ابھی تک دنیا کے بعض حصوں میں دماغی غلامی پر زور دیا جاتا ہے اور یہ کوشش کیجاتی ہے کہ قوموں یا افراد اقوام کے دماغ بخیر غلامی میں جکڑے رہیں اور حسیات دماغی میں فتور پڑا رہے۔

خواہشیں چھوڑ دی

خواہشیں چھوڑ دے، وہ تیری خوشی نہیں رکاوٹ ڈالتی ہیں۔ وہ تجھے زندگی کا لطف نہیں اُٹھانے دیتیں!

تو جیتے جی کبھی خوش نہ ہوگا جبتک تمناؤں کی خام خیالی سے تو اپنے منہ کو نہ پھیرے وہ کوشش جو غرض کے پیچھے دوڑتی ہے کاوش ہو جاتی ہے اور وہ خوشی جو بیچ ہے جو لگاؤ و تشویش کو اپنا پیش خیمہ بنائے، خوشی وہی ہے جو ایک کاموں کے کرنے میں آپ ہی پیدا ہو۔ وہ میٹھے نغموں سے زیادہ شیریں اور دلفریب نظاروں سے بڑھ کر زندگی بخش ہے! اسکی فیریخی اور لطف اسی کے اندر موجود ہے، وہ اپنی مٹھاس کو اپنے دائیں بائیں سے ادھار نہیں لیتی؛

پُر صبر و رخت کی ٹہنیاں صحرائی ہواؤں کے انتظار میں بے صبری کا اظہار نہیں کرتیں، وہ خاموش کھڑی رہتی ہیں یہانتک کہ ہوا کا پیلا جھونکا اُنہیں جھومنے کا پیام دے، وہ ذرا جنبش نہیں کرتیں جبتک نھنی نسیم ان کی ہم آغوشی کے لئے قدم نہ بڑھائے، پھر یہ محسوس نہیں ہوتا کہ ہوا اُن سے مست ہے یا وہ ہوا سے تو بھی لذت کی چاشنی کو دلیں جگہ دیکر آپ ہی آپ عیش و عشرت کا غلام نہ ہو جا بلکہ انتظار کر یہانتک کہ سچی خوشی تیرا دامن پکڑلے!!

اپنی جسم و جان میں وہ حالت پیدا کر

اپنی جسم و جان میں وہ حالت پیدا کر جس کے ساتھ تو ان کی ہر وقت دیکھ بھال سے بری ہو جائے اور اپنے دل و دماغ کو اُن وہموں سے بے نیاز ہو جانے دے جو تیری زندگی کو ایک بوجھ کی طرح دبائے ہوئے ہیں!

تو اپنی زندگی کو گھانس کے ایک تنکے کی طرح صاف و سادہ بنالے؟ تنکے سے تنکے جھکنے سے متاثر ہو جا۔ اور ہلکی سے ہلکی ہوا کے استقبال کو ہر گھڑی تیار رہ۔ لیکن آنسوؤں اور گزرے ہوئے وقت کی یاد میں نوحہ خوانی نہ کر!

اس بہت سے سالوں کے بوجھ کو اپنی گردن سے اُتار ڈال اور اپنے بھولے ہوئے بچپن کو پھر پالے اگرچہ معاملہ فہم دُنیا تجھے کن انکھیوں سے کیوں نہ دیکھے! اُن گزرے ہوئے مہینوں اور سالوں کو اکارت سمجھ اور اس اپنے گھاٹے پر ذرا بھی شرمسار نہ ہو۔ بلکہ دلیں ایک اسی شئے پر فخر کر کہ تو نے زندگی کی اصلیت کو پالیا۔ اس سے پہلے کہ زمانہ کی کتاب تیرے لئے تمام ہو چکی اور تو قبر کے اندھیرے کونے میں جا لیٹا!

وہ وقت جو تیرے سامنے کسی بے پایاں سمندر کی مانند پھیلا پڑا ہے دُنیا کی حدوں پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ جبتک تیری زندگی کی ناؤ چلتی رہیگی اسکی انتہا تجھ سے اوجھل ہی رہیگی، تو اس نازک سی کشتی پر دُنیا کے ہوا پانی کو غالب نہ آنے دے بلکہ عمر کی گھڑیوں کو اسی کے درست کرنے میں صرف کر تاکہ جب کوچ کے وقت سمندر زیادہ طوفانی ہو جائے تو اس لمبے سفر کے لئے تیری تیاری کسی طرح ہلکی ہوئی نہ ہو۔

تاریخ کیا ہے

دور حاضرہ کی حیرت انگیز علمی ترقی نے اس مغالطہ کو بالکل رفع کر دیا ہے کہ تاریخ جنگ آزماؤں کی صف لمکنی۔ عالم سیاسیات کی کشمکش اور مختلف قوموں اور سلطنتوں کے عروج و زوال کی ایک مسلسل داستان ہے اور صرف اُن واقعات کی بقید تاریخ ایک مکمل فہرست ہے جو مختلف ممالک میں مختلف اوقات میں پیش آتے رہے ہیں اب بجا ہے اس کہنہ عقیدہ کے یا مرہا یہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ تاریخ بنفسہ ایک مستقل علم ہے جسکا موضوع عمران بشری و اجتماع انسانی ہے۔ تاریخ گویا وہ عالم ہے جس میں نظر ڈالتے ہی تجربہ کا آفتاب نور افشانی کرتا ہوا نظر آتا ہے جس سے دلکی آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ شاہراہ ترقی ایسی نمایاں ہو جاتی ہے کہ بڑے بڑے گم کردہ راہ۔ منزل مقصود تک پہونچ جاتے ہیں۔ وہ ایسی بزم عام ہے جہاں ہر علم و فن کے باکمال اساتذہ کی زیارت کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ رہنمایان ترقی فدائیان ملک و ملت ارباب علوم و فنون۔ صاحبان صنعت و حرفت۔ ماہران علم و حکمت وغیرہ وغیرہ سے حسب لیاقت فیض صحبت حاصل ہو سکتا ہے؟

ہیچ دُنیا میں کوئی شے ایک حالت پر قایم نہیں رہتی۔ نہ زبردز نہیں بلکہ لحہ بلحہ تغیر پذیر رہتی ہے ۔ سکون محال ہے قدرت کے کارخانہ میں بہ ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

معلومات

امریکہ اور سینما کا فلم سینما نے جسقدر ترقی امریکہ میں حاصل کی ہے اسکی نظیر کسی اور ملک میں نظر نہیں آتی۔ اگر شروع سے لیکر اسوقت تک کا اوسط نکالا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہاں سالانہ ایک ارب فٹ لمبا فلم تیار ہوتا ہے جسکی قیمت ۵۰ لاکھ گنی ہوتی ہے۔ اس سے قبل وہاں کے فلم باہر نہیں جاتے تھے، لیکن ۱۹۱۴ء سے یہ پابندی اٹھ گئی ہے اور کثرت سے غیر ممالک میں بھیجے جانے لگے ہیں، چنانچہ ۱۹۱۸ء میں وہاں سے ۳۰ ہزار میل لمبائی کے فلم وہاں سے باہر گئے یعنے اگر اس فلم کو خط استوا پر کرۂ زمین کے گرد لپیٹا جاتا تو بھی ہزاروں میل کی لمبائی کا فلم بچ رہتا

انڈوں کو دھونا ممالک مغربی میں انڈوں کی تجارت کرنے والی کمپنیاں فروخت کرنے سے قبل انڈوں کو پانی سے دھویا کرتی ہیں تاکہ وہ صاف ہو جائیں اور دیکھنے میں اچھے معلوم ہوں، لیکن جدید تحقیقات سے یہ امر ثابت ہوا ہے کہ انڈے کے اوپر ایک مادہ جیلاٹین کی قسم کا ہوتا ہے جو جراثیم وغیرہ کو اندر جانے سے روکتا ہے، اس لئے اگر انڈے دھو دئے جائیں گے تو وہ مادہ دور ہو جائیگا۔ مسامات کھل جائینگے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جراثیم آسانی سے اندر نفوذ کر جائیں گے اور انڈے کو جلد خراب کر دینگے۔

ایک ذہین مچھلی مچھلی ان حیوانات میں شامل کیجاتی ہے جو بہت زیادہ بیوقوف اور پلید ہیں۔ اور اس کے منہ اور آنکھوں سے اسکی بلاوت صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ بلاد مغرب کی بعض زبانوں کا محاورہ ہے کہ کسی شخص کی بیوقوفی ظاہر کرنے کے لئے مچھلی سے تشبیہ دیجاتی ہے۔ لیکن مشرقی ہند کی طرف ایک مچھلی ہوتی ہے جو حد درجہ ذہانت کے ساتھ اپنا شکار حاصل کرتی ہے۔ جسوقت وہ کسی بحری کیڑے کو اپنی غذا بنانی چاہتی ہے تو نہایت آہستگی سے جاکر کچھ فاصلہ پر سکون کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے اس کے بعد وہ پانی کی ایک بوند نہایت قوت اور تیزی کے ساتھ اپنے شکار کی طرف پھینکتی ہے جس سے چند لمحوں کے لئے وہ کیڑا یا جانور بدحواس ہو جاتا ہے اور اس کے بعد ہی یہ مچھلی جھپٹ کر اسکو کھا جاتی ہے

دنیا میں پانی کی قوت اسوقت تجارت کا دارو مدار کوئلہ اور پٹرول پر ہے، لیکن اگر یہ دونوں چیزیں آج مفقود ہو جائیں تو بھی انسان بیکار نہیں بیٹھ سکتا کیونکہ پھر اس کے پاس پانی ایک ایسی چیز ہے جس سے وہ کام لیا جا سکتا ہے، چنانچہ اب ممالک یورپ میں اسطرف خاص توجہ صرف کی جا رہی ہے اور مستقبل قریب میں زیادہ تر اسی سے کام لیا جائیگا۔

پرندوں کا فائدہ علماء طبیعین کی رائے ہے کہ اگر چڑیاں نہ ہوتیں تو نباتات دنیا سے مفقود ہو جاتے، کیونکہ وہ کیڑے جو پرندوں کی غذا بنجاتے ہیں نباتات کو تباہ کر دیتے اور انسان کسی تدبیر سے انہیں دفع نہ کر سکتا۔ اب بھی کہ حشرات الارض کی کھانے والی بیشمار چڑیاں موجود ہیں، ہر سال کچھ نہ کچھ نقصان کھیتوں اور باغوں کو ان کیڑوں سے پہونچتا رہتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۳ء میں جو اندازہ اس نقصان کا علماء طبیعین نے لگایا تھا اس کی مقدار ۵۹ ملین گنی تھی۔

بعض پرندے تو ایسے ہیں جن کی غذا صرف یہی کیڑے ہیں، بعض ایسے ہیں جو چند ہفتوں تک اپنے بچوں کو بھی کھلاتے ہیں چنانچہ ایک گھونسلے کا روزانہ خرچ ایکہزار کیڑے ہیں۔ بعض چڑیاں کیڑوں کے انڈے کھاتی ہیں اور اسطرح حشرات الارض کی پیدائش پر بھی اثر پڑتا ہے۔

سب سے زیادہ طویل دن دن کے طویل ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آفتاب خط استوا سے ہٹ کر شمال کیطرف مائل ہو کر طلوع کرے پھر جو مقام خط استوا سے جسقدر زیادہ شمال کی طرف ہٹا ہوا ہوگا وہاں اسی قدر زیادہ طویل دن ہوگا۔ چنانچہ لندن میں دن کا ۱۶½ گھنٹہ تک طویل ہو جاتا ہے۔ ہمبرگ میں ۱۷ گھنٹے تک، اسٹاکہلم میں ۱۸½ گھنٹے تک، پٹروگراڈ میں ۱۹ گھنٹے تک ٹورینا میں ۲۲ گھنٹے تک اور قطب کے قریب ۲۴ گھنٹے تک پہونچ جاتا ہے۔

لیکن آپ کو یہ سُنکر حیرت ہوگی کہ ناروے کے شمال میں ورڈبری ایک مقام ہے، جہاں کا دن ۶۲ دنوں کے برابر ہوتا ہے اور ۲۱ مئی سے لیکر ۲۲ جولائی تک آفتاب غروب نہیں ہوتا۔

نقصان علمی جاپان کے زلزلہ سے جسطرح انسانی جانوں کو غیر معمولی نقصان پہونچا ہے، اسیطرح علمی نقصان بھی کچھ کم نہیں ہوا۔ ٹوکیو کے کتب خانہ میں سات لاکھ کتابیں موجود تھیں، جو سب کی سب زلزلہ کی آتش فشانیوں کے نذر ہو گئیں۔ اسکی کمی پوری کرنے کے لئے یہ تدبیر اختیار کی گئی ہے کہ لندن کے شام دار العلوم، ہدیۃً اپنے ہاں کی کتابیں جاپان کو روانہ کریں ہرچند یہ ظاہر ہے کہ وہ نادر کتابیں جو برٹش میوزیم یا انڈیا آفس لائبریری میں پائی جاتی ہیں کسی طرح منتقل نہیں ہو سکتیں اور محض چند سوسائٹیوں کا کچھ کتابیں فراہم کر دینا، اس عظیم الشان نقصان کی تلافی کسی طرح نہیں کر سکتا تاہم لندن کے ارباب علم کا یہ خیال قابل قدر ضرور ہے اور ہمیں امید ہے کہ دیگر ممالک یورپ بھی اس کی تقلید میں عملی حصہ لینگے

امریکہ اور تمباکو نوشی امریکہ میں میخواری کا تو سدباب ہو گیا ہے، لیکن اس کے بجائے دوسری بلا تمباکو نوشی کی مسلط ہو گئی ہے جنگ سے پہلے ۱۹۱۴ء میں وہاں ۵۰۰ ملین سگار تیار کئے گئے لیکن ۱۹۱۷ء میں ان کی تعداد ۶۰۰ ملین تک پہونچ گئی ہے۔

کم سرمایہ والوں کے لئے وسائلِ معاش

کپڑے کے پھول بنانا:- جسطرح کاغذ کے پھول بنتے ہیں اسیطرح کپڑے کے پھول بھی تیار کئے جاسکتے ہیں۔ اور نہایت معقول قیمت پر بازار میں فروخت ہوسکتے ہیں۔ شروع شروع میں ایک دو دن کسی باغ و بہاری بنانیوالے سے کاغذ کے پھولوں کا تراشنا سیکھا جائے۔ اور چار پانچ روز برابر کاغذ کے پھول بنانے کی مشق کی جائے۔ جب کاغذ کے پھولوں پر ہاتھ صاف ہوجائے تو کپڑے کے پھول بنانا نہایت آسان اور ایک معمولی سی بات ہے۔ پہلے تو جس رنگ کا پھول بنانا ہو کپڑے کو اسی رنگ میں رنگ دیا جائے۔ اس کے بعد رنگے ہوئے کپڑے کو گوند کے پانی میں اچھی طرح کلف دیکر سایہ میں خشک کرلیں۔ کپڑہ کو کلف دینے کے بعد اچھی طرح صاف کرلینا چاہیئے تاکہ اسمیں کوئی خلبلی باقی نہ رہجائے۔ جب کپڑہ خشک ہوجائے تو اسکو کاغذ کی طرح کاٹ کر پھول بنالیں اور پھول پتیوں کو قینچی کے دونوں پھلوں میں دبا کر اسطرح کھینچیں کہ انمیں کسی قدر پھول کی پتیوں کیطرح خم پیدا ہوجائے۔ مثلاً۔ اگر آپ کو گلاب کا پھول بنانا ہے تو سلیم شاہی سے یا کیک کے ٹکڑے یا موٹی ململ کو گلابی رنگ میں رنگ لیجئے اور اچھی طرح گوند کا کلف دیدیجئے جب کپڑہ خشک ہوجائے تو گلاب کی صورت میں پتیاں تراش لیجئے اور بعد میں ان کو بچا کر کے گلاب کا پھول بنا لیجئے۔ اگر پتیاں بنانی ہوں تو سفید بالاطرقہ پر کپڑہ کو سبز رنگ کر گلاب کی پتیوں کی شکل کی پتیاں تراش لیجئے۔ پھولوں کی پتی پتلی اور نازک ٹہنیوں کے لئے کسیقدر موٹا تار استعمال کیا جاتا ہے اور اسپر بغیر کلف کا سبز رنگا ہوا کپڑہ لپیٹ دیتے ہیں اسیطرح ریشم کے پھول بھی تیار ہوسکتے ہیں اور نہایت معقول قیمت پر بازار میں فروخت کئے جاسکتے ہیں۔ بعض لوگ اس قسم کے پھولوں کا گلدستہ بنا کر مٹی کے ایک خوبصورت اور نازک گملہ میں فروخت کرتے ہیں۔ ایک معمولی عقل کا جاہل شخص بھی اس قسم کے پھول بنا کر ڈیڑھ دو روپیہ روز بآسانی پیدا کرسکتا ہے۔

کپڑے پر ابھری ہوئی پھول بنانا ابھرے ہوئے پھولوں کے گچھے کے غلاف اور گاڑیوں کے گدے ولایت سے تیار ہوکر آتے ہیں اور انگریزی دوکانوں پر کثرت سے بکتے ہیں یہ گدے تکیوں کے غلاف وغیرہ عورتیں گھروں میں بیٹھکر بآسانی تیار کرسکتی ہیں۔ اس قسم کی پھول پتی بنانے کی مشین ولایت سے آتی ہے۔ جو کہ محض ہاتھ کے اشارہ سے کام کرتی ہے ایک طرف سے اس مشین میں ڈورا پڑتا جاتا ہے اور دوسری طرف بیل بوٹے بنتے چلے جاتے ہیں۔ یہ مشین ہاؤس آف امپیریل مشین کے نام سے مشہور ہے قریب قریب ہر شہر میں دوکانوں سے [illegible] مشین کے ساتھ ایک کاپی بھی آتی ہے جسپر مختلف جانوروں کی تصویریں اور پھول بوٹے بیلیں وغیرہ علحدہ علحدہ بنی ہوتی ہیں۔ ان تصویروں اور پھولوں پتیوں کے چہرے علحدہ کاغذ پر بنالیجاتے ہیں اور انکو قینچی سے کاٹکر قلعی یا اور کسی دبیز کپڑے پر چسپاں کردیتے ہیں۔ اس کے بعد ان ہی پھول پتیوں پر اس مشین کو چلاتے ہیں۔ تو ابھرے ہوئے بیل بوٹے تیار ہوجاتے ہیں۔ اس مختصر سی مشین سے تھوڑے سے وقت میں بہتر سے بہتر کام تیار ہوسکتا ہے۔ تکیہ کے غلاف میز پوش گاڑی کی گدیاں اور اس قسم کی دوسری چیزیں بازار میں خاطر خواہ قیمت پر فروخت ہوسکتی ہیں۔ معمولی عقل والا ہی اس مشین کے ذریعہ سے دو ڈھائی روپیہ روز نہایت آسانی سے پیدا کرسکتا ہے۔

صابون بنانا صابون کا رواج دن بدن اسقدر ترقی پر ہے کہ ہندوستان میں صبح سے شام تک ہزارہا روپیہ روز کا ولایتی صابن استعمال ہوجاتا ہے۔ صابون کا کام پانی سے نکلنے والا ہے۔ چونکہ ضرورت کی چیز ہے۔ ہر شخص اسکا حاجتمند ہی نہیں بلکہ محتاج ہوگیا ہے۔ آجکل صابن ہی انسانی زندگی کی ضروریات کا ایک جزو شمار کیا جاتا ہے۔ غریبوں اور امیروں کو اسکی یکساں ضرورت ہے۔ صابون نہانے اور ہاتھ منہ دھونے ہی کے کام نہیں آتا۔ بلکہ کپڑے دھونے کے کام میں اس سے کہیں زیادہ آتا ہے دھوبی صابون کے بالکل محتاج ہوگئے ہیں۔ بلا صابون کی مدد کے کپڑے صاف ہی نہیں کرسکتے۔ اگر صابون تیار کیا جائے تو خاطر خواہ نفع حاصل ہوسکتا ہے۔ سب سے زیادہ ہاتھ منہ دھونے کے صابون کی نکاسی ہے اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ تین سیر کاسٹک سوڈے کو سات سیر پانی میں خوب حل کرلیں اور اسمیں اکیس سیر ناریل کا نہایت عمدہ تیل اور نہ ہو تو کوئی عطر ملا دیں جب یہ سب چیزیں بخوبی مل جائیں تو جبس گھنٹہ اسکو اسی حالت میں ڈھک کر رکھا رہنے دیں جب سخت ہوجائے تو اسکی ٹکیاں کاٹ لیں اور انکو سانچے میں دبا کر کسی خوبصورت شکل کا بنالیں اور کاغذ کے بکسوں میں تین تین چھ چھ ٹکیاں رکھ کر ولایتی صابنوں کی طرح فروخت کریں جس شکل کا صابون بنانا منظور ہو اسی شکل کا سانچا بھی سانچا بنانیوالے سے تیار کرالیں۔ اور اس سانچے میں جو صابن اور کارخانہ کا نام لکھنا چاہو وہ بھی کھدوالیں۔ رنگ اور سانچا دیدہ زیب ہونا چاہیئے۔ خوشبو کا خصوصیت سے خیال رکھا جائے۔ رنگ و خوشبو فنا کی چیز ہے جس قسم کا رنگ یا خوشبو آپ رکھنا چاہیں وہی قوام میں ملادیں رنگ و خوشبو اگر ولایتی ہو تو زیادہ بہتر ہے چونکہ انگریزی دوا فروشوں کے ہاں سے نہایت معمولی قیمت پر دستیاب ہوسکتی ہے سانچے ہر قسم کے ہر شہر میں خوبصورت سے خوبصورت اور نقشہ کے عمدہ تیار ہوسکتے ہیں۔ آئندہ کسی اشاعت میں کپڑہ دھونے کے صابون۔ کاربولک صابون۔ نیم کے صابون۔ جماعت بنانیکے صابون وغیرہ کے نسخے درج کئے جائینگے۔

نوٹ:- جس برتن میں صابون کو جمانا مقصود ہو اُس میں صابون ڈالنے سے پہلے چکنائی لگائی جائے۔

سوالات مذہبی

(۱۰۷۶) قیامت میں سب سے پہلے کس کا حساب ہوگا۔ (ص ۲۳)

(۱۰۷۷) عمد زمینداری یا مکان وغیرہ از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو اس کا نفع لینا بھی جائز ہے یا نہیں (عبدالحکیم خریدار)

(۱۰۷۸) اسلحہ پر زکوٰۃ دینی واجب ہے یا نہیں (〃)

(۱۰۷۹) فروختگی شراب کے لئے مکان کرایہ پر دینا جائز ہے یا نہیں (〃)

(۱۰۸۰) مسلمان کو سیونگ بنک یا دیگر بنک میں روپیہ جمع کر کے سود لینا چاہئے یا نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں لو مگر خیرات کر دو۔ بعض کہتے ہیں مت لو۔ بعض کہتے ہیں خرچ کر سکتے ہو گناہ نہیں ہے۔ لہٰذا مفصّل طور پر اس مسئلہ کو حل کرنا چاہئے۔ تاکہ اس مسئلہ سے سب مسلمان آگاہ ہو جائیں (شاہد علی خریدار)

طبّی

(۱۰۸۴) کان کے پاس ایک سفید داغ ہے جو کہ میرے ۱۱ برس کی عمر سے تھا۔ مگر اب میری عمر ۲۰ سال سے زائد ہے۔ ابھی تک وہ یوں ہی تھا نہ بڑھتا تھا نہ گھٹتا تھا۔ ۱۱ برس سے ۱۶ برس تک وہ بدستور رہا مگر بعد ۱۶ برس کے وہ بڑھنے اور اسوقت دوانی کی برابر ہو گیا ہے اور اس میں کچھ سوزش بھی ہوتی ہے۔ ایسا نسخہ درکار ہے جس سے یہ شکایت جلد رفع ہو جاوے۔ (ص ۲۳)

(۱۰۸۵) درد شقیقہ کا مجرب و مؤثر نسخہ مطلوب ہے۔ (ادیب خریدار)

(۱۰۸۶) دانتوں میں درد رہتا ہے اور دمواد نکلتا ہے۔ مجرب نسخہ درکار ہے۔ (احمد ظہیر الحق۔ خریدار)

(۱۰۸۷) جریان کا کم قیمت اور مجرب نسخہ درکار ہے۔ (محمد عمر خریدار)

(۱۰۸۸) درد سر بہت شدت سے ہوتا ہے مجرب نسخہ درکار ہے۔ (بی۔ آر۔ ٹی خریدار)

(۱۰۸۹) عرصہ دو ماہ سے ذیابیطس کی شکایت ہے۔ ڈاکٹروں سے استحان کرایا وہ کہتے ہیں۔ کہ پیشاب میں شکر آتی ہے حکیموں کا بھی علاج کیا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ کوئی صاحب براہِ کرم مجرب نسخہ تحریر فرمائیں۔

صنعتی

( ) فوٹو گرافری بغیر اُستاد کے سیکھنے کی کونسی کتاب ہے۔ اور وہ کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکتی ہے (ص ۲۳)

متفرّق

(۱۱۱۹) شمس تبریز کے والدین کے نام کیا ضرور ت ہو (ص ۲۳)

(۱۱۲۰) تاریخ شیر جو حکم اکبر بادشاہ لکھی گئی ہے اور طبقات ناظری اور تاریخ نظامی و ماثر الامرا چھاپہ جلد کہاں سے اور کس قیمت پر ملیگی۔ (اکبر علیخاں خریدار)

(۱۱۲۱) ایلچ بوریں کونسے افغانوں میں نواب ہوئے ہیں۔ اور اب کونسے خاندان کے نوابوں سے نوابی جاگیر انگریزی ہو گئی اگر کسی صاحب معلوم ہو تو مطلع فرمائیں۔ (〃)

(۱۱۲۲) کتاب یوسف و زلیخا فارسی دیسی کے ہر ایک بیت کے پہلے مصرعہ سے یوسف علیہ السلام اور دوسرے مصرعہ سے زلیخا کا نام بنتا ہے۔ اور ہر دو مصرعہ سے مصنف کا نام بنتا ہے۔ اس کے طریقہ سے کوئی صاحب مطلع فرمائیں کہ کس حساب سے بنتا ہے۔ اور اگر حساب کی کوئی کتاب ہو تو وہ کہاں سے اور کس قیمت پر ملتی ہے۔ (عبدالحکیم خریدار)

(۱۱۲۳) کیا کوئی اسلامی کمپنی بیمہ کرانے والی ہندوستان میں موجود ہے اور اگر ہے تو کہاں ہے (〃)

(۱۱۲۴) شاہ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی قصیدہ کے مطابق نزول دجال وغیرہ کا سنہ ۱۳۴۰ھ حساب سے آتا ہے مگر کوئی نشان وغیرہ ظاہر نہیں ہوئی۔ کیا کوئی اور سند اس قابل ہے جس سے پتہ لگ سکے۔ کہ قیامت کتنے عرصہ تک آنے والی ہے۔ (عبدالحکیم خریدار)

(۱۱۲۵) کرگر یعنی کپڑا بننے والی مشین کا سیڈل کہاں سے آتا ہے پتہ مطلوب ہے۔ (احمد علی الحق خریدار)

(۱۱۲۶) میرے بھتیجوں کے نام تاریخی رحمٰن و کریم سے ایسے بتائیں جس میں سنہ ۱۳۴۲ ہجری نکلتے ہوں (محمد عمر خریدار)

(۱۱۲۷) پرانی جیبی اور ٹائم پیس اور گھنٹے کونسی کمپنی خریدتی ہے۔ (شیخ چاند۔ خریدار)

(۱۱۲۸) نفافے بنانے کی مشین کی جن صاحب کو ضرورت ہو

وہ پتہ ذیل سے طلب کریں۔

پتہ:۔ ملک رحمت اللہ۔ کالری دروازہ۔ گجرات۔

(۱۱۲۹) کلکتہ کے شیشے والوں کا پتہ مطلوب ہے۔ (حزیدار کاکل زرین)

(۱۱۳۰) ہر ایک قسم کی چکن نکالنے کی مشین کا پتہ مطلوب ہے۔ (ع)

(۱۱۳۱) ایک ہینڈ پریس معہ کل چھاپنے کے سامان کے بالکل نیا ہے حروف انگلش میں سیسے کے ٹائپ کے ہیں قیمت صرف ۱۵۰ علاوہ محصول جن صاحب کو ضرورت ہو پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

پتہ:۔ اے۔ ایس عبدالقیوم۔ نور مسجد روڈ۔ مقام رائیپور۔ (سی۔ پی) (حزیدار ۴۹۱)

(۱۱۳۲) چربی کی عفونت دور کرنے کے لئے کوئی انگریزی دوا مطلوب ہے۔ (محمد مہر الدین حزیدار)

جوابات

(۱۰۹۵) آئینہ جرم نامی کتاب ارگو پتہ ذیل سے طلب فرمائیے۔ صاحبزادی جناب نواب محمد منزل اللہ خاں صاحب مقام بھیکم پور جدید۔ علیگڈھ۔

( ) نقاد۔ مخزن۔ معارف۔ تمدن۔ عصمت۔ پردہ نشین وغیرہ وغیرہ کے پرچے بندہ سے دستیاب ہو سکتے ہیں پتہ:۔ رحمت اللہ خاں کلرک ٹی۔ ٹی۔ ای سیکشن این ڈبلیو ریلوے۔ لاہور۔

( ) دوا کی گولیاں بنانے کی مشین کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کیجئے۔

پتہ:۔ عبدالرب صاحب مدرس مسلم ہائی اسکول انبالہ شہر۔

( ) مفصل حال مریضہ کا لکھ کر مینجر دواخانہ ہاشمی دہلی سے خط و کتابت کریں۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

( ) مرکب سیلان الرحم دواخانہ ہاشمی دہلی سے منگوا کر استعمال کریں۔ (")

( ) مینجر دواخانہ ہاشمی دہلی سے مفصل حال لکھ کر دوا طلب کریں۔ (")

( ) مینجر دواخانہ ہاشمی دہلی سے دوا طلب کریں (حکیم محمد ظہیر علی)

رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۲ھ

میں

رسالہ دین و دنیا کے متعلق

ایک غریب فنڈ کا افتتاح

اگرچہ رسالہ دین و دنیا کی سالانہ قیمت صرف دو روپے ہے اور شاہی صرف ایک روپیہ۔ پھر بھی دفتر میں بہت سے خطوط ایسے لوگوں کے موصول ہوتے رہتے ہیں جو مسلمان ہیں غریب ہیں۔ دین و دنیا کے مطالعہ سے دینی اور دنیاوی فوائد حاصل کرنے کے متمنی ہیں لیکن اپنی عسرت اور تنگدستی سے مجبور ہو کر یہ معمولی قیمت بھی ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اور اس لیئے اظہار شوق کے ساتھ اپنی مجبوری و معذوری ایسے دردناک الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ کلیجے پر چوٹ لگتی اور آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔

ادھر دین و دنیا کی مالی حالت اس قدر کمزور اور نازک ہے جو کسی مزید رعایت اور مزید اشاعت کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن باوجود اس کے ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ فی غریب حزیدار آٹھ آنہ کی رعایت ہم دیں گے اور ۸ر "غریب فنڈ" بطور امداد دیگا اور صرف ایکروپیہ سالانہ حزیدار سے لیا جائے گا۔

چنانچہ یکم رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۲ ہجری سے رسالہ دین و دنیا کی غریب فنڈ کا افتتاح کر دیا جائے گا۔ دین و دنیا کی ہزارہا متمول، ذی ثروت اور اولوالعزم ناظرین اور حزیداروں سے امید ہے کہ وہ اپنے مفلس نادار اور کم استطاعت بھائیوں کے لیئے اس "غریب فنڈ" میں ذوق و شوق اور خندہ پیشانی کے ساتھ حصہ لیں گے اور خوشگوار تبسم کے ساتھ اُن کی مالی امداد کر کے اُن کو رسالہ دین و دنیا سے دینی دُنیوی۔ علمی اور عملی فوائد حاصل کرنے کا موقع دینگے اور خود عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں گے۔

اس فنڈ کے متعلق تمام آمد و خرچ وغیرہ کے حسابات باقاعدہ دین و دنیا میں شائع ہوتے رہیں گے۔ نیز جو غریب بھائی دین و دنیا خریدنا چاہتے ہیں فوراً ایک ایکے دیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں۔ نیازمند مینجر

انشائے لطیف

اُٹھ

اُٹھ اُو ناکام تمنا اُٹھ۔ سنبھل او مایوسِ طلب سنبھل۔ تیرے ٹوٹے ہوئے دلمیں رحمت جلوہ نما ہوئی ہے۔ تیرے خونی آنسوؤں پر شیت کو ترس آگیا ہے۔ تیری کمزور دست و بازو کو توفیق نئی طاقت عطا کر رہی ہے۔ ہمّت کا فرشتہ تیری مدد کو تیار ہے۔ تدبیر اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ حاضر ہے تقدیر پکارتی ہے کہ ایکبار اور مجھے آزما۔

ہستی کے سمندروں میں تدبیر کے جہاز ڈال دے۔ زندگی کی کشاکشوں کے لئے تیار ہو جا۔ دلکو صبر کی تلقین کر۔ دست و پا کو سرگرمی کی تعلیم دے۔ دماغ کو ایجاد و اختراع کا سبق پڑھا۔ کانٹوں میں اُلجھ مگر پھولوں سے دامن بھرے خوشوں پر غوطے کھا لیکن گوہرِ مقصود کو نہ چھوڑ۔ تکلیف اُٹھا۔ راحت کے لئے۔ رنج و غم برداشت کر۔ مسرت کے لئے۔

اُو وادیٔ ناکامی کے۔ اہرو۔ آنکھ اُٹھا اور منزلِ مقصود کی راہ دیکھ۔ اُو قعرِ ذلت کے اُفتادہ۔ سنبھل اور شوق و محنت کے پردوں سے باہر نکل۔

(ایڈیٹر)

عیشِ ابدی

(از شوکت علی فہمی میرٹھی)

شراب کا دور چل رہا تھا۔ رقص و سرود کی محفل گرم تھی۔ سارنگی کی دلکش آواز سے بیخود ہو کر مئے عیش کے متوالے گریباں تار تار کئے دیتے تھے۔ طبلہ کی آواز صبر و سکون کو رخصت کرنے کے لئے نقارہ کا کام دے رہی تھی۔ رہزن ایمان دشمن دین مہوش کی نغمہ سرائیوں پر اہلِ محفل کے سر پھل جاتے تھے۔ ہر شخص اس کافر کے ادنیٰ سے اشارہ پر دل و جان قربان کرنے کے لئے تیار رہتا۔ گستاخ بادصبا اگر کبھی اس کی زلفِ شبگوں کو چھیڑ دیتی تھی تو اہلِ محفل کے دلوں پر سانپ لوٹ جاتے تھے۔ اُس کے ابرو کا اشارہ محفل کو بات کی بات میں رکشِ مقتل بنا دیتا تھا۔ اس کی دلکش آواز حاضرین پر جادو کا اثر کر رہی تھی۔ ہر فرد بشر تصویرِ حیرت بنا ہوا خاموش نظر آتا تھا۔

شمع کافوری جسکی ہلکی ہلکی روشنی نے محفل میں ایک خاص کیفیت پیدا کر دی تھی۔ ایک گوشہ میں فانوس کا برقعہ اوڑھے کھڑی تھی اور اہلِ محفل کی ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر جل رہی تھی۔ اشرف المخلوقات کی پستہ اور نازیبا حالت اس سے نہ دیکھی گئی اس نے صبح کا کام لینا چاہا مگر وہ ناکام رہی۔ اس کا نرم و نازک دل دکھا اسپر رقت طاری ہو گئی اور زار و قطار رونے لگی۔ اس کے رخساروں پر آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ وہ سسکیاں اور سنبھلکر حاضرین کی طرف نگاہ آتشیں سے دیکھا اور زبانِ حال سے کہنے لگی کہ اے عیش کے متوالو۔ آنکھیں کھولو ہوش میں آؤ۔ دنیائے ناپائدار میں عیش و آرام کے خواہاں نہ بنو۔ اگر تم عیش چاہتے ہو اگر تم راحت کے طالب ہو تو عیش ابدی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ عیش جسکو تم عیش سمجھے ہوئے ہو۔ ایک خواب ہے۔ ایک تصویرِ خیال ہے۔ ذرا آنکھیں کھولو غفلت کی نیند سے بیدار ہو۔ تم سراب کے دھوکے میں آگئے دنیوی عیش کے خیال نے تمہارے دماغ کو بالکل معطل کر دیا۔ سیاہ کاریوں نے تمہاری دل سیاہ کر دیے۔ تم کیسے اشرف المخلوقات ہو۔ تم کو اچھے بُرے کی بھی تمیز نہ رہی۔ شغلِ شراب نے تمہارے دل سے روزِ حساب کے خوف کو دھو ڈالا۔ تم سب کچھ سنتے ہو مگر بہرے ہو۔ تم سب کچھ دیکھتے ہو مگر اندھے ہو۔ محفل کی ہر ایک شے عیشِ ابدی کی خواہاں ہے مگر تم نہیں۔ ممنل کا ذرہ ذرہ یادِ خدا میں مشغول ہے مگر تم غافل ہو۔ تمہارے کانوں کے پردے غفلت کے پردے بنگئے ہیں۔ ذرا گوشِ حقیقت نیوش کھولو اور سنو کہ طبلہ اللہ ہو کی صدا سے گردوں کو ہلا رہا ہے۔ سارنگی کے ہر تار سے تو یہی ہے ہُو کی آواز نکل رہی ہے۔ چشمِ عبرت کو کھولو اور دیکھو کہ صراحی نشۂ معرفت میں جھوم رہی ہے۔ پیمانہ حالتِ وجد میں ہے۔ ہر ایک پھول سے وحدت کی بو آرہی ہے۔ وہ دشمن ایمان شمعِ رو جسکے تم سب پروانے بنے ہوئے ہو۔ وہ بت جس کے تم سب پجاری ہو۔ ذرا غور سے دیکھو کیا ہے۔ چشمِ عبرت کو کھولو گے تو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ پیکرِ حسن خاک کا ڈھیر ہے اور خاک ہی میں مل جائیگا یہ تمام سامانِ عیش جسپر تم ہزار جان سے قربان ہو۔ اس خدائے پاک کی قدرت کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ مصنوع پر کیوں مٹے ہو۔ صانعِ حقیقی پر مٹ جاؤ فنا ہو جاؤ۔ اپنے عشقِ مجازی کو عشقِ حقیقی سے بدل ڈالو۔ میری طرح دنیائے ناپائدار کے شعبدوں کو چھوڑ کر اس ذاتِ حق سے لو لگاؤ۔ تمام تمام رات ایک پیر سے کھڑے ہو کر اسکی عبادت میں مشغول رہو۔ اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور میری طرح آٹھ آٹھ آنسو روؤ اور اپنی ہستی کو فنا کر دو تو تم کو بھی عیشِ ابدی حاصل ہو جائے گا۔

تیری یاد میں

(از مولانا زاہد القادری صاحب)

صبح صادق کا وقت ہے آسمان پر ہلکی ہلکی روشنی نمودار ہو چلی ہے میں اپنے مضطرب دل کو لئے فرشِ زمرد میں پر بیٹھا ہوں اور تیری یاد میں مصروف ہوں۔

تو مجھے نظر نہیں آتا ہیں تیری محبت میں سرشار ہوں تیری جستجو میں پریشان ہوں معلوم نہیں تو مجھے کیوں بھول بیٹھا ہے۔ میں نیلگوں آسمان کے رستے بسنے والے ننھے ننھے ستاروں پر رشک کرتا ہوں۔ وہ تجھے دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔

کاش میرے داغ دل بھی روشن ستارے بن جاتیں۔ انہیں تیرا جلوہ نظر آئے رات کے وقت جب ساری دنیا آغوشِ خواب میں آرام کرتی ہے میں گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر تجھے یاد کرتا ہوں اور تیرے دیکھنے کے لئے بیقرار ہوتا ہوں لیکن تُو نظر نہیں آتا میری آرزوئیں دم توڑنے لگتی ہیں میری تمنائیں خاک میں مل جاتی ہیں اور میری خوشیاں غم سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔

میں تیرے وصل کا طلبگار تیرے کرم کا خواستگار ہوں میرے عشق کی لاج رکھ لے جلوہ دکھا دے پیام وصل سنا دے میں تیرا ہوں تو میرا ہے اپنے رحم و کرم سے اپنے فضل و احسان سے میری دعا قبول کر۔

میں تیرے دیدار کا مشتاق ہوں تو میری آنکھ سے اوجھل ہے میں بیتاب ہوں بیقرار ہوں۔ کیا میں مایوس ہو جاؤں اور یہ سمجھ لوں کہ تُو مجھے نہیں ملیگا۔

نہیں، ہرگز نہیں میں ناامید نہیں ہو سکتا۔ پیام "لاتقنطو" میرے دل کو تسکین دیتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تُو ضرور ملیگا۔

پھر کب تک تلاش کروں کب تک انتظار کروں میں بے چین ہوں۔ میں بیتاب ہوں۔ میرے لئے جینا عذاب۔ زندگی مصیبت۔ اور جان آفت ہے۔

مجھے دولت معرفت اور چشم بصیرت عطا فرما میں شجر میں حجر میں کوہ میں دریا میں۔ دن میں رات میں اور کائنات کے ہر ذرّے میں تیرا ہی جلوہ دیکھوں میری شوق میں ڈوبی ہوئی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھتی ہیں اور ستاروں کی ننھی ننھی نورانی کرنوں سے کہتی ہیں کہ مجھے میرے محبوب کا جلوہ دکھا دو لیکن کامیابی نہیں ہوتی۔

میں باغ میں جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ بلبل شاخ گل پر بیٹھ کر نغمۂ عشق گاتی ہے دلکش راگنیاں سناتی ہے تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی اپنے محبوب کو اپنا درد دل سناؤں۔ اسکی جدائی کے دلگداز سُروں اور عالم بیخودی میں یہ کہوں کہ ؎

شب کو ہو جاتی ہے جب شورشِ عالم خاموش
ہم فضا میں تری آواز سنا کرتے ہیں

ڈاکٹر

(شوکت تھانوی صاحب میرٹھی)

اگر کوئی دل جلا سوال کرے کہ کیوں صاحب "مرض زیادہ خطرناک ہو کہ ڈاکٹر؟" تو تاجر بکا اس سوال کا مضحکہ اڑا دیں گے۔ لیکن ایک تجربہ کار بیباختہ جواب دیگا کہ "ڈاکٹر" ڈاکٹر۔ ہاں بیشک ڈاکٹر۔ ملیریا۔ انفلوئنزا۔ ہیضہ۔ طاعون اور زیر بسٹریا یعنی اخفاء الرحم غرض جملہ امراض سے زیادہ خطرناک ہے۔ میں یہ بات خائف نہیں ڈاکو سے نہیں ڈرتا۔ لیکن ڈاکٹر کا نام آتے ہی کانپ اُٹھتا ہوں کیوں؟ اس لئے کہ جو روپیہ ڈاکو مجھ سے اس قدر پیار کرتا ہے میرے پاس اور میرے گھر موجود ہے۔ لیکن ایک ڈاکٹر میرا کفتا نہیں کرے گا۔ وہ مجھ سے قرض منگوا کر اپنی حریص جیب کو پُر کرے گا وہ مجھے مجسم اصطباح اور روبناہ عرق بنا کر چھوڑے گا۔

سُنائے جا

(از جناب ماسٹر امیر حسن صاحب نازسیالکوٹی)

صدیوں کی بھولی ہوئی کہانیاں۔ مدتوں کے فراموش ہوئے قصے صداقت کی زبان میں سچائی کے لفظوں میں سُنائے جا۔ عشق حقیقی کی ولولہ انگیز داستانوں کو معرفت الٰہی کے جوش پیدا کرنے والے قصوں کو سُنا۔ اور بار بار سُنا۔

جہالت اور لاعلمی کی نیند سے بند ہوئی آنکھیں بزرگان سلف کے زرّیں کارناموں کا تذکرہ سُنکر کھل رہی ہیں۔ تغیرات زمانہ اور انقلابات عالم کی دستبرد سے پژمردہ ہوئے ہوئے دل احساساتِ اُلفت اور جذباتِ محبت کے ہجوم کے تقاضوں سے مجبور ہو کر ایک نئی زندگی حاصل کرنے کی آرزو میں بیتاب ہو رہے ہیں۔ پامال شدہ تمنائیں جنہیں مایوسیوں کے سرد ہاتھوں نے مدتیں گزریں ٹھنڈا کر دیا تھا۔ اب پھر اُس آتشِ عشق کے احساس سے تپش اندوز ہو رہی ہیں۔ جس کی کرشمہ سازیوں نے کبھی ایران کے آتشکدوں پر توحید کے بادل برسائے تھے برباد ہوئی اُمیدیں جنہیں غلبۂ یاس نے صدیوں سے ناکامی کی تاریک گہرائی میں پھینک دیا تھا۔ پیام امید کی روشن کرنوں کے زندگی بخش نور کا نظارہ کر کے جنبش میں آ رہی ہیں۔ اور اپنی ہاتھوں ہی اپنی خوبیاں کھو دینے والی منتخب شدہ امت اُس جد و جہد کے لئے جس نے کبھی دنیا بھر میں اُسے ممتاز کر دیا تھا پھر مستعد ہو رہی ہے ضروریاتِ زمانہ کی اہمیت سے بے خبر قوم ایک ایسی تحریک کی محتاج ہے جو خون بنکر ہر فرد کی رگوں میں دوڑ جائے۔ پرانے حوصلے پھر آموجود ہوں۔ دیرینہ اُمنگیں پھر ظاہر ہوں۔ اور ملت کی افسردہ طبیعتیں ایک سچے "ناپائدار جوش سے بھر جائیں۔ اس لئے عہدِ سلف کے بزرگوں کے کارناموں پر دورِ جدید کی ضروریات کا رنگ چڑھا۔ اور میٹھی زبان میں اُن واقعات کو دہرائے جا۔ جو کبھی تہذیب اور تمدن کی جان تھے۔ اُس رشتۂ اخوت کو جس نے کبھی دنیا بھر کے مسلمانوں کو منسلک کیا ہوا تھا۔ از سرِ نو تازہ کر۔ گزشتہ اور موجودہ حالت کا دردناک فرق دکھا کر بزم اور رچتے ہوئے لفظوں میں تبیہ کئے جا۔ تاکہ مردہ دل از سرِ نو زندگی حاصل کریں۔ پس اپنی مخصوص روش بنائے جا اور روشن مستقبل کی نوید جانفزا کو لڑکھڑاتے قدموں کو سہارا دے اور دھڑکتے ہوئے دلوں کو تسلی کا پیام سُنائے۔

شاعر ناکام کی یاد میں

آہ وہ کس قدر جلد رخصت ہو گیا۔ اُس شہاب ثاقب کی مانند جو فضا میں نمودار ہوتا ہے اور پیشتر اس کے کہ دنیا اُسکی پُر تجسس روشنی کی طرف متوجہ ہو۔ وہ غائب ہو جاتا ہے۔ وہ بھی اُفق حیات پر ظاہر ہوا اور جس وقت کہ اس کے جوہر قابل سے اہل درد کی محدود دنیا معمور ہونے کو تھی۔ وہ چل بسا جب تک اس

عالم فانی میں رہا۔ اُس نے کسی کا دل نہ دکھایا۔ وہ تنہائی کا شائق اور خلوت کا دلدادہ تھا اور پُر رونق صحبتوں سے گریز کرتا تھا۔ ندی کے ساحل شکست کا ایک ویران اور ناہموار گوشہ اُسکا دلپسند مقام تھا۔ وہاں سرد آہوں اور پُر درد نالوں سے اپنی تخیل کی محفل آراستہ کرتا اپنے جذبات کو لفظوں کا جامہ پہناتا اور کسی نامعلوم حسن کے قدموں پر سر ڈال دیتا۔ یہ اُسکا معمول تھا۔ قدرت نے اُسے ایک فیاض، لگر افسردہ اور پژمردہ دل عطا کیا تھا۔ لوگ اُس کی طرف کم متوجہ ہوتے تھے اور یہ اچھا تھا کیونکہ یہ آدم کے فرزندوں کا کچھ دیوں سے گھبراتا اور اُن کی دل آزار چالوں سے ڈرتا تھا اُس کے دوست تھوڑے تھے مگر دشمن کوئی بھی نہ تھا اُس کی مختصر سی زندگی اُن تاریکیوں سے پاک تھی جو گناہ بنکر حیات انسانی پر چھا جاتی ہیں اور ضمیر کو اندھا کر دیتی ہیں۔ یہ ضرور تھا کہ اُس نے کہیں محبت کی تھی اور یہی وجہ تھی کہ اپنی کہانی کسی کو نہ سنائی۔ اُسکی ناکام محبت کا افسانہ ایک راز سربستہ رہا اور اُس کے ساتھ ہی زمین کی گہرائیوں میں دفن ہو گیا۔

رخصت ہونے والے شاعر نے اپنے بعد کوئی نشان بھی ایسا نہ چھوڑا۔ جس سے پتہ چل سکتا کہ اُس کے درد آشنا دل نے کس کے آغوش حُسن میں پرورش پائی تھی۔ وہ اُداسیوں کی اقلیم میں پیدا ہوا افسردگیوں کی فضا میں پڑھا۔ مایوسیوں نے اُسے اپنا بنا لیا اور موت نے اُسے ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا۔ جب اُس نے ہوش سنبھالا اور بچپن کی مسکراہٹ سے نکلکر جوانی کی آہوں میں قدم رکھا تو وہ محبت کی حسرتوں کے ہجوم میں گھر گیا۔ زندگی کی نامرادیوں نے اُسے آمادہ کیا کہ اپنے ارمانوں کو پراندوہ شعروں کی الم انگیں صداؤں کے پردے میں چھپا دے اور تلخ زندگی کی تلخ فرصتوں کی بے رونقی کو اس مشغلۂ مجور سے آباد کرے۔ چنانچہ بدقسمت نوجوان نغمہائے درد کی ترتیب میں محو ہو گیا۔ اُس کی مصروفیتوں نے اُسے فرصت ہی نہ دی۔ کہ زندگی کی خوشگواریوں سے بہرہ یاب ہوتا۔ اور عالم شباب کی اُمنگوں کی کامرانی سے مسرت حاصل کرتا موت نے وقت کی ایک قلیل سی مدت اُس کے سپرد کی تھی۔ چاہتا تو اُسے شادمانی کے قہقہوں میں بسر کرتا۔ مگر اُس کے حزن پسند دل نے خوشی کے قہقہوں پر سرد آہوں کو ترجیح دی اور رُوتا رُلاتا چلا گیا۔

دنیا میں عیش بھی ہے اور غم بھی۔ حیات فانی کی ہر بہار منزل ہے جب اُسنے جوانی کی منزل پر پہونچا دیا۔ تو دونوں چیزیں پیش کر کے اختیار دیا کہ جس چیز کو چاہے اپنی رفیق زندگی بنائے۔ نوجوان شاعر نے کچھ دیر کے لئے اپنے دل کی گہرائیوں میں ٹٹولا۔ ایک آہ کی۔ اور غم کو منتخب کر لیا۔ اُسوقت سے لیکر مرتے دم تک اُس نے اپنی زندگی کے ہر لمحے کو آنسوؤں کی لگاتار بارش سے شاداب رکھا اور اپنے تھوڑے سے سفر حیات کو اشک فشانیوں میں ختم کر دیا۔ اکثر حضرات کا خیال ہے کہ اگر وہ محبت نہ کرتا تو اچھا تھا مگر ایسا ہوتا ہی کیوں۔ قضا و قدر سے ایک کام اُس کے سپرد کیا تھا اور وہ اُسے کرتا تھا۔ سوائے خدا کے کوئی صحیح اندازہ نہیں لگا سکتا۔ کہ وہ کہانتک کامیاب ہوا۔ مگر عالم تنہائی کی خموشی شاہد ہے کہ اُس نے اپنی ننھی سی عمر کے لمحوں کو خون کے آنسوؤں سے رنگین کر دیا۔ جب اُس کی روح گریاں جسم کی پابندیوں سے آزاد ہو رہی تھی۔ اگر اُسکا کوئی آشنا پاس ہوتا تو ممکن تھا کہ وہ اپنی حیات ناکام کی عبرتناک داستان اُسکو سنا دیتا۔ مگر اُس کی موت دشت غربت میں ایسی جگہ واقع ہوئی جہاں کوئی بھی موجود نہ تھا۔

اب وہ ایک تودۂ خاک ہے۔ جس کے بقا کا مسئلہ بگولوں کی تند اور تیز گردشوں کے سپرد ہے صحرا کی بسیط فضا اُس کی بے وقت موت پر وقف ماتم ہے اور اسکی خاک کا ہر ذرہ۔ شکوہ سنج بربادی،

مال کی حسرتیں

(ایک غم نصیب کے حالات)

مرنیوالے! کس زباں سے میں کہوں مردہ ہے تو — پھر رہی ہر شکل تیری اب بھی آنکھوں میں مری
لوگ سمجھے ہیں تجھے مردہ، مگر زندہ ہے تو — موت کی سرحد سے اب باہر ہے تیری زندگی

نقش ہے دل پر تری اک اک ادا جانفزا — کان کو بھی یاد ہیں تیری ترنم پاشیاں
غنچۂ سربستہ تھا تو ہائے کیوں مرجھا گیا، — یہ تو دن تھے پھولنے پھلنے کے اے خلد آشیاں

زندگی سے تیری وابستہ نہیں ماں کی حسرتیں — مرگ بے ہنگام نے سب کو ملایا خاک میں
رہ گئیں ناکام اس کھیا کی ساری ملتیں — گردش ایام نے سب کو ملایا خاک میں

اف! تری وہ نزع کے دم کی نگاہ واپسیں — دیکھتی تھی جسکو وہ بے کس کلیجہ تھام کر
زندگی تھی تیری یا اک خواب حسرت آفریں — ڈھونڈھتی ہو آنکھ مل مل کر جسے ہر سو نظر

تیری آئین وفا کا کیا یہی ہے اقتضا؟ — تشنۂ دیدار صورت کو تری ترسا کریں
ہو بھی سکتی ہے کوئی تدبیر ایسی سچ بتا؟ — تو نہیں دیکھا کرے اور ہم تجھے دیکھا کریں

اے غریق بحر غم اے نامراد زندگی! — ڈوبتے یوں تو لب ساحل کبھی دیکھا نہ تھا
آہ تیری پاؤں کو لغزش ہوئی تو کب ہوئی — بام تک جاتے میں جب پائی کوئی زینہ نہ تھا

نامرادی حسرت و یاس و تمنا بیکسی! — وقف ہیں یہ چند کلیاں تیری تربت کیلئے
ذرہ ذرہ ان کا ہے تفسیر خواب زندگی — تیری تربت آئینہ ہے چشم عبرت کے لئے

(زمانہ کانپور)

مجاز و حقیقت

(ایڈیٹر)

خندہ زن ہو تب الفت جو دعا کرتے ہیں ۔۔۔ مسکراتی ہو مشیت جو دعا کرتے ہیں
دل بیتاب ہوا دیدۂ پُرآب ہوا ۔۔۔ یہی کاشانے ہیں جنمیں وہ رہا کرتے ہیں
دامن لالہ و گل ہو کہ نقاب سہ و مہر ۔۔۔ دیکھنے والے تمہیں دیکھ لیا کرتے ہیں
دل کو بیتاب کئے دیتے ہیں مرغان چمن ۔۔۔ یہ بھی گویا ترا افسانہ کہا کرتے ہیں
شب کو ہو جاتی ہے جب شورش عالم خاموش ۔۔۔ ہم فضا میں تری آواز سنا کرتے ہیں
روح سی کیوں تن بسمل سی کھنچی آتی ہے ۔۔۔ دل سی شاید ترے پیکان جدا کرتے ہیں
ہمکو معلوم ہے انجام دعا کا لیکن ۔۔۔ پند گو ہم ترے کہنے سے دعا کرتے ہیں
نقش کف خون میں ڈوبی ہوئی آتی ہے نظر ۔۔۔ ہم جو اندیشۂ انجام وفا کرتے ہیں
کچھ جو باقی ہیں ابھی دیکھنے والے تیرے ۔۔۔ انتظار نگہ شوق روا کرتے ہیں
میری ہر جلوہ میں ہی اک چیز نئی ہوتی ہے ۔۔۔ جسے آئینہ سے تعبیر کیا کرتے ہیں
چھلک اٹھا ہے مگر ساغر خونناب دل ۔۔۔ ورنہ آنسو ہی یہ طوفان بپا کرتے ہیں
مسکراتی ہے وفا دل کی تنگ ظرفی پر ۔۔۔ جب خیال گلۂ جور و جفا کرتے ہیں
تیرے اعجاز کا دعویٰ نہ ہو باطل تو کہیں ۔۔۔ دل کو جس بات سے تسکین دیا کرتے ہیں
شرم کے ساتھ جو ہو جائے تبسم بھی شریک ۔۔۔ اپنی حد پر کہیں جذبات رہا کرتے ہیں
دل حمیدہ انجام لرز جاتا ہے ۔۔۔ اب جو دو شخص بہم عہد وفا کرتے ہیں

ذکر فتار ہوں وحشی مجھے معلوم نہیں
دل کسی شخص پہ آجائے تو کیا کرتے ہیں؟

(از شوکت علی بہمنی سیسہ وطنی)

تیری سودائیوں کو جب جنوں کا جوش ہوتا ہے ۔۔۔ تو ایک ایک تار پیراہن دو بالا دوش ہوتا ہے
معاذ اللہ آغاز محبت کی دل آویزی ۔۔۔ کسے انجام کی بربادیوں کا ہوش ہوتا ہے
رُخ روشن کے صدقے اب تو بازآؤ تغافل سے ۔۔۔ کوئی دم میں چراغ زندگی خاموش ہوتا ہے
خدا جانے یہ کیا حالت ہے بیمار محبت کی ۔۔۔ کبھی ہشیار ہوتا ہے کبھی بیہوش ہوتا ہے

تمنا چٹکیاں لیتی ہے کیا کیا دل میں اے ہمدم
وہ جب عرض نیاز شوق پہ خاموش ہوتا ہے

(صدرالدین شاہ کمنڈوی)

وہ عجب گھڑی تھی عجب سماں کہ نہ خواب تھا نہ خیال تھا ۔۔۔ وہ جلوہ جلوہ نما کوئی، کوئی محو سیر جمال تھا
تھا یاد میں جو لہو لہو تھا نہ وہ ہجر میں جو نہال تھا ۔۔۔ یہ اسی کی لاش ہے ہو فا جسے اپنا جینا وبال تھا
دم نزع آئے بھی وہ تو کیا نہیں دل کی دل ہی میں رہی ۔۔۔ فقط ایک ہی تھا جواب تھا نہ ادھر بھی ایک سوال تھا
نہ وہ زندگی کا جب آسرا کوئی پھر جئے بھی تو کیا جئے ۔۔۔ جو کہا کہ تم نے وفا نہ کی، تو کہا کہ اب مرا حال تھا
یہ غلط کہ شکوہ ستم نہیں وہ سنیں بھی قصۂ دل حزیں ۔۔۔ یہ غلط کہ ہوش بجا نہ تھے مجھے صرف انکا خیال تھا

جو لوگ ہیں مرے واسطے بس مرگئے تو ہوا کریں ۔۔۔ انہیں کیا خبر نہ تھی ہجر میں مجھے اپنا جینا وبال تھا
مجھے اپنے مرنے کا غم نہیں، گلۂ فراق دمتم نہیں ۔۔۔ مری قبر تک جو وہ آگئے انہیں کچھ تو میرا خیال تھا
مری آرزؤں کو ناز تھا، وہ فریب حسن سہی مگر ۔۔۔ وہی دن تھے حاصل زندگی جب انہیں بھی میرا خیال تھا
مری بیخودی نے بھلا دیا مجھے خود بھی یاد نہیں ذرا ۔۔۔ جسے سنکے کوئی ہنسا ہی تھا وہ بڑی مزے کا سوال تھا

ہوئے عفو صدر گناہ سب، مرے کام حشر میں آگیا
مرا ایک سجدۂ بے ریا نہ عتاب تھا نہ جلال تھا

(از جناب مضطر خیر آدی)

کسی بت کی ادا نے مار ڈالا ۔۔۔ بھلا ہے سے خدا نے مار ڈالا
بنی وجہ جدائی بہند ہمدم ۔۔۔ انا ڑی کی دوا نے مار ڈالا
دکھایا اُن کو محشر میں ستم ہے ۔۔۔ جلا کر پھر خدا نے مار ڈالا
جفا کی جان کو سب رو رہے ہیں ۔۔۔ مجھے ان کی وفا نے مار ڈالا
مصیبت اور لمبی زندگانی ۔۔۔ بزرگوں کی دعا نے مار ڈالا
انہیں آنکھوں سے جینا چاہتا ہوں ۔۔۔ جن آنکھوں کی حیا نے مار ڈالا
جفا کی ابتدا ہونے لگی ہے ۔۔۔ وفا کی انتہا نے مار ڈالا
انہیں پیدا کیا ناحق خدا نے ۔۔۔ ہمیں ناحق خدا نے مار ڈالا
کسی حور و ملک کی جنت میں جو دیکھی ۔۔۔ حسینوں کو خدا نے مار ڈالا
نہ پوچھو مجھے مرنے کا سبب تم ۔۔۔ سمجھ لو جس ادا نے مار ڈالا
یہ سچ ہے تو سن لینا کسی دن ۔۔۔ خدائی کو خدا نے مار ڈالا

پڑا ہوں اسطرح اس در پہ مضطرؔ
کوئی دیکھے تو جانے مار ڈالا

(از جناب مولوی محمد حسین صاحب محوی لکھنوی)

روح کا قالب خاکی سے ہوا ہو جانا ۔۔۔ ہے یہی قید سے طائر کا رہا ہو جانا
دے نزاکت جو نکلنے کی اجازت تم کو ۔۔۔ چلتے پھرتے مری تربت پہ ذرا ہو جانا
جان لی شیفتہ حسن کی بجز و کر کے ۔۔۔ آگیا تیرے کرشمہ کو فدا ہو جانا
حسرت و بیکسی و یاس کھڑی روتی ہیں ۔۔۔ دیکھنا ماتم عاشق کا بپا ہو جانا
دامن یار پہ گرتا تو ہے اوقطرۂ اشک ۔۔۔ شرط اتنی ہے کہ نقش وفا ہو جانا
ہے شہید ان محبت کو حیات ابدی ۔۔۔ روح کا قالب ہستی سے جدا ہو جانا
ہائے پھر ٹوٹ پڑا رنج و مصیبت کا پہاڑ ۔۔۔ کیا قیامت ہے ترا مجھ سے جدا ہو جانا
اتنا غرہ دل نالاں سمجھے کس بات پہ ہے ۔۔۔ ہم کو معلوم ہے نالوں کا رسا ہو جانا
نگہ یاس نے میرا تو کیا کام تمام ۔۔۔ ورنہ دشوار نہ تھا تجکو شفا ہو جانا

لاکھ ہوں جور و ستم اف نہ کبھی نہ کرنا محوی
دیکھ دل خوگر تسلیم و رضا ہو جانا

(رباعی مولانا صفی لکھنوی)

تقدیر شباب و عمر فانی کیا تھی ۔۔۔ یہ بھی نہیں یاد وہ کہانی کیا تھی
غفلت سے کھلی آنکھ تو معلوم ہوا ۔۔۔ اک نیند کا جھونکا تھا جوانی کیا تھی

صنف نازک کیلئے

برابری کا شوق

عام طور پر لوگوں میں ایک دوسرے کی برابری کا شوق بہت دیکھا جاتا ہے۔ اور یہ زیادہ تر طبقۂ مستورات میں پایا جاتا ہے۔ کم سے کم حیثیت کی عورت کی بھی خواہش ہوتی ہے۔ کہ اپنے سے بڑے درجہ کی بی بی کے برابر میری حیثیت بھی ہو۔ جیسا سامان آسائش اُس کے پاس ہے۔ ویسا ہی میرے گھر بھی ہو۔ جیسا قیمتی زیور کپڑا اُس کا ہے۔ ویسا ہی میرے پاس بھی ہو۔ جیسے نوکر خدمتگار مامائیں۔ اُسکی ہیں۔ ویسے ہی میں بھی رکھوں۔ یہ خیال زندگی کی خوشی اور قناعت کے آرام کو بالکل کھو دیتا ہے۔

اپنے دل کو دوسروں کی برابری کے شوق میں حیران کرنا سخت غلطی ہے۔ اگر ہم نے کسی بی بی کی برابری پیدا کر لی بھی۔ تو وہ بھی شاید کسی ایک بات میں ایک خاص وقت کے لئے ہوگی۔ لیکن ہر ایک بات میں برابر نہیں ہو سکتے۔ نا ممکن کہ دونوں کی حیثیت برابر نہ ہو۔ مثلاً دو بیبیاں قریب ہی قریب رہتی ہیں۔ ایک کا شوہر ڈیڑھ سو کا انسپکٹر پولیس ہے۔ دوسری کا شوہر بیرسٹر ہے۔ اور چھ سات سو روپیہ کی آمدنی رکھتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ دونوں کی حیثیتیں بالکل مختلف ہیں۔ اور دونوں کی آمدنی میں بہت فرق ہے۔ پھر کس طرح دونوں کے اخراجات برابر ہو سکتے ہیں؟ اب اگر بیرسٹر صاحب کی بی بی دو ڈھائی سو روپیہ کا کھاب یا زربفت کا پائجامہ پہنیں۔ اور انسپکٹر کی بی بی بھی ایسی ہی چاہیں۔ کہ ہم بھی ایسا ہی پائجامہ پہنیں تو غلطی نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ یہ غلطی معمولی سی غلطی نہیں ہوتی بلکہ اس غلطی سے بعض بیبیاں سخت نقصان اُٹھاتی ہیں۔

ہر ایک شخص کا اپنی حیثیت کو بڑھانا اپنی اپنی محنت پر منحصر ہے۔ یعنی جس قدر تعلیم یافتہ اور عقلمند ہوگا ویسی ہی اپنی حیثیت بھی بنائے رکھے گا۔ لیکن بعض شخصوں کی موجودہ حالت میں ان کے بزرگوں کی حیثیت کو بہت کچھ دخل ہے مثلاً دو شخص یعنے نصیر اور ظہیر ہم عمر ہم مکتب اور دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔ نصیر کو ترکۂ وراثت پر رہی میں پانچ لاکھ کی جائداد ملی۔ اور ظہیر کو بیس ہزار کی۔ اس حالت میں ظہیر اگر نصیر کے برابر ہونے کے لئے خواہ مخواہ اپنے تئیں رنج میں پھنسائے۔ تو سخت احمق سمجھا جاوے گا۔

سب سے زیادہ برابری ذاتی خوبیوں میں کرنی چاہئے۔ اگر ہم اپنا جسم زیبا لباس اور بیش قیمت زیورات سے آراستہ نہیں کر سکتے۔ تو کچھ پروا نہیں۔ لیکن ہمیں اپنا دل ضرور نور اخلاق اور زیور علم سے آراستہ کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ نے سب طرح کی خوبیاں ایک ہی شخص میں پیدا نہیں کیں۔ اگر ایک شخص کو دولت دی ہے۔ تو اولاد نہیں دی۔ اگر اولاد بھی ہے تو شاید پوری صحت نہ ہوگی۔ اگر صحت بھی ہے۔ تو شاید میاں بی بی ہی میں نا چاقی ہو۔ غرضکہ جب کسی حالت کا اندازہ کرو۔ تو جہاں وہ چند باتوں میں غنی معلوم ہوگا۔ وہاں چند باتوں میں ضرور متفکر اور محتاج بھی ہوگا۔ پس ہمیں ان امور کی طرف خیال کر کے جن باتوں میں اللہ نے ہمیں غنی کیا ہے۔ اس کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ ورنہ لوگوں کی نظروں میں بھی ذلیل ہوں گے۔ اور اپنا دل آپ ہی جلائے غم کریں گے اور فائدہ کچھ بھی نہ ملیگا۔

اپنے درجہ کو بڑھانے کا خیال ایک نہایت ہی عمدہ خیال ہے۔ لیکن ستیارتھ اور برابری وہی ہے۔ جو نمائشی نہ ہو۔ بلکہ اصلی اور واقعی ہو۔ اور اُس میں کسی قسم کی ملاوٹ یا دکھاوے کا نام بھی نہ ہو۔ ہر ایک تعلیم یافتہ بی بی کو اپنے روپے کو اپنی حیثیت کے موافق خرچ کرنا چاہیئے۔ تاکہ خوشی قناعت اور راحت سے زندگی بسر ہو۔

مینا کا میکا

مینا تو بنگالہ ہی کی مشہور ہے۔ مگر میری پیدائش حیدرآباد دکن کی ہے۔ مجھے اپنے بچپن کا پہلا ہفتہ یاد نہیں۔ مگر اتنا مجھے خیال ہے کہ تاڑ کے درخت پر ہمارا گھونسلا تھا۔ اور دونوں ماں باپ جو کچھ دانا دُنکا میسر ہوتا چگ کر لاتے اور پیٹ میں ڈال دیتے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ ادھر میری اماجان نے اپنی باریک آواز سے سنسان جنگل کے ہتوں کو صبح کا پیغام پہنچایا۔ اور ادھر آسمان سے موسلا دھار بارش شروع ہوئی ہم دونوں بہن بھائی بھوک کے مارے تڑپ رہے تھے۔ اور مینہ کسی طرح نہیں تھمتا تھا۔ جب تین پہر اسیطرح گزر گئے تو ممتا کا مارا باپ اسی چمک دمک میں گھونسلے سے نکلا اور وہ قیامت خیز مینہ سر پر لیتا ہوا ہوا میں اڑا ہماری بدقسمتی سے ایک ظالم باز برابر کے درخت پر بھوکا بیٹھا تھا۔ اباجان کی صورت دیکھتے ہی جھپٹا اور ہماری آنکھوں کے سامنے اس ظالم نے بیچارے بوٹی بوٹی کر کے کھا لیا۔ اماں جان تو آج کی تاریخ سے بیوہ ہو گئیں تھیں۔ مگر جسطرح ممکن تھا ہماری پرورش کی۔ اور ہم ماں کے آغوش میں پلکر اس قابل ہوئے کہ پنجاب کے ایک خاندان سے نسبت کا پیغام آیا۔ بیوہ ماں کی بچی ہی کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میں اپنے وطن سے ہزاروں کوس دور پنجاب بھیج دیگئی۔ یہاں آکر جب میں بچوں کی ماں بنی۔

ایک دن رات کے وقت جب ہم دونوں میاں بیوی اور بچے اپنے گھونسلے میں بیٹھے ہوئے تھے برابر کے درخت پر بجلی زور شور سے گری۔ اور ہمارا گھونسلا بھی جلنے لگا تو ہم باہر نکلے اور جدھر منہ اٹھا روانہ ہوئے۔ رات کا خاموش وقت تھا۔ دریائے راوی زور سے لہریں لے رہا تھا۔ ہم ایک مکان کی چھت پر جا کر ٹھیرے۔ دس بج چکے تھے ابر گھرا ہوا تھا۔ اور ایک کوا

لڑکی خاموش بیٹھی تھی - دفعتاً اسکی ماں نے بآواز بلند کہا بیٹی! ہنوڑی سی دیر بھائی کو بہلالو- کہ میں شام سے پھرتے پھرتے تھک گئی - یہ آواز تین دفعہ ہمارے کان میں آئی - مگر لڑکی کے کان پر جوں نہ چلی - البتہ تیسری دفعہ اسکے یہ الفاظ سُنائی دئے "میں تم سے زیادہ تھک رہی ہوں - مجھے نیند آئی ہے اور میں سوتی ہوں -

مجھے اِسوقت اپنا میکا یاد آیا - اور میں یہ کہکر وہاں سے اُٹھ گئی کہ یقیناً ایسے انسان سے تو ہم جانور بہت بہتر ہیں - کہ آجتک سرزمین حیدرآباد کا نام مجھے خون کے آنسو رُلوا رہتا ہے ؛

شیرخوار بچّوں کو کسطرح اٹھانا چاہیئے

بچّہ کو ہمیشہ بہت ہوشیاری سے اٹھانا چاہیئے کیونکہ اس کی ہڈیاں ملایم ہوتی ہیں اور بے احتیاطی کے ساتھ ضدمات صدمہ سے ٹیڑھی ہوجاتی ہیں بعضوقات ٹوٹ بھی جاتی ہیں - بچّہ کو گود میں لینے کے خراب نتیجہ سے بچے کے عضلات میں درد ہوجاتا ہے جس سے بچّہ جن چنا ہوجاتا ہے - دُودھ کے پینے کے بعد بچّہ کو زیادہ گود میں لینے سے اس کا ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے - بچّہ کو زیادہ ہلانے یا اُچھالنے سے بچّہ چیخنے اور ڈرنے لگتا ہے -

چھوٹا بچّہ خود کروٹ نہیں لے سکتا - اگر وہ ایک کروٹ سے زیادہ دیر تک پڑا رہتا ہے تو تھک جاتا ہے - جب اسکو دودھ پینے کے واسطے جگاؤ تو ہمیشہ اُسکی کروٹ بھی بدل دیا کرو - بچّہ کو ایک ہاتھ پر لینے کے لئے اُسکو چت لٹاؤ اور ہتھیلی اور انگلیوں سے گردن اور سر کو سہارا دیتے جاؤ اور اُلٹی کہنی سے اُس کے جسم کو اپنے جسم کیطرف ڈبائے رہو - بچّہ کو کبھی کندھے سے مت لگاؤ -

چار مہینے سے کم عمر میں کبھی بچّہ کو آپ اپنا سر اُٹھانے کی کوشش کرنے یا چھ مہینے سے پہلے بیٹھنے کی کوشش نہ کرنے دو - اگر بچّہ کو کھڑے پر سے اُٹھاؤ تو ہمیشہ آہستہ سے اور خاموشی کے ساتھ اٹھاؤ کیونکہ بچّے بہت نازک مزاج ہوتے ہیں اگر بے احتیاطی سے شور کہکے اُٹھاؤ گی تو بچّہ نازک مزاج اور (ڈرپوک) ہوجائیگا - جسوقت بچّہ کو اُٹھاؤ تو ریڑھ کی ہڈی - گردن اور سر کو ہمیشہ سہارا دیکر اُٹھاؤ - بازو پکڑکر ہرگز نہ اُٹھاؤ - ہمیشہ اس کے کندھے یا جسم کو اچھی طرح پکڑلو -

بچّہ کو لٹاتے وقت سر اور ریڑھ کو ہمیشہ بالکل سیدھا رکھو اور ہاتھ پاؤں ہمیشہ سیدھے رکھو - آنکھیں روشنی کیطرف کرکے کبھی نہ لٹاؤ -

شیرخوار بچّوں کو کم عمر لڑکوں کے سپرد نہ کرو - اس طرح کی غفلت سے بہت سے بچّے ضایع ہوچکے ہیں - چوٹیں کھاتی ہیں - اگر ناسمجھ لڑکی کی گود میں سے بچّہ گر جائے تو بچّہ کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے یا جوڑ اُکھڑ جاتا ہے یا ریڑھ کو صدمہ پہونچتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ناسمجھ لڑکے سے اُس کے کپڑوں وغیرہ میں آگ لگجائے - یا کوئی ایسی چیز کھلادے جو بچّہ کے لئے ہلاکت کا باعث ہو ؛

ماں کی ممتا

(از جناب طالب صاحب بنارسی)

کل رات اِنتہا کا مجھے اِضطراب تھا — دِل جل رہا تھا یا رخ سوسینہ کباب تھا
روتی تھی اپنے بچّہ مرحوم کے لئے — گویا گناہ کرتی تھی معصوم کیلئے
ہاری بھی ممتا سو جو گریہ کناں تھی میں — کیونکر نہ اپنے بچّے کو روتی کہاں نہیں میں
پالا تھا جسکو رنج مصیبت میں جبر میں — ہیہات داب آئی تھی میں اُسکو قبر میں
نیند آگئی ذرا جو غم و اضطراب میں — طرفہ تماشہ مجھ کو نظر آیا خواب میں
تقدیر نے نوید یہ سائی دیا مجھے — بچّوں کا ایک غول دکھائی دیا مجھے
تاروں کے ساتھ ساتھ مہ نور زا بھی تھا — یعنی اُنہیں کے زُمرے میں بچّہ میرا بھی تھا
سب پاک تھے خیال میں - دلمیں نگاہ میں — دامن کسی کا تھا نہ ملوث گناہ میں
کچھ فرق و امتیاز نہ تھا خوب و زشت کا — ہر ایک کے گلے میں تھا طوق بہشت کا
نُورانی سب کے چہرے تھے - کچھ یہ صفا تھا — سب تھے سفید پوش کوئی دُوسرا نہ تھا
آکر مرے قریب - رفیقوں کو چھوڑ کے — کہنے لگا وہ لال مرا ہنس جوڑ کے

"نُورِ نظر کے واسطے آنکھیں نہ کھوئیے
قُربان جاؤں آپ کے - اماں نہ روئیے"

ہر طفل تو نہال کا دل باغ باغ تھا — ہر ماہ وش کے ہاتھ میں اک اک چمن تھا
روشن تھا ہر چراغ بڑی آب و تاب سے — دل کا کنول کھلا تھا فزوں تر گلاب سے
لیکن یہ حال دیکھ کے صدمہ سوا ہوا — یعنی مرے پسر کا دیا تھا بجھا ہوا
اُس کا چراغ گل جو نظر مجھ کو آگیا — آنکھوں میں میری ایک اندھیرا سا چھا گیا
پُوچھا کہ اے قرار دل و جاں یہ کیا ہوا — تیرا چراغ کیوں ہے ابھی تک بجھا ہوا؟
کہنے لگا وہ - کیا کہوں اندوہ سخت ہے — یہ نُور چشم آپ کا تاریک بخت ہے
اعمال سے مرے ہے نہ فرخندا سی ہے — میرا یہ حال آپ کے گریہ کا سبب ہے
اماں مجھے بھی تھا - وہی روشن دیا دیا — لیکن تمہاری آہ نے اِسکو بجھا دیا!

"سینے پہ اب سے صبر کی سِل رکھ کے سوئیے
قُربان جاؤں آپ کے - اماں نہ روئیے"

رونے سے روح پاک کو میری عذاب ہے — اچھا نہیں - جو حال تمہارا خراب ہے
رونے نے آپ کے مجھے پانی بنا دیا — باران بنکے اُس نے گل کو کھلا دیا!
معصوم تھا شمول نہ رکھتا تھا زشت میں — مجھ کو جگہ ملی ہے ریاض بہشت میں
لیکن تمہاری گود میں جو لُطف تھا مجھے — زنہار وہ مزہ نہ ارم میں ملا مجھے
دم توڑتا تھا جب میں تمہاری کہا میں — اُس دم بھی تم کو دیکھ کے دِل تھا قرار میں
مجھ سے قضا نے ساتھ تمہارا چھڑا دیا — تجھ بیوں کے غول میں لاکر ملا دیا
کیا فائدہ ملال و بُکا سے اُٹھاؤ گی؟ — مرجاؤ گی جو رو کے - تو مجھ کو نہ پاؤ گی
اک بات اور بھید کی کہتا ہوں کان میں — اماں کوئی کسی کا نہیں ہے جہان میں
تُخمِ ملال کشتِ جگر میں نہ بوئیے — قُربان جاؤں آپ کے اماں نہ روئیے"

پیکر وفا

(۱)

او۔ آر۔ آر پر ۱۴ میل کا سفر طے کرنا تھا۔ اور صبح کرنا شام کا لانا تھا جو کہ شہر کا" انتظار کے یہ بے چین وقفے عموماً کتب بینی میں بسر ہوتے ہیں لیکن طبیعت اس قدر بے کیف ہو رہی تھی کہ اس خاموش رفاقت سے دلبستگی نہ ہوئی اور میں بیتابانہ اور بے ضرورت اجنبی مسافروں سے گفتگو کرنے لگا۔ حضرت، آپ کہاں جائیں گے اور پھر یہ کہ حضرت آپ کہاں سے آتے ہیں۔ کیجئے ان ملاحظہ کیجئے وغیرہ وغیرہ چند گرما گرم فقروں نے بے تکلفی کی بنیاد ڈال دی اور تھوڑی دیر میں دنیا کے تمام مسائل مذہبی۔ ادبی سیاسی۔ قومی۔ تمدنی وغیرہ پر بحث ہونے لگی۔ میرے رفیق ایسے گویا ثابت ہوئے کہ مجھے ہمہ تن گوش بن جانا پڑا اور

چنان بستم لب از گفتن کہ گوئی
دہن بر چہرہ زخمے بود دیدہ شد

گفتگو ٹرین سے کم تیز رفتار اور اُس کا سلسلہ ریلوے لائن سے کم دراز نہ تھا۔ بستیاں اور دیرانے آتے تھے اور گزر جاتے تھے۔ صحرا اور دریا راستہ روکنے کے لئے بڑھتے تھے اور ہٹ جاتے تھے لیکن مکالمہ باہمی کا یہ سلسلہ غیر منقطع اور غیر محدود رہتا تھا آخر صحرا کی تقاضے ایک نادر شرر فشاں بلند کیا۔ لالٹینوں کے نقاطع سے اُس کے پاؤں ڈگمگائے۔ بے درپے جنبشوں نے مسافروں کو چونکایا اور چند منٹ میں جست خاں کے بسائے ہوئے شہر کا اسٹیشن آیا جو دیوانوں اور زندانیوں کی مہمانداری میں خاص شہرت و امتیاز رکھتا ہے۔ اسٹیشن کے سائنہ قلیوں کی صدائیں۔ خوانچہ والوں کی آوازیں۔ مسافروں کی بے چینیاں آنکھوں کے سامنے آئیں لیکن میرے درجہ کے مسافر بدستور دریائے تکلم میں غرق رہے۔ ان کو خاموش کیا تو جنس لطیف کے دو سیم تن نمائندوں نے جنکے ہمراہ رشک جمال کے سوا کوئی محافظ نہ تھا اور جنہوں نے ساری کے آنچل کو نقاب کی ایسی خوبیاں سپرد کر رکھی تھیں جن کی انجام دہی سے وہ بالکل قاصر تھا۔ اب گویا مسافروں کی تمام قوت بصارت سے آنکھوں کی طرف منتقل ہو چکی تھی اور وہ ان "تازہ واردانِ بساط ہوائے دل" کو اس طرح دیکھ رہے تھے کہ اُن کے متعلق یہ فیصلہ دشوار تھا کہ وہ کلکتہ کے عجائب خانہ میں ہیں یا او۔ آر۔ آر کی ایک گاڑی میں۔

(۲)

ٹرین چلی اور ٹرین کے ساتھ ان دوستوں کی زبان بھی چلی لیکن اب دنیا کے عمیق مسائل پر ریویو موقوف ہو چکا تھا اب گفتگو کا تماشہ موضوع "عورت" قرار پایا تھا کچھ دیر بحث رہی، پھر "بیوی" کے متعلق خیالات کا تبادلہ ہوا اور آخر میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ عورت کی ذات بے وفا ہے یا وفادار۔ اس مسئلہ پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ بعض اشخاص کا یہ فتویٰ تھا کہ عورت کی ذات بالکل بے وفا ہے۔ بعض کہتے تھے کہ "خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد" کوئی بیوفا ہے کوئی وفادار۔ ایک صاحب کابلی وضع مگر ہندوستانی۔ خوبصورت مگر "نیمے سال عمر عزیز گزشت" کے نوجوان خاموش بیٹھے تھے۔ فریقین کا مکالمہ سنکر یکایک اُن کے لبوں پر تبسم لہرایا۔ آنکھوں کو گردش ہوئی اور ایک آواز جو نالہ و آہ دونوں سے مرکب تھی اُن کے تعلق سے عمل کر فضا میں گونج گئی حاضرین اُن کیطرف متوجہ ہو گئے اور اُنہوں نے فرمایا کہ صاحبو آپ نے جو کچھ کہا وہ خیالی ہے میں عورت کی وفاداری کا زندہ نمونہ رکھتا ہوں اور یہ کہکر موصوف نے اپنا دلچسپ واقعہ بیان کیا جسے ذیل میں صرف اتنے تغیر کے ساتھ کہ متکلم کی ضمیر واحد غائب سے بدل دیجئے ہیں درج کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر محمد یوسف نے انٹرنس کا امتحان پاس کر کے لاہور کے میڈیکل اسکول میں ڈاکٹری کی تعلیم شروع کی لیکن ابھی انہوں نے تعلیم کا ایک سال بھی ختم نہیں کیا تھا کہ بچے بعد دیگرے والدین کا انتقال ہو گیا۔ کوئی جائداد یا پسماندہ رقم نہ تھی جس سے اُنکی کفالت ہوتی اور اس لئے وہ ترک تعلیم پر مجبور ہوئے لیکن احباب نے اُنہیں مشورہ دیا کہ تعلیم شروع کرنیکے بعد تکمیل سے پہلے چھوڑ دینا کسیطرح مناسب نہیں۔ جسطرح ممکن ہو یہ تین سال کا زمانہ بسر کرنا چاہئے آخر محمد یوسف نے اپنا مکان جو ۱۲ سو روپیہ میں فروخت کر کے وطن کے تمام تعلقات ختم کر دئے اور تعلیم کا سلسلہ بدستور جاری رکھا۔ تعلیم کی مصروفیت میں تین سال کا زمانہ بڑی عجلت کیساتھ ختم ہو گیا اور محمد یوسف امتحان میں پاس ہو گئے۔ پاس ہونیکے بعد استحانی طور پر ایک ڈسپنسری میں اُن کا تقرر ہوا لیکن اسی اثنا میں کابل سے ایک میڈیکل اسسٹنٹ کی مانگ آئی۔ محمد یوسف سیر و سفر کے بڑے شایق تھے۔ اور والدین کا سایہ اُٹھ جانیکے بعد وطن میں اُن کیلئے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی تھی وہ کابل جانے کے لئے فوراً طیار ہو گئے۔

(۳)

کابل پہونچکر محمد یوسف نے رفتہ رفتہ بہت اقتدار حاصل کیا اور کبھی کبھی اُن کو بارگاہ امیر میں شرف اندوزی کا موقع ملنے لگا۔ یہاں ۳۰۰ روپے ماہوار پر ملازم ہو گئے تھے لیکن ایک ہی سال میں اُنکی تنخواہ ڈیڑھ سو ہو گئی۔ کابل کی آب و ہوا بھی اُن کو ایسی راس آئی کہ چند روز میں ایک تنومند خوش وضع کابلی جوان نظر آنے لگے۔ الغرض اسی حالت میں انہوں نے تین سال کا زمانہ کابل میں بسر کیا۔ اب اُن کے پاس ڈیڑھ دو ہزار روپیہ بھی پس انداز ہو گیا تھا اُن کے دلمیں شادی کا قدرتی جذبہ پیدا ہوا۔ وہ چاہتے تو کابل میں بھی اُن کی شادی ہو جاتی لیکن شادی کے خیال کے ساتھ وطنی محبت کی دبی ہوئی چنگاریاں بھڑک اٹھیں اور اُنہوں نے یہ فیصلہ کر کے کہ اپنے وطن ہی میں شادی کرنی چاہئے دو ماہ کی رخصت حاصل کی اور چند روز میں اپنے وطن پہونچ گئے۔ محمد یوسف کو قسمت نے قریبی رشتہ داروں کی محبت و سرپرستی سے محروم رکھا تھا۔ دور کے رشتہ سے اُنکی ایک عم زاد بہن تھیں چنانچہ وہ اُنہیں کے ہاں فروکش ہوئے اور انکی توسط سے شادی کے متعلق سلسلہ جنبانی کرنے لگے۔ آخر ایک مہم کفو خاندان میں اُنکو کامیابی ہوئی اور چونکہ واپسی کابل کا ایک راز معقول تھا اس لئے معمولی گفت و شنید کے بعد اُنکی شادی ہو گئی۔ محمد یوسف نے اپنی بیوی کو امید سے زیادہ حسین۔ تعلیم یافتہ اور سلیقہ مند پایا اور بہت جلد ہی وہ اُن سے فریفتہ ہو گئی اور یہی حال اُنکی بیوی کا ہوا کیونکہ محمد یوسف خود بھی اسم با مسمیٰ سلیقہ

اور محبت کے قدر دان تھے۔ اب اُنکی عمر میں صرف پندرہ دن باقی تھے جنکو شوق و محبت کے ولولہ انگیز مشغلوں میں بسر کیا گیا۔ کابل سے واپسی کے وقت محمد یوسف کے پاس جو پندرہ سو روپے تھے جنمیں سے ایکہزار روپیہ شادی میں صرف ہوا اور دو سو کچھ زیادہ شادی سے پہلے اور بعد اُٹھے۔ چلتے وقت اُنھوں نے سو روپے بیوی کو مصارف خانگی کیلئے دیکے اور باقی رقم اپنے زاد راہ کے لئے لیکر کابل واپس ہو گئے۔

(۴)

یہ عجیب حسن اتفاق تھا کہ محمد یوسف کی بیوی کا نام زلیخا تھا۔ اگرچہ محمد یوسف شاعر نہ تھے لیکن اس نکتہ نفلی پر میاں بیوی میں اکثر خوش طبعی ہوتی تھی۔ زلیخا کے والد منشی عنایت علی کچہری میں عرائض نویس تھے اور مقدمہ بازی کے بڑے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ جھوٹی شہادت فراہم کرنا اور جھوٹے مقدمات کا لڑا دینا اُن کے لئے ایک معمولی بات تھی اور کسی طرح کی علمی قابلیت نہ ہونیکے باوجود اپنے اس کمال کی بدولت وہ سو سوا سو روپے ماہوار کما لیتے تھے۔ اور آرام سے زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن منشی صاحب کے برخلاف اُنکی بیوی بڑی دیندار اور نیک مزاج تھیں اور اسی کا اثر تھا کہ زلیخا میں تمام نسوانی خوبیاں اور نیکیاں موجود تھیں۔ منشی صاحب کو خدا نے اولاد تو نصف درجن سے زیادہ عطا کی تھی لیکن اُس میں صرف دو بچے زندہ رہے ایک زلیخا اور دوسرا اُسکا چھوٹا بھائی حمایت علی جو پرائمری اسکول میں تعلیم پاتا تھا۔ زلیخا شوہر کے کابل چلے جانے کے بعد میکے چلی آئی کیونکہ بدقسمتی سے سسرال کے تمام لوازم و اسباب اُسکے لئے مفقود تھے اور جدائی کا زمانہ بے تابی کے ساتھ بسر کرنے لگی۔ وہی گھر تھا جسمیں وہ بڑھی پلی تھی اور وہی آدمی تھے جنمیں وہ اتنی بڑی ہوئی لیکن شادی کے بعد اُس کی حالت میں ایسا انقلاب ہوا اور قدر دان شوہر کی محبت نے اس قدر خود فراموش بنا دیا کہ کسی طرح اُسکا جی نہیں بہلتا تھا اور ہر وقت محمد یوسف کی تصویر اُس کے پیش نظر رہتی تھی چلتے وقت محمد یوسف نے اُس سے کہا تھا کہ میں گیارہ ماہ کے بعد ایک ماہ کے لئے آؤنگا پس وہ دن گن رہی تھی کہ کسیطرح یہ وقفہ ختم ہو اور اُسکی دیدار طلب آنکھیں اپنی مراد پائیں۔ مہینے پیچھے محمد یوسف کا ایک خط اُسے ملتا تھا۔ اور اُس کے بے چین دل کے لئے تسلی کی یہی ایک صورت تھی۔ آخر کار دن گزرتے ہفتے گزرے اور چھ مہینے اسی طرح ختم ہو گئے۔ اس اثنا میں دو مرتبہ محمد یوسف کی طرف سے خرچ بھی آیا جو زلیخا کے لئے کافی ہی نہیں بلکہ ضرورت سے زیادہ تھا لیکن چھ ماہ گزرنے کے بعد جبکہ زلیخا کا انتظار اشتیاق سے بدل رہا تھا محمد یوسف کی خط و کتابت بند ہو گئی۔

(۵)

جب اسی حالت پر پوری سات ہی گزر گئی کہ محمد یوسف کا کوئی خط نہیں آیا تو زلیخا کا اضطراب بہت ترقی کر گیا۔ وہ پہلے بھی اپنے محبوب شوہر کی جدائی سے مضطرب تھی لیکن یہ اضطراب سراسر امیدوں اور ولولوں سے لبریز تھا لیکن اب اُسکی بیتابیاں اپنے اندر مایوسی کی تاریکیاں رکھتی تھیں۔ اُسکا دل خود بخود بیٹھا جاتا تھا۔ اُسے غیبی اور روحی دنیا سے یہ صدا سنائی دیتی تھی کہ اُس کے شوہر پر کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے اور شاید اب وہ واپس نہیں آئیگا۔ آخر اسی مایوسانہ اور مضطربانہ حالت پر ایک سال گزر گیا لیکن کابل کے مسافر کا کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔ نسوانی کمزوریاں زلیخا کو بدگمان بنا رہی تھیں اور وہ یقین نہیں کر سکتی تھی کہ محمد یوسف نے کابل میں دوسری شادی [illegible] لیکن [illegible] محمد یوسف کی خلوص سے بھری ہوئی گفتگوئیں اور [illegible] اُسکی بدگمانیوں کا جواب دیتی تھیں۔ وہ بسر کرنے کیلئے [illegible] کی تدبیر کرتی تھی اور وہ پھر مایوسی کے سمندروں میں غرق ہو جاتی تھی۔ اسی حالت پر سات سال کا طویل زمانہ گزر گیا۔ اب زلیخا اور اُس کے والدین محمد یوسف کی طرف سے بالکل مایوس ہو چکے تھے۔ اس اثنا میں کابل سے تعلق رکھنے والے کئی ہندوستانیوں سے منشی عنایت علی کی ملاقات ہوئی لیکن محمد یوسف سے بالکل لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ اس نام کا کوئی ڈاکٹر کابل میں موجود نہیں۔ منشی عنایت علی نے ان بیانات سے یہ نتیجہ نکالا کہ یا تو محمد یوسف کابل پہونچنے سے پہلے ہی سفر میں کسی حادثہ کا شکار ہوا اور یا کابل پہونچتے ہی اُس نے وفات پائی۔ بہرحال اب محمد یوسف کی واپسی کی کوئی امید باقی نہیں رہی تھی۔ زلیخا کا اضطراب اب سات سال کا زمانہ گزر جانے کے باوجود بھی ناقابل برداشت تھا۔ وہ بیوگی کی طرح اداس زندگی بسر کر رہی تھی۔ اچھا کھانا۔ اچھا پہننا اور دنیا کی تمام آرائشیں اُسی سے چھوٹ گئی تھیں۔ ہر وقت خاموش اور غمزدہ رہنا۔ بات بات پر آنکھوں کا پرآب ہو جانا ایک ایسی بات تھی جو ماں باپ تو کیا غیروں کو رُلا دیتی تھی۔ لیکن اس درد کی کوئی دوا نہ تھی۔ اگر زلیخا درحقیقت بیوہ ہوتی تو اُسکا دوسرا نکاح ممکن تھا۔ اگر مطلقہ ہوتی تو عدت کے بعد وہ اپنی مسرتوں کو دوبارہ آغاز کر سکتی تھی لیکن اُسکی حالت ان دونوں مصیبتوں سے بالاتر تھی اور نالۂ و آہ پچھلے پہر کی غمناک دعاؤں کے سوا اُس کے مرض کا کوئی علاج نہ تھا۔

(۶)

اسی اثنا میں جبکہ زلیخا بیتابی کے انگاروں پر لوٹ رہی تھی کہ یہ خوفناک حادثہ پیش آیا کہ منشی عنایت علی پر دروغ حلفی کا مقدمہ قایم ہوا جسکی پیروی میں گھر کا تمام اثاثہ فروخت ہو گیا اور بہر آخر میں مکان کو رہن کر کے روپیہ صرف کیا گیا لیکن چونکہ جج عرصہ سے منشی عنایت کو بدنگاہی کی نظر سے دیکھتا تھا اور ان کی ہتھکنڈوں سے خوب واقف تھا اُس نے نہ صرف دو سال قید بامشقت کی سزا دی بلکہ فیصلہ بھی ایسا زبردست لکھا کہ سخت جدوجہد اور زر پاشی کے باوجود ہائیکورٹ سے بھی سزا بحال رہی۔ سود کے اندیشہ سے مکان کو فعلی طور پر رہن رکھا گیا تھا اس لئے فوراً اسے خالی کر دینا پڑا۔ اور اس مصیبت زدہ کنبہ نے ایک کم کرایہ کے چھوٹے سے مکان میں قیام اختیار کیا۔ باپ کے قید ہو جانے اور گھر میں کچھ باقی نہ رہنے کی وجہ سے حمایت علی جو نویں درجہ میں انگریزی پڑھتا تھا اپنی تعلیم کو جاری نہ رکھ سکا اور اُسے ملازمت تلاش کرنی پڑی تاکہ گھر کی کفالت کر سکے۔ حمایت علی جس کرایہ کے مکان میں رہتا تھا اُس سے ملا ہوا ایک عالیشان محل تھا جس کے بالخانہ کی چند کھڑکیاں اسی جانب کھلتی تھیں اور اُن کے کھلنے سے مشرق جانب پردگی ہوتی تھی۔ حمایت علی کی والدہ اور ہمشیرہ نے اس مکان کو ناپسند کیا لیکن کوئی دوسرا مکان قابل پسند نہ مل سکا آخر حمایت علی اس خیال سے کہ اس بڑے مکان میں ایک شریف آدمی رہتے ہیں خود اپنے اطمینانی فرض کو فراموش نہیں کرینگے اُن کے پاس یہ کہنے کو گیا کہ چاہے بے پردگی ہوتی ہے اگر آپ ان کھڑکیوں کو بند رکھیں تو آپکی بہت مہربانی ہوگی۔ اس مکان کے مالک ایک نوعمر رئیس تھے جن چار لاکھ کے زمیندار سمجھے جاتے تھے اگرچہ نوجوانی کی بڑی اعتدالیوں نے تیس چالیس ہزار کا قرضدار بھی بنا دیا تھا بلکہ عیش پرستی اور راحت پسندی کا مادہ بہت زیادہ تھا اپنی خواہشوں کے مقابلہ میں اخلاق و مذہب سب کو ہیچ سمجھتے تھے۔ اِن کا نام مرزا علی حسین تھا۔ اُنہیں

ایسا مکان میسر نہ تھا کہ پڑوس کا مکان آباد ہو گیا ہو بغیر بالاخانہ کی کھڑکیوں سے تاکہ جھانک کئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ چنانچہ حمایت علی نے جب اُن سے صورت واقعہ بیان کی تو اُن کے دلمیں گدگدی ہونے لگی کہ نئے پڑوسیوں کو ضرور دیکھنا چاہیئے۔ لیکن بظاہر وہ حمایت علی کے ساتھ بہت اخلاق سے پیش آئے اور اُسکی مصیبت بھری حالات بڑی دلچسپی کے ساتھ سنتے رہے جب حمایت علی نے ملازمت کی ضرورت ظاہر کی تو انہوں نے وعدہ کیا کہ میں بھی تمہاری مدد کرونگا اور رقم دو تین دن کے بعد مجھ سے ضرور ملنا۔ حمایت علی کے جانے کے بعد مرزا صاحب نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ بالاخانہ پر پہنچے اور جنوب رویہ کھڑکیاں جو حمایت علی کے مکان کی جانب واقع تھیں بند کردیں لیکن ساتھ ہی اُنہوں نے تاکہ جھانک شروع کردی۔ زلیخا نہایت حسین و جمیل اور اپنو صدمات شبانہ روزی کے باوجود لاکھوں میں انتخاب تھی اُسے دیکھتے ہی مرزا صاحب کی یہ حالت ہوئی کہ ٹکٹکی باندھ کر جانکنے کے ساتھ ہوش رخصت ہوئی اک آہ کے ساتھ اُنہیں یہ معلوم ہو چکا تھا کہ زلیخا تقریباً بیوہ ہے اس لئے ہوس پرستی کے جذبات کو اور بھی اشتعال ہوا اور اُنہوں نے اپنو دلمیں فیصلہ کرلیا کہ وہ آسانی کے ساتھ اپنو ارادہ میں کامیاب ہو جائینگے

(۷)

ایک ہی نظارہ سے مرزا صاحب کا اشتیاق اس درجہ ترقی پذیر ہوا کہ اُنہوں نے دوسرے دن حمایت علی کو بلا بھیجا اور جب وہ آیا تو کہا بھائی ہمیں خوب یاد آیا ایک جگہ ہماری ہاں بھی خالی ہے لیکن شاید تم دیہات کی تحصیل اور مقدمات وغیرہ کا کام اچھی طرح انجام نہ دے سکو اس لئے بہتر ہو کہ پہلے ہمارے گماشتہ کے پاس کام سیکھو اور اُس کے بعد تم کو مستقل جگہ دیجائیگی جبتک تم کام سیکھو گے میں تمہیں پندرہ روپے ماہوار اور کام سیکھنے کے بعد بیس روپے ماہوار تنخواہ دونگا۔ حمایت علی بہت جستجو کر چکا تھا اور اُسے پندرہ روپے ماہوار کی ملازمت کا بھی کہیں سہارا نہیں ملا تھا یہ سنکر بہت خوش ہوا اور بڑی شکر گزاری کے ساتھ اُس نے مرزا صاحب کی ملازمت قبول کرلی۔ جب وہ مرزا صاحب سے رخصت ہو کر مکان پر آیا اور اُس نے یہ ماجرا اپنی والدہ اور بہشیرہ سے بیان کیا تو وہ بھی مرزا صاحب کے حسن اخلاق سے بہت متاثر ہوئیں کیونکہ انکو کیا معلوم تھا کہ اس اخلاق کے پردہ میں انتہائی رذالت اور اس حسن سلوک کے نقاب میں خود غرضی اور ہوس پرستی مخفی ہے۔

بہرحال دوسرے دن سے حمایت علی نے مرزا صاحب کے ہاں کام شروع کردیا اور دو چار دن میں مرزا صاحب نے اپنو بالائی دو کمروں سے لاوارث عورتوں کو دیکھنا شروع کیا جبکہ وہ دو گھنٹہ کیلئے اسکول کی شرارت سے بے خبر اور اپنو آپ کو محفوظ خیال کئے ہوئے گھر میں بے تکلفی سے چلتی پھرتی تھیں اس مکان میں آئے ہوئے چھ ماہ کا عرصہ گزرا تھا کہ حمایت علی کی والدہ علیل ہوئیں۔ صدمات نے اُنہیں ایسا کمزور کردیا تھا کہ معمولی علالت کی بھی تاب نہ لاسکیں اور صرف ایک ماہ بخار میں مبتلا رہ کر راہی ملک بقا ہوئیں۔ ناتجربہ کار اور تنہا رہ جانے والے بھائی بہن کے لئے یہ حادثہ قیامت خیز تھا غربت و افلاس نے اُن کی مشکلات کو اور زیادہ بڑھا دیا تھا۔ ماں کی نعش بے گور و کفن پڑی ہوئی تھی اور حمایت علی کے امکان سے باہر تھا کہ اُسکی تجہیز و تکفین کرے۔ آخر وہ مرزا صاحب کے پاس گیا اور اُن سے کچھ روپیہ لایا تو بدنصیب ماں کو سپرد خاک کرسکا۔ ماں کی ناوقت وفات سے زلیخا پر بہت ناگوار اثر پڑا۔ اول تو وہ مکان میں بالکل تنہا رہ گئی اور اُن اوقات میں جب حمایت علی ملازمت پر گیا ہوا ہوتا اُسکی تنہائی کو دور کرنیوالا کوئی شخص نہیں تھا۔ دوسرے جب وہ اپنے شوہر کے مایوسانہ رنج و غم میں بے چین ہوتو اُس کی دلجوئی اور تسکین و تسلی کی کوئی صورت نہ تھی۔ لیکن مرزا صاحب کے لئے زلیخا کی تنہائی بہت ہمت افزا ثابت ہوئی۔ اُنہیں زلیخا کے تعلیم یافتہ ہونے کا حال معلوم تھا۔ ایک دن اُنہوں نے ایک نامۂ شوق لکھ کر اُسوقت جب غم نصیب عورت صحن میں لیٹی ہوئی تھی اور اُسکی نگاہیں محل کی جانب نہیں کھڑکی سے پیچے پھینک دیا اور کاغذ کو ہوا نے ٹھیک زلیخا کے سینے پر گرایا۔ اُس نے کاغذ اُٹھا کر پڑھا جسکا بیشتر حصہ عاشقانہ اشعار سے لبریز تھا اور پھر اُسی احتیاط کے ساتھ طاق میں رکھدیا۔ اُسنے اپنی سادہ دلی کی بنا پر خیال بھی نہ کیا کہ اس نامۂ شوق کی مخاطب خود اُسی کی ذات ہے۔ چنانچہ شام کو جب حمایت علی مکان پر آیا تو زلیخا نے وہ خط اُسے دیکر کہا کہ دریچہ سے یہ کاغذ صحن میں آپڑا تھا۔ مرزا صاحب کو واپس کردینا۔

(۸)

مرزا صاحب نے اپنی آنکھ سے دیکھا تھا کہ زلیخا نے اُن کا نامۂ شوق پڑھا لیکن جب حمایت علی نے یہ کاغذ اُنہیں واپس دیا تو وہ عصمت و سادگی کا یہ حیرت انگیز نمونہ دیکھ کر انگشت بدنداں ہو گئے۔ اگر اُنکی سرشت میں نیکی ہوتی تو وہ یقیناً ایسی نیک بخت عورت کے درپے آزار نہ ہوتے اور اُسکی لاوارثی اور بیکسی پر ترس کھانے کی جگہ اُس سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہ کرتے لیکن اس سادگی کا اثر اُن کے دلپر عکس ہوا وہ پہلے سے زیادہ فریفتہ ہو گئے اور پہلے سے زیادہ اُن کے ارادوں نے مستقل صورت اختیار کرلی۔ حمایت علی اب اچھی طرح کام سیکھ چکا تھا لہذا مرزا صاحب نے اُسکی تنخواہ میں پانچ روپے کا اضافہ کرکے اُسے علاقہ پر بھیجنا چاہا تاکہ اُسکی عدم موجودگی میں اُنہیں ناجائز کوششوں کا موقع مل سکے۔ لیکن جب حمایت علی نے اپنی بہن سے یہ ارادہ ظاہر کیا تو اُس نے تنہا مکان میں رہنے کی سخت مخالفت کی اور آخر کار اپنو ایک گماشتہ کے ماں کے ہاں اُٹھ گئی۔ حمایت علی کی روانگی کے بعد دوسرے دن جب مرزا صاحب بالاخانہ آئے تو اُنہیں سخت مایوسی ہوئی۔ تفتیش سے معلوم ہوا کہ مکان میں قفل لگا ہوا ہے۔ کوشش کا برعکس نتیجہ نکلنے سے مرزا صاحب کو بہت افسوس ہوا۔ اور وہ دیر تک اُنہوں نے بڑے اضطراب کے ساتھ بسر کیا جب تک حمایت علی علاقہ پر رہا۔ حمایت علی کے واپس آنے کے بعد اُنہوں نے فیصلہ کرلیا کہ اُسی ہمیشہ صدر ہی میں رکھیں گے اور علاقہ پر نہ بھیجیں گے حمایت علی عدالت کے کاموں اور مقدمات کی پیروی میں بھی مشاق ہو چکا تھا اُس نے اپنو فرائض خوبی کے ساتھ انجام دئے لیکن جب اُس نے دیکھا کہ مرزا صاحب حساب تک نہ اور اُس کی نگرانی کیطرف سے بے پروا ہیں تو وہ اپنی دیانت کو قائم نہ رکھ سکا اور بہال ہونے کے عرصہ میں اُس نے مرزا صاحب کا دو ہزار روپیہ ادھر سے اُدھر کردیا۔ اگر وہ حمایت علی اور بکر پر کام ہوتا تو اس روپیہ سے کچھ فائدہ اُٹھا سکیں کچھ تو اسوجہ سے کہ وہ ناتجربہ کار تھا اور کچھ اسوجہ سے کہ ناجائز روپیہ عموماً ناجائز کاموں میں صرف ہوتا ہے اُس نے اپنی عنان شباب کے گرمانے کے دنوں میں ویدی اور ایمان کھو کر جو روپیہ کمایا تھا اُسے تندرستی کی بربادی میں خرچ کردیا۔

(۹)

حمایت علی کا یہ خیال غلط تھا کہ مرزا صاحب اُسکی نگرانی نہیں کرتے وہ دریردہ اُس کی نگرانی کر رہے تھے اور انہوں نے اُسے دانستہ بے اعتدالیوں کا موقع دیرکھا تھا چنانچہ جب

اُن کے پاس چند ثبوت مکمل ہو گئے تو انہوں نے حمایت علی سے حساب فہمی کی خواہش کی اگرچہ حمایت علی حساب کتاب میں بڑا چالاک تھا لیکن پھر بھی سات سو کا غبن نکلا اور اسطرح کہ قانونی چارہ جوئی کی حالت میں حمایت علی جیلخانہ سے نہیں بچ سکتا تھا لیکن مرزا صاحب نے کہا کہ میں تمہاری آبروریزی نہیں چاہتا البتہ یہ ضروری ہو کہ تم مجھے ایک کاغذ پر لکھدو کہ مجھے اس رقم کا غبن تسلیم ہے اور آپ جب چاہیں مجھ پر مقدمہ چلا سکتے ہیں۔ حمایت علی نے بچاؤ کی یہ صورت غنیمت سمجھی اور مرزا صاحب کو اُن کی مرضی کے مطابق ایک رقعہ لکھدیا۔ جب مرزا صاحب حمایت علی کو قابو میں کر چکے تو ایک دن انہوں نے اُس سے پوچھا کہ اب تم اس مکان میں کیوں نہیں رہتے۔ حمایت علی نے کہا کہ والدہ کے انتقال کے بعد میری بہن تنہا رہ گئی ہے اور اس لئے وہ اکیلے مکان میں رہنا پسند نہیں کرتی۔ مرزا صاحب نے ہمدردی کے لہجہ میں کہا کہ پھر تم اُسکا دوسرا نکاح کیوں نہیں کر دیتے۔ حمایت علی نے کہا کہ میں تو آج چاہتا ہوں کہ ہو جاؤں لیکن وہ اس نو سال کے عرصہ میں اپنے شوہر کو نہیں بھولی اور ہر وقت اُسکی یاد میں روتی ہے اس لئے شاید وہ منظور نہ کرے۔ مرزا صاحب نے کہا کہ اُسے سمجھانا بجھانا چاہئے حمایت علی نے کہا کہ والدہ صاحب جیل سے آجائیں تو کچھ کام چلے۔ اب اُنکی رہائی میں دو تین دن باقی ہیں۔ اسی اثنا میں مرزا صاحب کے ایک کارندہ کا انتقال ہو گیا اور منشی عنایت علی جب جیل سے چھوٹ کر آئے تو اُنکو اُنہوں نے نوکر رکھ لیا۔ منشی عنایت علی کے آنے پر زلیخا پھر اسی مکان میں آگئی کیونکہ اُس کے ماموں کے ہاں اتنی گنجائش نہ تھی۔ زلیخا کو آتے ہی مرزا صاحب نے اُس کے لئے دام تزویر پھیلایا۔ کٹنیوں کو مقرر کیا اور ہر طرح کوشش کی کہ رام ہو جائے لیکن اُسپر کوئی جادو نہ چلا۔ آخر میں اُس نے مرزا صاحب کو بہت سخت سست کہا اور ہر اجنبی عورت کا آنا بند کر دیا مرزا صاحب کو زلیخا کا اس انداز سے بہت طیش آیا اور اُنکی محبت اشتعال و نفرت سے بدل گئی اور انہوں نے اپنے دلمیں انتقام و دلآزاری کا فیصلہ کر کے منشی عنایت علی سے براہِ راست زلیخا کے نکاح کا معاملہ چھیڑا۔ منشی صاحب نے کہا کہ کوئی حرج کی بات نہیں لیکن اُس کے شوہر کے انتقال کی خبر ہم تک نہیں پہنچی لہذا علماء سے فتویٰ لئے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔

(۱۰)

منشی عنایت علی کی اخلاقی حالت پہلے ہی اچھی نہ تھی اور جیل کے دو سالہ قیام نے اُنہیں اور بھی پست خیال بنا دیا تھا۔ وہ دل سے چاہتے تھے کہ زلیخا کا نکاح مرزا صاحب سے ہو جائے اور اسطرح اُنہیں دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کا موقع ملے۔ حمایت علی بھی مخالف تھا کیونکہ وہ پہلے ہی مرزا صاحب کے بس میں آچکا تھا۔ آخر منشی صاحب نے علماء سے فتویٰ لیا اور معلوم ہوا کہ اگر شوہر سفر سے واپس نہ آئے اور اُسکی موت و زندگی کا کچھ حال نہ معلوم نہ ہو تو عورت دس سال انتظار کر کے دوسرا عقد کر سکتی ہے۔ ڈاکٹر محمد یوسف کی گمشدگی اور بے نشانی کو نو سال دس ماہ گزر چکے تھے۔ منشی عنایت علی نے مرزا صاحب سے کہا کہ دو ماہ کے بعد نکاح تو ہو سکتا ہے لیکن خدا کے فضل سے آپ کے بال بچے موجود ہیں۔ میری لڑکی پہلے ہی نہایت مصیبت زدہ ہے میں اُسے جان بوجھ کر دوبارہ بلائے مصیبت نہیں کرنا چاہتا البتہ اگر آپ اُس کے گزارے کے لئے سو روپیہ ماہوار کی جائداد لکھدیں اور نکاح سے قبل یہ معاملات طے ہو جائیں تو میں تیار ہوں چند روز تک یہ مسئلہ زیر بحث رہنے کے بعد مرزا صاحب یہ سوچکر تیار ہو گئے کہ نکاح کے بعد جلد ہی دکھا دکھا کر واپس لے لینا شوہر کے لئے دشوار نہیں اور اپنے ایک گاؤں کا صحیح نامہ منشی عنایت کی خواہش کے مطابق زلیخا کے نام اسطرح رجسٹری کرا دیا کہ سب رجسٹرار کے روبرو روپیہ لے جا کر زرِ ثمن کی وصول یابی تسلیم کر لی۔ حمایت علی نے یہ سودا غنیمت سمجھا اور مرزا صاحب سے اپنا رقعہ اور وہ تمام کاغذی ثبوت جو اُسے جیل تک پہنچا سکتا تھا حاصل کر کے دہکتی ہوئی آگ کے سپرد کر دیا۔ اس کارروائی کے بعد ایک دن منشی عنایت علی زلیخا کو اِن تمام واقعات سے اطلاع دی۔ باپ کی زبان سے یہ فیصلہ شدہ گفتگو سُنکر اُسے غش آگیا اور دیر تک بیہوش رہی جب ہوش میں آئی تو بے اختیار رونا شروع کیا لیکن منشی صاحب نے اُسے سمجھایا اور جب دیکھا کہ وہ کسیطرح آمادہ نہیں تو آخر میں اُنہوں نے حقوق جتائے اور نفا ہو کر کہا کہ اگر تم میرا کہنا نہ مانوگی تو میں زبردستی تمہیں مرزا صاحب کے مکان پر بھیج دونگا۔ کیونکہ مجھ کو جو کچھ سوچنا تھا وہ میں سوچ چکا اور جو کچھ کرنا تھا وہ کر چکا۔

(۱۱)

آخرکار دس سال کی میعاد پوری ہو گئی۔ اور وہ منحوس گھڑی بھی آپہونچی جسمیں زلیخا اپنی وفا پسند دل کے برخلاف جوانی کی زنجیروں میں بے دست و پا ہو کر مرزا صاحب کے گھر جانیوالی تھی۔ اُسکو دلہن بنایا گیا لیکن عروسی کپڑوں میں وہ ایک سُرخ کپڑے کیطرح زرد اور سفید نظر آرہی تھی۔ اُسکے رخسارے حسن کی آخری کرن اور اُسکی موتیوں سی بھری ہوئی آنکھیں نور کی آخری شعاع پیش کر رہی تھیں۔ دن کے ۲ بجے نکاح ہوا اور یہ بوقت زلیخا کو پالکی میں سوار کیا جانے لگا تو اُسکے سینے سے خون کا ایک فوارہ بلند ہوا اور وہ غش کھا کر گر پڑی۔ ایک ہنگامہ برپا ہو گیا جب باہر خبر پہونچی تو مرزا صاحب کے اضطراب کی کچھ انتہا نہ تھی اُنہوں نے فوراً آدمی بھیجا کہ ڈاکٹر یا جو ڈاکٹر عجلت کے ساتھ مل سکے وہ لایا جاوے تھوڑی دیر میں ایک گاڑی منشی صاحب کے دروازے پر آکر ٹھہری۔ منشی صاحب نے یہ سمجھ کر کہ ڈاکٹر آگیا ہے باہر وہ کا انتظام کیا اور عالم بے خبری میں پکارے کہ ڈاکٹر صاحب اندر تشریف لے آئیے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب گاڑی سے اُتر کر اندر پہونچے۔ مریضہ کو اب کچھ ہوش ہو چلا تھا لیکن ڈاکٹر اور مریضہ کی آنکھیں چار ہونی تھیں کہ وہ پھر بیہوش ہو گئی۔ آہ یہ وہ ڈاکٹر نہ تھا جسے مرزا صاحب نے بُلوایا تھا۔ یہ ڈاکٹر محمد یوسف تھے جو ایک سیاسی سازش کے اشتباہ میں کچھ کم دس سال کابل کے جیلخانہ میں رہ کر اپنے وطن کو واپس ہوئے تھے۔ اُنہوں نے فوراً زخم کو دھویا۔ اس اثنا میں ایک لیڈی ڈاکٹر بھی سامان لے کر آپہونچی اور زخم پر دوا لگا کر پٹی باندھ گئی۔ یہ غنیمت تھا کہ چاقو جس سے ایک نازک ہاتھ نے کام لیا تھا نیچے نہیں اُترا تھا۔ اور زخم بالائی سطح سے آگے نہیں بڑھا تھا۔ محمد یوسف صاحب کے یکایک آجانے سے جو انقلاب واقع ہوا وہ منشی عنایت علی۔ مرزا صاحب اور زلیخا کے لئے قیامت سے کم نہ تھا لیکن کسی کے لئے قیامت صغریٰ اور کسی کے لئے قیامت کبریٰ ؟

حمائل شریف

مترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا حافظ قاری اشرفعلی صاحب تھانوی

رعایت

اوّل تو کلام خدا ہونے کی حیثیت سے پھر حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی کے سلیس اُردو ترجمہ کے اعتبار سے یہ حمائل آپ اپنی نظیر ہے اور اس قابل ہے کہ ہر مسلمان سفر اور حضر میں تلاوت کرکے فوائد دارین سے متمتع ہو، اور ماہ رمضان کی شاندار رعایت کا شاندار موقع ہاتھ سے نہ جانے دے۔

والمحصنٰت ۵ ۱۲۹ النسآء ۴

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
اور وہ عورتیں جو شوہر والیاں ہیں مگر جو کہ تمہاری مملوک ہو جاویں

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ
اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے اور ان عورتوں کے اور جو تمہیں مذکور ہوئیں حلال کر دی ہیں

تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ
یعنی یہ کہ ان کو اپنی مالی (مہر) کے ذریعہ سے نکاح میں لانا چاہو بشرطیکہ تم اظہور عفت کی بنا پر عفت ہی کی نگہداشت ہو

مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ
پھر جس طرح کی تم ان عورتوں کا منتفع ہوئے ہو سو ان کو اُن کے مہر دو جو کہ مقرر ہو چکے ہیں اور مقرر ہونے کے بعد بھی

عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ
جس (مقدار) پر کہ تم (دونوں بھی) باہم رضامند ہو جاؤ اس (کم و بیش) کی تم پر کچھ گناہ نہیں ہے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے بڑی حکمت والے ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے پوری وسعت

مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ
اور کفایت نہ رکھتا ہو آزاد مسلمان عورتوں کے نکاح کرنے کا تو وہ نکاح کرلے اپنی

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ
مسلمان لونڈیوں سے جو تمہاروں کی شرعی ملک ہیں نکاح کرے۔ اور تمہارے ایمان کی

اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ
پوری حالت اللہ ہی کو معلوم ہے تم سب آپس میں ایک دوسرے کی برابر ہو سو ان کی نکاح کرلو

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
اُن کے مالکوں کی اجازت سے اور اُن کو مہر قاعدہ کے موافق دیدیا کرو اس طور پر

بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۝
کہ وہ منکوحہ بنالی جائیں نہ تو علانیہ بدکاری کریں نہ چھپی دوستی اور نہ خفیہ آشنائی کرنے والیاں ہوں

شانِ نزول

والمحصنٰت الآیہ غزوۂ اوطاس میں کفار کی بیبیاں دارالحرب لونڈی مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں،

منزل ۴

تو مسلمانوں نے مطابق شرع کو جائز ہونے کے ان سے صحبت کرنی چاہی لیکن اُن کے شوہر دار ہونے کا اندیشہ دل میں تھا اس قصہ پر آیت نازل ہوئی کہ شوہر دار لونڈیاں حلال ہیں۔

۱۲

رعایت

اِس حمائل میں سورتوں کے خواص، نزول آیات کے اسباب اور جا بجا ضروری فوائد خود مولانا کی تفسیر سے اخذ کرکے درج کئے گئے ہیں ترجمہ ایسا سلیس ہے کہ پڑھتے ہی معانی و مطالب واضح ہو جاتے ہیں ساتھ ہی تعبیر نامۂ خواب اور تعبیر القرآن عجیب و غریب چیز ہیں۔

ھدیہ مجلد ۵

رمضان میں ایک جلد کے خریدار سے ۲۵ دو جلد کے خریدار سے ۲۴ ۵ جلد کے خریدار سے ۲۳

منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

رمضان میں قرآن شریف

پڑھنے کو تقریباً ہر مسلمان ضروری خیال کرتا ہے۔ متمول اصحاب اکثر قرآن مجید کی متعدد جلدیں خرید کر غریب مسلمانوں کو تقسیم کرتے ہیں اور اسطرح ثواب عظیم اور برکات کثیرہ سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ ہمنے بھی دین و دنیا کی مسلمان ناظرین کے لیئے رمضان المبارک کا بہترین تحفہ کلام الٰہی کو سمجھا اور ذیل کے عجیب و غریب بہتر سے بہتر قرآن مجید اور حمائلوں کا کافی ذخیرہ مہیا کیا ہے۔ امید کہ ہمارے ناظرین جلد سے جلد طلب فرمائینگے فرمائش میں صرف نمبر کافی ہے

قرآن مجید نمبر ۱

یہ قرآن شریف دہلی کا مشہور اور جمیل خوشنویس منشی محمد علی صاحب مہاجر کی کا لکھا ہوا اور مطبع مصطفائی کی جمیل چھپائی کا شاندار نمونہ ہے۔ بین السطور مین شاہ رفیع الدین رح کا اردو ترجمہ اور حاشیہ پر مولانا شاہ ولی اللہ رح کا فارسی ترجمہ اور شاہ عبدالقادر رح کے فوائد درج ہیں ہر اسم اللہ کی شان کی ہر صفحہ پر بیل ۲۹×۲۲ سائز سفید کاغذ ہدیہ ۸ر محصول ڈاک ۱ر

قرآن مجید نمبر ۲

نہایت خوشخط۔ ایک صفحہ پر سطرا قرآن مجید۔ مقابل کے صفحہ پر ڈپٹی نذیر احمد صاحب شمس العلماء مرحوم کا مشہور اردو ترجمہ، ہر آیت پر نمبر لگے ہوئے ہیں اور وہی نمبر ترجمہ میں بھی موجود ہیں، زبان نہایت لطیف حاشیہ پر مستند فوائد اور بعض سورتوں پر تفسیر ۲۹×۲۲ کاغذ شفاف بہترین کتابت۔ عمدہ طباعت اعلیٰ درجہ کا کاغذ۔ ہدیہ مجلد چرمی معمر۔ محصول ڈاک ۱۳ر

قرآن مجید نمبر ۳

یہ بھی ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے ترجمہ کا قرآن مجید ہے ۲۹×۲۲ کی بڑی تقطیع۔ نہایت دبیز کاغذ بہت پاکیزہ چھپائی خوبصورت نفیس لکھائی، قلم اسقدر جلی کہ اسّی برس کا بوڑھا بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ حاشیہ پر تفسیر، ہمراہ فہرست مضامین اور ہزارہا مفید اور ضروری باتیں۔ ہدیہ مجلد چرمی نقرئی فی جلد ۱۶ر محصول ڈاک (۴ سیر)

قرآن مجید نمبر ۴

مترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رح ترجمہ بالمحاورہ حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن دہلی کے مشہور خوشنویس کا لکھا ہوا کاغذ بہت سفید اور سب سے زیادہ مقبولیت اسی ترجمہ کو ملی ہے۔ ہدیہ ۶ر محصول ڈاک ۱ر

قرآن مجید نمبر ۵

اس قرآن مجید پر میرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی کا ترجمہ ہے ۲۹×۲۲ کی بڑی تقطیع۔ حاشیہ ۵۔ کاغذ نہایت مضبوط۔ وزن ۵ سیر۔ ہدیہ فی جلد تیرہ روپے آٹھ آنے۔

قرآن مجید نمبر ۶

مترجمہ مولانا اشرفعلی تھانوی حاشیہ پر فوائد بسیط۔ اس قرآن مجید کو عام طور پر نہایت مقبولیت حاصل ہے، کیونکہ اس کی لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے، مختلف مطابع میں ۵ لاکھ جلدیں چھپ چکی ہیں ترجمہ کے ساتھ فوائد تفسیروں سے مستغنی کر دینے والی ہیں ہدیہ دس روپے ۸ محصول ۱۳ر مجلد چرمی

قرآن مجید نمبر ۷

مترجمہ میرزا حیرت صاحب دہلوی یہ قرآن شریف بھی نہایت ہی خوشخط اور بہترین چھپا ہوا ہے اسکا صفحہ ۱۳ انچ لمبا اور دس انچ چوڑا ہے۔ شروع میں قرآن مجید کے مضامین کی شاندار فہرست ہے۔ جلد بھی بہت خوشنما چرمی بنائی گئی ہے اور اُسپر نقرئی بیلیں بنائی گئی ہیں جو ہمیشہ قائم رہتی ہیں۔ ہدیہ معمر ۱۴ر۔ محصول ڈاک ۱ر

قرآن مجید نمبر ۸

یہ قرآن شریف کتابی صورت سے ڈگنا یعنی ۱۸×۲۲ کی تقطیع پر ہے کاغذ سفید۔ حاشیہ ۱۰۔ جلد چرمی باوجود کم قیمت ہونے کے بہت بہتر ہے، حاشیہ پر فوائد ایسے جامع ہیں گویا پوری تفسیر درج ہے، فہرست مضامین بھی شامل ہے۔ ہدیہ صرف (۱ سیر) محصول ڈاک ایک روپیہ

حمائل شریف نمبر ۱

مترجمہ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب ترجمہ بین السطور مع فوائد و تفسیر وغیرہ۔ جسمیں فہرست مضامین قرآن شریف بھی شامل ہے۔ بہت عمدہ خوشخط۔ ہدیہ مجلد چرمی چھ روپے (۱ سیر) محصول ۱۰ر

حمائل شریف نمبر ۲

مترجمہ میرزا حیرت صاحب دہلوی ترجمہ بین السطور۔ حاشیہ پر تفسیر اور فہرست مضامین ہمراہ ہے سفید۔ گلابی اور زرد ہر رنگ کی ہدیہ مجلد چرمی (۱/۵ سیر) محصول ڈاک ۱۰ر

حمائل شریف نمبر ۳

مترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین رح ترجمہ بین السطور۔ حاشیہ پر مولانا شاہ عبدالقادر رح کے لکھے ہوئے فوائد القرآن۔ ہدیہ مجلد گلدہ کاغذ ۱۲ر کاغذ چھ روپے

حمائل شریف نمبر ۴

مترجمہ مولانا عاشق الٰہی صاحب ترجمہ بین السطور۔ حاشیہ پر فوائد۔ نہایت شرح و بسط کے ساتھ۔ قابل دید و خرید۔ ہدیہ صرف ۱۲ر محصول ڈاک ۱۰ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت جامع مسجد دہلی

قانونِ الٰہی

نے ہر مسلمان کے لیئے (بلا تخصیص امیر و فقیر) جس طرح پانچ وقت کی نماز بجالانے اور رمضان المبارک میں روزے رکھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے اُسی طرح اور بالکل اُسی طرح اُن مسلمانوں پر جو صاحب نصاب ہیں ادائے زکوٰۃ کو بھی ضروری اور لازمی قرار دیا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو ان تینوں فرائض کو باحسن وجوہ بجالا کر دین و دُنیا کی فلاح و شادمانی حاصل کر رہے ہیں اور احکامِ الٰہی کی تعمیل میں بدل و جان مصروف و منہمک نظر آتے ہیں۔

رمضان المبارک میں روزہ رکھنے والے

کمال مسرت و انبساط کے ساتھ صوم و صلوٰۃ کا فرض بجالانے پر جو جب ہزار آفریں ہیں مسجدوں میں نماز و تراویح کے لیئے خاص طور پر زینت و زیبائش کا انتظام ہے، خدا کے مخیر اور متمول بندے (جن کو خدا نے توفیق دی ہے) اپنی سیر چشمی اور اولوالعزمی سے ادائے زکوٰۃ کا فرض بجالانے کے لیئے بھی اسی مبارک اور مقدس مہینے کو افضل اور بہترین سمجھتے ہوئے تعمیل حکم زکوٰۃ پر کمربستہ ہیں اور اس طرح اس مبارک اور مقدس مہینے میں ایک چھوڑ تین تین فرض ادا ہوتے ہیں اور رحمت و برکاتِ الٰہیہ کا رات دن نزول رہتا ہے +

اِس وقت زکوٰۃ کا مصرف خیر

اس سے بہتر نہیں ہو سکتا کہ اُن نادار مسلمانوں کو جو روپیہ نہیں رکھتے اور احکام خدا و رسول سے واقف نہیں، نہ دُنیاوی معاملات کے متعلق کچھ علم رکھتے ہیں، ضروریاتِ دین و دُنیا سے مستغنی کر دیا جائے۔ اور وہ بھی ذی ثروت حضرات کے الطاف و کرم کے طفیل میں فلاحِ دین و دُنیا سے محروم نہ رہیں۔

یہاں دو سوال پیدا ہوتے ہیں، ایک تو یہ کہ ہندوستان میں زیادہ تر غریب ایسے نکلینگے کہ اُن کو دو وقت چھوڑ ایک وقت بھی پیٹ بھر کر روٹی کھانا نصیب نہیں ہوتا اس لیئے اُن کے پیٹ اور دوسری ضروریات کا انتظام کیا جائے یا اُن کو کتابیں پڑھائی جائیں۔

دوسرے یہ کہ ہندوستان کے ہر شہر میں ہزارہا بیچارے خانہ مست اور غریب مسلمان ایسے ہیں جو دینی اور دُنیاوی تعلیم کے محتاج ہیں اگر اُن کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے تو احتیاجات کی رقم لاکھوں سے بھی کہیں متجاوز ہو جائے گی اور رمضان شریف میں جو زکوٰۃ کی ادا کی جاتی ہے وہ اس بار کثیر کی ہرگز متحمل نہیں ہو سکتی۔

دونوں سوال بادی النظر میں نہایت وقیع اور اہم ہیں لیکن پہلے سوال کی نسبت تو غالباً یہ عرض کر دینا بیجا نہ ہوگا کہ عطائے زکوٰۃ کی رقم کہاں تک اُن بیچاروں کے تن پیٹ کی کفیل ہو سکتی ہے، آپ تو زکوٰۃ کی رقم سے اُنہیں وہ چیز دیجیئے جس سے وہ اپنے دین و ایمان کی دولت سے بھی مالا مال ہو جائیں اور اپنے تن پیٹ اور اہل و عیال کے متعلق بھی کسی دوسرے کی امداد و اعانت کے محتاج نہ رہیں۔ پھر مذہبی واقفیت اور معلومات ایک مسلمان کے لیئے دُنیا بھر کی ضروریات سے کہیں زیادہ ضروری اور مقدم ہے۔ اور اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ خدا و رسول کے احکام سے ناواقف، روزہ نماز حج زکوٰۃ سے بیخبر اور اسلامی خصوصیات کو نہ پہچاننے والا شخص اگر مسلمان بھی ہو تو مسلمان نہیں۔ خواہ وہ بادشاہ ہو یا فقیر۔ امیر ہو یا غریب۔ مرد ہو یا عورت۔

رہا دوسرا سوال، تو ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ زکوٰۃ کے روپیہ سے کوئی دینی اور دُنیاوی کالج۔ اسکول۔ مدرسے یا مکتب قائم کیئے جائیں، ماسٹرز مدرس نوکر رکھے جائیں، چپراسیوں اور دوسرے ملازموں کی فکر کی جائے، میز۔ کرسی یا فرش فروش کا انتظام کیا جائے، بچوں کی تلاش اور جستجو میں دردسری اور پریشانیاں برداشت کی جائیں، نہیں، ہرگز نہیں ان میں سے کسی ایک بات کی بھی ضرورت نہیں، جو مدرسے اس وقت قائم ہیں اُن کو اپنا کام کرنے دیجیئے، آپ تو صرف مشہور و معروف کتاب

فلاحِ دین و دُنیا

کی جلدیں (جس قدر بھی آپ کے زکوٰۃ کے روپیہ سے خریدی جا سکیں) خرید کر نادار مسلمانوں کو تقسیم فرما دیجیئے۔ یہی ایک کتاب اُن کو اس قدر فائدہ پہنچائیگی کہ بڑے بڑے مدارس میں پڑھنے والوں کو برسوں میں بھی نصیب نہیں ہو سکتا فلاح دارین کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ اسکا پہلا ایڈیشن چند مہینوں ہی میں ختم ہو گیا اور اب دوسرا ایڈیشن نقش ثانی کی صورت میں طبع ہوا ہے اس کتاب کی قیمت مع محصول ڈاک پانچ روپے (۵ر) ہے لیکن نادار مسلمانوں اور اُن متمول حضرات کو جو غریب اور کم استطاعت مسلمانوں کو تقسیم کرنے کی غرض سے کتاب فلاح دین و دُنیا کی جلدیں خریدینگے مع محصول تین فی جلد کے حساب سے دی جائے گی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ جس قدر جلدوں کی خریداری منظور ہو اُن کی قیمت کا روپیہ تین فی جلد کے حساب سے پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا جائے۔ کسی شخص کو ایک کتاب بھی بذریعہ وی۔پی نہ بھیجی جائے گی۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے

کہ کتاب فلاح دین و دُنیا جس طرح تمام دینی ضروریات کی حامل ہے اسی طرح

تمام دُنیوی معاملات کے لیے بھی جامع ہے۔ اور جس طرح کوئی دینی مسئلہ ایسا نہیں جس سے فلاح دین و دنیا خالی ہو، اسی طرح کوئی دُنیاوی ضرورت اور معاملہ بھی ایسا نہیں ہے جس کو فلاح دین و دنیا کے صفحات میں جگہ نہ ملی ہو۔ پس

زکوٰۃ کا صحیح ترین مصرف

اور سب سے زیادہ ضروری فرض یہی ہے کہ آپ اپنی زکوٰۃ کی رقم سے کتاب فلاح دین و دنیا کی جلدیں خرید کر اپنے غریب اور نادار مسلمان بھائیوں کو تقسیم فرمادیں۔ اور اس طرح حقیقی فلاح دین و دُنیا حاصل فرمائیں۔

یقیناً آپ کا یہ فعل خدا و رسولؐ اور تمام مسلمانوں کے نزدیک قابل قدر اور مستحسن ٹھہریگا اور آپ ضرور ثواب دارین کے مستحق ہونگے۔

آجکل اکثر امراء کی حالت

بھی بیحد افسوسناک ہے، وہ بھی احکام شرعیہ سے ناواقف اوامر و نواہی سے بے خبر اور آئین اسلامی کی پیروی سے بے پروا ہیں، زرق برق لباس پہنکر عیدگاہ میں عید کے روز جاتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ آخر عیدگاہ تک گام فرسائی کا مقصد کیا ہے۔ عید کی نماز کیا ہے۔ رکوع و سجود اور قیام و قعود کس طرح اور کس ترکیب سے عمل میں لائے جائیں گے۔ کیا پڑھا جائے گا وہ صرف ایک رسم کی پابندی کرتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ یہی رمضان المبارک کی تراویح کی صورت ہے، اور یہی روزوں کا حال ہے وقس علیٰ ہذا۔

آخر یہ بھی کچھ مسلمانی ہے

اور یہ بھی کچھ مسلمان ہیں؟ اگر ایسے امراء بھی فلاح دین و دنیا کا مطالعہ کریں تو سچے اور صحیح معنوں میں مسلمان بن جائیں، اور اُن کو گھر بیٹھے بغیر کسی محنت و جانکاہی کے تمام دینی اور دُنیوی معلومات حاصل ہو جائے۔ وہ اسلام کی حقیقت سے واقف ہو جائیں وہ نہ صرف نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کے فلسفہ کو سمجھ لیں، بلکہ دین اور دُنیا کے ہر پہلو، ہر شعبہ اور ہر نکتہ پر اُن کو کامل عبور حاصل ہو جائے +

کتاب فلاح دین و دنیا

تقریباً چھ سو صفحات کی ضخیم اور مجلد کتاب ہے جو تمام احکام و ضروریات شریعت اور معاملات دُنیوی کو اپنے پہلو میں لیے ہوئے سلیس بامحاورہ اور عام فہم اُردو زبان میں عمدہ کاغذ اور بہترین لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہوئی ہے، اور اس وقت کوئی بھی دوسری کتاب اپنی جامعیت کے اعتبار اور حُسنِ فوائد کے لحاظ سے اس کی ہمسری کا دعوےٰ نہیں کرسکتی۔

اِس خاص رعایت سے فائدہ

اُٹھانے کے لیئے اور اجر عظیم حاصل کرنے کے واسطے صرف ماہ رمضان المبارک مخصوص ہے، کیونکہ یہی وہ مقدس و متبرک مہینہ ہے جسمیں آسمانی رحمت و برکات کا نزول یقینی ہے اور جس میں ہمارے کو قرآن مجید جیسی مقدس کتاب بارگاہِ احدیت سے مرحمت ہوئی تھی اس لیئے وقت کو ضائع نہ کیجیئے اور فوراً اپنا فرمائشی خط بدقیمت کا روپیہ "منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی" کے پتہ پر بھیجکر مطلع فرمائیے کہ کتاب فلاحِ دین و دُنیا کی کتنی جلدیں آپ کی خدمت میں ارسال کی جائیں؟ رمضان المبارک کے بعد قیمت کی رعایت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور یکم شوال سے یہ کتاب پھر حسب سابق پوری قیمت میں دی جائیگی

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

اگر آپ پریشان نہ کریں

اور فوراً منظوری اور نامنظوری سے مطلع کردینے کا پختہ وعدہ کریں تو آپ ہم سے دہلی کے مشہور ماہوار "رسالہ سوز و ساز" کا نمونہ مفت طلب فرما سکتے ہیں، اس رسالہ نے اپنی خاص شان، عمدگیٔ مضامین، حُسنِ ترتیب، اور خوبیٔ کتابت و طباعت کے متعلق ملک بھر میں شہرت حاصل کرلی ہے

منیجر رسالہ سوز و ساز دہلی

ایک دوسری دنیا

تقدیر آزمائی کیلئے

جب دست و بازو کی طاقت جواب دے چکتی ہے۔ جب اس دنیا کی تمام تدبیریں ختم ہو جاتی ہیں۔
جب معاملہ زور۔ اور زرداری کی حد سے گزر جاتا ہے۔ جب قانونِ وقت دادرسی کے لئے بیکار ثابت ہوتا ہے
جب معاش کی سب راہیں بند ہو جاتی ہیں۔ جب ہر کوشش ناکام قرار پاتی ہے۔
جب طبیب اور ڈاکٹر علاج سے عاجز آ چکتے ہیں۔ جب ایک ٹوٹی ہوئی ناؤ منجدھار میں آ پھنستی ہے۔
جب غمخوار منہ تکتے ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔ جب ہر طرف مایوسیوں کے بادل چھائے ہوتے ہیں۔
اُس وقت آسمان کی بلند یونسی امید کی ایک کرن عکس فگن ہوتی ہے۔ اُس وقت انسان کا دل دوسری دنیا کیطرف متوجہ ہوتا ہے۔
اُس وقت روحانی طاقتیں کارفرما ہوتی ہیں۔ اس وقت تمام کوششیں دعا کے دو حرف بنکر زبان پر آتی ہیں۔

ایسی نازک وقتوں میں

کام آنیوالی۔ مایوسوں کو امید دلانیوالی۔ ڈوبتوں کا سہارا۔ غمزدوں کا دلاسا۔ ہجراں نصیبوں کو مژدۂ وصل سنانیوالی
ستم رسیدوں دشمنوں سے نجات دلانیوالی۔ بیکاروں کو باکار اور مفلسوں کو زردار بنانے والی۔ مایوس مریضوں کیلئے
نسخۂ شفا۔ بے اولادوں کیلئے پیام بقا۔ آسیب زدوں کیلئے نقش سلیماں۔ بچوں کیلئے حرزِ جاں۔ مقدمات میں کامیاب کرنیوالی۔ مشکلات سے بچانیوالی۔

اگر ہے تو صرف ایک چیز ہے

اور وہ

عملیات

ہے۔جس میں پانچسو سے زیادہ ایسے مستند اور مجرب عملیات جمع کئے گئے ہیں جو اولیاء اللہ اور زبردست عاملوں کے زیر عمل رہی ہیں۔کتاب میں پہلے عمل اور وظیفہ پڑھنے اور نقش لکھنے کے طریقے لکھے گئے ہیں شاید جو بڑے بڑے عاملوں کو بھی معلوم نہو نگے اور پھر ہر قسم کے اعمال و وظائف اور نقوش درج کئے گئے ہیں

اردو زبان میں عملیات کے متعلق ایسی جامع کوئی کتاب موجود نہیں

خدانخواستہ آپ کو جب کوئی مشکل پیش آئیگی یا جب کوئی مصیبت رونما ہوگی اُسوقت یہ کتاب آپ کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو ناخدا بنکر بچالیگی۔اس کتاب کے مطالعہ سے آپ ایک زبردست عامل بن سکتے ہیں اور آپ کے اندر نہ صرف ایک محبوب کو۔ایک حاکم کو یا ایک امیر کو تسخیر کرنیکی بلکہ دنیا کو زیر و زبر کرنے کی طاقت پیدا ہو سکتی ہے۔

اب آپ مضامین کتاب کی فہرست ملاحظہ کیجیے جسکے بعد آپ اندازہ کر سکینگے کہ اس کتاب کی تالیف میں کسقدر محنت کیگئی ہے اور ہر شخص کیلیئے یہ کتاب کیسی کارآمد اور ضروری ہے۔

اس کتاب میں صدہا ایسے سربستہ عملیات ہیں جو سالہا سال کی خدمت و ریاضت کے بعد بھی کسی عامل سے بمشکل معلوم ہو سکتے ہیں

فہرست مضامین کتاب عملیات

مضمون	مضمون	مضمون	مضمون
دیباچہ	عمل تسخیر مریخ	عمل اسم یاودود	لوح مسی زیادتی محبت کے لئے
ابتدائی معلومات	عمل تسخیر عطارد	عمل اسمار الٰہی	ہرن کی کھال کا نقش
حروف تہجی اور اُن کے اعداد۔	عمل تسخیر مشتری	سرمۂ محبت	لوح ہفت جوش محبت
حروف تہجی کے مؤکل۔	یہ معلوم کرنا کہ دن کب سے شروع ہوتا ہے	تصویر محبوب کا عمل	نقرہ نش آدم وہوا
حروف تہجی کی طبیعت اور سمت۔	نیک و بد ساعتیں	عمل کلمۂ طیبہ	نقش دعزیمت مجربہ
حروف تہجی کی اقسام	نحس تاثیریں	عمل اذا سمار انشقت مع زکوٰۃ	رفع ناراضی محبوب کے لئے
برجوں کے باہمی تعلقات۔	جہات رجال الغیب	عمل الم ترکیف	اعجاز نما شربت
ستاروں کے باہمی تعلقات۔	دعائے رجال الغیب	عمل سورۂ الم نشرح	عمل قل اعوذ مع نقش
بروج کا رنگ۔ ذائقہ اور سمت	قمر در عقرب	عمل اذا زلزلت	عمل زہرہ مع نقش
کواکب کا رنگ ذائقہ اور سمت	نماز استخارہ	عمل القارعہ	تسخیر محبوب کے لئے
ستاروں کے بخورات۔	پرہیز جلالی	عمل الم نشرح آتشی	نقش مشتری
کس عمل میں کونسی غذا استعمال کیجائے	پرہیز جمالی	عمل آیات معظمہ	نقش تسخیر
بروج۔	لوازم عملیات	پڑھے ہوئے پھول	نقوش محبت
ستارے۔	عملیات بغض وعداوت وغیرہ کی شرطیں	آیت تسخیر	اطاعت محبوب کے لئے
ستاروں کے مقامات۔	عملیات محبت وتسخیر کی شرطیں۔	عمل آیات قرآنی تسخیر ومحبت کیلئے۔	محبت وبیتابی کے لئے
ستاروں کے تحت ایام	عملیات برائے بلندی۔ کشائش ارزق	لوح زریں تسخیر محبوب کے لئے۔	قبلیۂ محبت۔
ستاروں کا حساب	تسخیر امرا۔ دفع مرض وغیرہ کی شرطیں	عمل آیات کریمہ التفات محبوب کیلئے	طلسم محبت
ستاروں کی رفتار۔	قواعد نقش نویسی	وظیفہ حب مجرب	بیقراری محبوب کے لئے
سیر آفتاب	قواعد عمل تسخیر	عمل آیۂ مبارکہ	طلسمی قبلیہ۔
سیر قمر	**باب دوم**	وظیفہ حاضری محبوب	فرماں برداری محبوب کے لئے
سنکرات معلوم کرنے کا قاعدہ	**اسمار حسنیٰ**	نقش مثلث	طلسم عطارد
سنکرات کا نقشہ۔	نمونہ نام مع معانی واعداد واقسام وموکل وعناصر۔	نقش ازدیاد محبت کے لئے	طلسم محبوب
لگن دریافت کرنے کا قاعدہ	اسمار جمالی اور اُنکے خواص واعمال۔	نقش اعظم	طلسم لعل در آتش
ہر شخص کا طالع جاننے کا طریقہ	اسمار جلالی اور اُنکے خواص واعمال	عمل فلفل	طلسم آتشی
عمل تسخیر کواکب	اسمار مشترک اور اُنکے خواص واعمال	بازو بند تسخیر ومحبت	نان طلسم
عمل تسخیر کواکب	عمل اسم وہاب	دعائے حب۔	طلسم محبت کے لئے
عمل تسخیر زہرہ	**باب سوم**	لوح مسی تالیف وتسخیر کے لئے	طلسم خاص
عمل تسخیر زحل	**عملیات محبت**	بیوی کی اطاعت کے لئے	**باب چہارم**
عمل تسخیر آفتاب		گرمیٔ محبت کے لئے۔	**عملیات عداوت وجدائی**
عمل تسخیر قمر۔		لوح تسخیر	عمل آیت کریمہ جدائی کے لئے
		نقش مربع برائے تسخیر	نقش آبی دشمنی کے لئے
			عمل القارعہ جدائی کے لئے
			نقش مؤثر جدائی کے لئے۔
			عمل اسمار تباہی وجدائی کے لئے
			عمل مجربہ آیات دشمنی وجدائی کیلئے
			نقش بغض وپراگندگی۔
			تفرقہ وجدائی کے لئے۔
			بغض وعداوت کے لئے۔
			نقش تباہی دوکان دشمن کے لئے
			لوح شمسی خواری دشمن کے لئے۔
			عمل انا اعطینا ہلاکت دشمن کیلئے
			عمل سورۂ کوثر ہلاکت وبربادی کیلئے
			عمل ماہی برائے جنگ وتباہی دشمنان
			عمل کلمۂ طیبہ
			وظیفہ چلہ بربادی اعدا کے لئے
			اذیت وشمس کے لئے
			وظیفہ اسم مذمل
			عمل سر شف
			عمل سورۂ لایلاف
			ویرانی وبربادی اعدا کے لئے
			نقش کارد
			نقش ہاروت وماروت
			عمل اذا زلزلت
			نقش یا قہار
			طلسم ہلاکت
			نقش اسم دشمن
			حفاظت جان ومال کے لئے
			مقابلۂ کشتی میں فتحیابی کے لئے۔
			دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لئے
			ابتری وشکست دشمنان کے لئے
			عمل قرآنی فتوح ملکی کے لئے۔

مضمون

نقش عقد اللسان
نقش شر حاسد
زبان بندی دشمنان
زبان بندی حاسدان
زبان بندی دشمن کے لئے
ایضاً
خراب بندی کے لئے
طلسم کلاہ
بدگوئی سے حفاظت کے لئے
طلسم بنگالہ
طلسم جدائی

باب پنجم
عملیات کشائش رزق

نقوش دست غیب
عمل سورۂ فاتحہ
رفع افلاس کے لئے
دوکان کی ترقی کے لئے
دوکان کی کامیابی کے لئے
عمل یا معطی
عمل اسمار مکرمہ
بحالی ملازمت کے لئے
دعوت درہم و دینار
عمل اسمار الٰہی برائے رزق
حصول روزگار کے لیے
نقش فتاح ولطیف
حصول دولت کے لئے
بازو بند فتوح
اسم اعظم دولت
نقش برکت
جاہ وثروت کے لئے
لوح نقش مربع
عمل سورۂ والشمس

مضمون

عمل ہفت روزہ
نقش چہار آئنہ
عمل اسم وہاب
عمل اسمار پیغمبرانؑ
نقش آتشی حوا
نقش فتوح غیب

باب ششم
عملیات تسخیر خلائق

عمل یا مستطع
عمل اسم الٰہی
عمل اسم اعظم
آیت تسخیر خلق
عمل اسم قادر
آیات تسخیر عالم
عمل قل ہو اللہ بہ ترکیب خاص
تسخیر امرا
سرمۂ اکسیر جب
عمل خطبۂ آدم
عمل سورۂ جن

باب ہفتم
عملیات تسخیر سلاطین و امرا

لوح زریں برائے تسخیر سلاطین
تسخیر بادشاہ کے لئے
نقش آیات جلیلہ
بازو بند تسخیر بادشاہ
نقش تسخیر
طلسمی انگوٹھی
نقش خمس
نقش ذوالکتابۃ
نقش تسخیر الامرا
غضب سلطانی سے بچنے کے لئے

مضمون

عتاب شاہی دور کرنے کے لئے

باب ہشتم
تسخیر حکام و کامیابی مقدمات وغیرہ

عمل حصار
وظیفہ تسخیر حکام
نقش آیہ معظمہ
کامیابی مقدمات کے لئے
حکم جلاوطنی کی واپسی کے لئے
قیدی کی رہائی کے لئے
ایضاً

باب نہم
چور کی شناخت اور مال مسروقہ کی بازیافت

بازیافت مال مسروقہ کے لئے
برآمدگی مال مسروقہ کے لئے
ایضاً
چور کی شناخت کے لئے
ایضاً
ایضاً
نقش مربع قل ہو اللہ
چور کی شناخت
ایضاً
ایضاً
ایضاً
چور کی ایذا دہی کے لئے

باب دہم
عملیات مفرور اور گم شدہ کی واپسی کیلئے

نقش فلکی
نقش صرصر

مضمون

نقش زنجبید
عمل یٰسین
نقش عجیب
طلسم ابریشم
نقش مثلث
واپسی مفرور کے لئے
سفر سے باز رکھنے کے لئے
ایضاً
طلسم مفرور
عمل قفل
عمل واقعہ بات
مفرور بیوی کی واپسی کے لئے
نقش یٰسین برائے واپسی گم گشتہ ورفع
نشان سفر و بازیافت مال مسروقہ

باب یازدہم
عملیات مختلف امراض کیلئے

درد چشم کے لئے
دعائے نور بینائی کے لئے
طلسم درد سر
درد سر کے لئے
ایضاً
درد نیم سری کے لئے
درد گوش کے لئے
درد شکم کے لئے
داڑھ کے درد کے لئے
ہر قسم کے درد کے لئے
ورم و درد گلو کے لئے
شکایات جگر وغیرہ کے لئے
پرانے درد شکم کے لئے
گھوڑے کے درد کے لئے
درد پستان کے لئے
پیشاب کھولنے کے لئے

مضمون

ایام ماہواری کی باقاعدگی کیلئے
نقش خون بند کرنے کے لئے
قیام حمل کے لئے
قیام حمل کے لئے
کنڈۂ حمل کے لئے
اسقاط حمل کے لئے
عمل اسمار باری برائے حمل
استقرار حمل کے لئے
رفع اسقاط حمل کے لئے
استقرار حمل کے لئے
ایضاً
ایضاً
اسقاط حمل کے لئے
قیام حمل کے لئے
نقش آیۃ الکرسی
آسانی ولادت کے لئے
ایضاً
ایضاً
ایضاً
دودھ زیادہ ہونے کے لئے
ایضاً
گریۂ اطفال کے لئے
ایضاً
ایضاً
جھوکہ دور کرنے کے لئے
ایضاً
ایضاً
ایضاً
چیچک کے لئے
بخار کے لئے
تپ ولرزہ کے
ایضاً
ایضاً

مضمون	مضمون	مضمون	مضمون	مضمون
ایضاً	تمام امراض آسیب کے لئے	نقش عیسیٰ	عزیمت آسیب	عمل بسم اللہ شریف
ایضاً	دعائے قربانی	نقش زکریا	حرز خبائث	عمل الم ترکیف مع موکلات
نقش بواسیر خونی و بادی	عمل گندم	فرزند نرینہ کے لئے	قلیتہ سوزاں	عمل خاص سورۂ مزمل
نقش نقرہ بواسیر	نقش قرآن شریف	**باب سیزدھم**	طلسم توراۃ	وظیفہ سورۂ اخلاص
نقش اعظم بواسیر	نقش اسم شافی	**عملیات آسیب**	**باب چہاردھم**	عمل آیت قطب
نقش بواسیر	تمام امراض کے لئے	دفع آسیب کے لئے	**حل مشکلات و حاجات**	عمل سبع مثانی
نقش سورۂ فلق	نقش بسم اللہ بقاعدہ خاص	شناخت آسیب کے لئے	نقوش اجل	نقش قاضی الحاجات
خواب پریشاں کے لئے	**باب دوازدھم**	نقوش آسیب	رفع حاجات کے لئے	نقش کاشف اسرار
ناف ٹل جانے کے لئے	**عملیات اولاد کیلئے**	قلیتہ برائے جملہ بلیات	جملہ امور کے لیے۔	دعائے رافع غم
رفع سرعت کے لئے	نقش مقطعات	آب طلسم	نقوش ملائکہ	**باب پانزدھم**
طاعون سے حفاظت کے لئے	نقش عمران	ام الصبیان وغیرہ کے لئے	نقش ارض و سما	**فالنامہ حضرت غوث الاعظمؒ**
تپ دق کے لئے		قلیتہ آسیب زدہ کے لئے	عمل اسماء الٰہی	
نقش سورۂ یٰسین				

آپ کو ایک روپیہ کا فائدہ

عملیات کی یہ بیش بہا کتاب زیر طبع ہے اور انشاء اللہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی۔ کتاب کی اصلی قیمت جسمیں کبھی کوئی کمی نہو گی ساڑھے تین روپے ہے لیکن اگر آپ کتاب کے تیار ہونے سے پہلے دو روپیہ آٹھ آنہ بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجدیں تو کتاب آپکو تیار ہونیکے ساتھ ہی فوراً روانہ کردی جائیگی اور اس صورت میں آپکو ایک روپے کا فائدہ ہوگا۔ لیکن کتاب تیار ہونیکے بعد یہ رعایت باقی نہیں رہیگی۔ پس جو صاحب اس رعایت سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہوں اور ساڑھے تین روپے قیمت کی کتاب ڈھائی روپے میں خرید کرنا چاہتے ہیں تو اس اعلان کے دیکھتے ہی ڈھائی روپے کا منی آرڈر بطور پیشگی قیمت کتاب بھیجدیں۔

خاکسار

محمد انوار ہاشمی مالک خواجہ پوسٹ نظامیہ دارالاشاعت دھلی

روح انجنیری

اگر آپ ٹھیکیدار بننا چاہتے ہیں

اور دولت کے خواہشمند ہیں۔ اگر آپ صاحب جائداد ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کی جائداد نہایت خوبصورت اور بکفایت تیار ہو اور مرمت میں روپیہ بہت کم خرچ ہو۔ اگر آپ سیویل انجنیر بننا چاہتے ہیں تو روح انجنیری ملاحظہ کیجئے۔ اس کتاب کو ہندوستان کے تمام اُردو دان انجنیروں اور ٹھیکیداروں نے بے حد پسند کیا ہے اُن کا مقولہ ہے کہ شاید ہی اُردو میں اس سے زیادہ مفید اور کارآمد اس فن کی کوئی کتاب موجود ہو اس کتاب میں انجنیری کے متعلق تمام فارمولے نہایت آسانی کے ساتھ کوئی سمجھائے گئے ہیں۔ اور فن انجنیری کو اول سے آخر تک اس قدر خوبی سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ کتاب مبتدیوں کے لیئے بھی بے حد مفید ہے۔ بے سے بے علم شخص بھی اس کتاب کو پڑھ کر فن تعمیر کا ایک ماہر بن سکتا ہے۔ انجنیری کے تمام اصول نہایت آسان اور صحیح درج کیئے گئے ہیں۔ انگریزی کتابوں کا عطر ہے۔ قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

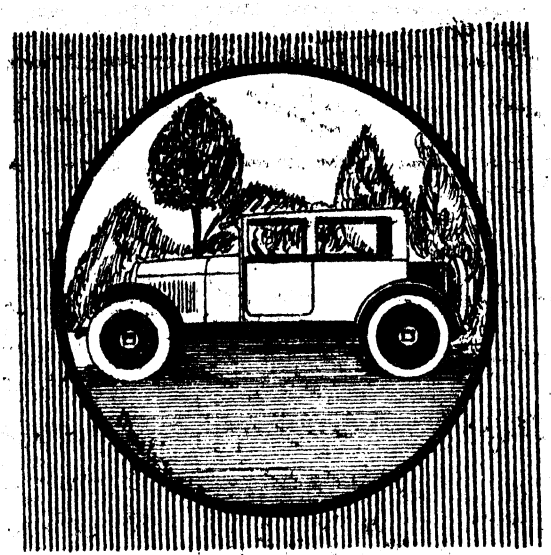

تعلیم موٹر

اگر آپ کے پاس موٹر ہے

یا آپ موٹر چلاتے ہوں۔ یا چلانا چاہتے ہوں تو کم از کم ایک مرتبہ تعلیم موٹر کا بھی مطالعہ کر لیجئے۔ اسمیں موٹر چلانے کے صحیح اور ضروری اصول و قواعد نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیئے گئے ہیں اور اردو زبان میں اس قدر آسانی کے ساتھ سمجھایا گیا ہے کہ ایک معمولی عقل و قابلیت والا شخص انکو ذہن نشین کر لینے کے بعد چند ماہ کے عرصہ میں قابل موٹر ڈرائیور بن سکتا ہے نہ صرف یہ بلکہ وہ موٹر کے معاملہ میں ایک لائق میکنکل انجنیر بن جائیگا۔ ہر قسم کی مرمت بآسانی خود کر سکیگا جنگل و بیابان میں جہاں موٹر کی درستی کی کوئی صورت نہ ہوگی یہ کتاب فرشتہ رحمت بنکر مدد کرے گی اسمیں موٹر کے تمام چھوٹے بڑے پرزوں کی تصویریں موجود ہیں۔ ان کا فٹ کرنا مرمت کرنا نہایت خوبی کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ انگریزی کے چند مشہور کتابوں کی مدد سے اس کتاب کو تیار کیا گیا ہے اس لئے یہ موٹر کے متعلق اپنی قسم کی پہلی اور بہترین کتاب ہے۔ قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

اُردو زبان میں انگریزی انشاپردازی

اگر آپ لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو جناب سید رشن صاحب کے مندرجہ ذیل ناولوں کا مطالعہ کیجئے

بیگناہ مجرم | یہ ناول ہر لحاظ سے بے انتہا دلچسپ ہے مصنف نے اس ناول میں بالکل انگریزی ناولوں کی شان قایم رکھی ہے اور اس کمال کا ادب اردو کا بہترین نمونہ ہے۔ اگر بہتر سے بہتر کوئی اخلاقی پاکیزہ اور دلچسپ ناول ہو سکتا ہے تو بیگناہ مجرم ہے۔ قیمت عہ/

چندن | اسمیں جناب سدرشن کے پندرہ ادبی اخلاقی افسانے درج ہیں ہر افسانہ پڑھنے کے بعد خیال ہوتا ہے کہ شاید یہی کوئی دوسرا افسانہ اس سے زیادہ دلچسپ ہو۔ یہ افسانے علاوہ دلچسپی کے اخلاق کے لئے اچھے خاصے معلم ہیں۔ ضخامت ۳۰۴ صفحے۔ عمدہ سفید چکنا کاغذ قیمت فی جلد صرف عہ/

صبح وطن | اگر آپ کو ان قومی جاں نثاروں کے واقعات دیکھنے ہیں جنہوں نے لیڈری کے اسٹیج پر بغیر آئے قوم کی ایک بڑی خدمت انجام دی اور گمنامی میں پڑا رہنا پسند کیا۔ اگر آپکو اپنے ملک کی ان پاک روحوں کی قومی خدمات دیکھنی ہیں جنہوں نے اپنی قوم کی خاطر اپنی جان کو خطرہ میں ڈالدیا تو صبح وطن دیکھئے اسمیں قومی اور ملکی نہایت دلچسپ اور سچی بارہ کہانیاں درج ہیں قیمت عہ/

محبت کا انتقام | یہ جناب سدرشن صاحب کی تحریر کا بہترین نمونہ ہے یہ ڈرامہ عجیب و غریب اور ایک بالکل نئی شان کا ڈرامہ ہے بے انتہا دردانگیز ہے۔ دل ہلا دینے والا ہے۔ قیمت عہ/

اُردو زبان میں بنگالی انشاپردازی

تہذیب کے تازیانے | بنگال میں قومی روح پھونکنے والے ایشیا کے نامور ناول نویس بابو نگم چندر چٹرجی کے قومی اور ادبی مضامین کا ترجمہ جسکو فطرت نگار جناب سدرشن صاحب نے اردو جامہ پہنایا۔ قیمت ۱۲/

قوم پرست | اس بنگالی ڈرامہ کا بھی اردو ترجمہ جناب سدرشن صاحب کے قلم سے ہوا ہے۔ خاص خوبی یہ ہے کہ ترجمہ کے بعد بھی وہی بنگالی شان قایم ہے۔ قیمت عہ/

ماہ نو | ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے شستہ کا اردو ترجمہ جسکو جناب حامد اللہ صاحب انسر۔ بی۔ اے نے اردو کا لباس پہنایا اپنی قسم کی بالکل نئی تصنیف ہے۔ نہایت دلچسپ کارآمد۔ اعلیٰ تخیل کا بہترین نمونہ۔ قیمت ۱۲/

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

دو آنے روپیہ کمیشن

محض معزز خریداران دین و دنیا کو دیا جائیگا۔ بشرطیکہ وہ اس فارم پر فرمایش کتب بھیجیں اور ساتھ ہی نمبر خریداری کا بھی حوالہ دیں۔ ایکروپیہ سے کم قیمت کتابوں پر کمیشن نہیں دیا جائیگا۔

نیازمند مینیجر

دہلی میں خون کے دریا بہہ گئے

حضرت خواجہ حسن نظامی کے زورِ قلم کا نمونہ

مصورِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے غدر دہلی کے جو دردناک حالات آٹھ حصوں میں تحریر فرمائے ہیں۔ جناب موصوف نے ان واقعات کی دہلی کی بیگمات اور دوسرے ذرائع سے واقفیت بہم پہنچا کر لکھا ہے۔ یہ آٹھ حصے آپکو اپنی تباہی پر آٹھ آٹھ آنسو رلانے کے لئے بہت کافی ہیں۔

غدر اوّل | غدر دہلی کے افسانے اس حصہ میں ان مصیبتوں کا بیان ہے جو غدر میں بادشاہ انکی بیگمات اور انکے بچوں کو پیش آئیں۔ شہزادہ کا بازار میں گھیٹنا بھیک مانگنا۔ غدر کا فرق کرنا۔ شہزادیوں کا بے یار و مددگار در در ٹھوکریں کھانا اسقدر عبرت خیز اور دردناک واقعات ہیں جنکو پڑھ کر کلیجہ پاش پاش ہو جاتا ہے۔

غدر دوم | انگریزوں کی بپتا۔ اس حصہ میں انگریزوں کی اس مصیبت کا حال ہے جو انکو انکی عورتوں اور بچوں کی پیش آئیں۔ قیمت عہ

غدر سوم | محاصرہ دہلی کے خطوط اس حصہ میں محاصرہ دہلی کے وہ خطوط ہیں جو انگریز افسروں نے محاصرہ دہلی مورچوں سے افسران پنجاب کو لکھے اور غدر کے حالات کی رپورٹ بھیجی۔ عہ

غدر چہارم | بہادر شاہ کا مقدمہ اس حصہ میں اس مقدمہ کی کیفیت ہے جو انگریزوں نے دہلی کے آخری چراغ بہادر شاہ پر قایم کیا تھا۔ اس مقدمہ میں بہادر شاہ بادشاہ کا جواب اور صفائی کے گواہوں کے بیانات اور حضرت خواجہ صاحب کا دیباچہ پڑھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ عہ

غدر پنجم | غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط۔ اس حصہ میں وہ خفیہ خطوط درج ہے جو ہندوستان میں غدر کرنیوالوں نے بہادر شاہ بادشاہ کو لکھے اور انکے جوابات جو بہادر شاہ نے انکو بھیجے۔ یہ خط و کتابت بہت معنی خیز ہے۔ قیمت عہ

غدر ششم | غدر دہلی کے اخبار اس حصہ میں ان اخبارات کے مضامین ہیں جنپر الزام لگایا گیا تھا کہ غدر کی آگ ان ہی مضامین سے بھڑکی ذرا غور فرما کر آپ ہی فیصلہ کیجئے ہم

غدر ہفتم | غالب کا روزنامچہ اس حصہ میں وہ واقعات ہیں جنکو دہلی کے شہرہ آفاق معروف شاعر مرزا غالب نے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور اپنے دوستوں کو خطوط کی صورت میں لکھ کر بھیجا جو نہایت دردناک معتبر اور دلچسپ ہیں۔ غدر کے حالات پر مرزا غالب نے فارسی زبان میں ایک مستقل کتاب "دستنبو" لکھی تھی اسکا اردو ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے یہ مجموعہ تاریخی و ادبی حیثیت سے قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

غدر ہشتم | دہلی کی جانکنی اس حصہ میں غدر دہلی کے تمام دردناک واقعات تاریخی حیثیت سے درج کئے گئے ہیں۔ غدر دہلی کے اسباب۔ بادشاہ بیگمات اور شہزادوں شہزادیوں کی کیفیت۔ باغی فوجوں کی حالت۔ جاسوسوں کے حیرت انگیز کارنامے مارشل لا کا خوفناک منظر۔ پیالسینکا دلخراش نظارہ۔ بادشاہ کی گرفتاری اور مقدمہ۔ اہل دہلی کے جانسوز اور دل ہلا دینے والے واقعات۔ خانماں بربادی اور قتل غارت کے غمناک واقعات درج ہیں۔ قیمت عہ

حضرت خواجہ حسن نظامی کی دیگر تصانیف ٹائیٹل کے دوسرے صفحہ پر دیکھئے

مینجر صاحب السلام علیکم

مندرجہ ذیل کتب بذریعہ وی پی بھیجدیجئے

نام کتاب	تعداد	قیمت

نمبر خریداری

نام معہ مفصل پتہ

ڈاکخانہ

شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد مرحوم کو زندہ رکھنے والی کتابیں

نگارستان فارس

فارسی زبان کے مشاہیر شعرا کا تذکرہ۔ اور فارسی زبان کی عہد بعہد ترقیاں۔ فارسی شعرا کا کلام۔ مؤلف حیثیت لئے ہوئے دوسری آب حیات ہے۔ استاد رودکی سے لیکر خان آرزو تک کے حالات لکھائی چھپائی کاغذ نہایت عمدہ۔ قیمت فی جلد ۸ ؎

سخندان فارس

فارسی زبان کی مکمل تاریخ جس میں مختلف زبانوں کے مقابلہ سے قوموں کے باہمی رشتوں کے سلجھے ہوئے سُراغ نکالے گئے ہیں۔ زند۔ پہلوی۔ دُری۔ سنسکرت کے الفاظ کا مقابلہ کرکے تاریخی نتائج نکالے ہیں۔ قیمت عہ ؎

آموزگار پارسی

آپ اگر اپنے بچوں کو فارسی زبان پڑھانا چاہتے ہیں تو آزاد صاحب کی تصنیف سے زیادہ اور کونسی کتاب ہوسکتی ہے۔ فارسی زبان کا بہترین نمونہ قیمت ۱۲ ؎

دیوان ذوق

دہلی کے آخری چراغ بہادر شاہ کے استاد ملک الشعرا حضرت ذوق کا کلام ان کی تمام غزلیات۔ قصائد۔ قطعات۔ رباعیات تاریخیں اور اشعار۔ سوانحعمری۔ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ قیمت فی جلد۔ تین روپے (۳ ؎)

مکتوبات آزاد

حضرت آزاد صاحب کے خطوط کا مجموعہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے خطوط میں وہی رنگینی پیدا ہوجائے جو ایک انشا پرداز کے خطوط میں ہوسکتی ہے تو آزاد صاحب کے خطوط پڑھیئے جو کہ نہایت دلچسپ ہیں۔ مکتوبات آزاد میں مولانا کے کئی سو سبق آموز خطوط کا گرانبہا مجموعہ ہے۔ قیمت فی جلد عہ ؎

بیاض آزاد

آپ اپنے دلیں خود فیصلہ کرلیجئے، کہ آزاد جیسے شخص کی بیاض میں کیا ہوسکتا ہے۔ یہ وہ بیاض ہے جسمیں آزاد صاحب نے مختلف شعرا غالب۔ ذوق۔ مومن۔ داغ وغیرہ کے تمام کلام کا انتخاب اور عطر کھینچ رکھا تھا۔ اسمیں تمام اُردو شعرا کے کلام کی روح ہے۔ ۱۲ ؎

نظم آزاد

آزاد صاحب کی نظموں کا مجموعہ۔ قیمت نو آنے ۹ ؎

ڈرامہ اکبر

جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ ہند کے نورنظر جہانگیر و نورجہاں کے عشقیہ قصہ کو مولانا موصوف نے ڈرامہ اور کا لباس پہنا کر اردو دنیا میں پیش کیا ہے۔ نہایت دلچسپ چیز ہے محمد مہری عہ ؎

نصیحت کا کرن پھول

مولانا موصوف نے لڑکیوں کے لئے تعلیم نسواں کے متعلق دلچسپ قصہ کے پیرایہ میں اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار کیا ہے لڑکیوں کے لئے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوسری کتاب لکھی جائے ۹ ؎

تذکرہ علماء

اسمیں مولانا مرحوم نے ہندوستان کی چالیس علما شاعر کا تذکرہ فرمایا ہے ۸ ؎

مینجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

طوائفوں کی چالبازی اور مکاری

سعید میں اب کوئی نہ پھنسیگا چونکہ قاری سرفراز حسین صاحب نے انکے سربستہ راز کو فاش کردیا

اسمیں ایک تعلیم یافتہ مسلمان نوجوان اور ایک باترک جذبات کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ حسن وعشق اور طوائفوں کے مکر وفریب پر نہایت لطف بحث کی گئی ہے۔ ناول اخلاقی حیثیت سے بہت اعلیٰ ہے۔ آجکل کے رنگین طبع نوجوانوں کے لئے اسکا پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت ۸ر

سعادت اسمیں دہلی کی ایک تعلیم یافتہ سلیقہ مند چلتی پرزہ خوبصورت طوائف کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اسکی چالاکیاں ناچ رنگ۔ حسن وعشق وصال فراق ہر ایک کا دلچسپ نقشہ کھینچا گیا ہے۔ واقعہ بالکل سچا ہے۔ ناول کی ہر دہلی میں موجود ہے۔ قیمت ۸ر

شاہد رعنا اسمیں دہلی کی ایک ڈیرہ دار طوائف کی "خودنوشت" سوانحعمری ہے یہ ناول آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ اسمیں طوائف نے بتایا ہے کہ ہمارا فرقہ کسطرح شریف نوجوانوں کو پھانس کر اپنا گرویدہ بنالیتا ہے اور ہم کیونکر ان کے مال و دولت پر قابو پاکر ان کو محتاج بنادیتے ہیں۔ زبان میں انتہا درجہ کی سلاست ہے نہایت نتیجہ خیز اور اصلاحی ناول ہے۔ قیمت ۸ر

سزائے عیش اسمیں دکھایا گیا ہے کہ عیاشی کیا ہے عیاشی کا کیا نتیجہ ہوتا ہے مصنف نے اس ناول میں نہایت قابلانہ طور پر فلسفہ حسن و عشق پر بحث کی ہے درحقیقت حسن وعشق کے فلسفہ کو اسقدر صاف اور سلجھی ہوئی زبان میں بیان کیا ہے کہ کم علم سے کم علم بھی اس فلسفہ سے واقف ہوسکتا ہے اور جب اس فلسفہ سے واقف ہوگیا تو حسن وعشق کے جال میں پھنسنا آسان نہیں نہایت دلچسپ ناول ہے قیمت ۱۰ر

انجام عیش اس ناول میں پاکیزہ زندگی اور مروجہ بدکاری اور آوارگی کو مختلف پہلو اس خوبصورتی ... اور اسقدر تحقیق وتدقیق کے ساتھ دکھائے گئے ہیں کہ نوجوانوں کو اس سے بہتر سبق آموز کتاب ملنا دشوار ہے اگر آپ کے خاندان میں کوئی نوجوان اس شرمناک زندگی میں گرفتار ہے تو اسکو یہ کتاب پڑھ کر سنائیے ... جہانتک میرا خیال ہے چند ہی دنوں میں اسکی زندگی بالکل پلٹ جائیگی۔ نہایت موثر ناول ہے۔ ۱۰ر

سراب عیش اسمیں طوائف سے نکاح کرکے بہو بیٹیوں میں لاکر ملانے کے نتائج پر دلچسپ پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک بڈھی نائکہ کے حالات کا پورا خاکہ ۱ر

لطف زندگی قاری صاحب کے سحر نگار قلم کا ایک مختصر مگر دلچسپ قصہ۔ قیمت ۲ر

دل کا عجائب خانہ قاری صاحب کے پھڑکتے ہوئے مضامین کا مجموعہ قیمت ۴ر

مولینا نیاز فتحپوری کی چار منتخب تصنیفات

گیتان جلی

یہ رابندر ناتھ ٹیگور کی گیتان جلی کا اردو ترجمہ ہے۔ نیاز فتحپوری صاحب کی رنگینی قلم کی نسبت لکھنا ایسا ہی ہے جیسے آفتاب کو چراغ دکھانا۔ اگر اس اشتہار کے ساتھ اخبار و رسائل کے ریویو جو اس تصنیف پر لکھے گئے ہیں شائع کردئے جائیں تو شاید رسالہ اچھی خاصی ڈکشنری بن جائے۔ عکر

ایک شاعر کا انجام

یہ حضرت نیاز فتحپوری ..... کی مشہور سحر نگاری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ میرا بلا خوف تردید یہ دعویٰ ہے۔ کہ بلحاظ ندرت جذبات وحسن تخیل اور زبان۔ کوئی ناول اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ ادبی مرقع اسقدر لاجواب ہے کہ ایک ایک سطر پر آپ بیچین ہو ہو جائیں گے۔ ذی ہوش کے لئے تعلیم ہے۔ سوختہ سامانوں اور فراق نصیبوں کے واسطے پیام سوز۔ قیمت ۱۲ر

جذبات بھاشا

عربی زبان کے بعد اگر کوئی شاعری مانی گئی ہے تو وہ بھاشا کی شاعری۔ جس کے اشعار کا اعلیٰ تخیل روح کو پھڑکا دیتا ہے۔ جو لوگ شعر وسخن سے دلچسپی رکھتے ہیں یا ادب اردو سے جن صاحبان کو ذوق ہے۔ ان کے لئے یہ غذائے روح ہے اردو زبان میں اپنی قسم کی پہلی تصنیف۔ قیمت ۱۲ر

قربان گاہ حسن

یہ مولانا نیاز فتحپوری ..... کی مخصوص افسانہ نگاری کا بہترین نمونہ۔ نہایت دلچسپ قصہ۔ نہایت دلچسپ عبارت۔ قیمت ۴ر

مکمل کفر توڑ

آریوں کی شرمناک حالت اور ان کی ..... کو تہذیب کے رنگ میں رنگ کر بے پردہ کیا ہے۔ سوامی شردھانند کی ..... دکھائی ہے ۸ر

بزم خسروی

حضرت امیر خسرو صاحب کی مشہور غزلیات کا ترجمہ اردو غزلیات میں کیا ہے۔ ۸ر

طبیب العاملہ حمل ورضاعت اور بچوں کی پرورش و پرداخت کے متعلق عورتوں کی مخصوص بیماریوں کا بیان اور ان سے چھٹکارا پانے کے طریقے۔ ہر گھر میں ایسی کتاب کا رہنا نہایت ضروری ہے۔ ۸ر

منیجر خواجہ بک ڈپو نظامیہ دارالاشاعت دہلی

اگر آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کے ہلتے ہوئے دانت دوبارہ جم جائیں۔ مسوڑوں سے خون و پیپ کا آنا بند ہو جائے منہ کی بدبو جاتی رہے دانتوں کا درد جاتا رہے۔ بادی سے مسوڑے نہ پھولیں دانت مثل موتی کے سفید چمکنے لگیں۔ پان کی سُرخی دانتوں سے اجائے دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو جائیں تو آپ ہمارا لخوشبودار اینٹی سیپٹک پایوریا ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال شروع کر دیں جس کے عمدہ اور فائدہ مند ہونے کی تصدیق بڑے بڑے ڈاکٹروں نے کی ہے ہزاروں مریض اس سے صحت حاصل کر کے تندرست ہو گئے ہیں اگر آپ اسکو روزانہ ایکدفعہ استعمال کر لیا کریں تو آپ کو دانتوں کی کوئی بیماری ہی کبھی نہیں ستا سکتی ہر مکان میں اسکا موجود ہونا بہت ضروری ہے منجملہ ان تمام خوبیوں کے قیمت بھی بہت کم ہے یعنی فی بکس علاوہ محصولڈاک صرف چودہ آنے (۱۴ر)

ملنے کا پتہ

گولڈن فارمیسی جتی واڑہ میرٹھ۔یو۔پی

المعالج

طب یونانی۔ ویدک اور ڈاکٹری مضامین کا ایک بہترین مقبول طبی پرچہ ہے جو عرصہ سال سے بزیر ایڈیٹری حکیم علم الدین صاحب بھاگوالیا مرتسر سے آب و تاب شایع ہو رہا ہے اسمیں حفظانِ صحت کے قوانین اور قابل قدر طبی مضامین۔ سفر و بوٹیوں کے خواص و منافع گشتہ جات۔ نامی گرامی حکماء کے صدری مجربات اور خریداران رسالہ کے سوال و جواب درج کئے جانیکے علاوہ کمزوری سُستی۔ نامردی جیسی خطرناک بیماری کی نسبت خصوصیت سے بحث کیجاتی ہے۔ ہر حصہ ملک کے مشہور و معروف اطبا اسکی قلمی امداد فرماتے ہیں۔ طبی دنیا کے علاوہ ہر خاص و عام نے اسے بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ اگر آپ نے اسے ابھی تک نہ دیکھا ہو۔ تو ایک پرچہ نمونتاً ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت سالانہ صرف عہ۔ نمونہ مفت

نوٹ:۔ دو روپے سالانہ چندہ دینے والے احباب کو رموز صنعت باقی کتاب قیمتی ۱۲ر مفت دیجاتی ہے۔

منیجر رسالہ "المعالج" امرت سر پنجاب

اولاد کے خواہشمند اصحاب

مردانہ خاص اور پوشیدہ امراض کے مریضوں کا سچا حامی

جریان۔ ضعف باہ۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ مرضوں کا خاص معالج رسالہ حیات جاوید اور ہندوستان کا مشہور ترین طبی رسالہ رفیق الاطباء موسوم بہ الحکیم۔ فہرست کتب و فہرست ادویہ بالکل مفت بھیجے جاتے ہیں۔ رسالہ حیات جاوید میں مردانہ امراض کی فلاسفی اور صحیح حقیقت کیساتھ ان کا علاج اور صدری مجربات بھی درج ہیں رسالہ الحکیم لاہور کے فاضل و ممتاز طبیب جناب حکیم مولوی محمد شریف صاحب ایچ پی۔ ایل۔ ایل کی سرپرستی میں شایع ہوتا ہے جسمیں ہر ایک مرض کے صدری مجربات اور ہر قسم کے طبی مضامین شایع ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ برائے نام صرف (عہ) نمونہ مفت۔

پتہ: **منیجر دواخانہ چشمہ صحت و رسالہ الحکیم رفیق منزل موچی دروازہ لاہور**

القریش

اسلامی۔ قومی۔ اصلاحی۔ اخلاقی اور تاریخی منثور و منظوم مضامین کا ایک دلنواز ماہوار رسالہ جو اپنی گوناگوں دلچسپیوں کے باعث مقبول عام ہے دس سال سے قریشی محمد علی صاحب ذوق صدیقی کی ادارت میں امرتسر سے آب و تاب شایع ہو رہا ہے فرمانفرمائے دکن ادام اللہ سلطنتہ کے تلطف شاہانہ سے مدارس محمودیہ سرکار عالی کیلئے سرکاری طور پر بہ تعداد کثیر خریدا جاتا ہے کاغذ طباعت۔ کتابت دیدہ زیب۔ قیمت سالانہ عہ۔ طلبا سے عہ امتیازی ہے ۳ فی پرچہ ۴ر۔ پتہ:۔ **منیجر رسالہ القریش امرتسر**

خونابۂ دل یعنی کلام ندرت

حضرت مولانا ندرت سہسرامی ایڈیٹر اخبار آئینہ کے کلام کا مجموعہ حسن میں عاشقانہ فلسفیانہ خیالات کے علاوہ تصوف و معرفت کی غزلیں اور ہر قسم کی مختلف نظمیں بھی شامل ہیں چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اگر آپ ردیاس کی سچی تصویر دیکھا چاہتے ہیں یا سر کلام کا حقیقی لطف حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مولانا کا کلام ملاحظہ فرمایئے۔ جلد ہی بہت کم تعداد میں تیار ہوئی ہیں درخواست جلد بھیجیے۔ قیمت مجلد مع تصویر مصنف عہ

منیجر اخبار آئینہ میرٹھ

ترجمان الغیب

یعنی

منظوم ترجمہ رد و غزلیات حضرت خواجہ شیراز رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ مولوی محمد احتشام الدین ایم اے دھلوی

جس میں اصل کا وزن اور قافیہ بالالتزام قایم رکھا گیا ہے لہذا سننے میں سمجھنے میں گانے میں بجانے میں اصل فارسی کا لطف ترجمہ اردو میں حاصل ہے۔ میر و مرزا غالب و ذوق اور درد و مومن کی پیاری اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ادب اردو میں یہ نمونہ ایک مستقل اضافہ معلوم ہوتا ہے قیمت حصہ اول جو تیار ہے، دو اسمیں ایک دیباچہ قابل دید ہے مبلغ دو روپے

مترجم سے پتہ نشان دہلی ترا ہا بیرم خاں حویلی مفتی اکرام الدین خاں طلب کیا جاوے

لسان الملک

اڈیٹر

مولانا سید محمد ضامن کنتوری

اردو زبان کا بہترین علمی و ادبی ماہوار رسالہ جسکے اڈیٹر کا نام نامی خود خوبی مضامین کی کافی ضمانت ہے قیمت سالانہ۔ پانچ روپیہ (صہ)

مقام اشاعت دلاور گنج حیدرآباد دکن۔

المشتہر

مینیجر لسان الملک

فن تعلیم و تربیت کی شعلق

اردو کا

بہترین رسالہ کانفرنس گزٹ

ہے جو آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس گزٹ کا صدر دفتر سلطان جہان منزل علیگڑھ سے ماہ بماہ شایع ہوتا ہے بچوں کی تعلیم و تربیت اصلاح معاشرت اکفایت شعاری وغیرہ کے متعلق ماہرین فن کے لکھے ہوئے نہایت مفید و علمی مضامین اس رسالہ میں شایع ہوتے ہیں جو طلبا اور اساتذہ اور والدین سب کے لئے یکساں طور پر مفید ہونا آمد تسلیم کئے گئے ہیں۔

فن تربیت اور تعلیم کی جدید اصول و آئین کے متعلق اور یہ کے ماہرین فن کی تازہ ترین تصنیفات جنکی قیمت ہزارہا روپیہ ہوتا حاصل ہوتا ہے کیلئے انگلستان و جرمنی سے منگوائی گئی ہیں کہ کانفرنس گزٹ اور مستقل سائل و کتب کے ذریعہ سے انکو مضامین اردو میں منتقل کر جائیں اس لحاظ سے کانفرنس گزٹ کے مضامین گویا بہترین ثمانچے بہترین ماغوں کے نتایج ہوتے ہیں ضخامت عموماً ۵۰ صفحہ قیمت بغرض فادہ عام تین روپیہ سالانہ ہے

ملنے کا پتہ۔ سپرنٹنڈنٹ دفتر آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ

نمونہ مفت

اگر آپ اپنا مذہبی پرچہ مسلمان (جو ہر قسم کے علمی۔ ادبی۔ اخلاقی اصلاحی تاریخی طبی وغیرہ مفید اور قیمتی مضامین نظم و نثر کا گلدستہ ہے) دیکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی ایک کارڈ پر اس مختلف جگہوں کے ذی علم زمیندار اوں رئیسوں تاجروں یا دیگر ملازمت پیشہ مسلمان بھائیوں کے پتے لکھ کر بھیجدیجئے مسلمان صیغہ قیمتی پرچہ مفت ہدیہ ہوگا۔

المشتہر مینیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانولہ پنجاب

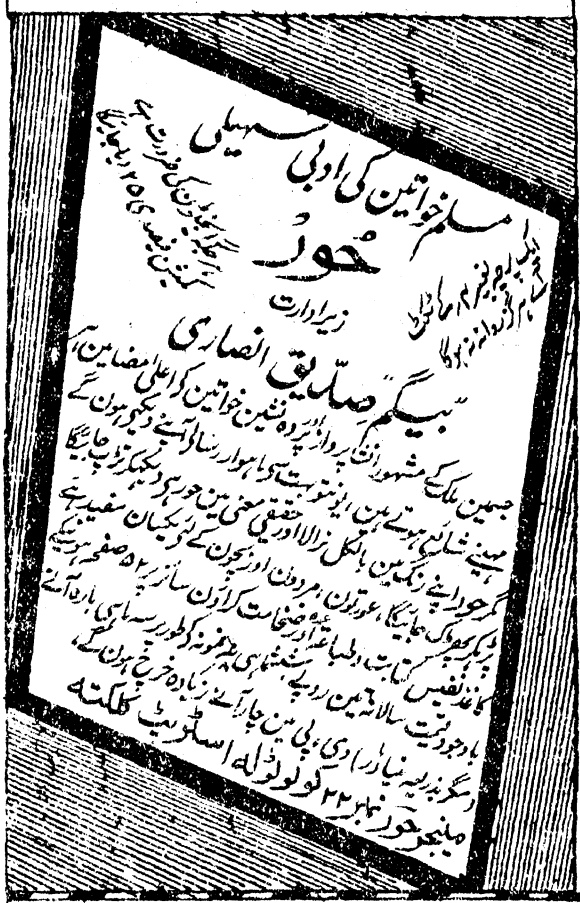

نیر اعظم

رسالہ کہنہ مشق مراد آباد کا ۴۹ سال کا پرانا اور معزز اور زیادہ چھپنے والا خوشخبری بیان اخبار ہے گورنمنٹ کا دفاداری اور رعایا کا دلسوز وکیل ہے اسلامی و قومی درد کے ساتھ پبلک کی اغراض بھی ہمیشہ پیش نظر رکھتا ہے ۲۰×۲۶ کے ۶ صفحہ کلاں پر ہفتہ وار شایع ہوتا ہے سالانہ چندہ پیشگی للعہ ہے صرف ایک آنہ بھیجکر نمونہ طلب کیجئے پسند خاطر ہونے پر قدر دانی فرمائیے۔ تجارتی سوداگران کے اشتہارات کیواسطے بہترین ذریعہ ہے۔

کتب خانہ کلیہ جامعہ عثمانیہ

REGISTERED, No L, 1313

جلد ۴ نمبر ۶

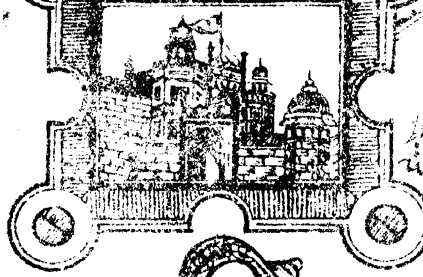

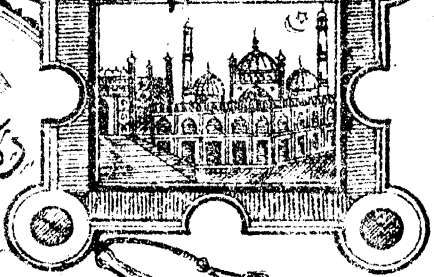

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ

چیست دنیا؟

از خداعافل بدن

اے نے قمقمش و نقرہ و فرزند و زن

مسلمانوں کو دینی اور دنیاوی کی صحیح تعلیم دینے والا ماہوار رسالہ

دین و دنیا

جو

ہر مہینے نہایت کامیابی کیساتھ نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: سید ظہور احمد شاہجہانپوری

ہر خریدار کو اختیار ہے کہ جب اسکا جی چاہے دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کرکے اپنی ادا کردہ کل قیمت ہم سے واپس منگالے

سالانہ قیمت اعلیٰ ایڈیشن (للعہ)

ششماہی قیمت اعلیٰ ایڈیشن دو روپے

سالانہ قیمت معمولی ایڈیشن دو روپے

ششماہی علہ مع محصول وغیرہ

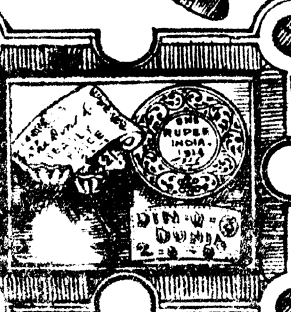

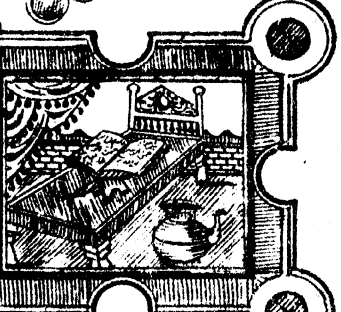

مصورِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی کی بیمثال کتابیں

میلاد نامہ نئے رنگ کا قابلِ دید متاع مولود شریف ہے، اور خواجہ صاحب کی اسلامی تاریخ کے سلسلے کا پہلا حصہ اس میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس حالات اور پاک و پاکیزہ اخلاق اور عادات کا تفصیلی بیان ہے۔ قیمت عہ

محرم نامہ اسلامی تاریخ کا دوسرا حصہ جس میں وفاتِ رسول کے بعد کے واقعات۔ خلافت کے جھگڑوں کا پورا بیان جنگِ جمل و صفین کا تفصیلی حال۔ شہادتِ عثمان و حضرت علی کا اصلی سبب۔ معرکۂ کربلا کی تحقیقی اور دردانگیز کیفیت درج ہے۔ قیمت عہ

یزید نامہ یہ اسلامی تاریخ کا تیسرا حصہ ہے محرم نامہ کے بعد اسے ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اس میں خلفائے بنو اُمیہ کے حالات ہیں۔ معرکۂ کربلا کے بعد حجاج بن یوسف کی مکہ معظمہ پر خوفناک چڑھائی۔ خانۂ کعبہ کی بربادی ہزارہا صحابیوں کا قتل عبداللہ ابن زبیر کی شہادت وغیرہ کا بیان نہایت تفصیل و دردانگیز کیا گیا ہے۔ قیمت عہ

طمانچہ بر رخسارِ یزید اسی اشعار اور شورانگیز مناظر اور بدچلنیوں کے حالات کو بے نقاب کیا گیا ہے، نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت صرف عہ

فاطمی دعوتِ اسلام اس دلچسپ اور تحقیقی طریقوں کا بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً بنی فاطمہ نے اشاعتِ اسلام کے لیے اختیار کیے۔ قیمت عہ

سفر نامہ مصر و شام و حجاز حضرت خواجہ صاحب کے سفرِ اسلامیہ کے عجیب و غریب حالات با تصویر نہایت دلچسپ اور پُر لطف کتاب ہے۔ قیمت عہ

کی پاؤں حضرت خواجہ صاحب کے [illegible]

کا نہایت گرانقدر مجموعہ ہے جو تمام ملک سے خراجِ تحسین لے چکے ہیں۔ قیمت عہ

آپ بیتی حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت اپنی طرز کی بالکل نئی سوانح عمری مع تصاویر۔ قیمت عہ

کرشن بیتی ہندوؤں کے مشہور اوتار سری کرشن جی مہاراج کی قابلِ دید با تصاویر سوانح عمری۔ قیمت عہ

گیارھویں نامہ یہ گیارہویں شریف کی محفلوں میں پڑھنے کے لیے خواجہ صاحب نے حضرت غوث پاک کے حالات میں بڑی دلچسپ کتاب لکھی ہے قیمت فی جلد صرف ۱۲ر

اردو دعائیں ہر موقع اور ہر محل کے لیے نہایت مؤثر اور نہایت پر لطف دعاؤں کا مجموعہ جو خاص اوقات میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت ۸ر

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی بے مثل و نظیر کتاب ہے فوراً منگائیے۔ قیمت عہ

بیوی کی تربیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے۔ اس میں وہ نہایت اہم سوالات اور ان کے بیحد مفید اور کارآمد جوابات ہیں جو ہندوستان کی بڑی بڑی معزز اور تعلیمیافتہ بیبیوں نے فرمائے کیے ہیں۔ قیمت عہ

اولاد کی شادی - یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جس میں اولاد کی شادی بیاہ کے متعلق تمام ضروری دینی و دنیاوی معلومات موجود ہے۔ قیمت عہ

بچوں کی کہانیاں بچوں کے بہلانے کے لیے نہایت سبق آموز کہانیوں کا دلپذیر مجموعہ با تصاویر قیمت صرف دس آنے۔

جنگ بیتی درد و غم کے پُرسوز اور عبرت خیز مضامین اور الم انگیز قصوں کا دلسوز مجموعہ۔ قیمت ۱۰ر

تسخیر مہر و قہر اعمالِ حزب البحر کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی نہایت مشہور اور مقبول کتاب۔ قیمت ۱۰ر

معلوماتِ سیر دہلی جو حضرات غیر مقامات سے دہلی آتے ہیں یا گھر بیٹھے دہلی کی سیر کرنا چاہتے ہیں ضرور منگائیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

تسکینِ احساس تصوف کی ابتدائی اصول و قواعد اور اذکار و اشغال کی تعلیم۔ قیمت صرف ۸ر

چٹکیاں اور گدگدیاں حضرت خواجہ صاحب کے ظریفانہ مگر بے حد عبرتخیز مضامین کا قابلِ دید مجموعہ جسکو پڑھکر بے اختیار ہنسی آتی ہے قیمت ۱۲ر

خدائی ٹیکس زکوٰۃ ادا کرنے کی ترکیب۔ زکوٰۃ کا فلسفہ۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دیجائے۔ بہت سی ضروری معلومات۔ قیمت ۱۰ر

مرشد کو سجدۂ تعظیم قرآن مجید۔ حدیث شریف اور اقوالِ بزرگانِ دین سے سجدۂ تعظیمی کا جواز۔ قیمت ۸ر

روزنامچہ سفر ہندوستان حضرت خواجہ صاحب کے سفر بمبئی اور کاٹھیاواڑ وغیرہ کے دلچسپ حالات قیمت ۱۲ر

کم ٹو موت عشق دنیا کی بھول سے بچانے اور ہر وقت موت کو یاد دلانیوالی دردانگیز۔ قابلِ دید اور نہایت مقبول کتاب۔ قیمت عہ

مرگ نامہ کم ٹو موت جیسی مشہور کتاب کا دوسرا حصہ جو حال ہی میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت ۶ر

آدابِ خطوط نویسی یہ خواجہ صاحب کی مشہور کتاب ہی حصۂ اول و دوم بجائی۔ قیمت ۱۲ر حصۂ سوم۔ قیمت ۱۲ر

قرآن آسان قاعدہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو پڑھانے کے لیے نہایت عجیب و غریب قاعدہ جس کی تمام ملک میں دھوم ہے۔ قیمت ۸ر

تعلیم القرآن یہ کتاب قرآن آسان قاعدہ کے بعد بچوں کو پڑھانی چاہیئے اس کو پڑھکر وہ قرآن کی تمام منزلوں سے بہت جلد واقف ہو جاتے ہیں قیمت ۸ر

امام الزماںؑ کی آمد شیخ سنوسی کی پانچوں رسالوں کا خلاصہ امام الزماںؑ کی آمد کے تفصیلی اور دلچسپ واقعات جس میں حیرت انگیز پیشینگوئیاں شامل ہیں قیمت عہ

لڑائی کا گھر خواجہ صاحب کے سات متفرق رسائل۔ تو خانہ۔ بم۔ بندوق وغیرہ کا دلکش مجموعہ۔ قیمت ۶ر

قبروں کی غیبی نوشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار کے مزارات کے لیے مؤثر کتبے بالکل نئی چیز۔ قیمت ۴ر

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب اسلام کی معلومات کیلئے لکھی گئی ہے قیمت ۸ر

سکھ قوم اس کتاب میں سکھ قوم کے تمام مذہبی حالات اور رسم و رواج کا بیان ہے۔ قیمت ۶ر

غزنوی جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر سترہ حملوں کا تذکرہ۔ قابلِ دید تاریخی کتاب قیمت ۸ر

حلال خور اس کتاب میں ہندوستان بھر کے حلال خوروں کے مذہبی طبقے۔ رسم و رواج اور عقائد وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۸ر

داعی اسلام اس کتاب میں ہر مسلمان کو داعی اسلام کا کام کرنیکی ترکیبیں اور حکمتیں بتائی ہیں۔ قیمت ۳ر

گاندھی نامہ مہاتما گاندھی کی ذات و صفات کا قابلِ دید اور دلچسپ تذکرہ قیمت ۸ر

منیجر نظامیہ آرٹ پریس اشاعت دہلی

جلد ۴ — فہرست مضامین رسالۂ دین و دنیا دہلی بابتہ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء — نمبر ۶

حمد و نعت صـ۱
تفسیر قرآن مجید صـ۲
شرح مثنوی مولانا روم صـ۳
شرح دیوان حافظ صـ۴
شرح گلستان صـ۵
واردات قلب صـ۶-۷
کلمات الرسول صـ۸
حصول معاش صـ۸
شیطان کو کیوں پیدا کیا صـ۸
قرآن کریم صـ۹
فلسفۂ حیات صـ۱۰
عالمگیر کی قبر صـ۱۱
میں کیا ہوں صـ۱۲
حصولِ زندگی کا مل صـ۱۳
گلۂ تغافل صـ۱۴

رسائل کی روح

قرض اور کفر برابر ہیں صـ۱۵
قرض کشی بھی ایک ذلت ہے صـ۱۵
آزادی اور اس کے حصول کے ذریعے صـ۱۵
صحابہ کرام کا کسب معاش و پیشہ صـ۱۵
تعلیم کا مقصد اسلامی نقطۂ نظر سے صـ۱۵
تحصیل علم صـ۱۶
لارڈ ایبری کا خیال صـ۱۶
فلچر کہتا ہے صـ۱۶
مسٹر بوک کا قول صـ۱۶
صحیفۂ عالم کا مطالعہ صـ۱۶
یوروپ کا معلم اسلام ہے صـ۱۶
حضرت علی صـ۱۷
ناامید نہو صـ۱۷
صحبت کا اثر صـ۱۷

معلومات

شہد کی مکھی کی بعض خصوصیات صـ۱۸
مونگے کی غذا صـ۱۸
دنیا کا سب سے بڑا غار صـ۱۸
کھلا ہوا انسان کا بال صـ۱۸
ہیڈ روجن کا انجماد صـ۱۸
کتابوں کی قدر دانی صـ۱۸
کاغذ کا تعلق صنعت و تجارت سے صـ۱۸

وسائل معاش

فاؤنٹن قلم کی سیاہی بنانا صـ۱۹
مارکنگ انک بنانا صـ۱۹
گندک کا گلاس بنانا صـ۱۹
چرکھے جوڑنا صـ۱۹
قینچی سے شیشہ تراشنا صـ۱۹

سوالات و جوابات

مذہبی طبی صنعتی متفرق جوابات صـ۲۰

انشائے لطیف

جسکی جستجو تھی وہ مل گیا صـ۲۱
برسات صـ۲۱
بجلی کا بٹن صـ۲۲
چاند صـ۲۲
انجام صـ۲۳
بلبل اور شب تاب صـ۲۳

مجاز و حقیقت

ایٹم۔ تیمم۔ ہوی۔ برق صـ۲۴

صنف نازک کیلئے

بیوی صـ۲۵
جوتی پیزار صـ۲۵
نوجوان بیوہ کا اضطراب صـ۲۶
پیر مغ توت (کہانی) صـ۲۶تا۳۰

مغربی بھوت اور مولینا اشرف علی

جب سے مغربی تعلیم کا بھوت ہندوستانیوں کے سر پر سوار ہوا ہے۔ ان کو خدا کی خدائی۔ نبی کی نبوت جنت دوزخ۔ صراط میزان جن و ملائک اور شیطان سب تقدیر۔ غرض یہ کہ اسلام کی ہر بات کے لیے تنظیر و ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے اس کے بغیر وہ تمام احکام شرعی سے منکر ہیں۔ کلام پاک کی تعلیم ان کیلئے بالکل ناکافی ہے۔ احادیث ان کیلئے بیکار ہیں۔ ان کو تو فلسفہ اور سائنس کے مسائل سے سمجھانے کی ضرورت ہے۔ وہ ہر بات کے لئے عقلی دلائل کے محتاج ہیں ایسے لوگوں کے عقائد کی کمزوری کو دور کرنے کی غرض سے مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے **الاشتباہات** میں اس قسم کے تمام سوالوں کا جواب فلسفہ سائنس و منطق کی رو سے نہایت مدلل طور پر تحریر فرمایا ہے نہایت مفید کتاب ہے اگر آپ صاحب استطاعت ہیں تو نہ صرف خود خریدیئے بلکہ کالج کے طلبا اور انگریزی خواندہ لوگوں میں مفت تقسیم کر کے اسلام کو تباہی سے بچائیے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

دولت کا ڈھیر

تمہارے گھر میں بھی ہو سکتا ہے مگر زر اسی شرط ہے۔ فن اشتہار سیکھو۔ اپنے شہر کی خاص مصنوعات کا اشتہار دو اور ہزاروں کما لو۔ کتاب **فن اشتہار** نہایت مکمل کتاب ہے صدہا مغربی تصانیف کی مدد سے اسکو مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ سے گھر بیٹھے جتنا چاہیئے پیدا کر لیجئے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

روپیہ کی بھرمار

اگر چاہتے ہو تو تجارت کرو۔ دوکان لیکر بیٹھو مگر روپیہ پیدا کرنے کے لیے تکنوفن دوکانداری میں ماہر ہونا چاہیئے۔ اگر تم کتاب **دوکانداری** کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کے اصول پر عمل بھی کرو تو گاہکوں کے دلوں پر تم حکومت کر سکو گے تمہاری دوکان راستہ چلتوں کو اپنی طرف کھینچ لیگی تھوڑا سا مال ہزاروں روپیہ کا بیچے گا اور تمہاری تجارت کو چند دن میں بہت فروغ ہو جائیگا۔ قیمت صرف بارہ آنے (۱۲ر)

نوٹوں کی گڈیاں

تمہاری میز پر رکھی ہوئی نظر آسکتی ہیں محض قلم و دوات فراہم کر کے تم دولتمند بن سکتے ہو کتاب **مراسلات تجارت** کے مطالعہ کے بعد تم دیگر ممالک کی ایجنسیاں لے سکتے ہو تم ہزاروں کا مال بغیر ایک پائی خرچ کئے منگا سکتے ہو۔ اس کتاب میں اس قسم کی تجارت کی نہایت کارآمد ہدایتیں بتائی گئی ہیں۔ علاوہ نہایت موثر انگریزی خط و کتابت مع اردو ترجمہ۔ تجارت کے مغربی اصول۔ بیجک۔ ہنڈی چلک وغیرہ مفصل طور پر بتائے گئے ہیں۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

غیر یوں کا کتب خانہ

سلطان القلم مولانا مولوی نواب صدرالدین خاں صاحب کی تصانیف

قال اللہ | اس میں تمام احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت کے ساتھ سلیس اردو زبان میں عالمانہ طریق پر تحریر فرمایا گیا ہے۔ ۵ر

قال الرسول | اس میں احادیث شریفہ جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کا لب لباب ایسے عالمانہ انداز وخوبی کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ آپ اپنی نظیر ہے۔ ۴ر

ولی کی پہچان | اس کتاب میں قابل مصنف نے جھوٹے ولیوں اور سچے اولیاء اللہ کا فرق نہایت خوبی کے ساتھ ظاہر فرمادیا ہے تاکہ لوگ دھوکہ نہ کھائیں۔ ۲ر

تحریم الخمر والزنا واللواط والمعازف والعشق | زنا۔ شراب۔ راگ۔ اور عشق کے متعلق مفصل بیان بچاوران کی خرابیاں بیان کیگئی ہے۔ قیمت ۳ر

گلدستہ فوائد | اس رسالہ میں مفید اور مضر رسم ورواج پر روشنی ڈالی گئی ہے اوران کی خرابیاں بیان کی گئی ہیں۔ قیمت ۴ر

اصلاح المومنین | اس میں تخلیق انسان کی غرض وغایت اور انسان کو فرض بیان کرنیکے علاوہ مشرکین اور مرتدین اور رضائے الٰہی کی تدابیر وغیرہ بیان کیگئی ہیں ۳ر

اصلاح النفوس | اس میں بتایا گیا ہے کہ نفس کی اصلاح کیونکر ہوسکتی ہے قلب کی حالت کیونکر درست کی جاسکتی ہے استقامت کسطرح پیدا کی جائے۔ قیمت ۲ر

اصلاح اللعین | اس میں ترغیبات شیطانیہ ورسومات بدعت وشرک وغیرہ کی تردید نہایت خوبی کے ساتھ کیگئی ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کی تعلیم | اس کتاب میں قرآن مجید سے اصول واحکام اسلام کی تعلیم نہایت خوبی کے ساتھ دی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی خوبیاں | اس میں روزہ نماز۔ حج۔ زکوٰۃ۔ کلمہ کی خوبیاں اوران کے فوائد دلائل عقلیہ سے بیان کیے گئے ہیں۔ ۲ر

اسلام کا اتالیق | اس میں ناجائز رسم ورواج کو ترک کرنے کے متعلق زور دیا گیا اوران کے عیوب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ۲ر

اسلام کی ترقی | اس رسالہ میں یہ بات نہایت قابلیت کے ساتھ بتائی گئی ہے کہ اسلام اوراہل اسلام کی ترقی کن تدابیر پر عمل درآمد کرنے سے ہوسکتی ہے۔ ۲ر

اسلام کی حمایت | اسمیں یہ بتایا گیا ہے کہ قوم کی اصلاح کسطرح ہوسکتی ہے ۲ر

اسلام کی نواہی | اس رسالہ میں منہیات اسلام۔ کفر وشرک۔ بدعت۔ اور گناہ صغیرہ وکبیرہ کا بیان نہایت تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

تعلیم الصیام | اس رسالہ میں روزہ کے متعلق تمام احکام احادیث صحیحہ سے انتخاب کرکے درج کیے ہیں ۱ر

تصانیف مولانا مولوی شاہ محمد فائق صاحب

تحقیق الحق | فلسفیانہ استدلال سے مسئلہ وحدۃ الوجود کا ثبوت اور منکرین کی غلط فہمیوں کا ازالہ قیمت ۸ر

تحقیق الفائق | معقولی ومنقولی دلائل سے تقائد شخصی کا ثبوت۔ ۸ر

علم الکونین الرسول الثقلین | رسول اللہ کو علم ماکان وما یکون حاصل ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۷ر

جامع الترکیب | فارسی صرف ونحو جدید طریقہ پر بتایا گیا ہے۔ طالبعلموں کے لیے بیمثل کتاب ہے۔ قیمت صرف ۵ر

تعلیم الاطفال | دین کی ضروری باتیں اور مسائل بتائے گئے ہیں۔ ۵ر

کما یقول یقال | وحدت ووجود وشہود پر عالمانہ بحث۔ قیمت ۶ر

ھدایت الاسلام | اسلامی سلام کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ ۳ر

تائید الاسلام | واللہ خیر الماکرین کی آیت پر آریہ وغیرہ کی طرف سے جو لغو اعتراضات کیے جاتے ہیں ان سب کا مدلل اور شافی جواب۔ ۸ر

الفوائد الضابطہ | عمل رابطہ معمولہ صوفیہ کا ثبوت از مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی۔ قیمت ۴ر

مجموعۂ خطب | تمام خطبوں کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۴ر

تحفہ خیر بیر | اس میں شرائط جمعہ کے متعلق علمائے اسلام اور فقہائے انام کے اقوال درج ہیں۔ قیمت ۳ر

فلاسفی احکام اسلام | اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام کی ہر عبادت اور ہر کام میں فلاسفی ہے۔ قیمت ۳ر

تنقید لطیف | اس میں علیگڑھ کی تعلیم سے جو دہریانہ ولحدانہ خیالات پیدا ہوجاتے ہیں ان کو عقلی، نقلی، علمی، منطقی، فلسفی، اور سائنٹفک دلائل سے رد کیا گیا ہے قیمت ۶ر

نماز اور اسکی حقیقت | جس میں مع دیگر دینی ضروریات کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نماز تمام دنیا کی عبادات سے افضل وبرتر ہے اور نہایت مکمل عبادت ہے۔ قیمت ۴ر

کفر توڑ | جس میں آریوں کے تمام اعتراضات کا دنداں شکن جواب دیا گیا ہے اور انکی شرمناک حالت کی تصویر مہذب پیرایہ میں دکھائی ہے — ۸ر

خنجرِ تسلیم | شہادت حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے واقعات پر مضامین - قیمت ۶ ر

اسلامی مساوات | جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اسلام کے نزدیک امیر و غریب گدا و بادشاہ سب برابر ہیں اور اسلام اس معاملہ میں تمام مذاہب پر فوقیت رکھتا ہے - قیمت ۸ ر

محبوب الٰہی | حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی کے حالات خواجہ حسن نظامی صاحب کے قلم سے - قیمت ۲ ر

معراج شریف | اسمیں شب معراج کے حالات مفصل درج ہیں - ۱ ر

حیات صابر | حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صاحب کلیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات سید ظفر حسن بی - اے کے قلم سے - قیمت ۵ ر

الوارث | سوانح حضرت امام العاشقین سرمست مے الفت حاجی حافظ سید وارث علی شاہ صاحب قدس سرہٗ - قیمت ۱۲ ر

امام مالک | امام الزماں حضرت مولانا ابو عبداللہ بن انس کے حالات زندگی سید سلیمان ندوی کے قلم سے - قیمت ۴ ر

میر درد | اردو کے پہلے صوفی شاعر حضرت میر درد کے حالات زندگی - ۲ ر

زینت الریش | ڈاڑھی منڈانے کی برائی اور داڑھی رکھنے کی خوبی عقلاً و نقلاً بیان کی گئی ہیں - قیمت ۳ ر

شمار اطرزِ حکومت | مولوی سید محمد صاحب کی نہایت دلچسپ تصنیف - ۳ ر

بعد الموت | مرنے کے بعد کے حالات کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے - ۲ ر

سیرت مسلم | دربار رسالت کے واقعات خلفائے راشدین اور صحابۂ کرام کے حالات اسلامی تاریخ کا عطر - ۸ ر

فینسی شاعر | ملک کے مشہور شاعر میر احمدی اجمیری کے کلام کا مجموعہ جس پر حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے دیباچہ تحریر فرمایا ہے - قیمت ۸ ر

مناجات بیوہ | مثنوی حقوق اولاد مصنفہ خواجہ الطاف حسین صاحب حالی مرحوم مغفور - قیمت ۵ ر

انقلاب کا دوسرا ورق | جس میں مولانا ابو الکلام نے ایک زبردست انقلاب کے متعلق بیان فرمایا ہے - قیمت ۴ ر

اتحاد اسلامی | مولانا ابو الکلام صاحب کی اتحاد اسلام پر زبردست تقریر - ۳ ر

صدائے حق | مولانا ابو الکلام صاحب نے اس میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر مفصل بحث فرمائی ہے اور احکام خداوندی کی تشریح کی ہے - ۸ ر

دعوتِ حق | دربار مامون الرشید - مناظرہ - اعلان اور دعوتِ حق - مولانا ابو الکلام آزاد کے قلم سے - قیمت ۶ ر

خطبۂ صدارت تقریری | جلسہ جمعیۃ علمائے ہند میں مولانا کی زبردست تقریر ۶ ر

حزب اللہ | مولانا ابو الکلام آزاد کے قلم سے - قیمت ۱۲ ر

مساجد اسلامیہ | مساجد اسلام کے متعلق مولانا ابو الکلام کی عالمانہ تصنیف ۸ ر

تاج حربیت | میر احمد علی اجمیری نظموں کا مجموعہ - قیمت ۳ ر

مجموعہ نظم | علامہ اقبال - حضرت اکبر الہ آبادی - حسرت موہانی - شبلی نعمانی - آزاد سبحانی - مولانا محمد علی جوہر - مولانا ظفر علی خاں - میر نیرنگ - نیاز فتحپوری سید ہاشمی وغیرہ وغیرہ کی دل ہلا دینے والی نظموں کا مجموعہ - ۸ ر

جہاد اسلام | از جناب مولانا ابو الکلام صاحب - جس میں مسئلہ جہاد و حقیقت اسلام قربانی - اسوۂ ابراہیمی پر مفصل بحث ہے - قیمت

حکومت اور خلافت | از جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم - اے نہایت مفید تصنیف - قیمت ۴ ر

حیات گاندھی | باتصویر - یعنی فدائے وطن مہاتما گاندھی کی سوانحعمری مع دیباچہ حضرت سیدی و مولائی خواجہ حسن نظامی صاحب - قیمت ۸ ر

حالات علی برادران | فدائیان ملک و ملت حضرت مولانا شوکت علی و مولانا محمد علی صاحبان کی پیدائش سے لیکر آجتک کے کل واقعات - ۸ ر

حیات سعدی | از جناب مولانا شبلی صاحب نعمانی جس میں شیخ کے بچپن کے حالات - طالب علمی سیر و سیاحت - شیراز میں واپس آنا - دربار کے تعلقات وفات عام حالات و اخلاق و عادات - تصانیف - شاعری - آزادی - اظہار جذبات غزل گوئی اور اسکی خصوصیات - قیمت ۸ ر

حوادث ثمرنا | اس میں ثمرنا کے مظالم نہایت دردانگیز پیرایہ میں دکھائے ہیں قیمت - دو آنے (۲ ر)

جذبات بھاشا | از مسٹر نیاز فتحپوری - اس میں بھاشا کی شاعری پر روشنی ڈالی گئی ہے - اور اشعار کا ترجمہ سلیس اردو میں درج ہیں - ۱۲ ر

جذبات روح | ہندوستان کے مایہ ناز شاعر محمد یعقوب صاحب اوج گیاوی کے کلام کا مجموعہ - قیمت ۸ ر

تذکرۃ العلماء والمشائخ | ہندوستان کے علما و مشائخ کے حالات - قیمت - دس آنے (۱۰ ر)

سمرنا کی خونی داستان | اگر آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کے بھائیوں پر کیسے کیسے دل ہلا دینے والے مظالم کئے گئے ہیں تو یہ کتاب ملاحظہ کیجئے - قیمت صرف ۴ ر

برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان | برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان کے مسئلہ پر ایک نہایت دلچسپ اور کارآمد تصنیف - قیمت ۴ ر

انگریزی حکومت اور عراق عرب | عراق عرب اور انگریزی حکومت پر ایک عجیب اور مفید تصنیف - ۸ ر

مسدس حالی | شمس العلما مولانا خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم کا مشہور معروف مسدس جس میں شاعر موصوف نے اپنی قابلیت کی انتہا کر دی ہے - یہی وہ مسدس ہے جس کے سبب سے وہ دنیائے ادب میں آفتاب شہرت بنکر چمکے - قیمت ۸ ر

عورتوں کا کتب خانہ

خلافت صدیقی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے حالات چھوٹی بچیوں اور مستورات کے لیئے۔ قیمت ۵ر

خلافت فاروقی حضور سرور عالم کے خلیفۂ دوم حضرت عمرؓ کے حالات زندگی چھوٹی بچیوں اور مستورات کیلئے قیمت پانچ آنے ۵ر

خلافت عثمانی حضور سردار دو جہاں کے خلیفۂ سوم حضرت عثمانؓ کے حالات زندگی چھوٹی بچیوں اور مستورات کے لئے قیمت پانچ آنے ۵ر

خلافت حیدری رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفۂ چہارم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مبارک زندگی کے حالات بچیوں اور مستورات کے لیئے۔ قیمت ۵ر

فتح سرمدی خواتین اسلام کے لیئے پردے اور بے پردگی کے متعلق شرعی احکام اور دلچسپ بحث دیکھنی ہو تو فتح سرمدی منگائیے ۲ر

ہدایتہ الزوجین میاں بیوی کے حقوق کا مختصر بیان۔ قیمت ۲ر

انشار نسواں مستورات اور لڑکیوں کو صاف شستہ اردو زبان میں خط و کتابت سکھانے کے لیئے بہترین تصنیف۔ قیمت ۸ر

جمیلہ خاتون مانگے کا زیور پہننے کی خرابیاں ایک ضدی اور ناسمجھ خاتون کیسے راہ راست پر آئی۔ قیمت ۳ر

حوران جنت مسلمان۔ عالمہ۔ فاضلہ۔ شاعرہ۔ محدثہ۔ اور فقیہا بیبیوں کے تاریخی حالات اور ان کی زندگی کے دلچسپ واقعات۔ قیمت ۴ر

شریف بیبیاں دنیا کی مشہور۔ عالمہ۔ فاضلہ۔ شاعرہ۔ اور نیک طینت شہزادیوں کے دلچسپ حالات درج ہیں۔ قیمت ۴ر

محب وطن خواتین ہند تینتیس ۳۳ ایسی خواتین کے حالات درج ہیں جنہوں نے اپنے ملک کی خاطر بہ مصیبت مشکل اور نیز تکلیف برداشت کی۔ ۸ر

دایہ جس میں ایام حمل سے لیکر عالم زچگی کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی شکایات اور امراض کا ذکر مع علاج کے لکھا گیا ہے قیمت ۸ر

خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیمات ٹرکی خالدہ ادیب خانم کی سوانحعمری قیمت ۵ر

طبیب العائلہ حمل و رضاعت اور بچوں کی پرورش و پرداخت اور عورتوں بچوں کے مخصوص امراض کے بیان میں اور ان خطرناک بیماریوں کے ذکر میں بہترین تصنیف۔ قیمت ۸ر

تذکرہ خواتین دکن جس میں سرزمین دکن کی نامور ممتاز صاحب سیف اور اہل قلم خواتین کے حالات درج ہیں۔ اس کے علاوہ شاہزادیوں کے ایسے دلچسپ اور دلولہ خیز واقعات موجود ہیں جو خواتین کو پستی کے غار سے نکالکر ترقی کے بالائین کنگرے پر پہونچا سکتے ہیں۔ قیمت ۸ر

ناصح مشفق یہ کتاب ایسے سو قیمتی نصیحت کے جواہرات کا مجموعہ ہے جسکو پڑھنے کے بعد ہر عورت۔ کنبہ میں برادری میں۔ چھوٹوں میں بڑوں میں سسرال میں غرض ہر شخص کے دلمیں جگہ پیدا کرسکتی ہے ۴ر

نصیحت کا کرن پھول اگر تم چاہتی ہوں کہ تمہاری معلومات میں بہت کچھ اضافہ ہو جائے اگر تم کو خواہش ہو کہ تمہاری واقفیت بہت زیادہ بڑھ جائے تو مولانا محمد حسین صاحب آزاد کی یہ کتاب دیکھو نہایت دلچسپ نہایت مفید۔ قیمت ۸ر

روداد قفس مامتا۔ حسن سیرت۔ بچپن کی یاد۔ بیٹیوں کی فریاد۔ ماں کا پیام شوہر کا خط۔ بیوی کا محبت نامہ۔ لوری۔ بہن کا خط۔ دلہن کو نصیحت۔ صدائے راشد۔ مظلوم حسینہ روضہ اقدس پر۔ سرخاب کا آخری وقت۔ جیسی دلچسپ نظموں کا مجموعہ جو مولانا راشد صاحب کے قلم کا نتیجہ ہے۔ شاید کسی خاتون کو بھی چار آنے میں خرید ناگوار نہیں معلوم ہوگا۔

چار چاند تمہارے بھولے بھالے بچے تمہاری ننھی ننھی معصوم بچیاں جب محبت بھری نگاہ سے تم کو دیکھتی ہیں تو تم کو کس قدر ان پر پیار آتا ہے مگر یہ پیار جھوٹا ہے حقیقی پیار یہ ہے کہ تم ان کی اخلاقی حالت درست کردان کو تربیت دو نصیحت آموز کہانیاں سناؤ۔ چار چاند میں نہایت دلچسپ اور مفید کہانیاں درج ہیں۔ قیمت ۵ر

خاتون جنت باتصویر سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالات زندگی۔ ڈھائی سو صفحے کی نہایت مکمل سوانح مع تصاویر۔ (۱) روضہ مقدسہ حضرت فاطمۃ الزہرا (۲) مدفن بتول و روضہ حضرت رسول مقبول صلعم (۳) مدفن ل پر برقی روشنی کا نظارہ (۴) مزار حضرت فاطمہ کا پر نور نظارہ (۵) جنت البقیع کا خاکہ (۶) قبۂ اہل بیتؓ (۷) مدینہ شریف کا خاکہ (۸) مکہ معظمہ کا خاکہ (۹) شجرہ

تعلیم موٹر

اگر آپ کے پاس موٹر ہے۔ یا آپ موٹر چلاتے ہوں۔ یا چلانا چاہتے ہوں تو کم از کم ایک مرتبہ تعلیم موٹر کا یہی مطالعہ کر لیجئے۔ اس میں موٹر چلانے کے صحیح اور ضروری اصول و قواعد نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں اور اردو زبان میں اس قدر آسانی کے ساتھ سمجھایا گیا ہے کہ ایک معمولی عقل و قابلیت والا شخص ان کو ذہن نشین کر لینے کے بعد چند ماہ کے عرصہ میں قابل موٹر ڈرائیور بن سکتا ہے نہ صرف یہ بلکہ وہ موٹر کے معاملہ میں ایک لایق میکنکل انجنیر بن جائے گا۔ ہر قسم کی مرمت بآسانی خود کر سکیگا۔ جنگل و بیابان میں جہاں موٹر کی درستی کی کوئی صورت نہ ہوگی یہ کتاب فرشتۂ رحمت بنکر مدد کرے گی۔ اسمیں موٹر کے تمام چھوٹے بڑے پرزوں کی تصویریں موجود ہیں۔ ان کا فٹ کرنا مرمت کرنا نہایت خوبی کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ انگریزی کی چند مشہور کتابوں کی مدد سے اس کتاب کو تیار کیا گیا ہے اس لیئے یہ موٹر کے متعلق اپنی قسم کی پہلی اور بہترین کتاب ہے۔ قیمت عہ/

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

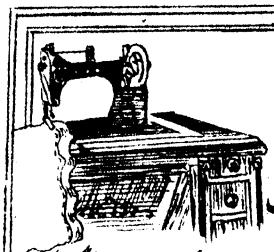

فن خیاطی

معقول رقم بچانیکی ترکیب

کم از کم آپ سال بھر میں ساٹھ ستر روپیہ محض سلائی کا دیدیتے ہونگے۔ یہ کل رقم بچ سکتی ہے۔ اگر آپ کی بہو بیٹیاں کپڑوں کی قطع برید سے اور سینے پرونے سے اچھی طرح واقف ہوں اور ایسی اچھی طرح واقف ہوں کہ آپ درزیوں سے بالکل مستغنی ہو جائیں۔ ہمارے خیال میں یہ بات اسوقت ممکن ہے کہ آپ کی مستورات فن خیاطی کا مطالعہ کریں۔ جس میں جدید و قدیم ہر وضع اور ہر قسم کے کپڑوں کی قطع برید اور سلائی کی مکمل تعلیم دی گئی ہے۔ اور جس کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے سات آٹھ سال کی معصوم بچیاں بھی پوری مہارت حاصل کر سکتی ہیں۔ قیمت صرف عہ/ محصول ڈاک بذمہ خریدار

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

مکمل ملمع سازی

اگر آپ کے پاس محض ایک مکمل ملمع سازی کی جلد ہو اور آپ اس سے کام بھی لیں تو بہت ممکن ہے کہ یہی کتاب آپ کو معاش کے تفکرات سے آزاد کر دے اور اگر آپ اس کام میں زیادہ کوشش فرمائیں تو بہت ممکن ہے کہ یہ بجلی کی دو بیٹریاں آپ کے رگ و پے میں خوشحالی فارغ البالی کی رو دوڑا دیں کتاب صدہا تجربوں کے بعد لکھی گئی ہے۔ اس میں بیٹری خود تیار کرنا، بجلی پیدا کرنا اور ہر قسم کے دھات کا دوسرے تمام دھاتوں پر ملمع کرنا حتیٰ کہ کانچ مٹی لکڑی وغیرہ تک پر ملمع کرنے کے نہایت آسان طریقے درج ہیں۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے سانچے بنانا بتایا گیا ہے ضروری تصاویر جا بجا دی گئی ہیں انگریزی ادویات کے نام علیحدہ درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/) علاوہ محصول

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

روح انجنیری

اگر آپ چاہتے ہیں کہ عمارتوں کے ٹھیکے لیکر بہت جلد مالدار بنجائیں اگر آپ کی خواہش ہو کہ آپکی جائداد نہایت خوبصورت اور بکفایت تیار ہو اگر آپ کی تمنا ہے کہ بلا کسی ڈگری کے چند ماہ میں آپ فن تعمیرات میں ایک انجنیر کے مقابل میں جائیں۔ تو روح انجنیری ملاحظہ کیجئے جسکی نسبت ٹھیکیداروں۔ سب ڈویزنل افیسرز۔ اور انجنیروں کا خیال ہے کہ فن معماری میں زبان اردو کی یہ سب سے بہتر کتاب ہے۔ اس کتاب میں انجنیری کے متعلق نہایت آسان اصول درج ہیں۔ اور فن معماری کو اسدرجہ آسان اور سلیس زبان میں لکھا گیا ہے کہ ایک عجمی سے عجمی شخص کو بھی اس کے سمجھنے میں کوئی دقت واقع نہیں ہو سکتی قیمت علاوہ محصول ڈاک۔ ایک روپیہ دس آنے (عہ/)

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

تفسیر الفاتحہ

مفتی شیخ محمد عبدہ مصری کی مشہور تفسیر کا اُردو ترجمہ جسمیں قابل مفسر نے سورۂ فاتحہ کے ایک ایک لفظ سے فصاحت و بلاغت کے دریا اُبلتے ہوئے دکھائے ہیں اور منکرین کو یہ باور کرادیا ہے کہ کلام خداوندی کا ہر نقطہ ایک معجزہ ہے جو انسان کی سمجھ سے بالا ہے، یہ تفسیر تمام دوسری تفاسیر کا عطر ہے اور ہر لحاظ سے بے نظیر تصنیف ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت بہتر۔ **قیمت ۸ر**

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب کیجئے

برگزیدہ نبی کے برگزیدہ خصائل

ہر مسلمان کے لیے آنکھوں سے لگانے کے قابل مقدس کتاب سب سے پہلے اور سب سے آخری رسول کے پاک و پاکیزہ خصائل کا دلکش مجموعہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات قدسیہ کا صاف و شفاف آئینہ آپکی عادات و اطوار کا قابل قدر گنجینہ، معاشرت مصطفوی کا گرانبہا نمونہ، بانی اسلام کی مقدس زندگی کا مبارک و مقدس مرقع محبوب خدا کے تمدن و اخلاق کی شاندار اور صحیح ترین تصویر۔ خود پڑھیے، اپنے بچوں اور بچیوں کو پڑھائیے۔ اپنی مستورخاتونوں کو پڑھکر سنائیے اپنی زندگی اور اپنے خاندان کا رہنما بنائیے اور اپنے ہمسایہ اور اہل وطن مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیے۔ نیز تبلیغ کا فرض بجالائیے۔ **قیمت** فی جلد صرف بارہ آنے (۱۲ر)

ملنے کا پتہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

فیضان قدسی

جب انسان کی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے، جب انسان پر آسمانی بلائیں نازل ہوتی ہیں، جب انسان کے دلپر نا امیدی کی گھٹا چھا جاتی ہے۔ جب انسان کی زندگی معرض خطر میں پڑجاتی ہے **تو** آیت الکرسی شریفہ اُسپر ظل رحمت بنکر چھا جاتی اور ان تمام مصائب سے نجات مل جاتی ہے **بشرطیکہ** آیت الکرسی شریفہ کے آداب سے واقف ہوں اسکے پڑھنے کے طریقے جانتا ہو، **فیضان قدسی میں** ہر مراد، ہر تمنا، اور ہر خواہش کے لیے آیت الکرسی شریفہ کے اعمال پڑھنے کی صحیح اور مجرب ترکیبیں حضرت مولانا شاہ عبدالمسیح صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت خوبی سے تحریر فرمائی ہیں۔ **قیمت** دس آنے (۱۰ر)

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

کلید مراد

(اگر خدانخواستہ) آپ بے اولاد ہوں (اگر خدانخواستہ) آپ پر قرضہ کا بار ہو (اگر خدانخواستہ) آپ عسرت میں بسر کرتے ہوں (اگر خدانخواستہ) آپکے حاکم آپ پر مہربان نہوں یا آپ جیسے معاملات میں اُلجھے ہوئے ہوں یا کچھ خاص تمنائیں اور ارمانوں کا ہجوم اپنے دل میں رکھتے ہوں تو گھبرائیے نہیں "کلید مراد" (انشاء اللہ) آپ کو آپکے مقاصد میں کامیاب کرنیمیں کیونکہ **اس میں ہر امر کے متعلق پیغمبری دعائیں درج ہیں**

یہ تمام دعائیں قرآن مجید اور حدیث شریف سے اخذ کی گئی ہیں اسلیے ان کی اجابت میں شک نہیں ہے۔ اسکا شاہی شاہ اعظم کے برگزیدہ منظوم شجرے اور دعیہ مقبول بھی شامل ہیں

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

تفسیر سورۂ یٰسین

مولینا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری ایڈیٹر دین و دنیا نے اس تفسیر کو اپنے مخصوص رنگ میں تحریر فرمایا ہے اور مفسرین کو یہ بتادیا کہ موجودہ زمانہ میں بھی ایسے افراد موجود ہیں جنکو صحیح معنوں میں مفسر کہا جاسکتا ہے۔ یہ تفسیر اپنی جامعیت، حسن بیان، ادائے مطالب، زبان کی سلاست، تشریح لغات اور اظہار نکات و رموز و معانی الفاظ کے لحاظ سے آپ ہی اپنا جواب ہے۔ اس کے علاوہ سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ سورۂ یٰسین کے مضامین کی سرخیاں قائم کردی گئی ہیں تاکہ تفسیر سمجھنے میں ایک بچے کو بھی کوئی دقت باقی نہ رہے قیمت ۸؍

مینیجر نظامیہ دار الاشاعت۔ دہلی

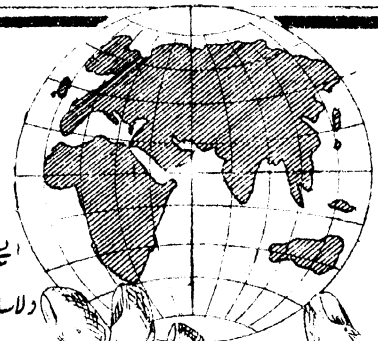

ایک دوسری دنیا

تقدیر آزمائی کے لیے

ایسے نازک وقتوں میں کام آنے والی۔ مایوسوں کو امید دلانیوالی۔ ڈوبتوں کا سہارا غمزدوں کا دلاسا، ہجران نصیبوں کو مژدۂ وصل سنانیوالی، ستم رسیدوں، دشمنوں سے نجات دلانیوالی، بیکاروں کو باکار اور مفلسوں کو زردار بنانے والی۔ مایوس مریضوں کے لیے نسخۂ شفا۔ بے اولادوں کے لیے پیام بقا آسیب زدوں کیلیے نقش سلیماں، بچوں کے لیے حرز جاں، مقدمات میں کامیاب کرنیوالی، مشکلات سے بچانیوالی، اگر ہے تو صرف ایک چیز ہے اور وہ مولینا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری کی عالمانہ تالیف:-

عملیات

ہے جس میں پانچسو سے زیادہ ایسے مستند اور مجرب عملیات جمع کیے گئے ہیں جو اولیاء اللہ اور زبردست عاملوں کے زیر عمل رہے ہیں اردو زبان میں عملیات کے متعلق ایسی جامع کوئی کتاب موجود نہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ ایک زبردست عامل بن سکتے ہیں اور آپکے اندر نہ صرف ایک محبوب کو، ایک حاکم کو یا ایک امیر کو تسخیر کرنیکی طاقت پیدا ہوسکتی ہے۔ (کتاب زیر طبع ہے) قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ:- مینیجر نظامیہ دار الاشاعت۔ دہلی

اسلامی تاریخ کے صفحات
خون میں رنگے ہوئے

حضرت سیدنا امام حسینؑ کے دردناک حالات اور قیامت خیز تاریخی واقعہ اگر دیکھنا ہو تو

کربلا نامہ

ملاحظہ فرمایئے جسمیں تمام واقعات نہایت تصدیق و تحقیق کے بعد درج کیے گئے ہیں قیمت ۱۲؍

فلاح دین و دنیا

تیار ہو گئی

جو تصویریں دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک روپیہ کا ٹکٹ بھیج دیجئے

ملنے کا پتہ :- منیجر نظامیہ دارالاشاعت ۔ دہلی

۷۷

REGISTERED. No L. 1315

جلد ۴ ۔ نمبر ۱۴

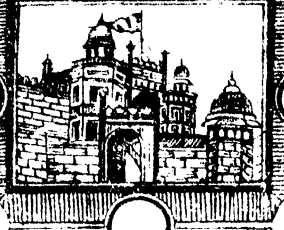

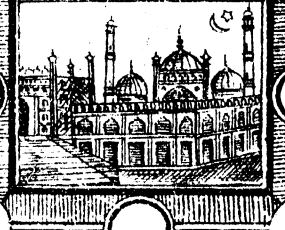

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ

چیست دنیا؟

از خداغافل بدن

نے قماش ونقرہ وفرزند وزن

مسلمانوں کو دین داری اور دنیا داری کی صحیح تعلیم دینے والا ماہوار رسالہ

دین و دنیا

جو

ہر مہینے نہایت کامیابی کیساتھ نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر:- سید ظہور احمد۔ شاہجہانپوری

ہر خریدار کو اختیار ہے کہ جب کبھی جی چاہے دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کرکے اپنی ادا کردہ کل قیمت ہم سے واپس منگالے

سالانہ قیمت اعلیٰ ایڈیشن (للعہ)

ششماہی قیمت اعلیٰ ایڈیشن دو روپے

سالانہ قیمت معمولی ایڈیشن دو روپے

ششماہی علہ رمع محصول وغیرہ

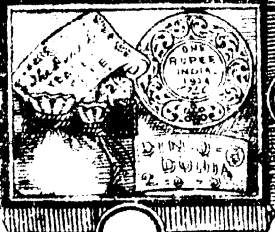

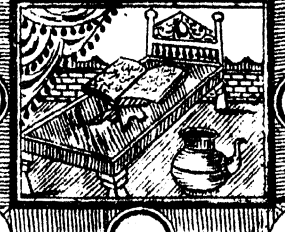

نومبر ۱۹۲۴ء

مصورِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی کی بیمثال کتابیں

میلاد نامہ نئے رنگ کا قابلِ دید مرقع رسولِ شریف ہے، اور خواجہ صاحب کی اسلامی تاریخ کے سلسلے کا پہلا حصہ اس میں جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس حالات اور پاک و پاکیزہ اخلاق اور عادات کا تفصیلی بیان ہے۔ قیمت عدہ

محرم نامہ اسلامی تاریخ کا دوسرا حصہ جسمیں وفات رسول کے بعد کے واقعات۔ خلافت کے جھگڑوں کا پورا بیان جنگ جمل و صفین کا تفصیلی حال۔ شہادت امام حسینؓ کا اصلی سبب۔ معرکۂ کربلا کی تحقیقی اور دردانگیز کیفیت درج ہے۔ قیمت عدہ

یزید نامہ یہ اسلامی تاریخ کا تیسرا حصہ ہے محرم نامہ کے بعد اسے ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اس میں خلفائے بنو اُمیہ کے حالات ہیں۔ معرکۂ کربلا کے بعد حجاج بن یوسف کی مکہ معظمہ پر خوفناک چڑھائی۔ خانۂ کعبہ کی بربادی ہزارہا صحابیوں کا قتل۔ عبداللہ ابن زبیرؓ کی شہادت وغیرہ کا بیان نہایت تفصیل درج کیا گیا ہے۔ قیمت عدہ

طمانچہ بر رخسارِ یزید اسمیں اشرار بنی اُمیہ کی خبیثہ اور شرمناک سازشوں اور بدچلنیوں کے حالات کو بے نقاب کیا گیا ہے، نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت صرف عدہ

فاطمی دعوتِ اسلام اُن دلچسپ حیرت انگیز اور مخفی طریقوں کا بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً بنی فاطمہ نے اشاعت اسلام کے لیے اختیار کیے۔ قیمت سے

سفرنامہ مصر و شام و حجاز حضرت خواجہ صاحب کے سفر ہائے اسلامیہ کے عجیب و غریب حالات با تصویر نہایت دلچسپ اور پُرلطف کتاب ہے۔ قیمت عدہ

سی پارۂ دل حضرت خواجہ صاحب کے اُن ادبی اور مذہبی مضامین کا نہایت گرانقدر مجموعہ ہے جو تمام ملک میں خراج تحسین لے چکے ہیں۔ قیمت عدہ

آپ بیتی حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت اپنی طرز کی بالکل نئی سوانح عمری مع تصاویر۔ قیمت عدہ

کرشن بیتی ہندوؤں کے مشہور اوتار سری کرشن جی مہاراج کی قابلِ دید بالتصاویر سوانح عمری۔ قیمت عدہ

گیارھویں نامہ یہ گیارھویں شریف کی محفلوں میں پڑھنے کے لئے خواجہ صاحب نے حضرت غوث پاک کے حالات میں بڑی دلچسپ کتاب لکھی ہے قیمت فی جلد صرف ۱۲ر

اُردو دعائیں ہر موقع اور ہر محل کے لیئے نہایت مؤثر اور نہایت پرلطف دعاؤں کا مجموعہ جو خاص اوقات میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت ۸ر

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی بے مثل و نظیر کتاب ہے فوراً منگائیے۔ قیمت عدہ

بیوی کی تربیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے۔ اسمیں بہت نہایت اہم سوالات اور اُن کے بیحد مفید اور کارآمد جوابات ہیں جو ہندوستان کی بڑی بڑی معزز اور تعلیمیافتہ بی بیوں نے تحریر کیے ہیں۔ قیمت عدہ

اولاد کی شادی یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جسمیں اولاد کی شادی بیاہ کے متعلق تمام ضروری دینی و دُنیاوی معلومات موجود ہے۔ قیمت عدہ

بچوں کی کہانیاں بچوں کے بہلانے کے لیئے نہایت سبق آموز کہانیوں کا دلپذیر مجموعہ بالتصاویر قیمت صرف دس آنے۔

جگ بیتی دردو غم کے پُرسوز اور عبرت خیز مضامین اور الم انگیز قصوں کا دلسوز مجموعہ۔ قیمت ۱۰ر

تسخیر مہر و قہر اعمال حزب البحر کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی نہایت مشہور اور معقول کتاب۔ قیمت ۱۰ر

معلوماتِ سیر دہلی جو حضرات غیر مقامات سے دہلی آتے ہیں یا گھر بیٹھے دہلی کی سیر کرنی چاہتے ہیں حضور مرد مکاتبہ۔ قیمت صرف ۱۲ر

تسکین احساس تصوف کے ابتدائی اصول و قواعد اور اذکار و اشغال کی تعلیم۔ قیمت صرف ۸ر

چٹکیاں اور گدگدیاں حضرت خواجہ صاحب کے ظرافیانہ مگر بے حد نتیجہ خیز مضامین کا قابلِ دید مجموعہ جسکو پڑھکر بے اختیار ہنسی آتی ہے قیمت ۱۲ر

خدائی انکم ٹیکس زکوٰۃ ادا کرنے کی ترکیب۔ زکوٰۃ کا فلسفہ۔ زکوٰۃ اُن لوگوں کو دیجائے۔ بہت سی ضروری معلومات۔ قیمت ۱۰ر

مرشد کو سجدۂ تعظیم قرآن مجید۔ حدیث شریف اور اقوالِ بزرگانِ دین سے سجدۂ تعظیمی کا جواز۔ قیمت ۸ر

روزنامچہ سفر ہندوستان حضرت خواجہ صاحب کے سفر بمبئی اور کاٹھیاواڑ وغیرہ کے دلچسپ حالات قیمت ۱۲ر

کم ٹو موت عشق دُنیا کی بھول سے بچانے اور ہر وقت موت کو یاد دلانیوالی دردانگیز۔ قابلِ دید اور نہایت مقبول کتاب۔ قیمت عدہ

مرگ نامہ کم ٹو موت جیسی مشہور کتاب کا دوسرا حصہ جو حال ہی میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت ۶ر

آدابِ خطوط نویسی یہ خواجہ صاحب کی مشہور کتاب ہی۔ حصۂ اول و دوم بجائی۔ قیمت ۱۲ر حصۂ سوم۔ قیمت ۱۲ر

قرآن آسان قاعدہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو پڑھانے کے لیئے خواجہ صاحب کا لکھا ہوا عجیب و غریب قاعدہ جس کی تمام ملک میں دھوم ہی۔ قیمت ۸ر

تعلیم القرآن یہ کتاب قرآن آسان قاعدہ کے بعد بچوں کو پڑھائی جاتی ہے اور اس کو پڑھکر وہ قرآن کی تمام ضروری باتوں سے بہت جلد واقف ہو جاتے ہیں قیمت ۸ر

امام الزماںؑ کی آمد شیخ سنوسی کی پانچ رسالوں کا خلاصہ امام الزماںؑ کی آمد کے تفصیلی اور دلچسپ واقعات جس میں حیرت انگیز پیشینگوئیاں شامل ہیں قیمت ۱۰ر

لڑائی کا گھر خواجہ صاحب کے سات متفرق رسائل۔ توبہ نجاشہ۔ بم۔ بندوق وغیرہ کا دلکش مجموعہ۔ قیمت ۶ر

قبروں کی غیبی نوشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار عم کے مزارات کے لیئے مؤثر کتابچہ بالکل نئی چیز۔ قیمت ۴ر

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب داعیانِ اسلام کی معلومات کیلئے لکھی گئی ہی قیمت ۸ر

سکھ قوم اس کتاب میں سکھ قوم کے تمام مذہبی حالات اور رسم و رواج کا بیان ہے۔ قیمت ۶

غزنوی جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر سترہ حملوں کا تذکرہ۔ قابلِ دید تاریخی کتاب قیمت ۸ر

حلال خور اس کتاب میں ہندوستان بھر کے حلال خوروں کے مذہبی قصے۔ رسم و رواج اور عقائد وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۸ر

داعی اسلام اس کتاب میں ہر مسلمان کو ترکیبیں اور حکمتیں بتائی ہیں۔ قیمت ۳ر

گاندھی نامہ مہاتما گاندھی کی ذات و صفات کا قابلِ دید اور دلچسپ قیمت ۸ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

جلد ۴ | فہرست مضامین رسالہ دین و دنیا دہلی بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۴

حمد و نعت صـ۱
تفسیر قرآن مجید صـ۲
شرح مثنوی مولانا روم صـ۳
شرح دیوان حافظ صـ۴
شرح گلستان صـ۵
واردات قلب صـ۶
خیالات منتشر صـ۷
اسلام کیا ہے صـ۸
اسلام آخری دین ہے صـ۸
میں وہ مسلم ہوں کہ فی الحال مسلمان بھی نہیں صـ۹
ہم کیا تھے صـ۹
اول فنا ہے آخر فنا ہے صـ۱۰
برکات مذاہب صـ۱۱و۱۲
اسلامی تمدن و آئین معاشرت صـ۱۳
مُفلس بھی پڑھیں رو اور بھی صـ۱۵-۱۶
رسائل کی روح
ایثار سخاوت و بخل صـ۱۶
تصوف صـ۱۶
عبادت صـ۱۶
اخلاص صـ۱۶
تسبیح تحلیل و تکبیر صـ۱۶
غصہ میں صبر صـ۱۷
زندگی کے توقعات صـ۱۷-۱۸
معلومات
نئی قسم کا جوتا صـ۱۹
معلم اقتصاد گھڑی صـ۱۹
عینک کا استعمال مفید نہیں صـ۱۹
دیکھنے کا نیا طریقہ صـ۱۹
زمین کا اندرونی حصہ صـ۱۹
ڈاکٹری کے معجزے صـ۱۹
رنگ کی تبدیلی صـ۱۹
وسائل معاش
بائیسکل کا تیل صـ۲۰
بائیسکل کی لالٹین کا تیل صـ۲۰
کپڑا سینے کی مشین کا تیل صـ۲۰
گھڑیوں کے پرزوں کا تیل صـ۲۰
ٹرمینگ پیپر بنانا صـ۲۰
سوالات
مذہبی۔ طبی۔ متفرق صـ۲۱
جوابات صـ۲۲
انشائے لطیف
تو نے سنا یا نہیں صـ۲۳
برسات صـ۲۳
مخمور خواب ناز جاگ صـ۲۳
نوشش و خمار صـ۲۴
مجاز و حقیقت صـ۲۵
صنف نازک کیلئے
ملک کی اصلی دولت صـ۲۶
برہمی عورتیں صـ۲۶
چینی عورتیں صـ۲۶
جاپانی عورتیں صـ۲۶
امریکن عورتیں صـ۲۶
فرانسیسی اور انگلستانی عورتیں صـ۲۷
بیمار اور اسکی تیمارداری صـ۲۷
سودخوار کا حشر (قصہ) صـ۲۸

اس رسالہ کے چودھویں صفحہ پر

یہ مضمون غور سے پڑھیئے جسکی سرخی ہے

"مُفلس بھی پڑھیں اور زردار بھی"

ایڈیٹر

شہادت کے سچے تاریخی حالات

جن کو

الفاظ کی رنگینی سے کچھ کا کچھ نہ بنا دیا گیا ہو جنکو قرآن حدیث تفسیر اور مستند تاریخوں سے مرتب کیا گیا ہو

صرف

سعادتین فی فضائل الحسنین ؑ

کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتے ہیں جسے ایک زبردست عالم و فاضل یعنی نبیرۂ شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے سلیس اردو میں مرتب کیا ہے حالات شہادت کے علاوہ کتاب میں ہزارہا دیگر مفید مضامین مثلاً اہلبیت کے معنی شہادت کی تحقیق اور حضرت امام حسن ؑ اور حضرت امام حسین ؑ کی پوری سوانحعمریاں اور دیگر صدہا صحابۂ کرام کے حالات مندرج ہیں ضمناً بہت سے مذہبی اور دینی مسائل بھی آگئے ہیں جنسے واقف ہونا ہر مسلمان کے لیئے ضروری ہے۔ محرم کے زمانہ میں دوسری کتابوں کی نسبت اس مستند اور معتبر کتاب کا پڑھنا اور دوسروں کو پڑھ کر سنانا کہیں بہتر ہے۔ اہلبیت سرور عالم ؐ سے محبت کرنیوالے اس کتاب کو ضرور پڑھیں اور انکے طریق عبادات اور اخلاق و آداب تسلیم و رضا اور فقر و قناعت سے آگاہ ہوکر اور فیض پاکر دین و دنیا کی فلاح اور سرسبزی حاصل کریں لکھائی چھپائی نہایت صاف ہے۔ اور خوشخط بڑی تقطیع قیمت مجلد ۱؎

منیجر خواجہ بک ڈپو نظامیہ دار الاشاعت دہلی

فہرست مضامین کتاب مستطاب سعادت الکونین فی فضائل الحسنین

خطبہ و تمہید کتاب اور طرف مصنف علیہ الرحمۃ
سبب تالیف و ترتیب فصول و ابواب کی بسیط تفصیل
اہلبیت کے معنی کی تحقیق میں ایک مفید و مفید عقدہ
آنحضرتؐ کی ذات مقدس آیات میں شہادت کے
علاوہ مجموعہ صفات انبیاء سابقین ہونا۔
شہادت جلی و خفی کی تحقیق میں عجیب و غریب بحث
اہلبیت کی وجوب بحث پر جو نصوص دلالت
کرتی ہیں انکا تفصیلی ذکر۔
آنحضرتؐ کا چار قسم کے لوگوں کیلئے شفاعت کا
ضامن ہونا اگرچہ وہ تمام روئے زمین کے گناہ کیے ہوئے
اُن احادیث صحیحہ ثابتہ کا بیان جنمیں بنا پاہمین
ہمامین کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔
سعادات کی تفویز و احراز نجات کا عمدہ ذریعہ ہے
حضرات شیخین کو تمام صحابہ کبار اور اہلبیت اطہار پر
فضیلت و بزرگی ثابت ہو اور اسباب میں ایک
محکم عقلی و نقلی دلیل۔
جملہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مراتب فضیلت میں
اہل السنۃ کا اعتقاد اور اُنکی تفصیل
حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرات حسنین کی بیحد
دلجوئی اور از حد توقیر و تعظیم کیا کرتے تھے۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ خاصکر شمائلہ کو اپنے سے
بہتر و افضل سمجھتے تھے۔
سبط اکبر یعنی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا حال
امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کا بیان
حضرت فاطمہ زہراؓ کا حیض و نفاس سے پاک ہونا
امام حسن کی اسم مبارک کی تحقیق میں مفید بحث
امام حسنؓ کے عقیقہ اور فدیہ کے بیان میں
امام حسن کے نام و لقب و کنیت میں جدید تحقیق
حضرت حسنؓ سر سے ناف تک جناب رسولخدا
کے ساتھ امام مشابہت رکھتے تھے۔
حضرت حسنؓ کا صحیح حلیہ
اُن صحیح حدیثوں کا بیان جو امام حسن کیساتھ بخصوص
جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسنؓ سے
حسن مثنیٰ کے پانچوں صاحبزادوں کا بیان
امام حسنؓ کے پچھلے صاحبزادوں عمر بن حسن زید علی کا احوال
امام حسنؓ کے بقیہ فرزندوں کا ذکر
امام حسنؓ کے چچیرے صاحبزادے طلحہ بن حسن بن علی کا ذکر
سبط ثانی حضرت امام حسین بن علیؓ کے بیان میں
امام حسینؓ کی ولادت اور تسمیہ و عقیقہ وغیرہ کا بیان
امام حسنین رضی اللہ عنہ کے مشابہ و کنیت القاب کا ذکر
امام حسینؓ کے فضائل و مناقب کا بیان
امام حسینؓ کی جود و سخا کا بیان
آپ کی عبادت و طاعت کا مختصر سا ذکر
آپ کی ہمت کا بیان
امام حسینؓ کے کلمات نصیحت آمیز کا بیان
اُن صحیح حدیثوں کا ذکر جو بالخصوص حضرت امام
حسینؓ کے باب میں آئی ہیں
سبط کے معنی تحقیق و تنقیح
اُن حدیثوں کا ذکر جنمیں بوعید اللہ امام حسین
کے مقتل کی خبر دیگئی ہے۔
حضرت امام حسینؓ کی شہادت سنہ ۶۱ ہجری میں
حدیث نبوی سے ثابت ہے۔
امام حسینؓ کی شہادت کے علامات
امام حسینؓ کے قاتل کا نام و نشان حدیث
نبوی میں آیا ہے۔
یزید کی مذمت حدیث نبوی سے ثابت ہے
یزید عنید اور حضرت امام حسینؓ کے درمیان
باعث عداوت کیا چیز تھی
سبط اکبر یعنی امام حسینؓ کے انتقال کے بعد
معاویہ کا اپنے فرزند یزید کیلئے اہل شام سے بیعت لینا
لیکر اہالیان مدینہ کو اسپر آمادہ کرنا
معاویہ کا حج کے موسم میں مکہ آنا اور عبداللہ بن
زبیر و عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن عمر وغیرہ کو
بیعت یزید کیواسطے جمع کرنا اور ان حضرات کا صاف
انکار کرنا اور اسپر ایک مبسوط تقریر پیش کرنا
معاویہ کا اپنے فرزند یزید کو حضرت عبداللہ بن عمر
اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن زبیر
حسین بن علی کی بابت وصیت کرنا۔
اُن قوی اور مستحکم دلائل کا ذکر جو حضرت معاویہ نے
مہیا کیے اور آپکو برائی سے یاد نہ کرنے پر دلالت کرتی ہیں
قدوۃ العلماء مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی اسباب
میں ایک مفید اور عمدہ شرح تحقیق
امام حسینؓ کے پاس کوفہ سے خطوط قاصد اور خطوط اسکا بیان
امام حسینؓ کا مکہ سے عراق کیطرف کوچ کرنا اور راہ میں
حضرت مسلم بن عقیل کی خبر شہادت سُننا
یزید کا بمشورہ مولائے پدر خود عبیداللہ بن زیاد کو حضرت
مسلم کے قتل اور امام حسینؓ کی گرفتاری کیواسطے کوفہ بھیجنا
حضرت امام حسینؓ کے مولا کا بالمقابل میں مارا جانا
ہانی بن عروہ کا شہید ہونا
مسلم بن عقیل کی شہادت کا تفصیلی ذکر
مسلم بن عقیل کے صاحبزادوں کی شہادت کا واقعہ
حضرت امام حسینؓ کا عراق کیجانب کوچ کرنا اور میدان
کربلا میں دل فگار کرانوالے وقائع کا آپکو پیش آکر برداشت کرنا
امام حسینؓ کی تاریخ وار تفاصیل
راہ میں فرزدق شاعر کا امام حسینؓ سے ملنا
حر بن یزید الریاحی کا بالجبر امام سے سوا کیسا تھا امام
حسینؓ سے ملاقات کرنا
نزول کربلا کی تاریخ کا بیان
ابن زیاد کیا کا یزید کی بیعت کیواسطے امام حسینؓ
کو خط لکھنا اور آپ کا اُسے قبول نہ کرنا
عمرو بن سعید کے لشکر کی تعداد
یزید عبدانی کا عمرو بن سعید کے پاس آکر سلام علیک
کرنا اور اسکی وجہ بیحد طول طویل بحث سے ثابت کرنا
امام حسینؓ کا اپنے دشمنوں کو سمجھانا
امام حسینؓ کا عمرو بن سعید کو خط لکھنا اور اُن سے ایک رات کی مہلت
حُر بن سعد کے جواب سوال کا ذکر جو امام حسینؓ سے ہوئی
تھی۔ امام حسینؓ کے اس سوال کی بابت عمرو بن سعد کا
ابن زیاد کو لکھنا اور اس سودی کا اُس سے ادا کرنا۔
عمرو بن سعد کا ڈرانے دھمکانے کو حضرت عباس بن علی

کا شمر ذی الجوشن کو اسپر معین کرنا۔
عمرو بن سعد کا پانی کو بند کرنا اور اہلبیت اطہار
کو ایک ایک قطرہ پانی سے ترسانا
امام حسینؑ کی شہادت کا مفصلاً ذکر
حر بن یزید الریاحی کا امام حسینؑ کو پاس کرنیکے
امام حسینؑ کا اپنے رفقا کو بلا کر اپنی رفاقت سے فصیت
دینا گروں کا اپنی جانبازی کو قبول کرنا اور امام
حسینؑ سے علیحدگی اختیار نہ کرنا۔
ایک شخص طرماح نامی کا امام حسینؑ کے پاس آکر التجا کرنا کہ
آپ ہمارے شہر یا قبیلہ میں تشریف لیجئے۔
امام حسینؑ کے رفقا کی شہادت کا تفصیلی بیان
حضرت علی اکبرؑ کا شہید ہونا۔
حضرت مسلم کے صاحبزادوں عبداللہ کی شہادت کا بیان
جعفر بن عقیل حضرت مسلم کے برادر کی شہادت
حضرت قاسم فرزند امام حسنؑ کی شہادت کا ذکر
علی اصغر فرزند صغیر امام حسینؑ کی شہادت
حضرت امام حسینؑ کا فوج اعدا سے تادیر
جنگ کرکے جنت میں سدھارنے کا تذکرہ۔
عمرو بن سعد کا امام زین العابدین کو مارنیسے ممانعت کرنا
امام حسینؑ کے قاتل میں سوخین کے مختلف اقوال
شہر ماہ رشت کربلا کے مبارک سماء کا ذکر
اہلبیت اطہار کا قیدیوں کی طرح کوفہ روانہ ہونا
اہلبیت اطہار کا کوفہ پہنچکر ابن زیاد کے دربار میں
پہونچنا حضرت امام کا نیزہ پر سر مبارک کو دیکھ کر
امام حسینؑ کا سر مبارک ابن زیاد کے آگے رکھا جانا
ابن زیاد لعین کا حضرت زین العابدینؑ کے قتل کا حکم دینا
اور حضرت زینبؑ کا اپنی تقریر سے اسکو بچالینا
امام حسینؑ کا مبارک سر معہ بندیان اہلبیت کوفہ
سے دمشق پہونچنا۔
زید میں بکر کا سر مبارک کی کرامت دیکھکر مسلمان ہونا
امام حسینؑ کا مبارک سر یزید کے دربار میں پیش ہونا اور
شہر ذی الحجہ کا یزید کیلئے منحوس واقعہ ثابت ہونا
یزید کا سر حسینؑ کو دیکھکر اور رانکی بیحرمتی سے
ناخوش ہونا اور ابن زیاد کو برا بھلا کہنا
عمرو بن سعد کا امام زین العابدین کو ساتھ لیکر
سوخین حاضر ہونا اور انکی دلجوئی کرکے

موت سے مرنے میں سوخین کا سخت اختلاف
امام محمد تقی بن علی رضا بن موسی کاظم کا تذکرہ
آپکی والدہ ماجدہ کے نام میں اختلاف
امام محمد تقی کا قاضی یحیی بن اکثم سے ایک عجیب و
غریب مسئلہ پوچھنا اور اسکا لاجواب ہونا۔
مامون خلیفہ عباسی کا امام محمد تقی سے اپنی
لڑکی ام الفضل سے بہری مجلس میں نکاح کرنا
امام محمد تقی کی اولاد کا ذکر
امام جعفر بن محمد تقی کا ذکر جنہیں شیعہ جعفر کذاب کہتے ہیں
امام حسن عسکری کا ذکر
امام مہدی کا ذکر شیعوں کے اعتقاد کیموافق
نام اور شخص مہدی میں شیعوں کا سخت اختلاف
شیعہ عباسی کے اعتقاد کا مفصل ذکر
اہل سنت الجماعت کا مہدی کے باب میں اعتقاد
امام حسینؑ کے قاتلوں کے احوال بد آل کا ذکر
حضرت فاطمہ ہرا کا میدان حشر میں اپنے بچوں کی
انصاف کیواسطے عرش کا پایہ پکڑ کر دادرسی چاہنا
امام حسینؑ کے عام قاتلوں کا احوال خسران مآل
یزید اور اسکے لشکر کے سرداروں کا ذکر
اہل مدینہ کا یزید سے خلع بیعت کرنا اور یزید کا لشکر کو
ان سے قتال کے واسطے بھیجنا۔
یزید کا ابتدا سے انتہا تک پورا قصہ۔
لشکر یزید کی خرابی کا ذکر۔
خانہ خدا سے لشکر یزید کا جنگ کرنا۔
یزید بن معاویہ کا مرنا اور اسکے بیٹے معاویہ کا تخت سلطنت
بیٹھکر حضرت علی کی خلافت کو حق اور معاویہ بن ابی سفیان
کی نزاع کو ناحق ثابت کرکے یزید کو برا کہنا۔
معاذ بن یزید کے استاد کو خضر اس گمان پر کہ خاندان
نبوت کی تعلیم معاویہ کو اسنے دی ہے مروانیوں کا زندہ گاڑ دینا
عبداللہ بن زبیر کا امیر المومنین کیساتھ لقب کرکے
اطراف حجاز و عراق و شام اپنے قبضہ تصرف میں لانا
عراق کی بڑی بڑی سرداروں کا عبداللہ بن زبیر کی
بیعت پر مشورے کرنے
عبیداللہ بن زیاد کے مشورہ سے مروان کا تخت پر بیٹھنا
تمام لوگوں سے بیعت لینا اور ضحاک کا قیس میں شام پر جمعیت

بن زبیر سے بیعت کر چکا تھا ایک لشکر عبیداللہ بن زیاد کی سرکردگی
سے بھیجکر اسکو قتل کرنا اور اسی اثنا میں مروان کا مرجانا
کوفیوں کا سلیمان بن صرد رئیس کوفہ کیساتھ ہوکر
امام حسینؑ کے خون کی طلب میں خروج کرنا
مختار بن عبیدہ کا مکہ سے بگڑکر کوفہ آنا اور کوفیوں کو
خروج پر ابھار کر عراق کی جانب لے نکلنا
مختار کا مفصل اور صحیح قصہ
مختار کے خروج کا تفصیلی ذکر
ابراہیم بن اشتر رئیس کوفہ اور مختار کا عبداللہ بن زبیر
عامل کو سخت جنگ و جدل کے بعد شکست دینا
مختار کا کوفہ پر عام تسلط اور تمام غلبہ ہونا
مختار کا یزید بن انس کو عبیداللہ بن زیاد سے لڑنیکیلئے
بھیجنا اور لڑائی کے بعد عبیداللہ بن زیاد کا شکست کھاکر بھاگنا
ابراہیم ابن اشتر رئیس کوفہ کا یزید بن انس کی مدد کیلئے جانا
اور اسکے جانیکے بعد کوفیوں کا مختار پر خروج کرکے
اسے قید کر لینا اور ابراہیم کا واپس آکر کوفیوں کو تیغ
کر ڈالنا مختار کا ان لوگوں کو جو قتل امام حسین میں تھے چن چن کر
قتل کرنا
ابراہیم بن اشتر کا عبیداللہ بن زیاد کے مقابلہ کیلئے جانا اور اسکو
شکست دیکر قتل کر ڈالنا اور اسکا سر کوفہ میں مختار کے پاس آنا
عمرو بن سعد اور شمر وغیرہ کا مارا جانا
یزید عتبہ کے سر اور اکابر کا انواع عذاب سے مارا جانا
عبداللہ بن زبیر کا اپنے بھائی مصعب بن زبیر کو کوفہ
بھیجنا اور اسکا مختار کو قتل کر ڈالنا۔
مصعب بن زبیر کا عراق میں جاکر عبدالملک بن
مروان سے قتال کرنا اور خود شہید ہو جانا
عبدالملک بن مروان کا حجاج بن یوسف کی تحریک
عبداللہ بن زبیر کو شہید کرنیکے واسطے بھیجنا۔
حجاج بن یوسف کا ہزاروں صحابہ کو ناحق قتل کر ڈالنا
عبداللہ بن زبیر کا ابتدا سے انتہا تک ذکر
عبداللہ بن زبیر کے فضائل و مناقب کا ذکر
انکی عبادت و زہادت کا مختصر سا بیان
مروان کا مفصل قصہ۔
خاتمہ کتاب یزید پر لعنت کرنے میں سلف و
خلف کے مختلف اقوال ؛

سید الشہداؑ کی یاد

محرّم نامہ

حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب کی لکھی ہوئی وہ بےمثل کتاب ہے جسکو شیعہ سُنّی دونوں نہایت شوق سے خرید کر پڑھتے ہیں، اور اسمیں کلام نہیں کہ واقعات کربلا کے متعلق یہ کتاب اپنا بےنظیر ہے۔ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے لیکر معرکہ کربلا کے آخر تک اسلامی تاریخ کے ہر چھوٹے بڑے واقعہ کا بیان ہوا اور بیان شہادت تو اس تفصیل سے ہے کہ آجکل مجلسوں میں تمام شہادتنامہوں کے مقابلہ میں محرم نامہ ہی کو ترجیح دیجاتی ہے جنگ جمل اور جنگ صفین کے حالات بھی نہایت خوبی کیساتھ بیان کیے گئے ہیں، پھر خواجہ صاحب کا مخصوص مستانہ رنگ بیان نے پر سہاگہ ہے قیمت عہ

یزید نامہ

اس کتاب میں کربلا کے جانسوز واقعہ کے بعد کے حالات نہایت تفصیل کیساتھ قلمبند فرمائے ہیں، بنی اُمیہ کی پوری تاریخ ہے اور ہر بادشاہ کی خانگی اور بیرونی زندگی کو بیحد وضاحت کیساتھ بیان کیا ہے۔ محرم نامہ کے بعد اس کتاب کو دیکھنا ضروری ہے اسمیں حجاج بن یوسف کی ستمرانیاں بھی کمال خوبی سے ظاہر کیگئی ہیں۔ قیمت عہ

طمانچہ بر رخسار یزید

اس کتاب میں بنی اُمیہ کے شریر لوگوں کی خفیہ چالبازیوں کا حال ہے اور اُن لوگوں کی ہوشربا سازشوں اور بدکاریوں کی اچھی طرح قلعی کھولی گئی ہے۔ مسٹر آصف علی بیرسٹر کی رائے میں یہ کتاب، خواجہ صاحب کی تمام تصنیفات سے بہتر ہے۔ خواجہ صاحب کا انداز بیان صاف وشستہ زبان، نادلانہ طرز، سلیس اور دلکش عبارت قیمت عہ

اہلبیتؑ کے معجزات

معجزات اہل بیت علیہم السلام کے متعلق قابل دید کتاب ہے اسمیں بتایا گیا ہے کہ ابتک کہاں کہاں کیا کیا معجزات ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں، گویا معجزات اہلبیت کی عجیب و غریب تاریخ اور اپنے طرز کی سب سے پہلی کتاب ہے اُن حضرات کے لئے جو معجزات کے قائل ہیں عموماً اور جو قائل نہیں اُن کیلئے خصوصاً مطالعہ کے قابل ہے قیمت علاوہ محصول عہ

رنگ شہادت معروف بہ نیرنگ بلاغت

جادو نگار خوش بیان وطلیق اللسان شاعر سلطان المعانی مولانا سید محمد مرتضیٰ صاحب بیان ویزدانی (اعلی اللہ مقامہ) کے عجیب و غریب مرثیوں اور سلاموں کا بےبہا مجموعہ ہے جو بیحد تلاش وجستجو اور کمال جد وجہد کے ساتھ مہیا کرکے خوشخط چھپوایا گیا ہے ہر مرثیہ کا ہر بند، ہر بند کا مصرع، ہر مصرع کا ہر لفظ اور ہر لفظ کا ہر حرف کیف وسوز میں ڈوبا ہوا ہے مصنف کی بلند خیالی۔ کہنہ مشقی۔ اُستادی اور طباعی کی شہادت دے رہا ہے۔ محرم وغیرہ کی مجالس میں انیس و دبیر (رحمہما اللہ تعالیٰ) کے مرثیوں کے سامنے صرف بیان کے مرثیوں کا رنگ جمتا ہے۔ قیمت ۱۲ر

خنجر تسلیم

یہ شہادت امام حسینؑ اور واقعات کربلا کے متعلق ملک کے مشہور اور زبردست اہل قلم اور انشاپرداز حضرات کے پاک و پاکیزہ اور قابل دید مضامین کا نادر مجموعہ ہے جسمیں مختلف خیالات۔ مختلف جذبات۔ مختلف طرز بیان۔ مختلف انداز کلام نے "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" کا لطف دکھایا ہے۔

یہ کتاب ضرور اس قابل ہے کہ ہر مسلمان خواہ شیعہ ہو یا سُنّی اسکو منگا کر مطالعہ کرے اور دیکھے کہ شہادت امام حسینؑ کے متعلق اہل قلم حضرات نے کیا کیا گلفشانیاں کی ہیں، جو نثر مضامین ہیں وہ بھی بلند اور جو نظمیں ہیں وہ بھی چوٹی کی، اور جو بات ہے وہ درد وسوز میں ڈوبی ہوئی۔ قیمت علاوہ محصول چہ آنہ (۶ر)

منیجر خواجہ بک ڈپو نظامیہ دارالاشاعت دہلی

وہ مہینہ آگیا

جسمیں سرور عالم رسولخدا صلعم کے لخت جگر خاتون جنت حضرت فاطمہؓ کے کلیجے کی ٹھنڈک اور حضرت علیؑ کے دل کے ٹکڑے حضرت امام حسینؑ کربلا کے میدان میں اپنے نانا کی امت کیخاطر بھوکے پیاسے شہید ہوگئے اور اہلبیت نے وہ وہ سختیاں اُٹھائیں کہ کلیجہ کانپ کانپ جاتا ہے۔ ننھے ننھے معصوم بچے پانی پانی کہتے ہوئے جنت کو سدھار گئے۔ اگر آپکے دلمیں اسلام کی کچھ بھی محبت ہے اگر آپ رسولؐ کا کچھ بھی احترام کرتے ہیں تو کربلا نامہ پڑھئے اور اپنی زندگی کے کچھ خوشگوار لمحے اگر آپ گوارہ فرمائیں تو اس دردناک اور المناک واقعہ کی بھی نظر کر دیجئے کربلا نامہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل جداگانہ ہے۔ اسکا ایک ایک لفظ درد و سوز میں ڈوبا ہوا ہے اور تمام واقعات نہایت تصدیق و تحقیق کے بعد درج کئے گئے ہیں۔ غلط اور کمزور روایات سے اس خونی داستان کے صفحات کو سیاہ نہیں کیا گیا۔ نظم کا ہر مصرعہ اور نثر کا ہر جملہ جذبات میں ڈوبا ہوا ہے زبان اتنی پیاری و سلیس کہ بچے اور عورتیں بھی نہایت شوق کیساتھ سنتے ہیں ایک ایک لفظ پر بے اختیار آنسو ٹپکتے ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲ ار

منیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی

آپ اکبر کے دربار میں

بیٹھ کر محفل ادب کا لطف اُٹھانا چاہتے ہیں۔ تو اسوقت بھی اٹھا سکتے ہیں۔ آپ اگر شہنشاہ اکبر کے شاہی مشاعروں سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو اب بھی ہو سکتے ہیں۔ دیوان فیضی

فیاضی دیکھئے۔ یہ ایک پرانے قلمی نسخے سے بعد تصحیح چھاپا گیا ہے۔ فیضی کو کون نہیں جانتا دنیا جانتی ہے کہ اکبر کی روح تھا اکبر کی جان تھا بیشل شاعر تھا دیوان فیضی فیاضی آپکو بتا دیگا کہ شاعری کیا ہوتی ہے اور شاعر کسکو کہتے ہیں شاید ہی کوئی سمجھدار اور اعلیٰ مذاق شخص ہوگا جو اس دیوان کا متلاشی نہ ہو۔ چند جلدیں ایسے لوگوں کیلئے بشکل تمام فراہم کی ہیں ضخامت ۱۲۲ صفحے قیمت عہ

اگر آپ انسان ہیں

تو اپنی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کیجئے کہ درحقیقت آپ کیا ہیں اور آپ کو کیا ہونا چاہئے اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو پروفیسر سجاد مرزا بیگ دہلوی کی تصنیف الانسان پڑھئے۔ یہ آپ کو انسان کی اصلیت۔ انسان کی ابتدا۔ انسان اور بندر میں فرق۔ ڈارون کا مسئلہ ارتقار۔ ڈارون کے بیان کا خلاصہ۔ انسان اور حیوان میں فرق۔ انسان کی جسم مادر سے لیکر بڑھاپے تک کی حقیقت۔ آفرینش عالم میں انسان کا مرتبہ۔ انسان کے انواع و اقسام۔ انسان کی قوت لامسہ قوت باصرہ۔ قوت سامعہ۔ قوت شامہ۔ قوت ذائقہ۔ احساسات عامہ قوت نطق۔ قوت نفسانی حافظہ۔ واہمہ۔ تاثرات۔ جذبات فکر۔ خواہشات۔ علم۔ اخلاق۔ مذہب۔ معاشرت۔ تمدن۔ غرض یہ کہ جن تمام باتوں کی ایک انسان کے لئے ضرورت ہے بتائیگی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ایک بیوقوف سے بیوقوف انسان نما حیوان بھی ایک قابل انسان بن سکتا ہے۔ قیمت فی جلد مجلد تین روپے آٹھ آنے (عہ)

منیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی

منیجر خواجہ بک ڈپو نظامیہ دار الاشاعت دہلی

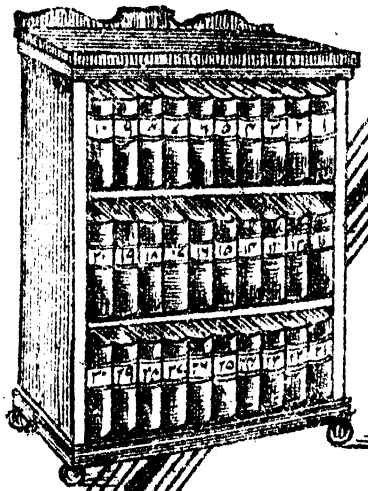

بتیس ضخیم جلدوں - اور - ۹۰۰۰ صفحوں میں

اُردو زبان کی نہایت مستند اور عظیم الشان تفسیر

تفسیر مواہب الرحمٰن

قرآن مجید کی متعلق ہر قسم کی معلومات - تمام مستند عربی - فارسی اور اُردو تفسیروں کا مجموعہ

ایک کتاب کئی ہزار کتابوں کی قایم مقام - قرآن مجید کی اردو انسائیکلوپیڈیا

مؤلفہ - مولانا سید امیر علی صاحب مرحوم سابق پرنسپل ندوۃ العلماء لکھنؤ

قیمت فی جلد کامل پینتالیس ۴۵ روپے علاوہ محصول ڈاک

(۱) ہر ایک پارہ کی تفسیر علیحدہ علیحدہ بھی ملسکتی ہے جسکی قیمت ذیل میں درج ہے

پہلی جلد	للعہ	دوسری جلد	عظہ	تیسری جلد	عظہ	چوتھی جلد	عظہ	پانچویں جلد	عظہ
چھٹی جلد	عظہ	ساتویں جلد	عظہ	آٹھویں جلد	عظہ	نویں جلد	عظہ	دسویں جلد	عظہ
گیارہویں جلد	عظہ	بارہویں جلد	عظہ	تیرہویں جلد	سے	چودھویں جلد	سے	پندرہویں جلد	سے
سولہویں جلد	سے	سترہویں جلد	عظہ	اٹھارہویں جلد	عظہ	انیسویں جلد	عظہ	بیسویں جلد	عظہ
اکیسویں جلد	عظہ	بائیسویں جلد	عظہ	تیئیسویں جلد	عظہ	چوبیسویں جلد	عظہ	پچیسویں جلد	عظہ
چھبیسویں جلد	سے	ستائیسویں جلد	للعہ	اٹھائیسویں جلد	صہ	انتیسویں جلد	سے	تیسویں جلد	سے

(۲) اگر کامل تفسیر منگانی ہو تو فرمائش میں ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور لکھنا چاہیئے کیونکہ کتاب بہت ضخیم ہے - ڈاک کے ذریعہ سے پہنچنے میں خرچ بہت زیادہ پڑیگا - اور کم از کم دس روپیہ پیشگی روانہ فرمادیجئے ٭

منیجر خواجہ بک ڈپو نظامیہ دار الاشاعت دہلی

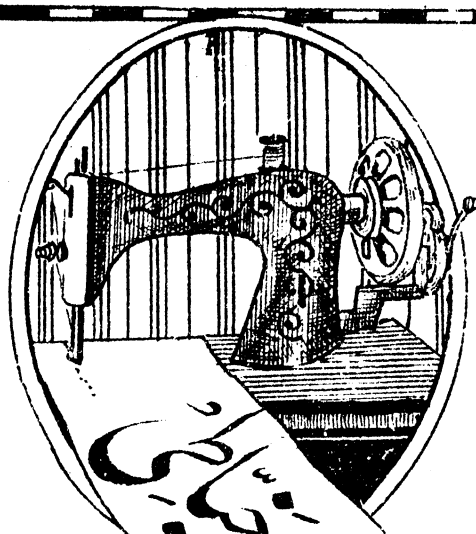

فن خیاطی

سال میں معقول رقم بچانیکی ترکیب

سال بھر میں آپ کپڑونکی سلائی کیا دیتے ہیں؟

شاید پچاس روپیہ

یہ کل رقم بچ سکتی ہے۔ اگر آپ بہو بیٹیاں کپڑونکی قطع بُرید سے اور سینے پرونے سے اچھی طرح واقف ہوں اور ایسی اچھی طرح واقف ہوں کہ آپ درزیوں سے بالکل مستغنی ہو جائیں۔ ہمارے خیال میں یہ بات اسیوقت ممکن ہو کہ آپکی مستورات فن خیاطی کا مطالعہ کریں۔ جسمیں جدید و قدیم ہر وضع اور ہر قسم کے کپڑوں کی قطع برید اور سلائی کی مکمل تعلیم دیگئی ہے۔ اور جسکی ہدایتوں پر عمل کرنے سے سات آٹھ سال کی معصوم بچیاں بھی چند روز میں پوری مہارت حاصل کر سکتی ہیں۔ فن خیاطی میں بتایا گیا ہے کہ سینے پرونے کے لئے کون کونسی اشیا نہایت ضروری ہیں۔ اسمیں سوئی کے باریک ناکہ میں بیس بیس ڈورے ایک ساتھ پرونا سوئی پکڑنا۔ بخیہ کی قسمیں تین چار قسم کی نامعلوم سلائی کرنا۔ استری وغیرہ کرنا۔ ہر قسم کے ہندوستانی کپڑے سینا۔ کوٹ پتلون چسٹر واسکٹ۔ مڑکش کوٹ۔ شیروانی۔ برسس کی تراش اور ان کا سینا بتایا گیا ہے۔ غرض کہ یہ کتاب بغور مطالعہ کے بعد اچھا خاصہ ٹیلر ماسٹر بنا سکتی ہے۔ قریب پچاس کے ہر قسم کی تراش کی تصاویر درج ہیں۔ قیمت ایکروپیہ عہ

مینجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

برگزیدہ نبی کی برگزیدہ خصائل

ہر مسلمان کیلئے آبحیات سے لکھنیکے قابل مقدس کتاب سب سے پہلے اور سب سے آخری رسول کی پاک پاکیزہ خصائل کا دلکش مجموعہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مقدسہ کا صاف و شفاف آئینہ آپکی عادات واطوار کا قابل قدر گنجینہ۔ معاشرت مصطفوی کا گرانبہا نمونہ۔ بانی اسلام کی مقدس زندگی کا مبارک و مقدس مرقع محبوب خدا کے تمدن واخلاق کی شاندار و صحیح ترین تصویر خود پڑھیئے۔ اپنے بچوں اور بچیوں کو پڑھایئے۔ اپنی معزز خاتونوں کو پڑھ کر سنایئے اپنی زندگی۔ اور اپنے خاندان کا رہنما بنایئے اپنے ہمسایہ و اہل وطن مسلمانوں کو اسپر عمل کرنیکی ترغیب دلایئے نیز تبلیغ کا فرض بجالایئے۔

قیمت فی جلد صرف ۱۲ر

ترکان احرار با تصویر

جسمیں۔ غازی انور پاشا۔ مصطفےٰ کمال پاشا۔ جنرل عصمت پاشا۔ رؤف پاشا۔ رفعت پاشا۔ فتحی پاشا۔ جنرل نورالدین۔ فخری پاشا۔ محمود شوکت پاشا۔ جنرل جمعی پاشا۔ احمد مختار پاشا۔ عسکری پاشا۔ جمین حلمی پاشا۔ عبدالرشد پاشا۔ جمال پاشا۔ یوسف ضیا بے۔ رضا نور بے۔ جاوید بے۔ فتحی بے۔ حاجی عادل بے عزیز بے۔ وزیر تعلیم خالد ادیب خانم۔ بلقیس خانم۔ فاطمہ علیا خانم جیسے فدائیان ملت کی سوانح اور یورپ کے انگریز کارنامے دکھلائے گئے ہیں۔ قریب قریب تمام علم بردارانِ قوم کی فوٹو موجود ہیں

قیمت عہ

مقدمۂ قرآن مجید

حضرت مولانا مولوی محمود الحسن صاحب شیخ الہند اسیر مالٹا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نظر بندی مالٹا کے زمانہ میں یہ مقدمہ تصنیف فرما کر اور قرآن شریف کی خدمت بجالا کر مسلمانوں پر جو احسان عظیم فرمایا ہے وہ نہایت قیمتی ہے۔ اسکے پڑھنے سے کلام مجید کی پوری عظمت و حقیقت معلوم ہوتی ہے، اور یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ ترجمۂ قرآن شریف کر لینا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے، یہ بے حد مفید و کارآمد کتاب ہے، زبان سلیس صاف اور عام فہم ہے۔ قرآنی نکات کو اور ترجمہ کی مشکلات کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ اُس سے بہتر ممکن ہو قیمت فی جلد

صرف ۸ر

مقدس تفریح

وہ افسانے جو خدا کو پسند ہیں

پیمبروں کی کہانیاں

حضرت آدم علیہ السلام سے خاتم الانبیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے رسول اور نبی گزرے ہیں اُن کے مبارک حالات

نہایت سلیس اور شیریں زبان میں

مرد پڑھیں - عورتیں پڑھیں - بچے پڑھیں

میلاد شریف کیطرح اگر گھر کے چھوٹے بڑے جمع ہوکر فرصت کے اوقات میں روزانہ ایک کہانی سُنا کریں تو خدا کی رحمت اور برکت کا باعث ہو۔

اِن کہانیوں کی دلچسپی - سچائی - سبق آموزی اور شائستگی کا کیا کہنا جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

ہر مسلمان گھر میں اس کتاب کی ضرورت ہے

پیمبروں کی یہ کہانیاں ایسے دلکش انداز سے لکھی گئی ہیں کہ انکو پڑھنے کے بعد آپ ناولوں - قصوں اور کہانیوں کو محض خرافات سمجھنے لگیں گے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنے (عہ/)

مینجر نظامیہ دارالاشاعت وخواجہ بکڈپو دھلی

آپ دولتمند ہو سکتے ہیں

مکمل ملمع سازی	قیمت
	عہ/

اس لئے کہ دولتمندی کا راز صنعت و حرفت میں مضمر ہی جس ملک میں جس قوم میں صنعت و حرفت ہی وہ مالدار بھی ہی
زی عزت بھی ہی جتنا ایک تعلیمیافتہ تین دن کی دماغی محنت سی پیدا کرسکتا ہی۔ اتنا یا
اس سی کچھ زیادہ ایک صناع چند گھنٹونکے ہاتھ پیر ہلانے سے کما لیتا ہی۔ جبتک ہم صنعت و حرفت
کیطرف توجہ نہ کرینگے اسوقت تک ہمکو اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی ایسا میسر نہیں آسکتا جسکو ہم خوشحالی کے نام سے تعبیر کرسکیں۔ بڑی بڑی صناعیوں
کیلئے تو روپیہ بھی بڑی ہی مقدار میں درکار ہی۔ اگر آپ محض ایکروپیہ خرچ کرکے مکمل ملمع سازی خرید فرمالیں تو شاید ملمع سازی ہی کا کام آپکو معاش کی تفکرات
سے آزاد کردے۔ اور اگر آپ اسی کام میں زیادہ کوشش فرمائیں تو بہت ممکن ہی کہ یہ بجلی کی دو میٹر یاں ہی آپکے گروپے میں خوشحالی اور فارغ البالی
کی روڈوڈادیں۔ کتاب بیحد مفید ہی تجربہ میں آئی ہوئی ہی۔ جو لوگ ملمع سازی کا کام کررہی ہیں قریب قریب سب اسکے مداح ہیں۔ اسمیں بیٹری بنانیکے
قاعدے۔ بجلی کا پیدا کرنا اور اسکے ذریعہ سے سونے کا ملمع کرنا۔ چاندی کا ملمع کرنا۔ تانبے کا ملمع کرنا پیتل کا ملمع کرنا جست کا ملمع کرنا۔ لوہے کا
ملمع کرنا شیشہ پڑھانا جست کا ملمع۔ پلاٹینم کا ملمع کرنا۔ پلیڈیم کا ملمع کرنا نکل بنانا اور اسکا ملمع کرنا۔ ایلومینیم کی قلعی سلے کان کی قلعی۔ کانچ۔ مٹی
لکڑی وغیرہ پر قلعی کرنا۔ ہر قسم کے سانچے بنانا مثلاً موم کا سانچا بنانا۔ پلاسٹر اف پرس کا سانچہ بنانا۔ گوازدھات کا سانچہ بنانا۔ گٹاپاچہ
کا سانچہ بنانا۔ اسکے علاوہ ہر قسم کی بیٹریوں کی تصاویر اور انگریزی ادویات کے نام علٰحدہ درج ہیں غرض یہ کہ آپ
اس کتاب کی مدد سے دنیا کے ہر دھات اور لکڑی وغیرہ پر ہر دھات کا ملمع کرسکتے ہیں۔ اور ہر چیز
کا سانچہ خواہ وہ ٹھوس ہو یا از قسم حیوان ہو تیار کرسکتے ہیں ؛ قیمت مکمل ملمع سازی عہ/

مینیجر خواجہ بک ڈپو نظامیہ الاشاعت دہلی

اردو ترجمہ رباعیات عمر خیام منظوم

عمر خیام محض اپنی رباعیات کی وجہ سے دنیائے ادب میں آفتاب شہرت بنکر چمکے۔ انکی شہرت ایران اور عرب ہی تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ ان رباعیات نے ایشیا سے کہیں زیادہ یورپ کے ادبی طبقے میں گرویدگی اختیار کرلی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزی۔ جرمنی۔ فرانسیسی۔ ڈچ۔ اسپینش۔ امریکن زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور ہاتھوں ہاتھ لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہوگیا۔ اردو ہی ایک ایسی بدقسمت زبان تھی جو مدت تک اس نعمت سے محروم رہی خدا کا شکر ہے کہ ۲۴ء کے مبارک کیلنڈر نے اس کمی کو پورا کردیا۔ اور رباعیات عمر خیام کا ترجمہ اردو میں ہوا اور نہایت بہتر ترجمہ ہوا یعنی رباعیات کا ترجمہ اردو رباعیات ہی میں بکوشش تمام تیار ہوگیا۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ لطف زبان فارسی کیطرح اردو میں موجود ہے۔ عہ

ترجمہ اردو رباعیات سرمد

رباعیات عمر خیام کیطرح رباعیات سرمد بھی کسی طرح اپنی خصوصیات میں کم نہیں رباعیات کا ترجمہ اردو رباعیات ہی میں کیا گیا ہے۔ ترجمہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ فارسی رباعیات کی شان بدستور اردو میں قایم ہے۔ اس کے علاوہ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت عمدہ۔ قیمت عہ

سال بھر کا فائدہ ایک دنمیں

نہ ماہ بماہ انتظار کی زحمت۔ نہ ڈاکخانہ کی درازدستی کا اندیشہ۔ مضامین اور معلومات کا جو دلچسپ ذخیرہ سال بھر میں علیحدہ علیحدہ اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر میسر آتا اُسی یکجا ملاحظہ کیجئے ایک ایک سال کی بارہ بارہ رسالوں کی مکمل جلدیں تیار کیگئی ہیں۔ جلدیں بجائے خود نہایت خوشنما ہیں۔ دین و دنیا کی ہر جلد بلا مبالغہ ایک اسلامی اور لٹریری انسائیکلوپیڈیا کا حکم رکھتی ہے۔

جلد از اپریل ۲۲ء تا مارچ ۲۳ء قیمت ۸ صہ

جلد از اپریل ۲۳ء تا مارچ ۲۴ء قیمت صہ

وہ کتاب جس کی اسوقت ہندوستان میں ہر شخص کو ضرورت ہے

تجارتی انسائیکلوپیڈیا

یا

معلومات تجارت

ہے جسکے ہزاروں بیش بہا اور قابل قدر مشوروں میں سے ممکن ہے کہ ایک ور صرف ایک ہی مشورہ آپ کی فلاکت زدہ زندگی کی کایا پلٹ دے اور جس کی قیمتی معلومات سے بھری ہوئے صفحات میں سے کیا عجیب ہے کہ ایک صفحہ بلکہ ایک ہی سطر آپکو غریب سے امیر بنادی

معلومات تجارت یا تجارتی انسائیکلوپیڈیا کے چار حصے نظامیہ دارالاشاعت نے زرکثیر صرف کرکے یورپ کی نادر و مستند ضخیم کتابوں سے اردو دان ہندوستانیوں کی مخصوص ضروریات کو مدنظر رکھکر ماہرین تجارت کی امداد و مشورہ سے تالیف کرائی ہیں جسکی نسبت یہ دعوے سے کہا جاسکتا ہے کہ فن تجارت پر اردو میں ایسی جامع اور مفید کتاب شایع نہیں ہوئی

تجارت کی پہلی کتاب میں کیا ہے

اُردو کی تجارتی انسائیکلوپیڈیا کے حصہ اول یعنی تجارت کی پہلی کتاب میں بتایا گیا ہے کہ تجارت کیا ہے۔ دنیا میں کب سے شروع ہوئی۔ دوسرے پیشوں پر اسے کیا فوقیت حاصل ہے عقل و دماغ اور عادات و اطوار پر اسکا اثر کیا ہوتا ہے ایک تجارتی شخص کا کیرکٹر کیسا ہونا چاہیئے۔ تجارت کی تعلیم کب۔ کیونکر اور کہاں حاصل کیجائے۔ تجارت کی کتنی صورتیں ہیں جنسے فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے کس شخص کو کونسی تجارت اختیار کرنی چاہیئے۔ نئے تاجر کے لئے نقصان سے بچنے اور معقول منافع حاصل کرنیکی صورتیں کیا کیا ہوسکتی ہیں سرمایہ کیا شے ہے۔ سرمایہ کی تجارت کیلئے کس حد تک ضرورت ہے سرمایہ اگر نہ ہو تو تجارت کسطرح کیجاسکتی ہے مشترکہ سرمایہ سے تجارت کرنیکے طریقے۔ تھوڑی سرمایہ سے کون کون سی تجارت ہوسکتی ہے۔ تجارت میں کامیابی کیونکر حاصل کیجاسکتی ہے۔ ہندوستان میں اسوقت کن کن اشیاء کی تجارت ہوتی ہے۔ مال کی درآمد و برآمد کی آسان صورتیں کیا ہیں۔ عورتیں گھر میں بیٹھکر کسطرح تجارت کرسکتی ہیں۔ علاوہ بریں صدہا تجارتی معلومات۔ تجارتی اصطلاحات تجارت کے متعلق قانونی واقفیت۔ دُنیا کے کامیاب تاجروں کے مختصر حالات۔ اقوال ریل ڈاک تار وغیرہ کے متعلق معلومات۔ الغرض آغاز تجارت کے وقت ایک تاجر کے لئے جسقدر معلومات درکار ہیں وہ حتی المقدور اس پہلی کتاب میں بہم پہنچائی گئی ہیں بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اس سے بہتر اور اتنی جامع کوئی کتاب اس موضوع پر ہندوستانیوں کے لیئے اردو کیا انگریزی میں بھی نہیں ملسکتی۔ آجکل خیرہ صنعت و حرفت۔ بانسو بیوپار اور ہرفن مولا وغیرہ کے نام سے جو کتابیں حشرات الارض کیطرح ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہیں تجارت کی پہلی کتاب اس قسم کی کتاب نہیں ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ کارآمد اور ان سب سے مستغنی کر دینے والی کتاب ہے۔

اس کتاب کو خریدار کر آپ دو روپے خرچ نہیں کرینگے بلکہ ایک ایسے نفع بخش کام میں لگائینگے کہ اگر آپ کی تقدیر نے یاوری کی تو کیا عجب ہے کہ آپ لاکھوں روپیہ اسکے ذریعہ سے پیدا کرلیں۔

ایسی مفید کتاب کی اشاعت میں کوشش کرنا ہر ایک ہندوستانی کا فرض ہے تجارت کی پہلی کتاب کی قیمت غیر مجلد عہ، مجلد عکہ، ہر کتابچے مفصل اشتہار کیلئے ایک پوسٹ کارڈ درکار ہے اسلئے دوسکہ حصہ کے متعلق مختصر عرض ہے

تجارت کی دوسری فن اشتہار پر نہایت مکمل کتاب۔ محض اشتہار کے ذریعہ سے گھر بیٹھے ہزارہا روپیہ پیدا کرلیجئے۔ اشتہارات کا مضمون بنانا ڈیزائن تیار کرنا بتایا گیا ہے یہ کتاب مغربی تصانیف کا عطر ہے۔ غیر مجلد عکہ، مجلد عہ،

تجارت کی تیسری اسمیں دوکانداری کی تعلیم ہے۔ دوکان کی ترتیب جس سے سیکڑوں کا مال ہزار روپئے زیادہ بیچے۔ اس کتابچے کے مطالعہ کے بعد کسی مزاج کا گاہک آپکی دوکان سے بدیکھ بھرے نہیں جاسکتا۔ آپکی فروخت دوسرے دوکاندار کے مقابلہ میں بہت کچھ بڑھ سکتی ہے۔ اس فن پر سب سے پہلی اور بینظیر کتاب غیر مجلد ۱۲ر مجلد عکہ

تجارت کی چوتھی مراسلات تجارت۔ اس کتابچے کے پڑھنے کے بعد آپ ایک میز کرسی ہم پہونچا کر ایک معقول رقم فراہم کرسکتے ہیں محض دوات اور قلم کے ذریعہ سے ولایت سے ہزاروں کے مال کی درآمد ترتیب ہوسکتی ہے۔ تجارت کے متعلق خط و کتابت کے اصول۔ بیجک۔ ہنڈی۔ چک وغیرہ تمام مفصل طور پر بتائے گئے ہیں بہت ممکن ہے کہ ایک یہی کتابچہ آپکو افلاس کی مصیبتوں سے آزاد کردے۔ مجلد عکہ، غیر مجلد عہ،

مکمل سٹ ہر چہار جلد۔ للعہ،

منیجر خواجہ بک ڈپو دہلی

ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۲ھ

رسالہ

جلد ۴ نمبر ۴

دین و دُنیا

حمد

(محمد عبدالحمید برق چتوروی فتحپوری)

الٰہی پاک ہے تو، پاک ہے کلام ترا
ہے لاشریک تری ذات احد ہے نام ترا

تو صادق اور پیمبر ہی تیرے برحق ہیں،
ہے راست وعدہ ترا سچا ہے کلام ترا

بقا اگر ہے کسیکو تو ہے مدام تجھے
وجود اگر ہے کسی کا تو ہے دوام ترا

خیال و فہم سے بالا ہے اہمیت تیری
بہت بلند ہے ادراک سے مقام ترا

ترے گدا کو سلیمانؑ سے بڑھکے رتبہ دو
کہ اُسکے خاتم دل کا نگین ہے نام ترا

زباں سے بات کرے کوئی، یہ مجال نہیں
جو گفتگو سے سخن ہے وہ لاکلام ترا

مکانِ دیر و حرم میں تری تجلی ہے
زبانِ برہمن و شیخ پر ہے نام ترا

جو کام کرتا ہے تو مصلحت سو کرتا ہے
ہمارے کام جو آئے وہی ہو کام ترا

تری ہی لطف کا محتاج ذرہ ذرہ ہے
اے آقا! عالم اسباب ہے غلام ترا

مدام بارور گنج فضل ۔ ہے ۔ یعنی
ہمیشہ لطف و عطا و کرم ہے کام ترا

سما سے تا بہ سمک نور ہے ترا یا رب!
ہے جلوہ ماہی سے لے تا مہِ تمام ترا

اے آقا! بندے سے کیا بندگی تری ہوگی
(خطا معاف) کہ مجبور ہے غلام ترا

یوں مہر و ماہ شب و روز حمد کرتے ہیں
کہ نور صبح ترا ہے، سواد شام ترا

نہ کیوں ہوں جوشِ مسرت میں آپسے باہر
کہ اہلِ دل کو اجل ہی تو ہے پیام ترا

الٰہی بندۂ برق کے لب پر ہو وقت آخر بھی
مصیبتوں میں مزہ دینے والا نام ترا

نعت

(نور محمد خاں نور یوسفی)

تو رسولِ برگزیدہ احمدِ مختار ہے
مصطفیٰ و مجتبیٰ و سیدِ ابرار ہے

دردِ دل کا چارہ گر ہے درد دل کی ہے دوا
ہم غریبوں کا مرے مولا تو ہی غمخوار ہے

تو نہ ہوتا تو نہ ہوتا پھر خدائی کا وجود
کُنتُ کنزاً مخفیاً تو کاشفِ اسرار ہے

اے نبی پیاسے تڑپتا ہوں تری دیدار کو
مضطرب حالِ تباہ یہ طالبِ دیدار ہے

تیرے آگے سر جھکاتے ہیں سلاطین زمیں
سجدہ گاہِ قدسیاں و اللہ ترا دربار ہے

دیکھ لو ہے روضۂ پاک عاشقانِ مصطفیٰ
کیا بڑی سرکار ہے کیا بڑا دربار ہے

ڈوبتی ہے بیڑا عصیاں سو مری کشتی حضور
تو ذرا پر نظرِ عنایت ہو تو بیڑا پار ہے

(از جناب محمد اسمٰعیل خانصاحب نظم بدنا دری)

خبر لیجئے شہر یار مدینہ
مدد کیجئے تاجدار مدینہ

تڑپتے ہیں خوان کرم روز لیکر
فلک سے ملک بر قرار مدینہ

نزول کلام الٰہی کی جا ہیں
یہ دشت و جبل کوہ و غار مدینہ

چلے گلشن ہند سے اب عرب کو
کہ پھولوں سے بہتر ہیں خار مدینہ

میں کام اپنے پر و نکالونگا جبتک
نظر آئیگا جب حصار مدینہ

ہے میرے لئے چشمۂ آب کوثر
وہ انہار و آبشار مدینہ

مرے درد دل کو یہ اکسیر ہے
صبا جا اُڑا الاغیار مدینہ

تلاطم میں کشتی مری آپڑی ہے
مدد کیجئے تاجدار مدینہ

تفسیر قرآن مجید

(گذشتہ سے پیوستہ)

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

ترجمہ :- وہ اس سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو اس سے ہدایت دیتا ہے - اور گمراہ تو بدکاروں ہی کو کرتا ہے جو خدا کے عہد کو مضبوط باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور خدا نے جن باتوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے اُنہیں توڑتے ہیں اور دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں - یہی لوگ ہیں نقصان میں پڑے ہوئے -

تشریح الفاظ :- فاسقین (جمع فاسق) بدکار - نافرمان - طاعت الٰہی سے باہر فسق کے لغوی معنی ہیں نکلنا - اصطلاح شرع میں طاعت و احکام الٰہی سے باہر ہو جانے کا نام فسق ہے - فسق کے تین درجے ہیں (۱) گناہ کو بُرا سمجھنا لیکن بتقاضائے بشریت اسکا مرتکب ہو جانا (۲) گناہ کو بُرا سمجھنا لیکن اس کے باوجود بے تکلفی اور بے پروائی کے ساتھ ہمیشہ مرتکب ہونا (۳) گناہ کو اچھا سمجھکر ارتکاب کرنا اور احکام خدا و رسول سے بے پرواہ ہو جانا - پہلی دو صورتوں میں ایمان سلامت رہتا ہے لیکن تیسری صورت میں کفر عائد ہو جاتا ہے - اس لئے ضروری ہے کہ اگر اتفاقاً کوئی گناہ صادر ہو تو جلد سے جلد توبہ کر لی جائے اور بارگاہ ایزدی میں ندامت و زاری اور اشک باری کے ساتھ معافی طلب کیجائے - ینقضون (از نقض) پیمان شکنی - عہد توڑنا - وعدہ کرکے وفا نہ کرنا - نذر مان کر پھر جانا - عہد - رسی (اسی بنا پر کہ وہ دو چیزوں کے باہم پیوستہ کرنے کا ذریعہ ہے) گہر (اس بنا پر کہ آدمی ہر پھر کے گھر پر آتا ہے) وہ امور جنکی حفاظت اور رعایت کیجاتی ہے - مثلاً وصیت قسم - نذر - اسجگہ عہد سے وہ عہد پاک مراد ہے جسکا بندوں کی جانب سے جلوہ گاہ ازل میں اعتراف کیا گیا تھا یعنی جب عالم روحانی میں قدرت الٰہی نے تمام ذریت آدم کو روبرو کرکے اس سے اپنی ربوبیت کا عہد لیا اور فرمایا کہ الست بربکم (کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں) اور سب نے یک زبان ہو کر کہا بلیٰ (ہاں) اس عہد مبارک پر آسمان و زمین کو گواہ قرار دیا گیا - اور بارگاہ خداوندی کی بنی آدم کو یہ فرمان ہوا کہ اس عہد کو نہ توڑنا اور لاعلمی کے عذر پر خدا کی معبودیت اور ربوبیت سے انکار نہ کرنا - قرآن پاک میں جہاں (الست) کا تذکرہ ہے وہاں بھی یہی عہد مراد ہے - بعض مفسرین کے نزدیک اس جگہ عہد سے تین عہد مراد ہیں - ایک تو یہی عہد جو حضرت باری نے ذریت آدم سے لیا تھا کہ وہ ربوبیت کے مقر رہیں دوسرے انبیاء کا عہد کہ وہ دین کو قایم رکھیں - تیسرے علماء کا عہد کہ وہ حق پوشی نہ کریں - اسی آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے ہر عہد کی پاسداری کرنی چاہیئے اور خدا کی جناب میں کوئی نذر مان کر اسپر قایم رہنا چاہیئے - عہد سے پھر جانا اور نذر کو توڑ دینا مشکلات و مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے

نقضِ میثاق و شکستِ توبہا
موجب لعنت شود در انتہا

میثاق = توثیق - مضبوط کرنا - موکد کرنا - خاسرون (جمع خاسر از خسارت) نقصان - زیادہ خسارہ -

تفسیر :- خدائے تعالیٰ ایک مچھر کی مثال دینے میں تامل نہیں فرماتا - ارباب ایمان تو ان مثالوں کو حق سمجھتے ہیں لیکن کفار کہتے ہیں کہ نہ معلوم ایسی ناچیز مثالوں سے خدا کی کیا مراد ہے - اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بہت لوگ اپنی خالی عقل اور شکوک و شبہات کی بنا پر گمراہ ہو جاتے ہیں اور بہت سے لوگ سعادت ازلی اور نور عرفان کی بدولت ہدایت پاتے ہیں - گمراہ ہونے والے صرف وہی لوگ ہیں جو بدکار ہیں - جنہوں نے اُن تمام قیود کو جو خدا کی طرف سے اُنپر عائد کیگئی تھیں توڑ ڈالا ہے اور اُس عہد پاک کو جو روز ازل اُن سے لیا گیا تھا فراموش کر دیا ہے حالانکہ یہ عہد نہایت مضبوط تھا - اس عہد شکنی کے ساتھ ہی وہ اُن باتوں کو قطع کرتے ہیں جنکے جوڑنے اور قایم رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے - مثلاً صلہ رحمی کا لحاظ اعزہ و احباب سے محبت - ہم وطنوں اور پڑوسیوں کی پاسداری وغیرہ خدا کی نگاہ میں پسندیدہ ہے لیکن یہ فاسقین ان باتوں کی پروا نہیں کرتے حکم الٰہی کے برخلاف محبت کے ان خوشگوار تعلقات کو منقطع کر رہے ہیں اور ان امور کی بنا پر دنیا میں اُنہوں نے فتنہ و فساد کے ہنگامے برپا کر رکھے ہیں یہ لوگ اپنے زعم باطل میں سمجھتے ہیں کہ ہم منفعت کے کام کر رہے ہیں حالانکہ واقعہ اس کے برخلاف ہے - یہی وہ لوگ ہیں جو سراسر خسارہ میں ہیں - نہ ان کو دنیا کی زندگی میں کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے اور نہ عالم آخروی میں یہ فردوس بریں کی نعمتوں اور انعامات الٰہی کی لذتوں سے کامیاب ہو سکتے ہیں -

(باقی آئندہ)

(ایڈیٹر)

شرح مثنوی مولنا رومؒ

(گذشتہ سے پیوستہ)

کس بزیر دم خر خار ہند خرندا ند دفع آں برمی جہد

ترجمہ:۔ اگر کوئی شخص گدھے کی دم کے نیچے ایک کانٹا چبھو دے تو گدھے کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ اس کانٹے کو کیونکر نکالا جائے اس لئے وہ اُچھلنے کودنے لگیگا

خر زبہر دفع خار از سوز درد جفتہ می انداخت ہر جا زخم کرد

ترجمہ:۔ گدھا کانٹے کو نکالنے کے لئے درد اور تکلیف سے دولتی پھینک کر سو جگہ زخم کریگا۔

ان لکد کے دفع خار او کند حاذق باید کہ بر مرکز تند

ترجمہ:۔ دولتی پھینکنے سے اس کا کانٹا کیونکر نکل سکتا ہے ایک ہوشمند کی ضرورت ہے کہ وہ اس جگہ توجہ کرے جہاں کانٹا چبھا ہوا ہے۔

بر جہد واں خار محکم تر کند عاقل باید کہ خارے بر کند

ترجمہ:۔ اُچھلنے کودنے سے وہ کانٹا اور پیوست ہو جاتا ہے۔ ایک عقلمند کی ضرورت ہے۔

لغات:۔ جفتہ = لات۔ سرین۔ جفتہ انداختن۔ دولتی پھینکنا۔ لگد۔ لات۔ حاذق۔ دانشمند۔ عاقل۔ محکم۔ مضبوط۔ استوار۔

مطلب:۔ اشعار ماسبق میں مولانا نے تمثیلاً فرمایا ہے کہ کانٹے کا نکالنا انسان کا کام نہیں اور اس سے آپکی مراد یہ ہے کہ جب تک ایک مرشد کامل منصب نہ ہو اسوقت تک نفس انسانی عادات قبیحہ اور اخلاق رذیلہ سے پاک نہیں ہوسکتا۔ اب ایک دوسری مثال دیکر اس حقیقت کو اور زیادہ وضاحت سے بیان کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی گدھے کے کانٹا چبھ جائے اور کسی ایسی جگہ چبھ جائے جو اسکی دسترس سے باہر ہو تو وہ اُچھلنے کودنے لگیگا کیونکہ اس کانٹے کو دور کرنے سے عاجز ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ کانٹا دور ہونے کے بجائے اور زیادہ پیوست ہو جائیگا۔ ساتھ ہی اُچھلنے کودنے کی وجہ سے اپنے آپکو اور زخمی کریگا۔ پس ضرورت ایک ایسے دانشمند کی ہے جو ٹھیک اسجگہ توجہ کرے جہاں کانٹا چبھا ہوا ہے۔ اس مضمون کو حکایت کے ساتھ مطابقت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آں حکیم خار چیں استاد بود دست می زد جا بجا می آزمود

ترجمہ:۔ وہ کانٹا چننے والا استاد تھا۔ آزمائش کے لئے جا بجا ہاتھ مارتا تھا۔

لغات:۔ خار چین۔ کانٹا چننے والا۔ استاد۔ ماہر۔ کامل۔

مطلب:۔ پہلے فرمایا ہے کہ اُچھلنے کودنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ دانشمندی یہ ہے کہ جس جگہ کانٹا چبھا ہوا ہو اسجگہ توجہ کرنی چاہیئے۔ اب قصہ کیطرف متوجہ ہو کر لکھتے ہیں کہ وہ حکیم بڑا تجربہ کار اور صاحب کمال تھا اس نے کانٹے کی جستجو میں جا بجا ٹٹولنا شروع کیا۔

زاں کنیزک بر طریق راستاں بازمی پرسید حال و داستاں

ترجمہ:۔ اس کنیز سے سچائی اور خلوص کے ساتھ وہ حکیم حالات اور واقعات دریافت کر رہا تھا۔

لغات:۔ راستاں (جمع راست) راستباز۔ صادق۔

مطلب:۔ صورت حال یہ تھی کہ حکیم نے کنیز کی نبض پر انگلیاں رکھ لیں تھیں اور اس کے گذشتہ واقعات اور حالات دریافت کر رہا تھا۔ اور ہر واقعہ کے اظہار پر نبض کی رفتار دیکھتا جاتا تھا۔

با حکیم او قصہا می گفت فاش از مقام و خواجگان و شہر تاش

ترجمہ:۔ کنیز اپنے شہر ہموطنوں اور آقاؤں کے حالات صاف صاف بیان کر رہی تھی۔

لغات:۔ قصہا (جمع قصہ) کہانیاں۔ حالات۔ فاش۔ کھلا ہوا۔ آشکارا۔ خواجگان = (جمع خواجہ) مالک۔ آقا۔ شہر تاش۔ ایک ہی شہر کے باشندے ہموطن۔

سوئے قصہ گفتش میداد گوش سوئے نبض و جستنش میداد ہوش

ترجمہ:۔ اس کے حالات سُن رہا تھا لیکن نبض کی حرکات سے غافل نہ تھا

تا کہ نبض از نام کے گردد جہاں او بود مقصود جانش در جہاں

ترجمہ:۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کسکے نام پر اسکی نبض اچھلتی ہے کیونکہ دنیا میں وہی اسکا محبوب ہوگا۔

لغات:۔ جہاں = جہندہ۔ اچھلنے والا۔

مطلب:۔ حکیم بظاہر تو کنیز کے واقعات سُن رہا تھا لیکن اسکی تمام تر توجہ کنیز کی نبض پر مبذول تھی اور وہ یہ بات دیکھنی چاہتا تھا کہ کس نام پر اور کس واقعہ پر نبض میں غیر معمولی حرکت پیدا ہوتی ہے۔

داستان شہر او را بر شمرد بعد ازاں شہر دگر را نام برد

ترجمہ:۔ پہلے حکیم نے کنیز سے اسی کے شہر کا حال پوچھا پھر دوسری شہروں کے نام لئے۔

مطلب:۔ چونکہ انسان کے تعلقات اپنے وطن میں سب سے زیادہ ہوتے ہیں اسلئے فطرت شناس طبیب نے کنیز سے اسکے وطن کا حال پوچھا اور جب وطن کے نام سے نبض میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا تو اس نے دوسرے شہروں کے نام لئے۔ (ایڈیٹر)

شرح دیوان حافظ

(گزشتہ سے پیوستہ)

گر نشاں زآب زندگی جوئی مینوشی بجو ببانگ رباب

ترجمہ:- اگر آب حیات کی جستجو ہے تو رباب کے نغموں کے ساتھ شراب خالص کی جستجو کرو۔

لغات:- آب زندگی - آب حیات - وہ پانی جسکے پی لینے سے زندگی دائمی ہوجائے - رباب - ایک قسم کا باجہ ہے جسکی صدائیں نہایت جاں پرور اور کیف آفریں ہوتی ہے -

مطلب:- شراب اور رباب دونوں اپنی دلکشائی اور روح افزائی کی بنا پر مست و بیخود کر دینے والے ہیں اور روح کی مستی و بیخودی ہی ایک ایسی چیز ہے جو اسی دنیائے فانی کے تفکرات سے اور حیات جاودانی کی لذتوں سے بیگانہ و نا آشنا کر سکتی ہے اس لئے فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں آب حیات کی جستجو ہو یعنی روح کو مادی دنیا کے رنج و غم سے نجات دے کر روحانی سرتوں سے شاد کام کرنا چاہتے ہو تو شراب خالص اور اسکے ساتھ ہی رباب کی مست کن صداؤں کی جستجو کرو۔

چوں سکندر حیات گر طلبی لب لعل نگار را دریاب

ترجمہ:- اگر سکندر کیطرح زندگی کی تلاش ہے تو محبوب کا لب لعلیں تلاش کرو۔

لغات:- سکندر - مشہور بادشاہ کا نام ہے جو حضرت خضر کی رہنمائی میں آبحیات تک پہونچکر تشنہ کام واپس آیا - نگار - محبوب - معشوق -

مطلب:- اگر سکندر کیطرح حیات جاودانی کی تمنا ہے تو محبوب کے لب ہائے رنگین کے حصول کی کوشش کرو کیونکہ عاشق کے لئے لب حیات کا حکم رکھتے ہیں۔

برسرخ ساقی پری پیکر موسم گل بنوش بادۂ ناب

ترجمہ:- ساقی پری پیکر کے سامنے موسم بہار میں شراب خالص پیو۔

مطلب:- جب بہار کا موسم ہو اور ساقی پری پیکر بھی موجود ہو تو شراب خالص پینی چاہیئے یعنی جب قدرتی فضاؤں سے انوار کی بارش ہو رہی ہو اور شاہد معنی کی بے نقابیاں مشاہدات پر عکس فگن ہوں تو ارباب کا فرض ہے کہ کیف بیخودی سے لذت اندوز ہوں

حافظا غم مخور کہ شاہد وقت عاقبت برکشد زچہرہ نقاب

ترجمہ:- حافظ اداس نہ ہو کبھی تو نصیب کھلیگا۔

لغات:- شاہد - معشوق - شاہد وقت - نصیب کا معشوق - عاقبت آخر کار - کسی نہ کسی دن - کبھی نہ کبھی -

مطلب:- مذہبی تعلیمات کے لحاظ سے مایوسی کفر ہے - اور انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیئے - اسی بنا پر حضرت حافظ فرماتے ہیں کہ غم نہ کرو - ملول نہ ہو حرمت الٰہی کی امید رکھو - اگرچہ آج نصیب سویا ہوا ہے لیکن کسی نہ کسی دن جاگے گا - اور اگرچہ آج تقدیر کے چہرہ پر نقاب ہے مگر یہ نقاب کسی نہ کسی دن اٹھ کر رہیگا

غزل

گفتم اے سلطان خوباں رحم کن براین غریب
آگفت در دنبال دل راگم کند مسکین غریب

ترجمہ:- میں نے کہا کہ اے حسینوں میں سب سے بڑھ کر اس غریب پر رحم کر اس نے کہا کہ یہ غریب مسکین دل کے پیچھے بھٹکتا پھرتا ہے -

لغات:- غریب - بے چارہ - مسافر - دنبال - دم - پیچھے

مطلب:- عاشق اپنے محبوب کو حسینوں کا بادشاہ اور اپنے آپکو غریب بے نوا کہکر رحم کی درخواست کرتا ہے - محبوب اس درخواست کا جواب دیتا ہے کہ تم تو اپنے دل کی بدولت اس حالت کو پہونچے ہو اور جب یہ تمہارے دل کا قصور ہے تو مجھسے نالائی کی درخواست کرتے ہو۔

گفتش بگذر زمانے گفت معذورم بدار
خانہ پرور دے چہ تاب آرد غم چندیں غریب

ترجمہ:- میں نے اس سے کہا کبھی مجھپر بھی کرم کرو - اس نے کہا مجھے معذور رکھ - ایک خانہ پروردہ اتنے مسافروں کے غم کی کیونکر تاب لا سکتا ہے -

لغات:- خانہ پروردہ - جس نے گھر میں پرورش پائی ہو -

مطلب:- عاشق جو مسافروں کی طرح خانماں برباد اور آوارہ گرد ہے اپنے محبوب سے التجا ہے کہ کبھی میری طرف بھی آ - محبوب جواب میں کہتا ہے کہ مجھے معذور رکھ کیونکہ وہ شخص جس نے ہمیشہ گھر میں ناز و نعمت کی زندگی بسر کی ہو مسافروں کے درد و کلفت کی تاب نہیں لا سکتا -

خفتہ بر سنجاب شاہی نازنینے راچہ غم
گر زخار و خارا سازد بستر و بالیں غریب

ترجمہ:- اس نازنین کو جو سنجاب شاہی (کے نرم بستر) پر سو رہا ہو اس بات کا کیا غم کہ پتھر اور کانٹوں کا کوئی غربت زدہ تکیہ اور بچھونا بنائے -

لغات:- سنجاب - ایک جانور جسکی کھال نہایت نرم اور بھورے رنگ کی ہوتی ہے خارا - پتھر - بالیں - تکیہ -

مطلب:- یہ شعر شعر سابق کی تائید میں ہے - مطلب یہ ہے کہ جو لوگ عیش و راحت اور ناز و نعمت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور نرم بستروں پر خواب نوشین کا لطف اٹھا رہے ہیں انہیں اسکا احساس ہی نہیں ہوتا کہ کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں جنکو بستر گل تو درکنار خار و خارا بھی نصیب نہیں ہوتا

شرح گلستاں

(گذشتہ سے پیوستہ)

برادران حسد بردند و زہر در طعامش کردند۔ خواہر دزغرفہ بدید و دریچہ برہم زد پسر دریافت۔ دست از طعام باز کشید و گفت محال ست کہ ہنرمنداں بمیرند و نے ہنران جائے ایشاں بگیرند۔

ترجمہ:- اس بات سے بھائیوں کو حسد ہوا۔ انہوں نے شہزادہ کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ شہزادہ کی بہن نے بالاخانہ سے دیکھ لیا اور بھائی کو اشارہ کیا۔ شہزادہ نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا "یہ محال ہے کہ ہنرمند مرجائیں اور بے ہنر اُن کی جگہ حاصل کریں۔

لغات:- حسد - دوسروں کی خوشحالی دیکھ کر رنجیدہ ہونا اور یہ خواہش کرنا کہ وہ خوشحالی زائل ہوجائے۔ غرفہ بالاخانہ۔ دریچہ - کھڑکی۔ مجازاً انکھ۔

مطلب:- شہزادہ کی بہادری اور شجاعت دیکھ کر بادشاہ کے دلمیں بہائیوں کی طرف سے رنجش پیدا ہوئی کہ اس نے اسے اپنا ولیعہد قرار دیا لیکن یہ بات بہائیوں کو بہت ناگوار گزری اور انہوں نے اسکی زندگی کا خاتمہ کردینے کے لئے کھانے میں زہر ملا دیا۔ اتفاقاً شہزادہ کی بہن محل کے بالائی حصہ سے یہ واقعہ دیکھ رہی تھی۔ شہزادہ نے جب خاصہ تناول کرنا چاہا تو شہزادی نے اشارہ سے آگاہ کردیا۔ شہزادہ نے کھانے سے فوراً ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ اہل کمال اور ہنرمند مرجائیں اور بے ہنر انکی جگہ حاصل کرلیں۔

بیعت

کس نہ آید بزیر سایہ بوم ورہما از جہاں شود معدوم

ترجمہ:- اگر دنیا سے ہما نا پید ہوجائے تو کوئی الو کے سایہ کے نیچے نہیں آتا۔

لغات:- بوم - چغد - الو - وہ جانور جسکی نحوست مشہور ہے۔ ہما ایک شہور جانور جسکی متعلق یہ خیال ہے کہ جس شخص کے سر پر اسکا سایہ پڑجاتا ہے وہ بادشاہ ہوجاتا ہے جسکی خوراک پرانی ہڈیاں ہیں۔ کہتے ہیں اسکا رنگ بھی پرانی ہڈیوں کی طرح ہوتا ہے۔ معدوم (از عدم) مفقود - ناپید۔

مطلب:- شہزادے نے یہ شعر اپنے مقولہ کی تائید میں پڑھا جسکا مطلب یہ ہے کہ ہما اگر دنیا سے ناپید ہوجائے اور اسکا سایہ نصیب نہ ہو تو لوگ اس خیال سے کہ کسی نہ کسی کا سایہ سر پر پڑنا ہی چاہیئے یہ نہیں چاہینگے کہ ہما کی جگہ الو کا سایہ انکے سر پر پڑے۔

کہ پدر از یں حال آگہی دادند برادر انش را بخواندو گوشمال واجب داد پس ہریکے را از اطراف بلاد حصہ مرضی معین کرد تا فتنہ فرو شد و نزاع برخاست کہ دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو پادشاہ در اقلیمے نگنجند

ترجمہ:- باپ کو اس حال سے آگاہ کیا گیا اس نے بھائیوں کو طلب کرکے واجبی طور پر گوشمالی کی۔ اسکے بعد اطراف ملک میں سے ہر ایک کے لیئے خاطرخواہ حصہ مقرر کردیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فتنہ فرو ہوگیا اور کوئی جھگڑا باقی نہیں رہا سچ ہے دس درویش ایک کملی میں سو سکتے لیکن دو بادشاہ ایک ولایت میں نہیں سما سکتے

لغات:- گوشمال - سزا - تنبیہ - مناسب - جتنی چاہیے اتنی اطراف (جمع طرف) کنارہ - حصہ - مرضی - پسندیدہ - خاطرخواہ گلیم کمبل کملی

مطلب:- زہر کے واقعہ سے بادشاہ کو اطلاع دیگئی اور اس نے شہزادوں کو جسکی یہ کارروائی تھی اپنے دربار طلب کرکے کافی سزا دی اور اس خیال سے کہ انمیں پھر اسطرح کی کسی کارروائی کا موقع نہ ملے اس نے اپنے ملک کے مختلف حصے انمیں تقسیم کردیئے جدا جدا جاگیریں مقرر کردیں۔ بادشاہ کی تدبیر کارگر ثابت ہوئی چنانچہ فتنہ و فساد فرو ہوگیا اور شہزادوں میں باہم کسی قسم کی نزاع باقی نہیں رہی۔ اسکے بغیر کام بھی نہیں چل سکتا تھا کیونکہ اپنی قناعت پسندی کے لحاظ سے دس فقیر تو ایک کملی میں گزر کرسکتے ہیں لیکن اپنی ہوس پرستی اور ملک گیری کی بنا پر دو بادشاہوں کا ایک ملک میں گذر بسر کرنا دشوار ہے

قطعہ

نیم نانے گر خورد مرد خدا ۔ بذل درویشاں کند نیم دگر
ملک اقلیمے بگیرد پادشاہ ۔ ہمچناں در بند اقلیمے دگر

ترجمہ:- ایک مرد خدا اگر آدھی روٹی خدا کھاتا ہے تو آدھی فقیروں کو دیڈالتا ہے لیکن ایک بادشاہ ایک پورا ملک حاصل کرلینے پر بھی قانع نہیں ہوتا اور چاہتا ہے کہ ایک ملک اور مل جائے۔

لغات:- بذل - صرف بخشش - اقلیم - ولایت - حکمرانی - ربع مسکون کو سات حصوں پر تقسیم کرکے ہر حصہ کو ایک اقلیم سے تعبیر کیا ہے۔

مطلب:- یہ قطعہ مضمون سابق کی تائید میں واقع ہے مطلب یہ ہے کہ خدا کے وہ نیک بندے جنکے دل قناعت سے آسودہ ہیں اگر ایک روٹی ہی پاتے ہیں تو انمیں سے بھی آدھی فقیروں کو دے ڈالتے ہیں۔ لیکن ہوس پرست اور ملک گیری کے متمنی

وارداتِ قلب

تمہارے دلمیں یہ تمنا ضرور موجود ہے کہ ہر شخص تمہارا مطیع و فرماں بردار رہے تم چاہتے ہو کہ دنیا تمہارے اشاروں پر چلے۔ یہی ایک تمنا ہے جو بسا اوقات تمہارے دل کو رنج یا غصہ کے جذبات سے لبریز کر دیتی ہے جو ہستیاں تم سے بالاتر ہیں وہ اگر تمہارا کہا نہیں کرتیں تو تمہیں رنج پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ جو تمہارے ماتحت ہیں اگر تمہاری نافرمانی کرتے ہیں تو تمہیں غصہ آتا ہے۔ رنج اور غصہ کے یہ ہنگامے تمہارے دل کی دنیا میں ہر وقت برپا رہتے ہیں کبھی آنسو تمہارے رخساروں کو تر کرتے ہیں۔ اور کبھی تمہاری تہدید آمود آواز فضا کو پر شور بناتی ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اس رنج و غضب کے عذاب سے رستگاری ہو اور اگر تم چاہتے ہو کہ اُس امن و سکون سے تمہارا دل مالا مال ہو جو جوگی پر۔ طور پر اور فارغ دل انسان پر اپنی جھلک دکھا چکا ہے تو اسکی صرف ایک تدبیر ہے۔ تم خدا کا حکم مانو دنیا تمہارا حکم مانیگی۔ تم خدا کی نافرمانی نہ کرو۔ دنیا تمہاری نافرمانی نہیں کریگی۔ یاد رکھو کہ سب کچھ تمہارے لئے ہے اور تم خدا کے لئے ہو۔ جو شخص خدا کا حکم نہیں مانتا اُسکا حکم کبھی کیوں مانے جو شخص خدا کی نافرمانی کرتا ہے دنیا اُسکی نافرمانی کیوں نہ کرے۔ جو خدا کے لئے نہیں اُسکے لئے کچھ نہیں۔

وہ سشن جج جو بڑے غور و خوض کے بعد کسی قتل کے مقدمہ میں اپنا تکلیف دہ فرض ادا کرتا ہے اور قاتل کو جو اُسی کیطرح آدم و حوا کا نور عین ہے موت کا حکم سناتا ہے شاید اتنا بیوقوف نہیں ہوتا کہ انسان کی اخلاقی کمزوریوں سے واقف نہ ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ غصہ انسان کی سرشت میں اور لالچ انسان کے ضمیر میں ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ غصہ آدمی کو دیوانہ اور لالچ دونوں آنکھوں کو اندھا بنا دیتا ہے۔ لیکن وہ یہ سب کچھ جانتے اور سمجھنے کے باوجود پھانسی کا حکم سنانے میں تامل نہیں کرتا۔ عدالتوں میں روزمرہ یہ واقعات پیش آتے ہیں اور تم کو بھی ان باتوں کا علم ہے لیکن نہ تم کبھی قانون پر نکتہ چینی کرتے ہو اور نہ کبھی جج کو ناانصاف کہتے ہو۔ پھر سنو تو سہی جب تمہاری تنگ ظرف عقل جبر و قدر کے مسائل پر غور کرتی ہے تو تم خدا سے اپیل کیوں اعتراض کرتے ہو۔ اور کیوں کہتے ہو کہ جب خدا نیک و بد کا خالق اور نیک و بد سے واقف ہے تو بندوں کو کیوں سزا دیتا ہے۔ تمہارا یہ فیصلہ کیسا ناانصافانہ ہے۔ نیک و بد اعمال پر جزا و سزا ملنا تو بالکل ایسی ہی معمولی اور عقل میں آنے والی بات ہے جیسی عدالتوں کی سزائیں جو روزمرہ وقوع میں آتی رہتی ہیں۔

تم کو بڑی تکلیف ہے کہ مرنے کے بعد بال بچوں کا کیا حشر ہوگا لیکن کچھ اس بات کی بھی فکر ہے کہ مرنے کے بعد تمہارا کیا حشر ہوگا۔ اس خیال سے کہ سب موت کی جبری نیند تمہاری آنکھیں بند کر دے تو تمہارے زن و فرزند تکلیف نہ اٹھائیں تم وہ سب کچھ کر رہے ہو جو تمہارے امکان میں ہے۔ نہ سورج تم کو اس فکر سے آزاد دیکھتا ہے اور نہ چاند۔ حالانکہ تمہارے سامنے ایسی صدہا مثالیں موجود ہیں کہ وہ بچے آسمان عزت پر آفتاب بنکر چمکے جنکے والدین نے اُن کے لئے کچھ نہیں چھوڑا تھا اور اُن بچوں نے دنیا میں ذلت و خواری کی زندگی بسر کی جنکے ماں باپ اُنکے لئے ہر طرح کی عزت و آسائش کا بندوبست کر گئے تھے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ بچوں کی فکر میں غرق ہو کر تم اپنے آپ کو کیوں بھول گئے ہو۔ تمہارے بال بچے تو پھر بھی عزیزوں دوستوں اور ہمجنسوں میں رہینگے۔ کوئی نہ کوئی اُن پر ترس کھانے والا تو آئیگا۔ مگر تم کیا کروگے کیونکہ تم ایک اجنبی جگہ ہوگے جہاں تمہارا کوئی ہمدرد و رافع نہیں ہے۔ تم کہوگے کہ وہاں خدا ہوگا جو بڑا رحیم و کریم ہے۔ لیکن اُسکے رحمت و کرم کو تم اُسوقت کیوں بھول جاتے ہو جب تمہیں بچوں کی پرورش کا خیال دامنگیر ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ سمندروں اور دریاؤں میں بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں سے اپنی خوراک حاصل کرتی ہیں۔ یہ دنیائے آب ہی پر موقوف نہیں۔ اس ربع آباد میں بھی اکثر حیوانات اور حشرات میں یہ طریقہ رائج ہے۔ جب ایک مکڑی اپنے نازک ترین تاروں میں زمین سے کئی فٹ بلند اڑنے والی مکھی کو بے بس کر دیتی ہے۔ جب موسم باراں کی مرطوب راتوں میں روشنی کے گرد پروانوں کا ہجوم ہوتا ہے اور ایک سنگدل چھپکلی مذاق عشق کا احترام کئے بغیر انہیں یکے بعد دیگرے نگلنا شروع کرتی ہے تو ہم کیسے تعجب سے دیکھتے ہیں لیکن ہمیں اس سے زیادہ تعجب ہوگا جب ہم غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ ضعف و طاقت اور زور و کمزوری کی یہ کشاکش انسانوں میں بھی جاری ہے انسان کو قدرت نے دیگر حیوانات کیطرح صرف جسمانی طاقت ہی نہیں دی ہے بلکہ اسکو اور بھی طاقتیں عطا ہوئی ہیں جنمیں سب سے زیادہ خطرناک اسکی عقل طاقت ہے جب اس طاقت کو خود غرضی اور مکاری میں مشاقی حاصل ہو جاتی ہے اور وہ چالاکی کا لقب اختیار کرتی ہے تو نہایت خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ انسانی بہت سی اخلاقی کمزوریاں اسی عقلی قوت کی مدد سے اسکے ضمیر کو شکست دیتی ہیں دنیا کے تمام معاملات میں یہی عقلی قوت اپنا کام کر رہی ہے۔ تقریباً تمام فوائد اسی بنا پر حاصل کئے جا رہے ہیں کہ ایک عقل دوسری عقل کو شکست دے۔ آپ بازار میں کسی دوکان پر بیٹھ کر اسکا عملی مشاہدہ کیجئے دوکاندار کی عقل اپنے گاہک کی عقل پر جس حد تک فتح یاب ہوتی ہے۔ اسی حد تک وہ ان سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ جب تم اس جنگ زرگری میں مشغول ہوتے ہو اسوقت سدرۃ المنتہا کی شاخوں سے یہ صدا بلند ہوتی ہے کہ اپنے بھائیوں کی کمزوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ

کبھی تمنے یہ صدا سنی ؟

ایڈیٹر

خیالات منتشر

(از شوکت علی فہمی میرٹھی)

جب تم کسی کو خوشحال دیکھتے ہو تو تمہارے دلمیں فوراً یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ تم بھی اسی آسایش کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرو۔ تمہارے دلمیں معاً یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ جسطرح وہ اچھی سے اچھی غذا کھاتا ہے تم بھی کھاؤ۔ اور جسطرح وہ بہتر سے بہتر لباس پہنتا ہے تم بھی پہنو۔ بعض کوتاہ اندیشوں کی یہ خواہش اسی حد تک محدود نہیں رہتی بلکہ شک و حسد کی خطرناک صورت اختیار کرلیتی ہے۔ یقینی بات ہے کہ تم اس شخص کو اچھی حالت میں دیکھ کر متاثر ہوئے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ تمہارے دلمیں اس قسم کی خواہشات پیدا ہوئیں۔ اب یہ تمہاری ذاتی قابلیت ہے کہ تم اس خواہش سے فائدہ اٹھاؤ یا نقصان۔ یہی خواہش تمکو پستی اور ذلت کے غار میں دھکیل سکتی اور یہی خواہش تمہارے لئے خضر راہ بنکر ترقی کے بالاترین مقام پر پہنچا سکتی ہے۔ تم اس خواہش کو اپنے دل کے عمیق ترین گوشہ میں پوشیدہ رکھو اور زبان تک نہ پہنچنے دو چونکہ اس خواہش سے مغلوب ہو کر اگر تمہاری زبان کو حرکت ہوئی تو تمہاری تمام قوتیں نصف رہ جائینگی بجائے زبان کے اپنے دست و بازو کو حرکت دو۔ بجائے رشک و حسد کے اپنے دل و دماغ سے اس قسم کے جائز وسائل کا اختراع کرو کہ ایک دن لوگ تم کو بھی اسی نظر سے دیکھیں جس نظر سے کہ آج تم انکو دیکھ رہے ہو۔

بہت سے بیوقوف "پدرم سلطان بود" کی مصداق بنے ہوئے ہیں۔ خواہ وہ کسی ہی ردی سے ردی حالت میں کیوں نہ ہوں مگر وہ اپنے آپ کو محض اس لئے قابل عزت خیال کرتے ہیں کہ ان کے باپ دادا بڑے عزت اور وقار لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ چونکہ انکو اپنی خستہ حالی کا احساس ہوتا ہے اسی لئے وہ دوسروں پر یہ ظاہر کرکے کہ ہم فلاں شخص کی اولاد ہیں عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں مگر یہ عزت محض ان کے خیال ہی تک محدود رہتی ہے۔ ان کا یہ مہمل خیال ان کی ہی ذات کو نقصان نہیں پہونچاتا بلکہ انکے بزرگوں کی اس عزت کو بھی جسپر کہ آج وہ نازاں ہیں بٹہ لگا دیتا ہے۔ اس سے زیادہ انسان کے لئے خود غرضی اور اولاد کے لئے نالائقی کیا ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی عارضی عزت کے لئے اپنے آباؤ اجداد کی مستقل عزت کو خاک میں ملادیں۔ اور اپنی پردہ پوشی کے لئے انکی پردہ دری کے لئے آمادہ ہوجائیں۔ کاش جسطرح ان کے دلمیں باپ دادا کے نام سے کسب عزت کا خیال پیدا ہوتا ہے اسی طرح اگر وہ اپنی ذات کو اس قابل بنانا چاہتے تو وہ خود اپنی ذات پر اس سے کہیں زیادہ فخر کرسکتے تھے۔ اور اگر سچ پوچھئے تو یہی حقیقی عزت ہے

جب کبھی تمکو کوئی عجیب و نئی ایجاد نظر پڑجاتی ہے تو تم اسکو پہروں بغور دیکھتے رہتے ہو۔ تمہاری آنکھ تمہارے دل و دماغ سے موجد کی حیرت انگیز ایجاد کی داد چاہتی ہے۔ یہی نہیں ہوتا بلکہ فطرتی طور پر تمہارے دلمیں اسکے بنانے والے کی تلاش کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اور تم ہر ممکن طریقے سے یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ اسکا بنانیوالا کون ہے۔ کس قوم سے ہے۔ کس ملک میں رہتا ہے۔ مسٹر فورڈ کی تصویر کو تم اس لئے بغور نہیں دیکھتے کہ وہ ایک تصویر ہے بلکہ اس لئے کہ وہ ایک مخصوص اور مشہور موٹر کا موجد ہے۔ جارج اسٹیفنسن کا فوٹو تم اس غرض سے نہیں دیکھتے کہ وہ ایک فوٹو ہے بلکہ اس لئے کہ وہ انجن کا موجد سمجھا جاتا ہے۔ مگر کبھی تمہارے ذہن میں یہ بھی خیال آیا کہ تمہارے جسم کی مشینری کا موجد کون ہے۔ کتنے بھی غور کیا کہ یہ چھوٹی سی آنکھ جو بقدر ہر ایک پانی کے بلبلے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اور جس سے تم یہ سب کچھ دیکھتے ہو اسکی تیاری میں کونسا سائنس داں کام کر رہا تھا۔ افسوس کتنے کبھی اسپر غور نہیں کیا اگر تم غور کرتے تو آج دنیا کے عجائبات کو حیرت و استعجاب سے نہ دیکھتے۔

تم آزادی کے خواہشمند ہو چونکہ آزادی انسان کی فطرت ہے۔ مگر تم خود آزاد ہونا نہیں چاہتے۔ تم محض آزادی کا نام لیکر آزاد نہیں بن سکتے مٹھائی کا چپڑے دینے تلفظ تمہارے منہ کو ہرگز میٹھا نہیں کرسکتا۔ تمہارے پیر میں جو غلامی کی زنجیر پڑی ہوئی ہے تم خود اپنے ہاتھ سے روزانہ ایک دو کڑیوں کا اضافہ کرلیتے ہو۔ تمہاری ہر خواہش تمہاری غلامی کی زنجیر کو استوار بنا دیتی ہے۔ اپنی خواہشات کو کم کرو۔ تمہاری ہر خواہش کی کمی تمہاری غلامی کی زنجیر کی ایک کڑی کو کم کردیگی۔ اسطرح رفتہ رفتہ تم اپنی خواہشات کو جسقدر گھٹاتے جاؤ گے اسی قدر اس زنجیر کی کڑیاں کم ہوتی جائینگی اور بہت جلد ایک وہ دن بھی آجائیگا جبکہ تمام دنیاوی خواہشات سے کنارکش ہوکر غلامی کے شکنجے سے آزاد ہوجاؤ گے۔

وکیل کو موکل کی اصلی حالت کا پورا پورا علم ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ معاملہ بالکل بے سر پیر کا ہے مقدمہ بالکل جھوٹا ہے مگر وہ کمال مستعدی اور دلیری کے ساتھ اپنے موکل کی صداقت ثابت کرنے میں جد و جہد کرتا ہے اور ہر ممکن طریقے سے عدالت کو ذہن نشین کرانا چاہتا ہے کہ وہ حق بجانب ہے۔ وہ حاکم وقت کو اپنی لسانی سے مغلوب کرنا چاہتا ہے اور اکثر اوقات اپنے اس مقصد میں کامیاب بھی ہوجاتا ہے۔ وہ یہ سب کچھ حصول دولت کی خواہش میں کرتا ہے اور اسکی اس جد و جہد کا نتیجہ روپیہ ہوتا ہے۔ اسکا دل روپیہ دیکھ کر خوش ہوتا ہے مگر اسکا ضمیر ملامت کرتا ہے اور اسکو بتاتا ہے کہ جب تجھ کو اس شرمناک فعل کی کوشش پر معقول رقم ملگئی تو سوچ اگر تو سچائی کے لئے اتنی جد و جہد کرتا تو خدا جانے خداوندی سے کیا عطا ہوجاتا ؟

اسلام کیا ہے؟

(از مولانا گرامی)

چیست اسلام؟ شاہراہ نجاتا! نکتۂ امتیاز موت و حیاتا
چیست اسلام؟ از قلب سلیم! اثر آں دعائے ابراہیمؑ
چیست اسلام؟ علم را پر و بال! نو بہار حدیقۂ اعمال
چیست اسلام؟ جلوہ ریز قلوب! مشرق و مغرب و شمال و جنوب
چیست اسلام؟ نطرۃ ازلی!؛ نقش موج محیط لم یزلی
چیست اسلام؟ شاہد توحید! معنیٔ نسخۂ ادب تمہید

اسلام آخری دین ہے

(از جناب مولنا عبد العظیم صاحب قادری)

اللہ تبارک و تعالےٰ نے فرمایا ہے ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ الایۃ اُس ذات پاک نے اپنے رسول کو ہدایت و دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب فرما دے۔ دین اسلام کے بعد اگر کوئی دوسرا نیا دین آنیوالا ہوتا تو اس دین کو تمام ادیان پر غلبہ نہ دیا جاتا۔ ارشاد الٰہی ہے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ الایۃ جس نے اسلام کے سوا دوسرا دین اختیار کیا اُسکا دین ہرگز صحیح نہیں اور وہ آخرت میں خسارہ والوں میں سے ہے اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ الایۃ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دین مقبول اسلام ہی ہے۔ اور ارشاد فرماتا ہے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کہ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول و نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اب اگر ہم حضور کے بعد کوئی نیا نبی یا نیا دین مانیں تو تکذیب باری تعالیٰ لازم آتی ہے اور یہ باطل ہے اور جو مستلزم باطل ہے وہ خود باطل ہے تو ثابت ہوا کہ بعد حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ دین اسلام کے بعد کوئی نیا دین آئیگا علاوہ ازیں جب ختم نبوت حضور کی ذات اقدس پر فرما دیا گیا تو اب نئے دین و کتاب کا آنا ضرور مستبعد ہے اس لئے کہ جب کسی شخص کے ذریعہ مولےٰ تبارک و تعالےٰ نیا دین و نئی کتاب نازل فرمائیگا تو ضرور ہے کہ وہ نبی یا رسول بھی ہو نبی اسکو کہتے ہیں جو جناب اللہ کسی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہو اور اُسپر وحی نازل ہوئی ہو۔ رسول کے لئے اتنی بات اور بھی زائد ہے کہ اُسپر کوئی کتاب بھی نازل فرمائی گئی فی الشرح العقائد النسفیہ والرسول بعثہ اللہ تعالی الی الخلق تبلیغ الاحکام وقد یشترط فیہ الکتاب بخلاف النبی فانہ اعم لہذا ثابت ہوا کہ جسطرح حضور کے بعد کوئی نبی جدید نہیں آسکتا اسیطرح دین اسلام قرآن عظیم کے بعد دین جدید و کتاب جدید بھی نہیں آسکتی۔ کوئی قائل کہ سکتا ہے کہ خاتم النبیین فرمایا گیا خاتم المرسلین نہ فرمایا گیا تو جائز کہ کوئی نبی نہ آئے لیکن رسول آئے۔ تو یہ جواب ہے کہ رسول کے لئے نبی ہونا لازم ہے نبی کے لئے رسول ہونا ضروری نہیں۔ صفت نبوت عام ہے صفت رسالت سے اور جب صفت عام کی نفی کردی گئی تو صفت خاص جو صفت عام کے تحت میں داخل اور اُس کے لئے فصل ممیز ہو اُسکی بھی نفی ہوگئی۔ اس سے کلام کی فصاحت بھی معلوم ہوگئی جو ان دو جملوں میں ودیعت رکھی گئی کہ صفت مثبت صفت رسالت ہے جس سے حضور کی جلالت شان کی طرف اشارہ ہے اور صفت مختومہ صفت نبوت فرمائی گئی جو ختم صفت رسالت کو مستلزم ہے۔

اوپر معلوم ہو چکا کہ تمام ادیان سے بہتر دین اسلام ہے۔ اب اگر اس کے بعد کوئی دین جدید مانیں تو نسخ فاضل بالمفضول لازم آئیگا اور یہ عقلاً و نقلاً دونوں طرح سے ناجائز ہے کما قال اللہ تبارک و تعالی مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِھَا الایۃ کہ حضرت رب العزت جل جلالہ کسی آیت کو منسوخ نہیں فرماتا مگر اُس بہتر یا کم از کم اُس کے مثل کے ساتھ (تفسیر کبیر) میں زیر آیہ کریمہ تلک الرسل فضلنا بعضھم ہے ان دین محمد علیہ السلام افضل الادیان فیلزم ان یکون محمد صلی اللہ علیہ افضل الانبیاء بیان الاول اذ تعالی جعل الاسلام ناسخا لسائر الادیان والناسخ یجب ان یکون افضل الخ۔

اسی طرح ہم کلام کرینگے نبوت و رسالت جدیدہ میں بھی جیسا کہ اسکی طرف اشارہ بھی معلوم ہوتا ہے کلام امام رازی علیہ الرحمہ زیر کریمہ مذکورہ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم المرسل فوجب ان یکون افضل لان نسخ الفاضل بالمفضول قبیح فی المعقول سے قال اللہ تبارک و تعالےٰ الْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا الایۃ جب اتمام نعمت آپ کی ذات پر نور پر ہوا اور نعمت بھی خاص نہ فرمائی بلکہ عام تو اب یہ متصور نہیں کہ بعد اتمام نعمت دوسرا نبی دوسرا دین لیکر آئے جو اس کے لئے ناسخ ہو اس لئے کہ جب یہ ناسخ آئیگا تو ضرور وہ ایک نعمت عظمیٰ افضل از اسلام یا اس کے مساوی ہوگا جو حضور کو نہ عطا کیا گیا اور یہ اتمام نعمت کے منافی ہے تو معلوم ہوا کہ حضور بعد کسی نئے نبی یا دین غیر اسلام کا نزول ممتنع ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ شبہ وارد ہو تو نہ ہونا چاہئے اس لئے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نئے نبی نہ ہونگے۔ علاوہ ازیں دین محمدی دین اسلام ہی کی تائید و اشاعت فرمائیں گے نہ کہ دین عیسوی کی۔ کما شھدت الاحادیث ولا یخفی من لہ مسارستہ بالعلم وعرضت منھا الخوف الاطناب وقال اللہ عزوشانہٗ وجل وبانہ وما ارسلناک الا

کافۃ للناس ہم نے تمکو نہیں رسول بنا کر بھیجا مگر سارے آدمیوں کے لئے الف ولام للناس مفید استغراق اور پھر کافۃ تاکید مزید مفید کہ ابتدائے خلق سے لیکر قیامت تک جتنے افراد پیدا ہوئے یا ہونگے اُن سب کی طرف حضور رسول بنا کر بھیجے گئے۔ اس سے زمانہ حضور سے قیامت تک سب کے لئے رسول ہونا تو ظاہر ہے ہاں زمانہ مبارکہ سے ماسبق والوں کے لئے رسول ہونا محتاج دلیل ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ انبیائے کرام و رسل عظام علیہم الصلوۃ والسلام کے لئے حضور پر ایمان لانے کی فرضیت آیہ کریمہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ سے ثابت ہے جیسا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لو کان موسی بن عمران صالما و سعہ الا اتباعی اگر موسیٰ بن عمران (علیہ الصلوۃ والسلام) زندہ ہوتے تو انکو بھی پیروی کے سوا گنجائش نہ ہوتی ومن شاء نزید الاطلاع فلیطالع تفسیر الکبیر للمذکور فی التفاسیر جب حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اولین و آخرین سب کے لئے رسول ہیں پھر اگر کوئی نیا نبی کسی نئے دین کے ساتھ آئے ضرور ہی کہ حضور اُسکے لئے بھی رسول ہوں اور یہ صورت مستلزم ہے دونوں کے دین کو۔ اور بعض کے نزدیک دونوں کی رسالت کے نسخ کو بھی اور ان میں سے ہر ایک اُسکا ناسخ ٹھہرے گا جسکا منسوخ ہو چکا اور منسوخ ٹھہرے گا اُسکا جسکا ناسخ ہو چکا وھذا ظاھر البطلان فقد ظھر وصح ان لا یکون النبی بعد نبینا علیہ التحیۃ والثناء ولا دین بعد دینہ ولا کتاب بعد کتابہ۔ دوم یہ کہ رسول مقتدا و مطاع ہوتا ہے مرسل الیہ کا وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ اور صورت مفروضہ میں مقتدی و مقتدا و مطاع و مطیع میں خلاف واقع ہوگا اور یہ کنایہ اسکی طرف کہ وہ مدعی نبوت یا تو اپنے دعوی نبوت و دین میں کاذب ہے جسکی وجہ یہ اس دین محمدی اور اس دین مدعی میں اختلاف واقع ہو گیا یا یہ کہ حضور کافۃ للناس کے لئے رسول بنا کر نہ بھیجے گئے۔ لیکن حضور کافۃ للناس کی طرف مبعوث ہونا تو نص قطعی سے ثابت ہے ..... لہٰذا معلوم ہوا کہ مدعی نبوت اپنے دعوی نبوت و دین و کتاب میں کاذب ہے۔ **تنبیہ** کوئی یہ نہ کہے کہ اس دلیل سے انبیائے سابقین کی نبوت بھی باطل ہوتی ہے اس لئے کہ حضور اُنکی طرف مبعوث ہیں حالانکہ انبیائے سابقین اور حضور کے دین میں اختلاف ہے (لیکن اُصولی اختلاف نہیں ہے) اور حضرات انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم کا حضور پر ایمان لانا اور حضور کے دین کی اتباع مشروط ہے حضور کا زمانہ پانے پر جیسا کہ آیہ کریمہ واذ اخذ اللہ و حدیث لو کان موسی بن عمران سے واضح ہے اور انبیائے سابقین نے حضور کا زمانہ نہ پایا اگرچہ یوم میثاق میں یہ اعتراف ہو چکا تھا علاوہ ازیں ہمارا کلام زمانہ حضور کے بعد کی نبوت میں ہے نہ کہ قبل زمانہ مبارکہ کی نبوت میں۔ ھذا صحیح عندی والعلم الصحیح عند اللہ العلی وھو اعلم بالخفی والجلی وفی الدنیا والاخرۃ

لنا الولی

میں وہ مسلم ہوں کہ فی الحال مسلماں بھی نہیں

بوئے گل وجہ نشاط غم پنہاں بھی نہیں — یعنی دل کو ہوس سیر گلستاں بھی نہیں
لطف وحشت سے گلو گیر گریباں بھی نہیں — زیر بار غم عشرت تن عریاں بھی نہیں
دو جہاں پرہے گراں خانہ بدوشی میری — سازو ساماں بھی نہیں بے سر و ساماں بھی نہیں
پرسش آبلہ پائے جنوں کون کرے — لطف آگیں خلش خار مغیلاں بھی نہیں
میرا دل مخزن ارماں سہی لیکن یارب — تیری بخشش کے لئے وسعت داماں بھی نہیں
برق خاطف نگراں خرمن امید کی ہے — اور اس لطف پہ خوش سوئے عمراں بھی نہیں
تو وہ خالق کہ کیا احسن تقویم سے تجھے — میں وہ حیوان خوش نما ہوں کہ انساں بھی نہیں
ہر خطا پر ہے مری لطف و کرم تیرا مزید — اور میری جرات عصیاں پہ پشیماں بھی نہیں
تیری مخلوق کو پوجوں کہ تجھے دیکھ کہوں — اس تذبذب میں مسلم ہوں کہ ایماں بھی نہیں

مجھ سے اوہام پرستی تو نہ ہوگی رسوا،
میں وہ مسلم ہوں کہ فی الحال مسلماں بھی نہیں

ہم کیا تھے؟

(ایم۔ اے گلشن۔ جالنھی)

للعجب۔ اے دنیائے بے اعتبار۔ للعجب۔ تو نے انہیں خاک میں ملایا۔ انکو زمین کا پیوند کیا جنکی جرأت۔ ہمت۔ طاقت زمانہ میں یکتا، جنکی عظمت۔ شہرت۔ ہیبت۔ دنیا میں لاانتہا، جنکا جوش۔ جنکا خروش۔ جنکا ولولہ۔ جہان کے گوشہ گوشہ پر۔ عالم کے قطعہ قطعہ پر۔ دنیا کے چپہ چپہ پر نقش، کندہ تحریر اور جن کی شوکت۔ ہیبت۔ شرافت، ہر سلطنت میں ہر مملکت میں ہر ریاست میں بے مثل۔ بے عدیل و بے نظیر،

اے زمانہ غدار۔ اے ہستی ناپائدار کی وہ مایۂ ناز ہستی جس نے کبھی اپنے نور سے عرب و عجم کو منور بنایا، وہ صاحب کمال۔ وہ شخص بے مثال۔ وہ ہستی پر جلال جس نے اس سرائے فانی کے غیر مہذب و بد تہذیب مسافروں کو دینی و دنیوی تہذیب کا بہترین سے بہترین جامہ پہنایا، وہ مخزن جود و کرم۔ وہ منبع اخلاق و رحم۔ وہ پیغمبر خدا۔ وہ سالک راہ ہدا جس نے غلط اور ٹیڑھے راستہ پر چلنے والوں کو درس واحد برحق، اُس قادر مطلق کی معرفت کا سبق پڑھا اور سچا راستہ بتایا، اے فلک کج رفتار۔ عرب کا چاند جسکی ضرب سے تیرا چاند مضروب، جسکے رعب و دبدبہ سے جبرئیل و میکائیل جیسے فرشتے مرعوب اور آہ ... جسکے پیروؤں کے سچے و حقیقی جوش سے زمانے کا ہر شخص مغلوب، تیرے درمیان سے۔ اس مکان سے۔ یعنی جہان سے اُٹھ جائے۔ چلا جائے۔ فنا ہو جائے اور مجھ پر اتنا اثر بھی نہ ہو جتنی اُردو پر سپیدی۔

گرہاں - اِس مذہب وطریقت کے ماننے والوں نے، اِس راہ حقیقت پر جان فدا کرنے والوں نے وہ کارہائے نمایاں کئے کہ زمانہ اُن کی تلوار کو مان گیا۔ کسی برتر واکبر وجلیل القدر ہستی کی پندہائے سودمند کے اثر کو پہچان گیا، لیکن اسے انقلابِ زمانہ - خدا تیرا ستیاناس کرے، اے نیرنگیِ جہاں کاش کہ تو تباہ و برباد ہوجائے، تونے اُسی ملک کے رہنے والونکو، جنہوں نے کبھی جنوبی یورپ میں تہلکہ مچایا، ہندوستان کو اپنی تلوار کا جوہر دکھایا، افریقہ میں اپنی بہادری کا سکہ جمایا، ایران و افغانستان کو اپنی رعایا بنایا، جنکی جرأت وہمت سے - جنکے رعب و دبدبہ سے جنکے جوش و خروش سے، ہر مُلک کا ملک - ہر بادشاہت کا بادشاہ - ہر سلطنت کا سلطان مرعوب ومغلوب تہا بامِ ترقی سے اُتار کر پستی و تنزلی کے اندھیری غار میں گرا دیا، اُن کے ہوش وخرد کے سامان کو غفلت کے دریا کی ایک رو سے بہا دیا۔

اے میرے ریگستانی پہلوانو - سنبھل جاؤ - ہوش میں آؤ - کمرِ ہمت باندھکر تیار ہوجاؤ اور اُن قوموں کو جو تمہاری ہستی کو صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کیطرح مٹانے پر تلی ہیں یہ ثابت کر دکھاؤ کہ ؎

اسلام کا ہوگا نہ کبھی بال بھی بیکا
گر لاکھ رہے دہر پے آزار زمانہ

میرے عربستانی بہادرو - آج تمہارا اتفاق نفاق سے کیوں مبدل ہوگیا؟ کیا تمہیں مانچسٹر ران وسیستان کی خونریز لڑائیاں یاد نہیں؟ کیا تمہارے سینے جنگِ فلسطین کے کارناموں سے آباد نہیں؟ کیا وہ تمہاری ہی قوم ہے جس کے اتفاق سے نپولین بونا پارٹ نے اتفاق کا سبق سیکھا؟ جسکے اتحاد کی بھنگی نے وسٹین کے بچہ بچہ کا دل ہلا دیا؟ مگر حیف اور صد حیف - افسوس اور ہزار افسوس کہ آج تم ہی خانہ جنگیوں کے شکار - بے یار و مددگار نظر آتے ہو، ٹھوکریں کھاتے ہو مصیبتیں اُٹھاتے ہو - پھر بھی اپنے چہروں سے نااتفاقی کی چادر نہیں ہٹاتے ہو۔ جا - جا - اے نفاق - جا - نکل - نکل - اے خانہ جنگی - نکل، دور ہو - دور ہو - اے باہمی تعصب - دور ہو - مسلمانوں کے دلوں سے - خدا بان اسلام کے گھروں سے - پرستارانِ احد کے کاموں سے، تونے مٹایا - برباد کیا - ویران کیا - خیر آباد کیا، اُن مقاموں کو - اُن شہروں کو جو کبھی اتفاق کی ہمیشہ بہنے والی ندی سے سیراب تھے، جنکے گلزارِ اتحاد میں کسی وقت وہ صدا بہار پھول تھے جو دنیا میں نایاب تھے، تونے پستی کے غار میں گرایا، تنزل کا راستہ بتایا، بے خبری کے بستر پر سُلایا، اُن اولوالعزم بہادروں کو - اُن جرار سپاہیوں کو - اُن پیاسے لڑنے والوں کو جنکی جرأت - ہمت - شرکت یکتا - جنکا جوش ولولہ بے انتہا اور جنکا قول نیک وفعل سچا تہا، بس - بس - اب اس قوم پر رحم کر، چلا جا - شکل نہ دکھا، کھلنے دے - کھلنے دے - اسلام کا غنچۂ امید کھلنے دے، ؎

پھر ہوا یارب قومِ مسلم تاجدارِ اتحاد پھر رہے اِس کے تصرف میں دیارِ اتحاد
گلشنِ اسلام میں پھر ہو بہارِ اتحاد پھولتا پھلتا رہے پھر سبزہ زارِ اتحاد
پھر رواں یارب ہو وہ ہی جوئبارِ اتحاد

میرے عزیز مسلمانو - اتفاق کے ساتھ دانشمندی بھی تم سے رخصت ہوگئی دوربینی نے تم سے کنارہ کیا - کامرانی کا وہ بلند و ذیشان قصر تمہارے قبضہ سے نکل گیا اور تم حسرت وناکامی کے ٹوٹے ہوئے مزار کے مجاور بنگئے، تم نے اپنی یہ حالت خود اپنی آنکھوں سے دیکھی لیکن افسوس ایسی غفلت کی نیند سوئے ہو کہ کروٹ تک نہ لی - تمہارے دوست نما دشمن تمہارے مال ومتاع کے رہزن ہیں - میری غریب مسلمانو - ؎

کھو دیا تم نے اگرچہ مال و زر سب کھو دیا
پھر بھی نظر دنیں جہاں کی ہو کٹھکتے خار سی

تمہیں یہ بھی خبر ہے کہ جن سے تمہیں اتفاق کی امید تہی آج وہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں، جنہوں نے کل ہی تم سے پیمانِ وفا باندہا تہا آج اُن کا وہ عہد کہاں گیا - ہاں بس معلوم ہوگیا - وہ سب باتیں صرف برائے گفتن تہیں ؎

پلاتے تھے مجھے سم شربتی ساغر میں بھر بھر کر
جنہیں اب خواب سمجھا تہا عدوئے جانِ شیریں کے

اسلام کی عزت قایم رکھنے والو - اب اِن کی غداری سے واقف ہوجاؤ، ان گندم نما جو فروشوں کے دہوکے میں نہ آؤ، خود اپنے پیروں پر کھڑے ہوکر اسلام کی حرمت بچاؤ اور اپنے اُن مظلوم وغریب بہائیونکو ظلم وستم کی قید سے رہا کراؤ جنپر ہر وقت - ہر لمحہ ہر ساعت ایک نئی افتاد پڑتی ہے اور وہ ایک ٹھنڈی سانس بھر کر خاموش ہوجاتے ہیں -

مٹا دینگے عدو تمکو نہ چھوڑینگے کبھی زندہ
ذرا ہشیار ہوجاؤ مرے غافل مسلمانو

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اوّل فنا ہے آخر فنا ہے

(از جناب مولانا اسعد صاحب شاہجہانپوری)

خورشید و مہ کی مجلس فروزی اہل جہاں کی ہنگامہ زائی،
کیا دائمی ہے یہ دورِ ہستی پھر صبح ہوگی پھر شام ہوگی
اس روز و شب کا انجام کیا ہے
اول فنا ہے آخر فنا ہے

فانی ہیں جھونکے بادِ سحر کے گردوں کے تارے دھوکو نظر کے
وہ صبح تک کے یہ رات بھر کے مٹ جائینگے سب ایک ایک کرکے
یہ راز افشا ہوتا رہا ہے
اول فنا ہے آخر فنا ہے

مقدونیہ سے طوفان اُٹھا منگولیا سے سیلاب آیا
نادر سکندر - چنگیز - دارا آنکھوں نے دیکھا سب کا تماشا
اب کس کی قوت زور آزما ہے
اوّل فنا ہے آخر فنا ہے

حسن تصور حسن تکلم بُلبُل کے نغمے گُل کا تبسم
شکل خیالی نقش توہم اک آن میں سب ہو جائینگے گم
ہر شے اسیکی صورت نما ہے
اوّل فنا ہے آخر فنا ہے

اُڑتے ہیں طائر پھرتے ہیں انساں فتاح عالم مساح دوراں
لیکن اجل لے کھینچا جو داماں یہ سُست بازو وہ پا بہ جولاں
دُنیا کا منظر عبرت فزا ہے
اوّل فنا ہے آخر فنا ہے

اے مست غفلت ہشیار ہو جا خواب گراں سے بیدار ہو جا
دنیائے دوں سے بیزار ہو جا وقت سفر ہے تیار ہو جا
ساز حقیقت بانگ درا ہے
اول فنا ہے آخر فنا ہے

کب تک رہیگی فرمانروائی کب تک کروگے کشور کشائی
نمرود لنکی کے دن خدائی قاروں کی دولت کیا کام آئی
بیتاب کُن ہے جو ماجرا ہے
اول فنا ہے آخر فنا ہے

عیش جہاں کیا کیوں شادماں ہو رنج و الم کیا کیوں سرگراں ہو
جس حال میں ہوں سعد جہاں ہو آزاد خاطر فارغ نشاں ہو
راز خفی سے دل آشنا ہے
اوّل فنا ہے آخر فنا ہے

برکات مذاہب

(از جناب خواجہ عبدالرؤف عشرت لکھنوی)

آدمی مختلف خیالات کا سرچشمہ ہے اور طرح طرح کی ایجاد و ریاد سے اسمیں بھرے ہوئے ہیں وہ اپنے حصول مقاصد میں عقل کے خلاف کوشش کرنے کو بہترین کارگزاری سمجھتا ہے۔

اگر اسپر ایک زبردست قوت جسکا نام مذہب ہے حکومت نہ کرتی ہوتی تو کوئی حکومت اور کوئی سیاست اس کو اپنے زیر اثر نہ لاسکتی۔

اگر ہم کو خدا کا خوف نہ ہوتا اگر ہم خدا کو حاضر ناظر جانکر خلوت میں اس کا خوف نہ کرتے ہوتے تو کوئی قانون ہمکو گناہ سے نہ روک سکتا اس لئے قانون کا اثر اعضائے ظاہری پر ہے لیکن ہمارے وہ گناہ جنکو سوا خدا کے کوئی دوسرا نہیں جان سکتا قانون نے ہم کو ان کی سزا نہیں دی - مذہب کا خوف ہم کو اسکی سزا سے ہمیشہ ڈراتا ہے اور کہتا ہے کہ تم نے جو ظلم جو بدکاریاں جو بدعنوانیاں تخلیئے میں کی ہیں ایک دن ان کی سزا کے لئے مقرر ہے اور مکافات عمل کے لئے تیار رہو۔

اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہر حکومت پر واجب ہے کہ سب سے پہلے مذاہب کی ترقی میں کوشش کرے ہمارے کندھے پر مذہبی جوے کو مضبوط رکھے اس کے بعد ہمپر حکومت کرے مذہبی آزادی کے سبب سے یہ زمانہ ہمارے لئے بہت مبارک عہد ہے - کفر و الحاد کی ہوا کھا کر جو لوگ مذہب کو دام تذویر سمجھ لیتے ہیں وہ بہت آزادی سے قانونی جرم کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور قانون ان کی بدکاریوں کی گرفت نہیں کرسکتا۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو ہر مذہب کا اصول قریب قریب ایک ہے یعنے سب نیکی اور اخلاق اور تہذیب کی شاہراہ پر چلنا چاہتے ہیں اور ایک واحد خدا کی پرستش کرنا چاہتے ہیں۔ مگر قدامت نے مذہب کے روشن رخسارے پر اسقدر گہرے پردے ڈالدئے کہ لوگ اپنے مقصد سے دور پڑ گئے اور ایک دوسرے کو بُرا سمجھنے لگا مسلمان ہندو کو بت پرست اور کافر کہتے ہیں اور ہندو مسلمانوں کو ملچھ اور نشٹ بتاتے ہیں یہ عالمگیر جنگ ہے جو مختلف مذاہب میں ہو رہی ہے اور ہوا کرے گی مگر بیچ پوچھئے تو ہر مذہب میں کم و بیش ایسی باتیں کثرت سے ہیں جو ہم کو اخلاق تہذیب نیکی کا سبق دیتی ہیں اور یہ ہٹ دھرمی ہے کہ ہم غیر مذہب کی اچھی بات کو بھی بُرا بتائیں اور اسکی ہر اچھی چیز کو بری نگاہ سے دیکھیں مثلاً گوتم بودھ کی مذہبی ہدایتوں میں لکھا ہے کہ مسکرات سے پرہیز کرنا چاہئے دوسرے کی چیز بے اجازت نہ لینا چاہئے جھوٹ نہ بولنا چاہئے۔ ناجائز جماع سے پرہیز کرنا چاہئے۔

یہ ایسی باتیں ہیں جو اور مذاہب میں بھی پائی جاتی ہیں انسان کو خدا صفا دماغ اکر پرعمل کرنا چاہئے اس لئے ضرورت ہے کہ مذاہب کے اصول کی اشاعت کیجائے جس سے لوگ منہیات سے بچیں اور امن عامہ میں خلل نہ پڑے ہم بحیثیت مسلمان ہونے کے اپنی دینی برکتوں کو سب سے زیادہ متبرک مہتم بالشان سمجھتے ہیں اس لئے ان کا تذکرہ لطف سے خالی نہیں ہے۔

والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی ہدایت میں لکھا ہے کہ اگر ماں باپ مسلمان ہیں اور لڑکا ان کے پاس صبح کو حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسپر دو دروازے جنت کے کھول دیتا ہے اور اگر دونوں میں سے ایک کو خفا کر دیا تو اللہ راضی نہیں ہوتا جب تک وہ راضی نہ ہوں گناہ کبیرہ تو ہیں ایک شرک دوسرے قتل تیسرے بھاگنا لڑائی سے چوتھے منکوحہ عورت پر حرام کی تہمت لگانا پانچویں سود کھانا چھٹے یتیم کا مال کھانا ساتویں سجدہ میں الحاد کرنا آٹھویں مسخرہ پن کرنا نویں رونا ماں باپ کا حقوق ولد سے یعنے ماں باپ کو رولانا منجملہ عقوق اور کبائر کے ہے۔

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا حضور نے بہتر گھر مسلمانوں کا وہ ہے جسمیں کوئی یتیم ہو اور اس سے نیکی کیجائے اور بدتر گھر مسلمانوں میں وہ ہے جسمیں کوئی یتیم ہو اور اس سے برائی کیجاوے۔

قیس بن عاصم نے مرتے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کی اللہ سے ڈرو اور اپنی قوم کے بزرگ اور دیرینہ آدمی کو اپنا سردار بنایا کرو جب قوم اپنے بزرگ کو اپنا سردار بناتی ہے تو اپنے آباواجداد کی عزت کرتی ہے اور جب چھوٹے کو سردار بناتی ہے تو حقیر کرتی ہے اپنے آباواجداد کو

ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت جب گدر پھل لاتے تو سب سے چھوٹے بچے کو جو اُن کے سامنے ہوتا دیتے تھے۔

ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت فرماتے تھے وہ مومن جو لوگوں سے ملتا ہے اور ان کی ایذا رسانی پر صبر کرتا ہے وہ نہ ملنے والے اور نہ صبر کرنے والے سے بہتر ہے۔

سفیان بن اُسید سے مروی ہے کہ سخت چوری یہ ہے کہ تو اپنی بھائی کو ایک جھوٹی بات کہے اور وہ تجھے سچا جانے

ابن انس سے مروی ہے کہ باہم بغض نہ کرو اور حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے پشت نہ پھیرو اللہ کے بندے آپس میں میل رکھیں مسلمان کو درست نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ خفا رہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ اگر میں کچھ بھائیوں کی دعوت کروں تو یہ اللہ کے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں ایک غلام آزاد کروں۔

شیخ عبد القیس بیان کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا دو چیزوں کو اللہ دوست رکھتا ہے ایک حلم کو اور ایک حیا کو۔

حدیث میں ہے کہ دُعا غائب کی غائب کے لئے جلد قبول ہوتی ہے۔

ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مہمان حضرت کے پاس آیا آپ نے اپنی ازواج کے پاس بھیجا انہوں نے کہا ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے حضرت نے فرمایا اسکو کوئی اور اپنی طرف لیتا ہے ایک انصاری اسکو اپنے گھر میں لیگئے اور بی بی سے کہا یہ رسولخدا کا مہمان ہے اسکی عزت کرو اُس نے کہا میرے پاس فقط بچوں کی روٹی ہے انصاری نے کہا اچھا چراغ جلا کر کھانا پکانے میں اتنی دیر کرکہ بچے سو جائیں بی بی نے ایسا ہی کیا جب بچے سو گئے تو عورت نے کھڑے ہو کر بتی کسانے کے بہانے سے چراغ بجھا دیا اور کھانا مہمان کے آگے رکھدیا اور آپ بھی دونوں آدمی اسکے ساتھ جھوٹ موٹ کھانے لگے یہانتک کہ مہمان نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور میاں بیوی بچے بھوکے سو رہے جب صبح کو وہ انصاری حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالے تم دونوں کے فعل سے بہت ہنسا اور متعجب ہوا۔

ابو شریح عدوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے کان سے سنا کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور آخرت پر۔

وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کی عزت کرے اور اسکو جائزہ دے (جائزہ کہتے ہیں ایک رات اور ایک دن مہمان رکھنے کو) اور جو کوئی ایمان خدا پر اور عقبیٰ پر ایمان رکھتا ہو وہ زبان سے اچھی بات کہے یا چپ رہے۔

اور حلال نہیں مہمان کو کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگدست ہو جائے جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ حضرت ایک بازار سے گزرے اور لوگ آپ کے دہنے بائیں تھے اپنے ایک مردہ بکرے کے کن کٹے بچے کو پکڑ کر اٹھایا اور کہا تم میں کون اسکو ایک درہم کو مول لینا چاہتا ہے سب نے کہا ہم تو اسکو کچھ بھی دیکر لینا نہیں چاہتے فرمایا اچھا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو مل جائے کہا نہیں تین بار اسی طرح پوچھا سب نے کہا اگر یہ زندہ ہوتا جب بھی اس کے لینے میں عذر ہوتا اس لئے کہ یہ کن کٹا ہے اور ابتر مردار ہے آپ نے فرمایا دنیا اس سے بھی زیادہ خوار ہے اللہ کے نزدیک۔

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل نہ ہوگے تم جنت میں جب تک ایمان نہ لاؤگے اور ایمان نہ لاؤگے یہانتک کہ آپس میں دوستدار ہو اور کہا میں تم کو نہ بتاؤں جس سے تم باہم دوست بنجاؤ سب نے کہا ہاں کہا اچھا آپس میں سلام کیا کرو۔

جابرؓ کہتے ہیں سوار پیادے کو سلام کرے اور راستہ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور دو راستہ چلنے والوں میں جو پہلے سلام کرے وہی افضل ہے مجموعہ یہ احکامات ایسے ہیں جو ہمکو کسی قانون میں نہیں ملتے صرف مذہب ایسی باتیں سکھاتا ہے اور صرف مذہب کی طاقت ایسی ہے جو ہمیں حاضر و غائب ماننا پڑتی ہے۔

ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ میرا مذہب تمام مذاہب سے بہتر اور عمدہ ہے اس سے ہم کو کوئی بحث نہیں ہے غرض یہ ہے کہ مذہب ہمکو بدی سے بچاتا ہے اور اچھی باتیں بتاتا ہے اور ہر مذہب میں کم و بیش اچھی باتیں ہیں اور اچھی باتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں اگر ہمارا مذہبی سبق ہمکو یاد کرادیا تو دنیا میں عافیت برقرار رکھنے کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے اور اگر ہم سب کو صرف اپنے اپنے مذہب کی پابندی پر مجبور کیا جائے تو پھر کسی دوسرے قانون اور کسی دوسری سیاست کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مذہب سخت دل کو نرم کرتا ہے مذہب غیرت حمیت اخلاق تہذیب انسانیت خاکساری فروتنی عاجزی ہمکو سکھاتا ہے۔ مذہب درحقیقت ایک مکمل اور عمدہ قانون ہے کسی مذہب میں چوری جائز نہیں ہے کسی مذہب میں زنا روا نہیں ہے کسی مذہب میں جھوٹ بولنا اچھا نہیں ہے۔ کسی مذہب میں ظلم پسندیدہ نہیں ہے قانون اور سیاست سلطنت اور حکومت کی بنیاد آج چار دن سے پڑی ہے مذہب ہمیشہ زمانہ دراز سے سلطنت کر رہا ہے اور مذہب نے ہم کو سدھارا قانون تو شخص گناہ کی سزا دیتا ہے نیک چلنی کا کوئی معاوضہ قانون میں

نہیں لکھا ہے۔

لیکن مذہب نے گناہ کی سزا بہت کم لکھی ہے اور نیکی کا اجر بہت زیادہ دیا ہے۔

قانون ایک چور کو سزا دیتا ہے لیکن ایک آدمی کو جو سستی اور پرہیزگار ہے اور جس نے احتیاطاً زندگی بھر چوری نہیں کی کوئی اجر کوئی مزدوری نہیں دیتا مذہب سزا کم دیتا ہے اور مزدوری سوا

قانون کی سزا عارضی ہے مذہب کی سزا اور جزا دونوں دائمی اور ابدی ہیں۔

لیکن بات یہ ہے کہ لوگ اس زمانے میں مذہب کے احکام سے بہت غافل ہوتے جاتے ہیں گھر سے نکلکر ہم کالج میں جاتے ہیں جہاں ہمکو مذہب کی تعلیم سے کوئی واسطہ نہیں رہتا کالج سے نکلکر ہم کاروبار میں مصروف ہوجاتے ہیں غرض ہماری مذہبی تعلیم نہایت کمزور ہوتی جاتی ہے اور اگر یہی غفلت رہی تو خوف ہے کہ ایک دن مذہب کے زریں اصول ہم کو یاد ہی نہ رہیں گے اور صرف قانون ہم پر حکومت کریگا اور پھر ہماری اصلاح ذرا غیر ممکن ہوجائے گی کیونکہ فقط حکومت اور سلطنت مختلف خیالات کے لوگوں پر حکمرانی نہیں کرسکتی۔

اسلامی تمدن و آئین معاشرت

(از مولانا سید زین العابدین صاحب)

مذہب اسلام کی نمایاں ترین خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے متبعین کو خالص حق پرستی سکھاتا اور دنیا میں زیادہ سے زیادہ ترقی حاصل کرنے کی تعلیم دیتا ہے جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام مانع ترقی دنیا ہے اور اسکو تہذیب و تمدن سے کوئی علاقہ نہیں وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں "اسلام" جیسے مکمل دین کی نسبت ایسا خیال کرنا محض نادانی کا نتیجہ ہے۔ "اسلام" انسان کو بہترین تمدن سکھانے والا اور نامعلوم حد تک ترقی دینے والا ہے۔ جسکا ثبوت اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے اس نے اس قوم کو جو صدیوں سے وحشیانہ زندگی بسر کر رہی تھی ذلت و پستی کی طرف لیجانے والے ہیں اور یہی وہ تو غیظ و تبلیغ ہے جو جدید روشنی کے مسلمانوں کو یورپ کی تقلید پر آمادہ کرتی ہے لاریب "اسلام" ایک کامل اور مکمل مذہب ہے جو ہر قسم کی ترقیوں کا سرچشمہ اور دنیا و آخرت کی سعادت کا کفیل ہے۔

آج یورپ میں جو خوبیاں نظر آرہی ہیں یقیناً وہ سب اسلام کی برکتیں ہیں۔ حریت، مساوات، اخوت، اتحاد، خودداری، ہمدردیٔ قوم، غمخواریٔ ملت، محنت، استقلال، راستبازی، خوبصورتی، وقت کی پابندی اپنے اوپر بھروسہ کرنا، رزق و معاش کی تلاش میں سرگرم رہنا یہ سب باتیں اسلام کی تعلیم کی ہوئی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے بیش بہا موتیوں کو بیدردی کے ساتھ پھینکدیا اور اہل یورپ نے اور خود غرضی و نفس پرستی انمیں پیدا ہوئی وہ قعر ذلت میں گر گئے اور ایسے گرے کہ آجتک نہ اٹھ سکے۔ آج ان کا تمدن قابل اعتراض، ان کے جذبات و خیالات قابل نفرت اور ان کا شیرازہ منتشر ہے۔ انمیں سچی اخوت و ہمدردی مفقود ہے ان کے وہ تعلقات جو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث تھے منقطع ہیں۔ مختصر یہ کہ آج دنیا بھر کی خرابیاں انمیں جمع ہوگئی ہیں لیکن ان کو اپنی حالت کی اصلاح اور اپنے اخلاق کی درستی کی پرواہ نہیں۔ اسی غفلت و سرشاری کا نتیجہ ہے کہ نہ آج ان کے پاس مال و دولت ہے نہ علم و فضل ہے نہ صنعت و حرفت ہے اور نہ امارت و ریاست ہے بلکہ آج دنیا کی روشن خیال اقوام کے نزدیک وہ نہایت حقیر و ذلیل زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور سچ یہ ہے کہ آج ہم بدنصیبوں کی نالائقیوں اور بداخلاقیوں کے باعث "اسلام" جیسا کامل اور پاکیزہ مذہب ہدف ملامت بنا ہوا ہے۔ جدید روشنی کے مسلمان جو مذہب سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتے وہ علی الاعلان کہتے ہیں مسلمانوں کی ذلت و پستی کا باعث قرآن اور اسلام ہے۔ وہ جب تک یورپ کی تقلید نہ کرینگے ہرگز دنیا میں ترقی نہیں کرسکتے۔ ان کا خیال ہے کہ ترقی و کامیابی کا مطلع صرف یورپ ہے۔ اور اسلام دنیاوی ترقیوں کا مانع ہے۔

جدید تعلیم یافتہ لوگوں کی یہ تعلیم اور یہ گمراہی کا باعث صرف یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے دیکھتے ہیں اور مدعیان دین و مذہب کی تو غیظ و تبلیغ کو خطرناک سمجھتے ہیں آج علماء کی یہ حالت ہے کہ انمیں سے اکثر کا "مبلغ علم" دین کے متعلق بس اتنا ہی ہے کہ وہ جانتے ہیں قرآن پاک ایک مذہبی آسمانی کتاب ہے جسمیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق احکام ہیں اور گذشتہ اقوام کے قصے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کا مقصد محض روحانی اصلاح ہے دنیا سے اسکو کچھ واسطہ نہیں۔ اسلام کی تعلیم صرف یہ ہے کہ مسجد کے حجروں میں بیٹھے ہوئے تسبیح پڑھتے رہو اور ترقی و کامیابی کے ذریعہ تلاش نہ کرو۔ دنیا مسلمانوں کے لئے نہیں ہے بلکہ کافروں کے لئے ہے "لهم الدنيا ولنا الآخرة" حاشا و کلا یہی وہ خیالات ہیں جو مسلمانوں کو ذلت و پستی کی طرف لیجانے والے ہیں اور یہی وہ تو غیظ و تبلیغ ہے جو جدید روشنی کے مسلمانوں کو یورپ کی تقلید پر آمادہ کرتی ہے لاریب "اسلام" ایک کامل اور مکمل مذہب ہے جو ہر قسم کی ترقیوں کا سرچشمہ اور دنیا و آخرت کی سعادت کا کفیل ہے۔

ان کو اٹھا کر سر آنکھوں پہ رکھ لیا - خلاصہ مافی الباب یہ کہ اسلام ایک مذہب حق ہے، قرآن خدائی قانون ہے جسکے احکام انسانی فطرت کے موافق ہیں، اسلام اگر ایکطرف خالص خدا پرستی اور دین داری کی تعلیم دیتا ہے تو دوسری طرف ہر قسم کی دنیاوی ترقیوں کو بھی ضروری بتلاتا ہے - اس موقع پر معاندین اسلام یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر درحقیقت اسلام کی تعلیم ایسی ہی ہے تو پھر مسلمان آج ذلیل و خوار کیوں ہیں؟ وہ اعلیٰ درجہ کے تمدن اور سب سے زیادہ مہذب کیوں نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کی ذلت و پستی کا سبب ان کی غفلت اور عدم فرض شناسی ہے اس میں اسلام کی کچھ خطا و تقصیر نہیں - مسلمانوں نے جب سے اسلامی تمدن و آئین معاشرت کو چھوڑا ہے وہ ذلیل و خوار ہیں اور جب تک غافل رہینگے ہر قسم کی ترقیوں سے محروم رہینگے -

بڑی خرابی یہ ہے کہ مسلمان اب بھی یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ہماری موجودہ زندگی خالص اسلامی زندگی ہے - اور ہماری موجودہ حالت کچھ زیادہ قابل افسوس نہیں کیونکہ امام مہدی ظاہر ہوکر ہماری مشکلیں حل کر دینگے اور ہم پھر ترقی حاصل کر سکینگے - یقیناً یہ ایک ایسی خوفناک غلط فہمی ہے کہ جس نے مسلمانوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور وہ بالکل ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ گئے ہیں - اس غلط فہمی کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے قرآن و سنت کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے اور وہ تعلیمات اسلام پر غور و تدبر کرنا فعل عبث سمجھتے ہیں ورنہ کیا "لھم الدنیا ولنا الاخرۃ" کا ناقابل عمل مسلک اور کہاں قرآن و اسلام کی تعلیم -؟

اسلام کی تعلیم ہے کہ مسلمانو تم اپنے قدرت والے خدا سے یوں دعا مانگو کہ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اے خدا ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور ترقی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ -

ایک جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق قل ھی للذین امنوا فی الحیات الدنیا خالصۃ یوم القیامہ -

اے محمد لوگوں سے پوچھو تو کہ جو زینت اور آرائش کی چیزیں اور پاک و صاف رزق اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کئے ہیں وہ کس نے حرام کئے ان سے کہدو کہ یہ تمام ان لوگوں کے لئے ہیں کہ جو دنیا میں ایمان لائے ہیں بجائیکہ قیامت کے دن یہ صرف انہی کا حصہ ہونگے کیا قرآن کریم کی ان بیّن تصریحات کے باوجود بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ "اسلام" دنیا طلبی اور دنیاوی ترقی کا مانع ہے؟ اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے کی تعلیم بتاتا ہے -؟ باللہ العظیم کہ اسلام انقطاع دنیا کو ہرگز جائز نہیں رکھتا بلکہ اسکی کھلی ہوئی تعلیم یہ ہے کہ مسلمانو دنیا کی زندگی کے لئے جدوجہد سے کام لو اور کسی کے محتاج و دست نگر نہ بنو - لا رھبانیۃ فی الاسلام واللہ الموفق المعین وبہ نستعین ؛

مفلس بھی پڑھیں اور زردار بھی

مسلمان آجکل جن مشکلات و مصائب میں مبتلا ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں اور معاملات اس قدر واضح ہیں کہ اگر آپ سے اس عام بربادی و تباہی کا سبب پوچھا جائے تو غور و فکر کے بغیر آپ بتا سکیں گے کہ افلاس ان تمام مصیبتوں کا اصلی باعث ہے -

اگر مسلمان مذہب اور مذہبی احکام سے بے پروا ہیں تو اسکا سبب افلاس ہے

اگر مسلمانوں کی اخلاقی حالت درست نہیں تو اسکا سبب افلاس ہے -

اگر مسلمان مجرمانہ زندگی کیطرف مائل اور قانون کی خلاف ورزی پر آمادہ ہیں تو اسکا سبب افلاس ہے

اگر مسلمانوں میں تعلیم کی کمی ہے تو اسکا سبب افلاس ہے -

اگر مسلمانوں میں صنعت و حرفت کی طرف توجہ نہیں تو اسکا سبب افلاس ہے

اگر مسلمانوں کو اچھی ملازمتیں نہیں ملتیں تو اسکا سبب افلاس ہے -

اگر مسلمانوں میں تجارت کا رواج نہیں تو اسکا سبب افلاس ہے -

الغرض قوم میں جتنی برائیاں ہیں اُن سب کا باعث افلاس ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس عالمگیر افلاس کو دور کرنے کے لئے ہماری قوم میں کتنی انجمنیں قایم ہیں اور ایسے کتنے اشخاص ہیں جو عملی طور پر اس کا تدارک کر رہے ہیں جن لوگوں پر خدا کا فضل و کرم ہے اور وہ افلاس کی مصیبتوں میں مبتلا نہیں ہیں اُن سے میں پوچھتا ہوں کہ انہوں نے اس احسان خداوندی کے شکریہ میں اُن لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جنکو افلاس و تہیدستی نے تباہ کر رکھا ہے -

جب دن میں دو وقت آپ کے دسترخوان بچھایا جاتا ہے اور طرح طرح کی نعمتیں سامنے آتی ہیں تو کیا اُسوقت آپ کا ذہن اس امر واقعہ کی طرف منتقل ہوتا ہے کہ محلہ میں ایسے کئی گھر ہونگے جن کے چولہے میں آگ بھی نہ جلی ہوگی اور جنکے معصوم بچے بھوک سے تڑپ رہے ہونگے - جب آپ نفیس اور قیمتی لباس زیب تن کرتے ہیں تو کیا آپ کے دلمیں یہ خیال گزرتا ہے کہ آپ کی قوم میں صدہا ایسے اشخاص موجود ہیں جنکو تن پوشی کے لئے دو گز ثابت کپڑا میسر نہیں - اسیطرح جب اپنی ملکیت میں روپوں اور اشرفیوں سے بھرے ہوئے بکس دیکھ کر آپ کے دلمیں مسرت کی لہریں اُٹھتی ہیں تو کیا اُسوقت آپ کو یہ احساس ہوتا ہے کہ آپ کے قومی اور مذہبی بھائیوں میں بہت سے ایسے بھی ہیں جنکے صدہا منصوبے صرف اس لئے خاک میں ملتے ہیں کہ انہیں دس بیس روپے بھی بمشکل نصیب نہیں ہوتے - آپ پہروں اپنے معاملات پر غور کرتے ہیں اور ترقی کی راہیں نکالتے ہیں کیا کبھی آپ نے

اپنے کسی مصیبت زدہ ہم قوم کی ترقی کے لئے بھی غور و خوض کی تکلیف گوارا کی۔

میں جانتا ہوں کہ آپ نے تعلیمی انجمنوں میں غریب بچوں کی تعلیم کے لئے وظائف مقرر کئے کہ قوم میں غریب بچے ہی نہ پائے۔

میں جانتا ہوں کہ آپ نے یتیم خانوں میں چندہ دیا ہے لیکن اس سے کہیں بہتر تھا کہ آپ کی امداد سے بچے یتیم ہی نہ ہونے پاتے اور یتیم ہی ہوتے تو اُن کی مالی حالت ایسی نازک نہ ہوتی کہ اُنہیں یتیم خانہ میں داخل ہونا پڑتا۔

میں جانتا ہوں کہ آپ پیسہ پیسہ کر کے صدہا روپے محتاجوں کو دیتے ہیں لیکن کیا خوب ہوتا کہ آپ کی قوم میں کوئی محتاج باقی ہی نہ رہتا۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ نے بہت سی نیکیاں کی ہیں اور میں فرض کئے لیتا ہوں کہ آپ کی تمام عمر نیک کاموں میں بسر ہوئی ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ کیا کبھی شخصی امداد کی طرف بھی آپ نے توجہ فرمائی؟ کبھی آپ کے دلمیں یہ ولولہ بھی پیدا ہوا کہ اپنے عزیزوں، دوستوں اور ہم قوموں میں سے کسی شخص کو دے دے کر امداد دے کر ترقی کا موقع عطا کریں اور جسطرح ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن ہو سکتے ہیں اپنے چراغ دولت سے اُسکی تاریکیوں کو روشنیوں سے بدل دیں۔ آہ اگر ایسا نہیں ہے تو مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ نے ابتک اپنے مذہبی قومی اور انسانی فرض کو نہیں پہچانا۔ ابتک آپ اسلامی اخوت و تمدن کا مفہوم نہیں سمجھے اور ابتک آپ اُس سچی اسپرٹ سے ناآشنا ہیں جو تمام مذہبی تعلیمات کا ماحصل ہے۔

ایسی حالت میں کہ لوگ شخصی امداد سے ناآشنا ہیں اور ایسے زمانہ میں کہ لوگ خدا اور رسول کے لئے نہیں اور اپنے دلی خلوص کی بنا پر نہیں بلکہ صرف بااثر اور بارسوخ شخصیتوں سے مغلوب ہو کر چندہ دینے کی عادت رکھتے ہیں میں شخصی امداد کی صدا بلند کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ امداد باہمی کا ایک باقاعدہ نظام بناؤں۔ میری خواہش ہے کہ فلاکت زدہ مسلمانوں کو افلاس و بیکاری سے بچانے اور باکار و باروزگار بنانے کے لئے ایک بیت المال قایم کیا جائے۔ اس بیت المال میں جسقدر وسعت ہو اُسکے لحاظ سے مصیبت زدہ لوگوں کو امداد دی جائے۔ اور وسائل معاش کے کالموں میں بے روزگاروں کے لئے جو شورے لکھے جاتے ہیں اُنہیں عملی صورت میں لایا جائے۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان افلاس و تنگدستی میں مبتلا ہیں۔ ان کو کام پر لگایا جائے۔ ہر شخص کے حسب حال کام تجویز کیا جائے۔ کسی کو صنعت و حرفت کی طرف توجہ دلائی جائے۔ کسی کو مالی امداد دے کر تجارت کرائی جائے۔ امداد باہمی کا یہ نظام ملک کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں اپنی شاخیں رکھتا ہو۔

جب تک یہ تحریک رواج پذیر ہو اور جب تک ملک میں شخصی امداد کا مذاق پیدا ہو میں اس تحریک کا ابتدائی نظام دہلی میں قایم کرتا ہوں۔ چونکہ دہلی میں ایک حرفتی اور تجارتی شہر ہے اس لئے دیگر مقامات کی نسبت اس جگہ مقاصد میں کامیابی کی زیادہ امید ہے۔ سردست اس صورت میں کام کا آغاز منصود ہے کہ چند بیکار اشخاص کو ایسی حرفتوں کی تعلیم دلائی جائے جو ایک یا دو سال یا اس سے کم میں آسکتی ہیں اور کام آنے تک اُن کے مصارف خورد و نوش برداشت کئے جائیں۔ اسیطرح چند اشخاص کو جو اسکی اہلیت رکھتے ہوں تجارت کی لائنوں پر ڈالا جائے اور جو روزگار کم سرمایہ سے شروع ہو کر منفعت بخش ثابت ہو سکتے ہیں وہ اُن کے لئے تجویز کئے جائیں۔

یہ نیک کام روپے کے فراہم ہوتے ہی شروع کر دیا جائے گا لہٰذا میں اُن تمام مسلمانوں سے جو شخصی امداد سے دلچسپی رکھتے ہوں اور محتاجوں کی امداد کی نسبت محتاجی کا الہ راد یا ضروری سمجھتے ہوں عموماً اور اپنے محترم ناظرین سے خصوصاً عرض کرتا ہوں کہ وہ اس کار خیر میں پوری ہمدردی اور دلسوزی کے ساتھ حصہ لیں۔ اگر صرف ناظرین دین و دنیا ہی توجہ کریں اور ہر شخص کم از کم صرف ایک دن کی آمدنی بھیجدے تو آسانی کام شروع ہو سکتا ہے اور چند روز کے عرصہ میں صدہا بے روزگار باروزگار بن سکتے ہیں۔

اس تحریک کے متعلق جو رقوم آئینگی اور لوگوں کی طرف سے ہمدردی و دلچسپی کا جو اظہار ہوگا وہ رسالہ کے صفحات میں شایع ہوتا رہیگا۔ تمام خطوط و کتابت و ترسیل زر صیغۂ امداد باہمی رسالہ دین و دنیا دہلی کے پتہ سے ہونی چاہیئے۔

نیازمند ایڈیٹر

فلاح دین و دنیا کا دوسرا ایڈیشن

انشاءاللہ اگست کے پہلے ہفتے میں بالکل تیار ہو جائیگا۔ اس مرتبہ مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی ایڈیٹر رسالہ ہذا نے فلاح دین و دنیا پر نظر ثانی فرما کر اور بھی اسمیں چار چاند لگا دئے ہیں۔ فرمائشوں کا یہ عالم ہے کہ سیکڑوں سے متجاوز ہو چکی ہیں۔ جن قدردان اصحاب نے تیاری سے پہلے فرمائشیں روانہ فرمائیں ہیں اگر اب ان کو کسی وجہ سے فلاح دین و دنیا کی خریداری منظور نہ ہو تو دفتر کو اطلاع کر دیں تاکہ محصول ڈاک کے نقصان سے ہم بچ جائیں۔ اگر فرمائشوں کا یہی عالم رہا تو شاید اخیر اگست تک یہ بھی ایڈیشن ختم ہو جائیگا۔ ہم آپ کی قدردانی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

نیازمند
مینیجر

رسائل کی روح

ایثار - سخاوت و بخل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تین دن آسودہ ہو کر کبھی نہیں کھایا یا تو نہ کھا سکے لیکن ایثار کیا - یاد رہے کہ ایثار سخاوت سے بڑھ کر ہے - کیونکہ سخی وہ ہے کہ جس چیز کی اسے احتیاج نہ ہو وہ دیدے لیکن ایثار یہ ہے کہ جس چیز کا خود محتاج ہو اسے دوسرے کی حاجت میں صرف کرے - جسطرح کمال سخاوت یہ ہے کہ آدمی جس چیز کا محتاج ہو وہ دوسرے کی حاجت میں صرف کرے اسی طرح کمال بخل یہ ہے کہ آدمی کو جس چیز کی حاجت ہو وہ اپنے صرف میں بھی نہ لائے حتیٰ کہ اگر بیمار ہو تو اپنی دوا نہ کرے بلکہ اس کے دل میں بھی آرزو رہے کہ کسی سے مانگ لوں اپنے مال سے خرچ نہ کرے - ایثار کی بڑی فضیلت یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے ایثار پر انصار کی تعریف فرمائی چنانچہ قرآن کریم میں ہے یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (پ ۲۸ س الحشر ع ۲) اور اپنے اوپر تنگی ہی کیوں نہ ہو مہاجرین مہاجروں کو اپنے سے مقدم رکھتے ہیں - بلاشبہ انصار نے بڑے بڑے ایثار کئے - جنکے پاس دو بیویاں تھیں بعض نے اپنے مہاجر بھائی کے لئے ایک بیوی کو طلاق دیدی -

تصوف

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تصوف دو خصلتوں کا نام ہے (۱) استقامت (۲) حسن خلق اس بنا پر جس شخص نے استقامت اختیار کی اور لوگوں کے ساتھ محاسن اخلاق سے پیش آیا وہ تصوف میں داخل ہے - استقامت کیا ہے انسان اپنے حظ نفس کو خیرباد کہے - بلاشبہ استقامت نہایت مشکل امر ہے کیونکہ اپنے حظ نفس سے دست بردار ہو جانا ہر کس و ناکس کا کام نہیں اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ - حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ شیبنی ھود - مجھے سورہ ہود نے بوڑھا کر دیا ہے - کہتے ہیں اس آیۃ شریفہ کی طرف اشارہ ہے - فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (پ ۱۲ س ہود ۱۰) اے پیغمبر جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے تم اور جو لوگ شرک اور کفر سے توبہ کر کے تمہارے ساتھ ہوئے ہیں استقامت اختیار کرو اور حد اعتدال سے نہ بڑھو بیشک جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو خدا دیکھ رہا ہے - یہاں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو استقامت کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی من تاب معک انسان کو اپنی ذات کی ذمہ داری مشکل ہے چہ جائیکہ دوسروں کا ذمہ اٹھانا پڑے حسن خلق کیا ہے انسان لوگوں کو اپنے نفس کی مراد کی متابعت پر مجبور نہ کرے بلکہ خود ان کے مشارکو پورا کرے - بشرطیکہ وہ شریعت کی مخالفت نہ کریں، شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے گلستان میں تصوف کی تعریف اصطلاح بیان کی ہے "سیکے را پرسیدند از بزرگاں کہ حقیقت تصوف چیست؟ گفتہ آنکہ مراد خاطر یاراں بر مصالح خود مقدم دارد"

عبودیت

عبودیت تین چیزوں کا نام ہے (۱) محافظت احکام شریعت (۲) قضا و قدر اور مقسوم پر راضی رہنا (۳) اپنے نفس سے کی رضا کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھوڑ دینا پیدائش جن و انس کی غرض و غایت کیا ہے؟ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (پ ۲۷ س الذریٰت ع ۲) اور ہمنے جنوں آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کریں -

اخلاص

اخلاص کیا ہے انسان کے سب اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کا دل لوگوں کی تعریف سے خوش اور ان کی مذمت سے رنجیدہ نہ ہو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ مخلوق کی تعظیم و تکریم سے پیدا ہوتا ہے - اس کا علاج یہ ہے کہ انسان مخلوق کو قدرت خدا کے ماتحت سمجھے اور اسکو جمادات کی مانند خیال کرے - جو نہ نقصان پہونچانے میں نہ نفع - اگر خیال انسان کے دل پر چھا جائے تو وہ ریا کے اثر بد سے محفوظ و مصئون رہ سکتا ہے والا اگر مخلوق کو صاحب قدرت سمجھے گا تو ریا سے کبھی نہیں بچ سکے گا هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (پ ۲۴ س المومن ع ۴) وہی ہمیشہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو خالص اسی کی فرمانبرداری مدنظر رکھ کر اسی کی عبادت کرو - سب تعریفیں خدا ہی کو سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے -

تسبیح - تحمید - تہلیل و تکبیر

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس امر کے متعلق کہ رات کو تسبیح - تحمید - تہلیل اور تکبیر (سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ - لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - اَللّٰهُ اَكْبَرُ) پڑھ کر سونے میں کیا حکمت ہے - ایک نہایت لطیف و غریب نکتہ لکھا ہے فرماتے ہیں کہ جیسا کہ بیکر تحفہ دیا جائے ویسا ہی اس کے ہاں سے انعام ملتا ہے - جو شخص جناب الٰہی میں تسبیح - تحمید - تہلیل و تکبیر کا ہدیہ پیش کرے گا - خدا تعالیٰ اسکے بدلے میں اسکو گناہوں سے پاک کر دیگا اور پسندیدہ خصائل سے متصف و محمود بنا دیگا وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ -

غصہ میں صبر

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غصہ کی حالت میں صبر کیا کرو تاکہ جب فرصت پاؤ اور جب فرصت پاؤ تو بدلہ لے سکتے ہو تو معاف کر دو -

خلیفہ ہشام رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لوگ ایک مجرم لائے۔ اس نے صدائے احتجاج بلند کی۔ ہشام نے کہا تو میرے سامنے حجت کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ احکم الحاکمین کے سامنے تو اپنا عذر بیان کرنے میں بندے حجت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے یَوْمَ تَأْتِیْ کُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا (پ ۱۴ س النحل ع ۱۵) اس دن ہر شخص اپنی ذات کے لئے جھگڑے گا۔ تو میں تیرے سامنے کیوں حجت کر سکوں؟ ہشام نے کہا اچھا بیان کر کیا عذر ہے؟ بالآخر اسکا عذر سنکر اسکو معاف فرمایا۔

(جماعت)

زندگی کی توقعات

ہمیشہ اس اُمید و توقع کو عادت بنالینا کہ زندگی کی بہترین اشیاء ہمارے ہی لئے بنی ہیں بہت ہی نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ اپنے چہرے پر پریشانی کے آثار ظاہر نہ ہونے دو۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ یہ خیال کرنے لگیں کہ دُنیا کی اچھی چیزوں میں سے تمہیں کوئی حصّہ ہی نہ ملا۔ اپنے من کو بڑی بڑی اُمیدیں رکھنا سکھاؤ۔ اس طرح تم اپنی حالت کو بہتر بنا سکو گے۔ اگر تم اپنے متعلق بساط سے بڑھکر بڑے بڑے کاموں کی اُمید رکھو گے تو یقیناً تم اپنے آپ کو انکے واسطے تیار کرنے کی کوشش کرو گے دُنیا کے آغاز سے آجتک جتنے بڑے بڑے کام ہوئے ہیں وہ ایسے ہی لوگوں نے انجام دئے ہیں جو اپنی موجودہ حالت سے ہر وقت غیر مطمئن رہتے تھے۔

جو شخص تھوڑے ہی سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ جسے اس بات کا یقین ہو کہ وہ معمولی اور ادنےٰ کام کرنے کے واسطے ہی پیدا ہوا ہے۔ اور جو کچھ اُس کے سامنے ہو اسی پر قناعت کر لیتا ہے۔ الغرض جو یہ کہتا ہو کہ

"ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہو گا"

تو یقیناً وہ کوئی قابل ذکر کام نہیں کر سکتا۔ برخلاف اس کے جو آدمی اپنے آپ سے بڑی اُمیدیں رکھتا ہے۔ وہ ہر وقت اپنی تنگ زندگی کے میدان کو وسیع کرنا چاہتا ہے۔ وہ اپنے محدود علم کو بڑھانا چاہتا ہے اور ترقی کرنے اور اپنے ساتھیوں سے بڑھ جانیکی کوشش کرتا ہے۔ اس کے اندر ترقی کرنے کا پاک جذبہ اسے اعلیٰ اور بڑے کام کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اور وہ بہترین چیزیں حاصل کرنے کی توقع رکھتا ہے۔

نوجوانوں کے دلوں میں عام طور پر یہ ایک غلط خیال جاگزیں ہو گیا ہے کہ اصلی ترقی خداداد لیاقت کے بغیر ناممکن ہے۔ یہ بات ان کے راستے میں بڑی روک کا باعث ہوتی ہے۔ ایک نوجوان کے لئے محض اس خیال سے کہ وہ خاص طور پر قابل و لائق نہیں پیدا کیا گیا اپنے قیمتی سال شک و شبہ میں گزار دینا ایسا ہی نقصان دہ اور غیر معقول ہے جیسا کہ ایک رائی کے دانے کا اسوجہ سے اُگنے سے انکار کرنا کہ وہ ایک بڑا درخت نہیں ہو سکتا۔ یا ایک انگور کی بیل کے لئے بڑھنے سے محض اسوجہ سے انکار کرنا کہ وہ بڑھ کر ایک پیپل کا درخت نہیں ہو سکتی۔ پیپل کے درخت کے بیج کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ بڑ کا درخت یا گلاب کا پودا ہو سکے وہ اُگ کر پیپل کا درخت ہی ہو گا۔ یہ "خداداد لیاقت" دُنیا میں ہرگز اسقدر نہیں پائی جاتی جتنا کہ لوگوں کا خیال ہے۔ یہ "خداداد لیاقت" وہ ہے جسکی بابت انگلستان کے مشہور مصنف سر جوشوا رینالڈس لکھتے ہیں:۔

"یہ ایک طاقت ہے جس کی مدد سے انسان وہ اعلیٰ ترین نتیجہ العقول کام کر سکتا ہے جنہیں علم و ہنر کے قواعد احاطہ نہیں کر سکتے۔ یہ ایک ایسی طاقت ہے جو زیادہ سے زیادہ محنت سے ہی حاصل نہیں کیجا سکتی" بدقسمتی سے عام طور پر لوگوں میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ کئی آدمیوں میں ایک خاص خداداد طاقت کی روح بھری ہوتی ہے اور یہ کہ انہیں ایک ایسا غیر معمولی عطیہ ملا ہوتا ہے۔ جسکی وجہ سے وہ بڑے بڑے کام بلا کسی محنت و مشقت کے کر جاتے ہیں۔ جتنا جلدی ان خام خیالات کو دل سے دور کیا جائے اُتنا ہی بہتر ہے۔

اصلی معنوں میں کامیاب آدمیوں میں سے بہت کم یہ بتا سکتے ہیں کہ کسطرح انہوں نے وہ راستہ اختیار کیا جسپر چل کر وہ اس قدر کامیاب ہوئے۔ وہ ایسا محسوس کرتے ہیں گویا کوئی نظر نہ آنے والی طاقت انہیں اس راستے پر چلاتی رہی ہے۔ مگر دراصل انہوں نے اُس راستہ کو صرف اس لئے اختیار کیا کہ ان کی سوجھ بوجھ میں اسوقت یہی بات آئی تھی۔ کوئی شخص اپنی زندگی کے انجام کو شروع میں نہیں دیکھ سکتا۔ وہ صرف تھوڑا سا آگے دیکھ سکتا ہے۔ اسکی رہنمائی کے لئے کوئی ستارہ مقرر نہیں ہوتا جو اُسے دور ہی سے اشارہ کر کے سیدھے راستے پر چلائے بلکہ اسکا رہنما تو وہی لمپ ہوتا ہے جو اسکے ہاتھ میں ہے۔ یہ لمپ صرف چند ہی قدم تک اس کے سامنے راستے کو روشن کر سکتا ہے۔ جسکی وجہ سے وہ دوسرا قدم یقین کے ساتھ اور بے خطر اُٹھا سکتا ہے۔ اس سے آگے سب کچھ دھندلا اور غبار میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ لیکن جوں جوں وہ آگے بڑھتا جاتا ہے وہ لمپ اسکی مدد کرتا ہے۔ اور اسکا راستہ روشن کرتا جاتا ہے۔

جب ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ ہم ٹھیک رستے پر چل رہے ہیں تو ہمارے لئے اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ اپنے سفر کا دور دراز تک اندازہ کر لیں۔ ایک وقت میں ہم صرف ایک ہی قدم آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اپنے دل کو خواہ مخواہ توہمات اور فکر میں ڈالنا کہ نہ معلوم آگے چل کر ہمیں کیا کیا روکاوٹیں پیش آئیں بالکل بے سود بلکہ نقصان دہ ہے تمام زندگی کو ایک ہی نظر میں دیکھ لینے کی کوشش کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ لیکن ہر روز بہترین زندگی بسر کرنے کی کوشش کرنا۔ اور

یہ پختہ ارادہ کرنا کہ اس دن کے لئے کم از کم ہمارا مطمح نظر بچا رہنا نہ ہوگا بلکہ ترقی کرنا ہوگا۔ یہی اصلی اور سچی زندگی ہے۔ اور یہی بات ہے جس سے انسان میں پختہ مزاجی آتی ہے۔ ہمیشہ ترقی کرنے کی کوشش کرنا اور اپنے مطمح نظر کو بلند رکھنا ایک ایسی چیز ہے جس سے بڑھ کر دنیا میں دل کو طاقت دینے والی اور ابھارنے والی اور تخیل کو وسیع کرنے والی اور کوئی شئے نہیں۔ خواہ تمہارا پیشہ کچھ ہی کیوں نہ ہو اپنا مطمح نظر بلند کرنے کی کوشش کرو۔ بلکہ اسمیں اپنے آئیڈیل کو بھرنے کی کوشش کرو۔ اور اس بات کا یقین کرو کہ تمہارے آئیڈیل میں بلندی ہے۔ اور اسمیں ابھارنے کی خاص صفت ہے۔

امریکہ کے مشہور و معروف مصنف تھورو لکھتے ہیں "کیا تم نے کبھی ایسا آدمی بھی دیکھا ہے جس نے تمام عمر کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے لگاتار اور باقاعدہ کوشش کی ہو اور پھر اسکے حاصل کرنے میں ناکام رہا ہو؟ کیا محض بلند خیالی ہی کو ہمیشہ مدنظر رکھنا انسان کو ایک بالاتر مرتبے پر نہیں پہونچا دیتا؟

ہم میں سے بہتیرے اپنی خلاف فطرت زندگی، بُرے، فضول خیالات اور کم ہمتی کی وجہ سے اپنے اردگرد گویا دیواری بنا دیتے ہیں اور اسطرح اپنے آپ کو زندگی کی بہترین چیزوں سے محروم کر دیتے ہیں نکتہ چینی - بے اطمینانی اور اپنے اردگرد کی چیزوں میں ناامیدی وتاریکی ہی دیکھنا۔ یہ گویا ان دیواروں کے لئے بمنزلہ اینٹ اور پتھر کے ہیں۔ تشویش - فکر تکلیفیں انکے لئے بطور گارا سٹی کے ہیں ہم اپنی کوتاہ نظری سے ان دیواروں کو اتنا بلند کر لیتے ہیں کہ ہم روشنی سے بھی محروم ہو جاتے ہیں کوئی آدمی بھی ان خودساختہ دیواروں کے اوپر سے باہر کی دنیا کو نہیں دیکھ سکتا۔

مطمح نظر کیا ہے؟ یہ ایک مدعا ہے جو ہماری زندگی پر بہت ہی اثر انداز ہوتا ہے یہ ہماری آرزوؤں پر اثر ڈالتا ہے۔ ہمارے کاموں کو ڈھالتا ہے۔ ہماری قسمت کا فیصلہ کرتا ہے۔ ہماری تمام زندگی کا میلان اسی کی طرف ہوتا ہے۔ اگر ہمارا آئیڈیل نیچا ہوگا تو ہم کم ہمت ہی رہینگے۔ برخلاف اس کے ہمارا مطمح نظر بلند و اعلیٰ ہوگا تو ہماری زندگی بھی برتر ہوگی۔

(ہمایوں)

اگر آپ مسلمان ہیں

تو اپنے پیارے نبی کی پیاری زبان سیکھئے۔ اگر آپ قرآن کو آسمانی کتاب مانتے ہیں تو اسکی زبان سیکھ کر اسکی فصاحت و بلاغت کا لطف اٹھائیے **مرقاۃ العربیہ** آپکو بلا اُستاد کے چند ماہ میں جدید طریق تعلیم کے موافق عربی سکھا دے گی۔ قیمت صرف ۸ ر

چند تاریخی ناول بہ رعایتی قیمت پر

یوسف پاشا ایک مشہور ترکی شہزادہ کے حیرت انگیز کارنامے۔ ایک نہایت حسین پری پیکر مصری ملکہ کا عشق۔ اور اسکی تحیر خیز کرشمہ سازیاں ڈاکوؤں کے ایک پراسرار قلعہ کی یوسف کے ہاتھ سے بربادی۔ ایمان اور عشق میں جنگ۔ غرض یہ کہ نہایت دلچسپ ہے بلحاظ چھپائی عمدہ ضخامت ۲۰۸ صفحے قیمت رعایتی ۱ ر

محبوبہ مصر عربی کے مشہور معروف ناول قتاۃ مصر کا اردو ترجمہ اول سے آخر تک نہایت دلچسپ تاریخ اور حسن و عشق کو اس خوبی سے بجا کیا ہے کہ ناول پڑھنے کے بعد اچھا خاصہ علم تاریخ میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ناول کی دل آویزی کا یہ عالم کہ ہر صفحہ اگلے والے صفحہ کا لالچ دلاتا ہے اور ناول مجلد ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحے۔ قیمت اصلی ۲ ر رعایتی ۱ ر

عروس مصر جرجی زیدان ایڈیٹر الہلال مصر کے عربی ناول کا ترجمہ اور سونے پر سہاگہ یہ کہ مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی ایڈیٹر دین و دنیا کے قلم سے ترجمہ مولانا کی تحریر کی رنگینی نے ناول میں کچھ عجیب دلچسپی پیدا کر دی ہے ناول کی چند حسین خواتین کی تصویر یں مولانا کے قلم نے وہ رنگ بھرا ہے کہ سکے بعد دوسرے ناول کا اچھنا ذرا مشکل ہے ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت اصلی ۱ ر رعایتی ۱ ر

حجاج بن یوسف مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی ایڈیٹر دین و دنیا نے اس خوبی سے اس ناول کا ترجمہ کیا ہے کہ امتیاز مشکل ہے یہ ناول جرجی زیدان کا وہ ناول جسپر سکہ ناز رہا۔ خلیفہ عبدالملک کیطرف سے حجاج بن یوسف کا سکۂ معظمہ پر جملہ سیاہ و حسن کی عشق کی کرشمہ سازیاں ضخامت ۵۶۰ صفحے قیمت اصلی عہ رعایتی ۲ ر

عبدالرحمن ناصر مولانا سید ظہور احمد صاحب ایڈیٹر دین و دنیا نے اس ناول کا ترجمہ کرنے میں اپنی رنگینی قلم کی انتہا کر دی ہے عربی کے ناول سے بھی کہیں زیادہ دلچسپ بنا دیا ہے یہ بھی جرجی زیدان ہی کے عربی ناول کا ترجمہ ہے اسمیں خلیفہ عبدالرحمن ناصر کا زمانہ حکومت دکھایا گیا ہے خلیفہ کی منظور نظر زہرا کے حالات۔ اسکے عاشق کی کارستانیاں محبت زدہ عابدہ کا کمال نہایت دلچسپ پیرایہ میں دکھایا ہے۔ ضخامت ۲۹۶ صفحے اصلی عہ۔ رعایتی عہ ر

حیرت انگیز شہر یہ بظاہر تو ایک عربی ناول کا ترجمہ ہے جسمیں اول سے آخر تک حسن و عشق کی چاشنی بھری ہوئی ہے لیکن درحقیقت یورپ و امریکہ کی ترقی کا راز اسکے اوراق میں فاش کیا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک ادنیٰ آدمی کیونکر ابھر سکتا ہے اور وہ پستی سے نکلکر کسطرح عروج کی بلندیوں پر پہنچ سکتا ہے۔ یہ کتاب مصر کا ایک سیاسی لیڈر نے یورپ کی اقوام کا مطالعہ کر کے تصنیف کی ہے۔ قیمت اصلی ۸ ر رعایتی ۶ ر

پرپرواز افسر الشعراء حضرت آغا شاعر قزلباش دہلوی کا لکھا ہوا نہایت دلچسپ اخلاقی ناول ہے آپکو دو نئیں ہمت استقلال اور شجاعت پیدا کریگا۔ قیمت اصلی ۸ ر رعایتی ۵ ر

اجتماع ضدین فنا فی العشق تین اصلاح معاشرت پر ایک معرکۃ الآرا تصنیف رسم و رواج اور فطرت کے تصادم کے افسوسناک نتائج قیمت اصلی ۶ ر رعایتی ۴ ر

معلومات

نئے قسم کا جوتا

جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ پاؤں سے بہت سے امراض جرثوموں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسکا سبب یہ ہے کہ پاؤں کی ساخت میں تھوڑا خم ہے اور جوتوں میں اتنا خم نہیں ہوتا۔ جسوقت انسان کھڑا ہوتا ہے تو قدم کے تین نقطے قوسی شکل میں ایسے ہیں جو اس کے وزن کو سنبھالتے ہیں، لیکن جوتا پہننے کے بعد وہ قوسی شکل مٹجاتی ہے اور بعض اقات سخت مرض لاحق ہوجاتے ہیں۔

معلّم اقتصاد گھڑی

حال ہی میں اہل مغرب نے ایک ایسی گھڑی ایجاد کی ہے جسکا کہنے والا اس بات پر مجبور رہے کہ وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ پس انداز کرتا رہے، کیونکہ اسکا چلانا کسیطرح ممکن نہیں جب تک اسمیں پیسہ نہ ڈالا جائے، پیسہ ڈالنے کے بعد وہ تھوڑی دیر تک چلتی ہے اور پھر بند ہوجاتی ہے اس لئے جن لوگوں کو ہر وقت اس گھڑی کے استعمال کی ضرورت ہے وہ برابر پیسہ ڈالتے رہتے ہیں اور گھڑی چلتی رہتی ہے۔

جب سال ختم ہوتا ہے تو یہ گھڑی کھلتی ہے اور اپنے مالک کے سامنے ایک معقول رقم پیش کرتی ہے، تمام بنکوں نے اس گھڑی کو خرید کیا ہے، اور ان لوگوں کو مہیا کرتے ہیں جو فضول خرچی سے تنگ آکر ان سے کوئی تدبیر پس انداز کرنے کی دریافت کرتے ہیں۔

عینک کا استعمال مفید نہیں

اسوقت دنیا میں عینک کے استعمال نے بہت ترقی کی ہے، علی الخصوص یورپ و امریکہ میں تو دو ثلث آبادی عینک پوش نظر آتی ہے۔ اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ عام طور پر عینک کا استعمال آنکھوں کے لئے مفید اور کوتاہ نظری کا بہتر علاج سمجھا جاتا ہے، لیکن ایک ڈاکٹر نے ثابت کیا ہے کہ عینک بالکل غیر ضروری چیز ہے، قدما کی تحقیق تھی کہ کوتاہ نظری کا سبب یہ ہے کہ شعاعیں آنکھ کے لینس کے مرکز سے ہو کر نہیں گزرتیں۔ لیکن اب اسکو بالکل غلط قرار دیا جاتا ہے اور اس لئے عینک کے ذریعہ ضعف بصر کا علاج کبھی مفید نہیں ہوسکتا۔

ڈاکٹر موصوف کا بیان ہے کہ نظر کا ضعف یا اسکی کوتاہی کا اصل سبب عضلات بصر کی خستگی ہے، اس لئے اگر آنکھ کو پوری راحت پہونچائی جائے تو تمام شکایتیں دور ہوسکتی ہیں اور عینک کے استعمال سے بجائے راحت کے عضلات کو اور زیادہ تکلیف پہونچتی ہے۔

دیکھنے کا نیا طریقہ

اس سے قبل دنیا میں صرف حواس خمسہ کی حکومت تھی، لیکن اب انسان میں اور جدید حواس بھی دریافت ہوئے ہیں، جنمیں سے ایک حس توازن ہے اور دوسری حس اجتماعیہ ہے اسی کے ساتھ یہ بھی کوشش جاری ہے کہ کسی ایک حس کے فقدان پر اس کا کام دوسری حس سے لیا جائے اور خصوصیت کے ساتھ بینائی کے باب میں بہت ہی زیادہ کاوش سے کام لیا جا رہا ہے چنانچہ فرانس کے ایک شخص جول روبائن نے دعوے کیا ہے کہ میں اپنی جلد سے بینائی کا کام لے سکتا ہوں اور ہر شخص معمولی مشق کے بعد ایسا کرسکتا ہے اس کا بیان ہے کہ انسان کی ہتیلی، سینہ، اور گدی میں بینائی کی جس بہت جلد پیدا ہوجاتی ہے۔

یہ شخص اپنی پشت پر کھلی ہوئی کتاب کو آسانی سے پڑھ لیتا ہے جس کا مشاہدہ اناتول فرانس (شاعر) اور ہنری برگسن (فیلسوف) نے بھی کیا ہے۔

زمین کا اندرونی حصہ

اس سے قبل خیال کیا جاتا تھا کہ زمین کا اندرونی حصہ کسی پگھلے ہوئے مشتعل مواد سے مرکب ہے، لیکن اب یہ رائے قایم کی گئی ہے کہ زمین کا سب سے زیادہ وزنی مواد اس کے اندر پایا جاتا ہے، اور سب سے ہلکا سطح کے قریب، چنانچہ پروفیسر آڈمس کا بیان ہے کہ ممکن ہے زمین کا مغز (یا اندرونی حصہ) سونا پلاٹینم یا کسی اور ایسے مادہ سے مرکب ہو جو سونے سے زیادہ وزنی ہے لیکن اس کے اعتقاد میں زیادہ مرجح یہ ہے کہ مرکز زمین کرۂ آہن سے مرکب ہے جسکا قطر ۴۲۰۰ میل ہے اور اس کرۂ سطح زمین کا فاصلہ ۸۰۰ میل ہے جسکو تین طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا طبقہ لوہے اور چٹان سے مرکب ہے جو سطح زمین سے ۹۰۰ میل دور ہے، دوسرا طبقہ بگنیم اور چٹانوں سے مرکب ہے۔ تیسرا طبقہ سطح زمین سے ملا ہوا ۳۵ میل کا ہے۔

ڈاکٹری کے معجزے

برمنگھم کے ایک ڈاکٹر کرینسٹن کا دعویٰ ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کرسکتا ہے جس دوا کے ذریعہ سے وہ یہ عمل کرتا ہے وہ جانوروں کے گردوں سے تیار کیجاتی ہے اور پچکاری سے جسم میں پہونچائی جاتی ہے اسکا نام adrenatin ہے ڈاکٹر مذکور کا تجربہ ہے کہ پچکاری دینے کے چار منٹ کے بعد قلب کی حرکت جاری ہوجاتی ہے۔

رنگ کی تبدیلی

جسطرح بڈھے جوان ہوسکتے ہیں، اسی طرح انسان اپنا رنگ بھی تبدیل کرسکتا ہے۔ فرانسیسی ڈاکٹری نے ایک ایسی پچکاری ایجاد کی ہے جسمیں رنگ بھر کر خون میں داخل کیا جاتا ہے، اور دوسرے سامان سے بھی اس رنگ کی مقدار اور رفتار پہونچائی جاتی ہے۔ اب تک سیکڑوں کامیاب تجربے ہوچکے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ عورتوں میں اسکی مقبولیت بہت عام ہوتی جاتی ہے۔

کم سرمایہ والوں کے لئے
وسائل معاش

بائیسکل کا تیل

بائیسکل کا تیل بنانا ایک نہایت معمولی بات ہے مگر چونکہ ہم اس سے ناواقف ہیں اس کا بنانا نہیں جانتے اور نہ ایک یہ ہی ایسی چیز ہے کہ اگر اسکو چلایا جائے تو انسان معاش کی فکر سے آزاد ہو سکتا ہے۔ اس زمانہ میں متوسط گھرانوں میں شاید ہی کوئی ایسا گھر ہوگا جہاں پر بائیسکل نہ ہو گی۔ پھر اس کے نہ چلنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ بائیسکل کے علاوہ اور ہزارہا قسم کی مشینیں ہیں جنکے لئے یہ تیل کسی صورت سے بھی ولایتی تیلوں سے کم مفید نہیں ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ۔ کسٹر آئیل اور کیروسین آئیل ہموزن لیکر ملالیں اور کسی خوبصورت شیشی میں بھرلیں اور دیدہ زیب لیبل چسپر کر تیل کا کوئی نام چھپا ہوا لگا دیں اور بوتل کے منہ کو لاکھ سے بند کر دیں۔ لاکھ سے بوتل کے منہ بند کرنے کے لئے بڑی صفائی کی ضرورت ہے۔ لاکھ نہایت صاف اور چاروں طرف سے بالکل برابر ہونا چاہئے۔ ولایت میں تو اس غرض کے لئے مشینیں موجود ہیں مگر ایک ہندوستانی طریقہ ان مشینوں سے سستا اور آسان ثابت ہوا ہے۔ اول لاکھ کو کسی کٹوری میں پگھلالیں اور اسکو بہت ہلکی آنچ پر رکھا رہنے دیں تاکہ جم نہ جائے۔ اس کے بعد کارک لگی ہوئی شیشیوں کا منہ اسمیں ڈبو کر فوراً نکال لیں اور اوپر سے مہر لگا دیں چسپر کا رخانہ وغیرہ کا ہونا نہایت ضروری ہے اسقدر صاف اور خوبصورت لاکھ لگیگا کہ ولایتی مشینوں کی خوبصورتی اس کے مقابلہ میں ہیچ نظر آئے گی۔

بائیسکل کی لالٹین کا تیل

اس تیل سے لالٹین کی روشنی نہایت صاف ہوتی ہے اور یہ بھی مشینوں کے تیل کی طرح رواج پا سکتا ہے۔ باقی شیشیاں وغیرہ بھرنے میں مندرجہ بالا ہدایتوں پر عمل کریں۔ اس کے بنانے کا طریقہ بھی بہت آسان ہے۔ روغن کا فور اور کیروسین آئیل ہموزن ملا کر کام میں لائیں۔

کپڑا سینے کی مشین کا تیل

آجکل گھر گھر کپڑا سینے کی مشینیں ہیں محض ایک سنگر کے کارخانے ہی کی مشینیں لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہوگئیں۔ جب لاکھوں کی تعداد میں مشینیں فروخت ہو چکی ہیں تو اوسط لگا لیجئے کہ ان کے لئے ہر مہینہ کتنا تیل درکار ہوتا ہوگا اگر ایک شیشی ہر ماہ کا حساب ہی رکھا جائے تو لاکھوں کی تعداد میں سربمہر فروخت ہو سکتی ہیں۔ اگر آپ سستا اور اچھا مال تیار کریں تو تیل یقیناً نکلیگا جس سے کہ آپ سیکڑوں روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ بنانے کا طریقہ نہایت معمولی یعنی ۲ حصہ پیرافین میں ۱۴ حصے پیرافین آئیل ملا دیجئے اور اس کو چند گھنٹوں کے لئے چھوڑ دیجئے۔ بعد میں اوپر کا تیل نتار کر شیشیاں بھر لیجئے اور مندرجہ بالا طریقہ پر خوبصورت لیبل لگا کر لاکھ سے منہ بند کر دیجئے اور بازار میں ولایتی تیل سے نصف قیمت پر فروخت کیجئے۔

گھڑیوں کے پرزوں کا تیل

گھڑیوں کے پرزوں کا تیل بھی نہایت ضروری چیز ہے۔ بمبئی۔ کلکتہ کے سوداگر اس تیل کو ۸ روپیہ تولہ کے حساب سے فروخت کرتے ہیں نہایت معقول نفع ہے۔

ایک بوتل میں روغن زیتون بھر کر اس میں شیشہ کے ٹکڑے ڈال دیجئے۔ اور شیشی کا منہ اچھی طرح بند کر کے دھوپ میں رکھ دیجئے۔ بیس بائیس گھنٹہ دھوپ میں رہنے کے بعد بوتل کو کھول کر بلاٹنگ پیپر میں تیل چھان لیجئے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا تیل تیار ہو جائے گا۔

ٹریسنگ پیپر بنانا

یہ کاغذ چربہ اتارنے کے کام آتا ہے اس کے علاوہ اور صدہا کاموں میں اسکی بے انتہا ضرورت ہے۔ اگر زیادہ تعداد میں تیار کیا جائے تو معقول نفع ہو سکتا ہے۔ اس کے تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ معمولی باریک کاغذ کو جسکو ٹینگ کا کاغذ بھی کہتے ہیں۔ کسی صاف چیز پر بچھا دیجئے۔ اور مصالحہ کو کاغذ کے محض ایک طرف لگا دیجئے مگر یہ خیال رکھنا چاہئے کہ مصالحہ صفائی کے ساتھ بہت ہلکا لگایا جائے اور کوئی حصہ مصالحہ کی پالش سے رہ نہ جائے۔ اس کے بعد خشک کر لیجئے جب خشک ہو جائے تو لکڑی کے کسی گول رول پر لپیٹ لیجئے تاکہ تمام سلوٹیں نکل جائیں۔ نسخہ مندرجہ ذیل ہے۔

Canada balsam 2 Pints
Spirit of turpentine 3 pints
Old nut oil 10 m.m.

ان تمام اجزا کے ملانے سے مصالحہ تیار ہو جائیگا۔

اگر آپ غریب ہیں

تو انیس الغربا آپکی غربت کی تکالیف میں انیس ثابت ہوگی اور آپکو وہ تدابیر بتائیگی جسکے ذریعہ سے آپ اس غربت سے نجات پا سکتے ہیں۔ اور اطمینان کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ قیمت ۸ر

سوالات

مذہبی

(۴۰) قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کی کیا وجہ ہے۔ کیا خانہ کعبہ کو سجدہ کرایا جاتا ہے۔ نہایت مدلل جواب درکار ہے (الف ۶۰۰)

(۴۱) نماز میں رکوع و سجود کی ضرورت کیوں واقع ہوئی کیا اس کے بغیر عبادت نہیں ہوسکتی تھی۔ (۳۰۶)

(۴۲) میں مرید ہونا چاہتا ہوں۔ کسی خدا رسیدہ بزرگ کا پتہ درکار ہے۔ پھر صاحب کے اوصاف بھی تحریر فرمائیں۔ (ب ۳۰۰)

(۴۳) مجھے شطرنج کھیلنے کا شوق ہے، لیکن بعض عالموں سے میں نے یہ سنا ہے کہ شطرنج کھیلنے والا سخت گنہگار رہے اور اس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی نیز یہ بھی سنا ہے کہ شطرنج کھیلنا یزید کا طریقہ ہے براہ کرم آپ مدلل طور پر جواب تحریر فرمائیں کہ شطرنج کے متعلق شرع میں کیا حکم ہے؟

(قاضی میر عالم - لوئر مڈل سکول سلوئی)

تحصیل پنڈ دادن خاں

طبی

(۴۴) میں ساٹھ سال کا بڈھا ہوں ضعیف ہوں کیا کوئی ایسی دوا ہے کہ آج سے چالیس سال پہلے کا زمانہ پھر لوٹ کر آجائے۔ (ب ۱۱۱)

(۴۵) میرے نرینہ اولاد بالکل نہیں ہے، لڑکیاں ہیں، کیا کوئی ایسا نسخہ ہے کہ ایک لڑکا بھی پیدا ہوسکے (ج ۸۰)

(۴۶) بواسیر خونی ہے اور بواسیر بھی ہوگیا ہے کوئی مجرب زود اثر نسخہ درکار ہے۔ (ص ۱۳۵)

(۴۷) تپ دق کا مجرب اور کم خرچ نسخہ مطلوب ہے۔

(ستری محبوب خاں خریدار)

(۴۸) نکسیر کی دوا مطلوب ہے۔ (الف ۱۶۰)

(۴۹) میرے ایک دوست کو سوزاک ہوگیا ہے کوئی صاحب مجرب نسخہ بتائیں۔ (ع ۳۸۹)

(۵۰) دانتوں کا درد اور ہر قسم کی خرابی جسکا تعلق دانتوں سے ہو اس کے لئے مجرب نسخہ درکار ہے۔ (ب ۹۵)

(۵۱) سر کے درد کا نسخہ مطلوب ہے۔ (افسر)

متفرق

(۵۲) میں نوجوان ہوں خوبصورت تو نہیں مگر ناں اچھی خاصی شکل کا ہوں کوارا ہوں۔ کھاتا پیتا ہوں۔ مالدار ہوں۔ نسب حسب کا پتہ نہیں۔ ایک نہایت خوبصورت ۱۶ عمر سلیقہ شعار شیریں گفتار عالی خاندان۔ کھاتے پیتے گھرانے کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ کوئی صاحب کرم فرمائیں۔ (ق ۲۰۰)

(۵۳) میں نہایت بدمزاج ہوں کوئی ایسی تدبیر مطلوب ہے کہ خوش مزاج بن جاؤں۔ (ق ۴۰۰)

(۵۴) صابون سازی کے لئے سوڈا کاسٹک کی ضرورت ہے ارزاں اور عمدہ کہاں سے ملیگا۔ (سراج الدین احمد خریدار)

(۵۵) حضرت اکبر الہ آبادی مرحوم کی کل تصانیف کہاں سے ملسکتی ہیں۔ (ع ۳۲۶)

(۵۶) ہندوستان میں ایسی کونسی کمپنی ہے۔ جو نایاب و قلمی کتب و کلام مجید کا متلاشی ہے۔ ناظرین رسالہ میں سے کوئی صاحب مطلع فرمائیں۔ (اعجاز بریلوی - خریدار)

(۵۷) انگریزی سے اردو میں ترجمہ سکھانے والی چند بے نظیر کتابوں کے ملنے کا پتہ اور قیمت مطلوب ہے۔ (الف ۱۰۰)

(۵۸) دیوان وطن - سفر در وطن - شاعر وطن - عجائب قلوب - یہ تمام کتابیں کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکتی ہیں۔ مطبوعہ ہوں خواہ قلمی۔ (ع ۵۳۱)

(۵۹) غالودہ بنانے کی ترکیب مطلوب ہے (الف ۴۲۰)

(۶۰) پالش کو پکدار بنانے کی ترکیب مطلوب ہے (ب ۹۵)

(۶۱) مجھے جلد ۱ پرچہ ۱ و ۲ رسالہ درکار ہے۔ کسی صاحب کے پاس ہو تو مطلع فرمائیں۔ (ع ۲۳)

جوابات

(۱۰۸۷) موچرس - چھالیاں - نشاستہ گندم - طباشیر کبود -
۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ
گل مختوم - مازو سبز - تخم مورد - پڑ - بہیڑا - آملہ -
۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ
موصلی سیاہ - موصلی سفید - پوست انار - آب انار ترش
۱ تولہ ۱ تولہ ۹ ماشہ ۳ تولہ

آب امرود - ۲ تولہ - مصری و شہد ادویہ کے دوچند -
اول ان سب ادویہ کو باریک علیحدہ پیسکر پھر تول کر ملائیں -
پھر مصری اور شہد کا قوام کرکے سب ادویہ ملائیں - اور خوب یکجاں کرکے مابعد آب انار و امرود ملا کر معجون رکھ لیں -
خوراک ۲ تولہ یومیہ - (یکے از خریدار)

(۴۳) "ابن ماجہ" اور مؤطا امام مالکؒ میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص شطرنج کھیلتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کرتا ہے اگر کوئی شخص شطرنج کھیل کر اُٹھے اور پھر نماز پڑھے تو اُسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے اوّل تو خنزیر کے خون سے وضو کیا اور پھر نماز پڑھی - سیدنا حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ شطرنج اہل عجم کا قمار ہے جو شخص شطرنج کھیلتا ہے وہ گنہگار اور خدا کی نافرمانی کرنے والا ہے -
حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ شطرنج لہو و لعب میں داخل ہے اور مسلمان کو زیبا نہیں کہ وہ لہو و لعب کو اختیار کرے ،
(شعب الایمان) ہدایہ اور درمختار میں شطرنج کو تصریحاً حرام لکھا ہے ،
اس سے بحث نہیں کہ یزید شطرنج کھیلتا تھا تو اُس کے لئے ہی شریعت کا وہی حکم ہے جو عام مسلمانوں کے لئے ہے ؛
بعض لوگوں کو کہتے سُنا ہے کہ شطرنج کھیلنے سے ذہانت اور ذکاوت بڑھتی ہے اور کھیلنے والا آداب حرب سے واقف ہوجاتا ہے یہ تاویل نہایت لغو اور رہمل ہے مشاہدہ بتلاتا ہے کہ شطرنج کھیلنے والا نہایت کاہل وجود اور آرام پسند ہوجاتا ہے اس صورت میں ذکاوت نہیں بڑھ سکتی نہ آداب حرب سے واقفیت ہوسکتی ہے پھر آجکل کے آداب حرب ،
"شطرنجی آداب حرب" سے بالکل متباین ہیں ، بہرحال اس قسم کے اعذار لاطائل سے کام نہیں چل سکتا شرع شریف میں شطرنج کھیلنا ناجائز ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم
(المذنب زاہد القادری عفا اللہ عنہ فی بلدہ دہلی)

(۴۲) Mr. S. Ahmad Saheb
P. O. Bhinmal
Marwar
via Mount Aboo

(۴۴) جسقدر سیندور بنانا ہو اُتنا سفیدہ لو اور اُسے کوٹ کر پھر چولہے پر کڑاہی چڑھا کر آگ دہیمی دہیمی جلا کر سفیدہ کو اس میں ڈالکر چلاتے رہو - رنگ بدلتے ہی اُتار لو - اور ٹھنڈا ہونے پر ویسے ہی گرم کرو - اسطرح سے ۶ - ۷ مرتبہ میں عمدہ سیندور بنجائے گا -

(۴۰) سلیم برادرس ۱۶ - ۱۷ ڈی - کرن والیس بلڈنگ - پروپرائٹر ایم - ای خواجہ غلام نبی حافظ عبداللہ صاحب - کلکتہ (ایک خریدار)

(۳۶) غزل و دیدہ فگن دیدہ من آرمارنگا ہے پتہ ذیل سے طلب کیجئے -
پتہ :- شیخ محمد اختر صاحب کلرک دفتر انگریزی - صدر بازار کرنال

(۲) دماغ کا تنقیہ کرنے کی بعد اطریفل خرد و استعمال کریں
(حکیم محمد ظہیر علی)

(۳) کدو دراز کا حلوا تیار کرکے کھائیں - (")

(۴) مربائے سیب - ورق نقرہ پیپیدہ علی الصباح بخورند -
انولہ اعدد (")

(۵) اطریفل بلیتن شب کو سوتے وقت روزانہ کھائیں - اور نسخہ سندجید ذیل برائے نزول الماء استعمال کریں -
اقلیما فقہ - اقلیما ذہب - چاکسو - مغز تخم کھرنی - تخم سرس ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ
سیاہ سرمہ خالص - تمام ادویات کو سرمہ کی مانند باریک سلائی ۵ تولہ سے آنکھ میں لگائیں - اگر زیادہ عرصہ نہیں ہوا تو فائدہ ہوجائیگا - اور اگر عرصہ گزر گیا ہے تو اپریشن کرا دینا چاہیئے - (")

(۶) سکھانہ کی کھیر غذا میں استعمال کرائیں دودھ زیادہ ہوجائیگا
(حکیم محمد ظہیر علی)

(۷) محافظہ معدہ کی ایک شیشی دواخانہ ہاشمی سے طلب کرکے استعمال کریں - ۱۲ (")

(۲۶) حسن افزا دواخانہ ہاشمی سے منگوا کر استعمال کیجئے - (")

(۳۳) گائے کی چربی ایک سیر کو آگ پر چڑھا دیں - جسوقت گرم ہوجائے تو تیزاب گندھک ½ تولہ اُس میں ڈال دیں نصف گھنٹہ کے بعد آگ سے اُتار لیں اور کسی دوسرے برتن میں ڈالدیں - اس طریقہ سے کہ نیچے والی میل نیچے بیٹھی رہے - (صدیق احمد - خریدار)

پچاس روپئے انعام

کچھ ڈاک کے ڈاکو پھر دہلی میں پیدا ہوگئے ہیں - جو ہمارے خط کو کسی ناجائز طریقہ سے حاصل کرکے فرمائشوں کی تعمیل کر دیتے ہیں - وی - پی وصول کرتے وقت - خواجہ ڈپو - نظامیہ ارالاشاعت کے نام کا خیال رکھئے اگر اسکے علاوہ کوئی دوسرا نام ہو تو وی پی ہرگز نہ وصول کیجئے چور کو گرفتار کرانے میں مدد دیجئے اور پچاس روپئے انعام لیجئے نیز

اِنشائے لطیف

تُو نے سُنا یا نہیں

(از پروفیسر اکبر خاں حیدری)

تو نے مجھے دولت دی۔ صحت دی۔ عزت اور نام آوری کے آسمان پر پہونچایا۔ میری مضطرب روح کی تسکین کے لئے خوبصورت اور خوشخصال شریک زندگی عطا فرمائی۔ بے چین دل کے اطمینان کے لئے معصوم بچے مرحمت کئے۔ دُکھ درد میں شریک ہونے کے لئے مخلص اور باوفا دوست فراہم کئے۔ میرے آرام کا خیال کرکے جاں نثار خدمت گزار مقرر کئے۔ میں نے سربسجود ہوکر تیری حمد کی اور تیرا شکر ادا کیا۔ مگر مجھے شک تھا کہ میری حمد اور میرا شکر تجھ تک پہونچا یا نہیں۔ تو نے میری آوازیں سُنیں یا نہیں۔؟

ابتلا و آلام میں پھنسکر۔ زمانے کی گردشوں میں مبتلا ہوکر۔ افلاس کی ناقابل برداشت تکالیف سے متاثر ہوکر۔ مرض کی شدتوں سے نڈھال ہوکر۔ معصوم بچوں کی بے وقت موت سے متاسف ہوکر۔ دوست اور احباب کے مظالم کا شکار بنکر۔ خادموں کی نمک حرامی سے تنگ آکر۔ عزیز و اقارب کی خودغرضیوں سے مجبور ہوکر۔ گمنامی کے قعر مذلت میں گرکر۔ دوش تقدیر پر تدبیر کی میت کو دیکھکر۔ میں نے تجھ سے فریاد کی۔ دعائیں مانگیں مگر مجھے شک تھا کہ "میری فریادیں میری دعائیں تجھ تک پہونچیں یا نہیں تو نے اِن کو سنا یا نہیں"؟

ایک دن میری ضرورتیں مجھے ایک دوست کے ہاں لے گئیں۔ میں نے اپنی سوالات اُس سے پوچھے مگر وہ اُن کا جواب دینے سے قاصر تھا۔ اُس نے ایک کالی سی چیز میز پر سے اُٹھائی۔ ایک جزو اپنے کان سے لگایا اور دوسرا اپنے ہونٹوں کے سامنے رکھا۔ اُس نے ایک نمبر دہرایا اور خاموش ہوگیا تھوڑی دیر بعد وہ بولنے لگا اور اُس نے میرے تمام سوالات دہرا دیئے تھوڑی دیر کے بعد اُس نے یہ عجیب و غریب آلہ میز پر رکھدیا۔ اور میرے سوالوں کا جواب دیدیا۔

میں نے متحیر ہوکر پوچھا "یہ کیا چیز ہے مجھے بھی بتایئے۔ اُس نے کہا اِسے ٹیلیفون کہتے ہیں۔ اِسپر بہت دور دور سے بات ہوسکتی ہے۔ لاہور اور شملہ تک بات کرسکتے ہیں بلکہ لندن اور ہندوستان کے ارباب حکومت منٹوں میں ایک دوسرے سے باتیں کرلیتے ہیں۔ تمام آوازیں صاف سُنائی دیتی ہیں میرا اشتیاق اور بڑھا اور میں نے اُن سے درخواست کی کہ میں اس میں کسی سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اُنہوں نے ایک نمبر بلا کر مجھے دیدیا میرا ایک دور اُفتادہ دوست سے اِسکے توسّل سے گفتگو کرتا رہا اور قائل ہوگیا۔

میرا شک دور ہوگیا اور مجھے یقین ہے کہ میری حمد۔ میرا شکر گزاری۔ میری فریاد اور میری دُعا۔ تو نے ہی سُنی اور یہ سب تجھ تک پہونچیں۔

برسات

(از حضرت بیاں میرٹھی)

اُٹھی ہیں پہاڑ سے گھٹائیں، اُڑتی ہوئی آتی ہیں ہوائیں،
بادل سے چھلک رہی ہیں بوندیں پتوں سے ڈھلک رہی ہیں بوندیں
مستی سے مچل رہا ہے پانی، نہروں میں اُچھل رہا ہے پانی
آفاق مہک رہا ہے سارا گلزار دہک رہا ہے سارا
غنچوں میں چہل پہل رہی ہے ٹہنی ایک ایک پھل رہی ہے
اِتراتی ہوئی ہے ہوا چلی ہے اور ہنستی ہوئی کلی کلی ہے
اُڑ اُڑ آتے ہیں طیور چہچہا کر سبزہ اُبھرا ہے لہلہا کر
بہتے ہیں شجر خوشی کی دُھن میں غنچوں کی چٹک ملی سحن میں
گلشن نے جو شوق سے اُبھارا جنگل کی طرف بھرا طرا یا
پانی سے ہرا بھرا ہے جنگل شوخی سے بھرا ہوا ہے جنگل،
پھولوں سے رچا ہوا ہے جنگل جنگل میں مچا ہوا ہے منگل
گلشن میں ہیں پھول اگر رنگیلے کانٹے بھی ہیں دشت میں نکیلے
ہیں چوکڑیاں چکار بھرتے پھرتے ہیں ہرن طرار بھرتے
ہے کوہ کے نیچے لالہ رخساں گویا ہے چراغ زیر داماں
ہے قطرہ فشاں پُر آب ہوتی ہے کوہ کی چوٹیوں میں موتی
چوٹی پہ ہیں بادلوں کے کیا جُھنڈ جنگل کو بھرا ہوا کیا کُنڈ
دوڑے آتے ہیں بادل ایسے گھر دوڑ ہو ہاتھیوں کی جیسے
کیا شور مچا رہے ہیں چشمے، سوتوں کو جگا رہے ہیں چشمے،
سو رنگ بدل رہی ہے مٹی یا قوت اُگل رہی ہے مٹی
کیا کبک دری کا قہقہا ہے جنگل میں عجیب چہچہا ہے
منڈلاتی ہیں جا بجا گھٹائیں، اِٹھلاتی ہیں سو بسو ہوائیں
پوروائی بہوا کا رگذر ہے دامن جنگل کا تر بتر ہے
اشجار پہ کوکتی ہے کوئل کب شور سے چوکتی ہے کوئل
ہے رنگ مغنیوں کا پھیکا غل ہے چڑیوں کی راگنی کا

مخمور خواب ناز جاگ

"اے مخمور خواب ناز! جاگ! کہ یہی وقت جاگنے کا ہے!

چڑیوں نے نغمہ سرائی شروع کردی، اور نسیم کے لطیف جھونکوں نے گلشن میں سبزہ خوابیدہ کو بیدار کردیا ــــ "اے مخمور خواب ناز! جاگ!

کہ یہی وقت جاگنے کا ہے!"

تیرے سرہانے شمع ـــ ہاں رات بھر کی تھکی ماندی شمع نے آنسو روانی شروع کی ہے - اور اسکی مغموم روشنی ٹمٹما ٹمٹما کر تجھ سے التجا کر رہی ہے کہ ـــ

"اے مخمور خواب ناز! جاگ! کہ یہی وقت جاگنے کا ہے"

ستارۂ سحری ڈبڈا ڈبڈا کر اشارہ کر رہا ہے، نیلے نیلے آسمان کے کنارہ کنارہ سپیدۂ سحر نمودار ہے، اور دیکھ ـــ کہ تیرے سرہانے والی کھلی ہوئی کھڑکی سے اک اک کرکے جاگ پڑنے والی پھولوں کی پتیوں سے دل لبھانے والی خوشبو آ رہی ہے کہ ـــ

"اے مخمور خواب ناز! جاگ! کہ یہی وقت جاگنے کا ہے!"

نسیم شمال، تیرے قدم چوم چوم کر التجا کر رہی ہے اور رات کی خاموشیاں و شب کی تاریکیاں تجھ سے رخصت کی اجازت چاہتی ہیں، سمندر کی روانی میں تیزی آگئی، ہوائیں زور زور سے چلنے لگیں، مشرق میں طلوع آفتاب کی تیاریاں ہیں اور ـــ

"اے مخمور ناز! جاگ! کہ یہی وقت جاگنے کا ہے!"

اے قدیم خواب عیش! اے اولبستر ناز پر انداز سے سونے والی! جاگ خدا کے لئے جاگ! تیرے اس کائنات کی ہر شے تیری منتظر ہے مشتاق ہے، بیقرار ہے، دیکھ! کہ تیرے سنہرے دراز گیسو تیری کمر میں حائل ہو رہے ہیں، اور اس طرح تجھے بیدار کرنے کی ایک ناکام کوشش کر رہے ہیں ـــ اور اسی طرح تیری بلائیں لے لیکر کہہ رہے ہیں کہ ـــ

"اے مخمور خواب ناز! جاگ! کہ یہی وقت جاگنے کا ہے!" "حجاب"

نوش و خمار

گا، اے مغنیہ گا مجھے اپنا نغمہ سنا!

تو گاتی ہے اور مرا دل مجھے محبت کا اولین درس لیتا ہوا محسوس کرتا ہے - تیرا نغمہ مری کلفت حیات و ابتلائے زندگی کو محو نے کئے دیر رہا ہے، تیرے بربط سے نکلنے والے زمزمے میری دنیا کو بدلے دے رہے ہیں گاتی رہ بجاتی رہ! ہاں مجھے اپنے نغمہ و ترنم میں سب کچھ بھول جانے دے مرے آنسوؤں میں گو اسی میں خشک اور موت کو فراموش ہو جانے دے! میں نے شب ماہ میں فوارے کی روانی دیکھی ہے اور اسوقت تیری نغموں کا سحر بھی دیکھ رہا ہوں، تیری آواز کا نقرۂ سیال فوارے کے اُس پانی سے زیادہ حسین ہے جس میں چاند کی کرنیں تحلیل ہو رہی ہیں - جسطرح وہ فوارہ اپنی روانی میں یا بند خیال نہیں ہوتا تو بھی اپنے نغموں میں محو ہو کر سب کچھ بھول جاتی ہے -

سنا، اے مغنیہ سنائے جا، کہ میں تیرے نغموں میں تیری زندگی راز عیاں دیکھتا ہوں - تیرے لبوں سے ادا ہونے والا ہر ہر لفظ ایک شرح ہے تیرے محسوسات متالم کی، اور ایک تفسیر ہے جذبات آسودگی کی وہ الم خیز حیات جب کسی نے تیری نسوانی پیش کش کو ٹھکرا دیا؛ اور وہ جذبات آسودگی جو تو کسی کے ساتھ وابستہ کر سکتی ہے!

آہ، مگر تو اپنے پُر صنعت نغموں میں اپنے رازِ حیات کو چھپانا چاہتی ہے، لیکن میری نظروں میں وہ اتنے ہی سریع الفہم ہوئے جا رہے ہیں - تجھے نہیں معلوم تیری آواز میں ایک اعجاز ہے جو تیرے اشک ہائے ناکامی کو زندہ کئے دیر ہی ہے تو نے ایک وفا دشمن کے لئے بہائے اور ان تمام داعیات کو ذی حیات بنائے دیر ہی ہے جنکی آرزو تیری ان آنسوں کی روح ہے - تو نہیں جانتی کہ جس طرح مصروف شنا بط کا سایہ اُس کے ساتھ تیرتا ہے اسی طرح محسوسات انسانی اور حرکات موسیقی بھی ایک ہیں - ہاں گاتی رہ اور سناتی رہ، کہ میں تیرا فسانۂ عشق انتہائے شوق و دلچسپی کے ساتھ پڑھ رہا ہوں -

گا، اے مطرب مجھے اپنا نغمہ سنا!

تو جب گاتی ہے تو جب کسی سرکو کابی کے ساتھ لگا جاتی ہے تو تیرے لب نور ابتسام سے منور ہو جاتے ہیں اور آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں - اُسوقت اپنی ذات کو بھول جاتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ تو دنیائے دل کی ایک ہلاکت ہے -

میں نے نور آفتاب میں فوارے کی روانی دیکھی ہے اور اسوقت تیرے نغموں کا سیل بھی دیکھ رہا ہوں - تیری آواز کا طلائے رقیق اُس فوارے کے پانی سے زیادہ حسین ہے جس میں آفتاب کی شعاعیں تحلیل ہو رہی ہیں گا، اور میرے لئے گائے جا - اے پیکر صدا اور صدائے افسوں کار، تیرا نغمہ میری بہار شباب کے ساتھ کھیلتا ہوا معلوم ہوتا ہے - اور مجھے پھر اُسی دور کیف و خمار میں پہنچائے دے رہا ہے ہاں سُنا مجھے میری ہی محبت کا فسانہ سُنا - میرے ہی عشق کا قصہ سُنا - آہ، وہ دور جو آفتاب و ماہتاب کی مشترکہ تجلیوں سے آباد تھا،

مشرق سفاک منحجر تیرے دلسپند بھی چل چکا ہے اور میرا قلب بھی مجروح ہے - محبت کا خمار تجھ پر بھی مستولی ہے اور میں ڈوبا ہوا ہوں - گا اور گائے جا، اور کبھی خاموش نہ ہو، کہ نغمہ و موسیقی درد محبت کا نوش اور لذت عشق کا خمار ہے!

(پیمانہ)

دین و دنیا میں شایع کرنے کے لئے مجھ کو ان لوگوں کے حالات مطلوب ہیں جنہوں نے نہایت غربت و گمنامی کی حالت سے ترقی کرکے محض اپنی قابلیت اور قوت بازو سے تمول و نیکنامی حاصل کی ہے - جوابات میں مبالغہ سے کام نہ لیا جائے - حالات صحیح صحیح تحریر کئے جائیں:

مجاز و حقیقت

(اڈیٹر)

جگر کو دیکھئے کب تک میسر ہو جگر ہونا
کرا سکو خون ہونا ہو ابھی پھر اشک تر ہونا

کبھی اسکی نگاہ شرمگیں اُٹھتے نہیں دیکھی
سکھایا کس نے یارب آسماں کو فتنہ گر ہونا

کہا سب سے مرا افسانہ چاک جیب داماں نے
ستم ہے پردہ پوشوں کا الٰہی پردہ در ہونا

وہ کیا سمجھے کہ یہ جو لانگہ کون و مکاں کیا ہے
سکھائے عشق جسکو آپ اپنا راہبر ہونا

سنبھلکر عشق سے ایک وارفتہ پھر مُڑ تا نہیں ہے
ذرا اے حُسن پھر رونق فزائے بام و در ہونا

ادھر شوق آفرینی اس نگاہِ ناز پرور کی
ادھر انجام سے اک سادہ دل کا بیخبر ہونا

کوئی آیا ہے پھر دلمیں ہزاروں حسرتیں لیکر
ذرا پھر برق خرمن سوز بنکر جلوہ گر ہونا

نسیم عنبر افشاں اسطرف زحمت نہ فرمائے
کہ ایک افسردہ کا اچھا نہیں افسردہ تر ہونا

مجھے اے عندلیب اذنِ فغاں گر تو بھی کیا ہے
بڑی مدت میں سیکھا ہے فغاں نے کارگر ہونا

یہ رہ دریا ہے جسکا قطرہ قطرہ رشکِ طوفاں ہے
خدارا تم نہ ہمت آزمائے چشمِ تر ہونا

اگر اس پردۂ قدرت میں کوئی سُننے والا ہے
تو وحشی اک قیامت ہے دعا کا بے اثر ہونا

(محمد عبدالحمید برق چترویدی فتحپوری)

لاکھوں پیام آرزو حسن کے ایک ناز میں
لاکھوں سلام آرزو عشق کے اک نیاز میں

عقلِ حقیقت آشنا ہوتی اگر نہ رہنما
دِل تو گرا چکا ہی تھا قعرِ رہِ مجاز میں

دوڑے جو برق کیطرح ایسا شعلہ اثر
کردے عطا خدا! مری آہِ شرر فراز میں

صورتِ شمع گھل کے مٹ جائیں دونوں حسن و عشق
آئے مزہ نہ کاش اُنہیں نالہ و لنگداز میں

ایک نگاہِ قہر ہیں برقِ فنا نہاں ہزار
مسکراؤں لطف زندگی ایک نگاہِ ناز میں

مذہبِ عشق میں وضو خونِ جگر سے شرط ہے
سجدے سے پھر نہ سر اُٹھے فرض ہے یہ نماز میں

صورتِ ذرہ اشک جو برق اُٹھا کر اکرے
حال نہ اُسکا پوچھیے عالم سوز و ساز میں

(حضرت ریاض خیرآبادی)

علم کے نقش سے روشن یہ نگینہ ہو جائے
کعبۂ دل مرے اللہ مدینہ ہو جائے

وہ چمک درد کی ہو دلمیں کہ بجلی کی طرح
دامن طور ذرا آج یہ سینا ہو جائے

دیکھ کر بزم نشیں تیرے یہ ہنگامۂ حشر
چاہتے ہیں تری محفل کا قرینا ہو جائے

سخت نزع سہی موت نہ آئے نہ سہی،
شوق دیدار میں مشکل مجھے جینا ہو جائے

ظلمت کفر سے بڑھ کر ہے سیاہی دل کی
دور کیونکر دل اغیار سے کینا ہو جائے

دیکھنا ہے لب توبہ کا تبسم ساقی
تلخ اتنی ہو کہ مشکل مجھے پینا ہو جائے

سیلِ دم اور گھنی چھاؤں میں لُٹنے والو
ہم بھی چلتے ہیں ذرا خشک پسینا ہو جائے

طول کچھ کھینچیے مری عمرِ راقد اس پر،
ٹھہر پھر میرے لئے ایک مہینا ہو جائے

(از جناب ہادی صاحب پھلی شہری)

بالآخر بے اثر ہو گی محبت میں نہ سمجھا تھا
یگانگی نامرادی دستِ حسرت میں نہ سمجھا تھا

بجز خونِ تمنا کچھ نہیں دامانِ حرماں میں
دلِ صد پارۂ غم کی یہ صورت میں نہ سمجھا تھا

خبر کیا تھی فریبِ ناز کا پہلو بھی شامل ہے
ترے انداز کو اے ہمدرد میں نہ سمجھا تھا

خدا رکھے تصور کو تجھے سب کچھ میسر ہے
تجھے صبح وطن اے شامِ غربت میں نہ سمجھا تھا

ملا آرام جاں بعد فنا دم توڑ کر مجھکو
میسر ہو گی یہ دولت بدقت میں نہ سمجھا تھا

تیرے پیکان کو روؤں یا دلِ خونگشتہ کو روؤں
ٹپکا اسطرح نقشِ محبت میں نہ سمجھا تھا

کبھی تصویرِ حسرت ہے کبھی شکلِ تمنا ہے
محبت کو شریکِ رنج و راحت میں نہ سمجھا تھا

(از سید شفاعت حسین ریحانی۔ ایم۔ پی)

باعث فخر سمجھ رکھا ہے انساں ہونا
مجھ کو منظور ہے سنگِ درِ جاناں ہونا

زیب دیتا نہیں درویش پہ خنداں ہونا
حاصلِ عیش ہے انسان کا گریاں ہونا

داغ دل ہو گئے آہوں سے فروزاں آخر
میری تقدیر میں تھا سرو چراغاں ہونا

صاحبِ درد کو کیا وصلِ صنم سے مطلب
لذت آموزِ تمنا ہے غم ہجراں ہونا

تم بازنی کی حقیقت کو ہے افشا کرنا
بر سخن اُس لبِ جاں بخش کا عریاں ہونا

فرقتِ یار میں گُھل گُھل کے میں ہو جاتا فنا
چاہیئے تھا مجھے ایک شمع شبستاں ہونا

کیا یہ کم ظرفیِ عاشق نہیں اے ریحانی
مثلِ بلبل ستمِ یار سے نالاں ہونا

خریدارانِ دین و دنیا کیلئے رعایت

ماہ ذی الحجہ کے مبارک مہینہ میں بھی ہم مندرجہ ذیل رعایت دینگے

یکمشت پانچ روپیہ کی کتابوں کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

یکمشت دس روپیہ کی کتابوں کے خریدار کو۔ ایک روپیہ کمیشن

یکمشت پندرہ روپیہ کی کتابوں کے خریدار کو۔ دو روپیہ کمیشن

یکمشت بیس روپیہ کی کتابوں کے خریدار کو۔ تین روپے کمیشن

یکمشت پچیس روپیہ کی کتابوں کے خریدار کو چار روپیہ کمیشن

پانچ روپیہ سے کم کے خریدار کو کوئی رعایت نہیں دیجائیگی

مقررہ کمیشن سے زائد کے لئے خط و کتابت بیکار ثابت ہو گی

صنفِ نازک کیلئے

ملک کی اصلی دولت

کسی ملک کی دولت سونا چاندی اور جواہرات نہیں ہوسکتی - بلکہ وہ دولت تعلیم یافتہ گروہ ہے جس میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں - سچی اور حقیقی تعلیم ملک کی دولت اور قوت ہے - اور جھوٹی تعلیم ملک کی فنا کرنے والی چیز ہے - سچی تعلیم پانے سے انسان خدا پرست راست گو اور بہادر ہوتا ہے - اپنا دل دماغ اور جسم قوی رکھتا ہے - سچے اور حقیقی تعلیم یافتہ انسان میں قوت بہبود پیدا ہوتی ہے اور بنی نوع انسان کے واسطے ہی بھلائی کرنے کی قوت ہوتی ہے وہ کبھی خود غرضی سے ایسا خیال ہی نہیں کرتا کہ اپنے آپ کو تو پلاؤ زردہ - مرغ غذا ملے - اور دوسرے انسان کو روٹی کا خشک ٹکڑا بھی نہ ملے - خصوصاً ہندوستانی مستورات کو بھی تعلیم ملنے کی ضرورت ہے -

برہمی عورتیں

برہما کے سارے ملک میں کوئی عورت بھی ایسی نہیں ملتی جو لکھنا پڑھنا نہ جانتی ہو - وہاں کی خواتین کو ہر قسم کی آزادی حاصل ہے ہر قسم کی تجارت اور دستکاری وغیرہ کرتی ہیں - کسی قسم کا روزگار کرنے کی ان عورتوں کو ممانعت نہیں ہے - برہما کی عورتیں - ہندو - مسلمان - عیسائی - یہودی - چینی - جاپانی قوم کے مردوں سے شادی کرتی ہیں - جسکا نتیجہ یہ مرتب ہو رہا ہے - کہ برہمی قوم نیست و نابود ہوتی جاتی ہے - اب سے پچاس برس کے بعد برہمی قوم کا آدمی نمائش کے لئے بھی نہیں ملیگا - لکھنے پڑھنے اور آزاد رہنے کا اور مذہبی قیود کے پابند نہ ہونے کا اگر یہی نتیجہ ہے کہ قوم نابود ہو جائے تو ایسی تعلیم اور آزادی سے ہم باز آئے - ہم نہیں چاہتے کہ ہماری قوم دنیا سے نابود ہو جائے -

سیام کی مستورات کا بھی قریب قریب یہی حال ہے -

چینی عورتیں

چین کی عورتیں بہت کم پڑھی لکھی ہیں - اس ملک کی مستورات کو آزادی بھی کم ہے یہاں کی عورتیں اپنے والدین کے قدم بہ قدم چلنا اور ان کے احکام کی پوری پوری تعمیل کرنا اپنا پہلا فرض جانتی ہیں - چینی مرد کے سوا اپنے دوسری قوم کے مردوں سے کبھی شادی نہیں کرتیں - وہ اپنے خاوندوں سے بہت محبت کرتی ہیں - اور طبقہ غربا سے لیکر اُمرا کی عورتیں تک اپنے اپنے گھروں کا کام اپنے ہاتھ سے کرتی ہیں - خصوصاً بچوں کی پرورش و پرداخت میں یہاں کی عورتوں کو بہت تجربہ حاصل ہے - ہر پیشہ کے کام میں لوہار - بڑھئی - درزی - موچی - سُنار وغیرہ وغیرہ میں اپنے اپنے شوہروں کا کافی اور بیش قیمت امداد دیتی ہیں - جب چین کے آدمی پردیس میں جاکر کوئی پیشہ کرتے ہیں خصوصاً ہندوستان - برہما - جاپان - امریکہ میں اپنی اپنی بیویاں بھی ساتھ رکھتے ہیں - ان لوگوں میں فضول خرچی کی بُری عادت نہیں ہوتی - اس لئے وہ سخت محنت سے بہت جلد دولتمند ہوکر اپنے وطن کو واپس آجاتے ہیں اور اپنی قوم میں عزت حاصل کرتے ہیں - حالانکہ چین کی عورتوں میں تعلیم اور آزادی بہت کم ہے اسپر بھی چین کی آبادی وجاہ و حشمت دن دونی رات چوگنی ہوتی جاتی ہے -

جاپانی عورتیں

جاپان کی عورتوں میں تعلیم اور آزادی دونوں موجود ہیں - یہاں کی عورتیں کالج میں تعلیم پاکر تو کیو وغیرہ یونیورسٹی کی ڈگریاں بھی حاصل کرتی ہیں - برہما کی عورتوں کا رنگ ڈھنگ جاپانی نیڈیوں میں بھی پایا جاتا ہے - جاپانی عورتیں پردیس جاکر جن باتوں میں مشہور ہوتی ہیں وہ بھی آپ صاحبوں سے پوشیدہ نہیں ہیں -

جاپانی سوسائٹی میں اچھے اور بُرے کام کا امتیاز نہیں ہے - آج کل جاپان کی ساری دنیا تعریف کر رہی ہے - لیکن جس ملک کی مستورات کا طرز معاشرت ایسا ہو خواہ وہ قوم کتنی ہی ہوشیار ہو - لیکن سچی تعلیمیافتہ قوم کے مثل کبھی ترقی نہیں کرسکتی -

امریکن عورتیں

امریکہ کی مستورات کسی قدر یورپین عورتوں کے برابر ہیں - امریکہ میں ہر قسم کی تعلیم مفت ہونے کی وجہ سے غریب سے غریب والدین کے لڑکے اور لڑکیاں بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کرتی ہیں - امریکن مستورات بھی بہت محنتی اور جفاکش ہوتی ہیں - ۴۰ بڑے بڑے کام - خانوں میں مردوں کے دوش بدوش کام کرتی ہیں - سیکرٹری کی جج بھی ہیں - بڑے بڑے تاجروں کے اور سرکاری دفتروں میں بڑے بڑے عہدوں پر کام انجام دیتی ہیں - ان عورتوں کا چال چلن بھی اچھا ہے - یہ بہت زیادہ ایماندار اور خوش مزاج صاف قلب اور صاف ہوتی ہیں - میرے نزدیک امریکہ اس سے بھی زیادہ بہت کچھ ترقی کرے گا - امریکن مستورات مذہبی عبادت کو بھی پابندی سے ادا کرتی ہیں - مذہبی امور اشاعت میں دیگر اقوام کی مستورات سے بہت زیادہ مشغول رہتی ہیں - امریکہ کی شمول لیڈیاں غریب مستورات کے

فائدہ اور مالی امداد پہونچانے میں ہر وقت کوشاں رہتی ہیں۔ یتیم بچوں کی پرورش اور تعلیم کو وہاں کی لیڈیاں اپنا پہلا فرض سمجھتی ہیں ؛

فرانسیسی و انگلستانی عورتیں

جنوبی یورپ کی لیڈیاں بھی بہت محنتی اور عقلمند ہوتی ہیں خصوصاً انگلستان کی لیڈیاں زیادہ تعریف کی مستحق ہیں۔ عموماً یہاں کی عورتیں شریف اور ایسا نہ ارہوتی ہیں۔ فرانس کی لیڈیاں اپنے لباس کی آراستگی اور قطع برید اور نئی نئی وضع کے لباس کی تراش خراش اختراع اور آزادی میں زیادہ مشہور ہیں۔ یہاں کی لیڈیاں بچوں کی پرورش اور پرداخت کرنے سے اپنی جان بچاتی ہیں۔ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ فرانس کی آبادی کم ہوتی جاتی ہے انگلستان میں مس فلورنس نائٹ انگیل جیسی مخیر اور غریب پرور کے مثل لیڈیاں بہت سی موجود ہیں۔ ایسی لیڈیاں فرانس میں کمیاب ہیں ہماری دعا ہے کہ انگلستان کی ایسی مخیر لیڈیوں کی نسل میں ترقی ہو اور جو غربا کی بہبودی اور بہتری کے واسطے بڑی جانفشانی سے کام کرتی ہیں۔

بیمار اور اس کی تیمارداری

(از سردار محمدی بیگم صاحبہ)

ایسا کوئی انسان دنیا میں نہ ہوگا جسکو اپنی زندگی میں بیماری کا مقابلہ یا تیمارداری کا موقعہ نہ آیا ہو۔ بلکہ ہر ایک گھر میں بیماری اور تیمارداری کے مواقع ہمیشہ پیش آیا کرتے ہیں۔

اور غفلت و کم توجہی کی وجہ سیکڑوں جانوں کا نقصان ہوا کرتا ہے۔ ایسے خوش نصیب مریض دنیا میں بہت کم ملیں گے۔ جنہوں نے اپنے عزیزوں اور تیمارداروں کی مہربانی اور دلی توجہ کی بدولت خدا کے فضل سے صحت جیسی نعمت دوبارہ حاصل کی ہو ورنہ فیصدی ۹۹ تو ایسے ہی پائے جائیں گے۔ جو کس مپرسی کی حالت میں اپنے عزیزوں اور تیمارداروں کی بے توجہی و فروگزاشت کی بدولت ہلاک ہوگئے چنانچہ آئے دن ایسے واقعات دیکھنے میں آتے ہیں۔ جن سے بہت صدمہ ہوا کرتا ہے۔ اور دل یہی چاہتا ہے۔ کہ اس باب میں کوئی خاص کوشش ہونی چاہیئے جس سے بیمار کو فائدہ پہونچے۔ بیماری ایسی بری چیز ہے جسکے آنے سے تمام راحت و آرام کی باتیں انسان سے چھوٹ جاتی ہیں۔ اور جس کی وجہ سے اسکو کوئی خوشی۔ خوشی معلوم نہیں ہوتی۔ دولت حکومت اولاد یہاں تک کہ زندگی بھی بھلی معلوم نہیں ہوتی۔

اُس میں ہمت و طاقت نہیں رہتی۔ جس سے وہ کسی قسم کا کام کرسکے۔ وہ سراسر دوسروں کا محتاج و دست نگر ہو جاتا ہے۔

ایسی حالت میں نہایت ضروری ہے۔ کہ اپنے بھائیوں اور ہمجنسوں کی جان بچانے اور ان کی تکالیف کم کرنے میں خاص کوشش اور توجہ کی جائے ؛

اس میں شک نہیں۔ کہ تیمارداری کوئی آسان اور سہل کام نہیں ہے۔ اس میں کئی طرح کی مشکلات اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے جنکو ایک متحمل شخص ہی برداشت کرسکتا ہے مگر ایسی مجبوری کی حالت میں جیسی کہ میں نے اوپر بیان کی ہے۔ اپنے پر تکلیف گوارا کرکے ایسے معذور و مجبور شخص کو آرام پہونچانے کی کوشش کرنا ہی انسانیت کا منشا ہے ؛

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اپنی ان بہنوں کے لئے جو تیمارداری کے طریق اور اس کے فرائض سے آگاہ نہیں چند ضروری باتیں لکھوں ؛

میں مریض کے کمرے اور اس کے صاف و خوشنما بنانے رکھنے کے طریقے سے لکھنا شروع کرتی ہوں۔ کہ وہ کیسا اور کس طرح صاف و خوشنما رکھا جائے ؛

مریض کا کمرہ بڑا وسیع۔ ہوادار ہو۔ جس میں دھوپ کا بھی بخوبی گزر ہوتا ہو۔ مریض کے کمرے کی ہوا صاف رکھنا نہایت ضروری و لازمی امر ہے۔ یہ بات تازی ہوا کے آمد و رفت سے حاصل ہوتی ہے۔ کہ تازی ہوا کے آنے سے کثیف ہوا جو مختلف طور سے خراب ہوا کرتی ہے۔ خارج ہو جاتی ہے۔ مریض کا فضلہ۔ تھوک۔ پسینہ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ جن سے برابر غلیظ اجزا اور جراثیم اُڑتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ گرد و غبار بتی کا دھواں وغیرہ چیزیں ہوا کو خراب کر دیتی ہیں۔ اس لئے ایسی ہوا میں بیمار کا اور دوسرے آدمیوں کا دم یا سانس لینا مضر و خطرناک ہوا کرتا ہے۔ اور مریض کو تو سوا اس کمرے کے اور کسی جگہ جا کر تازی ہوا کھا ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مریض کے کمرے کی ہوا نہایت صاف رہنا لازمی امر ہے۔ اگر کمرہ تنگ و تاریک ہے۔ تو اس میں دن میں ایک دو بار آگ جلائی جائے۔ اور اس میں خوشبو مثلاً لوبان یا چندن کا برادہ ڈال دیا جائے

سُود خوار کا حشر

(۱)

منشی نواب علی خاں نے جب سے دنیا کے عملی میدان میں قدم رکھا اور زندگی کی سرگرمیوں میں حصہ لیا اُسی وقت سے اُنہیں شوق تھا کہ کسی طرح اپنی موجودہ حالت کو بدل دیں اور ترقی کے بلند ترین کنگرہ تک رسائی حاصل کریں لیکن ترقی کا مفہوم اُن کے نزدیک یہ نہ تھا کہ انسان اعلیٰ درجہ کا پابند مذہب بنکر خدا کے متحمل اور برگزیدہ بندوں میں شامل ہو جائے یا یہ وہ ترقی کا یہ مطلب سمجھتے تھے کہ اخلاقی حالت کی کما حقہ اصلاح کرے۔ آدمی دنیا میں ہر دلعزیزی حاصل کرے اور نہ اُن کے خیال میں ترقی کا ماحصل یہ تھا کہ تعلیم و تربیت کی مدد سے دل و دماغ میں روشنی اور پاکیزگی پیدا کی جائے۔ ترقی سے اُنکی مُراد صرف اس قدر تھی کہ روپیہ پیدا کیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو اور جسطرح ممکن ہو دولت حاصل کیجائے۔ حصول زر کے یہ جذبات خاں صاحب کے دلمیں شادی کے بعد اور زیادہ ترقی پذیر ہو گئے۔ خاں صاحب ایک غریب آدمی تھے اور اُن کی شادی بھی ایک غریب گھر میں ہوئی تھی اس لئے جب اُنہوں نے خوبصورت بیوی کی سڈول کلائیوں کو طلائی کڑوں سے اور مصفا پیشانی کو جوہر کی دلآویزیوں سے خالی دیکھا اور ساتھ ہی عالم خیال میں بنارسی کارگاہوں کی پُر بہار آویزیکر حسن و جمال کی آرائشوں کا اندازہ کیا تو اُن کا دل تڑپ گیا۔ اور اُنہیں اپنی پچاس روپے ماہانہ کی آمدنی نہایت حقیر محسوس ہوئی۔ اب خانصاحب کے خیالات دل سے زبان تک پہنچنے لگے تھے اور انہوں نے احباب سے اپنی پریشانیوں کا اظہار شروع کر دیا تھا۔ خانصاحب کے احباب اُن کو سمجھاتے تھے کہ اس ہوس پرستی سے باز آئیں اور خدا نے پچاس روپے ماہوار کی جو آمدنی دے رکھی ہے اُسپر قناعت کریں۔ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ اگر آپ قناعت نہ کرینگے تو بچا کر بھی کیا کرینگے۔ اس لئے کہ آپ کے پاس حصول دولت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اگر آپ چاہیں کہ موجودہ سے بہتر ملازمت حاصل کرلیں تو یہ خیال محال ہے کیونکہ آپ کی محدود تعلیم و قابلیت کے لحاظ سے اس سے بہتر ملازمت ملنی دشوار ہے۔ اگر آپ صنعت و حرفت کے ذریعہ سے کچھ کمانا چاہیں تو پہلے صنعت و حرفت کی تعلیم میں کئی سال صرف کریں اور پھر بھی یہ امر مشتبہ ہے کہ پچاس روپے ماہوار آمدنی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ البتہ تجارت میں کامیاب ہو کر انسان بہت کچھ کما سکتا ہے لیکن تجارت کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے اور سرمایہ آپ کے پاس موجود نہیں اگر آپ نے مکان اور بیوی کا زیور فروخت کرکے ہزار بارہ سو روپے فراہم بھی کر لئے تو اتنی رقم سے پہلی پہل پچاس روپے سے زیادہ آمدنی ہونی دشوار ہے۔ الغرض خاں صاحب کے تمام احباب کا فیصلہ یہی تھا کہ وہ توسیع آمدنی کی خام خیالی سے باز رہیں اور موجودہ آمدنی پر جو درحقیقت اُن کی ضروریات کے لئے بالکل کافی ہے قناعت کریں

(۲)

خاں صاحب کو احباب نے جو مشورہ دیا تھا وہ اُسے نہایت مخلصانہ اور صحیح مشورہ سمجھتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ میں نے معمولی طور پر اُردو فارسی پڑھی ہے۔ کوئی ڈگری میرے پاس نہیں ہے اور اس پر پچاس روپے سے زیادہ تنخواہ ملنی ناممکن ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ صنعت و حرفت سے اُنہیں کچھ مناسبت نہیں اور یہ بات اُن کے غیر مشاق دست و بازو سے ناممکن ہے کہ اہل حرفہ کیطرح محنت و مشقت کی زندگی بسر کریں۔ وہ اس امر واقعہ کے بھی معترف تھے کہ تجارت کے لئے سرمایہ درکار ہے اور سرمایہ اُن کے پاس موجود نہیں۔ لیکن ان سب باتوں کو تسلیم کرنے کے باوجود اُن کے دلمیں ہر وقت حرص و ہوس کا طوفان برپا رہتا تھا اور اُنہیں رات دن اس بات کی جستجو تھی کہ کسی نہ کسی طرح دولت پیدا کرنے کا کوئی مستقل ذریعہ معلوم ہو جائے۔ آخر کار اُنہوں نے عرصۂ دراز کے بعد توسیع آمدنی کی یہ تدبیر سوچی کہ موجودہ ملازمت کو برقرار رکھ کر کوئی کام اختیار کیا جائے۔ تدبیر معقول تھی اور اگر محنت و مستعدی کے ساتھ کوئی مناسب کام شروع کیا جاتا تو رفتہ رفتہ خانصاحب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہ ہو سکا۔ اس ناکامی کی وجہ یہ تھی کہ خانصاحب کا دماغ جس تیزی کے ساتھ ایک اسکیم تیار کرتا تھا اُس تیزی کے ساتھ ہاتھ پاؤں کام نہیں کرتے تھے۔ وہ طبعاً نہایت سست اور کاہل واقع ہوئے تھے اور اس لئے تجارتی اور کاروباری جدوجہد اُن کے امکان سے باہر تھی۔ وہ صرف دولتمند بنا چاہتے تھے لیکن وہ اُن تکالیف کو برداشت نہیں کر سکتے تھے جنکے بغیر ایک غریب آدمی دولتمند نہیں بن سکتا۔ اس کاہلی اور سستی کا نتیجہ یہ ہوا کہ خاں صاحب نے بیوی کا تمام زیور رہن رکھ کر دو سو روپے کی جو رقم ڈیڑھ روپیہ ماہوار فیصدی شرح سود پر حاصل کی تھی وہ عرصہ دراز تک پہنتی رہی اور کاروبار میں اتنا فائدہ بھی نہ ہوا کہ کم از کم سود کی رقم ہی بیباق ہو سکتی۔ سال کے بعد جب خانصاحب نے بیوی کے تقاضوں سے مجبور ہو کر "السی" کو (جو اُنہوں نے فصل کے موقع پر خریدی تھی) اونے پونے فروخت کیا اور رہن شدہ زیور کو چھڑانا چاہا تو چالیس روپے کی جگر شگاف رقم اپنی گرہ سے دینی پڑی اور اُس تاریخ سے اُنہیں تجارت سے نفرت ہو گئی۔

(۳)

خانصاحب چاہتے تھے کہ بخت و اتفاق کی یاوری سے اُنہیں دولت مل جائے یا کوئی ایسا ذریعہ اُن کی سمجھ میں آجائے جسکی بدولت ایک سست کم ہمت اور کمزور ارادہ کا انسان بھی تمول حاصل کر سکتا ہو۔ اسی غور و فکر میں تین سال کا زمانہ گزر گیا۔ خانصاحب اس عرصہ میں آمدنی کو تو نہ بڑھا سکے لیکن خرچ ضرور بڑھ گیا کیونکہ اب خیر سے وہ دو بچوں کے باپ بن چکے تھے بچوں کو دیکھ دیکھ کر اُن کو اور زیادہ اشتغال پیدا ہوتا تھا۔ اور وہ اپنے دلمیں کہتے تھے کہ اب تو توسیع آمدنی کی کوئی تدبیر اختیار کروں۔ کیا ریلوے اسٹیشنوں اور ٹکٹ گھروں میں جاکر مسافروں کی جیبیں کتروں یا نقب زنی کی مشق بہم پہنچاؤں آخر کس طرح آرام کی زندگی بسر کروں اور کیونکر افلاس کے فولادی پنجہ سے نجات حاصل کرکے دولت کے دامن میں پناہ لوں۔ افسوس میں نے تجارت کا سلسلہ چھیڑا اور اُسمیں کچھ کامیابی نہیں ہوئی حالانکہ تجارت نے تو کوگنکو مالامال کر دیا ہے۔ درحقیقت میں تجارت کی اہلیت ہی نہیں رکھتا جتنی محنت کاروبار کے لئے درکار ہے وہ میرے امکان سے باہر ہے۔ مجھے تو کوئی ایسا ذریعہ معاش چاہئے جسمیں محنت مشقت کی

ضرورت نہ ہو اور آمدنی خود بخود ترقی پذیر ہوتی جائے۔ خاں صاحب اسی اُدھیڑ بن میں تھے کہ یکایک اُن کا ذہن محلہ کے ساہوکار رام گوپال اگروال کیطرف منتقل ہوا جس سے انہوں نے چند روز قبل دو سو روپے کی رقم قرض لی تھی اور چند روز کے ۳۶ روپے سود میں دے کر اس قرض کو بیباق کیا تھا اور انہوں نے اپنے دل سے کہا "بس مجھے تو رام گوپال کی زندگی پسند ہے۔ دن بھر اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے۔ کسی کا نوکر نہیں محنت مشقت کی اُسے حاجت نہیں۔ کمرہ میں سفید چاندنی کا فرش ہے۔ وسط میں قالین پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا ہے۔ سامنے صندوقچہ اور صندوقچہ کے دونوں جانب بہیوں کا انبار ہے۔ صبح سے شام تک نوٹوں اور روپوں کے شمار کے سوا کوئی مشغلہ نہیں۔ ظالم لکھا ہے نہ پڑھا۔ اور سیکڑوں روپے ماہوار پیدا کرتا ہے۔ میں بھی کیوں نہ یہی کام شروع کر دوں۔ کچھ زیادہ روپے کی حاجت نہیں۔ اگر دو سو روپے سے کام شروع کیا گیا تو سال بھر میں ایک معقول رقم فراہم ہو جائیگی۔ پہلی پہل دس روپے سے زیادہ قرض نہ دیا جائے۔ اور غربا سے کام کی ابتدا کی جائے۔ روپیہ فی روپیہ کے حساب سے سود لینے والے اکثر لوگ مل جائینگے۔ بہت سی بیوائیں بہت سے مصیبت زدہ جنکو فوری ضرورت درپیش ہوگی ہاتھ جوڑینگے۔ اپنا زیور رکھینگے اور زیادہ سے زیادہ شرح سود پر قرض لینے کے لئے تیار ہونگے۔

(۴)

سود خواری کا خیال خاں صاحب کے دلمیں روز بروز راسخ ہوتا گیا اور وہ غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر ترقی کا کوئی ذریعہ ہے تو وہ یہی ہے کہ سود لیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے بیوی کا زیور فروخت کرکے کام شروع کر دیا۔ خانصاحب کے دوستوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اُنہیں سے بعض نے تو اُنہیں بالکل بائیکاٹ کر دیا اور بعض چند روز تک اس کوشش میں رہے کہ کسی طرح اُن کو سمجھا بجھا کر راہ راست پر لے آئیں۔ اسی اثنا میں جوئندہ یابندہ کے مصداق خانصاحب کو بعض ایسے اخبارات اور رسالے مل گئے جنمیں سود لینے کے متعلق زور دار مضامین شایع ہوئے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جواز سود پر مباحثہ کرنے کے لئے اچھی طرح تیار ہو گئے۔ جہاں اُن سے کسی نے سود خواری کے متعلق کچھ کہا کہ وہ فوراً ترکی بہ ترکی جواب دینے لگے۔ ایک دن خانصاحب اپنی مردانہ نشستگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ منشی مراد علی نامی اُن کے ایک دوست تشریف لائے اور مسئلہ سود پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ منشی مراد علی نے کہا کہ "خانصاحب آپ کو کیا ضرورت پیش آئی کہ آپ اس گناہ کے لئے آمادہ ہو گئے"

خانصاحب:۔ "تعجب ہے کہ آپ جیسا لکھا پڑھا آدمی سود کو گناہ کہتا ہے۔ جس کام سے انسان اپنی مالی اصلاح اور ترقی کر سکتا ہو وہ گناہ ہے؟"

مراد علی:۔ "مالی اصلاح تو چوری سے بھی ممکن ہے۔ پس کیا آپکے نزدیک وہ بھی گناہ نہیں؟"

خانصاحب:۔ "کیا خوب۔ چوری اور روپے پر منافع لینے سے کیا نسبت۔ آپ سود کو گناہ سمجھتے ہیں۔ میں اس لفظ ہی کو ڈکشنری سے خارج کئے دیتا ہوں۔ آئندہ سے اسے منافع کہونگا۔ دیکھئے انگریزی میں اسے "انٹریسٹ" کہتے ہیں جسکا ترجمہ ہے "سفاد"

مراد علی (ہنسکر) بندہ پرور، اگر آپ زنا کا نام تفاذ رکھ لیں تو کیا اس سے زنا کی حرمت دور ہو سکتی ہے۔ آپ نے انگریزی لفظ کے ترجمہ کی تکلیف کیوں کی۔ سود کا ترجمہ بھی تو "نفع" ہی قرار پاتا ہے۔

خانصاحب:۔ آپ غلط مثالیں دیکر مجھے مغالطہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ جناب والا کسی شے کی حرمت اور جواز حالات پر موقوف ہے جسطرح حالات بدلتے جاتے ہیں اُسی طرح حرمت بدلتی جاتی ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ فقہا اور مجتہدین نے ضرورت وقت کے مطابق جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز کر دیا ہے"

مراد علی (جوش میں بھر کر) ہرگز نہیں۔ فقہا اور مجتہدین نے ایسا کبھی نہیں کیا ہے میں اسکا قائل نہیں کہ سود حصول دولت کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ حصول دولت کا بہترین ذریعہ تجارت ہے۔ سود کی طرف تو صرف وہ لوگ مائل ہو سکتے ہیں جو سست۔ نکمے اور کاہل ہوں اور چاہتے ہوں کہ ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر روپیہ ہاتھ آئے۔ علاوہ بریں اگر مان بھی لیا جائے کہ سود دولت کا ذریعہ ہے تو ہمارے مذہب نے دولت کو اتنی اہمیت نہیں دی ہے جسکے لئے مذہبی اصول میں ترمیم کیجائے۔ سود۔ شراب۔ زنا وغیرہ کبائر گناہ ہیں کیا ایسی کوئی مثال آپ کے پاس ہے کہ فقہا نے اصول مذہب میں ترمیم کی ہو۔ جس شے کی قطعی حرمت قرآن و حدیث سے ثابت ہوا سکو جائز کر دیا ہو"

(۵)

خاں صاحب:۔ آپ بار بار اصول کا لفظ زبان پر لاتے ہیں لہٰذا اصولی طور پر غور کیجئے کہ سود کیوں ناجائز ہے۔ اس لئے کہ اس سے غریبوں کی تباہی ہوتی ہے۔ اور اسمیں ایک طرح کی بے رحمی اور سنگدلی پائی جاتی ہے" پس اگر ہندوؤں اور عیسائیوں سے سود لیا جائے تو کچھ حرج نہیں"

مراد علی "سبحان اللہ آپ نے اصول کو خوب سمجھا۔ زنا کو مذہب نے حرام قرار دیا ہے پس آپ کے اصول کے مطابق ہندو اور عیسائی عورتوں سے زنا جائز ہونا چاہئے"

خاں صاحب:۔ اجی یہ اور بات ہے اور وہ اور بات ہے۔ اصل یہ ہے کہ آپ ہی جیسے تاریک خیال لوگوں نے مسلمانوں کو مفلس بنا رکھا ہے"

مراد علی:۔ "اور اصل یہ ہے کہ آپ ہی جیسے روشن خیال مذہب کی جڑ کھوکھلی کر رہے ہیں کیا تماشا ہے کہ آپ مسلمانوں کے تو دوست ہیں لیکن اسلام کے دشمن ہیں"

خانصاحب:۔ "منشی صاحب خوب یاد رکھئے کہ سود لئے بغیر آپ متمدن اور دولتمند اقوام کے دوش بدوش کبھی نہیں چل سکتے"

مراد علی:۔ "یہ خیال غلط ہے۔ ہم سید ان ترقی میں اُن سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ہم کو ہمارے مذہب نے ایسی ارزاں معاشرت سکھائی ہے کہ غریب سے غریب آدمی بھی اس معاشرت کو اختیار کرکے بہت کچھ پس انداز کر سکتا ہے۔ البتہ اگر آپ دیگر اقوام کی معاشرت اختیار کرینگے تو آپ مجبور ہونگے کہ اُن کے اصول بھی اختیار کریں۔ میں اس گفتگو کو اب زیادہ طول نہیں دینا نہیں چاہتا لیکن خاں صاحب، میں آپ کو جتائے دیتا ہوں کہ آپ نے ایک گناہ کو ترقی کا ذریعہ قرار دیا ہے اس لئے آپ کبھی سرسبز نہیں ہو سکتے"

خانصاحب:- میں آپ کے اس کوسنے کی پروا نہیں کرتا اور آپ سے صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ لاکھوں ہندو اور میسائی سود لیتے ہیں اور دن دونے رات چوگنے بڑھ رہے ہیں پھر میں نے کیا قصور کیا ہے کہ مجھے سرسبزی حاصل نہ ہوگی"

مراد علی:- اسکا سبب بھی سُنئے - دُنیا میں ہزارہا نقصانات احساس کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں - اگر آپ کوئی غذا یہ سمجھکر کھائیں کہ وہ مضر ہے تو آپ کو ضرور نقصان پہونچیگا لیکن اگر ایک مضر غذا کو مفید سمجھ کر آپ کھائیں تو وہ کبھی نقصان نہیں کریگی - اگر کوئی کام آپ یہ سمجھکر اور یہ جان کر اختیار کریں کہ وہ خدا و رسول کے حکم کے خلاف اور تمام قوم کے نزدیک ناپسندیدہ ہے تو آپ کا ضمیر ہر وقت آپ کو ملامت کریگا اور وہ کام کیسا ہی منفعت بخش ہو لیکن باطنی طور پر اُسکی مضرتیں بڑھتی جائینگی اور آخکار تباہی کا باعث ثابت ہوگا - قتل کے بعد ایک قاتل کا ہمیشہ مضطرب رہنا ایک خالی مکان میں بھی چور کا ہر کھٹکے پر سہم جانا - کسی کے ساتھ بدی کرکے دلکا لرزنا اور اُسکے خمیازہ کا مضطرب رہنا - یہ سب باتیں احساس کا نتیجہ ہیں - آپ نے سود لینا اختیار کیا ہے - لیکن آپ کا ضمیر لعنت کر رہا ہے - خدا لعنت کر رہا ہے - فرشتے لعنت کر رہے ہیں - تمام مسلمان لعنت کر رہے ہیں اور آپ کو یقیناً اُن لعنتوں کا احساس ہے - پس یہ احساس نہ آپ کے دل سے جدا ہو سکتا ہے اور نہ اسکی موجودگی میں آپ سرسبز ہو سکتے"

(۶)

منشی مراد علی کے یہ آخری فقرے خانصاحب کے دلپر انکاری قوتوں کے باوجود تیر و نشتر کا کام کر گئے - وہ اپنے ارادہ سے تو باز نہیں آئے لیکن یہ خیال اُن کے دلمیں جاگزیں ہوگیا کہ یہ ہوس پرستی کسی نہ کسی وقت رنگ لاکر رہیگی - بہرحال اس جدوجہد پر ۱۲ سال کا زمانہ گزر گیا - خانصاحب کو سود سے تو اتنی منفعت نہیں ہوئی لیکن واقعات نے اُنہیں مالامال کر دیا - مثلاً ایسی صدہا صورتیں پیش آئیں کہ لوگوں نے زیورات رہن رکھے اور پھر اُن کی واپسی کا موقع نہیں ملا - مکانات اور جائدادیں گروی کیں اور پھر نیلام ہوکر کم سے کم قیمت میں خانصاحب کو مل گئیں - ان سب سے بڑھکر ایک بڑی بات یہ ہوئی کہ جسقدر دولت بڑھتی گئی اُسیقدر خرچ کم ہوتا گیا - اُنکو دولت کی تلاش اس لئے تھی کہ اچھا کھائینگے اچھا پہننگے اور صرف کے مواقع پر دل کھولکر صرف کرینگے لیکن اب اُن کی یہ حالت تھی کہ جب دس روپے خرچ کرنے کا ارادہ کرتے تو سوا اس خیال سے ہاتھ روک لیتے کہ سال بھر میں دس کے بارہ ہو سکتے ہیں - بیوی اور بچے اچھا کھانے اور اچھا پہننے کو ترستے تھے - خانصاحب کو خدا نے دو فرزند نرینہ اور ایک لڑکی عطا کی تھی - اور یہ تینوں اب جوان تھے - لیکن بلا دلی نے اِن کو اسطرح بائیکاٹ کر رکھا تھا کہ لڑکی کو ہم کفو شوہر اور لڑکوں کو ہم کفو بیویاں ملنے کی بہت کم امید تھی - حالانکہ لڑکی تعلیم یافتہ نیک مزاج تھی لیکن خانصاحب کی سوداگری نے اُن کو شہر میں ایسا ذلیل کر رکھا تھا کہ کہیں سے اُسکا پیام نہیں آتا تھا - یہی حال لڑکوں کا تھا جسکے ہاں کی بات چیت کیگئی اُس نے کانوں پر ہاتھ رکھے - حالانکہ شہر میں اور بھی چند مسلمان سوداگر تھے لیکن خانصاحب نے اس معاملہ میں غیر فانی شہرت حاصل کی تھی - وہ اول تو اپنے گھر سے نکلتے نہ تھے اور اگر کسی طرف چلے گئے تو دور سے انگلیاں اُٹھتی تھیں کہ وہ شیلاک یہودی جاتا ہے - اگلی بیوی اگر کسی تقریب میں ہوتی تھیں تو برادری کی بی بیاں آواز سے کستی تھیں اور شوہر کی بدولت بیگناہ بیوی کو طعنے سننے اور صدمے سہنے پڑتے تھے - خانصاحب کے بچے مکتب میں کوئی وقعت نہیں رکھتے - بازار میں اُنکی مطلق عزت نہ تھی - جہاں کسی شخص کو اُنکی کسی بات سے ناخوشی پیدا ہوئی کہ اُس نے سود کا مسئلہ چھیڑ دیا - حالانکہ خانصاحب نے کئی سال سے پنجوقتہ نماز شروع کر دی تھی اور رمضان کے روزے بھی رکھتے تھے لیکن لوگ اُن کو روز روز لامذہب اور فاسق و فاجر کہتے تھے - خانصاحب یہ سب کچھ سنتے تھے اور خاموش رہتے تھے -

(۷)

اب خانصاحب کی عمر چالیس سال سے تجاوز ہو چکی تھی لیکن ابھی تک زندگی کا صرف ایک ہی رُخ اُن کے سامنے آیا تھا - مذہب کی خلاف ورزی اور سوسائٹی کی رسوائی سے قطع نظر کرکے اُن کی زندگی ہر طرح کامیاب تھی - وہ اسوقت کم و بیش پچاس ہزار کے آدمی تھے - خدا نے اولاد بھی دی تھی اور سب سے بڑھکر یہ کہ سارا گھر تندرست تھا لیکن مشرق کو مغرب سے بدلتے اور حالات کو ورق الٹتے دیر نہیں لگتی - کتنی معمولی بات تھی کہ دن کے ۴ بجے آسمان پر ابر محیط ہوا - ہوا میں خنکی پیدا ہوئی اور تھوڑی دیر میں بارش ہونے لگی - اس موسمی تغیر سے خانصاحب کی بیوی کو زکام ہوگیا - زکام ہو جانا اور اُسکے لئے کسی دوا کا استعمال نہ کرنا اُن کے لئے کوئی نئی بات نہ تھی - لیکن زکام بہت زور کا تھا - بے احتیاطی سے نزلہ کا اثر سینہ تک پہونچا اور کھانسی بھی آنے لگی - جب کھانسی اور بخار پر پندرہ دن سے زیادہ مدت گزر گئی تو خانصاحب کو کچھ توجہ پیدا ہوئی اور جب پورا ایک ماہ ہوگیا تو اُنہوں نے خلاف معمول علاج کا ارادہ کیا - اُنکے قرضداروں میں محمد جان نامی ایک عطار تھا - جو عطاری کے ساتھ ہی طب میں بھی کچھ معلومات رکھتا تھا - خانصاحب نے اُسکا علاج شروع کیا - محمد جان اور کسی بات سے واقف ہو یا نہ ہو لیکن ہر مرض میں علاج سے پہلے مسہل دینا نہایت ضروری سمجھتا تھا جو قدماء میں تین سے کم اور سات سے زیادہ نہیں ہوتے تھے چنانچہ اُس نے خانصاحب کی بیوی کو پے در پے تین مسہل دیئے - مسہلوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ مریضہ بہت کمزور ہوگئیں اور کھانسی بخار نے مستقل صورت اختیار کرلی - خانصاحب نے ایک ماہ سے زیادہ محمد جان کا علاج جاری رکھا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی آخکار رائے ہوئی کہ اب چند روز ڈاکٹری علاج کے لئے زنانہ شفاخانہ سے بہتر خانصاحب کے خیال میں کوئی جگہ نہ تھی - چنانچہ ایک دن وہ خود بیوی کو شفاخانہ لیکر پہونچے - ناواقف لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خیراتی شفاخانوں میں کچھ خرچ کئے بغیر کام چل جاتا ہے اور علاج اُسی خوبی کے ساتھ ہوتا ہے جیسا بہت کچھ خرچ کرنے سے ممکن ہے - لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے - خیراتی شفاخانوں میں بھی صرف اُنہی لوگوں کا علاج اچھی طرح ہو سکتا ہے جو صرف زر کی استطاعت رکھتے ہیں - آہ وہ نگاہیں عرش کو ہلا دیتی ہیں اور وہ لب و لہجہ آسمان کو ٹوٹ پڑنے کا اشارہ کرتا ہے جسکے ساتھ شفاخانہ میں ایک لیڈی ڈاکٹر غریب مریضوں سے مخاطب ہوتی ہے - لیکن یہ حالت فوراً

بدل جاتی ہے اگر غریب عورت اپنا تن پیٹ کاٹ کر اور مصیبت زدہ بچوں کی فاقہ کشی سے قطع نظر کرکے کم از کم دو روپے کی رقم سے "پلقہ دوختہ یہ" کے نئے تیار ہوگئے جب خیراتی شفاخانوں کی یہ حالت تھی تو خانصاحب اپنے کفایت شعاری کے منصوبہ میں کیونکر کامیاب ہوسکتے ہیں۔ . . . . . .

. . . . . اُنکی بیوی کا علاج تو شروع ہوگیا۔ لیکن نہ لیڈی ڈاکٹر نے کچھ توجہ کی اور نہ کمپوڈر کے دلمیں ہمدردی پیدا ہوئی قسمت بھی شریک حال نہ تھی ورنہ اس بے توجہی کی حالت میں بھی مریضہ کا اچھا ہوجانا محال نہ تھا۔ الغرض مہینے ڈیڑھ مہینے تک علاج جاری رہا اور بالآخر مایوس ہوکر خانصاحب نے شفاخانہ کی زحمتوں سے کنارہ کشی اختیار کی۔ اب اُن کی بیوی سل کے پہلے درجہ میں تھیں۔ اور شفایابی کی صورت اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ مینہہ کے قطروں کیطرح روپے کی بارش کی جاتی لیکن وہ شہر جسکے دلمیں ہر وقت یہ خیال جاگزیں رہتا تھا کہ سو روپے ایکسال میں سوا سو ہوسکتے ہیں بیوی کی زندگی اتنی قیمتی نہیں سمجھتا تھا کہ اپنی مالی بربادی کے لئے تیار ہوجاتا۔

(۸)

اب اس خوفناک مرض کا علاج لے دے کر یہ رہ گیا تھا کہ کہیں خاکستی مُنقی میں بھر کر اوندے پر الٹ پلٹ کر کھلائی جاتی تھی۔ اور کہیں برگ مکوہ سبز اور برگ کاسنی سبز کا عرق پھاڑ کر پلایا جاتا تھا۔ دوا نہ ملنے سے مرض نے غیر معمولی تیزی کے ساتھ بڑھنا شروع کیا۔ غریب عورت تمام رات کھانس کھانس کر اور بیٹھ کر صبح کرتی تھی جسم کا تمام خون ریم بنکر منہ سے خارج ہورہا تھا۔ بدن سوکھ کر کانٹا ہوگیا جسم کی تمام رطوبات خشک ہوچکی تھیں۔ موت کو صرف برسات کی مرطوب و رخوتوں کو ہلاک بنا دینے والی ہواؤں کا انتظار تھا چنانچہ بارش کے چند روز گزرتے ہی خانصاحب کی بیوی نے اس عالم فانی سے عالم جاودانی کیطرف رحلت کی۔ بیوی کے انتقال کے بعد گھر کا نظام بالکل تہ و بالا ہوگیا۔ خانصاحب کو خانگی معاملات میں سب سے زیادہ مشکل بچوں کی نگرانی کے متعلق پیش آئی۔ ایک جوان لڑکی کا گھر میں اسطرح رہنا کہ کوئی سرپرست موجود نہ ہو ایسی حالتیں نہایت نامناسب تھا کہ خانصاحب تمام دن مردانہ میں رہیں۔ بیوی کے انتقال کے بعد اُنہیں شدومد کے ساتھ یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ کسیطرح لڑکی کا نکاح ہوجائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے احباب سے تذکرہ کرکے امداد چاہی۔ جب خانصاحب کا یہ ارادہ لوگوں کو معلوم ہوا تو سجاد علی نامی ایک صاحب جو خانصاحب سے دور کی رشتہ داری رکھتے تھے اور جنکی دو بیویاں انتقال کرچکی تھیں روپے کے لالچ سے آمادہ ہوگئے اور چند روز میں اُنکی شادی ہوگئی۔ سجاد علی کو توقع تھی کہ کم از کم چار یا پانچ ہزار کا جہیز ضرور ملیگا۔ لیکن خانصاحب نے مشکل سے چار یا پانچسو روپے شادی کے تمام اخراجات میں صرف کئے۔ اس واقعہ سے سجاد علی کو بہت ناگواری پیدا ہوئی کیونکہ خانصاحب کے ہاں رشتہ کرنے سے اُنکا مدعا روپے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ رفتہ رفتہ یہ ناگواری اس حد تک بڑھی کہ تعلقات بالکل منقطع ہوگئے۔ چنانچہ خانصاحب کا لڑکا نو بیاہی ۱۵ سالہ زہرا مبتلاء کرفوت ہوگیا لیکن سجاد علی نے بیوی کو اجازت نہ دی کہ وہ جاکر بھائی کو ایک نظر دیکھ لے۔ ان واقعات سے خاں صاحب کے دلپر بہت بُرا اثر پڑا۔ اب انہوں نے زنانہ مکان مقفل کردیا تھا اور مردانہ میں رات دن پڑے رہتے تھے۔ قویٰ مضمحل ہوچکے تھے۔ دو موتوں نے دل کمزور کردیا تھا۔ لڑکی زندگی ہی میں ہمیشہ کے لئے چھوٹ چکی تھی۔ کفایت شعاری کے خیال سے کوئی نوکر یا خادمہ ملازم نہیں رکھتے تھے۔ بڑا لڑکا امجد علی بازار سے کھانا لاتا تھا وہی دونوں وقت کھاتے تھے جس سے معدہ پر بھی ناگوار اثر پڑا اور وہ بیمار رہنے لگے۔ اپنی بیماری کی وجہ سے لڑکے کو کام میں شریک کیا لیکن اُس نے روپیہ اڑانا اور عیاشی میں صرف کرنا شروع کیا۔ اور جب دو کو ب پر بھی اُس نے یہ عادت نہ چھوڑی تو خانصاحب نے اُسکو گھر سے نکالدیا۔

(۹)

امجد باپ کی خبر سے پہلے ہی تنگدل ہمدرد تھا اور خدا سے دعائیں مانگتا تھا کہ کسی طرح اُسکی زندگی کا خاتمہ ہو اور میں اُسکے اندوختہ پر قابض ہوکر عیش و عشرت کی داد دوں جب باپ نے اُسے نکالدیا تو وہ آوارہ پھرنے لگا۔ کچھ لکھا پڑھا بھی نہ تھا کہیں نوکری کرکے اپنا پیٹ پالتا۔ اتفاقاً اُسے سجاد علی مل گئے اور جب اُنکو یہ حال معلوم ہوا تو اُسے اپنیہمراہ مکان پر لے گئے۔ اور بڑی مدارات سے پیش آئے۔ سجاد علی عرصہ سے اپنی بیوی کو آمادہ کررہے تھے کہ ماں کے مہر کا دعویٰ کرے۔ لڑکی کسی طرح آمادہ نہ ہوتی تھی لیکن مجبور و بے بس تھی۔ مفر کی کوئی صورت نہ دیکھکر اُسے ظالم شوہر کا کہنا ماننا پڑا لیکن سجاد علی کو خیال تھا کہ صرف ایک تہائی دعویٰ ہوسکے گا۔ امجد کو اس حالتمیں دیکھکر بہت خوش ہوئے اور اُنہوں نے معمولی گفت و شنید میں اُسے بھی آمادہ کرلیا اور پچاس ہزار یعنی پورے مہر کا دعویٰ دائر کیا گیا۔ معاملہ بالکل صاف تھا۔ چند روز کی جدوجہد میں ڈگری ہوگئی۔ اور خانصاحب کی تمام جائداد اُن کے قبضہ سے نکل گئی۔ سجاد علی نے امجد اور اُسکی بہن کو صلاح دی کہ جائداد فروخت کرکے نقد روپیہ حاصل کرلیا جائے۔ امجد کو یہ تجویز بہت پسند آئی کیونکہ وہ خود نقد روپے کا متلاشی تھا۔ نقد روپیہ گھر میں آتے ہی سجاد علی نے امجد کو زہر دیدیا اور چونکہ ان دنوں شہر میں ہیضہ پھیلا ہوا تھا اس لئے یہ راز فاش نہ ہوسکا۔ اب سجاد علی کل رقم کے مالک تھے خاں صاحب پر جائداد نکل جانے کا یہ اثر ہوا کہ اُنکا دماغ بالکل بیکار ہوگیا۔ جنون کا اثر شروع ہوا تھا کہ ایک دن ایک قرضدار سے جھگڑا ہوگیا اُس نے موقع پاکر گھر میں آگ لگادی جس سے نہ صرف تمام اثاث البیت بلکہ کل تمسکات اور دستاویزیں جل کر تباہ ہوگئیں۔ اس حادثہ نے خانصاحب کے رہے سہے حواس بھی کھودئے۔ جسروز خانصاحب کے گھر میں آگ لگی ہی تھی اُسی دن اُنکی لڑکی ولادت کی تکالیف میں مبتلا تھی۔ بچہ تو خیریت سے پیدا ہوگیا لیکن زچہ کے بدن میں سمیت دوڑ گئی اور وہ ایک ہفتہ سرسام میں مبتلا رہکر راہی ملک بقا ہوئی۔ ماں کے انتقال کے آٹھویں دن بچہ بھی چل بسا۔ اب صرف سجاد علی اور روپیہ باقی تھا کہ ایک دن شطرنج کھیلتے کھیلتے اُنہیں استفراغ ہوا۔ استفراغ سو فرصت نہیں ملی تھی کہ دست آیا۔ اور صرف ۵ گھنٹہ کے عرصہ میں وہ بھی اس دنیائے ناپائدار سے رحلت کرگئے۔ خانصاحب پر پہلی ہوئی دہائے کچھ اثر نہیں کیا وہ زندہ تھے اور معلوم نہیں کبتک زندہ رہینگے۔ داڑھی اور مونچھوں کے بال بڑھے ہوئے۔ ناخن بڑھے ہوئے بالکل برہنہ کوچہ بازار میں پھرتے ہیں۔ لوگ اُنکو دیکھ کر عبرت حاصل کرتے ہیں۔ اُنکی یہ حالت دیکھ کر کئی مسلمان سود خواروں نے توبہ کرلی۔ اور شہر میں بعض دشمنان اسلام نے سود خواری کی جائداد سے ہاتھ دھوکر اسلام کی طرف رجوع کیا۔

مولانا راشد الخیری کے انتقال کے بعد

آپ کو انکی تصانیف کی قدر ہوگی۔ اسوقت آپ انکی تصنیفات کا محدود دائرہ دیکھکر افسوس کرینگے اس لئے کہ یہ خوبی خدا نے ان کے ہی قلم کو عطا کی ہے کہ چند کتابیں دیکھنے کے بعد آپکے دلمیں۔ شرافت۔ ایمانداری۔ ہمدردی۔ نیکوکاری کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔ "قدر ہر نعمت ست بعد زوال"

صبح زندگی جسمیں نسیمہ کا بچپن۔ نسیمہ کا کوارپنہ۔ نسیمہ کی شادی نہایت موثر پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ ناول آپ کو بتائیگا کہ لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت ہونی چاہیئے۔ قیمت عہ/

شام زندگی اسمیں نسیمہ کی زندگی کے شادی سے لیکر موت تک کے حالات ہیں۔ یہ ناول عورتوں کو خاوند کی خدمتگذاری اور اطاعت سکھاتا ہے۔ اور شادی کے بعد خانہ داری کے تمام امور میں آمایش کا کام دیگا۔ اور شوہر کو بتائیگا کہ اسکے فرائض کیا ہیں۔ تاکہ میاں بیوی کبھی خوش و خرم رہ سکتے ہیں۔ قیمت عہ/

شب زندگی یہ صبح زندگی کا تیسرا حصہ ہے۔ اسمیں نسیمہ کے مرنے کے بعد کی سرگزشت جو کہ نہایت نتیجہ خیز اور اصلاحی ہے۔ قیمت عہ/

شب زندگی حصہ دوم شب زندگی حصہ اول کا بقایا مضمون جو زحامت کی زیادتی کی وجہ سے چھپا تھا۔ قیمت عہ/

مجوبۂ خداوند پھر دوبارہ چھپ گئی۔ یہی ایک ناول ہے جسکی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو مسلمانوں کی رگوں میں بہادری اور شجاعت کے خون کو جوش دیکر دنیا ہی پر اسلامی جوش۔ ایمانداری۔ محبت۔ صداقت پاکیزہ۔ اخلاق سلف صالحین کے اطباع کی رغبت پیدا کرنے کا اور تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ ہے مجوبۂ خداوند کو پڑھکر عہد عثمان کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے قرون اولی کے پرجوش دریا کہ مسلمانوں کی جانبازیاں عیسائیوں کی خفیہ شرمناک کارروائیاں طرابلس کے خداوند کا سفیر پر عاشق ہونا اور عورت کو قبضہ میں لانے کی تیر بہدف تدبیریں عمل میں لانا۔ یہی میں سفیر پر کا اپنی عصمت بچاکر اسلام قبول کرنا۔ راشد صاحب کے تمام ناولوں سے زیادہ دلچسپ ناول ہے۔ قیمت ۱۲/

عروس کربلا مصنف نے اس ناول میں شہادت امام حسینؓ کی دل ہلا دینوالا تاریخی ناول کی صورت میں قلمبند کیا ہے یہ تصنیف پچیس صفحہ کی تاریخی عہ/

سمرنا کا چاند مولانا مرحوم کا تیسرا ناول جو کہ بہترین تاریخی ناولوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ دلچسپ مقدمہ کہ پہلا صفحہ پڑھنا فرض ہے پھر ختم کرنا فرض ہوجاتا ہے عہ/

منازل السائرا اسمیں سائرہ کی زندگی کے مختلف حالات نہایت دلچسپ اور نصیحت آمیز طریق سے بیان کئے گئے ہیں۔ مولانا کی تحریر کا ایک لاثانی نمونہ ہے۔ اسکی مقبولیت کا اندازہ فرمایئے کہ پنجاب یونیورسٹی کی جماعت نہم کی درسی کتابوں میں شامل ہیں عہ/

یاسمین شام جسمیں حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی کا عہد حکومت معرکہ اسلام کی فتح اور تسخیر شام کے حالات نہایت خوبی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ حسن و عشق کی داستان نے ناول میں عجیب رنگ بھر دیا ہے۔ قیمت عہ/

جوہر قدامت دو بہنوں کی نہایت پُر لطف کہانی جنمیں سے ایک دور جہالت کی برگزیدہ تصویر اور دوسری طرز جدید کی شیدا اور دلدادہ۔ یہ کتاب آپکو بتائیگی کہ عالم نسواں آج سے پچاس برس پہلے کیا جوہر رکھتا تھا اور مغربی تعلیم کی روشنی اسکو کسطرف لئے جارہی ہے۔ قیمت عہ/

نوحۂ زندگی اس کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پانچویں ایڈیشن تیار ہوگیا اسمیں حشمت کے نکاح ثانی کرنے پر جو جو مصائب قلم ڈھائی ہیں شاید دنیا میں کوئی انسان بچ نہ گیا نظام قدرت حشمت کی مدد کیلئے ہاتھ بڑھاتا ہے اور اسکی تمام تکالیف عیش سے بدل جاتی ہیں۔ یکتا سدپچہ مقبول ہوئی ہے کہ اہل ہنود اس کتاب کو پڑھنے کیلئے انمیں بہت خرید رہے ہیں تاکہ انکی ماں کی بیوہ عورتیں اسکو پڑھ کر نکاح ثانی سے نفرت نہ کریں وجہ نہیں انکی تعداد بڑھ جائے قیمت ۱۲/

دُرِ شہوار ماشہ ران۔ ایران۔ اور سیستان کی پرانی جنگوں کا نقشہ سپاہیوں کی بہادری اس زمانہ میں دُرِ شہوار جیسے ناول بیحد مفید ہیں۔ ان سے مسلمانوں کی شجاعت بہادری کا پتہ چلتا ہے اور غیر اقوام کے مقابلہ کے لئے دلوں میں ولولے پیدا ہوجاتے ہیں ساتھ ہی ساتھ حسن و عشق بھی اپنا کام کر رہا ہے۔ قیمت ۱۰/

بنت الوقت جدید تعلیمیافتہ عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت کا خاکہ۔ نئی روشنی کی تعلیم و تربیت کے چرکے خراش اور افسوسناک نتائج۔ ۸/

سحر مغرب مغربی تمدن کے دھوکوں کا انکشاف کرانا تقلید فرنگ کے نقائص ۸/

موقودہ اسمیں لڑکیوں کو تعلیم سے محروم کرنے کی مخالفت کیگئی ہے نہایت دلچسپ ۸/

رسوا۔ اور عبرت خیز قصہ۔ قیمت ۸/

تائید غیبی اندلس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کے مناظر اسباب۔ مسلمانوں کے سرفروشانہ کارنامے۔ قیمت ۸/

انگوٹھی کا راز الف لیلیٰ۔ ۱/ ۔۔۔ ہر ایک دلچسپی خوبی پڑھیئے۔ قیمت ۸/

کیا شاعر بھی ہیں شیکسپیئر اور راشد الخیری ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر ہیں۔ اگر آپ انکی نظم نہیں دیکھی ہے تو رودادخس ۱/ پر منگوا لیجئے۔

ماہِ ستمبر ۱۹۲۴ء ماہِ صفر ۱۳۴۳ھ

رسالہ
جلد ۴ دین و دُنیا نمبر ۶

حمد

(از سعید الدین حیدر (مولوی فاضل) مختار عدالت دہلی)

سب حمد ہے اُسکو جو ہر دم جلوہ اپنا دکھاتا ہے — ہر رنگ سے پاک و منزّہ ہو ہر رنگ میں رنگ جماتا ہے
کبھی چاند کی صورت آتا ہے اور چاندنی فرش بچھاتا ہے — کبھی بنکے ستارہ گردوں پہ مینا بازار لگاتا ہے
کبھی راحتِ جاں انسِ دل آرام سے سکو سلاتا ہے — کبھی نُور کا تڑکا بنکر وہی سوتوں کو جگاتا ہے،
کبھی سورج مُکھ چمکاتا ہے کبھی ابر میں چہرہ چھپاتا ہے — کبھی برق کو آنکھ دکھاتا ہے کبھی رعد کو جا دھمکاتا ہے
ایک ہاتھ میں سبزہ و غنچہ و گل اِک ہاتھ میں قہر کا زلزلہ — جب شانِ بہار میں آتا ہے تو کہیں کیا کیا لاتا ہے،
کبھی بادِ صبا سحر بنکر کبھی قطرۂ شبنم تر بنکر — احسان کے بار گراں سے سر ہر نخلِ چمن کا جھکاتا ہے
کبھی صُوت آپ ہے اس جاری پھرتا ہوا کیا ہی نخلہ ہے — ہر نخل سے بیرنگی اپنی بیچون و چرا سنواتا ہے،
کبھی رنگ برنگ کے رنگ لگا اور قوسِ قزح کو بنایا ہے — غیرنگیٔ قدرت کا پرچم گردوں پر جا کے اُڑاتا ہے
کبھی جامِ جہاں نما بنکر شیشۂ مئے عرفاں بنکر — کبھی ساقی کون و مکاں بنکر اس بزم میں جلوہ دکھاتا ہے
کبھی بنکر لطفِ شیریں باں کبھی بنکر مطربِ خوش الحاں — کبھی بنکر حلقۂ پیرِ مغاں کیفیت وجد میں لاتا ہے
دریا ہے قدم کی موجیں ہیں کیا دشت جبل کیا انجمن — کہیں غیر کا ہے نہ پتہ نہ نشان ہر سمت وہی لہراتا ہے

(نتیجہ فکر جناب محسن میرٹھی)

لکھوں تو صفت جو کچھ بھی وہ کم ہے اے خدا تیری — بشر سے ہو نہیں سکتی ہے کچھ حمد و ثنا تیری
ہے زیبا کبریا کو تو ہی شایانِ بزرگی ہے — سزاوار فضیلت ذات ہے اے کبریا تیری
اگر بخشے نہ بخشے تو گنہگاروں کو تری مرضی، — ہر صورت ہمیں مستطر رہے مولا رضا تیری
ترے بے حکم پتہ بھی ہلا سکتا نہیں کوئی — رہینگے تیرے بندے جسطرح ہو گی رضا تیری
بگڑ کچھ بنکر فردا اولگا لے اس سے تو بندی — کریگا سہل خود مشکل کو وہ مشکل کشا تیری
گنہ ہو بندے بھر میں پھنس گئی کشتی مری مولا — ہو بیڑا پار دم بھر میں جو مرضی ہو ذرا تیری
اگر کچھ کام دنیا میں محسن اچھا کیا تو نے — بڑی توقیر ہو گی دیکھنا روزِ جزا تیری

نعت

(محمد عبد الحمید برق چترروی فتحپوری)

اُسکی بو ہو بوئے عنبر و مشکِ ختن بنکر — اُسی کی آب ہے آبِ دُر و لعلِ یمن بنکر
اُس کی ضو ضیائے آفتاب و ماہ بنکر ہے — اُسی کا نور ہے نورِ چراغِ انجمن بنکر
وہی پھولوں کی صورت میں نکھرتا ہو سنورتا ہو — چہکتا ہو وہی صوتِ ہزارِ نغمہ زن بنکر
وہی مسرور کرتا ہو، وہی رنجور کرتا ہے — کبھی عیش و طرب بنکر، کبھی رنج و محن بنکر
اُسی کی آگ ہو عشقِ دلِ عاشق کیصورت میں — اُسی کا نور ہے حسن و جمالِ مسیم تن بنکر
وہی اس رنگ میں بھی ہو وہی اُس رنگ میں بھی ہے — دکھاتا ہو وہی نیرنگیاں ہر شے میں بن بنکر
خیالاتِ سخنور میں ہو افکارِ سخن گو میں — وہی لطفِ سخن بنکر، وہی رنگِ سخن بنکر
وہی فتنے اُٹھاتا ہے، وہی محشر اُٹھائیگا — خرامِ نازِ دلبر میں قیامت کا چلن بنکر
اُسی کا فرشِ رحمت شکلِ فرشِ خاک ہو کر ہے — اُسی کا سقفِ رحمت سر پہ ہے سقفِ کہن بنکر
وہی لطفِ خلش بنکر نہاں ہو خارِ صحرا میں — مزا بنکر ثمر میں ہو وہی گل میں پھبن بنکر

وہی جلوہ نما ہو برق گلزارِ دو عالم میں
اُسی کا رنگ ہے چھایا ہوا رنگِ چمن بنکر

(از صدر الدین سرشار کمسنڈوی)

میں قربان اے قصہ خوانِ مدینہ، — سُنا دے مجھے داستانِ مدینہ
ہمیشہ میں سُنتا رہوں یا الٰہی — بیانِ نبیؐ داستانِ مدینہ
ہوئی جس کے باعث سے تخلیقِ عالم — ملے کاش مجھ کو وہ جانِ مدینہ
فرشتے بٹھاتے ہیں آنکھوں پہ اُسکو — وہ ذی رتبہ ہے مدح خوانِ مدینہ

رہیں ہند میں شاد و سرشار کیونکر
غلامِ نبیؐ عاشقانِ مدینہ

تفسیر قرآن مجید

(گذشتہ سے پیوستہ)

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ:- وہی (خدائے برتر) ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کچھ پیدا کیا جو زمین میں ہے پھر اس کے بعد آسمان کیطرف متوجہ ہوا اور سات آسمان تیار کردئے اور وہ ہر شے سے واقف ہے۔

تشریح الفاظ:- استوار۔ ارتفاع۔ بلند ہونا۔ قایم ہونا۔ متوجہ ہونا۔ ارادہ کرنا۔ تسویہ بنانا۔ تیار کرنا۔ ہموار کرنا۔ ٹھیک کرنا۔ اعتدال و استقامت۔ کسی شے کو بے عیب۔ بے نقص ٹھیک ٹھیک عملی صورت میں لے آنا۔ سما۔ بلندی۔ آسمان۔ آسمان کیا ہے اس کی حقیقت صرف خدائے دانا و بینا کو معلوم ہے جس نے اُسے اپنی دستِ قدرت سے بنایا۔ انسانِ ضعیف جسکی عقل محدود اور نظر محدود ہے اُسکی اصلی حالت اور حقیقت دریافت کرنے سے عاجز ہے۔ البتہ وہ چاہتا ہے کہ ہر شے کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرے۔ کیونکہ ہر شے کو دیکھ کر اُسکی حیرت زدہ عقل چون و چرا پکار اُٹھتی ہے یکھکا اور فلاسفے آسمانوں کے متعلق جو کچھ بلند پروازیاں دکھائیں وہ محض قیاسات پر مبنی ہیں۔ کوئی اُسے حدِ نظر کہتا ہے۔ کوئی اُسے ایک ایسا جسم مانتا ہے جسکا خرق و التیام (کھلنا اور بند ہونا) ناممکن ہے۔ غرض ہر شخص اپنی عقل کے مطابق رائے زنی کرتا ہے۔ مذہب اسلام میں آسمان و زمین کی خلقت کے متعلق جا بجا اشارے ہیں لیکن تفصیلات مذکور نہیں۔ کیونکہ اسلام کسی شے کی تحقیقات میں اتنی مصروفیت روا نہیں رکھتا کہ انسان گمراہ یا خدا سے غافل ہو جائے۔ وہ آسمان و زمین کے عرفان کو اتنا ضروری نہیں سمجھتا جتنا خدا کے عرفان کو۔ تاہم مذہبی تعلیم کے مطابق یقینی ہے کہ آسمان ہے۔ آسمانوں کی تعداد سات ہے۔ اور ان کے علاوہ ایک عرش و ایک کرسی بھی ہے جب یکھکے اقوال محض اٹکل۔ شک و وہم اور قیاس پر مبنی ہیں تو ہمارے لیے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ ہم انبیائے کرام کے ارشاد کو باور کریں اور اُنہوں نے جس طرح آسمانوں و زمینوں کی تفصیلات بیان کی ہیں اُنپر ایمان لائیں حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ پہلا آسمان زمرد سبز سے بنا ہے اور اُسکا نام رقیع ہے۔ دوسرا آسمان سیم سفید کا ہے اور اُسکا نام ارقلون ہے تیسرا آسمان یاقوت سرخ کا ہے اور اُسکا نام قیدوم ہے۔ چوتھا آسمان سفید موتی کا ہے اور اُسکا نام ماعون ہے۔ پانچواں آسمان زبرجد کا ہے اور اُسکا نام وقار ہے چھٹا آسمان یاقوت زرد کا ہے اور اُسکا نام ونا ہے۔ ساتواں آسمان نور بخشاں کا ہے اور اُسکا نام عرویا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تفسیر:- اِس سے پہلی آیت کریمہ میں ارشاد ہوتا تھا کہ تم لوگ ذاتِ الٰہی کا کیونکر انکار کرتے ہو جبکہ وہ تمکو عدم سے وجود میں لایا اور پھر وجود سے عدم میں پہونچائیگا اور اسکے بعد پھر ایک دفعہ زندگی عطا کریگا۔ پس جو خدائے برتر ایسا قادر اور توانا ہے اور جسنے اپنے کمال فضل و کرم سے تمہیں خلعتِ وجود کے ساتھ عزت بخشی ہے اُسکی ہستی واجب سے کیونکر انکار کیا جا سکتا ہے۔ اب اس آیت مبارکہ میں اسی ہی خیال کو اور زیادہ تقویت دیکر حکم ہوتا ہے کہ تم ہستی خداوندی کا کیونکر انکار کر سکتے ہو۔ وہ تو ایسا قادرِ مطلق اور مہربان و شفیق معبود ہے کہ اُس نے تم کو زمین کی تمام کائنات بخشدی ہے۔ زمین اُس نے جو کچھ پیدا کیا ہے وہ تمہارے لیے پیدا کیا ہے۔ یہ وسیع سمن تمہارے لیے ہے جسپر تم سرپٹک عمارتیں بناتے ہو۔ چلتے پھرتے ہو اور اُس سے طرح طرح کے فائدے اُٹھاتے ہو۔ یہ باغ و راغ اور لالہ و گل اپنی ہزاروں رنگینیوں اور بہاروں کے ساتھ تمکو عطا کر دئے گئے ہیں جنسے تم اپنے دماغ کو معطر اور روح کو شگفتہ کرتے ہو۔ زمین کی تمام پیداوار جسپر تمہاری زندگی کا مدار ہے صرف تمہارے لیے پیدا کیگئی ہے۔ لعل و گہر سیم و زر اور صدہا قیمتی اشیا جو تمہاری آسائش اور آرائش میں کام آتی ہیں قدرت کاملہ نے عطیۃً تمہیں جو اُس نے تم کو عطا کیا ہے۔ الغرض مشیت نے زمین میں جو کچھ پیدا کیا ہے اور قدرت کاملہ نے اِس صفحہ پر جو کچھ گلکاریاں کی ہیں وہ صرف تمہاری دلچسپی دلبستگی اور آسایش و استعمال کے لیے ہے۔ پس جو خدا ایسی عظمت اور قدرت والا ہو اور اپنے بندوں پر ایسا شفیق و مہربان ہو وہ ہر طرح کی ستائش و پرستش کا سزاوار ہے۔ اُسکی ہستی سے انکار کرنا انتہائی کج فہمی اور اُسکی نوازشوں کا معترف نہ ہونا حد درجہ کی ناشکری ہے۔ اُس نے اپنے بندوں کو اگر ایسی نعمتیں عطا کی ہیں اور اتنی بڑی زمین کے جزو و کل کا مالک بنا دیا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ اُس کے خزانۂ غیب میں کسی بات کی کمی نہیں۔ اگر وہ کسی کو تمام آسمان و زمین دیڈالے تو اُس کے خزائن قدرت میں اتنی کمی بھی واقع نہیں ہو سکتی جتنی سمندر میں ایک قطرہ کم ہو جانے سے اُسکی عظمت و سطوت اور طاقت و قدرت کا اندازہ دشوار ہے۔ دیکھو جب اُس نے آسمان کی طرف توجہ کی تو سات آسمان بنا کر کھڑے کر دئے جنمیں کوئی عیب نہیں۔ کوئی نقص نہیں۔ بہتر سے بہتر۔ بالاتر سے بالاتر۔ اتنی وسیع اور ایسی رفیع۔ پھر مہر و ماہ اور درخشاں ستاروں سے آراستہ۔ پس جس ذات پاک میں ایسی قدرتیں موجود ہیں اور جسکی صنعت کاملہ کا یہ عالم ہے اُس کے انعامات کا کیا کہنا جسکا جواب بے مثال اور جلیل القدر وہ بادشاہ ہے ویسی ہی شاندار اُسکی فیاضیاں ہیں۔ اور یہ سب کچھ کیوں نہ ہو۔ وہ ہر شے کی حقیقت سے بخوبی واقف ہے۔

اِس آیت کریمہ سے یہ بات عیاں ہے کہ انسان اس دارِ فانی میں ایک مہمان مختار کی حیثیت رکھتا ہے اِس گھر میں جو کچھ ہے وہ اُسی کے لیے ہے۔ جہاں چاہے جائے جہاں چاہے قیام کرے اور جس چیز کو چاہے استعمال کرے۔ کیونکہ جب دنیا میں جو کچھ ہے سب اُس کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ ہر شے کو اپنے استعمال میں لا سکتا ہے اور ہر چیز اُس کے لیے جائز ہے۔ لیکن انسان کی حالت اس بھرے گھر میں اُس مہمان کے مانند ہے جسے میزبان اپنا گھر سپرد کر دے لیکن وہ گھر کے جغرافیہ اور موجودات سے ناواقف ہو۔ وہ یہ نہ جانتا ہو کہ کونسی چیز کسطرح اور کب اور کیونکر استعمال کیجائے۔ اس لئے میزبان کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مہمان کو تمام نشیب و فراز سے آگاہ کر دے۔ اور بتا دے کہ یہ صورت مضر اور یہ طریقہ مفید ہے تاکہ مہمان اپنی ناواقفیت کی بنا پر عیش و راحت کے بجائے تکلیف و مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائے۔ پس خدائے مہربان نے یہ فرمانے کے باوجود کہ زمینوں میں جو کچھ ہے وہ ہمنے تمہارے لئے پیدا کیا اور جواز عام کی سند عطا کرنیکے باوصف حلال و حرام کی قید لگا دی تاکہ ہم اِن قدرتی نعمتوں سے فائدہ اُٹھانیکی جگہ اپنے آپکو نقصان نہ پہونچالیں۔ لیکن ان قیود سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ دنیا کی ہر چیز

ہمارے ہاں سب کچھ ہوتا ہے مگر اعتدال کا فقدان ہے۔ کوئی چیز ہمارے کام آتی ہے مگر ہم اُسے استعمال کرنے میں افراط و تفریط سے کام لیتے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنے مذہب کی ہر چیز کے متعلق افراط و تفریط سے کام لیتے ہیں۔ (ایڈیٹر) (ادارہ کا مضمون نگار کے خیالات سے متفق ہونا ضروری نہیں)

شرح مثنوی مولانا رومؒ

(گذشتہ سے پیوستہ)

گفت آنگہ آں حکیم باصواب آں کنیزک را کہ رستی از عذاب

ترجمہ:- صائب الرائے حکیم نے پسر کنیز سے کہا کہ اب تو نے عذاب سے مخلصی پائی

گفت دانستم کہ رنجت چیست زود در علاجت سحرہا خواہم نمود

ترجمہ:- کہا کہ میں تیرے درد کھ سے واقف ہوگیا۔ میں جلد تیرے علاج میں انتہائی کوشش کروں گا۔

شاد باش و ایمن و فارغ کہ من آن کنم با تو کہ باران با چمن

ترجمہ:- خوش رہ بے خوف رہ اور مطمئن رہ کیونکہ میں تیرے ساتھ وہ سلوک کرونگا جو بارش چمن کے ساتھ کرتی ہے۔

من غم تو میخورم تو غم مخور بر تو من مشفق ترم از صد پدر

ترجمہ:- میں تیرا غمخوار ہوں تو غم نہ کھا میں باپ سے بڑھ کر تجھ پر مہربان ہوں۔

لغات:- آنگہ - اُسوقت۔ صواب - ٹھیک۔ درست۔ عذاب - درد۔ دکھ۔ رنج - بیماری۔ غم۔ درد دکھ۔ سحر جادو۔ (ایسی کوشش جو جادو کی طرح زود اثر اور تیر بہدف معلوم ہو۔ ایمن (امالۂ آمن) بے خوف۔ امن میں۔

مطلب:- جب طبیب غیبی کو کنیز کی زبانی اُسکا حال معلوم ہوگیا اور یہ پتہ چل گیا کہ وہ سمرقند کے ایک زرگر پر فریفتہ ہے تو اُس نے نہایت دلداری اور دلجوئی کے ساتھ اُس سے کہا کہ اب تم مایوس اور اُداس نہ ہو۔ میں تمہاری بیماری سے واقف ہوگیا ہوں۔ میں جلد سے جلد تمہارا علاج کرتا ہوں۔ میرا علاج ایسا مؤثر اور تیر بہدف ہوگا کہ تم اُسے جادو سمجھوگی۔ تم سمجھ لو کہ بس اب تمہیں غم سے نجات مل گئی۔ میں تمہاری غمخواری کے لیئے آمادہ ہوگیا اور تم دیکھوگی کہ میں باپ سے بڑھ کر تمہارے ساتھ شفقت و مہربانی کا سلوک کرونگا پس اب تم غم نہ کھاؤ اور اپنے دل کو خوش رکھو۔

ہاں وہاں ایں راز را پاکس مگوئ گرچہ شاہ از تو کند بس جستجوئے

ترجمہ:- ہاں مگر یہ راز کسی سے کہنا نہیں۔ بادشاہ کیسا ہی اصرار کرے (لیکن تم خاموش رہنا)

مطلب:- طبیب غیبی نے اچھی طرح تسلی دیکر ارشاد فرمایا کہ میرے تمہارے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے اور یہ بات کہ تمہیں سمرقند کے زرگر سے محبت ہے کسی سے کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ بادشاہ کیسا ہی اصرار کرے اور تم سے کرید کرید کر پوچھے لیکن تم اسے مخفی رکھنا۔

چونکہ اسرارت نہاں در دل شود آں مرادت زود تر حاصل شود

ترجمہ:- اگر تیرے راز دلمیں چھپے رہیں تو تیری مراد جلد تر حاصل ہوگی۔

لغات:- اسرار - (جمع سر) راز

مطلب:- طبیب غیبی نے کنیز کو ہدایت کی کہ یہ راز کسی سے بیان نہ کرنا اب مولانا ضمناً اخفائے راز کے فوائد بیان کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے راز چھپانیکی کوشش کرو۔ اپنے منصوبوں اور ارادوں کو کسی پر ظاہر نہ کرو۔ تو تمہاری مراد جلد سے جلد پوری ہو - مولانا کا یہ ارشاد بعض احادیث نبوی کے مطالب پر مشتمل ہے۔ چنانچہ خود ہی اگلے شعر میں اسکی توضیح فرماتے ہیں۔

گفت پیغمبر ہر آں کو سر نہفت زود گردد با مراد خویش جفت

ترجمہ: حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص راز کو مخفی رکھتا ہے وہ بہت جلد اپنی مراد پالیتا ہے۔

مطلب:- فرماتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنا راز مخفی رکھتا ہے وہ اپنے مقصد میں بہت جلد کامیاب ہوجاتا ہے غالباً اس شعر میں اِن احادیث مقدسہ کی طرف اشارہ ہے کہ من کتم سرہ حصل امرہ (جس نے اپنا راز چھپایا اُسکا کام بنگیا) استعینوا علی انجاح الحوائج بالکتمان (اخفائے راز کی مدد سے مقاصد میں کامیابی حاصل کرو۔)

دانہا اندر زمیں پنہاں شود بعد ازاں سرسبزی بستاں شود

ترجمہ:- (پہلے) دانے زمین میں پوشیدہ ہوتے ہیں پھر کہیں باغ کو سرسبزی حاصل ہوتی ہے۔

لغات:- بُستان (مخفف بوستان) خوشبو کی جگہ - باغ۔

مطلب:- اخفائے راز اور اُس کے فوائد کے متعلق مولانا مثال دیتے ہیں کہ دیکھو جب دانہ کچھ دنوں زمین میں مدفون و مخفی رہتا ہے تو اُسمیں روئیدگی پیدا ہوتی ہے اور پھر وہ نشو و نما پاکر باغ کی سرسبزی اور رونق کا باعث بنتا ہے اگر دانہ زمین میں نہ چھپے تو وہ چند روز کے بعد ایک دلفریب پودے کی صورت اختیار نہیں کرسکتا اسی طرح راز جب تک دلمیں چھپا یا نہ جائے اُسوقت تک اُس کا ثمرہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

زر و نقرہ گر نبودندے نہاں پرورش کے یافتندی زیرکاں

ترجمہ:- اگر سونا چاندی زمین میں چھپا ہوا نہ ہوتا تو اُسے کان میں پرورش کا موقع کیونکر ملتا۔

لغات:- زر - سونا۔ نقرہ - چاندی۔

مطلب:- اخفائے راز کی تائید میں یہ دوسری مثال ارشاد فرماتے ہیں۔ یعنی اگر سونا چاندی زمین میں عرصہ تک مدفون نہ رہتے اور اُنہیں نشو و نما پانے سے قبل جبکہ وہ ابتدائی منزلوں میں تھے کوئی زمین سے نکال لیتا تو اُنکو پڑھنے اور ایسی قیمتی صورت اختیار کرنے کا موقع کیونکر ملتا۔ (از مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر)

شرح دیوان حافظ رح

(گذشتہ سے پیوستہ)

دست ماہ و مہر بر بند د نحسن ماہ بے مہرم چو بر بندد نقاب

ترجمہ:- ماہ و مہر حسن سے (مرعوب ہوکر) دست بستہ ہو جاتے ہیں جب ہمارا ماہِ بے مہر (محبوب نامہربان) نقاب الٹتا ہے۔

لغات:- دست بستن - بے بس کرنا - مطیع کرنا -

مطلب:- ہمارے محبوب کے حسن کا اگرچہ وہ نامہربان ہے یہ عالم ہے کہ جب وہ نقاب اُلٹتا ہے تو ماہ و مہر بے حقیقت ثابت ہوتے ہیں اور اُن کا بے نور اور بے رونق ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے محبوب کا چہرہ اُن کے مقابلہ میں کیسا پر نور اور خوبصورت ہے - معنوی مطلب یہ ہے کہ جب طالب کو تجلیات قدس کا مشاہدہ ہوتا ہے تو ان جلوہ آرائیوں کے سامنے حسینان مجازی کا حسن و جمال بالکل بے حقیقت نظر آتا ہے - یا جب ذات کی تجلیات کا آغاز ہوتا ہے تو صفات کی گرم بازاری سرد ہو جاتی ہے -

از خیالم باز نشناسد کسے گر در آغوشش بہ بینم شب بخواب

ترجمہ:- مجھ میں اور خیال میں کوئی تمیز نہ کر سکے اگر کسی دن رات کو میں یہ خواب دیکھ لوں کہ وہ میری آغوش میں ہے -

لغات:- خیال - صورت - موہوم -

مطلب:- اگر خواب کے عالم میں ہی مجھے وصال کی دولت میسر آجائے تو یہ سرمستی و بیخودی میری حالت میں اس قدر انقلاب پیدا کر دیگی کہ میری مادی اور جسمانی ہستی فنا ہو جائیگی اور پھر یہ فیصلہ دشوار ہوگا کہ میں عالم خیال کا ایک نقطۂ موہوم ہوں یا عالم مثال کی ایک ہستی

از برائے بادہ مے باید زدن محتسب را حد بے حد و حساب

ترجمہ:- شراب کے لیے محتسب کو بے حد اور بے حساب سزا دینی چاہیئے -

لغات:- بادہ - شراب - محتسب - کوتوال - نگراں - وہ عہدیدار جو امور شرعیہ کی نگرانی کرے - حد - سزا بشرعی سزا - حد - انتہا -

مطلب:- محتسب ہمارے پیچھے پڑا ہوا ہے اور ہمیں شراب سے روکتا ہے پس محتسب کی اس حرکت پر اُسے بے حد اور بے حساب سزا دینی چاہیئے - معنوی مطلب یہ ہے کہ اُن ظاہر بیں اور ظاہر پرست لوگوں کو کافی سزا ملنی چاہیئے جو باطنی دنیا سے بے خبر ہماری روحانی سرمستی اور عرفانی بیخودی پر معترض ہیں - اگرچہ خواجہ صاحب کا مقصد تو نہ ہوگا لیکن شعر کا یہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ محتسب کو چاہیئے کہ شراب کی بنا پر بے حد اور بے حساب سزا دے -

سوز مستاں گر بداند محتسب در دم از مے شاں زند بر آتش آب

ترجمہ:- اگر محتسب مستوں کے سوز دل سے واقف ہو تو اس آگ پر پانی کی بجائے شراب کے چھینٹے دے -

مطلب:- محتسب بادہ نوشوں کے ساتھ جو بد سلوکی کر رہا ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اُن کے اندرونی حالات سے ناواقف ہے - اگر اُسے معلوم ہو کہ مستوں کے دلمیں کیسی آگ لگی ہے تو وہ خود بھی اس آگ کو بجھانے کے لیئے پانی کی جگہ شراب استعمال کرے - معنوی مطلب یہ ہے کہ اگر ظاہر بیں لوگ بادۂ عرفاں کی سرمستیوں اور باطنی مشاہدات و جلووں سے آگاہ ہو جائیں تو کبھی نکتہ چینی کی جرأت نہ کریں بلکہ وہ بھی اسی کے خواہشمند ہوں کہ منجملۂ سرمدی کے اِن بیخوانوں کی وارفتگی اور خود فراموشی میں کمی نہ واقع ہو -

حافظا وعظ و نصیحت گو مکن ترک ترکان خطا نبود صواب

ترجمہ:- اے حافظ کہدو کہ وعظ اور نصیحت نہ کریں - کیونکہ خطا کے معشوقوں کو ترک کر دینا اچھی بات نہیں -

لغات:- ترک - چھوڑنا - تُرک - معشوق - خطا - یا ختا - ترکستان اور چین کے درمیان ایک شہر کا نام ہے جس کے باشندے اپنے حسن و جمال میں خاص امتیاز رکھتے ہیں - صواب - ٹھیک - درست - اچھا -

مطلب:- اے حافظ واعظوں اور نصیحت کرنے والوں سے کہدو کہ وہ اپنے وعظ و نصیحت سے ہمیں معاف رکھیں - یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ خطا کے معشوقوں کو چھوڑ دیا جائے - (خطا اور صواب میں جو شاعرانہ لطافت ہے وہ ظاہر ہے اور شاید یہی اس مضمون کی آفرینش کا باعث ہوئی ہے)

غزل

تعالی اللہ چہ دولت دارم امشب کہ آمد ناگہاں دلدارم امشب

ترجمہ:- اللہ اللہ آج رات کو میں کیسی دولت کا مالک ہوں کیونکہ آج رات کو یکایک میرا محبوب آپہونچا ہے -

لغات:- تعالی اللہ - اللہ بزرگ و برتر ہے - اللہ اللہ - سبحان اللہ - زہے قسمت

مطلب:- عاشق کے لیئے اس سے بڑھ کر اور کیا دولت ہوگی کہ اُسے وصال کی شادکامی نصیب ہو اور پھر وہ بھی شب کو ناگہاں - پس خواجہ صاحب جو شب کے کسی حصہ میں تجلیات باری سے فیضیاب یا معشوق مجازی کی آمد ناگہاں سے شادکام ہوئے ہیں اپنی خوش قسمت پر اظہار مسرت کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اللہ اللہ میں آج کیسا خوش نصیب اور کیسی دولت سے مالا مال ہوں کہ میرا محبوب یکایک مجھسے آملا ہے -

(باقی آئندہ)

(از مولانا سید ظہور احمد صاحب چھاپہ تبر)

شرح گلستان

(گذشتہ سے پیوستہ)

چند انگہ پاسے از شب در گذشت

ترجمہ:- جب کچھ رات گزری

قرص خورشید در سیاہی شد یونس اندر دہان ماہی شد

ترجمہ:- خوب تاریکی چھاگئی (آفتاب کی ٹکیا سیاہی میں چھپ گئی۔ یونس مچھلی کے مونہہ میں چلا گیا)

لغات:- قرص - ٹکیا۔ روٹی۔ یونس - حضرت یونس علیہ السلام خدا کے پیغمبر۔ جماعت کی سرکشی سے تنگ آکر ترک وطن پر مجبور ہوئے۔ سفر میں آپ کو ایک مچھلی نگل گئی۔

مطلب:- آفتاب کی ٹکیا سیاہی میں ایسی ڈوب گئی جیسے حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے تھے۔ مدعا یہ ہے کہ بالکل رات ہوگئی۔ بعض شارحین کے نزدیک ان دونوں مثالوں سے مراد یہ ہے کہ چوروں کا گروہ نیند میں غرقاب ہوگیا۔ بہرحال جب ایسا ہوا تو۔

مردان دلاور از کمیں گاہ بدر جستند و دست یکان یکان بر کتف بستند، بامداد ان بدرگاہ ملک حاضر آوردند ہمہ را بکشتن فرمود۔ اتفاقاً دراں میاں جوانے نو میوۂ عنفوان شبابش نو رسیدہ و سبزۂ گلستان عذارش نو دمیدہ۔

ترجمہ:- بہادر سپاہی اُن مقامات سے جہاں وہ تاک لگائے بیٹھے تھے ایک دم نکل پڑے اور ایک ایک کرکے سب کو باندھ لیا۔ صبح کو بادشاہ کے دربار میں اُنہیں حاضر کیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ سب کو قتل کر دیا جائے۔ اتفاق سے اِس گروہ میں ایک جوان بھی تھا بالکل نوخیز اور سبزہ آغاز۔

لغات:- یکان یکان - ایک ایک۔ ایک ایک کرکے۔ کتف - شانہ (دست بر کتف بستند - شانہ پر ہاتھ باندھ دیئے) بامداد - سحر صبح - اتفاقاً (اتفاق متفق ہونا۔ ایرانی - ایک الف کا اضافہ کرکے ناگاہ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں) اتفاق سے۔ ناگہاں۔ عنفوان ہر شے کا ابتدائی حصہ۔ جوانی کی ابتدا۔ (میوۂ عنفوان شبابش نو رسیدہ۔ اُسکی جوانی کے آغاز کا میوہ ابھی نو رس تھا یعنی پختگی کو نہیں پہونچا تھا) عذار۔ رخسار۔ گلستان عذارش نو دمیدہ۔ اُس کے رخساروں کے باغ کا سبزہ اُگا ہی تھا)

مطلب:- جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا اور چوروں کا گروہ گہری نیند میں غافل ہوگیا تو مردان دلاور اپنی کمینگاہوں سے نکلے اور یکایک موقع پر پہونچکر سب کو باندھ لیا۔ صبح کو یہ جرائم پیشہ جماعت بادشاہ کے حضور میں پیش ہوئی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ سب کو قتل کر دیا جائے۔ اتفاق سے اس گروہ میں ایک نوجوان بھی تھا جس نے ابھی ابھی نوجوانی کی منزل میں قدم رکھا تھا اور رخساروں پر سبزہ کا آغاز ہوا ہی تھا۔

یکے از وزیران پائے تخت ملک را بوسہ داد و در بشفاعت بر زمین نہاد و گفت ایں پسر ہمچناں از باغ زندگانی برخوردہ است و از ریعان جوانی تمتع نیافتہ۔ توقع بکرم و اخلاق خداوندی آنست کہ بہ بخشیدن خونِ او بر بندہ منت نہد۔

ترجمہ:- ایک وزیر نے تخت شاہی کو بوسہ دے کر نہایت ادب کے ساتھ سفارش کی اور عرض کیا کہ اس لڑکے نے تو ابھی زندگی کا کچھ بھی لطف حاصل نہیں کیا اور اپنی نوجوانی سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا ہے۔ مجھے حضور کے اخلاق و کرم سے امید ہے کہ اُس کا خون معاف کرکے مجھ پر احسان فرمائیں گے۔

لغات:- ہمچناں - ویسے ہی۔ ابھی تو۔ ریعان - بہتر ہر شے۔ بہترین حصۂ شباب نوجوانی۔ تمتع (از متاع) فائدہ اٹھانا۔ توقع - امید۔

مطلب:- دربار کے وزراء میں سے ایک وزیر کو اس لڑکے کی حالت پر ترس آیا۔ اُس نے آداب شاہی کے مطابق پایۂ تخت کو بوسہ دیا اور پھر مؤدبانہ سر جھکا کر بادشاہ سے عرض کیا کہ اس لڑکے نے تو ابھی دنیا میں کچھ نہیں دیکھا ہے۔ اور اپنی نوجوانی سے ذرا بھی لطف نہیں اُٹھایا ہے جہاں پناہ! اسے بخشدیں تو مجھ پر بہت احسان ہوگا۔ مجھے شاہانہ اخلاق و مہربانی سے امید ہے کہ میری درخواست قبول فرمائی جائیگی۔

ملک روئے ازیں سخن در ہم آورد و ناموافق رائے بلند مش نیامد و گفت

ترجمہ:- بادشاہ کو یہ بات ناگوار گزری اور اُس کی بلند رائے اس سے متفق نہ ہوئی اُس نے کہا۔

لغات:- روئے در ہم آوردن - ناخوش ہونا۔

پرتو نیکاں نہ گیرد آنکہ بنیادش بد است تربیت نااہل را چوں گردگان بر گنبد است

ترجمہ:- جسکی بنیاد بری ہے وہ نیکوں کی روشنی اختیار نہیں کرتا۔ نااہل کی تربیت ایسی ہے جیسے گنبد پر اخروٹ۔

لغات:- پرتو - عکس۔ روشنی۔ طرز۔ نااہل - نالایق جسمیں اہلیت نہ ہو۔ گردگان اخروٹ۔ کوئی گول چیز۔

مطلب:- بادشاہ وزیر کی درخواست سے ناخوش ہوا کیونکہ وہ بڑا تجربہ کار اور دانشمند تھا۔ وزیر کی رائے سے اُسکی رائے متفق نہیں ہوئی اور اُس نے یہ شعر پڑھا کہ جس شخص کی اصل اور بنیاد اچھی نہ ہو وہ اچھی آدمیوں کا طریقہ اختیار نہیں کر سکتا جو لوگ اہلیت نہیں رکھتے اُنکی تربیت بے سود ہے جسطرح کسی گنبد پر اخروٹ نہیں ٹھہر سکتا اُسی طرح ایک نااہل اور نالایق آدمی کے دل میں اچھے خیالات نہیں ٹھہر سکتے۔

(مرتبہ سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر)

واردات قلب

قضا و قدر کی بے نیازی اور بے حسی دیکھو۔ امیر و غریب اور شاہ و گدا میں کوئی امتیاز نہیں۔ سیلاب جب بڑھتا ہے تو مظفر الدولہ کی محلسرا دیکھتا ہے نہ ایک بیکس بیوہ کا خستہ خانہ۔ زلزلہ جب آتا ہے تو ایوان شاہی کے کنگرے بھی اُسی طرح جنبش میں آتے ہیں جسطرح کاشانۂ گدائی کے ستون۔ آندھیاں جب چلتی ہیں تو شبستان عشرت کی کافوری شمع اور سیاہ خانۂ غربت کے جاں بلب چراغ میں کوئی امتیاز نہیں کرتیں۔ سرد مرض جب سفاکی پر آمادہ ہوتے ہیں تو نہ جوانی پر اُنہیں ترس آتا ہے نہ بچوں کی ناتوانی پر۔ آہ ہمیں اس بے نیازی سے مقابلہ کرنا ہے۔ اس کے لیئے ہمیں پتھر کا کلیجہ چاہیئے۔ اس کے لیئے ہمیں بڑے عزم و ہمت کی ضرورت ہے۔ اس کے لیئے ہمیں ایک ایسا دل مطلوب ہے جو درد کی نشتر زنی پر بیقرار نہ ہو اور ایک ایسی آنکھ درکار ہے جو غم کا مجسمہ دیکھے مگر اشکبار نہ ہو۔

صلاحیت اور استعداد کے لحاظ سے کائنات کی کوئی چیز ہیچ اور ناچیز نہیں۔ ہر ذرہ میں آفتاب ہر قطرہ میں دریا اور ہر سنگریزہ میں ہمالہ بننے کی طاقت موجود ہے۔ البتہ مشیت کی توفیق اور حالات کی مدد درکار ہے۔ کاغذ کے ایک پرزہ پر غور کرو کیسا بے حقیقت اور ناقابل التفات ہے لیکن اگر اُس پر تمہارے محبوب کی تحریر ہو؟ پھر تم اُسے آنکھوں سے لگاؤ گے۔ اور کوشش کرو گے کہ پہلو چیر کر دل میں رکھ لو۔ اگر اُس پر ایک مصور نے قلمکاریاں کی ہوں؟ تو فن کے قدر دان اُس کے لیئے سیکڑوں روپے صرف کر دینگے۔ لکڑی کے ایک ٹکڑے کو دیکھو۔ کسی باورچی کے پاس جا پڑے تو وہ اُسے چولھے میں پھونک کر تمام فطرتی استعدادوں کو فنا کر دیگا لیکن اگر تقدیر اُسے حرفتی دست بازو تک پہونچا دے تو ارزاروں کی چند جنبشیں اُسے شاہی ایوانوں کے لیئے باعث رونق بنا دینگی۔ یہی حالت تمہارے دل کی ہے۔ گویا وہ کاغذ کا ایک پرزہ ہے اگر تم اُس کی طرف سے بے پروائی کر دگے تو حرص و ہوا کی آندھیاں اُسے نجاستوں میں پھینک دینگی لیکن اگر تم اُسے گلکاری کیلئے آمادہ ہوگئے تو وہ قدرت کے نگارخانے میں کافی وقعت حاصل کرے گا۔ گویا وہ لکڑی کا ایک ٹکڑا ہے۔ اب یا تم اُسے نفس پرستیوں کی آگ میں پھونک دو اور یا نفس کشی کی بدولت اُسے اتنا قیمتی بنالو کہ ملوٹے کی مقدس شاخیں اُس پر رشک کریں۔

انسان بے صبرہے۔ بے صبری کی وجہ سے وہ ہمیشہ فوری فوائد کا آرزومند رہتا ہے۔ وہ نقد کو اُدھار پر اور امروز کو فردا پر ترجیح دیتا ہے۔ یہی بے صبری دین و دنیا کی بربادی کا باعث ہو جاتی ہے۔ ایک نوجوان اپنی تعلیم میں مصروف ہے اگر اُس نے صبر سے کام لیا اور تعلیم کو آخری منزل تک پہونچا دیا تو زندگی کا باقی حصہ آسائش و نیکنامی کے ساتھ بسر کریگا لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ وہ درمیانی منزل تک پہونچکر اُکتا جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ محنت کا ثمرہ مجھے ابھی مل جائے۔ فوری مفاد کیسا ہی بے حقیقت ہو لیکن وہ اُسپر قناعت کرکے اپنے درخشاں مستقبل کو تاریک بنا دیتا ہے۔ ہزارہا انسان جو دنیا کی ترکتازیں واماندہ اور ناکام ہیں اُن کی ناکامی اور واماندگی کا یہی سبب ہے کہ اُنہوں نے پختگی کا انتظار نہیں کیا اور پکے پھلوں پر ٹوٹ پڑے۔ یہی بے صبری آخرت کی ناکامی کا باعث ہوتی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ دنیا چند روزہ ہے۔ فنا ہے اس کے رنج و راحت کو بقا نہیں اور کسے معلوم نہیں کہ دنیا کے بعد جو عالم آنیوالا ہے وہ جاودانی ہے اور غیر محدود لازوال ہے لیکن اس علم و یقین کے باوجود بے صبر انسان دنیا کو عقبیٰ پر ترجیح دینے کے لیئے آمادہ ہوجاتا ہے۔ وہ دنیا کی عارضی مسرت کے مقابلہ میں عاقبت کے دائمی عذاب کا خیال نہیں کرتا۔ اور وہ دنیا کی عارضی تکلیف و محنت سے جسپر عقبیٰ کی سرمدی راحتیں موقوف ہیں اُکتا جاتا ہے۔ پس ہم کو چاہیئے کہ صبر کو اپنا شعار بنائیں بے صبری اور عجلت پسندی کو ترک کریں کیونکہ دارین کی فلاح و شادمانی صبر و استقامت پر موقوف ہے

بڑے بڑے میکموں اور ڈاکٹروں کے نام سُنکر اور اُن کے سائن بورڈ دیکھکر جنپر کئی کئی سطروں میں ڈگریوں کے حروف مرقوم ہوتے ہیں دل کو کیسا اطمینان ہوتا ہے کہ ان کی مسیحائی ہم کو موت سے بچالیگی یا کم از کم موت سے پہلے مرنے نہ دیگی لیکن جب عناصر کا اعتدال بہم ہوتا ہے۔ جب مرض طبیعت پر غالب آجاتا ہے جب کوئی تکلیف بیمار سے چین چھین لیتی ہے اور جب انسان زندگی کی آخری حدوں تک جا پہونچتا ہے جسکے بعد عالم ہو کے سوا کچھ نہیں اُسوقت معلوم ہوتا ہے کہ بے بسی اور بے چارگی میں مریض اور طبیب دونوں برابر ہیں۔ اُسوقت اندازہ ہوتا ہے کہ دور و سطریں آنے والے حروف خطابات حروف ہملہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ اُسوقت بیمار کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ مشیت کے مواج سمندر میں ایک پتہ کی طرح چلا جا رہا ہے اور معالجین دور ساحل پر کھڑے ہوئے اپنی اور اُس کی بے بسی کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔ ایسی خوفناک مثالیں جب انسان کے سامنے آتی ہیں اور جب سوء گرداب بلا کی گردشوں کا اتفاق ہوتا ہے تو حقیقت اُسکی سمجھ میں آجاتی ہے کہ ایک تھمتی ہوئی نبض کو اُسکی اصلی حرکت پر لانا۔ ایک مائل بسکون قلب کو دوبارہ متحرک کرنا۔ پتھرائی ہوئی آنکھوں کو از سر نو پر نور بنانا اور ایک بے جان قالب میں

نئی روح پھونکنا طبیبوں اور ڈاکٹروں کا کام نہیں بلکہ صرف اُس شافی مطلق کی مہربانی پر موقوف ہے جو مرض اور صحت دونوں پر حکمراں ہے۔

ایک تو یہ کہ آدمی سے بہ تقاضائے آدمیت کوئی گناہ سرزد ہو جائے لیکن ارتکاب گناہ کے بعد وہ نہایت نادم ہو۔ آئندہ کبھی اُسکا اعادہ نہ کرے اور بارگاہ ربوبیت میں سربسجود ہو کر معافی کا خواستگار رہو۔ امید ہے کہ خدائے مہربان ایسے گناہوں سے درگزر کرے گا اور اُن سے ایمانی قوتوں میں کوئی ضعف نہ پیدا ہوگا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ انسان گناہ پر گناہ کرے۔ جانتا ہو کہ یہ گناہ ہے لیکن پھر بھی اُس کا مرتکب ہوتا ہو۔ اِس صورت میں انسان فاسق و فاجر ہو جاتا ہے اور اُس کی ایمانی طاقت میں ضعف آجاتا ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہو اور قرآن و حدیث کے کھلے ہوئے احکام کے باوجود اُسے گناہ سمجھے۔ اپنی رائے سے حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے۔ ایسا شخص کافر ہو جاتا ہے اور قہر الٰہی کے فرشتے اُس سے تمام ایمانی قوتیں چھین لیتے ہیں۔ ایسے بہت سے گناہ جنکو جان بوجھ کر ہمنے اختیار کیا ہے۔ اور کبھی کبھی فرعونی اور نمرودی سرکشی بھی ہم میں پیدا ہو جاتی ہے اور ہم گناہ کو گناہ اور حرام کو حرام نہیں سمجھتے۔ ایسی حالت میں ہمیں خبر بھی نہیں ہوتی اور ہمارا ایمان ہم سے چھن جاتا ہے۔ اور بہشت کی فہرست سے ہمارا نام کاٹکر دوزخ کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے کیونکہ ہم کافر ہو جاتے ہیں۔ لیکن اِس تغیر کا ہمیں اتنا احساس بھی نہیں ہوتا جتنا ۱۱ کے رجسٹر میں درج ہو جانے سے ہمارا دل مضطرب ہو سکتا ہے۔ اگر شریعت کی اصطلاح ہمیں کافر کہتی ہے تو کہا کرے۔ ہم کفر سے کیوں ڈریں۔ تعزیرات ہند میں کوئی دفعہ نہیں جو کفر پر عائد ہو سکے۔ اور ایک لمحہ کے لئے ہمیں جرمانے یا سزا کا خوف دلا سکے۔ رہا دوسری دنیا کا خطرہ تو وہ اِس مصرع کے زبان پر آتے ہی کافور ہو جاتا ہے کہ "عاقبت کی خبر خدا جانے"

کسی دن جب تم عالم تنہائی میں بیٹھے ہو۔ رات کی خاموشی فضا پر طاری ہو اور ایک موم بتی تمہارے سامنے روشن ہو اُسوقت خیالات کو یکسو کر کے موم بتی پر نظر جماؤ اور غور کرو کہ یہی حالت تمہاری عمر کی ہے۔ جسطرح موم بتی کا ایک حصہ جل چکا ہے اور باقی تیزی کے ساتھ جل رہا ہے اسی طرح تمہاری عمر کا ایک حصہ گزر چکا ہے اور باقی تیزی کے ساتھ گزر رہا ہے جسطرح موم بتی کا جلا ہوا حصہ اب دنیا کی کوئی طاقت واپس نہیں لا سکتی۔ اِسیطرح تمہاری عمر کا گزرا ہوا حصہ اب تمہیں دوبارہ نہیں مل سکتا۔ موم بتی اور تمہاری عمر میں بڑی مشابہت پائی جاتی ہے لیکن ایک بات میں اختلاف ہے۔ یعنی موم بتی کی مدت حیات اور عرصۂ انتہا سے تم واقف ہو لیکن اپنی عمر کے متعلق تم کچھ نہیں جانتے۔ تم ہرگز نہیں بتا سکتے کہ تمہاری عمر میں اب ایک لمحہ باقی ہے یا ایک دن یا ایک ماہ یا ایک سال یا ایک صدی۔ ایسی حالت میں تمہاری زندگی اس اشکبار اور برف کی طرح پگھل کر تیزی سے فنا ہو جانیوالی موم بتی سے بھی زیادہ بے ثبات اور ناپائدار ہے۔ تاہم اُسکی زندگی کامیاب ہے اُسے بنانے والے نے جس مقصد سے بنایا تھا وہ تکمیل کو پہونچ گیا یعنی ابتک وہ درودیوار پر نور پاشی کرتی رہی اور جب تک وہ جلیگی تمہاری پتلیاں اُس سے روشنی کا اکتساب کرینگی۔ لیکن تم بتاؤ کہ تمہاری زندگی بھی کامیاب ہے؟ تم نے بھی اُن مقاصد کی تکمیل کی ہے جنکے لیئے تم دنیا میں آئے ہو؟ تم میں بھی ایک موم بتی کی طرح سوز و گداز اور اس سے بڑھ کر یہ کہ فیضان عام کا مادہ پایا جاتا ہے؟ تم بھی دوسروں کی ضیا بخشی کے لیئے اپنے آپ کو جلاتے ہو اور دوسروں کے فائدہ کے لیئے نقصان اُٹھاتے ہو؟

اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ تم کتے ہو وہ بے اختیار بھونکنے لگے گا اور اگر کسی سے کہا جائے کہ تم گدھے ہو تو وہ دولتیاں جھاڑنے پر آمادہ ہو جائے گا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہونے کے مغالطہ میں مبتلا ہے۔ بے شک انسان اشرف المخلوقات ہے مگر اُسے قدرت جب اپنی فطرتی استعدادوں کو اُبھارے اور لیاقت کو مغلوب کر کے اپنی ذات میں ملکی صفات پیدا کرے۔ ورنہ وہ ایک ادنیٰ جاندار سے بدتر ہے۔ خالق کائنات نے ہر نوع مخلوق کو ایک نہ ایک ایسا وصف عطا کیا ہے جو اُسی کے ساتھ مخصوص ہے اور دوسرے میں نہیں پایا جاتا مثلاً ایک گدھے میں جو سکینی اور بردباری پائی جاتی ہے وہ اُسی کا حصہ ہے۔ ایک گدھا باربرداری کی جو طاقت رکھتا ہے وہ ایک شیر میں نہیں پائی جاتی۔ اور اس لیئے یہ تسلیم کرنے میں کسے انکار ہو سکتا ہے کہ اس نقطۂ نظر سے گدھا شیر پر فوقیت رکھتا ہے۔ کتا نجس عین ہے لیکن اس عینی نجاست کے باوجود اُس میں وہ صفات عالیہ پائی جاتی ہیں جو سالہا سال کی ریاضت اور نفس کشی کے بعد بھی ایک درویش کو بدرجۂ کمال حاصل نہیں ہوتیں۔ اگر کسی انسان میں یہ اخلاق حمیدہ پیدا ہو جائیں تو وہ انسانیت کی بلند ترین منزل تک پہونچ سکتا ہے۔ کتے میں دس خصلتیں پائی جاتی ہیں جنکو درویشی کی روح کہنا چاہیئے (۱) وہ صحیح معنی میں فقیر ہے یعنی اُسکی ملکیت میں کچھ نہیں ہے۔ (۲) زمین اُس کا بچھونا ہے۔ (۳) اگر مالک اُسے مارتا ہے تو بھی وہ اُس کا در چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا۔ (۴) مالک اُسے جو کچھ دیتا ہے اُسپر راضی اور قانع ہے۔ (۵) وہ زیادہ تر خاموش رہتا ہے۔ (۶) اپنے مالک کے دروازہ کا محافظ ہے اور شب بیدار ہے (۷) اکثر اوقات بھوکا رہتا ہے (۸) مخلوق میں اُسکی کوئی عزت نہیں۔ ہر شخص اُسے حقیر سمجھتا ہے۔ (۹) دشمنوں پر جھپٹتا ہے اور دوستوں سے تعارض نہیں کرتا۔ (۱۰) جب وہ مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا۔

(مولانا سید طہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر)

کلمات الرسول

(ایڈیٹر رسالہ اسوۂ حسنہ)

(۱) کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے جس کی جیسی نیت ہوگی اس کو ویسا ہی پھل ملیگا۔

(۲) حیا ایمان کی ایک بڑی شاخ ہے یعنی ایماندار آدمی میں شرم ضرور ہوتی ہے۔

(۳) مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ (قول و فعل) سے دوسروں کو رنج نہ پہونچے اور مومن وہ ہے جس سے سب کی جان و مال کو امن ہو۔

(۴) کامل ایمان والا وہی ہے جو خدا واسطے دوستی اور خدا واسطے دشمنی رکھے اور جو کچھ دے خدا واسطے دے اور جہاں نہ دے وہ نہ دینا بھی خدا واسطے ہو یعنی نیک کام والوں سے ملے اور بدکاروں سے بچے اور اچھے کام میں دے اور بُرے کام میں نہ دے۔

(۵) جو امانت دار نہیں وہ ایماندار نہیں اور جو اپنی بات پر قایم نہیں وہ دیندار نہیں

(۶) جو نیک کام کرنے سے خوش اور بُرے کام سے رنجیدہ ہو تو جان لینا چاہئے کہ وہ ایمان والا ہے۔

(۷) اسلام میں وہی لوگ داخل ہیں جو نرمی سے بات کرتے ہیں۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ مصیبت میں بیدل ہو کر گھبراتے نہیں۔ آنے والی مصیبت سے مضطرب و پریشان نہیں ہوتے اور سخاوت کرتے ہیں اور تمام مسلمانوں میں افضل وہ ہیں جنکی گفتار و کردار سے کسی کو نقصان نہ پہونچے اور تمام ایمان والوں میں افضل وہ ہیں جنکی عادتیں نیک ہوں۔

(۸) افضل ایمان کا مرتبہ آدمی کو اسوقت ملتا ہے جب خدا واسطے محبت اور خدا واسطے عداوت ہے اور ہر دم اللہ کا نام زبان پر ہو اور یہ مرتبہ اسوقت حاصل ہوتا ہے جب اپنا فائدہ دوسروں کے فائدہ میں اور اپنا نقصان دوسروں کے نقصان میں سمجھ کر عمل کرے۔

(۹) زنا کا حرام کرنے میں اور چوری کرنے میں اور شرابی شراب پینے میں اور قاتل قتل کرنے میں ایمان والا نہیں ہوتا۔

حصول معاش

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے اُٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیشے کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی کہ درزی کا کام۔ آپ نے فرمایا اگر تو راستی سے یہ کام کرے تو بہت اچھا ہے۔ قیامت کے دن تو ادریسؑ پیغمبر علیہ السلام کے ہمراہ بہشت میں جائیگا۔ پھر ایک اور آدمی نے اُٹھ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیشے کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تو کیا کام کرتا ہے؟ اس نے عرض کی کھیتی باڑی۔ آنجناب نے فرمایا یہ بہت اچھا کام ہے۔ اسواسطے کہ یہ کام ابراہیم علیہ السلام کا تھا۔ یہ مبارک اور فائدہ مند کام ہے۔ خداوند تعالےٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے مجھے برکت دیگا اور قیامت کے دن بہشت میں تو ابراہیمؑ کے نزدیک ہوگا پھر ایک اور آدمی نے اُٹھ کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی رائے میں میرا پیشہ کیسا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تو کیا کام کرتا ہے، اس نے عرض کی کہ میرا کام تعلیم ہے۔ آپ نے فرمایا تیرے کام کو خداوند تعالےٰ بہت ہی اچھا جانتا ہے۔ اگر تو خلقت کو نصیحت کرے گا تو قیامت کے دن مہتر خضر علیہ السلام کا ساثواب تجھے ملیگا۔ اور اگر تو عدل کریگا تو آسمان کے فرشتے تیرے لئے معافی کے خواستگار ہونگے پھر ایک اور آدمی نے اُٹھ کر عرض کی یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیشے کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی کہ سوداگری۔ آنحضرت نے فرمایا اگر تو راستی سے یہ کام کریگا تو بہشت میں پیغمبر کا ہمراہی ہوگا۔

پھر فرمایا کہ روزی کمانیوالا خدا کا دوست ہوتا ہے لیکن اسے چاہئے کہ نماز ہر وقت ادا کرے۔ اور شریعت کی حد سے قدم باہر نہ رکھے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ ایسا روزی کمانے والا خدا کا پیارا ہے اور خدا کا صدیق ہے۔

(ماخوذ)

شیطان کو کیوں پیدا کیا

ہاں شیطان کے وجود میں ایک فلسفیانہ راز بھی موجود ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر انسان کی سرشت خیر محض ہوتی ہے۔ اور اُسکی طبیعت کلیتہً خیر ہی کی طرف مائل ہوتی اور اُسے بدی کا میلان تک نہ ہو سکتا تو پھر اُس کے وجود میں کوئی فضیلت اور شرف کی بات نہ ہوتی حالانکہ اللہ کا میلان طبیعت بدی کی طرف ہے ہی نہیں۔ اور اُن کا نیچر ہی خیر کی طرف ہے۔ پس اُن کے لئے نیک ہونا کوئی فضیلت اور شرف کی بات نہیں۔ کیونکہ شر کی طرف اُنکا جھکاؤ ہو ہی نہیں سکتا۔ پس کمال کیا ہوا۔ کمال یہ ہوتا ہے کہ ایک وجود جس کی طبیعت میں بُرائی اور بھلائی دونوں کی طرف میلان ہے۔ شر کا زور کے ساتھ مقابلہ کرکے میدان جیت جائے۔ اور خیر کی طرف متوجہ ہو جائے۔ پس کمال ہمیشہ جذبات نفسانی کا مقابلہ کرتا ہے۔ ایک بیجڑا اگر زنا کی طرف مائل نہیں۔ تو یہ اُس کا کوئی کمال نہیں وہ زنا کی طرف رغبت ہی نہیں رکھتا۔ ایسا ہی جس شخص کے آنکھیں نہیں۔ وہ بدنظری سے بچنے کا ثواب حاصل نہیں کرسکتا۔ جسکے کان نہیں وہ بُری باتوں کے سننے سے بچنے کا اجر نہیں لے سکتا۔ تو بات یہ ہے کہ انسان کا کمال جذبات نفسانی کے مقابلہ سے ہے اور یہی امر اُس کے لئے کمال اور شرف فضیلت کا موجب ہے جسکی وجہ سے وہ اشرف مخلوقات کہلاتا ہے۔

پس خدا تعالےٰ نے جس طرح انسان کے اندر دو قوتیں پیدا کردی ہیں۔ ایک شہوانی جو انسان کو گناہوں کی اور بُری خواہشات کی طرف کھینچتی ہے اور دوسری عقلی جو قبح اشیا ظاہر کرکے بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے خارج میں بھی ہر ایک نیکی

ایک لمہ شیطان مقرر کر دیا ہے۔ اور ایک فرشتہ جو شخص قوائے شہوانی کو ترجیح دیتا ہے۔ اور ہوائے نفسانی کا بندہ بنتا ہے اُسکی لمہ شیطان تائید کرتا اور اپنے رنگ سے رنگین کر لیتا ہے۔ اور جو شخص قوائے عقلیہ کو غالب رکھتا اور ہدایت ربانی کا پابند بنتا ہے۔ اُس کی فرشتہ آسمانی مدد کرتا اور اپنے رنگ میں رنگین کر لیتا ہے۔ اور اس طرح دونو قسم کے لوگ اپنے اپنے افعال کے بموجب اپنے اپنے مقام کی طرف کھچے جاتے ہیں۔ ہوائے نفسانی کے بندے اولیاء الشیطان بن جاتے ہیں۔ اور اسفل السافلین میں جگہ پاتے ہیں۔ اور ہدایت ربانی پر عمل کرنے والے اولیاء الرحمان کی طرف کھچے جاتے ہیں اور آسمان پر پرواز کر جاتے ہیں۔ ہر ایک فرقہ اپنے اپنے مرکز اور مقام کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فریقا ھدی و فریقا حق علیھم الضلالۃ انھم اتخذوا الشیطن اولیاء من دون اللہ الخ جسطرح انسان کی اندرونی قوائے شہوانی پر عقل غالب آکر میدان مارتی اور بازی جیت جاتی ہے۔ اسی طرح ہادی والی الخیر ذخیر محض کی تاثیر جاذب شہر پر غالب آکر اور عشق الٰہی میں تمام خار و ادر جھاڑیوں سے گزر کر مرد میدان کی طرح انسان ساحل قرب پر جا پہنچتا ہے اور ابدی وصال سے متلذذ ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے حفت النار بالشھوات و حفت الجنۃ بالمکارہ۔ ناں زہر کو بھی اللہ تعالےٰ نے بالارادہ بنایا ہے۔ لیکن کسی کے کھانے پر راضی نہیں۔ اور اگر کوئی بے احتیاطی سے یا جان بوجھ کر کھا کر مر جائے تو نہیں کہہ سکتے کہ خدا نے اُسے زہر کھلا کر مار ڈالا۔ یا اُس کے ہلاک کرنے پر راضی تھا بلکہ اگر جان بوجھ کر کھا لیا ہے۔ تو یہ امر خودکشی بذات خود ایک جرم میں داخل ہے۔ پس اگر شیطان کو خدا نے بالارادہ بنایا ہے اور وہ ہوائے متعفن کی طرح بگڑ کر مظہر شر اور منبع شر ہو گیا۔ تو خدا تعالےٰ کی ہرگز ہدایت نہیں ہے کہ لوگ اُس کے قابو میں آئیں یا اُسکی طرف قدم اُٹھا کر جائیں بلکہ وہ ایک روک سے زیادہ نہیں ہے کہ اُس سے گزر کر اور اُس کی کچھ پروا نہ کر کے عاشقان الٰہی قرب ربانی کا میدان جیت لیں اور ایک ابتلا سے بڑھ کر نہیں۔ تاکہ خدا کے خالص و مخلص اور سرکش بندے پرکھے جائیں ہم کو اللہ تعالےٰ نے مطلع فرمایا ہے کہ شیطان حیلہ باز تبار ادشمن ہے۔ تمہیں خدا کی یاد سے غافل اور کاہل دیکھ کر اپنا اثر ڈالنا شروع کر دیتا ہے جس سے ہم ہر وقت چوکنے رہ سکتے ہیں۔ اور خدا کی یاد سے غفلت اور کاہلی کو دل میں راہ ہی نہیں دیتے۔

قرآن کریم

(مولوی غلام دستگیر صادق سلطوی۔ جہلم)

خداوند تعالےٰ کا پاک کلام ہے۔ قرآن کریم معجزات کا ایک مجموعہ ہے۔ جسکا ادنےٰ سا معجزہ یہ ہے۔ کہ اسکے پڑھنے سے طبیعت کبھی سیر نہیں ہوتی۔ بہتر سے بہتر اور دلچسپ سے دلچسپ ادبی نمونے کے بہرہ دو بارہ پڑھنے سے طبیعت اکتا جاتی ہے۔ مگر اُس پاک کلام کو جتنا ہی پڑھا جائے۔ اُتنی ہی زیادہ دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ یہانتک کہ قریش کے کافر ات کو پوشیدگی میں کھڑے ہو کر جبکہ نبی کریم صلعم نماز پڑھایا کرتے تھے آکر سنتے تھے۔ حالانکہ بیٹا نفر اور ربیعہ کا بیٹا عتبہ اور ابوجہل ہشام جو کہ نہایت فصیح و بلیغ تھے حیران و پریشان رہ جاتے تھے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ جبکہ نبی کریم صلعم نماز میں ایک سورۃ پڑھ رہے تھے۔ عتبہ بیہوش ہو گیا۔ اور بوجہل سے کہنے لگا کہ یہ کسی بندے کا کلام نہیں ہے۔ نبی نوع ہی اس کلام کے مثیہ ائی ہیں بلکہ جنات پر یاں ہی رسول کریم صلعم کا قرآن سننے آیا کرتی ہیں قولہ تعالیٰ فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا۔ پس کہا انہوں نے کہ ہمنے بہت عجب قرآن سُنا۔ اس کے سماع نے ہزارہا سنگدلوں کو موم کیا لاکھوں گمراہوں کو راہ مستقیم دکھایا جب حضرت عمرؓ نے پسنا کہ آپکی بہن اور بہنوئی مسلمان ہو گئے ہیں۔ تو مارے غصہ کے بیتاب ہو گئے اور باہر سے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ تو وہ اسوقت سورۃ طٰہٰ میں سے طٰہٰ ما انزلنا علیک القراٰن لتشقی الا تذکرۃ لمن یخشی پڑھ رہے تھے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ پر رعب طاری ہو گیا۔ اور دل و جان سے فریفتہ ہو گئے تھے۔ حتیٰ کہ ایکدن ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس کہہ رہا۔ انا عذاب ربک لواقع ما لہ من دافع تحقیق عذاب ربہ تیرے کا البتہ ہونیوالا ہے اس کو کوئی ہی نہیں ٹال سکتا۔ تو حضرت عمرؓ نے سُنکر نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے۔ لوگ بچوں اُٹھا کر گھر تک لے گئے۔ حضرت ایمامہ تک اس خوف سے بیمار رہے۔ ابوالعباس عطاء سے کسی نے پوچھا۔ کہ آپ روزانہ کتنی تلاوت کرتے ہیں۔ تو آپنے جواب میں کہا۔ کہ اس سے پہلے تو چھ بیس گھنٹے میں دو ختم کیا کرتا تھا۔ مگر اب چودہ سال ہوئے ہیں کہ ابتک سورۃ انفال پر پہنچا ہوں۔ باوجود اس تمام کے اللہ کریم نے ہر ایک فرد بشر کے لیے حکم کیا ہے کہ پڑھو اور سنو۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ جب قرآن پڑھا جائے پس اسکو سنو اور چپ رہو۔ تاکہ رحم کیے جاؤ۔ اور پھر اس کے مخالف گروہ کی مذمت کی ہے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ اللہ تعالیٰ نے اُنکے دلوں پر اور اُنکے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور آنکھوں پر پردہ ہے۔ قیامت کو اہل دوزخ کہیں گے۔ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ اگر ہم سُنتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخ میں نہ جاتے۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ میں نے سورۃ ہود سُنی۔ اور سورۃ ہود نے مجھ کو بوڑھا کر دیا اور یہ اسواسطے ہوا کہ اس سورۃ مذکورہ میں فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ والی آیت موجود ہے حیرانی ہوتی کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ میں اس امر کے حکم کے مطابق قیام کر سکوں۔ دل کے رنج سے دل کی قوت چلی گئی۔ اور رنج پر رنج زیادہ ہوا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت صلعم ہاتھ زمین پر رکھ کر اور زرد دیکھ اُٹھے۔ حضرت ابوبکر محمد بن نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم یہ کیا ماجرا ہے باوجودیکہ آپ جوان اور تندرست ہیں۔ فرمایا سورۃ ہود نے مجھ کو بوڑھا کر دیا ہے۔

ابوجعفر تابعین میں سے گزرے ہیں۔ صالح سریؒ نے اُن کے پاس ایک آیت پڑھی اور اُنہوں نے نعرہ مار کر جان بحق تسلیم کر دی۔

ابی اطواری کے بیٹے احمد روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک جنگل میں جا رہے تھے کہ ایک جوان کو اُنہوں نے جنگل میں دیکھا جسکی کہ گدڑی پارہ پارہ ہو رہی تھی اور ایک کونہ کے پاس کھڑا تھا مجھ سے کہا اے احمد تو وقت پر آیا ہے کوئی آیت سُنا۔ میں نے یہ آیت پڑھی کہ انّ الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا یہ سنکر کہا۔ مجھ پر کہہ کی قسم کہ ابھی ایک فرشتہ اسوقت میرے پاس آیا اور یہی آیت پڑھی اور اُسی وقت مر گیا۔ ثابت ہوا۔ کہ یہی ایک پاک کلام ہے جسمیں کہ اسقدر برکت اور تاثیر ہے۔ افسوس کہ آجکل کے مسلمان اس نعمت

بے بہا سے بے بہرہ ہوتے جاتے ہیں۔ دنیاوی جاہ و حشم کے لئے ٹکریں مارتے پھرتے ہیں۔ مگر خالق کے دربار سے کوسوں بھاگتے ہیں۔ فی زمانہ قرآن کریم کو رواجاً پڑھا جاتا ہے۔ اور وہ بھی پہلی دفعہ۔ تلاوۃ تو دُنیا سے مفقود ہوتی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ مسلمانوں کے لئے کیا تباہی ہو سکتی ہے وہ ایسی پاک کلام کو جسمیں دین اور دنیا کی نعمتیں مضمر ہیں بھلا بیٹھے کوشش کریں۔ چھوٹے بچوں کو خود پڑھ کر سنائیے۔ ہوشمند لڑکے تو کیونکر روزانہ باقاعدہ تلاوت کرائیے بچے آپ عزیز کہتے ہیں صحیح آپکو محبت ہے انکو اس نعمت کی اہمیت سے آگاہ کیجئے انپر رشتہ دار دنکو ہر ممکن طریقہ سے ترغیب دیجئے کہ وہ کلام الٰہی سے مستفید ہوں۔ دنیا بھر کا فلسفہ۔ کلام پاک میں موجود ہے۔ اسکو نہ صرف پڑھئے بلکہ اسپر عمل بھی فرمائیے۔ اور سعادت دارین حاصل کر لیجئے۔

فلسفۂ حیات

(از جناب سید محمد انور بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر۔ ایم۔ بی سکول مری)

اک رات میں نے خواب میں دیکھا یہ ماجرا — میں مبتلائے غم ہوں بیاباں میں جا رہا،
وہ دشت کیا تھا دشتِ بلا تھا کہ سر بسر — چاروں طرف تھا اُس پہ اندھیرا ہی چھا رہا
ہُو کا سماں تھا اور تھی آندھی بھی چل رہی — ہر ہر قدم پہ خوف تھا آنکھیں دکھا رہا
قندیلِ ماہتاب بھی پنہاں نظر سے تھی — ابرِ سیہ فلک پہ تھا سکہ جما رہا
بادل کی تھی کڑک کبھی بجلی کی تھی چمک، — خوف و ہراس تھا مرے دل کو ستا رہا
عالم تھا اضطراب کا منظر تھا ہولناک، — ماری خطر کے مونہہ کو کلیجہ تھا آ رہا
رستہ نظر نہ آتا تھا ظلمت بلا کی تھی — میں بحرِ رنج و غم میں تھا غوطے لگا رہا

دل نے کہا سنبھل یہ قیامت کی رات ہے
اس دشت میں اندھیرا ہے اور تیری ذات ہے

حیراں کھڑا تھا میں کہ کدھر جاؤں کیا کروں — راہ سوجھتی نہ تھی کہ اندھیرا بلا کا تھا
آندھی کا زور شور تھا ایسا کہ الاماں — جمتے نہ تھے قدم وہ تلاطم ہوا کا تھا
دائیں طرف پہاڑ تھا مثلِ فلک بلند — چوٹی پر اُس پہاڑ کی ڈیرا قضا کا تھا
بجلی کے کوندنے سے نظر آیا سامنے — ایک بحرِ بیکراں جو سمندر فنا کا تھا
ساحل پر اُس کے تھا شجرِ سربلند اِک — اِس بے بسی میں گر تھا وہ سایہ ہما کا تھا
دل کو قلق تھا جان کو تھا سربسر عذاب — اس یاس میں سہارا اگر تھا خدا کا تھا

فضلِ خدا کہیں جو میرا حرزِ جاں ہوا
گرتا سنبھلتا پیڑ کی جانب رواں ہوا

ناگاہ سنائی دی مجھے آوازِ ہولناک — آواز تھی کہ صُور تھا یوم وعید کا
مُڑ کر جو کی نگاہ تو کیا دیکھتا ہوں میں، — طوفان آ رہا ہے بلائے شدید کا
دامانِ کوہسار سے اِک گرگِ زور مند — جسکی زباں پہ ورد ہے "ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٌ" کا
سر توڑ آ رہا ہے کہ میرا کرے شکار — شب پر اُسے گمان ہوا روزِ عید کا
سو ذی کو دیکھتے ہی مرے ہوش اُڑ گئے — اور چھُٹ چلا تھا ہاتھ سے دامن اُمید کا
ہمت سے کام لے کے میں پہونچا شجر کے پاس — اِس کشمکش میں تھا وہ سہارا اُمید کا
ٹہنی پہ چڑھ گیا تو خشوع و خضوع سے — لایا زباں پہ شکریہ ربِ مجید کا

اُس گرگِ جاں ستاں سے لی جو اماں مجھے

پھلی تمام بھول گئیں سختیاں مجھے!

تختِ افق پہ اتنے میں مشرق کا شاہسوار — نیزہ کرن کا ہاتھ میں لشکر عیاں ہوا،
فوجِ ظلم کو ایسی ہزیمت ملی وہاں — تختِ الثریٰ میں جا کے اندھیرا نہاں ہوا
مُرغانِ خوشنوا ہوئے شاخوں پہ نغمہ زن — پیدا طرب کا دشت و جبل میں سماں ہوا
نخل و شجر پہ وجد کی طاری تھی کیفیت — جو بن عجیب سبزہ پہ جلوہ فشاں ہوا
شاخِ خمیدہ پر تھا شگوفہ ہی کھل رہا — غنچہ و نُورِ ذوق سے خندہ داں ہوا
ہر چیز میں عیاں تھا نیا دورِ زندگی — یا یوں کہو کہ مرکے یہ پیدا جہاں ہوا
وہ دشت تھا جو رات کو میدانِ پُربلا — اِس صُبح کے اُجالے میں آرامِ جاں ہوا

لیکن جو دیکھا غور سے میں نے سوئے زمیں
بیتاب ہو گیا وہیں میرا دلِ حزیں

کیا دیکھتا ہوں میں کہ وہ گرگِ ستم شعار — بیٹھا ہے میری گھات میں کھولے دہان کو
میں مُضطرب کہ اُس سے ملے کس طرح نجات — وُہ منتظر کہ تر کرے کام و زبان کو
اتنے میں ایک تازہ بلا پر نظر پڑی — صدمہ ہوا اِک اور دلِ ناتوان کو
دو مُوش ہیں کہ ایک سیاہ اک سفید ہے — دیتے ہیں وہ پیامِ فضا میری جان کو
یعنی کہ کھا رہے ہیں یکے بعد دیگرے — بیخِ شجر کو یا میری حیات و امان کو
اِس خوف و اضطراب سے میں تنگ جو ہوا — دستِ دعا بلند کئے آسمان کو
اُوپر جو دیکھا شہد کا چھتہ نظر پڑا — اُسکو جو دیکھا بھول گیا کُل جہان کو
اُنگلی سے اپنی شہد لگا میں نکالنے — اور اُس سے بہرہ ور کیا اپنی زبان کو
مکھیوں کے ڈنگ کی بھی نہ پروا ذرا ہوئی — کاما انہوں نے ہاتھ کو چہرہ کو کان کو

وہ گرگ اور مُوش فراموش ہو گئے
مکھیوں کے نیش میرے لئے نوش ہو گئے

پھر دیکھتا ہوں دہر کو تاریک و تار ہے — دشت و جبل میں ظلمتِ شب پردہ دار ہے
اِس تیرگی میں غیب سے آئی ندا مجھے، — اے بے خبر تو محوِ تماشائے کار ہے
پھنسکر مجازیں تو حقیقت سے دور ہے — نسیان و کُفر اس لئے تیرا شعار ہے
یہ واقعات تو نے جو دیکھے ہیں حال میں — اور جنکے ہول سے ترا دل بیقرار ہے
اِن کی حقیقتوں پہ تہِ دل سے غور کر — سن لے سمجھ لے جان لے گر ہوشیار ہے
دنیائے پر محن کی ہے تمثیل لاجواب — یہ دشتِ پُربلا جو ترا رہگزار ہے
وہ نور جو کہ برقِ تپاں میں تھا جلوہ گر — وُہ نور۔ نورِ معرفت کردگار ہے
وہ بحرِ بیکراں ہے نظر کے جو سامنے — اِک شاہراہ جانبِ دار القرار ہے
یہ نخلِ سربلند کہ بیٹھا ہے جسپہ تو — نخلِ حیاتِ عالمِ ناپائدار ہے
جو گرگ تو نے دیکھا ہے گرگِ اجل ہے یہ — جسکا جہاں میں ادنےٰ و اعلیٰ شکار ہے
جو کاٹتے ہیں جڑ کو سفید و سیاہ مُوش — اِن سے مراد گردشِ لیل و نہار ہے
اِس شہد سے مراد ہیں دنیا کی لذتیں — جنکے پئے ہمیشہ تو سرگرمِ کار ہے
اِن لذتوں کے جال میں ایسا پھنسا ہے تو — بھولا ہے تو کہ گرگِ اجل کا شکار ہے
دُنیائے بے ثبات کی فانی ہیں لذتیں — پروانہ وار اُنپہ تو لیکن نثار ہے

دلدادہ ہوگیا ہے جو گرگِ فنا کا تو کر انہیں فنا کا تو۔

عالمگیر کی قبر

(از علامہ ابوالفضل محمد احسان اللہ عباسی)

قبر پرستی کا رواج ایک نہ ایک طور پر زمانہ نامعلوم سے چلا آتا ہے۔ اور ایک صورت میں یہ بت پرستی کی شاخ ہے۔ زمانہ رسول میں یہودیوں اور عیسائیوں میں قبر پرستی جاری تھی۔ آنحضرتؐ نے توحید پھیلانے اور شرک مٹانے کے لئے جہاں بتوں کی پرستش روکی وہاں قبر پرستی مٹانے کی بھی فکر کی۔ اور یہ حکم دیا کہ قبریں نہ مزین کی جائیں اور نہ اُن کی پرستش ہو۔

قبروں کی زینت کے خلاف جو حدیثیں ہیں ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مسلم میں ابو مرثد غنوی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ "قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو"

ابن ماجہ میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ "تم میں سے اگر ایک جنگاری پر بیٹھے اور جل جائے تو یہ قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے"

مسلم میں ابوالہیاج اسدی سے روایت ہے کہ "حضرت علی نے فرمایا کہ میں تمکو اس کام پر بھیجتا ہوں جسپر مجھے رسول اللہ صلعم نے بھیجا تھا۔ وہ یہ کہ ہر تصویر کو مٹا کر اور ہر بلند قبر کو زمین کے برابر کر کے رہوں"

مسلم میں ثمامہ سے روایت ہے کہ ہم روم کے جزیرہ رودس میں حضرت فضالہ کے ساتھ تھے کہ ہمارے ایک رفیق نے انتقال کیا۔ فضالہ نے کہا کہ "قبر برابر کر دیجائے" اور وہ برابر کر دی گئی۔ پھر فضالہ نے کہا کہ "میں نے رسول اللہ صلعم کو قبروں کے برابر کر دینے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے"

ابن ماجہ میں ابو سعید سے روایت ہے کہ "نبی صلعم نے قبر پر عمارت بنانے سے منع فرمایا"

مسلم اور ابن ماجہ میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ "رسول اللہ صلعم نے قبروں کو پختہ کرنے اور اُن پر بیٹھنے اور اُنپر کچھ تعمیر کرنے سے منع فرمایا"

ابن ماجہ میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ "رسول اللہ صلعم نے قبروں کو پختہ کرنے۔ اُنپر کچھ لکھنے اور اُن کو پامال کرنے سے منع فرمایا"

ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم قبروں کی زیارت کرو کہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہے"

ابن ماجہ میں حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ "رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں نے پہلے زیارت قبور سے روکا تھا۔ اب اجازت ہے کہ زیارت کرو کہ اس سے دنیا سے نفرت اور آخرت کی رغبت پیدا ہوتی ہے"

مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت ہے کہ "رسول اللہ صلعم نے فرمایا قبروں کی زیارت کرو۔ کہ یہ موت یاد دلاتی ہے"

ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ مردوں کو تعظیم تماشا گاہ اور قابل پرستش بنانا البتہ قبروں کے پاس اس شرط سے جاؤ کہ موت یاد آئے۔

ہم ان احادیث کو ذہن میں رکھ کر جب مشاہیر ہند کے قبروں پر جاتے ہیں تو بلا استثناء سب کے سب احکام نبوی کے خلاف پاتے ہیں۔ یہ امکان منطقی ہے کہ یہ حدیثیں غلط ہوں لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ یہ حدیثیں بھی صحیح ہوں اور موجودہ مقابر کی حالتیں بھی شرع کے موافق ہوں۔ ان قبروں کے بنانے والے اور اگر متوفی نے بنانے کی وصیت کی تو وصیت کرنے والے دونوں کے افعال کہاں تک شرع کے موافق ہیں۔ میں اسپر کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ ناظرین خود غور کریں۔ بڑے بڑے سلاطین کا کیا ذکر ہے بڑے بڑے مشائخ کے مقبرے بھی پختہ بنے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کے اکثر حصوں کی میں نے سیر کی۔ قبروں کی حالت میں نے تمام یکساں پائی۔

صرف ایک عالمگیر ہندوستان میں ایسا گزرا ہے جسکی قبر کھلے ہوئے آسمان کے نیچے ایک درخت کے سایہ میں مٹی سے چھپی ہوئی واقع ہے۔ میں صاحب دل نہیں ہوں نہ صاحب مراقبہ ہوں لیکن اس قبر کی سادگی سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آسمان سے نور برس رہا ہے۔ عالمگیر نے جسطرح زندگی میں خزانہ شاہی سے قوت لایموت سے زائد نہ لیا بلکہ مزدوری سے محتاج مہیا کرتا تھا اسی طرح مرنے کے بعد بھی اس نے حق امانت پورا ادا کیا کہ خزانہ شاہی سے اپنی قبر کی زیب و زینت نہ کرائی۔ عالمگیر کے دوست بھی ہیں دشمن بھی ہیں۔ مخالفین اسپر سیکڑوں اعتراض کرتے ہیں۔ میری نزدیک مخالفوں کا بہتر جواب یہ ہے کہ انہیں عالمگیر کے قبر پر لے جا کر کھڑا کر دیا جائے۔ اور دکھا دیا جائے کہ بدو خلقت سے آجتک جس بادشاہ کے برابر باعتبار وسعت حدود ارضی حکومت کوئی دوسرا بادشاہ ہندوستان میں نہیں ہوا وہ یہاں کسی حالتمیں زیر زمیں ہے۔ اور اسکی قبر کی خاک زبان حال سے کہتی ہے کہ صرف یہی ایک بادشاہ ہندوستان میں ایسا گزرا ہے جس نے حق امانت پورا پورا ادا کیا۔ خزانہ سرکاری کو جو رعایا کی امانت تھی اس نے نہ چھوتے جی اپنے آپ پر صرف کیا اور نہ مرنے کے بعد اپنی قبر پر اُسکو صرف کرنا روا سمجھا۔ اسقدر کہنے کے بعد ناظرین کو عالمگیر کی قبر کے مزید حالات سننے کا شوق ہوگا اس لئے میں اپنی ایک سفر کی داستان سناتا ہوں۔

میں بمبئی سے لکھنؤ آتے ہوئے راہ میں اُس جنکشن پر اُترا جہاں سے حیدرآباد کو ریل جاتی ہے۔ نظام ریلوے پر سوار ہو کر اورنگ آباد کے دیکھنے کو چلا۔ ایک اسٹیشن پر اتر کر تانگے پر سوار ہوا۔ راہ میں دولت آباد ملا جسے محمد شاہ تغلق دار السلطنت قرار دینا چاہتا تھا۔ یہاں سے جانب شمال پہاڑ کی چڑھائی شروع ہوئی۔ دن ڈھل چکا تھا۔ راہ میں دیکھا کہ لوگ کھانا لئے ہوئے چلے آتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ عالمگیر کی قبر کے پاس نظام کی طرف سے ہر روز کھانا تقسیم ہوتا ہے۔

اب مجھے عالمگیر کی قبر کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک خانقاہ کے پاس عمارت خانقاہ کے باہر ایک چہار دیواری سے گھیری ہوئی ایک کچی قبر ایک درخت کے نیچے واقع ہے جہاں نہ کوئی مجاور ہے نہ خادم ہے۔ یہ سادگی مجھے بہت پسند آئی اسکے بعد تھوڑی دور اور شمال کیطرف جانے سے وہ فراز اور مسطح زمین ملی جس سے بہتر منظر میں نے کہیں دیکھا نہ تھا۔

یہیں تاناشاہ اور دیگر چند مشاہیر کے پختہ مقبرے بنے ہوئے تھے۔ اور یہیں سرکاری مہمانوں اور عام سیاحوں کے لئے دو بڑے بڑے ڈاک بنگلے بھی بنے ہوئے تھے۔ انہیں ڈاک بنگلوں کے نیچے مغرب جانب پہاڑ تراش کر بہت سے مکانات بنے ہوئے ہیں۔ جو غار ہائے الورا کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ مقام ضلع اورنگ آباد میں ہے اور اسی مقام کے مغرب جانب سیواجی بانی حکومت مرہٹہ کی پیدائش کا مقام ہے۔

میں کیا ہوں؟

(از شوکت علی فہمی)

میں انسان ہوں اشرف المخلوقات ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا محض میرے ہی لئے پیدا کی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ دنیا کی تمام رنگینیوں کا مقصد صرف میری دل آویزی اور خوش طبعی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کی ہر بڑی سے بڑی قوت پر مجھے قدرت حاصل ہے۔ مجھے یہ یقین ہے کہ میں سر فلک پہاڑوں کو آن واحد میں جھکا سکتا ہوں۔ اور اگر میں چاہوں تو کوہ ہمالیہ کو ایک چٹیل میدان کی شکل میں تبدیل کر سکتا ہوں۔ میں بازوؤں کی چند جنبشوں کے بعد افریقہ کے بڑے سے بڑے کوہ پیکر درخت کو اپنے روبرو سربسجود دیکھ سکتا ہوں۔ صبا اپنی سبک رفتاری پر نازاں ہے۔ مگر میری قوت پرواز اسکو بھی شرما دیتی ہے۔ میں آن واحد میں نانگا پربت کی چوٹیوں کو عبور کرتا ہوا اپنی ہوائی ایجاد کی مدد سے دنیا کے کونے کونے کا گشت لگا سکتا ہوں۔ یہ حوصلہ ہوا کے طاقتور بازو میرے تخت سلیمانی کو اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں تو یہ ہزاروں میل کی دنیا میری نظر میں ایک گیند سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ میں سمندر کے خوفناک طوفان کو دیکھ کر مسکراتا ہوں۔ میں سمندر کی ہیبت ناک گرج پر کوئی توجہ نہیں کرتا چونکہ میں جانتا ہوں کہ سمندر میرا محکوم ہے۔ سمندر پر میری حکومت ہے۔ میں سمندر کی سطح ہی پر حکمراں نہیں ہوں۔ محض سمندر کا بالائی حصہ ہی میری ایجادوں کی خدمت کے لئے سینہ سپر نہیں رہتا بلکہ میں جسطرح سمندر کی سطح کا مالک ہوں اسیطرح سمندر کی تہہ بھی میرے ہی قبضہ میں ہے۔ میں سمندر کی گہرائیوں میں بے غل و غش اتر جاتا ہوں اور اس خزانہ سے جسکو کہ سمندر نے میرے لئے اپنے دامن میں چھپا رکھا ہے مالا مال بنجاتا ہوں دنیا کے خونخوار درندے مجھ کو اپنا شکار بنانا چاہتے ہیں مگر وہ میری ایجاد کا نشانہ بنکر رہ جاتے ہیں۔ ان کی تمام طاقت اور قوت بیکار ثابت ہوتی ہے۔

جب میں ان تمام باتوں پر غور کرتا ہوں تو مجھ کو اپنی طاقت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ میں اپنے دماغ پر فخر کرتا ہوں میں اپنی لامحدود قوت پر ناز کرتا ہوں۔ بعض اوقات انہی خیالات سے مغلوب ہو کر میں خدا کی خدائی سے انکار کر بیٹھتا ہوں اور بے ساختہ میری زبان سے نکل جاتا ہے کہ "ایک طرفی یا فتہ دماغ کا نام خدا ہے"

مگر جسوقت میرے نظام جسم میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے۔ جب بیماری کے پے در پے حملے مجھ میں نقاہت پیدا کر دیتے ہیں۔ جب ڈاکٹر اپنی تمام ایجادوں کا مجھکو تختہ مشق بنانے کے بعد بھی میری زندگی کے لئے ناامید نظر آتے ہیں جب تمام حاذق اطبا اپنے کمالات اور مجربات ختم کرنے کے بعد جواب دے دیتے۔ جب میرے اعزہ میری زندگی سے ناامید ہو کر چشم پر آب اور دست بدعا نظر آتے ہیں۔ اسوقت میں نفس کی آمد و شد کیلئے کسقدر بیچین نظر آتا ہوں۔ زندگی کا ایک ایک لمحہ میرے لئے ایک نعمت ہوتا ہے۔ ان تمام تکالیف کے بعد جب میری حالت خطرہ سے رو بصحت ہونی شروع ہو جاتی ہے اور چند دن کے بعد میں بالکل تندرست ہو جاتا ہوں۔ اسوقت مجھے یقین ہوتا ہے کہ انسانی قوت سے کہیں زیادہ بالاتر کوئی غیبی طاقت کارفرما ہے۔

جسوقت ایک ایسا کوہ پیکر جہاز جسکی رفتار سمندر میں طوفان برپا کر دیتی ہے کسی چٹان سے ٹکرا جاتا ہے۔ اور آن واحد میں سائنس کا کرشمہ ٹوٹے ہوئے تختوں کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور میں اپنی زندگی کو موت کے بھنور سے نکالنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا بیہوش ہو جاتا ہوں اور ہوش آنے پر اپنے آپ کو ساحل پر دیکھتا ہوں تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ میری مدد کے لئے انسانی بازو سے زیادہ کوئی دوسرا قوی بازو کام کر رہا ہے۔

جس وقت میں ہمالیہ کی ان چوٹیوں کو جو آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ سائنس کی مدد سے عبور کرتا ہوتا ہوں اور عین اسوقت میری ایجاد کا انجن فیل ہو جاتا ہے۔ میں کرہ ہوا میں ہاتھ پاؤں مارتا ہوا اپنی زندگی سے ناامید ہو کر زمین کی طرف گرتا ہوں اور میرا دامن کسی گنجان درخت سے الجھ کر مجھ کو موت کی گھاٹی سے بچاتا ہے اسوقت مجھ کو آسمانی قوتوں کا اندازہ ہوتا ہے کہ آسمانی قوتیں کیا ہیں۔

جسوقت میں مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے کرتا ہوں تو انسانی طاقت مجھے حیرت میں ڈالدیتی ہے۔ مگر جسوقت جارج اسٹیفن کی دو ایجادیں ہم ٹکرا جاتی ہیں تو میں موت کے خیال سے خوف زدہ ہو کر بیہوش ہو جاتا ہوں۔ مجھے سر و پا کی خبر نہیں رہتی جب میں اس خواب غفلت سے بیدار ہوتا ہوں تو اپنے آپ کو دو تختوں کی حفاظت میں دیکھ کر حیرت زدہ رہجاتا ہوں اور اسوقت میں محسوس کرتا ہوں کہ خدا ہی کوئی چیز ہے۔ اسوقت مجھے علم ہوتا ہے کہ میں کیا ہوں۔ سچ ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ۔ جو اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے وہ خدا کو پہچان لیتا ہے۔

حصول زندگی کامل

(محمد اسمٰعیل خاں)

انسانی زندگی کے دو پہلو یا دو حصے ہیں ایک جسمانی دوسرا روحانی۔ جسمانی زندگی تو وہ ہے جسکا تعلق اس کالبد خاکی سے ہے۔ اور اس جسم فانی پر جسوقت موت طاری ہوگی تو اس کے ساتھ ہی اس زندگی کا دور بھی ختم ہو جائیگا۔ مگر روحانی زندگی جسکا ایک حقیقی اور دائمی زندگی کہنا چاہئے وہ ہے جس کا تعلق روح کے ساتھ ہے۔ اور یہ زندگی موت کے بعد بھی قایم رہتی ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اس زندگی کے حصول کا خواہشمند ہو جو ابدی اور دائمی زندگی ہو، اور جسپر موت کا کچھ اثر نہ ہو۔

روحانی زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے؟

یہ زندگی حق تعالےٰ سے رشتۂ الفت جوڑنے اور اس سے سچا تعلق پیدا کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ خداوند تعالےٰ جو منبع فضل و کرم ہے۔ اور جو اپنی مخلوق کے ساتھ باپ سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔ اور جو اپنے بندوں پر نہایت رحیم و مہربان ہے۔ اور اسی مہربانی و محبت کے تقاضہ سے جب خدا اور بندوں کے درمیان تعلقات ذرا کمزور ہوئے۔ اس نے اپنے بندوں کی ہدایت و رہنمائی

کے لئے دنیا میں ہمیشہ پیغمبروں کو چراغ ہدایت و رہنمائی بنا کر بھیجا۔ ان خدا کے مرسلوں اور نبیوں نے مخلوق خدا کی رہنمائی کی۔ اور دنیا کی محبت اور اس کی پرستش سے نکالکر۔ خدا پرستی کے اس اونچے چٹان پر جا بٹھایا جہاں خدا اور بندوں کے درمیان صرف نور کا پردہ حائل تھا۔ اور وہ اپنی آنکھوں سے اس نور کو دیکھ کر سرور حاصل کرتا تھا۔ اور یہی اصلی راحت اور سچی زندگی ہے۔

خدا سے تعلق کیونکر جوڑا جا سکتا ہے؟

جب انسان خدا سے محبت پیدا کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ دل سے غیر اللہ جسقدر خیالات ہیں نکالدے۔ یعنی وہ چیزیں جو اُس کے دلمیں خدائے قدوس کی جگہ لینی چاہتی ہیں اور انسان کو اپنی ظاہری شان و شوکت اور دبدبہ سے مرعوب کر کے اپنے آگے جھکاتی ہیں۔ ان تمام کو مخلوق سمجھ کر ان کی عزت و عظمت کا خیال دل سے دور کر دے۔ اور سوائے خدا کے کسی کی عزت و عظمت اور کسی کے لیے جھکاؤ کو اپنے دلمیں جگہ نہ دے۔ الٰہا بعبودیت و انکساری کے لیئے اسی حی و قیوم خدا کے آستانۂ جبروت و جلال پر اپنی جبین نیاز کو خم کرے جو چیزیں خدا کی ہا شباہت اور اُسکی شان میں رخنہ ڈالتی ہیں ان سب کو ٹھوکر مار دے۔ اور اپنا سر نیاز اسی فاطر السموات والارض کے حضور جھکا دے۔ اور اگر اس کے دلمیں ذرا بھی غیر اللہ کی پرستش کا خیال ... یا ... ذرا بھی بدی اور برائی کا شائبہ ہوگا۔ تو وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ہمارے سامنے ایک گلاس رکھا ہے۔ جس میں زہر ہلاہل اور سم قاتل گھلا ہوا ہے۔ مگر ہم اس گلاس میں ایک نہایت شیریں اور خوش ذائقہ اور مرغوب رنگ شربت پینا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ اس گلاس کا تمام زہر پھینکدیں۔ اور اسے خوب صاف کر ڈالیں۔ کیونکہ اگر اسمیں زہر کا ایک قطرہ بھی باقی رہ گیا تو اپنے مہلک اثر سے نہ صرف شربت کا ذائقہ ہی خراب کر دے گا بلکہ ہماری ہلاکت کا باعث ہوگا۔

پس اگر ہم خدا سے سچا تعلق اور پاک رشتہ جوڑنا چاہیں تو ہمیں اپنے اندر اس کی محبت کی شمع روشن کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جسطرح ایک انسان باوجود دنیا ہونے کے شب کی تاریکی میں کوئی چیز نہیں دیکھ سکتا۔ تاوقتیکہ لمپ کی روشنی نہ ہو اسی طرح انسان خدا سے سچا تعلق ہرگز نہیں جوڑ سکتا۔ تاوقتیکہ اس کے دلمیں خدا کی محبت کا جذبہ نہ ہو۔ اور یہ محبت اسیوقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس کی محبت کے مقابلہ میں دنیا کی تمام چیزوں کی محبت کو ذبح نہ کر ڈالا جائے۔

انسان قدرتاً و فطرتاً کمزور طبیعت کا واقع ہوا ہے اور اسپر جسقدر بدی اور برائی اپنا اثر ڈال سکتی ہے۔ نیکی نہیں۔ اس لیئے انسان کو ہر نیکی کی جانب جھکنا چاہیئے۔ اور بدی اور برائیوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جسقدر انسان برائی سے بچے گا۔ اور نیکی کی طرف راغب ہوگا۔ اس کا پاک ضمیر زیادہ قوی اور طاقتور ہوتا جائیگا۔

انسان کے دل کو ایک دائرہ کہنا چاہیئے۔ جس کے اندر بدی ہر وقت داخل ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ دل ایک میزان ہے اور اسمیں نیکی و بدی کے دو پلڑے ہیں۔ جسوقت انسان ایک چھوٹا سا گناہ بھی کرتا ہے تو اس کا کچھ نہ کچھ وزن یا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس کے بعد ... وہ دوسرا گناہ کرتا ہے۔ اسی طرح اس کا بدی کا پلڑا ابھر جل ہو کر جھکتا ہی جائیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کا پاک ضمیر اس کے بوجھ کے نیچے دب کر مردہ ہو جائیگا۔ اور پھر اسے نیکی کی توفیق نہ ہوگی اسیطرح اگر وہ نیکی کی طرف راغب ہوگا تو بدی کا اثر اسپر ہرگز نہ ہوگا۔ اور دن بدن اس کا قلب اس صداقت و ایمان اور یقین کے نور سے منور ہو کر بقعۂ نور ہو جائیگا پھر اس سے ہرگز برائی کا کام کیا۔ گناہ کا خیال تک بھی نہ آئیگا۔ اور وہ نیکی مجسم بنکر خداوند تعالےٰ کی محبت میں محو ہو جائیگا۔ اور جسوقت یہ حالت ہو گئی اس وقت قلب انسانی خدا کے سچے تعلق اور انوار الٰہی سے منور ہو جائیگا۔ اور پاک و محبت بھرا دل اسی کی طرف راغب ہوگا۔ اور ہمیشہ صداقت راستبازی اور نیکو کاری کی طرف مائل ہوگا کیونکہ یہ کب ہو سکتا ہے کہ ایک شخص بینا آنکھیں ہی رکھتا ہو بجلی کی روشنی ہو۔ یا گیس کے لمپ کے سامنے دیوانہ وار چلے۔ نہیں وہ تو اس روشنی میں نہایت آرام و اطمینان سے بغیر ٹھوکر کھانے کے راستہ چلے گا۔ پس جس نے یہ قوت اور دولت حاصل کر لی۔ یا بہ الفاظ دیگر اپنی زندگی سنوار لی وہی کامیاب ہوا اور جس نے اس کے برعکس عمل کیا۔ وہی گھاٹے میں ..... اور زیاں اور ہا۔ جیسا کہ فرمایا:- قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۞ بیشک کامیاب ہے وہ شخص جو اپنے نفس کو گناہوں سے پاک کرلے اور بیشک نامراد ہے وہ شخص جو اسے گناہوں کے بوجھ سے دبا دے۔ (اللیل ۹۲)

پس یہی وہ حالت ہے۔ اور یہی وہ زندگی ہے جسکا اثر نہ صرف اس دنیا تک ہے۔ بلکہ آنے والی زندگی تک ہے۔ اور یہی وہ حقیقی کامیابی اور دائمی زندگی ہے مبارک ہیں وہ لوگ جو ایسی زندگی کی تلاش میں ہر وقت لگے رہتے ہیں ۞

یادِ رفتگاں

اگر آپ ہندوستان کے اولیائے کرام و صوفیائے عظام کی زندگی کے نہایت دلچسپ حالات پڑھنا چاہتے ہیں تو یادِ رفتگاں ملاحظہ فرمایئے جسمیں انکی تاریخ پیدائش۔ تاریخ وفات۔ تاریخ عرس و ران کے مزارات کے متعلق کافی واقفیت بہم پہونچائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ صوفیائے عظام کے سب سے زیادہ نازک مسئلہ پر یعنی

گانا سننا چاہیئے

یا نہیں؟ کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ گانا کسے کہتے ہیں۔ اور وہ کن لوگوں کے لیئے حرام ہے۔ گانا سننا جائز ہے یا نہیں۔ اہل تصوف سرود وسمع کے کیوں عاشق ہیں۔ مجلس سماع کے آداب کیا ہیں۔ جاہلوں کو کیوں زیادہ وجد آتا ہے۔ گانا سننے کے لیئے کیا کیا شرائط ہیں۔ اور حضرت محبوب الٰہی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و دیگر اولیائے کرام کا مجلس سماع میں شریک ہونے کے نہایت دلچسپ واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر

خواجہ بک ڈپو دہلی

گلۂ تغافل

ایک بیمار ہر قدم پر لڑکھڑاتا ہے - کمزوری اور نقاہت اُسے چلنے نہیں دیتی تم اُسے سہارا نہ دینا - اور اپنی صحت و طاقت کے صدقے میں اُسکی امداد پر آمادہ نہ ہونا - ایک شریف آدمی پر وقت پڑا ہے - بھوک سے اُس کے تیور ٹھکانے نہیں تم اُس کے حال سے آگاہ ہو کر مُنہ پھیر لینا اور اُسوقت بھی اُس کا خیال دلمیں نہ لانا جب گھر میں بیٹھا حساب لگایا جا رہا ہو کہ اس مہینے میں کھاپی کر تین سو روپے کی بچت ہوئی - جب تم دیکھنا کہ کسی مکان میں آگ لگی ہوئی ہے تو مکینوں کے بچانے اور اُن کے مال و متاع کی حفاظت کے لئے اپنی جان خطرہ میں نہ ڈالنا ہاں اگر موسم سرما ہو تو دور ٹھہر کر تاپنے کے لئے تیار ہو جانا - جب اتفاقاً تمہیں نظر آئے کہ دریا میں کوئی ڈوب رہا ہے تو اعلیٰ درجہ کے تیراک ہونے کے باوجود تم اُس کی طرف توجہ نہ کرنا - تم پر ستور مچھلی کے شکار میں مصروف رہنا - جب تم کسی فلاکت زدہ شریف کو پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھنا تو اُسکی خستہ حالی پر غمخواری نہ کرنا بلکہ اپنے قیمتی لباس پر اترانا اور اُس زمین پر جو دار اکو جم کی ہڈیاں چبا چکی ہو اکڑ کر چلنا - جب تم کسی انسان کو ضرورتمند پانا تو فوراً محسوس کرنا کہ تمہیں تو اُسطرح کی ضرورت نہیں اور جب اپنے آپ کو مطمئن دیکھنا تو اُس ضرورتمند کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دینا -

اگر تمہاری حالت قابل اطمینان ہو تو قوم کی درماندگی اور بے اطمینانی کا خیال بھی دلمیں نہ لانا - تم کبھی یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے قوی بازوؤں پر اُن لوگوں کا حق ہے جنکے بازو کمزور ہیں - تم کبھی اِسکی پرواہ نہ کرنا کہ تمہیں لطیف غذائیں اُسوقت تک ہضم نہیں ہو سکتیں جب تک تم قومی قرض اور اخلاقی فرض ادا نہ کر لو - اگر تمہارے آراستہ کمروں میں گیس اور بجلی کے لمپ روشنی کر رہے ہیں تو ایک بیوہ کے بے چراغ اور تاریک کھنڈر کا کبھی تصور نہ کرنا جو اپنے یتیموں کو لئے ہوئے بیٹھی ہے اور واہمہ اُسے ہر لحظہ ڈرا رہا ہے کہ وہ سانپ نکلا اور بچہ کو آگے بڑھا - دنیا کسی حال میں ہو تم فارغ البال رہنا اور حضرت سعدیؒ کے اِس شعر پر عمل کرنا -

گر از غمِ دیگرے شدہ غمناک،
ترا ہست - بطر از طرفاں چہ باک

جس تم کو امداد باہمی کی طرف توجہ دلائی، میں تمنا کیں کہ مصیبت زدہ افراد قوم کی مدد کرو - اور مدد بھی کیا - گلشن سے ایک پھول کی درخواست - اور دریا سے ایک قطرہ کی التجا - میری آواز پانچ ہزار سے زیادہ زندہ ہستیوں تک پہونچتی ہے مگر جواب نہیں ملتا - خدا و ندا یہ کیا ماجرا ہے - میں در و دیوار سے سر ٹکرا رہا ہوں یا ایک قبرستان میں چلا رہا ہوں -

فقارے بھی بجتے ہیں - ماتم بھی ہوتے ہیں - خوشیاں بھی ہوتی ہیں غم بھی ہوتے ہیں - دنیا کا کوئی کام بند نہیں لیکن بند ہے تو امداد باہمی کا کام - لوگ سنتے ہیں اور جواب نہیں دیتے - اس تحریک کو ضروری اور مفید سمجھتے ہیں لیکن اُسے عملی صورت میں لانے کی زحمت گوارا نہیں کرتے - تین ماہ کی جد و جہد میں روپے آنے وصول ہوئے ہیں - فرمائیے کہ ناظرین دین و دنیا کے اس گرانقدر عطیہ سے کتنی دوکانیں کھلوائی جائیں اور کتنے فلاکت زدہ مسلمانوں کو صنعت و حرفت کی تعلیم دلوائی جائے - کاش مجھے ناظرین کرام کی سرد مہری اور اغماض و تغافل کا پہلے سے اندازہ ہوتا - میں مسلمانوں کی دردناک حالت پر خود ہی چار آنسو بہا لیتا اور دوسروں کو اس اشکباری میں شریک نہ کرتا -

بہرحال میں پھر ایک دفعہ اس کار خیر کی طرف توجہ دلاتا ہوں - میں پھر ایک دفعہ عرض کرتا ہوں کہ مصیبت زدہ افراد قوم پر رحم کیجئے اور اُنکی اصلاح حالت کے لئے کم سے کم ایک دن کی آمدنی سے دریغ نہ فرمائیے - آپ نے میری گزارش پر توجہ نہیں کی لیکن آپ کو اگر صحیح طور پر یہ علم ہو کہ آج آپ کے صدہا قومی بھائی کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور ہندو مسلم فسادات نے لوگوں کو کیسا بے روزگار اور مصائب کا شکار بنا دیا ہے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑیں اور آپ اُن کو اس کشمکش سے نجات دینے کے لئے دو چار روپے صرف کر دینا اپنی عمر کا سب سے زیادہ نیک کام تصور کریں - والسلام

خاکسار

سید ظہور احمد ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا دہلی

رسائل کی روح

قرض اور کفر برابر ہیں

نسائی شریف اور مستدرک حاکم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت مروی ہے کہ آپ نے بارگاہ رب العزت میں دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ۔ الٰہی! میں کفر اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے سنتے ہی ایک صحابی سے نہ رہا گیا۔ عرض کی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْدِلُ الْکُفْرَ بِالدَّیْنِ یا رسول اللہ! کیا آپ کفر کو قرض کے برابر قرار دیتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ نَعَمْ۔ ہاں یعنی دونوں کو برابر ہی سمجھتا ہوں۔

قرض کشی بھی ایک ذلت ہے

مستدرک حاکم میں ایک اور حدیث مرفوع موجود ہے جس میں حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اَلدَّیْنُ رَایَۃُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّذِلَّ عَبْدًا اَوْضَعَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ۔ قرض کیا ہے وہ اللہ سبحانہ کا ایک علم ہے جو زمین میں نصب کیا گیا۔ حق سبحانہ تعالیٰ کی ارادت اور مشیت جس کسی بندے کی ذلت سے متعلق ہوتی ہے تو اس کو گلے میں ڈال دیتا ہے انسان کی عزت و ذلت اس کے قرضدار ہونے اور نہ ہونے سے بھی ہے اور کیونکر نہ ہو کہ مدیون انسان اپنے جیسے ایک دوسرے انسان کے آگے اپنی حاجت لے جاتا اور اس سے اپنے مقصد کی تکمیل کا خواستگار ہوتا ہے۔ اگرچہ بہ نسبت سوال یا بھیک کے قرض لینا ایسا ذلیل کام نہیں ہے اگر اپنی حاجت کسی سے بیان کرنا اور اس سے حاجت روائی کی خواہش کرنی بھی ایک غور طلب بات ہے۔ اگر بعض صورتیں قرض کشی کی بتلا دی گئیں تو اس کا منشا یہ نہیں ہے کہ بات بات پر قرض لیا جائے۔ بہرحال قرض لینے والوں کو اس حدیث شریف کا علم حاصل کر لینا ضرور ہے کہ قرض سے انسان کی عزت و ذلت کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور گویا ذلت کا دروازہ انسان پر کھل جاتا ہے۔ مثلاً وہ ادائی قرض سے پہلو تہی کرے اور قرض ادا نہ کرے تو ساہوکار کو شرعاً یا قانوناً حق حاصل ہے کہ مدیون کو عدالت سے قید کی سزا دلائے یہ ذلت قرض سے نہیں تو پھر اور کس چیز کی بدولت نصیب ہو رہی ہے؟

آزادی اور اس کے حصول کا ذریعہ

سنن بیہقی میں یہ روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو یہ وصیت فرمائی۔ اَقْلِلْ مِنَ الدَّیْنِ تَعِشْ حُرًّا۔ قرض کم لو تو آزادی کی زندگی بسر کر سکو گے۔ حریت کی طلب اور آزادی کی خواہش ہر قوم کو ہے اور روئے زمین کے ہر حصہ سے آزادی کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ آج کل جسقدر اقوام دوسری قوموں کی محکوم و تابع فرمان بنی ہوئی ہیں وہ سب احتجاج کر رہی ہیں اور جو اقوام آزاد ہیں وہ دوسری قوموں کو آزادی دلانے کی کوشش میں ہیں بہرحال آزادی حاصل ہو یا نہ ہو لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جس کسی اخبار میں آزادی کا لفظ دکھائی دیا اسپر ہر طرف سے نظریں پڑنے لگیں۔ اس سے حریت کی شان اور دلوں میں اسکی وقعت جسقدر ہے اس کا موازنہ کیا جا سکتا ہے لیکن شاذ کوئی اس امر پر بھی غور کرے کہ اس کے حصول کے اسباب کیا ہیں اور کیا کیا چیزیں اس کے منافی ہیں۔ (واعظ)

صحابۂ کرام کا کسب معاش اور پیشہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروق حضرت علی مرتضیٰؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور بہت سے جلیل القدر صحابی تاجر پیشہ تھے۔ اور تجارت و زراعت۔ صنعت و حرفت کو ذریعہ معاش قرار دیا تھا۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ بزازی کرتے تھے۔ خود بازار تشریف لیجا کر کپڑے خرید و فروخت کرتے اور کپڑے کی تجارت سے اپنے اہل و عیال کی پرورش فرماتے (الحمد للہ کہ طبقہ کو بساف یعنی جماعت مومنین کے گھروں میں آج بھی اس پیشہ کی شان نظر آتی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عطاء بن سائبؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ حضرت! آپ مسلمانوں کے بادشاہ ہو کر بھی کام کرتے ہی رہینگے۔ اسپر آپ نے جواب دیا کہ بچوں کو کہاں سے کھلاؤں؟ حضرت فاروق اعظمؓ اپنے ہاتھ کی کمائی کو بنظر استحسان دیکھتے چنانچہ خشت پزی کرتے تھے۔ حضرت ابو انصاری کپڑے بنتے تھے۔ حضرت ابو یوسف اور حضرت ابن ارشؓ صحابی آہنگری کرتے تھے۔ درحقیقت صحابۂ کرام اور متقدمین و سلف صالحین آسمان صنعت و تجارت کے آفتاب و ماہتاب تھے اور اس اکتساب معاش کو اکل حلال اور خیر الطعام سے تعبیر فرماتے تھے۔ بلکہ ان پیشوں کو کرنا اپنا فخر تصور کرتے اور اس کے کرنے والوں کو عزت کی نظر سے دیکھتے تھے اور ان کو اس سے اسقدر مناسبت تھی کہ اپنے نام کے ساتھ پیشہ کی علامت جیسے بزاز خبزاز نجار۔ نساج۔ دباغ۔ خیاط۔ بلالیس وپیش ظاہر کرتے تھے۔ (المومن)

تعلیم کا مقصد اسلامی نقطۂ نظر سے

اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تعلیم کا مقصد صرف یہی نہیں تھا کہ وہ ایسے نوجوان پیدا کرے جو مختلف علوم اور علم ادب کو سیکھے ہوئے ہوں بلکہ اس کا منشا ایسے لوگوں کا پیدا کرنا تھا جو سچے مسلمان ہوں اور اس تہذیب سے جو اسلامی تہذیب سے رنگی ہوئی ہو مالا مال ہوں اس لئے مذہبی تعلیم اسلامی تعلیم کے نصاب کا سب سے زیادہ اہم جزو خیال کیجاتی تھی کہ اس تعلیم سے طالب علم اپنی آئندہ عمر میں یہ سیکھے گا کہ خدا اور مخلوق خدا کی طرف سے اُسپر جو فرائض عائد ہوتے ہیں وہ اُن کو کسی طرح ادا کرے غور و خوض کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم سب سے اول اور مقدم رکھی گئی اسکی مدد کے طور پر حدیث و فقہ کی تعلیم دیجاتی تھی چونکہ علوم عربی میں پڑھائے جاتے تھے اس لئے عربی زبان کی صرف و نحو اور اُس کے ادب کی تعلیم لازمی ہو گئی لیکن نہ یہ تعلیم کو ہی تنہا مقصد نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسی کے ساتھ حصول علم اُن کا مقصد تھا اور علم کا مفہوم اس کے وسیع معنوں میں

لیا جاتا تھا اسمیں اُس زمانہ کے مختلف علوم مثل حساب جبر و مقابلہ، علم ہندسہ، طبیعیات اور علم کیمیا، طب، منطق، اور فلسفہ شامل تھے اور فی الجملہ غیر زبانیں، مثل عبرانی و لاطینی بھی پڑھائی جاتی تھیں تعلیم کا اصلی تخیل تحقیقات علوم اور دریافت حق تھا اور اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے تمام دماغی اور ذہنی طاقتیں صرف کیجاتی تھیں یہ نصب العین ایک وقت میں اشرف اور اعلیٰ تھا جسپر اُس زمانہ کے مسلمان بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں تحصیل علم کا شغل ایک مقدس پیشہ اور زندگی کا قابل تعریف مقصد سمجھا جاتا تھا تلاش علم اور جستجوئے حق سے زیادہ اعلیٰ و افضل کوئی مقصد نہ تھا جس کی تکمیل انسان کے لئے ضروری ہو بلکہ اسلامی تحقیق کچھ اس سے بلند اور رفیع تھا اس کو علم میں ایک حد تک خدا کا جلوہ نظر آتا تھا اور اس کے نزدیک ایک ربانی انعام تھا جو خدا کی طرف سے اس کے مخصوص بندوں کو عطا ہوتا تھا۔

تحصیل علم

کی دو صورتیں ہیں۔ ایک وہ جو انسان عام طور پر درسگاہوں میں سیکھتا ہے دوسری وہ جو گلستانِ فطرت کی خوشہ چینیاں سکھاتی ہیں۔ اس میں کلام نہیں۔ کہ کتب بینی معلومات میں اضافہ کرنے کا نہایت آسان ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس صورت سے ہم کو آنِ واحد میں ہزاروں برس کے واقعات۔ تجربات وغیرہ بلا مشقت و تکلیف ہر وقت حاصل ہو جاتے ہیں۔ نسل انسانی کے لیے ذخیرۂ کتب ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ایک متنفس کے لیے حافظہ۔

لارڈ ایبری کا خیال

کتابیں ہماری مشکلات میں مشیر۔ یاس و الم میں آسائش دہ ہماری تکلیف کی ساعتوں کو راحت سے بدلنے والی ہیں۔ ہمارے خیالات کو بلند اور ہمارے حوصلوں کو اعلیٰ کرنے والی ہیں۔

فلیچر کہتا ہے

مجھے اپنے کتب خانہ سے بصیرت نوازی کرنے دو۔ جہاں میرے بہترین رفیق موجود ہیں، کتب خانہ میری عظیم الشان عدالت ہے۔ جہاں میں گھنٹوں بیٹھا قدیم حکما اور فلاسفروں سے مکالمہ کرتا رہتا ہوں۔ جہاں میں بادشاہوں کے افعال اور ان کے درباریوں کی حرکات کو بغور دیکھتا رہتا ہوں۔ اگر ان کی فتوحات ظلم اور بے انصافی پر مبنی ہوتی ہیں۔ تو میں ان سے جواب طلب کرتا ہوں۔ اور دست تصور سے اُن کے مجسمو نکو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالتا ہوں۔ کہا ایسے مقام سے جدا ہو کر میں غیر یقینی مسرت حاصل کرنے کے لئے کہیں اور جا سکتا ہوں؟ نہیں۔ آپ دولت کی فراہمی میں کوشاں ہوں۔ اور میں اضافۂ علم کی جستجو میں غلطاں۔

مگر جو باتیں ہم کتابوں کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ انہیں بھول بھی جاتے ہیں۔ البتہ جو تجربات ہم دوسروں کو سکھاتے ہیں۔ ان کو نہیں بھول سکتے۔

مسٹر بوک کا قول

کہ آجتک کوئی شخص معلموں کی نگرانی میں وہ کر کسی علم یا فن کا کامل نہیں ہوا۔

صحیفۂ عالم کا مطالعہ

کتابوں کی ورق گردانی سے صحیفۂ عالم کا مطالعہ ہمیشہ زیادہ مفید ثابت ہوا۔ کلایو۔ نپولین۔ ولنگٹن۔ اسا ک نیوٹن اور والٹر سکاٹ وغیرہ ہونہار طالب علم نہ تھے۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ نہایت کند ذہن تھے۔ مدارس سے نکلکر دنیا میں اولوالعزم ہستیاں مانی گئیں جان ہنٹر نے لکھا ہے کہ "میں بچپن میں بادل اور گھاس کے متعلق کچھ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ یہ بھی دریافت کرنا کی خواہش پیدا ہوئی تھی کہ موسم خزاں میں پتوں کا رنگ بدل جاتا ہے۔ میں مور و گس چرندو پرند حشرات الارض وغیرہ کو بغور دیکھا کرتا تھا۔ دوران امور کے متعلق لوگوں سے اکثر دریافت کیا کرتا تھا، جن کو عوام نہیں جانتے یا اُنپر توجہ نہیں کرتے"

مسٹر روڈسو رتھ کے متعلق بھی ان کی خادمہ نے کسی سے یہ کہا تھا کہ

"رہتے یہاں ہیں اور سیکھتے ہیں سبزہ زاروں میں"

دنیا میں جتنی ایجادیں ہوئیں، موجودات عالم کو بغور دیکھنے اور اُن کے خواص معلوم کرنے ہی سے ہوئیں۔ واٹ نے بیل کا انجن نکالا۔ وہیٹ سٹون نے تار کے ذریعے پیغام رسانی کی بنا ڈالی۔ آرک رائیٹ نے کپڑا بننے کی کل بنائی۔ فاکس ٹلبٹ نے عکسی تصویر (فوٹو گرافی) ایجاد کی۔ لیسٹر نے علوم طبیعیہ میں اضافہ کیا جیفرے نے ٹیکہ نکالا۔ اسی طرح بیکن۔ نیوٹن۔ ینگ۔ ڈیوے۔ ڈالٹن۔ ڈارون۔ ٹنڈل اور رائل وغیرہ نے علم طبیعیات میں اپنی ذاتی کاوشوں سے گلکاریاں کیں۔ اس سے میری یہ مُراد نہیں۔ کہ کتب بینی فعل عبث ہے۔ یا ابتدائی تعلیم کے لیے مدارس کا وجود فضول ہے۔ نہیں۔ کتابی تعلیم کے ذریعہ ہی سے ہمارے تخیلات میں لطافت بلند پروازی اور بختگی آتی ہے۔ مگر کتابی تعلیم کو تجربات میں لانے کا ذریعہ مشاہدات قدرت ہی ہے۔ اور اس کے بغیر عملی ترقی ناممکن ہے۔ (ہمایوں)

یوروپ کا معلم اسلام ہے

جان ڈیون پورٹ۔ اپنی کتاب مسمّی "اپالوجی فار دی محمدؐ اینڈ قران" میں کہتا ہے۔

"ہر ایک طرح کی شہادت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جن شخصوں نے فلسفہ اور علوم و فنون کو سب سے پہلے زندہ کیا جو قوت بھی اور زمانہ حال کے علم و ادب کے درمیان میں بطور ایک سلسلہ کے بیان کئے گئے ہیں بلاشبہ وہ ایشیا کے مسلمان اور اندلس کے مور تھے جو خلفائے عباسیہ اور بنی اُمیہ کے عہد میں وہاں رہتے تھے، علم جو ایشیا سے یورپ میں آیا تھا اُس کا وہاں دوبارہ رواج مذہب اسلام کی دانشمندی سے ہوا یہ بات مشہور و معروف ہے کہ اہل عرب میں چھ سو برس کے قریب سے علوم و فنون جاری تھے اور یوروپ میں وحشیانہ پن پھیلا ہوا تھا، اور علم ادب تقریباً نیست و نابود ہو گیا تھا۔ علاوہ اس کے یہ بات بھی تسلیم کرنی چاہیئے کہ تمام علوم، طبیعیات، ہیئت، فلسفہ، ربانی جو دوسری صدی میں یورپ میں جاری تھے ابتدا تر عرب کے علماء سے حاصل ہوئے تھے، اندلس کے مسلمان یورپ کے فلسفہ کے موجد خیال کئے جاتے ہیں"۔

یہی مصنف آگے چلکر لکھتا ہے "اہل یورپ کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ حضرت محمد (صلعم) کے پیرؤں کے جو قدیمی اور زمانہ حال کے علم ادب کے درمیان بطور سلسلہ کے ذریعہ ہیں، اس لحاظ سے بھی ممنون ہیں کہ مغربی تاریکی کی مدت دراز میں

انہی کی کوششوں سے یونانی حکماء کی بہت سی کتابوں کی اشاعت ہوئی۔"

چیمبرس انسائیکلوپیڈیا میں مذہب اسلام پر ایک محققانہ آرٹیکل میں قابل مضمون نگار لکھتا ہے "ہم اس بات پر غور نہیں کر سکتے کہ اسلام نے تمام انسانوں کی بھلائی کے لیئے کیا کیا، لیکن اگر نہایت ٹھیک ٹھیک کہا جاوے تو یورپ میں علوم و فنون کی ترقی میں اسی کا حصہ تھا، مسلمان علی العموم نویں صدی سے تیرہویں صدی تک وحشی یورپ کے لئے روشن ضمیر معلم کہے جا سکتے ہیں، خاندان عباسیہ کے خلفاء کے نہایت عمدہ زمانہ سے یونانی خیالات اور یونانی تہذیب کا از سر نو سرسبز ہونا شمار کیا جا سکتا ہے، قدیم علم ادب ہمیشہ کے واسطے بغیر کسی علاج کے مفقود ہو جاتا اگر مسلمانوں کے مدرسوں میں اسکو پناہ نہ ملتی، فلسفہ قدرتی چیزوں کی تواریخ جغرافیہ علم تاریخ، صرف و نحو، علم کلام اور فن شاعری کی بہت سی کتابیں پیدا ہو گئیں جنمیں سے اکثر اسوقت تک جاری رہینگی اور تعلیم بھی دی جائیگی جب تک نسلیں تعلیم ہونیکے واسطے پیدا ہوتی رہینگی۔"

مشہور فلاسفر موسیو لی بان، تمدن عرب میں علامہ سید علی بلگرامی کی زبان میں کہتا ہے "اور نامور محققین کی تحقیقات اس امر کا بطرز قطعی فیصلہ کر دیتی ہے کہ وہ مسلمان ہی تھے جنکی بدولت دنیائے اپنا قدم اس عمیق غار سے باہر نکالا مسلمانوں نے ہی علوم کا وہ چراغ جلایا جسکو پیشوایان نصرانیت گل کر چکے تھے مسلمانوں ہی کے فیض سے آج علوم جدیدہ کے تارے اپنے پورے اوج پر چمک رہے ہیں۔" (معارف)

حضرت علیؑ

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت
بجز ولادت بمسجد شہادت

ایکہ ئی در عرصہ دین محمد شہسوار — نام تو ہم سخت گیر دشمنا را در حصار
کثرت اسمائے وصفت از ہمہ شد آشکار — "شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار"

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

ایکہ ئی از لطف ایزد گمرہاں را دستگیر — اے عصائے ناتواناں رہبر برنا و پیر!
ناتواں گشتیم گم کردیم راہ را دار و گیر — دست ما را خود بگیر ای بازوئے پروردگار!

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

جلوۂ شان تو از نام علی شد سرفراز — اینقدر عالی بدرگاہ خدائے بے نیاز
رجعت خورشید گشتہ باز شد وقت نماز — تا نہ پنداری نداری بر زمانہ اختیار

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

ایکہ وقتے اژدہا بنمود سر در مہد تو — دست تو برید چشمش چوں گرفتی از گلو
بارک اللہ گفت انس و جاں بفضل وحدہٗ — شاد زی، نازنیی! آل نبیؐ را افتخار

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

در شجاعت آفتاب آسماں را شد پدید — چوں فروشد، شام گشتہ ماہتاب زاں دمید
بر دو خیبر کرد شمشیر دو دنداں را کشید — صبح شد آمد صدا از ہر شعاع نابدار

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

اے وصیٔ مصطفےٰ! مہر رسالت را نگیں — بر درت دارم سوالے یا امیر المومنیں!
بخش از نام علی ہم برکت دنیا و دیں — وز ولایت ہم بما پاس نام چیزے آشکار

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

ناامید نہو

اے شکستہ دل انسان اُٹھ۔ اے مرقع ناامیدی سنبھل، ہمت و استقلال کا بازو پکڑ اور دیکھ کہ کامرانی تجھ کو دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔ ترقی تجھ کو اپنے آغوش میں لینے کے لیئے دونوں ہاتھ پھیلائے۔ تیری طرف بڑھ رہی ہے۔ ناامیدی کے تلاطم خیز سمندر میں ہاتھ پاؤں مار کر گوہر مقصود حاصل کر اور ساحل امید کی طرف بڑھ۔

رحمت الٰہی تجھ پر سایہ فگن ہے۔ قدرت تجھ کو ناکامی کے سمندر کی تہ سے اُچھال کر ترقی کے بالاترین مقام پر پہونچانا چاہتی ہے زمانہ کے حادثات سے پریشان نہ ہو۔ اُٹھ اور دریا کی لہروں کی طرح بڑھ دریا کی ہر لہر کو روکنے کے لیئے پہاڑیاں آگے بڑھتی ہیں۔ مگر اس کے استقلال کی تاب نہ لاکر پیچھے ہٹجاتی ہیں۔ دیو پیکر پیڑ اس کے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ناکام رہتے ہیں۔ درخت کی شاخیں حباب بنانا چاہتی ہیں۔ مگر وہ اپنی موجوں کے ساتھ ان کو بہی بہالے جاتا ہے۔ ساحل کا ہر ذرہ اسکی ترقی کے میدان میں حائل ہوتا ہے۔ مگر اسکی لہریں انکو بہی اپنا ہم سفر بنالیتی ہیں۔ اور وہ ان تمام مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتا ہوا اپنی منزل مقصود تک پہونچ جاتا ہے۔ تو بہی ناامید نہ ہو اور اپنے دل کے بے پایاں سمندر میں محدود۔ دریا کی لہروں کیطرح ولولے پیدا کر۔ اور کامیاب بن۔ چل اور ترقی کے میدان میں آندہی کی طرح اُٹھ اور دیکھ کر آندہی کے طوفان کے روکنے کے لیئے پہاڑ اپنی چوٹیاں فضا میں بلند کرتے ہیں مگر وہ انکو عبور کرتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ گنجان درختوں سے بھرا ہوا جنگل اسکو روکنے کیلیئے کسقدر ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ گروہ درختوں کو بیخ و بن سے اُکھاڑتی چلی جاتی ہے۔ خس و خاشاک اس کے دامن سے اُلجھتے ہیں۔ مگر وہ اُن کو اپنے راستہ سے ہٹا دیتی ہے۔ میدان کا ہر ذرہ اس کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ مگر وہ انکو بہی اپنے ساتھ شامل کر کے اپنی قوت کو اور زیادہ بڑھا لیتی ہے۔ اور ہر ذرہ کو ترقی کا سبق دیتی ہے۔ پھر اے انسان تو کس لئے ناامید ہوتا ہے ہمت و استقلال پیدا کر۔ اسکی رحمت پر نظر رکھ اور دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہو جا۔

صحبت کا اثر

والدین کے بعد جسکا اثر انسان پر پڑتا ہے وہ لوگ ہیں جنمیں یہ اٹھا بیٹھا کرتا ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں انسان کے اچھے یا برے خیالات کو دوسروں کے اتحاد سے تقویت پہونچتی ہے اور ایسی گہری لیکریں نقش ہوتے ہیں کہ پھر یہ موت العمر ہی رنگ قایم رہتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب چار ہمخیال ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو کسی خاص خیال میں پہلے متحد ہوتے ہیں اور پھر اسپر عمل کرتے ہیں، پس اگر سوسائٹی کے افراد اعلیٰ تعلیم سے مزین ہوئے تو پھر ایسی صحبتوں کا وجود ملک کے لیئے باعث رحمت و برکت ہوتا ہے، ارتقاء تہذیب اور تمدن کے تجاویز بہت سوچی جاتی ہیں اور گویا سارے ملک پر یہ صحبتیں حکمراں ہوتی ہیں لیکن جب ان صحبتوں میں بجائے تحقیق و تدقیق اور علمی رواداری کے تعصب اور تنگدلی رواج پاجاتی ہو اور تعلیم کی کمی سے اپنے اسلاف کا بیجا فخر سما جاتا ہو تو علم عمل میں ایک آہنگی باقی نہیں رہتی اور یہی صحبتیں قوم کی پستی کا سبب بنجاتی ہیں اور ہمارے

معلومات

شہد کی مکھی کی بعض خصوصیات

جرمنی کے دو عالموں نے شہد کی مکھیوں کے حواس کے متعلق اپنی جدید تحقیقات کا نچوڑ پیش کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکھی رنگوں میں تمیز نہیں کر سکتی سرخ و سیاہ، کبود و ارغوانی میں اس کو امتیاز نہیں ہوتا لیکن اسی کے ساتھ یہ عجیب بات ہے کہ مافوق البنفسجی شعاعیں (یعنی شعاعیں جو آفتاب کے رنگوں میں بنفشی رنگ سے پہلے نظر آتے ہیں) اسکو نظر آتی ہیں حالانکہ انسان انہیں نہیں دیکھ سکتا۔

ان کا بیان ہے کہ یہ مکھی اپنے چھتہ تک اپنی قوت فہم کی وجہ سے نہیں پہونچتی بلکہ صرف تجربہ و عادت سے راستہ پہچان لیتی ہے اس کا ثبوت میں وہ یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ "چند مکھیاں پکڑکر اور انہیں بیہوش کرکے نئے چھتے میں لے گئے پھر چھتے سے ۱۲ میٹر کے فاصلہ پر چھوڑ دیا، لیکن انمیں سے ایک بھی اس نئے چھتہ کی طرف نہ آسکی، اس لیے پھر ان کو لائے اور دوسرے دن پھر اسی طرح دور لیجاکر چھوڑ دیا، تو ۳۰ فیصدی واپس آگئیں اور آٹھویں دن ۹۰ فیصد۔ یعنے جوں جوں وہ راستے سے مانوس ہوتی گئیں، اسی نسبت سے انہیں اپنے نئے چھتہ تک پہونچنا آسان ہوگیا۔

مونگے کی غذا

پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ مونگا یا مرجان ایک قسم کی نباتات ہے کیونکہ وہ نباتات کی طرح پھیلتا ہے، اس کے بعد یہ تحقیق ہوئی کہ مرجان نباتات نہیں بلکہ حیوان ہے جسکے اندر سے ایک خاص قسم کا مادہ نکل کر پھیل جاتا ہے اور خشک ہوجاتا ہے اور مرجان کے کیڑے بہت سے ملکر ایک جگہ رہتے ہیں اور اُن کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔

ان کو کیڑا تسلیم کرنے کے بعد ان کی غذا کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ دریا کے نباتاتی اجزار کو اپنی غذا بناتے ہونگے، لیکن جدید تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ صرف حیوانی اجزار کو کھاتے ہیں اور نباتاتی اجزار کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

دُنیا کا سب سے بڑا غار

نیو میکسو کے ایک پہاڑ میں ایسا غار ہے جسکی بلندی و وسعت کے برابر دنیا میں اور کوئی غار اسوقت تک نظر نہیں آیا، ہزاروں سال ہوئے کہ اس غار کی چھت سے پانی ٹپک رہا ہے اور چونکہ اس پانی میں کلسی (چونے کا سا) مادہ ہے اس لئے سنگ مرمر کی طرح بہت سے شفاف ستون چھت سے سطح زمین تک قایم ہوگئے ہیں اور اسطرح بہت سے کمرے بنگئے ہیں جسوقت انپر روشنی کا انعکاس ہوتا ہے تو قوس قزح کے سے عجیب و غریب رنگ نمودار ہوتے ہیں اور دیکھنے والا محو ہوجاتا ہے۔ اس غار کے ایک ایک کمرے کا طول نصف میل اور بلندی ۱۰۰ فٹ سے ۳۰۰ فٹ تک ہے۔ بعض کمرے ایسے ہیں جن کا طول نصف میل سے بھی زائد ہے اور ان کی چوڑائی سیکڑوں فٹ ہے، ان کے دونوں طرف اور بھی بڑے بڑے غار چلے گئے ہیں، جہاں کہربائی روشنی بھی کام نہیں دیتی اور یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ غار کہاں ختم ہوئے ہیں۔

کُہر اور انسان کا بال

وہ لوگ جنہیں بحری سفر کا اتفاق ہوا ہے، انہیں معلوم ہے کہ سمندر کی سطح پر کثیف کُہر کا پیدا ہونا کس قدر خطرناک چیز ہے۔ اور اُسمیں پھنس جانے کے بعد جہاز و نفیس کیونکر تصادم ہوجاتا ہے اور کس قدر جانیں تلف ہوجاتی ہیں اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے مینا روں میں بڑے بڑے گھنٹے قایم کئے گئے ہیں جو کُہر پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کے اطلاعات ظاہر ہونے پر زور زور سے بجنے لگتے ہیں۔ اور اس خطرہ کی اطلاع کے لیے جو آلہ تیار کیا گیا ہے، اس کا انحصار صرف انسان کے بال پر ہے۔ کُہر کا پیدا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہوا میں رطوبت بہت پیدا ہوگئی ہے اور انسان کا بال ہوا کی رطوبت سے فوراً متاثر ہوتا ہے اور اس کا طول بڑھ جاتا ہے، اس لیے انہوں نے اس آلہ میں تقریباً ڈیڑھ فٹ لمبا بال تان دیا ہے جو ہوا کی رطوبت بڑھ جانے کے وقت ڈھیلا ہوجاتا ہے اور گھنٹہ بجانے والے آلے سے مل کر اسمیں حرکت پیدا کر دیتا ہے۔

ہیڈروجن کا انجماد

خیال کیا جاتا تھا کہ ہیڈروجن اُن گیسوں میں سے ہے جنکا رقیق ہونا دشوار ہے، لیکن اب ماہرین علم الکیمیا نے اُسے نہ صرف رقیق کر دیا ہے، بلکہ منجمد حالت میں بھی تبدیل کر دیا ہے چنانچہ گزشتہ فروری میں امریکہ کے علمار نے ایک ٹکڑا منجمد ہیڈروجن کا تیار کیا جسکا درجۂ حرارت صفر سے ۴۳۲ درجے نیچے ہے، اس مسئلہ میں یہ سب سے پہلی کامیابی ہے اس سے قبل کسی ملک کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔

کتابوں کی قدردانی

گزشتہ مارچ کے آخری ہفتہ میں بلاد انگلستان میں ۸۵۸ پرانی کتابیں فروخت کی گئیں، جن کی قیمت ۷۷۴۸ گنی تھی، ان میں سے ۶۳۲۹۲ گنی کی کتابیں امریکہ کے ایک عالم نے خریدکیں انہیں میں ایک نسخہ ڈیانا کا تھا، جو ۱۵۹۲ء میں طبع ہوا تھا اور اُسوقت اس کی قیمت چار پنس تھی، اس کے بعد اسکی قیمت ۹ گنی ہوئی، اسی طرح ایک اور کتاب جو ۱۶۳۲ء کی مطبوعہ تھی اور جس کی قیمت ۱۶۸۱ء میں پندرہ شلنگ تھی اب ۱۸۶۰ گنی میں فروخت ہوئی۔

کاغذ کا تعلق صنعت و تجارت سے

ایک قوم کی تجارتی و صنعتی ترقی کے حالات معلوم کرنے کے لئے جہاں اور ذرائع ہیں وہیں ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ وہ کاغذ کتنا خرچ کرتی ہے جو کتابوں، اخباروں اور اشتہاروں کے کام آتا ہے۔

کم سرمایہ والوں کیلئے
وسائل معاش

فاؤنٹین قلم کی سیاہی بنانا

فاؤنٹین قلم کی سیاہی معمولی بلیک سیاہی سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اس سیاہی میں دو خوبیاں ہونا نہایت ضروری ہیں ایک تو یہ کہ سیاہی سے قلم کے قیمتی نب کو کوئی نقصان نہ پہونچے دوسرے یہ کہ سیاہی میں روانی بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ فاؤنٹین قلم کی سیاہیاں یوں تو صدہا قسم کی ولایت سے بھی آرہی ہیں اور ہندوستان میں بھی تیار ہوتی ہیں مگر "سوان انک" اور "واٹرمین انک" بہت زیادہ مستعمل ہیں۔ مندرجۂ ذیل نسخہ کسی صورت میں بھی ان دونوں سیاہیوں سے اوصاف میں کم نہیں ہے۔ اگر یہ سیاہی تیار کرکے بازار میں اچھی شکل میں لائی جائے تو اچھا خاصہ منافع ہوسکتا ہے۔ نسخہ یہ ہے

گیلک ایسڈ	۸ ڈرام
فیروسی سیلفیٹ	۱۲ ڈرام
فنائل ملیو	۲ ڈرام
گم ایکٹیا	۱۶ ڈرام
ڈایلوٹ سیلفرک ایسڈ	۲۴ قطرے
لیکوئیفیڈ فنائل	۳ قطرے
گلیسرین	۱۴ قطرے
ڈسٹلڈ واٹر (آب مقطر)	۲۔ آونس

فیروسی سیلفیٹ۔ گم ایکٹیا۔ فنائل۔ گلیسرین اور ڈایلوٹ سیلفرک ایسڈ کو ۸۔ آونس پانی میں حل کرلیجئے۔ اور گیلک ایسڈ کو نرم آنچ پر ۵۔ آونس پانی میں حل کرلیا جائے۔ اس کے بعد گیلک ایسڈ والے سیلوشن کو اچھی طرح جوش دیں اور تھوڑا تھوڑا پہلا سلوشن اسمیں ملاتے جائیں یہاں تک کہ پکتے پکتے وہ بیس آونس رہ جائے۔ جب یہ عمل کرچکیں تو تیار شدہ سلوشن کو بلاٹنگ پیپر میں چھان لیں اور فنائل ملیو اس میں حل کردیں جب تک کہ فنائل ملیو حل نہ ہو سلوشن کو برابر کسی چیز سے ملاتے اور ہلاتے رہیں۔

مارکنگ انک بنانا

(کپڑے پر لکھنے کی پختہ سیاہی) یہ سیاہی کپڑوں پر نام وغیرہ لکھنے کے کام آتی ہے۔ اس کا نسخہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سلور نائیٹریٹ	۴ حصے
سوڈیم کاربونیٹ	۶ حصے
گم ارابک	۵ حصے
لیکوئیڈ ریمونیا	۱۰ حصے
ڈسٹلڈ واٹر	۸ حصے
ساپ گرین	۲ حصے

پہلے دو مختلف سلوشن تیار کریں (۱) لیکوئیڈ ریمونیا میں سلور نائیٹریٹ کو حل کریں (۲) باقی ادویہ کو ڈسٹلڈ واٹر میں حل کریں۔ اس کے بعد دونوں سلوشنوں کو ملا کر کام میں لائیں۔ اگر یہ سیاہی بذریعہ اشتہار سفر فروخت کی جائے تو بڑی کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔

گندک کا گلاس بنانا

گندک کے گلاس طبی اوصاف کی وجہ سے اس درجہ شہرت یافتہ ہیں کہ بازار میں ان کا ہاتھوں ہاتھ بک جانا ایک معمولی سی بات ہے۔ معدہ کے امراض کیلئے اور نساد خون کے واسطے یہ بے حد مفید ثابت ہوئے ہیں۔ برسات کے موسم میں ان کا استعمال ہیضہ کا حفظ ماتقدم ہوتا ہے۔ اس کے بنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک ٹین یا جست کا سانچا تیار کرالیا جائے جو کہ بالکل گلاس کی ہمشکل ہو مگر بیچ میں سے خالی ہونا چاہیئے۔ یہ سانچا ٹین یا جست کے دو چھوٹے بڑے گلاسوں میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ اس سانچہ میں نہایت صاف گندک پگھلا کر ڈالدی جائے۔ جیسا سانچہ ہوگا ویسا ہی گلاس بھی تیار ہوجائیگا اگر ان گلاسوں کے تیار کرنے میں نفاست۔ نزاکت اور صفائی مدنظر رکھی جائے تو ایک روپیہ لگا کر چار روپے پیدا کرنا معمولی سی بات ہے۔

چوکھٹے جڑنا

جوں جوں زمانہ ترقی کرتا جاتا ہے معاشرت اور تمدن میں بھی دن بدن تبدیلیاں ہوتی چلی جارہی ہیں۔ آجکل شاید ہی کوئی ایسا مکان ہوگا جسکی دیواریں تصاویر کی منتوں سے آزاد ہوں۔ اگر چوکھٹوں میں شیشہ جڑنے کا کام شروع کیا جائے تو اچھا خاصہ منافع ہوسکتا ہے۔ محض چند روپے درکار ہیں۔ کچھ تو شیشے خریدلیے جائیں اور ایک شیشہ تراشنے کا قلم۔

قینچی سے شیشہ تراشنا

جو صاحب یہ چاہتے ہیں کہ قلم خریدنے میں بھی روپیہ نہ خرچ ہو ان کے لئے سب سے آسان ترکیب یہ ہے کہ وہ قینچی سے شیشہ تراشنا سیکھ لیں۔ شیشہ معمولی قینچی سے اتنی ہی آسانی سے تراشا جاسکتا ہے جتنی آسانی سے ایک کاغذ قینچی سے کٹ سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بڑی بالٹی کو پانی سے خوب بھر لیجئے۔ شیشہ اور قینچی کو پانی میں ڈبو کر کاٹ لیجئے۔ کاغذ کی طرح کٹتا چلا جائیگا۔ اگر آپ چاہیں تو اس طرح باریک سے باریک چیزیں بھی شیشے کی تراش سکتے ہیں۔

سوالات

مذہبی

(۷۷) ایک عورت کا خاوند حیدرآباد دکن ... چھوڑ کر شہر بمبئی میں سکونت اختیار کرلی ہے اور مسماۃ مذکور کا برسان حال کوئی نہیں یہ عورت کس زمانہ تک دوسرے شخص سے عقد نہیں کرسکتی - (۴۴ ۱۲ خ)

(۷۸) انبیاء و اولیا وصال کے بعد بھی لوگوں کو فیض پہونچا سکتے ہیں اگر پہونچا سکتے ہیں تو کیونکر - (محمد علی)

(۷۹) اولیا اللہ سے مرادیں مانگنا جائز ہے یا نہیں - (م - ع)

(۸۰) میت کے حق میں سیلاد شریف پڑھوانے سے میت کو کچھ فیض پہنچ سکتا ہے ؟ (محمد علی)

(۸۱) میت کی پیشانی پر کلمہ کیوں لکھتے ہیں کیا یہ جائز ہے (محمد علی)

(۸۲) ہندوستان کے پانچ معتبر علماء کے پتے مطلوب ہیں (محمد علی)

(۸۳) کتاب فلاح دین و دنیا غیر حنفی مذہب والوں کے لئے کسقدر مفید ہے - (خریدار)

طبی

(۸۴) میری ایک عزیزہ جسکی عمر اسوقت تقریباً ۲۵ سال کی ہے - زمانۂ صغرسنی میں آشوب چشم میں مبتلا ہوئی تھی اُسی زمانہ میں یکایک بائیں آنکھ کے کل ڈھلے پر سپید جالہ پھیل گیا تھا - کثرت سے دوائیں استعمال کرنے کے بعد کل ڈھلے پر کا جالہ صاف ہوگیا مگر تل پر چنے کی دال کے دانے کی برابر ابھی تک موجود ہے - بعض دوا کے استعمال سے جالہ پتلا ضرور ہوجاتا ہے مگر بالکل صاف نہیں ہوتا - کوئی صاحب بہ نظر ثواب اسطرف توجہ فرما کر ممنون فرمائیں - (افسر)

(۸۵) انڈے کا تیل نکالنے کی جس سے بال جلد نکل آئیں ترکیب مطلوب ہے - (۱۴۰ خ)

(۸۶) نزول الماء کی شکایت ہے مجرب نسخہ درکار ہے - (خ - ۲ - ۲ خریدار)

صنعتی

(۸۷) صنعت و حرفت کے ایسے مدارس کا پتہ مطلوب ہے جہاں بچے نہایت خوبی کے ساتھ تعلیم حاصل کرسکیں - (رع - ف)

(۸۸) دیا سلائی بنانے کی مشین کا پتہ مطلوب ہے - (〃)

(۸۹) آئینہ پر قلعی کرنا اور اُسپر جردن کندہ کرنے کی ترکیب مطلوب ہے - (منور علی)

متفرق

(۹۰) چند کتب ناولوں وطلسم ہوشربا کی جلدوں کی ضرورت ہے - پرانی ہوں جو کہ نصف قیمت پر مل سکیں - (پتہ :- محمد عبدالرشید خاں صاحب سب انسپکٹر پولس ناندگھاٹ ڈاکخانہ بسرام پور - ورگ - سی - پی)

(۹۱) صابون سازی کے بڑے بڑے کارخانوں کی خواہ وہ دہلی - بمبئی - کلکتہ لاہور کے ہوں یا کسی اور شہر کے پتے مطلوب ہیں - (۱۴۰ خ)

(۹۲) امریکہ یورپ جاپان وغیرہ کے ہر قسم کے تاجروں کے پتے مطلوب ہیں (عبدالحکیم - خریدار)

جوابات

(۳۹) وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ۵ ان الفاظ کو ایک سانس میں، مرتبہ پڑھا جائے اور پھر جس جگہ درد ہو یا کسی زہریلے جانور نے کاٹا ہو پھونک دینا چاہیئے - (خریدار)

(۵۰) گوہر نادر خانہ ہاشمی دہلی سے منگوا کر استعمال کیجئے (〃)

(۵۱) گل بنفشہ مغز کدو کا ہو کیر خشک خاکستر چوب انگور ہمہ ادویہ ۹ ماشہ ۹ ماشہ ۹ ماشہ ۲ تولہ

در آب باریک سائیدہ روغن گل انداختہ ضماد نمایند -

(۴۶) معجون مسقل ارزق کا استعمال نکریں - (حکیم ظہیر علی)

(۵۳) تنقیہ خاص دعام کرنے کے بعد عرق وشیر استعمال کیجئے - (〃)

(۳۲) میری مصروفیت اسدرجہ بڑھی ہوئی ہے کہ تین پیش ۳۵ خطوط کا روزانہ جواب لکھنا میرے لیئے ناممکن ہے - اس لیئے صدہا خطوط کے جواب میں یہ لکھدینا کافی سمجھتا ہوں کہ عمل ہمزاد عمل سورۂ یاسین کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے - میں نے تفسیر سورۂ یاسین میں یہ عمل دیکھا تھا اور چار ماہ کامل پڑھتا رہا مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا - آخر کار مولانا سید ظہور احمد سے بمشکل تمام اجازت حاصل کی - اگر آپ کو بھی اجازت دیدیں تو پڑھیئے بھلا غور فرمایئے کہ میں کسطرح اجازت دے سکتا ہوں - اجازت نامہ کی صورت میں کلید مراد بھی مفید ہے - مجھ سے خط و کتابت فضول ہے (احمد شاہ خانپور)

اگر آپ چاہتی ہیں

کہ آپ کے سوالات کا جواب بغیر آپ کے خط کا انتظار کئے ہوئے فوراً براہ راست آپکو روانہ کردیا جائے تو ہر سوال کے ہمراہ خط و کتابت کیلئے ۴ کے ٹکٹ روانہ کردیجئے

انشائے لطیف

جسکی جستجو تھی وہ مل گیا

(شرکت علی بھی کے قلم سے)

زمانہ مجھ کو دیوانہ کہتا ہے تو کہے۔ دنیا مجھے سودائی سمجھتی ہے تو سمجھے۔ مگر ان کو خبر نہیں کیا خبر کہ میں کیا ہوں۔ لوگ اس غلط فہمی میں ہیں کہ میں ناکام محبت ہوں۔ میں کامیاب ہوگیا۔ میرا دامن گوہر مقصد سے مالا مال ہے۔ اس لیئے کہ مجھے جس کی جستجو تھی وہ مل گیا۔

شب کی تنہائی میں۔ جب میں اس کے لیئے بیچین تھا۔ جبکہ میں مجسم انتظار بنا ہوا تھا۔ تو میں نے دیکھا کہ میری نظروں میں کوئی پھر رہا ہے۔ میری نظریں میرے دل کی طرف جھکیں اور میرے دل سے کہا کہ جسکی جستجو تھی وہ مل گیا۔

میں اسکی تلاش میں مدتوں سرگرداں رہا۔ میں دیوانہ وار پھرا کیا مگر مجھ کو اس کا پتہ نہ چلا۔ آخر کار مجھے میرا دل ایک ناکامی اور ناامیدی کی دنیا معلوم ہونے لگا۔ ایک امید کی کرن میری غم کی دنیا پر عکس فگن ہوئی اور میرے دل نے ایک قسم کا سکون محسوس کیا یہ امید کی کرن نہ تھی۔ بلکہ وہی تھا۔ میرے دل کے عمیق ترین گوشے سے یہ آواز سنائی دی کہ "جسکی جستجو تھی وہ مل گیا"۔

ناکامی ایک شکستہ دل کے لیئے ستم ہے۔ میں نے ہر چند چاہا کہ محبت کی پاکیزگی کو اشکوں کے آلودگی سے پاک رکھوں۔ میں نے کوشش کی کہ ضبط سے کام لوں مگر ناکام رہا۔ میری پلکوں نے چاہا کہ یہ راز فاش نہ ہو۔ مگر یہ طوفان رکنے والا نہ تھا میرے آنسو میرے دامن پر گرے ہر آنسو کے قطرے میں میں نے دیکھا کہ کوئی بیٹھا ہوا مسکرا رہا ہے اسوقت مجھ کو معلوم ہوا کہ جسکی جستجو تھی وہ مل گیا"۔

ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی۔ سبزہ لہلہا رہا تھا۔ اس دلفریب منظر نے میرے دل کو بے چین کر دیا۔ میں نے ایک سرد آہ بھری۔ میری زبان کو جنبش ہوئی اور اس نے میرے دل کی ترجمانی شروع کی۔ اس کو ایک لمحہ بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ میں نے عالم تصور میں دیکھا کہ اس کا مجسمہ میرے سامنے موجود ہے اور بے ساختہ کہہ اٹھا کہ "جسکی جستجو تھی وہ مل گیا"۔

آفتاب کی آخری شعاعیں ایک دل رفتہ کے لیئے موت کے پیام سے کم نہیں ہوتیں شب کی سیاہی کا پردہ دل مہجور کی وحشت میں نسبت کچھ مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ شب ہجر کا پیام ایک مصیبت لاانتہا ہی کا آغاز ہوتا ہے۔ میں نے کروٹیں بدلیں مگر کچھ تسکین نہ ہوئی۔ میری آہ شعلہ بار نے میرے دل کو پھونک دیا۔ سینہ سے بخارات اٹھے اور آنسو بنکر بہے مگر میری حالت بدستور رہی۔ مجھ پر غشی طاری ہوئی میں بیہوش ہوگیا۔ میں سوگیا۔ مگر پھر اسقدر جاگتا تھا میں نے دیکھا کہ ایک پیکر نور میرے روبرو موجود ہے۔ میں نے اسکی طرف بڑھنا چاہا مگر میرے جسم نے حرکت تک نہ کی۔

وہ نور مسکرایا اور کہا کہ اس خاکی جسم کو چھوڑ۔ میرا مرغ روح قفس جسم میں پھڑپھڑایا اور اس نور میں جا کر ملگیا۔ دنیا والوں نے میرے جسم کو دیکھا۔ آنسو بہائے اور کہا کہ ناکام محبت چل بسا مگر وہ یہ نہ سمجھے کہ مجھے جسکی جستجو تھی وہ مل گیا"۔

برسات

(از جناب امیر الکلام شیخ اسلام احمد ہادی قریشی)

کچھ عجب ہے منظر رنگیں ادا برسات کا
دل لبھاتی ہے بہار جانفزا برسات کی
سیکھوں سے پوچھئے لطف و مزہ برسات کا
کیسے عیش اڑاتی ہے ان کو ہوا برسات کی

آسماں پر اودی اودی بدلیاں چھائی ہوئیں
بدلیوں کے دامنوں میں رحمت خالق نہاں
پڑتی ہیں ہر اک کی نظریں اونچی نیچی ہوئیں
مسکراتا پھرتا ہے ہر طفل ہر پیر و جواں

بلبلوں کا چہچہانا۔ رقص کرنا مور کا
وجد میں آکر حسینان چمن کا جھومنا
گل کھلاتا ہے جگر پر اف! یہ منظر دلربا
مہجبینوں کا چمن میں سیر کرنا۔ گھومنا

کوئی جھولا۔ جھولتا ہے۔ کوئی گاتا ہے ملار
الغرض ہر سو بپا ہے نغمۂ کیف آفریں
چل رہی ہے ٹھنڈی ٹھنڈی کیا ہوائے خوشگوار
شاد ہے ایسے میں اپنا بھی دل زار و حزیں

موسم برسات کا منظر ہے کتنا پرفضا،
بنگیا ہے چپہ چپہ رشک گلزار جناں
اکطرف سے آتی ہے کوئل کی "کوکو" کی صدا
دوسری جانب پپیہا گا رہا ہے "پی کہاں"!

یہ تو سب کچھ ہے۔ مگر عنقا ہے دور خوشدلی
ہندو و مسلم میں یعنی اب نہیں وہ اتفاق
کاش پھر جاتی رہے ان کی عداوت باہمی
پھر گلے مل جائیں۔ اور مٹ جائے آپس کا نفاق

بجلی کا بٹن

(از جناب پروفیسر اکبر خاں حیدری)

میں نے بجلی کا بٹن دبا دیا - تمام کمرہ منور ہو گیا - کمرے کا تمام سامان نور کی موجوں میں رقص کرنے لگا - ہر چیز میں ایک نئی زندگی پیدا ہو گئی - میں نے محویت سے چاروں طرف نگاہ ڈالی - ایک اور صرف ایک "بلب" روشن ہوا تھا - بلب کے اندر چار تار تھے جنمیں بجلی کی تجلی جلوہ ریز تھی - ایک شیشے کا فانوس اسکی نگرانی کر رہا تھا - میں نے فانوس کو اپنے ہاتھ سے چھوا - میں مسکرایا اور میں نے بٹن کو اٹھا دیا -

---

بٹن کی خفیف جنبش نے اس منور کمرہ کو یکبیناک تاریکی سے بدل دیا - ہر چیز آنکھ سے اوجھل ہو گئی - تاریکی مجھے ڈرانے لگی - میرا جسم ہی مجھ سے پوشیدہ ہو گیا - میں چند لمحے ساکت کھڑا رہا - اور میں نے پھر بٹن دبا کر کمرے کو منور کر دیا - میرے خیالات منتشر ہو گئے تھے - میرا دل اس راز کو معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا اور میں ایک آرام کرسی پر بیٹھ کر غور کرنے لگا - مگر میری محدود سمجھ میری رہبری میں ناکام ثابت ہوئی - میں مضطرب اور پریشان ہو کر اٹھ بیٹھا -

---

میں نے اپنی تشویش کا راز ایک سائنس داں سے بیان کیا - وہ مسکرایا اور کہنے لگا - معمولی بات ہے - جس چیز میں بٹن لگا ہے وہ دو مرکزوں پر قایم ہے جب ان دونوں کو مجتمع کر دیا جاتا ہے تو بجلی میں رو پڑ جاتی ہے - جب بٹن دبتا ہے تو ایک مسلسل دونوں مرکزوں کے درمیان قایم ہو جاتا ہے - مجھے تعجب ہوا اور اس جواب سے میری تسکین نہ ہوئی -

---

میں پھر غور کرنے لگا - مگر میرے منتشر خیالات کسی نتیجے پر نہ پہونچے - میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ایک نئی دنیا میں پہونچ گیا - میں ساکت تھا - مگر مجھے احساس ہوا کہ میرے بائیں پہلو میں کوئی چیز متحرک ہے - میں ادھر متوجہ ہو گیا - مجھے معلوم ہوا کہ یہ حرکت برستور جاری ہے - میں نے اپنا سانس روک لیا - مگر اس کوشش نے میرے سکون کو اور مضطرب کر دیا - میں نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں - اور میرے سانس کی رفتار تیز ہو گئی -

---

اب میں سمجھا کہ یہ میرا دل تھا جو تناسخ کے خیالات سے ڈرنے لگا تھا - بجلی کی روشنی میرے سامنے تھی اور دل پہلو میں تھا - مجھے اس دونوں میں ایک نسبت نظر آئی - یہ "بلب" کی صورت میرے دل سے مشابہ تھی - میں قائل ہو گیا کہ میرے دل میں بھی ایسے ہی بجلی کے تار ہیں جن کا نام "روح" ہے - میری تمام جسم کی حرکت کی ذمہ دار یہ "روح" ہے - میرا نظام ہستی اسی روشنی سے منور ہے - میرا جسم ایک کمرہ ہے جسکا ہر جزو اس کی روشنی کا منت گزار ہے -

---

میں نے اپنے دل کو مخاطب کیا اور پوچھا "کیا تو بھی کسی بٹن کی حرکت سے منور ہو سکتا ہے - دل نے جواب دیا کہ ہاں جب ایمان و صداقت کے تار آپس میں ملتے ہیں تو میں منور ہو جاتا ہوں - اسوقت آسمان کی بلندیوں سے نور رہنمائی کرنیں مجھ پر جلوہ ریز ہوتی ہیں - اور دنیا والے مجھ کو روشن ضمیر کہتے ہیں ؛

چاند

(از جناب سید محمد انور صاحب - بی - اے)

اے چاند - اے مہتاب - اے قمر - تو لیلائے شب کی زینت ہے - تیری نور پاشی ایک غمزدہ دل کے لیئے پیغام فرحت بن جاتی ہے - کوئی اُس خانماں برباد مسافر سے پوچھے - جو تمام دن تمازتِ آفتاب کا شکار رہا ہو جس کو زمین کی تپش نے وہ کے تیز جھونکوں نے بھون دیا ہو - کہ تیری پہلی کرن - تیری پہلی شعاع اس کے دل کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے - اس کے قلب کی دنیا بالکل بدل جاتی ہے - اس کا غم راحت سے بدل ہو جاتا ہے اور اس وقت ایک آرام کی دنیا میں ہوتا ہے - جب تو اپنی نورانی چادر میں اُس کو لپیٹ لیتا ہے تو تیری ضیا سے فضائے روح میں مسرت کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک سب لوگ تجھے چاہتے ہیں - کبھی تو محرم کا چاند ہے - کبھی ماہ رمضان ہے - اور کبھی ہلالِ عید ہے - ہر مومن و مسلم کی آنکھ تیرے اشتیاق دید میں بیقرار رہتی ہے - شاعر تیری تعریف میں رطب اللسان ہیں - تو جب ہلال کی شکل میں ہوتا ہو - تو تجھ کو اپنے محبوب کی ممدار ابرو سے تشبیہ دیتے ہیں - کبھی کسی حسین کی انگڑائی سے تجھ کو تعبیر کرتے ہیں جب تو چودھویں رات کا چاند بنکر نمودار ہوتا ہے تو تجھے بدر منیر کے نام سے موسوم کرتے ہیں - اور اپنے محبوب کے روئے روشن کو تجھ سے تشبیہ دیتے ہیں - ندانِ قدح خوار کی نظروں میں تو شراب کا چھلکتا ہوا ز ریں جام ہی کہتے ہیں تیری چاندنی پھلوں اور میووں میں حلاوت اور رجا شنی کا باعث ہوتی ہو الغرض تو سب کو عزیز ہے - اے چاند میں بھی تجھے چاہتا ہوں - مجھے بھی تیرے ساتھ محبت ہے - میرے دلِ مضطر کو تیرے ساتھ ایک خاص نسبت ہے - میں اپنے اور تیرے درمیان ایک قسم کی یگانگت اور یکجہتی پاتا ہوں - لیکن میں تجھ کو تیری خوبصورتی تیری دل آویزی کی وجہ سے نہیں پیار کرتا - اگر تجھ میں صرف یہی خوبیاں ہوتیں - تو اے چاند - تو میری نظر میں نہ جچتا - میرے نزدیک تیری کوئی وقعت نہ ہوتی - میں تیرا اس لیئے شیدائی ہوں کہ تو میرے پیارے کی صداقت کا نشان بنا - اُس کی انگشت کے ایک اشارے سے تو دو نیم ہو گیا - تو نے اپنا سینہ چاک کر دیا - اور اس طرح اپنے آپ کو شق کر کے تو نے میرے دلبر کی حقانیت پر مہر لگا دی - میرے دلِ زار کو بھی وہی انگشتِ معجز نما شق کر رہی ہے - اس نسبت مشترکہ سے میرے دل میں تیری محبت ہے - میرے جسمانی دل کے غم تیری چاندنی سے حلاوت اور شیرینی پاتے ہیں - میں تیرا نظارہ کرتا ہوں اور لطف اٹھاتا ہوں - تجھے دیکھتا ہوں

اور اُس کو یاد کرتا ہوں۔ جو حُسن ازل کا محبوب ہے جو باعثِ تکوینِ عالم ہے۔ جو رحمۃ للعالمین ہے۔ کاش میں بھی تیری طرح اس عالمِ ہستی میں اس کی صداقت کا نشان بن سکتا۔

انجام

(از سید مرید مہدی شاہ)

تو اس سرائے فانی میں چند دن کے لیے مہمان ہے۔ تیری راحت و آسائش کا زمانہ پلک مارتے گزر جائیگا۔ مگر تیری خام خیالی نے دنیا کی محبت نے تجھ کو بالکل غافل کر دیا۔ تیری غفلت تجھ کو پستی کے غار کی طرف لیجا رہی ہے۔ اے انسان۔ میں تیری کس کس کمزوری پر اشک بہاؤں۔ افسوس کبھی تجھے اپنے انجام کا خیال بھی دامنگیر ہوا۔ کیا کسی وقت تو نے دنیائے دوں کی دامِ تزویر سے مخلصی پاکر ایک لمحہ بھر کے لیے اپنے انجام کا فکر کیا۔

ہاں! ہاں! شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر صاف کہدے کہ انجام کا خیال تجھ کو ہمیشہ بعید رہا۔ آہ! آہ! اے اشرف المخلوقات کے خطاب پر اترانے والے انسان! اتنی کوتاہ اندیشی کہ اپنے انجام سے بے خبر۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ تیرا نخلِ حیات بادِ خزاں کے تباہ کن جھونکوں سے بچکر ہمیشہ سرسبز و شاداب رہیگا۔ زرا دیدۂ عبرت کھول۔ چاند چودھویں شب بدر منیر بنکر پوری آب و تاب کے ساتھ ضیا پاشی کرتا ہے۔ دفورِ نور کا وہ عالم ہوتا ہے کہ مجلس نجوم تاب نہ لاکر منتشر ہونے لگتی ہے۔ مگر آخر چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات۔ مستعار روشنی کینک قایم رہتی۔ تمام حسن و جمال سلب ہوجاتا ہے۔ اور زوال شروع ہوجاتا ہے گلشن کو دیکھ پھولوں سے عبرت حاصل کر۔ وہ گلہائے رنگارنگ جنپر بلبل ہزار جان سے نثار ہے۔ شاعر بھی اسکی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ چند گھنٹوں کے بعد وہی پھول پژمردہ ہوکر شاخ سے گر پڑتا ہے۔ اور وہی بلبل جو کبھی اُس کے نظارہ جمال میں مستغرق تھی اب پاس بیٹھی فریاد کناں ہے۔ اور پھول کے انجام کی تفسیر دردآمیز الفاظ میں کر رہی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار! اے انسان! جسطرح چاند عروج پر پہونچکر مدِ نِ زوال بنجاتا ہے۔ اور خوبصورت پھول بالآخر مرجھاکر صفحۂ ہستی سے مٹ جاتا ہے۔ اسیطرح تیرا انجام ہے۔ تو بھی ایک دن گلشنِ ہستی سے مرجھا جائیگا۔ اور تیرا اقبال زوال میں تبدیل ہوجائیگا۔

غافل انسان! عروج کے ساتھ زوال۔ اقبال کے ساتھ ادبار۔ رفعت کے ساتھ پستی۔ اور حیات کے ساتھ ممات وابستہ ہے۔ تو اپنی ہستی کو بحر بیکراں سمجھتا ہے مگر نہیں۔ اُس کا بھی ساحل ہے۔ تو نے یہ زندگی ابدالآباد تک نہیں پائی۔ دارا و کسریٰ۔ نپغفر و سکندر۔ آخر سب لقمۂ اجل ہوئے۔ اور اُن کی سب جاہ و حشمت صولت و سطوت خاک میں ملی۔ ؎

پیدا جو ہوا ہے وہ اِک روز مرے گا
جب احمدِ مرسل نہ رہے کون رہیگا

الغرض اے انسان تیری حیات ایک حباب کی حقیقت رکھتی ہے۔ اور تیرا انجام فنا ہے۔ یہ شادمانی و کامرانی دیرپا نہیں۔ تو حرص و ہوا کو چھوڑ۔ عشرت سے منہ موڑ۔ اپنے مال و دولت پر مت اِترا۔ کہ یہ سب عارضی نعمت ہے۔ اپنی ثروت و حشمت کے زعم میں غریبوں کے نازک دلوں کو مت دُکھا۔ اگر آخرت میں نیک انجام کا متمنی ہے۔ تو نیک زندگی بسر کر تاکہ دار البقا میں حیاتِ جاوداں نصیب ہو۔ نیکی و بدی کا موازنہ کر۔ نیکی کا انجام نیک ہے اور بدی کا بد۔ پس مکافاتِ عمل سے بیزار نہ ہو ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل شو

ارشاد ربانی کلُّ نفسٍ ذائقۃُ الموت۔ کو کبھی نہ بھول۔ اور غرور و تکبر کو پس پشت ڈالکر اپنا انجام ہمیشہ مدِ نظر رکھ۔

بُلبُل و شب تاب

(مترجمہ محمد احمد خاں احمد علیگ رئیس بابو پور)

واقعہ اک دن کا سُن اے ہوشیار — نغمہ پیرا شاخِ گل پر تھی ہزار
جب ہوئی شام اور اندھیرا چھا گیا — بیزباں پر بُھوک کا غلبہ ہوا
دور سے دیکھی چمکتی ایک شے — دل میں سمجھی ہو نہ ہو جگنو ہی ہے
جی میں آیا پیٹ بھرنا چاہیئے — اک نوالہ اسکو کرنا چاہیئے

جان کر اُس کا ارادہ نارَوا — کرمکِ شب تاب یوں گویا ہوا
سچ بتا اے عندلیبِ سنگدل! — کیا ہوا میں تیرے گانے میں خلل؟
روشنی میری اگر ہوتی پسند — تو نہ پہونچاتی کبھی مجھکو گزند
یاد رکھ جس نے تجھے پیدا کیا — ہے اُسی کے نور سے میری ضیا
یہ بھی حکمت ہے کہ اُس کے حکم سے — نغمۂ شب تیرا دو دینے لگے
نور سے میرے چمن معمور ہو — اس طرح تاریک شب پر نور ہو

سُن کے اس نقریر پُرتاثیر کو — چھوڑ بیٹھی بلبلِ دلگیر کو
دوسری ترکیب سے اپنی غذا — اُس نے کی حاصل بحکم کبریا

اگر آپ مسلمان ہیں

تو اپنے پیارے نبی کے پیاری زبان سیکھئے۔ اگر آپ قرآن کو آسمانی کتاب تسلیم کرتے ہیں تو عربی زبان حاصل کرکے کلام الٰہی کی فصاحت و بلاغت کا لطف اُٹھائیے **مرقاۃ العربیہ** آپکو بلا استاد کی مدد کے چند ماہ میں جدید طریق تعلیم کے موافق عربی سکھادے گی۔
قیمت حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۸ر (منیجر خواجہ بک ڈپو دہلی)

مجاز و حقیقت

مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر

تا چند دل سے دولتِ پنہاں نکالئے — آساں نہیں کہ حسرتِ مژگاں نکالئے
اُلجھے ہوئے ہیں تارِ نفس میں جنوں کے ہاتھ — فرصت کہاں کہ گریباں نکالئے
طے کر چکا ہے دردِ جگر اپنی منزلیں — بے سود ہے کہ اب کوئی درماں نکالئے
ہو جسکی انجمن میں نظر کا لقب حجاب — کسطرح اُسکی دید کا ارماں نکالئے
افسانۂ الست ہو یا داستانِ طور — عرضِ نیاز کا کوئی عنواں نکالئے
میں پوچھتا ہوں خرمنِ صبر و شکیب سے — کیا معنیٔ تبسمِ پنہاں نکالئے
کیوں بے نیازِ پرسشِ کسی کی خلل پڑے — کاہے کو مُنہ سے شکوۂ دوراں نکالئے
یعقوبیٔ سی ہے آنکھ نہ ایوبیٔ سا دل — کسطرح حسرتِ غمِ جاناں نکالئے
کیا آگئی بہار کہ پھر چاہتا ہے دل — داماں سے جیبِ جیب سے داماں نکالئے
سمجھے نہ شانِ عفو و کرم جسکو سو ظن — وہ صورتِ تلافیٔ عصیاں نکالئے

جو لالۂ حیات نہیں در خورِ جنوں
وحشی اب اور کوئی بیاباں نکالئے

(حضرت مولانا سیماب اکبر آبادی):

بیٹھا تو عجز نقشِ کفِ پا لیئے ہوئے — اُٹھا تو درد دل کا سہارا لیئے ہوئے
ہیں منکرِ خدا سے بھی آگے نکل گیا — اپنی ہی کوششوں کا سہارا لیئے ہوئے
آخر تمامِ عشرتِ دنیا غلط ہوا — جانا پڑا مجھے غمِ دنیا لیئے ہوئے
دنیا مجھے قریبِ نوید حیات تم — جب لوگ جا رہے ہوں جنازہ لیئے ہوئے
محشر میں ہے ضرورتِ وسعت بجذبِ شوق — میں آ رہا ہوں اک نئی دنیا لیئے ہوئے
تو اپنی بزمِ ناز کو دیکھ اور ازل کو دیکھ — آیا کہاں سے تیری تمنا لیئے ہوئے
آیا ہوں بالمقابلِ طورِ رشید روزِ حشر — اپنی ندامتوں کا پسینہ لیئے ہوئے
اس طاکدانِ عشق کی طولِ امل نہ پوچھ — ذرّے پڑے ہیں وسعتِ صحرا لیئے ہوئے
نکلا ہوں بھیک مانگنے امن و سکون کی — شاید ہو کوئی قلبِ شکیبا لیئے ہوئے
پھر آ پڑا ہوں آج تری رہگذار میں — امید کی لٹی ہوئی دنیا لیئے ہوئے
تھی کشمکشِ جمال سے تاریک بزمِ دہر — آنا پڑا چراغِ تمنا لیئے ہوئے
اکثر چلا گیا ہوں حدودِ مجاز میں — رعنائیٔ خیال کی دنیا لیئے ہوئے
اب طور کی حدود میں قدغن ہو حسن کا — آئے نہ کوئی چشمِ تماشا لیئے ہوئے

سیماب اُف! یہ تابشِ خونِ جنونِ عشق
ہر آبلہ ہے مشعلِ صحرا لیئے ہوئے

(از جناب محمد یوسف وحیدی صاحب ہادی بھیلی شہری):

جو اُسکے وعدوں کا بھی دل نہ اعتبار کرے — تو کون شکلِ تسلی کی اختیار کرے
نجاتِ کشمکشِ زندگی سے دیکھے مجھے — جو کام غم سے نہ نکلا وہ غمگسار کرے
خیالِ یار بھی حیران ہو دل کی حالت سے — تسلیاں کسکے دے کس کو بے قرار کرے
یہ خوف ہے ترے اندازِ بے نیازی سے — کہ طولِ شوق میں پیدا نہ اختصار کرے
مرے نصیب میں راحت اگر نہیں نہ سہی — وہ اپنی وضعِ ستم کو نہ شرمسار کرے
نہ جائے خندۂ گل پر کہ زہرخندہ ہے یہ — کبھی خزاں کا تصور بھی نوبہار کرے
کٹی ہو عمر ہی جس کی جہاں حسرت میں — وہ خاک جوششِ تمنا کا اعتبار کرے
وہ آہ کیا جو ہلا دے نہ عرش کی زنجیر — وہ ضبط کیا جو زمین کو نہ بیقرار کرے

ہم اُسکے جور پہ بھی شادماں ہیں کیا ہادی
کہ ڈر ہے رشک نہ اسکا بھی رونگار کرے

دیگر

جفا اُٹھائے مگر شکوۂ جفا نہ کرے — گلہ بھی ہو تو کسی کا کبھی گلا نہ کرے،
ڈبو دیا مری کشتی کو ناخدا ہو کر — تو ناخدا ہو کسی کا کبھی خدا نہ کرے
رہے مراد دلِ خود دار بے نیاز کرم — یہ التجا ہے خدا سے کہ التجا نہ کرے
دلِ حزیں کہ جو لذت شناسِ حسرت ہو — خطائے ناز کی خواہش میں پھر خطا نہ کرے

مجھے تو اپنے مقدر سے خوف ہے ہادی
کہ میری آہ رسا کو بھی نارسا نہ کرے

(از جناب حاجی عبدالغفور صاحب مشتاق الآبادی):

کچھ خبر اسکی بھی تجھ کو ارے نگاہِ تیز! ہے — اشک کے قطروں میں پنہاں موجِ طوفانِ ستیز
ہے اگر جینا تو اس جینے سے مرنا خوب ہے — ہر نفس غم خیز ہو ہر سانس درد انگیز ہے
امتحانِ سخت جانی ہے ہمیں تو منتظر — آپ کی تیغِ نگہ دیکھیں تو کتنی "تیز" ہے
شیشہ و ساغر میں ساقی! ایک قطرہ بھی نہیں! — میکشوں کی عمر کا پیمانہ کیا لبریز ہے؟
خندہ زن ہو دامنِ گلچیں پہ دامانِ نگاہ — کیا گل افشاں آپکی چشمِ تبسم ریز ہے!
باغِ جنت میں کہاں ایسی ہوا جاں فزا! — شیخ جی! یہ کوچۂ گیسوئے عنبر بیز ہے
کیا اثر لیتا ہے انساں اس ہوا سو دیکھ! — پتی پتی گلشنِ عالم کی وجدِ انگیز ہے
ایسی فتحوں سے کہیں بہتر ہے "تسخیرِ قلوب" — ان ممالک سے تو ملکِ دل بہت زرخیز ہے

بے تکلف آنکھ سے خونِ جگر بہنے لگا!
سادگیٔ عشق کیا مشتاق رنگ آمیز ہے!!

(محمد عبدالحمید برق چترروی فتحپوری):

چار تنکے چُن کے جب رکھے نشیمن کیلئے — ہو گئے کانٹے نگاہِ اہلِ گلشن کے لئے
ہر طرف راہیں کھلی ہیں اُنکی چتون کیلئے — بند شیں دشوار ہیں اب ایسے رہزن کے لئے
ختم کر مجھ پر، کہ ظالم! ختم ہو بیدادِ رشک — یعنی رہ جائے نہ کوئی ظلم دشمن کے لئے
اب لبِ بام آ، اُٹھا پردہ، دکھا جلوہ ہمیں — دیر سے بیٹھے ہیں دیدہ روئے روشن کیلئے
ضبط کرنے سے بنی جاتی ہے جانِ زار پر — اے ستمگر! ہو اجازت اب تو شیون کیلئے

عالمِ اسباب میں وہ سوختہ ساماں ہے برق
بجلیاں پیدا ہوئی ہیں جسکے خرمن کیلئے

صنف نازک کے لئے

بیوی

(از جناب شیخ فیض محمد صاحب)

آجکل ہمارے مُلک میں عموماً بیوی کا جو کچھ درجہ ہے اُس کو ہر شخص جانتا ہے۔ میں اس کی ذلت و خواری کی مکروہ تصویر پیش کرنا یا اُس کا رقت انگیز ذکر کرنا رونا نہیں چاہتا۔ بلکہ میں اسوقت اپنے ہم وطن بہائیوں کی خدمت میں چند مشاہیر کی رائے پیش کرتا ہوں۔ تاکہ وہ اپنے خیال کا ان راؤں کے ساتھ مقابلہ کریں۔ اور دیکھیں کہ اہل دانش اس بارہ میں کیا رائے رکھتے ہیں اور اُنکی نظروں میں بیوی کا کیا درجہ ہے۔

۱- جب میں کفار سے کوئی بات سُنتا تھا۔ اور مجھ کو ناگوار معلوم ہوتی تھی۔ تو خدیجہؓ سے کہتا تھا۔ وہ اس طرح سمجھاتی تھیں۔ کہ اُس سے میرے دل کو تسکین ہو جاتی تھی۔ اور کوئی رنج مجھ کو نہ ہوتا تھا۔ جو خدیجہؓ کی باتوں سے ہلکا اور آسان نہ ہو جائے۔ (حضرت صلعم)

۲- تم میں سے اچھے لوگ وہی ہیں۔ جو اپنی بیویوں سے اچھا برتاؤ کرتے ہیں (ع)

۳- ایمان کے بعد نیک بخت عورت سے زیادہ دنیا میں کوئی نعمت نہیں۔ (امیرالمومنین عمر ابن الخطاب)

۴- میاں بیوی کا عجب رشتہ ہے۔ کہ مرد و عورت کے نکاح کے ہو جانے دنیا کی سب چیزوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ یہ بات کسی اور رشتے میں نہیں پائی جاتی مال مشترک۔ گھر مشترک۔ کھانا پینا مشترک۔ اولاد مشترک۔ آبرو مشترک۔ خوشی مشترک۔ رنج و غم مشترک۔ (شمس العلما مولانا نذیر احمد)

۵- زن و شوہر ساتھ ہی دعا مانگتے ہیں۔ ساتھ ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی روزہ رکھتے ہیں۔ خوشی۔ رنج و راحت و تکلیف میں باہم ایک دوسرے کے مونس ہوا کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے کوئی امر پوشیدہ نہیں رکھتے۔ اور نہ ایک دوسرے کے لئے بارِ خاطر ہوتے ہیں۔ ایسی جگہ جہاں یہ باتیں ہوتی ہوں۔ اُسے دیکھ کر خدا بھی خوش ہوتا ہے۔ ایسی ہی جگہ وہ اپنی برکت نازل کرتا ہے۔ زن و شوہر جہاں باہم محبت سے رہتے ہیں۔ وہاں وہ بھی ہوتا ہے۔ اور جہاں وہ موجود ہے۔ وہاں بُرائی قدم نہیں رکھ سکتی۔ (سرجان لبک)

۶- بیوی کی صحت پر زندگی کی ترقی و تنزل کا انحصار ہے۔ (لارڈ بیرے)

۷- اگرچہ میں کیسی ہی مفلسی کی حالت میں ہوں۔ لیکن اگر کوئی مجھ کو تمام دنیا کا خزانہ دیدے۔ تو میں اپنی بیوی سے مبادلہ نہ کروں۔ (الوتھر)

۸- دُنیا میں وہ سب سے زیادہ خوش نصیب شخص ہے۔ جسکی بیوی عصمت آب ہو۔ اور جس کے ساتھ وہ نہایت آرام سے زندگی بسر کر سکے۔ (لوتھر)

۹- تعلیم یافتہ عورت سے شوہر کی ترقی اور جاہل سے تنزل ہوگا۔ (لارڈ بیرے)

۱۰- جیسا آرام مجھے اپنی بیوی سے ملا حقیقت میں کسی سے مل نہیں سکتا۔ (فریڈی)

۱۱- دنیا میں شریف بیوی مرد کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ (ملٹن)

۱۲- چوبیس سال کے بعد مجھے یہ تجربہ ہوا۔ کہ دنیا میں اگر کوئی شخص میرے کاموں میں مدد دیسکتا ہے تو وہ میری بیوی ہے۔ (کاوئنٹ زنزنڈرف)

۱۳- خدا کی دوسری نعمتوں میں سے مجھے اپنی بیوی زیادہ قابل قدر معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ مصیبت کے وقت میری مدد کرتی ہے۔ اور جب میں مشکلات سے گھبرا جاتا ہوں۔ تو وہ میری بہت دلدہی کرتی ہے۔ وہ میری ایسی نگراں رہتی ہے کہ اُس کی محبت سے مجھے یقین ہے۔ کہ کوئی برا کام نہ کر سکونگا۔ (ڈاکٹر کرل بے)

۱۴- اگر کسی مرد کے پاس نیک عورت ہو تو اُس کو اُس سے بہتر کوئی چیز دنیا میں نہیں مل سکتی۔ (سائمن اٹریس)

۱۵- عورت اپنے شوہر اولاد اور اسرار دنیوی کی ملکہ ہوتی ہے جسکے رو برو دنیا اور زمانہ تاج اور عصائے شاہی سر تسلیم کر دیتے ہیں۔ (رسکن)

۱۶- اگر میں کسی فخر کا مستحق ہوں تو اس کا نصف میری بیوی کا حصہ ہے۔ (فونس دوڈے)

۱۷- میں اپنی بیوی سے ہمیشہ مشورہ لیتا ہوں اور سوائے اُس کے میرا کوئی مشیر نہیں ہوا۔ وہ اپنی شیریں زبانی اور ملیح لہجہ سے ہر وقت میرے پہلو سے لگی بیٹھی گفتگو کیا کرتی ہے۔ اور اس بات کی منتظر رہتی ہے۔ کہ کب وہ میرے کسی امر میں مدد دیسکتی ہے۔ (ٹینی سن)

۱۸- خاوند کا دلی دوست بیوی سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوتا۔ (ایڈیسن)

۱۹- میں اپنی بیوی کی ذکاوت اور فراست پر مغرور رہوں اور فخر کرتا ہوں۔ اور اپنے کو تمام دنیا سے زیادہ خوش نصیب خیال کرتا ہوں۔ (ٹینی سن)

۲۰- بیوی کی خاطر تواضع کو فرض سمجھنا چاہیئے۔ (تھیوڈر پاکر)

۲۱- انسان کو جیسا بیوی بنا دیتی ہے۔ ویسا ہی وہ بنجاتا ہے۔ (ڈاکٹر ڈبلیو۔ ڈبلیو ہال)

جوتی پیزار

خدا ان منحوس یونیورسٹی والوں کو غارت کردے۔ ان کمبختوں میں انسان اور حیوان کی بھی تو تمیز نہیں۔ ان کو تو اپنے کام سے کام امتحان لیا اور پاس کر دیا خواہ مولوی ہو یا ملا۔ اٹھایا اور بی۔ اے کا سرٹیفکٹ دیدیا۔ کیا بی۔ اے کے امتحان کے لئے محض کتابوں ہی کا رٹ لینا کافی ہے۔ بی۔ اے کے امتحان کے لئے پولیٹیکل کی بھی ضرورت ہے فیشن بھی لازمی ہے۔ اگر یہ نہیں تو سب کچھ۔ اگر کمبخت یہ ٹیڈ لگا دیتے تو میں اپنی قسمت کو کیوں روتی۔ بھلا تم جیسے مولوی ملا بھی بی۔ اے پاس کر سکتے تھے میں نے یہ سوچا تھا کہ پڑھا لکھا آدمی ہے اور پڑھا لکھا بھی کیسا بی۔ اے۔ روشن خیال ہوگا فیشن ایبل ہوگا۔ مگر یہاں آکر دیکھتی ہوں تو عجیب رنگ ہے مولویانہ کاروبار۔ وہی

ملانا ٹھاٹھ۔ میں تم سے یہ پوچھتی ہوں کہ آخر کس کمبخت نے یہ صلاح دی تھی کہ بی۔ اے پاس کرلینا۔ اچھے خاصے مسجد میں اذان دیتے مزے کرتے نہ شادی ہوتی نہ بیاہ نہیں مصیبت میں پڑتی۔ آج آٹھ دن ہوگئے کہ روز اناؤنسیڈ یز شو کے لیے کہتی ہوں۔ اس کان سنتے ہو اس کان اڑا دیتے ہو۔ جب تمسے ایک لیڈیز شو ہی نہ لایا گیا تو اور کیا کروگے تمہاری وکالت بھاڑ میں جائے۔

میں اس لیڈیز شو نہ لانے کا مطلب خوب سمجھتی ہوں۔ تم مجھ کو اب دنیا میں نہیں دیکھنا چاہتے۔ تمہارا دل مجھسے اکتا گیا۔ تمنے سوچا کہ اگر لیڈیز شو لاؤنگا تو یہ ہواخوری کیلئے جائیگی اور جب یہ ہواخوری کے لیے جائیگی تو اس کی تندرستی بھی دن دن ترقی کریگی۔ اس لیئے نہ لیڈیز شو ہوگا اور نہ یہ ہواخوری کو نکلیگی۔ گھر میں پڑی پڑی سڑا کریگی آخر کار وہ دن بھی آجائیگا کہ جب پھیپھڑے خراب ہوکر اس کو دق ہوجائیگی اور چار چھ مہینہ کے بعد ہاؤں سے یہ بیڑی کٹ جائیگی۔ اسکی کیا ضرورت ہے تھوڑا سا سنکھیا لاؤ دو میں کھا کر مرجاؤنگی۔

میں تمہاری باتوں کو خوب سمجھتی ہوں۔ تم مجھے دنیا میں بھلا خوش دیکھ سکتے ہو۔ تمہاری یہ تمنا ہے کہ زمانہ بھر کی مصیبتیں مجھ کمبخت پر آن پڑیں۔ تم نے بھی سوچ لیا ہے کہ نہ لیڈیز شو ہوگا نہ یہ سس براؤن سے جا کر ملیگی اور نہ اسکی لڑکی تعلیم حاصل کرسکیگی تم میرے ہی دشمن نہیں ہو تم میرے بچوں کے بھی دشمن ہو۔

میں نے اس دن تم سے کس لجاجت سے کہا تھا کہ دیکھو میرا علاج کرو یہ ہسٹیریا کے دورے مجھ کو تباہ و برباد کردینگے اسپر تمنے کہا تھا کہ اچھا زنانہ شفاخانہ چلی جانا جانکو تو میں ہزار بار چلی جاتی مگر لیڈیز شو بھی جب نہ ہوگا تو خاک میں جاؤنگی تمہارا تو یہ مقصد کہ یہ کسی نہ کسی طرح مرجائے۔

تم بڑے کفایت شعار ہوتمنے تو روپیہ جوڑنے پر کمر باندھ لی ہے تمنے یہ سوچا کہ لیڈیز شو میں نہ صرف دس پندرہ روپیہ خرچ ہونگے بلکہ گھر کے خرچ میں بھی اچھا خاصہ اضافہ ہوجائیگا میں اپنے اسکول فیلو سے ملنے کے لیئے جاؤنگی اور جب میں وہاں جاؤنگی تو وہ بھی میرے ہاں آئیں گی اسطرح تمہارا خرچ بڑھ جائیگا ان باتوں سے تو یہ بہتر ہے کہ تم مجھ کو زندہ درگور کردو مجھسے یہ روز روز کی مصیبت نہیں اٹھائی جاتی میں انسان ہوں میرا بھی جی چاہتا ہے کہ انسانوں میں ملکر بیٹھوں۔ تمہاری طرح میں تو پتھر کی آدم بیزار نہیں بن سکتی تم بڑے خود غرض ہو تم بڑے مطلبی ہو۔ تمنے سوچا کہ جب میں اسکو لیڈیز شو نہ لاؤنگا تو یہ سب سے ملے جلیگی صاف کپڑے بھی بچوں کو بھی صاف رکھیگی۔ اس لیئے اس کو لیڈیز شو لا کر ہی نہ دیا جائے تاکہ گھر میں میلی کچیلی خود بھی رہے اور بچے بھی میلے کپڑوں کے جراثیم رفتہ رفتہ مجھ کو اور میرے بچوں کو کھا کر ختم کردینگے اور تم دنیا میں تنہا مزے اڑانے کے لیئے رہ جاؤگے۔ (فہمی میرٹھی)

نوجوان بیوہ کا اضطراب

یارب میرے مضطرب دل کو تسکین عنایت فرما۔ خدایا میرے بیچین دل کو سکون عطا کر!! الٰہی مجھ غریب اور خانماں برباد پر رحم کر۔ شوہر کا دنیا سے اٹھنا کیا ہوا گویا تمام اُس زندگی پر جو کبھی مانند ایک پھول کے تھی پانی پھر گیا۔ میری خوشگوار زندگی ختم ہوگئی۔ میری تمنائیں مٹ گئیں۔ میری آرزوئیں خاک میں مل گئیں میرا عیش مجھ سے چھین لیا گیا آگ اس گھر میں لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا۔ حسرت میری حالت پر ماتم کناں ہے نا اُمیدی مجھ کو دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو روتی ہے۔ میرے پہلو میں ایک خزانہ تھا وہ چھین لیا گیا۔ اے نا امیدی کی زندہ تصویر صبر کر!! صبر!!! اور اُس گھڑی تک منتظرہ کر فرشتۂ اجل اِس دنیوی تعلقات کو جو ایک نازک پھول کے لیئے کانٹے سے کم نہیں۔ جنہوں نے میری سرسبز شاداب زندگی کو جہاں میں کبھی اپنے محبوب کے ساتھ بیٹھی ہوئی لذات حقیقی سے مسرت اندوز ہوا کرتی تھی مجھ سے قطع کرکے ابد الآباد پہونچا دے اور پھر تم اے میری ناکام اور پریشاں حال امنگو اور اے میرے دل جلے پھپھولو ہاں!! اُس مقام دائمی میں اپنے محبوب کو خوب پیار کرلینا مگر اسوقت اور صرف اسوقت مجھے چین سے بیٹھنے دو۔ اسی زمانہ کی رنگا رنگی کا نام دنیا ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت میرے اس غم کو مجھسے جدا کرنے میں کامیاب نہیں بن سکتی مگر ہاں ان خیالات کا نکلنا کوئی دشوار امر نہیں۔ میری خیالات منتشر کردئے جائیں۔ اور میرا غم میں کمی واقع ہوجائے۔ مگر افسوس قدرت نے نہیں مذہب نے نہیں مراسم نے بدنصیب عورتوں کو اس سے بھی محروم کردیا۔ بدنصیب عورتیں اسکی بھی حقدار نہیں کہ وہ اپنے غم میں کسی صورت سے کمی کرسکیں۔ ان کو تمام عمر اسی طرح تڑپنا ہوگا۔

۲۔ کیا مجھ جیسی بدنصیب اس دنیا میں اُنہیں لذات سے کم دلچسپ کیف اندوز نہیں ہوسکتی؟ ہاں۔ ہوسکتی ہے!!! اور ضرور ہوسکتی ہے۔ مگر مسلمانوں کے موجودہ طرز تمدن نے مجبور کردیا۔ پریشان کردیا اور اُس خوش آئند اور پیاری زندگی کو برباد اور رجلا کھا کستر کردیا جو کبھی کی حسرت ہے۔

۳۔ ایک زمانہ وہ تھا جسمیں دنیا کا سب سے بڑا مدبر اور وہ پیغمبر برحق جو کالی کملی اوڑھے رہتا تھا اپنے دین کے پرستاروں کو صاف الفاظ میں کہہ گیا ہے کہ نوجوان بیوہ کا دوسرا نکاح کردو۔ کہا ہی نہیں بلکہ عملی جامہ پہنا کر دکھا دیا۔ مگر افسوس کہ آجکل کے مسلمان اُنہیں باتوں کو زمانۂ موجودہ میں معیوب جانتے ہیں۔ انہیں خبر نہیں کہ رات کے پُرسکون اور خاموش گھنٹوں میں جب کائنات نیند جیسی نعمت کو لطف اندوز ہوتی ہے۔ جیسا دنیوی وجود نہایت اطمینان کے ساتھ اپنے اپنے بستروں پر جاتے ہیں اور بغیر کسی پریشانی کے نیند کا لطف اٹھاتے ہیں۔ ٹھیک اسیوقت ایک نوجوان بیوہ نہایت کرب و بیچینی کے ساتھ اُن گھنٹوں کو گزارتی ہے اور اُسکی آہ اسلام کی بنیاد اور عرش کو ہلاتی ہے!!! آسمانی فرشتے اور پاک روحیں اُسے مژدہ سناتی ہیں کہ صبر کر!! اے دل جلی ہستی صبر!! وہ وقت بہت قریب ہے کہ تیرا اس پریشاں حالی اور دکھ کا بدلہ اِن مسلمانوں سے لیا جائے۔ قیامت کے دن حاکم حقیقی کے سامنے ان کے مراسم انحذولیہ کرینگے۔ کیا نکاح ثانی کے مخالفین بتا سکتے ہیں کہ اُسوقت جب مالک حقیقی تخت عدل پر ہوگا جہاں نیکی بدی پرکھی جائیگی اور جس جگہ تمام پیغمبروں کو سوائے نفسی نفسی کے کچھ سوجھائی نہ دیگا اور جب تم سے یہ سوال کیا جائیگا کہ کیوں تمنے نوجوان بیوہ کو اس قدر تڑپایا کہ اُس نے اپنی تمام زندگی روتے اور صرف روتے کاٹی!! تو اے مسلمانو!!! بتاؤ وہاں جلد بتاؤ!! کہ اُس سڑے وقت میں کیا جواب دیا جائیگا۔ سوائے اس کے کہ تم اپنے اعمال اور کرتوت کی سزا بھگتو اور کوئی جواب نہ ہوگا۔ (قاضی بشیر الدین)

پیرِ فرتوت

(۱)

شریف النسبی ایک اعلیٰ جوہر ہے۔ اصل اور نسل کی خوبیاں جانوروں میں محسوس کی جاتی ہیں پھر انسان کے لیے اُس کا نسب کیا کچھ باعث فخر و امتیاز نہ ہوگا لیکن بعض تلخ مشاہدات نے ثابت کر دیا ہے کہ شریف النسبی اور شریف النفسی دو جدا چیزیں ہیں۔ اور یہ ضروری نہیں کہ کسی شخص میں نسبی شرافت کے ساتھ نفس کی شرافت بھی موجود ہو جس طرح قدرت کے فیضانِ عام نے حسن و جمال کی دولت کو کسی مخصوص طبقہ کی میراث قرار نہیں دیا ہے اور یہ بالکل ممکن ہے کہ ایک خاکروب کو جو وجاہت حاصل ہو وہ مالکان تاج و تخت کے حصہ میں نہ آئی ہو اسی طرح نفس کی شرافت اور کیرکٹر کی خوبیاں بھی اُن لوگوں کے ساتھ مخصوص نہیں جو نسبی اعزاز سے ممتاز ہیں۔ یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جو عرصۂ دراز سے ثابت ہو چکا ہے اور یہ ایک ایسا خیال ہے جسے ایک زندہ مثال ستر سال سے میں نشو و نما دے رہی ہے۔ یہ زندہ مثال میرے منظر علی کی عجیب و غریب شخصیت سے دنیا کے سامنے آئی ہے جو کبھی زندگی کا ہر لمحہ ایمان و دیانت کے لیے خار تگزار و رزمِ صلح و سکون کے لیے برق پاش ہے۔ غدر اور اُس سے پہلے کی یادگاریں مٹ چکی ہیں اور اس لیے میر صاحب ممدوح کے ابتدائی حالات کو تاریکی سے روشنی میں لانا دشوار ہے۔ لیکن قیاس یہ چاہتا ہے اعلیٰ درجہ کے ذہین۔ طباع یا دوسرے الفاظ میں نہایت شریر اور سفیدہ پرداز ہونگے۔ انکی ذہانت نئی قسم کی شرارتیں ایجاد کرتی ہوگی اور انکی طباعی نے نہ صرف اپنے ہمسنوں کو پریشان کر رکھا ہوگا بلکہ بزرگ بھی اُن کی صورت دیکھ کر لاحول پکار اُٹھتے ہونگے۔

بہرحال میر صاحب کا بچپن اور لڑکپن جیسا کچھ بھی شر انگیز اور آفت خیز ہو لیکن جب انہوں نے ۲۰ دو فاسی کی معمولی تعلیم ختم کر کے عملی زندگی میں قدم رکھا تو اپنی خاندانی روایات کے مطابق اپنے لیے معلمی کا معزز اور آزاد مشغلہ تجویز کیا۔ مگر اُنہیں بہت جلد معلوم ہو گیا کہ گلستاں اور یوسف زلیخا کے اوراق اُن کی طبع شرر بار کی تشنگی نہیں بجھا سکتے اور صرف معلمی پر اکتفا کرنا گویا اُن قوتوں کو برباد کر دینا ہے جو قدرت نے اُن کے دل و دماغ کو خصوصیت کے ساتھ عطا کی ہیں۔ یہ خیال آتے ہی جب اُنہوں نے اپنی طبیعت کا جائزہ لیا تو اُنہیں معلوم ہوا کہ فریب و دغا۔ مکاری و جعلسازی اور کذب و افترا میں وہ اعلیٰ درجہ کے ماہر ثابت ہو سکتے ہیں اور اُنہیں اپنی زندگی کامیاب بنانے اور دولت حاصل کرنے کے لیے ایمان و دیانتداری اور محنت و جفاکشی کی مطلق حاجت نہیں۔

(۲)

ایسی زبردست صلاحیت اور قدرتی استعداد پر میر صاحب دنیا میں کافی شہرت حاصل کر سکتے تھے۔ پبلک مُلن کا نام سُنکر لرزہ براندام ہوتی اور پولیس اُن کے تذکرہ سے کانپ اٹھتی۔ ملک کی سنٹرل جیلیں اُن کو خیر مقدم کہتیں اور انڈمن کا پرشور جزیرہ اُنہیں دعوت کا پیام بھیجتا لیکن میر صاحب اِن تمام نیکنامیوں سے صرف اِس بنا پر محروم رہے کہ وہ ایک نہایت شریف اور باآبرو خاندان میں پیدا ہوئے اور اُن کو ایسی سوسائٹی میسّر نہ ہوئی جو اُن کے قدرتی اوصاف کو اُبھار دیتی گویا وہ سونے کا ایک ٹکڑا تھے جو سہاگہ کو ترستا رہا یا تلخیوں سے بھرا ہوا ایک کریلا تھے جس کی بیل کو پھیلنے کے لیے نیم کی شاخیں نہ مل سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میر صاحب نہ کبھی جانگیز بن جم کئے ہوئے اور "سابر" لئے ہوئے اندھیری راتوں میں کسی دیوار کے قریب نظر آئے اور نہ اُنہیں گھنے جنگلوں اور جھاڑیوں میں اپنا مسکن بنانے کی کبھی ضرورت درپیش ہوئی۔ اِن تمام راہوں کے مسدود ہو جانیکے بعد اُنہیں تلاش و جستجو کے بعد صرف ایک راہ نظر آئی اور وہ عدالت کی راہ تھی۔ آخر کار انہیں یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اس ناسور کہن کی تراوش اور مکر و فریب کے چھائے ہوئے بادلوں کی بارش کے لیے سب سے اچھا موقع مقدمہ بازی ہے۔ چنانچہ انہوں نے قانون دیرانی سے دیوانہ وار واقفیت حاصل کی۔ وُکلا سے تعلقات پیدا کیے۔ بے ضرورت عدالتوں میں جانا۔ عرائض نویسوں اور اہل معاملہ کے بستروں پر نشست و برخاست رکھنا اپنا معمول قرار دیا۔ اگر کوئی جائداد متنازعہ اُن کے خیال میں ہوتی یا کچھ رقم وہ ضرور دیکھتے تو مقدمہ بازی کی ابتدا کر دیتے لیکن اُن کی یہ تمنائیں ابھی مُستقبل کے دامن میں نشو و نما پا رہی تھیں۔ تاہم احاطۂ عدالت کی روزانہ حاضری بیکار ثابت نہیں ہوئی اور ایک دن گواہ کی حیثیت سے اُنھیں سشن جج کے روبرو جانے کا شرف حاصل ہو گیا۔ میر صاحب کو جس واقعہ کی شہادت دینی تھی اُس سے وہ بالکل ناواقف تھے لیکن انہوں نے تھوڑی دیر کی تعلیم میں صورت حال کے ہر پہلو سے واقفیت حاصل کر لی اور اس خوبی سے شہادت دی کہ گویا واقعہ اُن کے سامنے گزرا ہے۔ اور انہوں نے جو حلف اُٹھایا ہے وہ درحقیقت سچا حلف ہے۔ جرح میں بھی وہ شملہ اور ولجانگ سے زیادہ ثابت قدم رہے۔ میر صاحب کی یہ کامیاب شہادت کچہری میں کئی دن زیر گفتگو رہی اور وکلا اُنہیں قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگے رفتہ رفتہ میر صاحب نے شہادت کا زرخیز پیشہ اختیار کر لیا۔ اگرچہ ایک دو سال کے بعد اُن کی شہادت "ریٹ شتر" سے زیادہ وزندار اور باوقعت نہیں ہی تھی اور پرانے حکام اُن کی صورت دیکھتے ہی ہنس پڑتے تھے۔

(۳)

جب حاضری عدالت اور مشق شہادت پر کئی سال گزر گئے اور اس اثنا میں میر صاحب نے معاملات عدالت سے فی الجملہ واقفیت پیدا کر لی تو اُن کی طمّاع طبیعت کو صرف شہادتوں پر جو مہینے میں دس بیس روپے مل جانے کا باعث ہوتی تھیں قانع نہیں رہی اور میر صاحب باقاعدہ مقدمہ بازی کی طرف قدم بڑھایا۔ عدالت کے احاطہ میں تو اُن کا روزانہ پایا جانا ضروری تھا

پس! ایک دن انہوں نے ایک ہندو بیوہ کو جو لاوارثی کی وجہ سے خود ہی عدالت میں پہونچ گئی تھی آسامی بنایا۔ شرط یہ ٹھہری کہ کامیابی پر منفعت میں برابر کے دو حصے کر لیئے جائیں گے۔ میر صاحب نے اس خوبی کے ساتھ مقدمہ لڑایا۔ کہ خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ ڈگری کا روپیہ وصول ہونے پر ہندو بیوہ نے ایمانداری کے ساتھ نصف روپیہ تقسیم کر دیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ میر صاحب سات سو روپے کی گراں قدر رقم لے کر گھر میں آئے۔ اور آج اُن کو معلوم ہوا کہ کو قدرت نے اُنہیں روپیہ پیدا کرنے کے لیئے کیسا بہتر دماغ عطا کیا ہے۔

میر صاحب کی بیوی نے بھی اُن دماغی قابلیتوں کا اعتراف کیا اور میر صاحب کی مسرتوں میں برابر کا حصہ لیا۔ شاید میر صاحب اتنا روپیہ حاصل کر کے ابھی چندے آرام کرتے لیکن ایک دردناک حادثہ نے اُن کے جذبات کو اور زیادہ مشتعل کر دیا اور وہ پہلے سے بڑھ کر جعل و فریب کے لئے آمادہ ہو گئے۔ حادثہ یہ تھا کہ میر صاحب کی اس نقریٰ کامیابی پر ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ اُن کے مکان میں چوری کی واردات ہوئی اور نہ صرف یہ سات سو روپیہ کی رقم بلکہ اس کے ساتھ ہی بیوی کا زیور جو کئی سو روپے کا قیمتی تھا چوری ہو گیا۔ انہوں نے اپنی اداسی اور اشکبار بیوی کو تسلی دی اور کہا کہ یہ حادثہ میرے لیئے مضر نہیں بلکہ مفید ہے۔ میں اپنی قوتی میں پہلے سے زیادہ سرگرمی اور اپنے دماغ میں پہلے سے زیادہ جولانیاں محسوس کرتا ہوں۔ میر صاحب نے جیسا کہا تھا ویسا ہی کر دکھایا۔ انہوں نے اب یہ طریقہ اختیار کیا کہ تمام مقدمات سے آگاہی رکھتے تھے اور فریقین میں جسے آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا دیکھتے تھے اُس سے تعلقات پیدا کر لیتے تھے۔ رفتہ رفتہ ایسا اعتماد حاصل کرتے تھے اور اپنے قدرتی مکر و فریب کی بنا پر ایسے ایسے عجیب مشورہ دیتے تھے کہ چند روز میں مختار الکل بن جاتے تھے۔ وکلا کا محنتانہ کھا جانا۔ اہلکاروں کو رشوت دینے کے نام سے دس پانچ روپے کی رقم اڑا دینا اُن کے داہنے اور بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ میر صاحب کی ان سرگرمیوں کو صرف ایک سہ ماہی گزری تھی کہ انہوں نے اثاثۂ مسروقہ کی تلافی کر لی۔ لیکن اب کے میر صاحب نے روپیہ جمع کرنے کی نہایت محفوظ صورت اختیار کی تھی چوری کے حادثہ نے اُنہیں ہمیشہ کے لیئے ہوشیار کر دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے شہر کے مشہور ساہوکار لالہ گوبردھن لال کے ہاں اپنا اندوختہ جمع کیا تھا۔ اگر کبھی ضرورت ہوتی تھی تو سو پچاس روپے لے آتے تھے۔ اس طریقہ میں ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ اُنہیں چھ آنہ فیصدی سود بھی ملتا تھا۔

(۴)

۵ سال تک میر صاحب کا کاروبار نہایت کامیابی کے ساتھ چلتا رہا لیکن رفتہ رفتہ وہ شہر میں بدنام ہونے لگے۔ انہوں نے عدالت کے احاطہ میں قدم رکھا کہ ہر طرف سے انگلیاں اٹھیں اور وہ "جعلساز آیا" "دغاباز آیا" "فتنہ پرداز آیا" کے آوازے بلند ہونے لگے۔ لیکن میر صاحب کو اِن باتوں کا مطلق احساس نہ تھا۔ وہ اپنی ناک کے ہر اپرلیشن کیلئے تیار رہتے بشرطیکہ اُن کے مُنہ کے ساتھ "بلقمہ دوختہ" کا سلوک ہوتا رہتا۔ البتہ اُنہیں اپنی سرد بازاری کا بہت غم تھا۔ اُن کی داڑھی بالکل عالمانہ تھی۔ اُن کی وضع بالکل درویشانہ تھی۔ اُنکی دوپلی ٹوپی کو ہر وقت تقدس کی بارش ہوتی تھی۔ وہ اپنے ہر دعوے کو دلیل کی بجائے قسم سے ثابت کرتے تھے لیکن پھر بھی اُنہیں جھوٹا ہی سمجھا جاتا۔ جب حالات ایسے ناموافق تھے۔ میر صاحب کی کاغذی ناؤ پانی میں اور چوبی ہانڈی آگ میں جل چکی تھی اُن کو مہلک صدمہ کا سامنا کرنا پڑا۔ یعنے گوبردھن لال کے مکان میں آگ لگی اور ایسی لگی کہ حساب کتاب کی تمام بہیاں اور کاغذات جل گئے۔ اس واقعہ سے میر صاحب کو جو اندیشہ تھا وہ صحیح ثابت ہو کر رہا۔ یعنی گوبردھن لال صاف مکر گیا کہ میرے پاس تمہارا ایک پائی نہیں۔ میر صاحب کے ہوش اڑ گئے۔ بارہ ہزار کی رقم ایسی نہ تھی جسے وہ دل سے فراموش کر دیتے۔ اُنہیں یہ محسوس ہوا کہ اُن کے سینہ سے کسی نے دل نکال لیا ہے۔ اُنہیں یہ معلوم ہوا کہ گوبردھن لال کے گھر میں نہیں بلکہ خود اُن کے گھر میں آگ لگی ہے۔ میر صاحب کے پاس کوئی رسید نہ تھی۔ کوئی ثبوت نہ تھا اور اس لیئے عدالتی چارہ جوئی کا خیال بالکل ایسا تھا کہ وہ ہوا پر یا پانی کی سطح پر ایک محل بنانے کا ارادہ کرتے۔ میر صاحب کو اس رقم کی بربادی کا صدمہ زیادہ تر اس وجہ سے تھا کہ اب وہ شہر میں نہایت بدنام ہو چکے تھے۔ اُن کے تجارب اور نصائح سے فائدہ اٹھانے کے لیئے کوئی شخص تیار نہ تھا۔ لوگ اُن کو نحوست اور تباہی سے تعبیر کرتے تھے اور اُن کے اختلاط و آمیزش سے گھبراتے تھے۔ بہرکیف اس آفت ناگہانی نے میر صاحب کو پھر اُسی قعر مذلت میں گرا دیا جس سے وہ اُبھرے تھے اب وہ پھر مکتبی مشاغل میں مصروف ہو گئے اور عدالت کی جھوٹی شہادتوں پر اکتفا کرنے لگے۔ لیکن اُن کی مشکلات کا سلسلہ زیادہ عرصہ تک قایم نہیں رہا۔ وہ حصول دولت کے لیئے غور و فکر کر رہے تھے کہ اُن کے داماد کے والد ماجد کا انتقال ہوا۔ مولانا محمد محتشم شہر کے نامور لوگوں میں تھے۔ انتقال کے وقت انہوں نے دو صاحبزادے ایک صاحبزادی اور اُن کے لئے تقریباً دو لاکھ کا سرمایہ متفرق جائداد اور ایک کارخانہ کی صورت میں چھوڑا۔ صاحبزادی اپنے گھر سے خوشحال تھیں۔ چودہ صاحبزادے ابھی کم عمر اور تعلیمی مشاغل میں مصروف تھے اس لیئے تمام جائداد اور کارخانہ کا انتظام مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولوی محمد مصباح یعنی میر صاحب کے داماد کے قبضہ میں آیا۔ مولوی محمد مصباح کچھ اپنی فطرت کے لحاظ سے کچھ تقاضائے عمر کی بنا پر نہایت سادہ لوح۔ ناتجربہ کار اور زمانہ کے نشیب و فراز سے ناآشنا تھے۔ میر صاحب یہ تو پہلے سے جانتے تھے کہ اُن کا داماد آنکھوں کا اندھا ہے لیکن اب جو اُنہوں نے دیکھا کہ وہ گانٹھ کا پورا بھی ہے تو اُن کی توجہات تمام شہر سے ہٹ کر اور سمٹ کر بیٹی کے گھر پر مبذول ہو گئیں۔

(۵)

انہوں نے سادہ دل نوجوان کو ایسے سبز باغ دکھائے کہ چند روز میں تمام کاروبار کی عنان اُن کے ہاتھ میں آگئی اور وہ سیاہ و سفید کے مالک و مختار بنگئے اس قدر اقتدار و اختیار حاصل ہوجانے پر میر صاحب سے جو توقع ہوسکتی تھی اُس کے خلاف اُن سے کوئی بات عمل میں نہیں آئی - میر صاحب کے اس طریق عمل سے معلمان اخلاق کو یہ نکتہ معلوم ہوسکتا ہے کہ جب ایمان کا انگارہ بجھتے بجھتے بالکل بجھ جاتا ہے اور جب ضمیر کا آفتاب گمراہیوں اور نفس پرستیوں کے گہن میں تا مدت چھپ جاتا ہے تو انسان کو ارتکاب جرائم کے وقت اپنے اور بیگانے میں بھی تمیز نہیں رہتی - چنانچہ میر صاحب کے دل میں کبھی یہ احساس پیدا نہیں ہوا کہ وہ اپنی مفاد پرستی اور خود غرضی سے اندھے ہوکر اولاد کے گلے پر چھری پھیر رہے ہیں اور اپنی عزیز لخت جگر بیٹی کا گھر برباد کیئے دیتے ہیں - بہرکیف وہ مختار کل ہوکر کارخانہ کو تباہ کرنے لگے - یہ تو ایک معمولی کاروبار تھا اگر اک قیصر و جہانگیر کے "بزنس" کو بھی اِن صدمات کا سامنا کرنا پڑتا تو وہ چند روز میں بحر الکاہل کی عمیق ترین تہ تک جا پہونچتے - میر صاحب ہر ممکن تدبیر سے یہ کوشش کرتے تھے کہ کارخانہ کی تمام آمدنی اُن کی جیب میں آجائے - وہ اپنے ایک روپے کے فائدہ کے لیئے کارخانے کو سو روپے کا نقصان پہونچا دینا شیر مادر کی طرح جائز سمجھتے تھے - آخر یہ راز کہاں تک مخفی رہتا - جب پے در پے نقصانات پہونچے اور جب آمدنی بالکل مفقود ہوگئی تو میر صاحب کے متعلق بدگمانیاں پیدا ہونے لگیں - اُن کی صاحبزادی جو اپنی فرشتہ خصالی اور نیک مزاجی میں اپنی نظیر آپ تھیں یہ سب کچھ دیکھ کر اور کچھ جانکر محض اس لیئے خاموش تھیں کہ والدین ہر حالت میں واجب الاحترام ہیں - مولوی محمد مصباح اگرچہ اب پہلے سے تجربہ کار نہ تھے اور اپنے خسر کی چالوں سے ایک حد تک اُنہیں واقفیت ہوگئی تھی لیکن ایسے چالوں میں اُنہیں اسیر کرلیا گیا تھا کہ خاموشی کے سوا چارہ کار نہ تھا - آخر جب کارخانہ بالکل تباہ ہوگیا اور میر صاحب نے دیکھا کہ اب خود اُن کے لیئے بھی کوئی موقع باقی نہیں تو اُنھوں نے نہایت ہمدردی و دلسوزی کے ساتھ داماد کو صلاح دی کہ سو روپیہ لے کر کارخانہ کو از سر نو ترقی دی جائے - اگر میر صاحب یہ صلاح نہ دیتے تو بھی دو ہی صورتیں تھیں یعنی یا کارخانہ کو ہمیشہ کے لیئے بند کر دیا جاتا اور یا قرض سے اُس کی زندگی قایم رکھی جاتی چنانچہ مولوی محمد مصباح فوراً آمادہ ہوگئے اور شہر کے ایک ساہوکار سے ایک بڑی رقم بمعقول شرح سود پر قرض لے کر کاروبار کو سنبھالا گیا - میر صاحب نے روپیہ آتے ہی پھر اپنے شاق اور حریص ہاتھ آگے بڑھائے لیکن مولوی محمد مصباح نے اِس بدنیتی کا اندازہ کرتے ہی فوراً اُن کے تمام اختیارات سلب کرلیئے اور آخر کار اُنہیں کارخانہ سے تعلقات منقطع کرکے ایک دفعہ اپنے مکتب کو از سر نو قایم کرنے کی ضرورت پیش آئی -

(۶)

سانپ اور طاؤس کو بہشت سے نکلکر اتنا ہی صدمہ ہوگا جتنا میر صاحب کو کارخانہ سے جدا ہوکر ملال تھا - وہ رات دن اسی فکر میں غلطاں رہتے تھے کہ کسی طرح پھر اپنے کھوئے ہوئے اقتدار کو حاصل کریں - چنانچہ اُنہوں نے بڑے غور و فکر کے بعد اپنی جدت طراز طبیعت سے یہ صورت نکالی کہ ایک جعلی رسید بنا کر ساہوکار کے پاس پہونچے اور اُس سے کہا کہ مولوی محمد مصباح تمہارا روپیہ آنے پائی سے بیباق کرچکے ہیں چنانچہ تمہاری دستخطی رسید موجود ہے - ساہوکار کے ہوش اڑ گئے - اُس نے فوراً دعوے دائر کر دیا - مولوی محمد مصباح اس گہری چال تک نہ پہونچ سکے اور انہوں نے یہ سمجھ کر کہ میر صاحب نے یہ حرکت مجرمانہ اُنہیں فائدہ پہونچانے کے لیئے اختیار کی ہے بھر ہتھیار ڈال دیئے اور میر صاحب کو ایک بار اور بہشت کا پروانہ مل گیا - چند روز میں ساہوکار کی ڈگری ہوگئی - کارخانہ میں اتنا روپیہ کہاں تھا کہ مطالبہ کو کافی ہوسکتا - آخر کار جائداد کا کچھ حصہ فروخت کرکے اور میر صاحب کی عنایت سے جو مصیبت سر پر آپڑی تھی اُس سے نجات حاصل کی گئی - جائداد اور روپے کی یہ تباہی دیکھ کر دیگر ورثار نے تقسیم میراث کا مطالبہ کیا - اور اس مطالبہ کی تعمیل کے بعد مولوی محمد مصباح جو اب تک تمام جائداد پر قابض تھے ایک محدود حد تک رہ گئے - میر صاحب کی خواہش تھی کہ وہ اپنا حصہ فروخت کرکے میر صاحب کے زیر اہتمام پھر کسی کاروبار کی بنیاد ڈالیں لیکن مولوی صاحب نے ایسا نہیں کیا اور اپنے مخلص اعزہ کے مشورہ پر کاربند ہوکر اپنا حصہ بیوی کے دین مہر میں لکھدیا - میر صاحب کو داماد کی اس سرتابی پر نہایت اشتعال پیدا ہوا اور انہوں نے فوراً قرضخواہوں کو بھڑکا کر مولوی محمد مصباح پر نالش دائر کرادی - نالش دائر ہوئی - ڈگری ہوئی اور بالآخر ایک دن وہ مہیب لمحہ بھی آپہونچا کہ قرضخواہ اور عمال سرکاری میر صاحب کی نشاندہی کے مطابق مولوی صاحب کے مکان پر قرقی لے کر آپہونچے لیکن جب اُنہیں وہاں ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی ایک بوسیدہ توشک اور ایک ٹاٹ کے مصلے کے سوا کچھ نہیں ملا تو مایوس ہوکر چلے گئے - اِن حادثات نے مولوی صاحب کی بیوی پر بہت ناگوار اثر ڈالا - بہم صدمات سے اُن کی صحت خراب ہوگئی - وہ بیمار رہنے لگیں اور آخر کار چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر راہئ ملک بقا ہوئیں - میر صاحب کی منتظر طبیعت نے بیٹی کی موت سے رنج و غم کی جگہ فائدہ کی ایک طمانیت صورت پیدا کی - چونکہ مولوی محمد مصباح نے جائداد اپنی بیوی کو دین مہر میں لکھدی تھی اس لئے انہوں نے فوراً حق پدری کا دعوے دائر کر دیا - میر صاحب کو اس کا افسوس رہا کہ اُن کی بیوی حق مادری کے مطالبہ کے لیئے تیار نہیں ہوئیں بہرحال ڈگری ہوئی اور میر صاحب کے لیئے بیٹی کی وفات نہایت زرخیز ثابت ہوئی

(۷)

بیوی کا انتقال ہوچکا تھا - جائداد تباہ ہوچکی تھی - بچوں کی پرورش

اور تعلیم و تربیت کے تفکرات ہر لحظہ دامنگیر تھے اس لئے مولوی محمد مصباح جنکے والد نے سب کچھ اُن کے لئے چھوڑا تھا نہایت پریشان حالی میں اپنی زندگی بسر کر رہے تھے اور انہوں نے از سر نو اُس کاروبار کی بنیاد ڈالی تھی جو ایک دفعہ انتہا کو پہونچ چکا تھا۔ اس کے برخلاف میر صاحب اپنی جگہ نہایت مطمئن تھے اور جو روپیہ بیٹی کے گھر سے اپنے گھر کی طرف انہوں نے منتقل کیا تھا وہ اُن کے بال بچوں کی کفالت کر رہا تھا۔ آخر ان واقعات پر دس سال گزر گئے۔ مولوی محمد مصباح تجرد کی تکلیف دہ زندگی سے اُکتا کر دوسری شادی پر آمادہ ہوئے اور اس خیال سے کہ ایک غیر عورت کی نسبت بچوں کی خالہ اُن کے لئے زیادہ شفیق و مہربان ثابت ہوگی انہوں نے جان بوجھ کر ایک دفعہ اور میر صاحب کے دولتکدہ پر دستک دی۔ پہلے تو میر صاحب انکار کرتے رہے لیکن پھر یہ سوچکر کہ اندوختہ قریب ختم ہے اور مولوی صاحب کے کاروبار میں کرنپلیں آچلی ہیں آمادہ ہوگئے۔ اور ٹھیک اُس دن جب کہ دہلی میں تاج پوشی کی رسوم ادا ہو رہی تھیں مولوی صاحب کو نوشاہ بنے اور تخت عروسی کو زینت دینے کا موقع ملا۔ اگرچہ مولوی صاحب کو شادی سے قبل میر صاحب کی آمادگی کے لئے بہت کچھ مالی نشتر بانیاں کرنی پڑیں لیکن شادی کے بعد انہوں نے میر صاحب کی تمام توقعات کو باطل کر دیا انہوں نے کاروبار پر قابض ہونے کی بہت کوشش کی لیکن یہ کسی طرح اُن کے دام میں نہ آئے۔ آخر کار جب میر صاحب کا پس انداز سرمایہ بالکل ختم ہوگیا تو ضرورت نے ایجاد کی ماں بنکر اُن کے سامنے حصول زر کی ایک نئی مگر پرانی تجویز پیش کی یعنی اُنہوں نے بیوی کو اپنے حق مادری کی تالش پر مجبور کیا۔ نالش کیگئی اور عدالت سے ڈگری ہوئی۔ مولوی محمد مصباح بہت پریشان ہوئے۔ کیونکہ ڈگری کا روپیہ ادا کرنے کے بعد اُن کا کاروبار خاک میں مل جاتا مگر اُن کے بڑے صاحبزادے جو اب جوان ہوکر برسر کار اور مالدار ہو چکے تھے اپنے پاس سے یہ رقم ادا کی۔ لیکن مکافات عمل کی نیرنگیاں دیکھیئے کہ ابھی میر صاحب نے روپے کی صورت ہی نہیں دیکھی تھی کہ اُن کے صاحبزادے جو ہر حیثیت سے اُنہی کے صاحبزادے تھے اس رقم کو لے اڑے۔ یہ سب سے آخری مسرت تھی جو میر صاحب کو حاصل ہوئی اور یہ سب سے آخری صدمہ تھا جو میر صاحب کو پہونچا۔ اس کے بعد پھر اُنہیں اس خاندان ستم آرائی کا کوئی موقع نہیں ملا جسکی شاید بڑی وجہ یہ ہے کہ اب اُن کے قویٰ اُن کے ارادوں کا ساتھ نہیں دیتے۔ وہ عینک لگاتے ہیں لیکن عینک کے شیشوں کے سوا اُنکی آنکھوں میں کوئی چمک باقی نہیں۔ اُن کے ہاتھوں میں رعشہ ہے۔ پاؤں بے جان ہیں گوشت پوست گھل چکا ہے اور اب وہ صرف اس قابل رہ گئے ہیں کہ فزیالوجی کا کوئی پروفیسر اُنہیں سامنے رکھکر لڑکوں کو تشریح کی تعلیم دے لیکن آپ کو تعجب ہوگا کہ اس کہن سالی کے باوجود اُن کی حرص ہنوز دوشیزگی کے عالم میں ہے۔ سچ ہے ؎

مرد چوں پیر شود حرص جواں می گردد

کشتی شکستگانیم اے بادِ شرطہ برخیز!

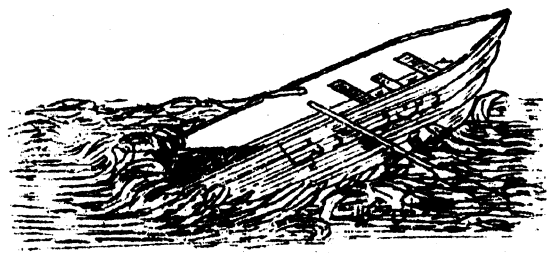

کیوں صاحب؟

کیا دین و دنیا کی کشتی مالی مشکلات کے سمندر میں ڈوب جائے گی اور آپ تماشا دیکھیں گے؟

اِس کشتی کو بچانے کے لیئے سمندر کی طوفانی موجوں کا مقابلہ نہیں کرنا ہے۔ جان کو خطرہ میں نہیں ڈالنا ہے۔ مال صرف کرنیکی حاجت نہیں ہے

صرف اتنی بات ہے

کہ اپنے عزیزوں۔ دوستوں اور واقفکاروں میں سے چند خریدار پیدا کر دیجیئے

بشرطیکہ

دین و دنیا کو آپ پسند کرتے ہوں اور اُسکی مرفہ الحالی آپ کے نزدیک مناسب ہو۔ والسلام

خاکسار مینجر

جنکو لایق داماد کی ضرورت ہو وہ پڑھیں

ایک صاحب صوبجات متحدہ کے ایک باشندے ہیں۔ شہر کے رہنے والے ہیں غیر شادی شدہ ہیں بیچیس سال عمر ہے۔ اردو فارسی انگریزی میں کافی قابلیت رکھتے ہیں نہایت ذہین اور ہوشمند ہیں۔ صورت شکل بھی خاصی ہے۔ تندرست اور صحیح القویٰ ہیں۔ کاروباری معاملات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس وقت ایک سو بیس روپے ماہوار پر ایک کارخانہ میں منیجری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ نہایت شریف خاندان ہیں۔ والد کا انتقال ہو چکا ہے باقی تمام اعزہ موجود ہیں۔ صاحب موصوف کو تجارت کا بہت شوق ہے اور بڑی تمنا ہے کہ وہ ایک بڑے کاروبار کے مالک بنیں اور اپنی زندگی عزت شہرت اور کامیابی کے ساتھ بسر کریں۔ اُن کا خیال ہے کہ تنخواہ میں سے تھوڑی تھوڑی رقم بچا کر یہ آرزو پوری کی گئی تو کامیابی ضرور ہوگی لیکن بڑھاپے تک۔ وہ اپنی جوانی اور بڑھاپے دونوں کو سرسبز اور کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لیئے وہ ایک متمول گھرانے میں شادی کرنا چاہتے ہیں اور ایسی بیوی کے خواہشمند ہیں جو بذات خود یا اُس کے والدین کم از کم اتنے دولتمند ہوں کہ بیس پچیس ہزار کی رقم کاروبار میں لگا سکیں صاحب موصوف کو کسی طرح کی بددیانتی یا بدنیتی مقصود نہیں وہ اس کاروباری زندگی سے خود بھی فائدہ اٹھائینگے اور بیوی کے والدین کو بھی فائدہ پہونچائینگے۔ وہ مسلمان سنی المذہب سید ہیں۔ لیکن اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اُنہیں بیوی کے متعلق اس سے زیادہ کچھ خیال نہیں کہ وہ مسلمان قوم اور ذات کی کوئی قید نہیں۔ خواہ سیورتی اور بدصورتی کا کوئی امتیاز نہیں

خواہ دوشیزہ ہو۔ خواہ بیوہ ہو۔ خدا جانے ہندوستان میں ایسے کتنے کاروباری اور دولتمند اشخاص ہونگے جنکو ایک ایسے لایق داماد کی ضرورت ہوگی جو اُن کو کاروبار میں مدد دے یا اُن کی دولت کی افزائش کا باعث ہو۔ ایسے اشخاص کی آگاہی کے لیئے یہ اشتہار شایع کیا جاتا ہے۔ جو صاحب اس کار خیر کیلئے آمادہ ہوں وہ ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہیں کہ نوجوان موصوف کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ اِس پتہ سے خط و کتابت ہونی چاہیئے۔

ایم - اے

بتوسط رسالہ دین و دنیا دہلی

ہر مقصد میں کامیابی

بازو بند نظامی

حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی خواہرزادہ حضرت محبوب الٰہیؒ

کا خاص عطیہ جسے خود حضور ممدوح بارہا آزما چکے ہیں

خواص یہ ہیں (۱) ہر مشکل سے نجات ہوگی (۲) ہر بیماری سے شفا ہوگی (۳) جسکے پاس جاؤگے وہ عزت کرے گا (۴) حکام مسخر ہونگے۔ (۵) مقدمہ تمہارے حق میں فیصل ہوگا (۶) ہزار امیدوار ہوں مگر نوکری تمہیں کو ملیگی (۷) طالب علم امتحان میں کامیاب ہونگے (۸) جسکا خیال دلمیں ہوگا وہ محبت کریگا (۹) عزیزوں اور دوستوں میں سرفرازی حاصل ہوگی (۱۰) میاں کے پاس ہو تو بیوی لونڈی کیطرح فرماں برداری کرے گی۔ بیوی کے پاس ہو تو میاں عاشق زار رہیگا (۱۱) دلھنوں کے پاس ہو تو سسرال والے آنکھوں پر بٹھائینگے۔ (۱۲) اہل کاروبار اور دوکاندار اپنے پاس رکھیں گے تو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوگی۔ (جسکے پاس یہ بازو بند ہوگا وہ کبھی نہ گا بھوکا نہ رہیگا)

الغرض محبت۔ تسخیر اور کامیابی مقاصد کیلئے بینظیر چیز ہے

بازو بند نظامی کا ہدیہ پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک

بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ وی۔ پی

الشتہر

فلکی شاہ۔ معرفت خواجہ ڈپو۔ دہلی

نہ رکنے والا سیلاب نہ دبنے والا طوفان

اگر پایا جا سکتا ہے تو مولینا راشد الخیری کی تحریر میں۔ الفاظ دلپر نقش ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ناولوں کے ذریعہ سے اصلاح مدنظر ہو۔ اگر دلچسپ فسانوں کی صورت میں تاریخ پڑھنی ہو تو یہ ناول پڑھیئے۔

محبوبہ خداوند | مصور غم کے قلم کا بہترین فوٹو ہے۔ اس ناول کا ایک ایک لفظ آپ کی آنکھوں کے سامنے عہد عثمانی کی تصویر پیش کریگا۔ عیسائی راہبوں کی شرمناک کارروائیاں طرابلس کے خداوند کا سفیر یہ پر عاشق ہونا۔ خداوند کا عورتوں کو قبضے میں لانے کے لیے تیر بہدف تدابیر اختیار کرنا۔ سفیر یہ کا اپنی عصمت بچا کر اسلام قبول کر لینا۔ ۱۲ر

عروس کربلا | حضرت سیدنا امام حسین کی شہادت۔ یزید کے شرمناک حالات اور رسماء کا راٹھ زندگی کے واقعات ناول کے پیرایہ میں قیمت عہ،

یاسمین شاہ | حضرت عمر خلیفہ ثانی کا عہد حکومت۔ تسخیر شام کے حالات۔ شام کی مشہور و معروف حسینہ بلقیسا کے کارنامے۔ صدہا عشاق کا بلقیسا پر جان دینا نتیجہ بہت بہتر۔ قیمت عہ،

جواہر قدامت | شاہدہ کی بیباکیاں۔ زاہدہ کی نیک نفسی مذہب پرستی۔ ایک مغربی تمدن کی بھر کنے والی ایکٹریس۔ دوسری ایمان و صداقت کی زندہ تصویر۔ نہایت دلچسپ ناول ہے۔ عہ،

درشہوار | حسن حسینوں کے لیے نعمت کے ساتھ ساتھ آفت بھی ہے۔ ایران کی شہزادی سبطورا کے حسن و جمال نے سبطورا کو ہزاروں مصیبتوں میں گرفتار کر دیا۔ ایران و ستان میں اس کے حسن نے قیامت برپا کر دی۔ ہزاروں جانیں قربان ہو گئیں۔ ۱۰ر

آفتاب دمشق | پرستان کا نظارہ حسن کی نور پاشی۔ ایمان کی تجلی صداقت کی تصویر مولانا راشد کی بالکل اچھوتی اور نئی تصنیف۔ عہد صدیق و فاروق کے کارنامے اسکے علاوہ کچھ حسن کی دو بیبیاں آفتاب دمشق کو اسٹیج پر عشق و محبت کا پارٹ کرتی ہوئی نظر آتی ہیں علیہ

سمرنا کا چاند | قمر کا سمرنا کے مظالم سے متاثر ہونا اسکی بہن کا مخالفت کرنا یونانی مظالم کا مرقع نوجوان حسین خاتون کا سمرنا کے یتیم بچوں کی امداد کرنا نہایت دلچسپ اخلاقی نتیجہ خیز ناول ہے۔

تائید غیبی | حق و صداقت پر مٹنے والے مٹ جاتے ہیں۔ ان کی قبر تک کا نشان نہیں ملتا مگر ان کا نام آجتک دنیا میں روشن ہے اور رہیگا۔ مسلمانوں کا عروج زوال اور قربانیاں۔ نہایت دلچسپ پیرایہ میں دل آویز تحریر۔ قیمت ۸ر

جوہر عصمت | فسانہ تنویر۔ اور ملکہ شہزاد۔ دو دلچسپ نتیجہ خیز قصوں کا مجموعہ قیمت ۶

منازل السائرہ | سائرہ کے بچپن سے لیکر زندگی تک کے واقعات۔ ڈائرکٹر تعلیمات پنجاب کا پسندیدہ ناول۔ قیمت عہ،

نوحہ زندگی | اس دلچسپ ناول میں نکاح ثانی پر روشنی ڈالی گئی ہے قیمت ۱ر

بنت الوقت | جدید تعلیم یافتہ عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت مغربی تعلیم و تربیت کے دلچسپ اور افسوسناک نتائج۔ قیمت ۸ر

چند مہ جبینوں کی تصویریں

(قاری سرفراز حسین صاحب عزمی دہلوی کے قلم سے)

سعید | اسمیں ایک تعلیم یافتہ نوجوان اور ایک حسین طوائف کے جذبات دکھائے گئے ہیں۔ طوائف کی لطیف چالیں۔ نوجوان کی گرویدگی۔ طوائف کا مکر و فریب۔ تعلیم یافتہ نوجوان کا سر تسلیم خم کر دینا۔ نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا۔ ذرا شوقین نوجوان پڑھ کر معلوم کریں کہ ان کو کیونکر تباہ کیا جاتا ہے۔ قیمت ۸ر

سعادت | دہلی کی ایک تعلیم یافتہ۔ چلتی پرزہ۔ ستم روزگار۔ مہ پارہ نوجوان طوائف کی گہری چالیں۔ نوجوانوں کو قبضہ میں لانے کی خیر بہدف تدبیر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ عیاش طبع اصحاب اسکو دیکھ کر اپنی حماقتوں کا اندازہ فرمائیں۔ ۸ر

شاہد رعنا | دہلی کی مشہور طوائف کی خود نوشت سوانحعمری جسمیں اسنے اپنے حسن جہاں سوز کی کرشمہ سازیاں دکھائی ہیں۔ صدہا شرمناک اسپر پردہ اوڑھا دیا۔ اور صاف طور پر یہ بتا دیا ہے کہ ہم کسطرح۔ کیونکر۔ کن کن چالوں سے نوجوانوں کو پھانس لیتے ہیں۔ اور کیونکر ان کی دولت کو اپنی طرف منتقل کر کے ان کو قلاش بنا دیتے ہیں نہایت نتیجہ خیز اور اخلاقی ناول ہے۔ قیمت عہ،

سزائے عیش | اس میں بتایا گیا ہے کہ عیاشی کیا ہے۔ عیاشی کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ فلسفہ حسن و عشق کو اس خوبی کے ساتھ سمجھایا ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد محبت کے جال میں پھنسنا آسان نہیں دل پھینک اصحاب ضرور پڑھیں تاکہ اس بلا سے محفوظ رہیں۔ قیمت ۱۰ر

انجام عیش | پاکیزہ زندگی۔ اور شرمناک زندگی کا تقابل۔ آوارگی کے برے نتائج۔ طوائفوں سے ربط ضبط رکھنے کا نتیجہ دکھایا گیا ہے۔ نوجوانوں کی زندگی کے لیے یہ چند اوراق خضر راہ ثابت ہونگے۔ قیمت ۱۰ر

سراب عیش | اس ناول میں نائکہ نے اپنا پارٹ نہایت حسن و خوبی سے ادا کیا ہے اور یہ بتا دیا ہے کہ دوکان حسن کے لیے کیسا منیجر ہونا چاہیئے اس کے علاوہ نوجوان حسین طوائفوں سے نکاح کرنے کے نتائج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۱۰ر

آنیس الغربا | غربت کی سختیوں سے اگر آزاد ہی چاہتے ہو۔ اگر اپنی اصلاح کے خواہشمند ہو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری مصیبت راحت بدل جائے تو انیس الغربا پر عمل کرو۔ قیمت ۸ر

احیاء ملت | اجتہادی اور اصلاحی تجاویز جنپر لیڈران قوم کو توجہ کرنی چاہیئے۔ قیمت ۸ر

منیجر نظامی دارالاشاعت دہلی

نوشین

درازیٔ عمر — خوشی — اچھی اولاد

اپنی حالت پر غور کیجیے

اگر بدن میں خون کی کمی ہے جس سے رنگ پھیکا اور ماند پڑ گیا ہے۔
اگر کمزوری کا یہ حال ہے کہ تھوڑی دور چلنے اور محنت کرنے سے دم پھولنے لگتا ہے
اگر حافظہ اور بینائی کمزور ہو گئی ہے۔
اگر ہمیشہ نزلہ، زکام اور دردِ سر کی شکایت رہتی ہے۔
اگر کمر اور جوڑوں میں درد ہے۔
اگر اجابت کی حالت ٹھیک نہیں اور پیشاب زیادہ آتا ہے۔
اگر طبیعت ہر وقت سست اور کسلمند رہتی ہے۔
اگر دل، دماغ، معدہ، جگر اور گردے کمزور ہو گئے ہیں۔
اگر ضعفِ باہ، جریان یا سیلان الرحم کی شکایت ہے۔
اگر سانس پھولنے کی عام کمزوری پائی جاتی ہے۔

تو نوشین استعمال کیجیے

یہ ایک مرکب ہے نہایت خوش ذائقہ حلوے کے مانند معتدل ہے بے ضرر ہے، کوئی نہیں کرتا، ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے، آمیں کشتہ نہیں مگر کشتہ سے زیادہ مؤثر ہے، کمزوروں اور دماغی محنت کرنیوالوں کو پہلے دن اور جریان وضعفِ باہ کے مریض کو ایک ہفتہ میں نمایاں فائدہ محسوس ہوتا ہے، عورتوں اور مردوں کیلیے یکساں مفید ہے۔

نوشین کے آزمائے ہوئے فائدے

خون بکثرت پیدا ہوتا ہے۔
رنگ نکھرتا ہے، چہرے اور بدن پر تر و تازگی آجاتی ہے۔
ذہن، حافظہ اور بینائی پر عمدہ اثر پڑتا ہے۔
ضعفِ دماغ دور ہو کر نزلہ زکام کی شکایت ہمیشہ کیلیے دور ہو جاتی ہے۔
اعصاب میں خاص قوت پیدا ہوتی ہے۔
ہر وقت طبیعت بشاش اور شگفتہ رہتی ہے۔
دل دھڑکنا اور دم پھولنا موقوف ہو جاتا ہے۔
بھوک خوب لگتی ہے اور غذا خوب ہضم ہوتی ہے۔
جریان، کثرتِ احتلام، سرعتِ (اور سیلان الرحم) کی شکایت باقی نہیں رہتی۔
گردے ہر وقت گرم رہتے ہیں اور جگر کا فعل درست ہو جاتا ہے۔
مادۂ تولید بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اسکی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں
جسم کا وزن بڑھ جاتا ہے۔
اس سے جو طاقت پیدا ہوتی ہے وہ عرصہ تک قائم رہتی ہے، خون صالح بنتے جسم کی حرارت بڑھکر تمام درد کافور ہو جاتے ہیں، کثرتِ جماع سے تمام جسم میں جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اسکا بہترین علاج ہے جماع کے بعد اسکے استعمال سے تکان فوراً مفقود ہو جاتی ہے، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنیکے لیے بہترین دوا ہے، بچہ پیدا ہونے سے زیادہ عمر والے نوجوانی کا لطف حاصل کر سکتے ہیں اور بھی فوائد ..... ہیں جو استعمال اور تجربہ سے خود ظاہر ہونگے۔

کمزوروں کے لیے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں، یہ دوا بھی ہے اور غذا بھی، نوشین کے ایک تولہ میں آدھ سیر یخنی، ایک سیر دودھ اور آدھ پاؤ مکھن کی طاقت ہے، یہ چیزیں ہضم نہیں ہوتیں لیکن نوشین نہ صرف خود سریع الہضم ہے بلکہ دیگر غذاؤں کو بھی ہضم کر دیتا ہے، ایلومینیم کے خوبصورت اور خالی ہونیکے بعد بھی کام آنیوالے بکسوں میں روانہ ہوتا ہے۔ قیمت دس خوراک ۱۰ خوراک للعہ ۱۰ خوراک

المستہر:- منیجر کارخانۂ نوشین - چاند بلڈنگ - دہلی

افسانہ بھی تاریخ بھی اور نصیحت بھی

عروس مصر

جرجی زیدان ایڈیٹر الہلال مصر کے مشہور عربی ناول "احمد بن طولون" کا ترجمہ مولانا سید ظہور احمد صاحب آنریری چیف ایڈیٹر دین و دنیا کے قلم سے۔ احمد بن طولون والی مصر کے نہایت دلچسپ حالات۔ مصر کی مایہ ناز مہ پارہ دنیا کی شرم آلود محبت بھری نگاہوں کا سعید کے حسن و جمال کو خیر مقدم کہنا حیا کا عرض مدعا سے باز رکھنا۔ سعید کا حسین دنیا نہ کی محبت کو رسوائی کے خوف سے مدتوں دل کے عمیق ترین گوشہ میں پوشیدہ رکھنا آخر طرفین کا محبت کے جذبات سے مغلوب ہو کر نظروں ہی نظروں میں داستان غم کہہ جانا۔ دنیا نہ کے والدین پر اس راز کا انکشاف ہونا محبت کی دشواریاں عشق کی مصیبتیں ناولؔ کا حاصل مراد تک پہونچنا تشنہ کام جدائی جذبہ عشق کا دوبارہ شاہراہ کامیابی دکھانا۔ نہایت دلچسپ ناول ہے ضخامت ۸۰ صفحہ قیمت عہ

عبدالرحمن ناصر

جرجی زیدان ایڈیٹر الہلال مصر کے عربی ناول "عبدالرحمن ناصر" کا ترجمہ مولانا سید ظہور احمد صاحب آنریری چیف ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا نے اپنے مخصوص رنگ میں تحریر فرمایا ہے۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ جرجی زیدان کا انداز تحریر عربی کیطرح اردو میں بھی قایم ہے۔ اس ناول میں خلیفہ عبدالرحمن ناصر کے عہد حکومت کے دلچسپ واقعات۔ خلیفہ کی منظور نظر زہرا کے عجیب و غریب واقعات جسکے حسن کی تجلیوں نے تمام ملک کے حسن پرستوں کو اپنے روبرو سرنگوں کر لیا تھا۔ سعید کا زہرہ کے حسن و جمال پر دیوانہ ہو جانا اور آخر کار اس سچے عاشق کا دنیا میں محبت کی مثال قایم کر کے راہی ملک بقا ہونا سعید کی دلدادہ عابدہ کا سعید کی فرقت میں بیتاب رہنا۔ محبت کے طلاطم خیز سمندر میں عابدہ کا ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے دکھائی دینا۔ غرض یہ کہ اسدرجہ دلچسپ ناول ہے کہ شاید ہی ۔۔۔۔ اس ناول کے بعد ایسا ناول لکھا جا سکے ضخامت ۲۹۶ صفحے قیمت عہ

حجاج بن یوسف

مولانا سید ظہور احمد صاحب آنریری چیف ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا نے جرجی زیدان کے مشہور و معروف عربی ناول "حجاج بن یوسف" کو بہترین اردو کا جامہ پہنا کر پیش کیا ہے جسمیں یزید کے جانشینوں کی خستہ حالی دکھائی ہے خلیفہ عبدالملک کیطرف سے حجاج بن یوسف کا مکہ معظمہ پہونچکر حضرت عبداللہ بن زبیر سے خوفناک مقابلہ۔ مکہ معظمہ کا محاصرہ۔ بیت اللہ میں خونریزی و غارتگری۔ اس کے علاوہ اس ناول میں عرب کی ان مہ جبینوں کا کیرکٹر دکھایا ہے جنکے حسن کی تعریف میں عرب کے شعرائے صدہا قصائد لکھے ہیں جسن و محبت سے ناول رنگا ہوا ہے۔ جو اصحاب تاریخ کو محض خشک مضمون ہونیکے سبب سے ناپسند کرتے ہیں وہ حجاج بن یوسف پڑھیں جسکے دلچسپ فسانہ کے ساتھ ساتھ تاریخ اسلام کا ایک بڑا حصہ ذہن نشین ہو جائیگا ضخامت ۲۵۶ صفحے قیمت عہ

یوسف پاشا

ایک پراسرار قلعہ کی تباہی کیونکر ہوئی؟ اور شہزادہ یوسف نے ڈاکوؤں کے خوفناک اور زبردست گروہ پر کیونکر فتح حاصل کی؟ ایک غارتگر صبر و شکیب حسینہ اور رہوشربا مسیحی ملکہ کے عشق نے کیسی کیسی کرشمہ سازیوں سے کام لیا اور کیسی کیسی سحر طرازیوں سے جلوہ نما ہوئی۔ ترکی شہزادہ یوسف پاشا عشق و محبت کے طفیل میں کیسی کیسی مصیبتوں میں گرفتار ہوا اور اسکو کس قدر دلیری اور سرفروشی سے کام لینا پڑا۔ بالآخر خوفناک معرکوں کے بعد کسطرح وہ سچی محبوبہ اسکے پہلو کی زینت بن سکی اور شہزادہ اپنی خواہشوں اور تمناؤں میں کیونکر کامیاب ہو سکا مسیحی ملکہ کیونکر مسلمان ہوئی اور کسطرح مسلمان ترکوں کی ملکہ بنی۔ ان تمام دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات کو معلوم کرنا ہو تو آج ہی عہ میں یوسف پاشا کی ایک جلد طلب کیجئے جو کہ نہایت دلچسپ اور بہترین ناول ہے۔

محبوبہ مصر

مصر کا حسن دنیا بھر میں مشہور ہے۔ مصر کا تمدن و معاشرت یوروپ کے تمدن کو شرما رہا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مصر کی پریاں دریائے نیل کے کنارے رقص کرتی ہوئی آپکو دکھائی دیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ حسن و جمال کا مرقع آپکی نظروں کے سامنے ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ عشق و محبت کے واقعات کبھی آپکی آنکھوں کو پرآب کر دیں اور کبھی آپ کے لبوں پر تبسم لہرانے لگے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دنیا کا سب سے زیادہ دلچسپ ناول بھی آپ کی لائبریری کی زینت ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایک محبت بھرا فسانہ کے ساتھ ساتھ تاریخی معلومات میں بھی اضافہ ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایک ناول آپ کو تاجروں کی گہری چالوں سے بھی واقف کر دے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایک داستان محبت آپ کو وہابیوں کی بدمعاشی سے بھی آگاہ کر دے تو محبوبۂ مصر پڑھیئے جو کہ ۴۰۰ صفحے کا نہایت دلچسپ تاریخی اور مفید ناول ہے۔ قیمت عہ

امیرالمومنین عبدالرحمن ناصر

جرجی زیدان کے تاریخی ناول کا ترجمہ۔ خلیفہ عبدالرحمن اور ان کے صاحبزادوں کی معرکہ آرائیاں۔ محبت کی درد بھری کہانی۔ طالب مطلوب کی بیتابی ایک حسینہ جذبہ عشق سے مغلوب ہو کر دیوانہ وار حرکتیں کرنا۔ لاکھوں مصیبتوں کے برداشت کرنے کے بعد مقصد میں کامیابی۔ قیمت عہ

جنگ بلقان

کیا سچی درحقیقت سفیہ پر جان دیتا تھا کیا واقعی سفیہ کو سچی محبت تھی۔ کیا بلقان کی جنگ میں سچی کی یہ والہ انگیز جرأت ۔ کے لیے تھی۔ کیا درحقیقت غازی انور بے نے جو کچھ جنگ بلقان میں کارنامے دکھائے وہ انسانی قوت سے بالاتر تھے اگر ان سوالوں کا جواب آپ چاہتے ہیں تو جنگ بلقان کے اوراق سے لیجئے۔ قیمت عہ

امراؤ جان ادا

لکھنؤ کی ایک متعلق طوائف کے عمر بھر کے تجربے اگر دیکھنا ہوں کہ کیسے بھنستا ہے۔ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ انسان کے لباس میں چند اُن کے جال کیسے بچھتے ہیں۔ اگر یہ سمجھنا ہو کہ علاوہ چند مشہور باتوں کے امیر کونسی تسخیر کی قوت کام کرتی ہے تو کاغذی امراؤ جان کا نظارہ کیجئے اس مجربات الطوائف کے ۲۵۶ صفحے ہیں قیمت عہ

اگر معزز خریداران اس فارم پر فرمائش کتب معہ منیجر خریداری روانہ فرمائینگے انکو ۲ رنی روپیہ کمیشن دیا جائے گا۔

ایک روپیہ سے کم کی فرمائش پر کوئی رعایت نہیں

منیجر صاحب السلام علیکم۔ مندرجہ ذیل کتب بذریعہ وی پی بھیجدیجئے

نام کتاب	تعداد	قیمت

نمبر خریداری

نام معہ مفصل پتہ

ڈاکخانہ

چاروں کتابیں مفت

جو صاحب دس لکھے پڑھے مسلمانوں کے مفصل پتے روانہ فرمائینگے انکو ایک کتاب مفت ۲۰ پتوں پر دو کتابیں۔ ۳۰ پتے روانہ کرنے پر تین کتابیں۔ اور جو صاحب ۵۰ پتے روانہ کرینگے ان کو چاروں کتابیں مفت دی جائیں گی۔

بے روزگار کا سہارا اس وقت افلاس کی تنگدستی غربت کی مصیبت انسان کو دیوانہ بنا دیتی ہے جس وقت عقل معاش بالکل بیکار ہو جاتی ہے۔ ایسے نازک وقت میں۔ ایسی مصیبت میں۔ اس بے سروسامانی میں "بے روزگار کا سہارا" آپ کو افلاس کی بستی سے نکالکر فارغ البالی کی دنیا میں پہونچا دیگا۔ آپ کی مصیبتیں راحت کی نظر آنے لگیں گی۔ آپ کی کامیابی پر دنیا کو حیرت ہوگی۔ اس کتاب میں قلیل سرمایہ سے تجارت کرنا بتایا گیا ہے اور اس قسم کی اشیاء بنانیکی تدابیر بتائی گئی ہیں جنکو آپ گھر میں بیٹھ کر بآسانی تیار کر سکتے ہیں ورنہ صرف آپ فکر معاش ہی سے آزاد ہو سکتے ہیں بلکہ بہت ممکن ہے کہ یہ کتاب آپ کو فارغ البالی اور خوشحالی کی دنیا تک پہونچا دے۔

کتاب الشفا کیا خدانخواستہ آپ کچھ علیل ہیں۔ کیا خدانخواستہ آپ ایسے امراض میں گرفتار ہیں۔ جنکے اظہار میں شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کسی ڈاکٹر یا حکیم کے ممنون منت نہ ہوں۔ کیا آپکی یہ تمنا ہے کہ آپ اپنا علاج ایک قابل سے قابل ڈاکٹر سے بھی بہتر کرلیں۔ کیا آپکی یہ خواہش ہے کہ آپ امراض مخصوص کے ایک ماہر طبیب بنجائیں۔ اور اگر آپ خوش قسمتی سے تندرست ہیں اور ان امراض مخصوصہ کے ابھی تک شکار نہیں بنے ہیں تو کیا آپ کی یہ خواہش نہ ہوگی کہ آپ ہمیشہ ان سے محفوظ رہیں۔ آپ عیش و کامرانی کے ساتھ زندگی بسر کریں آپ اپنی اس لذت کو جسپر دنیا کی ہزار لذتیں قربان ہیں طرقی دوسکیں اگر آپ یہ سب کچھ چاہتے ہیں تو کتاب الشفا منگائیے پڑھیئے اور عمل کیجئے۔

تسخیر محبوب جسکو قدرت کی طرف سے محبت جیسی نعمت نہیں ملی وہ دنیا کی ایک بڑی لذت ہی سے محض ناآشنا نہیں ہوا بلکہ اس کے انسان ہونے میں ہی شبہ ہے۔ انسان محبت کا بندہ ہو شاید ہی کوئی ایسا متنفس ہو جسکو کسی نہ کسی سے کبھی نہ کبھی محبت نہ ہوئی ہو اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکی محبت کامیاب ہو۔ آپکا محبوب ہی آپ کے لئے بیچین ہو۔ آپ کے ہر اشارہ پر آپ کا مطلوب سر تسلیم خم کرنے کیلئے آمادہ نظر آئے۔ آپکا محبوب آپکی مٹھی میں ہو آپ کے قبضہ میں ہو تو تسخیر محبوب پڑھیئے جسکا ہر عمل آپکو حیرت میں ڈالدیگا۔

خیالی معشوقہ دنیا میں ہزاروں پھول کھلتے ہیں اور مرجھا جاتے ہیں۔ دنیا میں صدہا اس قسم کے واقعات پیش آتے ہیں جنکے مقابلہ میں بہتر سے بہتر ناول ہیچ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ شوکت علی صاحب فہمی نے جو خیالی معشوقہ کے نام سے افسانہ تحریر فرمایا ہے وہ دہلی کا ایک سچا واقعہ ہے نہایت دلچسپ ہے مدر دبھرے دل کے زخموں کیلئے نمک ہے دوستوں کے فریب سے بچنے کا ذریعہ ہے اور اسکا ثبوت ہے کہ عشق خیالی کو محبوبہ کی شکل اختیار کرلینا کتنا

آپ نے دیکھا ہوگا!

کہ رسالہ دین و دنیا بابت ماہ اگست ۱۹۲۴ء میں کلام مجید کا ایک اشتہار شائع ہوا تھا۔ یہ کلام مجید بڑے اہتمام کے ساتھ دفتر "دین و دنیا" میں تیار کیا جا رہا ہے، اشتہار کے ساتھ نمونہ بھی شائع کیا گیا تھا اور اُس سے آپنے اندازہ کیا ہوگا کہ کلام مجید کیسا شاندار خوبصورت اور خوشخط ہے، حروف نہایت واضح اور جلی ہیں، چھپائی بہت روشن اور صاف ہے، کاغذ بہت پائدار اور عمدہ ہے، بین السطور میں شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ اور مولانا اشرف علی صاحب کے دو ترجمے ہیں۔ حاشیہ پر ایک مکمل تفسیر ہے اسکے علاوہ اور بھی بہت سی خصوصیات ہیں جو بحیثیت مجموعی کسی کلام مجید میں نہیں پائی جاتیں۔ درحقیقت یہ وہ نعمت عظمیٰ ہے جس سے ہر مسلمان کا گھر مالا مال رہنا چاہیے

ہمنے ناظرین دین و دنیا کو خاص طور پر اس کلام مجید کی طرف توجہ دلائی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ یہ تکلیف و محنت اور ہزار روپے کا صرف محض انہی کیلیے گوارا کیا گیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ دین و دنیا کے تمام مسلمان خریدار انکے پاس بمثال اور بےنظیر کلام مجید جو دھو، اسی لیے ہمنے اُسکے حاصل کرنیکی آسان شرطیں مقرر کی ہیں اور چونکہ ہدیہ کی رقم قسطوں کی صورت میں بھی ادا ہو سکتی ہے اسلیے کم استطاعت اصحاب بھی اس دولت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ بہرحال میں ایکدفعہ اور آپکو اس کلام مجید کیطرف توجہ دلاتا ہوں اور اگر آپنے اُسکا نمونہ نہیں دیکھا تو ایک کارڈ لکھکر دفتر دین و دنیا سے منگا لیجیے اور جہانتک ممکن ہو عجلت کیجیے کیونکہ پھر اس عنایت کا موقع نہیں ہوگا جو اس وقت ممکن ہے +

خیر طلب

ابوالمظفر سید محمد انوار ہاشمی

مالک خواجہ ڈپو "نظامیہ ارالاشاعت و رسالہ دین و دنیا دہلی"

دو روپے سے ہزار ہا روپے

پیدا کر لینا کیونکر آپکا امکان میں ہے اور پھر اسطرح کہ وہ دو روپے بھی تلف نہوں بلکہ اُنکا مال آپکو مل جائے اس مضمون کا ایک مفصل اشتہار رسالہ دین و دنیا بابت ماہ اگست ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا تھا اور غالباً آپ کی نظر سے گزرا ہوگا، اس اشتہار میں آپکو توجہ دلائی گئی تھی کہ دو روپے کی قسم اگرچہ بالکل ہیچ ہے اور آپ لکی اونے اونے خواہش پیسے سے صرف کر ڈالتے ہیں لیکن وہ ہماری گزارش کے مطابق صرف کیجائے تو آپکیلیے کیا کچھ مفید ہو سکتی ہے اسکی اجمالی صورت یہ ہے کہ ہمنے معلومات تجارت کے نام سے ایک ایسی مفید کتاب انگلستان و امریکہ کی صدہا کتابوں کے مطالعہ کے بعد تیار کی ہے کہ اسکی ایک ایک سطر میں یہ طاقت ہے کہ اگر تقدیر یاوری کرے تو ایک ناکام سے ناکام شخص کامیاب بن سکتا ہے، یہ کتاب دو روپے میں فروخت ہوتی ہے اور اسکے خریدار دنیں کم و بیش ایک لاکھ روپے کی رقم بطور انعام عنقریب تقسیم ہوگی اور اس رقم کا کچھ حصہ صیغہ اشاعت میں جسکا حال آپ ہر رسالہ میں پڑھتے ہونگے صرف کیا جائیگا۔ بہرحال اشتہار ناظرین دین و دنیا کو ضرور پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ تجویز اُنکے لیے نہایت مفید ہے اور اس میں نقصان کا کوئی پہلو نہیں جبکہ دو روپے صرف کرکے دو روپے کی کتاب اُنہیں فوراً مل جاتی ہے۔

ہم اس اشتہار کی طرف ناظرین محترم کو ایک دفعہ اور توجہ دلاتے ہیں، اگر اشتہار اُن کے پاس موجود نہو تو ایک کارڈ لکھکر دفتر دین و دنیا سے طلب کرلیں +

خیر طلب

ابوالمظفر سید محمد انوار ہاشمی

مالک خواجہ ڈپو، رسالہ دین و دنیا و نظامیہ ارالاشاعت دہلی

کامل بکڈپو طبی کتبخانہ لاہور کی سالانہ رعایت

مجربات کی بے نظیر کتاب
اسرار حکمت عام

علمی لوٹ نصف قیمت

مسکنات کی بے نظیر کتاب
رہنمائے صحت عام

معزز ناظرین:۔ آپ کی سہولت کے لیے مندرجہ ذیل نادر اور بہترین کتابیں نصف قیمت پر فروخت کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے اس رعایت سے خود بھی فائدہ اُٹھائیں اور اپنے احباب کو بھی اس طرف توجہ دلائیں جس صاحب کا آرڈر ۲ سے زیادہ قیمت کا ہوگا اُسکی قیمت رعایت کے بدلہ اُسے واپس کر دیجائیگی اس لیے کوشش کیجئے کہ آپ کا آرڈر ۲ سے زیادہ قیمت کا ہو۔ تاکہ آپ اپنی قیمت واپس لے سکیں اور کتابیں مفت میں حاصل کریں۔ اس جدید طریقہ سے صرف علمی خدمت مقصود ہے۔

رعایت کی میعاد اکتوبر ۱۹۲۴ء سے نومبر ۱۹۲۴ء ہوگی

اس کے بعد ایسے خطوط پر توجہ نہ کی جائیگی۔ ایک روپیہ سے کم کسی آرڈر کی تعمیل نہ ہوگی۔ محصول ڈاک خرچ پیکنگ اور رجسٹری فیس آپکے ذمہ ہوگا، درخواستیں صرف

منیجر کامل بکڈپو (طبی کتبخانہ) بازار رنگ محل لاہور کے نام ارسال کریں

اسرار حکمت یا اسرار الاطبا یعنی چار صد کے قریب سینوں کے مخفی رازوں اور نایاب و مجرب نسخہ جات و اعمال کا ذخیرہ جو ہندوستان کے چوٹی کے ایک سو کے قریب حکما و اطبا اور دیدہ صاحبان کے خاندانوں میں سلسلہ بسلسلہ اور سینہ بسینہ چلے آتے تھے اور جن کا اظہار کسی غیر شخص پر نہ کیا جاتا تھا، اسرار حکمت موسومہ بہ اسرار الاطبا میں درج ہو کر پبلک کے ہاتھوں میں پہنچگئے ہیں۔ ان نسخہ جات کے صحیح اور سریع الاثر ہونیکا ثبوت اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس وقت تک تقریباً تمام نسخہ جات کا تجربہ ہو کر ان کی تصدیق ایک ہزار سے زائد اصحاب کی طرف سے شائع ہو چکی ہے، اسرار حکمت کی پسندیدگی اور عام مقبولیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مشاہیر اطبا و ریاء اور ڈاکٹروں کے علاوہ ملک کے سربرآوردہ اور معززین نے بھی اس سلسلہ کو خاص وقعت کی نگاہوں سے دیکھا ہے کیا کسی کتاب پر آجتک تین ہزار سے زیادہ مشہور اصحاب کی طرف سے ریویو (رائیں) تقریظیں لکھی گئی ہیں؟ ہندوستان کے مؤقر اور معزز رسالوں اور اخباروں نے نہایت عمدہ ریویو کیے ہیں، طب قدیم میں سب سے پہلا مفید کام اسے تسلیم کیا گیا ہے۔ فی الحقیقت اسرار حکمت نے طب قدیم کے سر سے بخل کا جاری الزام دور کر کے ایسے مجربات شائع کیے جانیکا راستہ کھول دیا ہے، عرصہ سے اس کتاب کو شائع کیے جانیکی کوشش ہوتی رہی، اس کے مؤلف جناب عمدۃ الحکما حکیم مولوی محمد عبدالعزیز صاحب کامل مرحوم ایل ایم ایس نے متواتر اپنے رسالہ حکمت میں توجہ دلا دلا کر اور خود سفر کی صعوبات اُٹھا کر اکثر مشاہیر اطبا اور دیدہ صاحبان سے ملکر انہیں قائل کر کے ایسے جواہر بیش بہا کو جمع کیا ہے جنکا حاصل ہونا کسی اور صورت سے ناممکن محض تھا۔ اس کتاب میں آپ قریب قریب ہر مرض کا دہ مجرب اور آسان نسخہ پائینگے جو ہندوستان کے مشہور و معروف طبی خاندانوں کے راثۃ وابستہ تھے طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کیلئے مفید ہے، اول و آخر کی غرض سے کئی کئی فہرستیں شامل ہیں دعویٰ یہ تو کہ آجتک کوئی ایسی کتاب اس سے پہلے طبع نہیں ہوئی۔ **قیمت عام**

العین مصنفہ عالیجناب عمدۃ الاطبا حکیم مولوی عبدالعزیز صاحب کامل مرحوم ایل ایم ایس ایڈیٹر حکمت و اسرار جس میں آنکھوں کی حفاظت تشریح امراض، انہیں علامات اور علاج وغیرہ وغیرہ کے متعلق جملہ قدیم و جدیدہ کی رد سے پوری پوری بحث درج ہے، اپنی طرز کی یہ پہلی کتاب ہے اسکی جزوی دیکھنے ہی سے معلوم ہو سکتی ہے اور اس کتاب میں صرف اصول علاج اور حفظان صحت پر بوزار دیا گیا ہے بلکہ اہم غرض اس کتاب کی تصنیف سے صرف علمی و عملی نقاط و حقائق کی قدردان اور جدید تحقیقات سے اپنی معلومات میں اضافہ چاہنے والوں کی ضیافت طبع ہے، آنکھوں کے متعلق یہ ایک بسیط اور جامع کتاب ہے، عینکوں کے استعمال کے متعلق پوری بحث اور اُن کی پہچان اور ترکیب پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، اور ہر ایک مرض کے جُدا جُدا یونانی و ڈاکٹری نسخہ جات درج ہیں، اس کے لکھنے کے وقت کوئی پہلو چھوڑا نہیں گیا، اخیر میں اوزان کے متعلق تذکرہ ہے غرض بے نظیر کتاب ہے **قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنے (عینک)**

اکسیری کشتہ جات کشتے بنانے کے متعلق ترکیب انکے استعمال اور فائدے مفصل بیان خوراک کی

ملنے کا پتہ، کامل بکڈپو (طبی کتب خانہ) بازار رنگ محل۔ لاہور

مجربات حکیم محمد حسین حکیم محمد حسین ایک مشہور طبیب گزرے ہیں ان کے مطب کے معمولات اور اُنکے خاندانی نسخے ہر ایک مرض میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ قیمت - - - - - ۴ر

تندرست گھر کے اسرار اس کتاب میں قصے کے پیرایہ میں تندرستی اور صحت کے فوائد سمجھا کر لوگوں کو گھروں کی صفائی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے صحت کے زرین اصول اور صحت برقرار رکھنے کے متعلق مغربی تحقیقات بھی درج ہے۔ قیمت صرف - - - - - - - ۶ر

فالنامہ بنی اسرائیل اس فن شریف کو بھی عام بازاری لوگوں نے بہت بدنام کیا ہے، یہ مستند کتاب پرانی کتابوں سے اخذ کرکے تیار کی گئی ہے، اس کے ذریعے عجائب وغرائب گزشتہ و آئندہ حالات وواقعات منکشف ہوتے ہیں، بدعقیدہ لوگ اسے ضرور دیکھیں قیمت ۸ر

امراض مستورات صنف نازک کی شدید بیماریاں اور اُنکا سہل علاج چالیس سے زائد خطرناک امراض پر مفصل بحث، اُنکے پیدا ہونے کے اسباب پہچان تشخیص کے طریقے اور اُن کے لیے یونانی ویدک اور ڈاکٹری کے کئی مجربات ہر ایک آبادگھر میں اس کتاب کی ایک جلد ضرور ہونی چاہیے۔ قیمت - - - - - ۸ر

موسمی بخار ملیریا کے متعلق آجتک جسقدر تحقیقات ہوئی ہے اُسے عام فہم زبان میں نہایت خوبی کیساتھ درج کیا گیا ہے، اگر آپ اس مرض سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اسکا مطالعہ آپکے لیے بڑا ضروری ہے۔ یونانی، ڈاکٹری کے ایسے ایسے مجربات درج ہیں جو سینکڑوں روپے کے اخراجات پر بھی میسر نہ آسکیں۔ قیمت - - - - - ۸ر

رسالہ عقر عورت کے بانجھ یعنی عقر پر ایک مستقل تصنیف ہے، امراض کی تشخیص، بیان اسباب اور اس بانجھ پن کے صاحبزادہ نے اپنے والد کے ارشاد پر لکھی ہے۔ کتاب تعریف کی محتاج نہیں مرحوم حکیم امام الدین صاحب کا ایک نقشہ اور اُن کے خاندانی مجربات بھی درج ہیں۔ قیمت - - - - ۴ر

رسالہ آتشک و سوزاک ویدک، یونانی، ڈاکٹری تمام طبی کتابوں کا نچوڑ اس فن میں معرکہ الآرا کتاب ہے، امراض آتشک و سوزاک کی مکمل تشریح، پیدا ہونیکے اسباب علامات، سہل و مجرب علاج درج ہیں بیسیوں سریع الاثر اور تیر بہدف نسخے درج ہیں قیمت ایک روپیہ (عہ م)

لغذیۃ الماء پانی کے غذا اور جزو بدن ہونیکے متعلق یہ ایک بسیط علمی کتاب ہے اسکے قابل مصنف نے علمی بحث کو اس اعتبار اور خوبی سے لکھا ہے جو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت - - ۴ر

قوائے سہ توانیہ جس میں بچپن، جوانی اور بڑھاپے ہر عمر کیلئے حفظ صحت کی تدابیر ہمت وجوانمردی، زندگی کے لطف، اولاد میں حسن صورت پیدا کرنے کے وسائل اور ہزار ہا معالجات طبیہ واسرار خفیہ درج ہیں یہ قیمت - - - - - - - - ۸ر

مرقع تبت ملک تبت کے عجیب وغریب اور پر لطف حالات، تبت کی جڑی بوٹیاں اور دیگر دلچسپ طبی کیفیات درج کی گئی ہیں۔ قیمت - - ۸ر

پرورش اطفال اس ضروری مضمون پر جس عمدگی اور قابلیت کیساتھ بحث کیگئی ہے وہ زمانہ پر حضر ہے، اچھی تربیت اور عمدہ پرورش ہی سے آپ اپنی نسل قائم و برقرار رکھ سکتے ہیں ہر صاحب اولاد کیلئے اسکا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ پیدائش سے لیکر سن بلوغت تک کے لیے ہر قسم کی معلومات درج ہیں۔ قیمت - - - - - ۸ر

درازی عمر کے راز کس طرح قدرت نے ہماری زیست کا انتظام کیا ہے، اگر آپ عمر طبعی پانا چاہتے ہیں تو اس کتاب کے مندرج شدہ اصولوں پر عمل کریں، ہر ایک مرض کا مقابلہ کرنیکی طاقت خود بخود پیدا ہو جائیگی قیمت عہ م

زینت شباب یعنی کیفیت حضاب اس رسالہ میں بالوں کی بناوٹ اور اس کی روئیدگی پر مفصل بحث، ہر ایک ملک اور ہر ایک مذہب میں بالوں کے رائج الوقت طریقے، بالوں کے بڑھانے اور سنوارنے کے متعدد نسخے، اور خضاب کے متعلق نہایت مفید معلومات جنسے بنانے کے متعلق بیسیوں مجرب اور کم خرچ نسخے بھی محنت کیساتھ درج کیے گئے ہیں قیمت - - - - - - - - ایک روپیہ آٹھ آنے

عجائبات مسمریزم یہ ایک قابل دید کتاب ہے جسمیں مسمریزم سیکھنے کے قاعدے، تسخیر کے طریقے وغیرہ صحیح طور سے درج ہیں، اسکا عامل کسی حاکم دشمن مخالف کو معشوق پری غالب آسکتا ہے۔ قیمت صرف - - - - - - - - عہ م

علاج المویشی حیوانات کے علاج کے لیے یہ بہت عمدہ کتاب ہے جو اگر نیری کتابوں اور بڑے بڑے حکماؤں کے سینہ بسینہ مجربات سے جمع کیگئی ہے جسمیں گائے بھینس وغیرہ کے تمام امراض کا علاج اور پرورش کا طریقہ درج ہے۔ قیمت - - - - - - - - عہ م

رہنمائے صحت اس کتاب میں معالجات کا حصہ نہایت واضح طور پر مکمل آسان زبان میں لکھا گیا ہے، تمام نسخہ جات نہایت آسان اور سادے اور بار بار کے مجرب ہیں سیسے پہلے ترتیب وار جملہ امراض کے اسباب علامات اور علاج کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے ایک ایک مرض کے بیسیوں نسخے ہیں اور سب کے سب مجرب علامات مرض اور دیگر مرضوں میں فرق اس خوبی سے ظاہر کیا گیا ہے کہ اسکے ذریعہ ہر شخص خود اچھی طرح اپنی اور اپنے متعلقین کی امراض کی تشخیص اور علاج کر سکتا ہے۔

مشرق و مغرب کی کیمیا گری

یہ علم کیمیا پر ایک مستند و مبسوط اور ضخیم کتاب ہے جس میں عرب کے مشہور کیمیا گر حضرت جابر اور انگلستان، فرانس، جرمنی، امریکہ اور ہندوستان کے مشہور کیمیا گروں، سنیاسیوں اور اس فن کے ماہرین کے علمی نکتے اور عملی تجربات درج ہیں، نیز ۵۰۰ سے زائد مختلف کشتہ جات کی ترکیبیں، اور اُن کے عجیب وغریب فوائد کا انکشاف کیا گیا ہے، نیز سنکھیا، شنگرف، چاندی اور سونا وغیرہ وغیرہ کے متعلق دلچسپ اور قابل قدر امور درج ہیں حجم ۵۰۰ صفحات قیمت چار روپے (علاوہ محصول)

ملنے کا پتہ

منیجر کامل بک ڈپو (طبی کتب خانہ)

رنگ محل لاہور

مجربات بادا شام گرسنیاسی بادا شام گرایک مشہور سنیاسی اور کیمیا گر گزرے ہیں ان کا ایک قلمی ہندی مجربات کی بیاض اتفاق سے دستیاب ہوگئی تھی جسکا ترجمہ ہندی سے فارسی میں عالیجناب حکیم مولوی محمد عبدالعزیز صاحب کامل مرحوم ایل۔ ایم۔ ایس نے سمع اپنے چند ایک مجربات کے چھپوایا تھا، یہ اس قدر مقبول ہوئی تھی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں نرو خت ہوگئی۔ اب اسے مفید اضافہ اور نہایت حسن وخوبی کے ساتھ دوبارہ چھپوایا ہے، اس میں کشتہ جات واعمال سنگفت ونشست وتکلیس وعقد قائم وجلان اکسیر واجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق نسخہ جات ہیں۔ قیمت - - - - - - - - - - - - - - ۸ر

قوت الامیوہ اس کتاب میں بہت سی تراکیب لذیذ کھانوں کی خصوصاً غذاؤں کی جو نہایت مقوی اور مہی ہیں درج کی گئی ہیں بیماریوں وغیرہ میں سے وہ ترکیبیں جو عام نہیں ہیں اور اچار وغیرہ عزت مند دمقوی اور لذیذ کھانوں کی تراکیب درج ہیں۔ صحت کا انحصار چونکہ زیادہ تر غذا ہی پر ہے اس لیے ایسی کتاب کو جسمیں ہر فن مسالحہ اور جنس طبخ کا من وغیرہ کا مفصل حال لکھا ہو ہر فرد بشر مطالعہ کرنا چاہیے قیمت ۱۲ر

علاج الامراض سال بھر میں جسقدر مختلف امراض کے متعلق حالات ناظرین اخبار حکمت لاہور کی طرف سے بطور سوالات شائع ہوئے ہیں اور پھر ان مریضوں کو ہندوستان کے متعدد حکیم وڈاکٹر وید صاحبان طبی مشورہ بطور جوابات کے دیتے رہے ہیں وہ سب ترتیب وار یکجا میں درج ہیں، گویا اس کتاب میں ہر ایک مرض کے متعلق مختلف حکماء کی طرف سے متعدد مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ دیگر مجرب نسخہ جات کی کتابیں ہیں اس کتاب کو اس رنگ سے ترتیب دیا گیا ہے کہ اس میں مرض کی ہر ایک حالت اور علامات درج ہیں جنکو مدنظر رکھکر نسخے لکھے گئے ہیں، گویا اس کے ذریعہ ایک طبیب ماہر اور تجربہ کار بھی جسے طب سے کوئی لگاؤ نہ ہو اگر اسے کوئی مرض ہوجائے تو علامات وحالات اس کتاب کے کسی سوال سے ملتے جلتے ہوں تو وہ اسی سوال کے جواب میں لکھے ہوئے نسخے کو جو خود استعمال کرکے فائدہ حاصل کرسکتا ہے، اس کے علاوہ تشخیص مرض میں بھی اس سے مدد مل سکتی ہے قیمت فی عام

جمع المفاصل یہ رسالہ بھی عالیجناب حکیم مولوی محمد عبدالعزیز صاحب کامل مرحوم ایل ایم ایس کی (بیچ بیچ) کی تصنیف سے ہے، اس میں جوڑوں کی تشریح وحفاظت امراض، اسباب، علامات، علاج وغیرہ کے متعلق مواضیع بہت جدید تحقیقات سے زیادہ وکام لیا گیا ہے مفاصل کی تمام بیماریوں کو اس شرح وبسط سے بیان کیا ہے جو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے، یہ کتاب بھی نہ صرف حکیموں ڈاکٹروں کے لیے بے انتہا مفید ہے بلکہ عام طور پر تمام اشخاص بھی اس سے بے انتہا فوائد حاصل کرسکتے ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے ہی پر منحصر ہے۔ قیمت - ۶ر

اجرام کی حقیقت - اس کتاب میں ہیضہ [illegible] سرطان، تپ محرقہ خناز یرہ، ناصور، تپ دق وغیرہ خطرناک امراض پیدا کرنیوالے جراثیم کی اقسام، ماہیت، انکی اشکال اور اُن کے متعلق مفید معلومات درج ہیں۔ قیمت ۸ر

رسالہ صابون سازی صابون سازی جس قدر مشکل فن تھا اسی قدر اب عام ہوچکا ہے مگر اچھے اور طبی اصول کے ماتحت اگر آپ صابون تیار کرنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت - - - ۵ر

اصلاح النسوان اس کتاب میں عورتوں کی تمام امراض مخصوصہ کا مفصل ذکر ہے، ہر ایک مرض کی تشخیص علامات اور علاج میں مجرب نسخہ جات درج ہیں، اکثر نسخے حاذق الملک بہادر جناب حکیم عبدالمجید خان صاحب مرحوم دہلوی کے مطب خاص کے ہیں۔ قیمت فی جلد - - ۶ر

طبیب حکیم پنجابی کی ایک پرانی سرپٹی، ان نسخے اور مجرب ٹوٹکے کم لاگت اور زود اثر نسخے۔ قیمت - - - ۴ر

طبیب النفس یعنی رمہ کے متعلق یونانی، ڈاکٹری اور دیسی کی تحقیقات اور اس تکلیف دہ مرض سے مخلصی حاصل کرنے کے آسان طریقے علاوہ ازیں ہزاروں ہر تاثیر مجربات درج ہیں۔ قیمت - - - عمدہ

دیسی ٹکسال رنگ کردہ، بھیری کے اسباب پیدائش اور اسکے مجرب اور دواخانے درج کیے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر

ذیابیطس اس خوفناک مرض کے پرانے حکمائے مشرق ومغرب کے عملی تجربے اور [illegible] کردہ اصول نیز سنیاسی اور فقیروں کے سینے کے راز درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عام)

نقرس مغربی اور یونانی حکماء کی کتب سے نقرس کی تمام حالات اور اس خوفناک مرض کے اسباب، علامات، پیدائش کے اسباب اور اس کے روکنے کی مؤثر تدابیر سنیاسیوں کے فقیروں اور اطبائے زمانہ کے حیرت انگیز مجربات درج ہیں، کتاب ہر پہلو میں مفید اور کارآمد ہے۔ قیمت دو روپے (عام)

معالجہ طاعون اس کتاب میں جناب مولوی صغیر حسین صاحب صغیر علوی خانی دہلوی نے طاعون کے متعلق اپنے اور اپنے استاد صاحب جناب سلطان الاطبا حکیم حاجی مولوی سید احمد حسین صاحب علوی خانی دہلوی کے تجارب تحریر فرما کر نہایت مؤثر سلوبی سے بیان کیا ہے۔ ہر حالت میں ہر قسم کے طاعون کے علاج کے لیے نہایت مفید ہے۔ قیمت صرف چار آنے (۴ر)

اس رعایت سے فائدہ اٹھائیے

اور

درجوابین جلد بھیجیے

ملنے کا پتہ مینجر کامل بکڈپو (طبی کتب خانہ) - لاہور

علم کلیات

معروف بہ

تعلیم الطب

جس میں طب کی ابتدائی اور نہایت ہی ضروری باتیں اختصار کے ساتھ مبتدیان طب کے لیے مطولات اور ضخیم کتابوں سے اخذ کی گئی ہیں تاکہ ہر ایک طالب علم اس کے ذریعے بلا دقت طبی مناسبت پیدا کرکے درسی کتب کے دیکھنے سے آسانی سے پڑھ سکے اور طبی ضخیم و مطولات کے مطالعہ کے قابل ہو سکے۔ قیمت ۴ر

علم الانسان

معروف بہ

تشریح البیان

اس کتاب میں روحانی و جسمانی قوت کا مقابلہ کرکے یہ دکھایا گیا ہے کہ انسان کو ان دونوں قوتوں سے کس کی زیادہ ضرورت ہے اور کس سے زیادہ مناسبت ہے اور پھر سر سے پیر تک ہڈیوں کی تشریح نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

کاشف رموز کیمیا

یہ کتاب ایڈیٹر حکمت کی سالہا سال کی محنت اور دماغ سوزی کا نتیجہ ہے اس میں ہر ایک دھات اور اپدھات کے متعلق ایسی معلومات درج کی گئی ہیں جو یقیناً اس سے پہلے کسی اور کتاب میں ملنی ناممکن ہیں، جہاں اس کتاب کا علمی حصہ علم دوست اصحاب کی حد درجہ دلچسپی کا باعث ہوگا وہاں اسکا عملی حصہ مجربات کے متلاشیان کے لیے نادر روزگار ہوگا، نہ صرف قدیم تحقیقات سے اس کتاب میں کام لیا گیا ہے بلکہ جدید معلومات کا اضافہ خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ علم کیمیا کی تاریخ اور اس پر بحث کرکے اور مختلف اقوال اہل فن کو جمع کرکے محققانہ بحث علم کیمیا کی تمام اصطلاحات کا حل مع تصاویر ہر ایک دھات اپدھات کا جدا جدا مفصل حال ان کے درج کرکے دکھلا کر تصفیہ و تشتہ کرنے کی متعدد تراکیب کیمیاوی بوٹیوں کے خواص و افعال، پہچان اور نام وغیرہ اس خوبی اور وضاحت سے کے سمجھا گیا ہے اور ہیں کہ جو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ مغربی سائنس اور کیمسٹری اور قدیم علم الصناعت کے دقیق مسئلوں کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ آسان زبان میں سمجھایا گیا ہے اور علم کیمیا کے ان رازوں کا علانیہ انکشاف کیا گیا ہے۔ الغرض اس اعضائے مفردہ اور طبی ضخیم و علم کے متعلق کوئی بھی ایسا راز فروگزاشت نہیں کیا گیا جس سے اس علم کا کوئی نسخہ سمجھنے میں ذرا بھی دقت واقع ہو اسلیے اس و مرکبہ و کیفیت ادق کتب کے کتاب کو ایک مرتبہ پڑھ لینے والا کیمیاوی نسخوں کا کوئی بھی دقیق سے دقیق نکتہ سمجھنے سے عاری نہیں ہو سکتا۔ اس لیے تولید جنین و ارواح سمجھنے سے قاصر اس علم کے متلاشیان کو سب سے اول اس کتاب کو پڑھنا چاہیے، کسی وید۔ ڈاکٹر۔ سنیاسی مہوسی کا دقوی کی کامل تشریح نہ رہے۔ قیمت ۴ر مگر اس سے خالی نہیں رہنا چاہیے۔ اخیر میں جو حصہ جواہرات سازی کا ہے وہ قابل دید اور نہایت خوش اسلوبی

الظابطہ

جس میں لاین تجربہ ہیں حجم ۵۰ ہم صفحات۔ قیمت فی جلد (چار روپے) للہ علاوہ محصول ملنے کے پتے

جڑی بوٹی مع خواص

جسمیں بوٹیوں کی اقسام، ماہیت، شناخت، افعال و خواص و غیرہ وغیرہ وضاحت کے ساتھ درج ہیں، بوٹیوں کے مرکبات اور انکے ذریعے ہونیوالے کشتہ جات کے سب مجرب ہیں کیونکہ اسمیں انہی بوٹیوں کا تذکرہ ہے جو چھ سال میں متفرق طور پر مختلف اہل علم حضرات کے تجربہ میں آچکی ہیں قیمت ۲ر

اور درجہ وغیرہ ادویات مرکبہ پر پوری بحث کی گئی ہے اور ادویات کی مقررہ خوراک معلوم کرنے کے کئی طریقے واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں، ہر ایک طبیب کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروریات سے ہے غیر طبیب بھی اگر اسے ملاحظہ فرمائیں تو منفعت سے خالی نہیں دلچسپ کتاب ہے اور نہایت مفید خصوصاً اہل علم اصحاب اسے ملاحظہ فرما کر بے حد خوش ہوں گے۔ ان تمام باتوں کے باوجود قیمت صرف چھ آنے ہے، جو اسکی خوبیوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

جسم انسانی

جسم انسانی سے ہر ایک شخص کو واقف ہونا ضروری ہے اور اسی کو مصنف نے دیباچہ میں زور دار الفاظ میں ثابت کیا ہے۔ قیمت ۶ر

سب سے اول انسانی ڈھانچہ کی ایک مکمل تصویر ہے یہ کتاب ہر ایک طبقہ اور ہر ایک گروہ کے لیے مفید ہے کیونکہ فی الحقیقت تشریح

ملنے کا پتہ:- مینجر کامل بک ڈپو (طبی کتب خانہ) بازار رنگ محل لاہور

مینجر کامل بک ڈپو (طبی کتب خانہ) لاہور

دواخانہ ہاشمی دہلی کی مجرب ادویہ

مردوں کے لیے

مقوی بینظیر یہ دواخانہ ہاشمی دہلی کی خاص اور بینظیر دوا ہے ہر موسم میں ہر مزاج والا استعمال کر سکتے ہیں۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ خون صالح پیدا کرتی ہے۔ مادہ باہ کو بڑھاتی ہے۔ کمزوری کو دور کرتی ہے۔ نشاط افزا اور مسکن مفرح ہے نائل شدہ قوت کو فوراً واپس لاتی ہے عورتوں کو سیلان الرحم میں مفید ہے۔ قیمت (۱۲ یوم کے لیے) ۴ روپے

مقوی اعلیٰ قوت مردی پیدا کرنے اور جلق و جریان کے مریضوں کے لیے اکسیر ہے ہزار ہا مایوس العلاج مریضوں کے حق میں رحمت ثابت ہوئی ہے۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ مادہ تولید بکثرت پیدا کرتی ہے۔ کمزوری کو زائل کرتی اور پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہے۔ غلط کاریوں کے مضر نتیجوں کا سدباب کرتی ہے۔ قیمت ۵ تولہ ۴ روپے

مغلظ اعلیٰ عجیب و غریب برق اثر دوا ہے اس کا مسواک استعمال پرانے جریان کو بیحد فائدہ مند ہے سرعت۔ رقت۔ کثرت احتلام کے لیے بیحد نافع ہے ہر موسم میں ہر مزاج والا استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

اکسیر جریان و قوت باہ کے لیے بیحد مفید دوا ہے اعضاء کو قوت دینے اور غلط کاریوں کی اصلاح کرنے میں اپنی آپ نظیر ہے اگر بے نظیر کا استعمال کرنے کے بعد اسکا استعمال کیا جائے تو سالہا سال تک اعضاء میں کمزوری کی قوت قائم رہیگی قیمت ۸ر

بینظیر مگر غلط کاریوں کی وجہ سے عضو بیکار ہو گیا ہو۔ دریدیں پھول گئی ہوں بچپن کی لاعلمی آگئی ہو۔ جسمی حالت تک نہ پہنچ سکا ہو تو اس عجیب و غریب تکلیف دہ غلطی کا استعمال کیجیے کامل صحت ہو جائیگی قیمت ۶ ماشہ ۴ روپے

نشاط جیسا نام ہے ویسا ہی کام ہے ہر قسم کی تمام رحمتیں اس ایک گولی میں بند ہیں۔ قیمت فی شیشی ۴ر

نعم البدل دنیا داری کی کثرت اور ناواقفیت اندیشہ افراط سے اعضاء رئیسہ کمزور ہو جاتے ہیں اور ایسے اشخاص کی یہ لیتا ہوتی ہے کہ جب کبھی اتفاق پڑتا ہے تو کئی کئی دن کمزوری اور نقاہت کے آثار باقی رہتے ہیں۔ نعم البدل کا استعمال ان لوگوں کو اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ر

مدر بین طلائے بے نظیر کے استعمال سے سات روز قبل ایک ہفتہ تک عضو مخصوص پر اس دوا کی مالش کی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ر

تکمیل مدر بین کی مالش کے بعد ایک ہفتہ تک اس دوا کی دو ٹکیاں ہمراہ عضو مخصوص کو مینکا جاتا ہے۔ قیمت ۴ر

مدر و مسکن ابتدائی اور شدید سوزاک کیلئے یعنی جب یہ مرض نیا نیا شروع ہو کر تین چار ہفتہ سخت تکلیف دیتا ہو نہایت مفید ہے۔ البتہ پرانے سوزاک میں یہ دوا کچھ زیادہ مفید نہیں۔ قیمت (۱۰ یوم کے لیے) ۴ر

تاخیر دیر آید درست آید کی تصدیق کرنی ہو تو فوراً منگائیے۔ قیمت ۴ر

تسخیر نمبر ۱ صدا رہے کا زیور اور کپڑا دے ڈالیے ہر وقت منت اور خوشامد میں مصروف رہیے سب ایک طرف اور یہ دوا ایک طرف یہ وہ جادو ہے کہ آپکو ایک عجیب مسرت حاصل ہو وہ مسرت دوسرے کو حاصل ہو۔ ہم سے زیادہ تشریح نہ پوچھیے۔ قیمت فی شیشی علیحدہ ۴ر

تسخیر نمبر ۲ اس دوا میں گویا دنیا بھر کی لذتیں xxx دیوانہ بنانے والی دوا xxx معلوم ہوتا ہے کہ ہم فردوس میں ہیں جنکو آوازیں آ رہی ہوں۔ قیمت فی شیشی ۴ر

اعجاز اثر نئے سے نئے اور پرانے سے پرانے سوزاک کا بے نظیر دوا۔ قیمت ۴ر

پچکاری کی دوا پرانے سوزاک میں نہایت مفید ہے قیمت ۱۲ر

حیات اسکا استعمال سے اعضاء رئیسہ میں حیرت انگیز قوت پیدا ہوتی ہے اور ہزار ہا فائدے ہیں زیادہ تو کیا۔ قیمت فی تولہ ۴ر

عورتوں کے لیے

امید اس دوا سے رحم کی تمام خرابیاں اور بانجھ پن کے نقائص دور ہو جاتے ہیں اور صنف نازک کو اولاد کے قابل بنا دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ر

شباب بکثرت اولاد ہونے اور بچوں کو دودھ پلانے یا زیادتی عمر یا بے اعتدالی سے شباب کو نقصان پہنچا ہے اور حسن و جمال کا چڑھا ہوا دریا اتر جاتا ہے۔ یہ دوا شباب کی محافظ ہے اور بہت جلد جوانی کی تر و تازگی کو واپس لے آتی ہے۔ زیادہ تشریح نامناسب ہے۔ قیمت ۴ر

سیلان الرحم عورتوں کے مشہور مرض سیلان الرحم کے لیے جس میں رحم سے سفید زردی مائل یا خون خارج ہو کر اتی ہے اور اعضاء رئیسہ اور جان کو رفتہ رفتہ کمزور کر کے ناکارہ کر دیتی ہے یہ دواخانہ ہاشمی کا یہ خاص الخاص مرکب نہایت مفید ہے قیمت (۸ یوم کیلئے) ۴ر

شیاف عورتوں کے مرض سیلان الرحم میں بیرونی استعمال کے لیے یہ دوا بیحد مفید ہے۔ چند روز میں تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۵ تولہ کی ۴ر

معطر بعض اندرونی شکایات سے xxxx نفرت کا لطف جاتا رہتا ہے جس سے زندگی خطرناک عوارض پیدا ہو جاتے ہیں اس دوا کا استعمال ایسی حالت میں نہایت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ر

دلربا یہ وہ چیز نہیں جو بازار میں فروخت ہوتی ہے دانوں کے لیے محبوب عزیز و واحد طبی اصول کو مدنظر رکھکر تیار کیا گیا ہے نہایت خوشبودار موتی کی طرح دانوں کو چمکانیوالی اور بھی بہت سے فائدے چہرہ کو دلربا بنانیوالی۔ قیمت فی شیشی ۴ر

آرزو کشا تولہ اور کمسنی کی وجہ سے بار بار اب سرد۔ خوشی و غیرہ کھانے۔ دیر تک کھانے یا چلا کر پڑھنے سے آواز بیٹھ جاتی ہے اور مہینوں کام نہ کرنی تو اس ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں گلا صاف کرنے اور آواز کو صاف بنانے کے لیے یہ دوا اکسیر ہے قیمت ۴ر

حسن افزا جلدی اور خونی خرابیوں کی وجہ سے چہرہ بدنما ہو جاتا ہے۔ مہاسوں اور جھائیوں اور ساری خوشنمائی رخصت ہو جاتی ہے حسن افزا کے استعمال سے تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں رنگ گلاب کانٹے کی طرح نکھر جاتا ہے۔ قیمت فی بیس عدد ۴ر

گلگونہ یہ نہایت خوشبودار مرکب ہے بدن کا میل اور کثافت دور کر کے جلد کو خوشرنگ بنانے میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ قیمت فی بکس عدد ۴ر

گوہر نما دانتوں اور مسوڑوں کا درد دور کرتا ہے خون نکلنا۔ کیڑا لگنا۔ دانتوں کا ہلنا تمام شکایات رفع کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

بچوں کیلئے

پسلی کی دوا پسلی لگنے سے بچوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور ان کی حالت موت اور حیات کی مابین ہوتی ہے یہ دوا اس مرض کا بہترین علاج ہے قیمت عدد ۴ر

موتی جھالا یہ نہایت خوفناک مرض ہے لیکن یہ دوا اسکا بہترین علاج ہے ہزارہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے قیمت فی شیشی ۴ر

سب کے لیے

نافع معدہ معدہ کے لیے اکسیر ہے سوء ہضمی میں بیحد مفید ہے قیمت فی شیشی ۸ر

رافع قبض قبض اور امراض معدہ میں بیحد مفید دوا ہے۔ قیمت ۱۶ تولہ ۸ر

نفس کشا دمہ کی لاجواب دوا۔ مرض دق میں عجیب و غریب اثر دکھانیوالی دوا۔ قیمت عدد ۴ر

تحلیل تحلیل ورم کیلئے معجز نما۔ قیمت ۱۲ر

مندمل لاعلاج زخموں کا اندمال کرتا ہے عدد ۴ر

انوار العیون بیمثل سرمہ۔ قیمت ۶ ماشہ ۴ر

غنچہ دہن گمندہ دہنی کی دوا۔ قیمت عدد ۴ر

محافظ معدہ ہر وقت پاس رکھیے۔ قیمت ۴ر

منیجر دواخانہ ہاشمی دہلی

نظامیہ دارالاشاعت

جامع مسجد دہلی

آئینِ قوت

اور قانونِ شریعت کی پابندی کے بغیر نہ کوئی مسلمان سچا مسلمان کہلائے جانے کا حق رکھتا ہے اور نہ اسکو فلاحِ دین و دُنیا حاصل ہو سکتی ہے، پھر اگر آپ بھی مسلمان ہیں تو یقیناً آپ کی خواہش ہوگی کہ ایک توحید پرست اور حقیقی مسلمان کی طرح زندگی بسر کریں، اور آپ کو ضرور کسی ایسے رہنما کی فکر ہوگی جو آپ کو دین کے معاملات میں بھی صراطِ مستقیم پر لے جائے اور دُنیاوی معاملات میں بھی آپ کی سچی رہنمائی کر سکے۔ اگر یہ سچ ہو تو

آپ کتاب "فلاح دین و دُنیا" منگا لیجئے

کیونکہ "فلاح دین و دُنیا" دین میں بھی آپ کی سچی رہنمائی کرے گی اور دُنیا میں بھی سچی رہبر ثابت ہوگی۔

شریعت۔ اسلام۔ عید۔ طریقت۔ تصوف۔ زہد۔ اتقا۔ عبادت۔ ریاضت۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد قبر پرستی۔ عرس۔ میلاد۔ حشر نشر۔ قبر۔ جنت۔ دوزخ۔ اعراف۔ لوح و القلم۔ پل صراط۔ میزان۔ فرشتے۔ رسول۔ انبیاء۔ اولیاء۔ قطب۔ ابدال۔ حفاظ۔ علماء۔ موت۔ غسل جنابت۔ حیض۔ نفاس۔ استحاضہ۔ میت۔ توبہ استغفار۔ ادعیہ۔ اعمال۔ خطبات۔ تجارت۔ زراعت۔ حکمت۔ تشریح الاعضاء۔ امراض۔ علاج۔ ادویہ زہر۔ زہریلے جانور اور اُن کے کاٹے کا علاج۔ درد۔ اوزار۔ ترکہ۔ اوامر۔ مناہی۔ پانی ہوا۔ مٹی۔ آگ۔ غرض دین اور دُنیا کی کوئی بات۔ دین کا کوئی مسئلہ اور دُنیا کا کوئی معاملہ ایسا نہیں ہے جو کتاب فلاح دین و دُنیا میں موجود نہو۔ مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پہلا ایڈیشن صرف چند ماہ میں ختم ہو گیا اور اب دوسرا ایڈیشن چھپکر تیار ہوا ہے۔ قیمت مجلد مع محصول پانچ روپے ۵/

فوراً منگا لیجئے اور فائدہ اُٹھائیے

جنت کے خطوط

جناب سیماب اکبر آبادی کی اُن درد انگیز منظوم خطوط کا دلسوز مجموعہ جو مُردہ عزیزوں کی طرف سے زندہ عزیزوں کے نام لکھے گئے ہیں اور جن کو پڑھکر چوٹ کھایا ہوا دل تسکین و تسلی پاتا ہے۔ قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۶/

تفسیر الفاتحہ

علامہ عبدہ مصری رح کی لکھی ہوئی سورۂ فاتحہ کی سیاسی تفسیر کا سلیس اُردو ترجمہ تمام تفاسیر قرآنی کا عطر اور ہر مسلمان کے پڑھنے کے قابل عمدہ سفید کاغذ بہترین لکھائی چھپائی۔ قیمت ۸/ محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار

(تمام فرمائشیں منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی کے نام بھیجیے)

(محمد انوار ہاشمی پرنٹر و پبلشر۔ المطبع النظامی بمقام دہلی جامع مسجد سے شائع کیا)

REGISTERED, No. L, 1313

۷۸۶

جلد ۴ - نمبر ۷

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ

چیست دنیا؟

از خداغافل بدن

نے قماش ونقرہ وفرزند وزن

مسلمانوں کو دینداری اور دنیاداری کی صحیح تعلیم دینے والا ہفوار رسالہ

دین و دُنیا

جو

ہر مہینے نہایت کامیابی کیساتھ نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر:- سید ظہور احمد شاہجہانپوری

ہر خریدار کو اختیار ہے کہ جب اُسکا جی چاہے دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کرکے اپنی ادا کردہ کل قیمت ہم سے واپس منگالے

سالانہ قیمت اعلیٰ ایڈیشن (للعہ)

ششماہی قیمت اعلیٰ ایڈیشن دو روپے

سالانہ قیمت معمولی ایڈیشن دو روپے

ششماہی علاوہ محصول وغیرہ

ماہ اکتوبر ۱۹۲۴ء

مصورِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی کی بے مثال کتابیں

میلاد نامہ نئے رنگ کا قابلِ دید مسدس مولود شریف ہے، اور خواجہ صاحب کی اصلاحی تاریخ کے سلسلے کا پہلا حصہ اس میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس حالات اور پاک و پاکیزہ اخلاق اور عادات کا تفصیلی بیان ہے۔ قیمت عہ/

محرم نامہ اسلامی تاریخ کا دوسرا حصہ جسمیں وفات رسول کے بعد کے واقعات۔ خلافت کے جھگڑوں کا پورا بیان جنگ جمل و صفین کا تفصیلی حال۔ شہادت امام حسینؓ کا اصل سبب۔ معرکۂ کربلا کی حقیقی اور دردانگیز کیفیت درج ہے۔ قیمت عہ/

یزید نامہ یہ اسلامی تاریخ کا تیسرا حصہ ہے محرم نامہ کے بعد اسے ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اس میں خلفائے بنو اُمیہ کے حالات ہیں۔ معرکۂ کربلا کے بعد حجاج بن یوسف کی مکہ معظمہ پر خوفناک چڑھائی۔ خانۂ کعبہ کی بربادی ہزارہا صحابیوں کا قتل۔ جناب ابن زبیرؓ کی شہادت وغیرہ کا بیان نہایت تفصیل سے درج کیا گیا ہے۔ قیمت عہ/

طمانچہ بر رخسارِ یزید اسمیں اشعار بنی اُمیہ کی خبیثہ اور شرمناک سازشوں اور بدچلنیوں کے حالات کو بے نقاب کیا گیا ہے، نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت صرف عہ/

فاطمی دعوتِ اسلام اس دلچسپ حیرت انگیز اور مخفی طریقوں کا بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً بنی فاطمہ نے اشاعت اسلام کے لئے اختیار کیئے۔ قیمت عہ/

سفرنامہ مصر و شام و حجاز حضرت خواجہ صاحب کے سفرِ اسلامیہ کے عجیب و غریب حالات باتصویر نہایت دلچسپ اور پُرلطف کتاب ہے۔ قیمت عہ/

سی پارۂ دل اس میں حضرت خواجہ صاحب کے

کا دلسوز مجموعہ۔ قیمت ۱۰/

تسخیر مہر و قہر استعمال حزب البحر کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی نہایت مشہور اور معقول کتاب۔ قیمت ۱۰/

معلوماتِ سیر دہلی جو حضرات غیر آتے ہیں یا گھر بیٹھے دہلی کی سیر کرنی چاہتے ہیں ضرور منگائیں۔ قیمت صرف ۱۲/

تسکین الحواس تصوف کی ابتدائی اصول و قواعد اور اذکار و اشغال کی تعلیم۔ قیمت صرف ۸/

چٹکیاں اور گدگدیاں حضرت خواجہ صاحب کے ظریفانہ گرمے بے حد نتیجہ خیز مضامین کا قابلِ دید مجموعہ جسکو پڑھکر بے اختیار ہنسی آتی ہے قیمت ۱۲/

خدائی ٹیکس زکوٰۃ ادا کرنے کی ترکیب۔ زکوٰۃ کا فلسفہ۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دیجائے۔ بہت سی ضروری معلومات۔ قیمت ۱۰/

مرشد کو سجدۂ تعظیم قرآن مجید۔ حدیث شریف اور اقوالِ بزرگانِ دین سے سجدۂ تعظیمی کا جواز۔ قیمت ۸/

روزنامچہ سفر ہندوستان حضرت خواجہ صاحب کے سفر بمبئی اور کاٹھیاواڑ وغیرہ کے دلچسپ حالات قیمت ۱۲/

کم ٹو موت عشق دُنیا کی بھول سے بچانے اور ہر وقت موت کو یاد دلانیوالی دردانگیز۔ قابلِ دید اور نہایت مقبول کتاب۔ قیمت عہ/

مرگ نامہ کم ٹو موت جیسی مشہور کتاب کا دوسرا حصہ جو حال ہی میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت ۶/

آدابِ خطوط نویسی یہ خواجہ صاحب کی مشہور کتاب ہی۔ حصۂ اول و دوم بجائی۔ قیمت ۱۲/ حصۂ سوم۔ قیمت ۱۲/

آپ بیتی حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت اپنی طرز کی بالکل نئی سوانح عمری مع تصاویر۔ قیمت عہ/

کرشن بیتی ہندوؤں کے مشہور اوتار کی سوانح عمری مع تصاویر۔ قیمت عہ/

گیارھویں نامہ یہ گیارہویں فہرست کی مخلوں میں پڑھنے کے لئے خواجہ صاحب نے حضرت غوث پاک کے حالات میں بڑی دلچسپ کتاب لکھی ہے قیمت فی جلد صرف ۱۲/

اردو دعائیں ہر موقع اور ہر محل کے لیئے نہایت مؤثر اور نہایت پرلطف دعاؤں کا مجموعہ جو خاص ادعیات میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت ۸/

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی بے مثل و نظیر کتاب ہی فوراً منگائیے۔ قیمت عہ/

بیوی کی تربیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے۔ اسمیں سولہ نہایت اہم سوالات اور ان کے بہت مفید اور کارآمد جوابات ہیں جو ہندوستان کی بڑی بڑی معزز اور تعلیمیافتہ بی بیوں نے تحریر کیے ہیں۔ قیمت عہ/

اولاد کی شادی - یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جس میں اولاد کی شادی بیاہ کے متعلق تمام ضروری دینی و دُنیاوی معلومات موجود ہے۔ قیمت عہ/

بچوں کی کہانیاں بچوں کے بہلانے کے لئے نہایت سبق آموز کہانیوں کا دلپذیر مجموعہ باتصاویر قیمت صرف دس آنے۔

جگ بیتی درد و غم کے پُرسوز اور عبرت خیز مضامین اور الم انگیز قصوں

قرآن آسان قاعدہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو پڑھانے کے لیئے مختصر صاحب کا لکھا ہوا عجیب و غریب قاعدہ جس کی تمام ملک میں دھوم ہے۔ قیمت ۸/

تعلیم القرآن یہ کتاب قرآن آسان قاعدہ کے بعد بچوں کو پڑھائی جاتی ہے اور اس کو پڑھکر وہ قرآن کی تمام ضروری باتوں سے بہت جلد واقف ہو جاتے ہیں قیمت ۸/

امام الزماںؑ کی آمد شیخ سنوسی کی کتاب رسالوں کا خلاصہ امام الزماںؑ کی آمد کے تفصیلی اور دلچسپ واقعات جس میں حیرت انگیز پیشگوئیاں شامل ہیں قیمت عہ/

لڑائی کا گھر خواجہ صاحب کے سات متفرق رسائل۔ توپخانہ۔ بم۔ بندوق وغیرہ کا دلکش مجموعہ۔ قیمت ۶/

قبروں کی غیبی نوشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار کے مزارات کے لیئے مؤثر کتبے بالکل نئی چیز۔ قیمت ۴/

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب داعیانِ اسلام کی معلومات کیلیئے لکھی گئی ہی قیمت ۸/

سکھ قوم اس کتاب میں سکھ قوم کے تمام مذہبی حالات اور رسم و رواج کا بیان ہے۔ قیمت ۶/

غزنوی جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر سترہ حملوں کا تذکرہ۔ قابلِ دید تاریخی کتاب قیمت ۸/

حلال خور اس کتاب میں ہندوستان بھر کے حلال خوروں کے مذہبی طبقے۔ رسم و رواج اور عقائد وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۸/

داعی اسلام اس کتاب میں ہر مسلمان کو داعی اسلام کا کام کرنیکی ترکیبیں اور حکمتیں بتائی ہیں۔ قیمت ۳/

گاندھی نامہ مہاتما گاندھی کی ذات و صفات کا قابلِ دید و دلچسپ تذکرہ قیمت ۸/

ناظرین دین و دُنیا کی خدمت میں

برادران محترم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مجھے آپ کی خدمت میں ایک ضروری بات عرض کرنی ہے لیکن کچھ عرض کرنے سے پہلے دو تین سوال کرنا چاہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ میرے سوالات پر آپ توجہ کے ساتھ غور کریں گے۔

آپ سچ سچ فرمائیں کیا میری طرح آپ بھی انسان ہیں؟ کیا آپکا جسم بھی گوشت پوست اور عروق و اعصاب سے مرکب ہے؟ کیا آپ کے نظام جسمانی میں بھی صفراؤ بلغم اور خون و سوداکی چار خلطیں پائی جاتی ہیں؟ کیا آپ کو بھی قدرت نے انہی چار معمولی عناصر سے بنایا ہے جن سے مجھ نامراد کو پیدا کیا ہے؟ کیا آپکے اندر دل۔ جگر۔ گُردے۔ طحال وغیرہ کے نام سے ایک مشینری کام کر رہی ہے؟ اور ہاں یہ فرمایئے کہ آپ بھی کیا آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر رہتے ہیں؟

اگر ان سوالوں کا جواب اثبات میں ہو تو میں گستاخ بنکر یہ پوچھونگا کہ میری طرح آپ کے نظام جسمانی میں کبھی خلل تو واقع نہیں ہوتا؟ یہ مصیبت بھی پر ہے یا آپ ہی نصیب دشمناں اخلاط کی کمی بیشی اور عناصر کی برہمی سے کبھی بیمار ہو جاتے ہیں؟ آپکو قدرت نے دل اور جگر کسی مضبوط دھات کے عطا کئے ہیں یا میری طرح معمولی گوشت کے ہیں اور ان میں کبھی کوئی کمزوری تو نہیں پیدا ہوتی؟ آپ کے شہر میں دہلی کیطرح آسمان رنگ تو نہیں بدلتا اور آپ جس زمین پر رہتے ہیں وہ دہلی کی زمین کیطرح گل کھلانے میں تو شان نہیں رکھتی؟ اگر آپ خدانخواستہ بیمار یا آسمان و زمین کی کسی آفت کا شکار ہو جاتے ہیں تو آپ کے معمولات اور کاروبار میں کوئی فرق تو نہیں آتا؟ کیا آپ کی حالت صحت اور مرض۔ عافیت اور مصیبت دونوں میں یکساں رہتی ہیں؟

کیا فی الحقیقت آپ کے عزم اور آپ کے ارادے بھی میری طرح مشیت کے پابند ہیں؟ کیا آپکو بھی بعض اوقات میری طرح مشکلات و موانع کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ کیا آپکو بھی میری طرح قدرت کے ہر قانون کی پابندی کرنی پڑتی ہے اور کیا آپ بھی میری طرح احکام مشیت کے روبرو سر جھکا دیتے ہیں؟

اگر ایسا ہے تو آپ میری گزارش کو بڑے غور سے پڑھینگے اور میرے بیان کو باور کرینگے کیونکہ پریشان کی پریشانی پریشان ہی خوب جانتا ہے۔

سُنیئے، میں دو سال سے مُبتلائے مصائب ہوں۔ خود بیمار ہوں۔ متعلقین بیمار ہیں۔ اور اس طویل سلسلۂ علالت میں جو مشکلات پیش آسکتی ہیں وہ سب کچھ پیش آرہی ہیں لیکن اس کے باوجود میں نے رسالہ کی طرف سے غفلت نہیں کی ؎

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار — لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا

اتنا ضرور ہوا کہ رسالہ اپنی مقررہ تاریخ سے کچھ مٹ گیا لیکن دیگر رسائل کیطرح ایسا کبھی نہیں کیا گیا کہ دو دو تین تین ماہ کے رسالے ایک ساتھ شائع کئے جائیں۔ اور یہ کوشش برابر رہی کہ رسالہ وقت پر آجائے چنانچہ اکتوبر اور نومبر میں بے غیر معمولی محنت گوارہ کرکے کئی رسالے ایک ساتھ تیار کئے۔ اور ارادہ تھا کہ اکتوبر کا رسالہ ۱۵ نومبر کو، نومبر کا رسالہ ۳۰ نومبر کو اور دسمبر کا رسالہ وسط دسمبر میں شائع کرکے تمام کرنا ہو نکی تلافی کر دی جائے اور آئندہ رسالہ اپنے وقت پر شائع ہو لیکن میں کیا اور میرا ارادہ کیا ؎

یہاں بے حکم اک برگِ شجر ہی ہل نہیں سکتا — یہاں اک پھول بھی اپنی خوشی سے کھل نہیں سکتا

سب انتظام درست ہو چکا تھا کہ یکایک ناگزیر ضرورت سے پریس کا مکان تبدیل کرنا پڑا۔ مشینوں کے ایک جگہ سے پرزہ پرزہ کھولکر دوسری جگہ جمانے میں بڑا وقت صرف ہوا اور انجن چلانے کے لئے دوسرے مکان میں برقی طاقت آتے آتے کافی مدت گزر گئی اور ان سب باتوں کا ماحصل یہ ہوا کہ میں پچھ مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اب خدا خدا کرکے پریس کا انتظام درست ہوا۔ ماہ اکتوبر کا رسالہ حاضر خدمت ہے۔ نومبر اور دسمبر کے رسالے انشاءاللہ ۲۵ دسمبر تک حاضر ہونگے اور توفیق نے ساتھ دیا تو آئندہ رسالہ اپنے مقررہ وقت پر شائع ہوا کرے گا۔

دوران تاخیر میں محترم خریداروں کی خطوط برابر آتے رہے۔ بعض احباب نے میرے ساتھ محبت و ہمدردی کا برتاؤ کیا جسکا میں نہایت شکر گزار ہوں اور بعض نے کارکنان و مالکان رسالہ کو بے ایمان۔ دغاباز وغیرہ القاب سے یاد کیا۔ شاید یہ بھی لوگ ہونگے جنکو قدرت نے تو پیدا کیا ہوگا اور وہ کبھی بیمار نہ ہوتے ہونگے اور شاید اُنھوں نے کبھی اپنے ارادوں میں ناکامی نہ دیکھی ہوگی۔ مجھے اُنکی اخلاقی حالت پر نہایت افسوس ہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ والدین اور اُستاد کی تربیت کیطرح دین و دنیا کی تعلیمات سے بھی اُنھوں نے کچھ فائدہ نہیں اُٹھایا ورنہ بدگمانی ایمان کی شان نہیں اور نہ اتنا سب لفاظ سے مخاطب کرنا اسلام کا شعار نہیں۔ جو لوگ دین و دنیا پر اعتماد نہیں کرتے اور جنکو یہ اندیشہ ہو کہ اُنکا چندہ کارکنانِ مطبع کھا جائینگے اُن سے التماس ہے کہ وہ اپنا اتنا بڑا سرمایہ کو خطرہ میں نہ رکھیں اور فوراً اپنے حسابات صاف کر لیں ؎

تو پاک باش برادر مدار از کس باک — نہ تند جائہ ناپاک گاز داں بر سنگ

خاکسار ظہور احمد ایڈیٹر

آپ سے کون خفا ہے؟
کون منائے سے نہیں منتا؟

آپ کسے اپنا مطیع۔ اپنا فریفتہ اپنا دیوانہ اور اپنا جاں نثار بنانا چاہتے ہیں؟

وہ

کوئی عورت ہو۔ کوئی مرد ہو۔ کوئی بچہ ہو۔ کوئی بوڑھا ہو۔ کوئی آقا ہو۔ کوئی نوکر ہو۔ کوئی حاکم ہو۔ کوئی محکوم ہو

آپ کا مطیع و مسخر ہو سکتا ہے اگر آپ اس عجیب و غریب طلسمی کتاب

فنِ تسخیر

کو ملاحظہ کریں اور اس کی ہدایتوں پر عمل فرمائیں۔ اس کتاب میں جو عمل بتایا گیا ہے وہ ایسا صحیح۔ مؤثر۔ کارگر اور تیر بہدف ہے کہ کبھی غلط نہیں ثابت ہو سکتا ہزاروں سے تجربہ میں آرہا ہے اور جن بندگانِ خدا نے اسے اختیار کیا انھوں نے جسکی طرف نظر اُٹھا کر دیکھ لیا وہ ہمیشہ کے لئے غلام ہو گیا پھر لطف یہ ہے کہ عمل کی ترکیب نہایت آسان ہے۔ نہ آدھی رات کو بیچ دریا میں کھڑے ہونے کی ضرورت ہے نہ ترک حیوانات و لذات کی حاجت۔ ہر شخص اُستاد کی امداد کے بغیر بڑی سہولت کے ساتھ عامل بن سکتا ہے۔

اگر یہ دعویٰ غلط ہو تو نہ صرف ایک کتاب کے بلکہ سو کتابوں کے دام واپس

قیمت فی جلد آٹھ آنہ (۸/)

مینجر خواجہ بک ڈپو نظامیہ دار الاشاعت دہلی

جلد ۴ — فہرست مضامین رسالہ دین و دنیا ماہ اکتوبر ۱۹۳۴ء — نمبر

حمد ص۱
نعت ص۱
تفسیر قرآن مجید ص۲
شرح مثنوی مولانا روم ص۳
شرح دیوان حافظ ص۴
شرح گلستان ص۵
واردات قلب ص۶،۷
معجزہ عجیب ص۵
حب رسول کی برکت ص۸
مثل طوائف کی مثال ص۸
برقع کا تیر ص۱۸
خاک کی سیج ص۱۱
عید میلاد النبی ص۱۲
فوائد بسم اللہ شریف ص۱۳
خیالات منتشر ص۱۳
الہام ص۱۴
شہرت ص۱۴، ۱۵
رسائل کی روح
اللہ بجانہ کی محبت ص۱۶
حب نبی ص۱۶
عموماً محبت چار چیزوں سے ہوتی ہے ص۱۶
محبوب کی یاد بھی علامت محبت ہے ص۱۶
درود شریف کے مختصر احکام ص۱۷
موجودہ تعلیم ص۱۸
ایک صاحب النظر کی رائے ص۱۹
موجودہ تعلیم کی خامیاں ص۱۹
صاف ہوا ص۱۹
عبرت ص۱۹
بجلی سے محفوظ رہنا ص۱۹
معلومات
ہر شکل چیز سے مرکب ہے ص۹
آندھی کیوں آتی ہے ص۹
پہاڑ کی بات ص۹
وسائل معاش
مرغیوں کی تجارت ص۲۱
انڈوں کو محفوظ رکھنے کا طریقہ ص۲۱
سال سال تک انڈے محفوظ رہیں ص۲۱
سوالات وجوابات۔ طبی صنعتی متفرق
انشائے لطیف
لیڈی مرج ص۲۲
شکھ ص۲۳، ۲۴
لوہے کی حکومت ص۲۴
جوئے آب ص۲۴
مجاز و حقیقت
مولانا سید ظہور احمد صاحب چشتی بقلمی لکھنوی ایڈیٹر
صنف نازک کیلئے
عورتوں کی بیاشکنایت ص۲۶
بدزبانی ص۲۶
خواب پریشاں (ہسٹوری) ص۲۸ تا ۳۱

خدا کی خدائی سے انکار

کرنیوالا۔ نبی کی نبوت سے منکر جنت و دوزخ کو خیالی منصوبے سے تعبیر کرنے والا ہی ایک فرقہ ہے۔ یہ فرقہ نعوذ باللہ۔ معجزہ شق القمر۔ معراج آنحضرت۔ جن و ملائک پر مذاق اڑاتا ہے۔ مغربی تعلیم یافتہ نوجوان دنیا کی کسی بات کو ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ کلام پاک کی تفسیر ان کے لئے بالکل ناکافی ہے احادیث ان کے لئے بیکار ہیں۔ سائنس ان کا دین و ایمان ہے ان کو سائنس کے مسائل سے مسئلہ کے سمجھانے کی ضرورت ہے۔ وہ ہر بات کے لئے عقلی دلائل چاہتے ہیں ایسے بے دینوں کو راہ راست پر لانے کیلئے۔ ایک کمزور عقائد کے لوگوں کو سمجھانے کیلئے مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے **الاشتباہات** میں فلسفہ سائنس منطق اور عقلی دلائل سے اکثر تمام شکوک دور کرکے ہیں ہر نوجوان کو انگریزی تعلیم دلانے سے پہلے اس کتاب کو پڑھا دینا چاہئے تاکہ انکے عقائد میں کمزوری پیدا نہ ہو نیز ہر معزز تعلیمیافتہ نوجوان کو یہ کتاب ہدیۃً تقسیم کرنا اسلام کو تباہی سے بچانا ہے ۱۲

دولت

آپ کے قدم چوم سکتی ہے

مگر کیونکر

کتاب **فن اشتہار** کو جو صدہا انگریزی کتابوں کی مدد سے تیار کی گئی ہے ملاحظہ فرمائیے اور اسکی مدد سے اشتہار کا فن سیکھ کر گھر بیٹھے لاکھوں پیدا کر لیجئے۔ اردو میں اپنی قسم کی سب سے پہلی کتاب ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ سے مغربی تجارت کے اصول پر عمل فرما کر دولتمند بن جائیے۔

قیمت مجلد ریشمی سنہری عہ

عزت

آپ کی لونڈی بن سکتی ہے

مگر کیونکر

غلامی کا خیال دل سے نکال دیجئے۔ ایک دوکاندار بنیئے عزت اور دولت حاصل کیجئے۔ **فن دوکانداری** کے ملاحظہ کے بعد آپ ایک نہایت ہوشمند دوکاندار بن جائینگے۔ راہ چلتے آپ کی دوکان کی طرف کھنچے آئینگے۔ گاہکوں کا دل آپکی مٹھی میں ہوگا۔ ہزاروں کا مال دکھیں کو بیچئے گا۔ آپکی دوکان کی آمدنی دوگنی و چوگنی ہو جائیگی چند دن میں آپ کچھ سے کچھ بن جائینگے۔ یہ کتاب صدہا انگریزی تصانیف کا عطر ہے قیمت مجلد ریشمی سنہری عہ

شہرت

آپ آسمان شہرت پر آفتاب بنکر چمک سکتے ہیں

مگر کیونکر

محض ایک قسم روات ہم بھیجکر اور **پراسرار تجارت** پر عمل فرما کر آپ ممالک غیر سے بغیر روپیہ خرچ کئے ہوئے انجنسی کی صورت میں مال منگا سکتے ہیں۔ آپ ایکسپورٹ امپورٹ کا کام کر سکتے ہیں اس کے علاوہ انگریزی فرموں سے انگریزی خط و کتابت کے طریقے معہ ترجمہ و اصول درج ہیں۔

قیمت مجلد ریشمی سنہری دو روپے عہ

مینیجر خواجہ ڈپو دہلی

غیر بوں کا کتب خانہ

سلطان القلم مولانا مولوی نواب صدر الدین خاں صاحب کی تصانیف

قال اللہ اس میں تمام احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت کیساتھ سلیس اردو زبان میں عالمانہ طریق پر تحریر فرمایا گیا ہے۔ قیمت ۵ ر

قال الرسول اس میں احادیث شریف جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کا لب لباب ایسے عالمانہ انداز و خوبی کیساتھ لکھا گیا ہے کہ آپ اپنی نظیر ہے ۴ ر

ولی کی پہچان اس کتاب میں فاضل مصنف نے جھوٹے ولیوں اور سچے اولیا اللہ کا فرق نہایت خوبی کے ساتھ ظاہر فرما دیا ہے تاکہ لوگ دھوکہ نہ کھائیں۔ ۲ ر

تحریم الخمر و الزنا و اللواط و المعازف و العشق زنا۔ شراب۔ راگ۔ اور عشق کے متعلق مفصل بیان ہے اور ان کی خرابیاں بیان کیگئی ہیں۔ قیمت ۳ ر

گلدستہ فوائد اس رسالہ میں مفید اور مضر رسم و رواج پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کی خرابیاں بیان کی گئی ہیں۔ قیمت ۴ ر

اصلاح الموصنین اسمیں تخلیق انسان کی غرض و غایت اور انسان کے فرائض بیان کرنیکے علاوہ مشرکین اور مرتدین اور رضائے الٰہی کی تدابیر وغیرہ بیان کیگئی ہیں۔ ۳ ر

اصلاح النفوس اسمیں بتایا گیا ہے کہ نفس کی اصلاح کیونکر ہو سکتی ہے قلب کی حالت کیونکر درست کیجا سکتی ہے۔ استقامت کسطرح پیدا کی جائے۔ قیمت ۲ ر

اصلاح اللعین اس میں ترغیبات شیطانیہ و رسومات بدعت و شرک وغیرہ کی تردید نہایت خوبی کے ساتھ کی گئی ہے۔ قیمت ۲ ر

اصلاح کی تعلیم اس کتاب میں قرآن مجید سے اصول و احکام اسلام کی تعلیم نہایت خوبی کے ساتھ دی گئی ہے۔ قیمت ۶ ر

اسلام کی خوبیاں اسمیں روزہ۔ نماز۔ حج۔ زکوٰۃ کلمہ کی خوبیاں اور ان کے فوائد دلائل عقلیہ سے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ ر

اصلاح کا اقالیم اسمیں ناجائز رسم و رواج کو ترک کرنے کے متعلق زور دیا گیا ہے اور ان کے عیوب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲ ر

اسلام کی ترقی اس رسالہ میں یہ بات نہایت قابلیت کے ساتھ بتائی گئی ہے کہ اسلام اور اہل اسلام کی ترقی کن تدابیر پر عمل درآمد کرنے سے ہو سکتی ہے۔ ۲ ر

اسلام کی صداقت دنیا کے تمام مذاہب میں اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اس کے متعلق پورا پورا ثبوت دلائل عقلیہ و نقلیہ سے مخالفین اسلام کا منہ بند کر دینے والی کتاب۔ قیمت ۲ ر

اسلام کی حمایت اسمیں یہ بتایا گیا ہے کہ قوم کی اصلاح کسطرح ہو سکتی ہے ۲ ر

اسلام کی نواہی اس رسالہ میں منہیات اسلام۔ کفر و شرک۔ بدعت اور گناہ صغیرہ و کبیرہ کا بیان نہایت تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ ر

اسلامی حقوق عورت و مرد۔ اولاد و والدین۔ استاد شاگرد۔ حاکم رعایا ہمسایہ وغیرہ کے حقوق اسلامی طریقے پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳ ر

تعلیم الصیام اس رسالہ میں روزہ کے متعلق تمام احکام صحیحہ سے انتخاب کر کے درج کئے ہیں۔ قیمت ۱ ر

تصانیف مولانا مولوی شاہ محمد فائق صاحب

تائید الاسلام آریوں کے لغو اعتراضات کا مسکت و جواب نہایت مدلل۔ آریوں کی سرکوبی اگر منظور ہے تو یہ رسالہ منگائیے۔ قیمت ۸ ر

ھدایت الاسلام سلام کرنے کے فضائل۔ سلام کی برکتیں۔ آداب عرض کرنے والے۔ تسلیمات کو کام میں لانیوالوں پر ہیں۔ اور معلوم کریں کہ وہ کتنی بڑی نعمت سے محروم ہیں۔ قیمت ۳ ر

تقلید الخلائق جسمیں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بلا تقلید شخصی کے انسان قرآن پاک اور احادیث کا ایک لفظ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ قیمت ۸ ر

رسول الثقلین اسکا ثبوت کہ آنحضرت کو علم غیب حاصل تھا اسکے علاوہ بہت سی احادیث کا مجموعہ

تصمام حیدری بر مخالف آل پیغمبر آل پیغمبر کی مخالفت کا جواب۔ ۸ ر

تعلیم الاطفال بچوں کے لیے ابتدائی تعلیم۔ نماز کے متعلق نہایت مکمل کتاب ایک مسلمان بچے کی ابتدائی مذہبی معلومات کا مجموعہ قیمت ۶ ر

حملہ صفدری آل نبی پر حملہ کرنے والوں کے لیے نہایت مدلل تصنیف ۸

کما یقول بقال مزاروں پر جانا۔ فاتحہ پڑھنا۔ ذکر جہر۔ عرس۔ رنڈیوں کا مزارات پر جانا۔ ان تمام باتوں کے متعلق تمام اولیا اللہ کے احکام مزارات پر جانے سے پہلے یہ کتاب ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت ۶ ر

الفوائد الضابطہ عمل رابطہ معمولہ صوفیہ کا ثبوت از مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی۔ قیمت ۴ ر

مجموعۂ خطب تمام خطبوں کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۴ ر

تحفۂ خیریہ اسمیں شرائط جمعہ کے متعلق علمائے اسلام اور فقہائے انام کے اقوال درج ہیں۔ قیمت ۳ ر

فلاسفی احکام اسلام اسمیں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام کی ہر عبادت اور ہر حکم میں

فلاسفی ہے۔ قیمت ۳ ر

نماز اور اسکی حقیقت | جس میں سنج و بیگر دینی ضروریات کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نماز تمام دنیا کی عبادات سے افضل و برتر ہے اور نہایت مکمل عبادت قیمت ۲ ر

کفر توڑ | جس میں آریوں کے تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور ان کی شرمناک حالت کی تصویر بہ بندب پیرایہ میں دکھائی ہے۔ قیمت ۸ ر

خنجر تسلیم | حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے واقعات پر دل ہلا دینے والے مضامین۔ قیمت ۶ ر

اسلامی مساوات | جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اسلام کے نزدیک امیر و غریب گدا و بادشاہ سب برابر ہیں اور اسلام اس معاملہ میں تمام مذاہب پر فوقیت رکھتا ہے۔ قیمت ۸ ر

محبوب الٰہی | حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی کے حالات خواجہ حسن نظامی صاحب کے قلم سے۔ قیمت ۲ ر

معراج شریف | اسمیں شب معراج کے حالات مفصل درج ہیں۔ قیمت ۱ ر

حیات صابر | حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات سید ظفر حسن بی۔ اے کے قلم سے۔ قیمت ۵ ر

الوارث | سوانح حضرت امام العاشقین سرمست مے الفت حاجی حافظ سید وارث علی شاہ صاحب قدس سرہٗ۔ قیمت ۱۲ ر

امام مالک | امام الزماں حضرت مولانا ابو عبداللہ بن انس کے حالات زندگی سید سلیمان ندوی کے قلم سے۔ قیمت ۴ ر

میر درد | اردو کے پہلے صوفی شاعر حضرت میر درد کے حالات زندگی ۲ ر

زینت الریش | ڈاڑھی منڈانے کی برائی اور ڈاڑھی رکھنے کی خوبی عقلاً و نقلاً بیان کی گئی ہیں۔ قیمت ۳ ر

ہمارا طرز حکومت | مولوی سید محمد صاحب کی نہایت دلچسپ تصنیف ۳ ر

بعد الموت | مرنے کے بعد کے حالات کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے۔ ۲ ر

سیرت مسلم | دربار رسالت کے واقعات۔ خلفائے راشدین اور صحابۂ کرام کے حالات اسلامی تاریخ کا عطر۔ مسلم اخلاق کا مرقع۔ شاندار ماضی کا نقشہ اسلامی تمدن۔ حریت۔ مساوات اور جمہوریت کا آئینہ قیمت ۱۲ ر

فینسی شاعر | ملک کے مشہور شاعر میر امدی اجمیری کے کلام کا مجموعہ جسپر حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے دیباچہ تحریر فرمایا ہے۔ قیمت ۸ ر

مناجات بیوہ | مثنوی حقوق اولاد مصنفہ خواجہ الطاف حسین صاحب حالی مرحوم مغفور۔ قیمت ۵ ر

انقلاب کا دوسرا ورق | مولانا ابوالکلام صاحب کی وہ تقریر جس نے دنیائے اسلام میں انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ قیمت ۴ ر

مجموعۂ مضامین ابوالکلام | مولانا ابوالکلام صاحب کے عالمانہ مضامین کا مجموعہ ۱ ر

صدائے حق | امر بالمعروف نہی عن المنکر پر مولانا ابوالکلام صاحب کے مفصل لکچر فرمائی ہے۔ اور احکام خداوندی کی تشریح کی ہے قیمت ۸ ر

دعوت حق | دربار مامون الرشید۔ مناظرہ۔ اعلان اور دعوت حق مولانا ابوالکلام آزاد کے قلم سے۔ قیمت ۶ ر

خطبۂ صدارت تحریری | جسمیں مولانا نے مسئلہ احیاء و تجدید ملت حصول دین کی جدوجہد اصلاح دینی کے گذشتہ ایام۔ مسئلہ نظم جماعت وغیرہ پر مفصل بحث فرمائی ہے ۶ ر

خطبۂ صدارت تقریری | جلسہ جمعیۃ علمائے ہند میں مولانا کی بدولت تقریر ۲ ر

حزب اللہ | جسمیں مولانا ابوالکلام صاحب نے آیت قرآنی کی تفسیر فرمائی ہے قیمت ۱۲ ر

مساجد اسلامیہ | مساجد اسلامیہ کے متعلق مولانا ابوالکلام کی عالمانہ تصنیف۔ ۸ ر

جہاد اسلام | از جناب مولانا ابوالکلام صاحب جسمیں مسئلہ جہاد حقیقت اسلام قربانی۔ اسوۂ ابراہیمی پر مفصل بحث ہے۔ قیمت ۶ ر

حکومت اور خلافت | از جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ نہایت مفید تصنیف۔ قیمت ۴ ر

حالات علی برادران | فدائیان ملک و ملت حضرت مولانا شوکت علی و مولانا محمد علی صاحبان کی پیدائش سے لیکر آجتک کے کل واقعات۔ ۸ ر

تاج حریت | مردہ دلوں میں روح پھونک دینے والی نظموں کا مجموعہ۔ ۳ ر

حیات سعدی | از جناب مولانا شبلی صاحب نعمانی جسمیں شیخ کے بچپن کے حالات۔ طالب علمی سیر و سیاحت۔ شیراز میں واپس آنا۔ دربار کے تعلقات وفات عام حالات و اخلاق و عادات۔ تصانیف۔ شاعری۔ آزادی۔ اظہار جذبات غزل گوئی اور اسکی خصوصیات۔ قیمت ۸ ر

حوادث شرنا | اسمیں شرنا کے مظالم نہایت دردانگیز پیرایہ میں دکھائی ہیں۔ ۲ ر

جذبات بھاشا | از مسٹر نیاز فتحپوری۔ اسمیں بھاشا کی شاعری پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اشعار کا ترجمہ سلیس اردو میں درج ہیں۔ ۲ ر

جذبات اودج | ہندوستان کے یہ نازشاعر اودج گیاوی کے کلام کا مجموعہ۔ ۰ ر

تذکرۃ العلما والمشائخ | ہندوستان کے علما و مشائخ کے حالات۔ ۰ ر

سمرناکی خونی داستان | اگر آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کے بھائیوں پر کیسے کیسے دل ہلا دینے والے مظالم کئے گئے ہیں تو یہ کتاب ملاحظہ کیجیے۔ ۴ ر

برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان | برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان کے مسئلہ پر ایک نہایت دلچسپ اور بیباکانہ تصنیف۔ قیمت ۴ ر

مسدس حالی | شمس العلما مولانا خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم کا مشہور و معروف مسدس جس میں شاعر موصوف نے اپنی قابلیت کی انتہا کر دی ہے۔ یہی وہ مسدس ہے۔ جس کے سبب سے وہ دنیائے ادب میں آفتاب بنکر چمکے۔ قیمت ۸ ر

بزم خسروی | حضرت امیر خسروؒ کے کلام کا انتخاب معہ ترجمہ منظوم جسپر ہندوستان کے تمام ممتاز شعرا نے طبع آزمائی کی ہے۔ قیمت ۸ ر

روحِ نشاط

اِس حیرت انگیز دوا کی ایجاد نے طبی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا

اِسنے ثابت کر دیا کہ جوانی بھی بازار میں مل سکتی ہے

صرف بادشاہوں، نوابوں، مہاراجوں اور دولتمندوں کیلیے تیار کی گئی ہے

سرکار غور فرمائیں کہ

باغ ہے، تو بہار ہے، تختۂ گل ہے سبزہ زار ہے، ساقی ہے، مطرب ہے، خوش نوا ہے

کنارِ آب ہے، دورِ شراب ہے

لیکن یہ سب کچھ ہیچ ہے اگر

دلمیں اُمنگ نہیں، طبیعت میں ولولہ نہیں، خون میں جوش نہیں، بدن میں طاقت نہیں

اعصاب میں کس نہیں

پس

سیر چمن کے ارادہ سے پہلے، ساقی مہوش کے آنے سے پہلے، مطرب دلکش کے ترانے سے پہلے

اور عیش منانے سے پہلے

روحِ نشاط منگا لیجیے

روحِ نشاط جس نے سُنا ہے اُس نے یہی اپنا شوق ظاہر کیا اور ایک گھنٹہ میں دماغ کو کریٹ سے سرور سے لبریز کر دیتی ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی اثر عمل شروع ہو جاتا ہے، جسکا مزہ تمام عمر نہیں بھولا جا سکتا ہے۔ اعصاب میں ایک برقی رَو دوڑ جاتی ہے، وہ خوشگوار قوت جسکا مزہ تمام عمر نہیں بھولا جا سکتا ہے۔ تمام بدن میں نئی زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ آبحیات کے گھونٹ چل رہے ہیں، یہ محسوس ہوتا ہے کہ تمام بدن میں نئی زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ نہایت مفرح نہایت مقوی، نہایت نشاط آور، نہایت فرحت بخش، نہایت لذیذ، نہایت خوشگوار، نہایت خوشنما، نہایت خوشبودار، نہایت خوشرنگ، نہایت لطیف، نہایت خوشگوار

لذیذ نہ ہو تو قیمت واپس

مُفید نہ ہو تو قیمت واپس

مُضر ہو تو قیمت واپس

یہ مٹھائی مریضوں کیلیے، کمزوروں کیلیے، اُن لوگوں کیلیے جنکے بند نہیں خون کم ہے، ان لوگوں کے لیے جنکو خفقان، اختلاج یا ضعفِ قلب کی شکایت رہتی ہے اور اُن مریضوں کیلیے جنکا دل مٹھائی کھانے کو چاہتا ہے اور مرض کی وجہ سے نہیں کھا سکتے تیار کی گئی ہے۔ یہ مٹھائی خاص ترکیب اہتمام کیساتھ سیب، انناس، ولایتی ناسپاتی، انگور، انار وغیرہ

تازہ ترین میوہ جات (فروٹ) سے تیار کی جاتی ہے

بالکل نئی ایجاد ہے، اور شاید بڑے بڑے امرا کو بھی نصیب نہ ہوئی ہوگی

یہ ایسے کیمیکل (کیمیائی) اصول کے مطابق تیار کی گئی ہے کہ

مہینوں تک تر و تازہ اور اپنی اصلی حالت پر قائم رہتی ہے

آپ اسمیں غذائیت لذت، فرحت اور قوت کو یکجا پائیں گے

قیمت فی بکس نصف سیر عہ ۱۲ ر علاوہ

قیمت فی بکس ایک سیر ۲۴ ر محصول ڈاک

منیجر کارخانہ نوشین چاند بلڈنگ۔ دہلی

جلبی مٹھائی

منیجر خواجہ دواخانہ دہلی

تعلیم موٹر

اگر آپ کے پاس موٹر ہے۔ یا آپ موٹر چلاتے ہوں۔ یا چلانا چاہتے ہوں تو کم از کم ایک مرتبہ تعلیم موٹر کا بھی مطالعہ کر لیجئے۔ اس میں موٹر چلانے کے صحیح اور ضروری اصول و قواعد نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں اور اردو زبان میں اس قدر آسانی کے ساتھ سمجھایا گیا ہے کہ ایک معمولی عقل و قابلیت والا شخص ان کو ذہن نشین کر لینے کے بعد چند ماہ کے عرصہ میں قابل موٹر ڈرائیور بن سکتا ہے نہ صرف یہ بلکہ وہ موٹر کے معاملہ میں ایک لائق میکنکل انجنیر بن جائے گا۔ ہر قسم کی مرمت بآسانی خود کر سکیگا۔ جنگل و بیابان میں جہاں موٹر کی درستی کی کوئی صورت نہ ہوگی یہ کتاب فرشتۂ رحمت بنکر مدد کرے گی۔ اسمیں موٹر کے تمام چھوٹے بڑے پرزوں کی تصویریں موجود ہیں۔ ان کا فٹ کرنا مرمت کرنا نہایت خوبی کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ انگریزی کی چند مشہور کتابوں کی مدد سے اس کتاب کو تیار کیا گیا ہے اس لیئے یہ موٹر کے متعلق اپنی قسم کی پہلی اور بہترین کتاب ہے۔ قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

فن خیاطی

معقول رقم بچانیکی ترکیب

کم از کم آپ سال بھر میں ساٹھ ستر روپیہ محض سلائی کا دیدیتے ہونگے۔ یہ کل رقم بچ سکتی ہے۔ اگر آپ کی بہو بیٹیاں کپڑوں کی قطع برید سے اور سینے پرونے سے اچھی طرح واقف ہوں اور ایسی اچھی طرح واقف ہوں کہ آپ درزیوں سے بالکل مستغنی ہو جائیں۔ ہمارے خیال میں یہ بات اسوقت ممکن ہے کہ آپ کی مستورات فن خیاطی کا مطالعہ کریں۔ جس میں جدید و قدیم ہر وضع اور ہر قسم کے کپڑوں کی قطع برید اور سلائی کی مکمل تعلیم دی گئی ہے۔ اور جس کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے سات آٹھ سال کی معصوم بچیاں بھی پوری مہارت حاصل کر سکتی ہیں۔ قیمت صرف عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

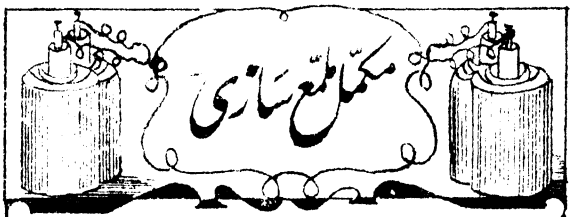

مکمل ملمع سازی

اگر آپ کے پاس محض ایک مکمل ملمع سازی کی جلد ہو اور آپ اس سے کام بھی لیں تو بہت ممکن ہے کہ یہی کتاب آپ کو معاش کے تفکرات سے آزاد کر دے اور اگر آپ اس کام پر زیادہ کوشش فرمائیں تو بہت ممکن ہے کہ یہ بجلی کی دو بیٹریاں آپ کے رگ و پے میں خوشحالی فارغ البالی کی رو دوڑا دیں کتاب صدہا تجربوں کے بعد لکھی گئی ہے۔ اس میں بیٹری خود تیار کرنا بجلی پیدا کرنا اور ہر قسم کے دھات کا دوسرے تمام دھاتوں پر ملمع کرنا جتنی کہ کانچ مٹی لکڑی وغیرہ تک پر ملمع کرنے کے نہایت آسان طریقے درج ہیں۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے سانچے بنانا بتایا گیا ہے ضروری تصاویر جا بجا دی گئی ہیں انگریزی ادویات کے نام علیحدہ درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

روح انجنیری

اگر آپ چاہتے ہیں کہ عمارتوں کے ٹھیکے لیکر بہت جلد مالدار بنجائیں اگر آپ کی خواہش ہو کہ آپکی جائداد نہایت خوبصورت اور بکفایت تیار ہو اگر آپ کی تمنا ہے کہ بلاسی ڈگری کے چند ماہ میں آپ فن تعمیرات میں ایک انجنیر کے مدمقابل میں جائیں۔ تو روح انجنیری ملاحظہ کیجئے جسکی نسبت ٹھیکیداروں۔ سب ڈویژنل افیسرز۔ اور انجنیروں کا خیال ہے کہ فن معماری میں زبان اردو کی یہ سب سے بہتر کتاب ہے۔ اس کتاب میں انجنیری کے متعلق نہایت آسان اصول درج ہیں۔ اور فن معماری کو اسدرجہ آسان اور سلیس زبان میں لکھا گیا ہے کہ ایک غبی سے غبی شخص کو بھی اس کے سمجھنے میں کوئی دقت واقع نہیں ہو سکتی

قیمت علاوہ محصول ڈاک۔ ایک روپیہ دس آنے (عہ)

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

تفسیر الفاتحہ

مفتی شیخ محمد عبدہ مصری کی مشہور تفسیر کا اُردو ترجمہ جسمیں قابل مفسر نے سورۂ فاتحہ کے ایک ایک لفظ سے فصاحت و بلاغت کے دریا اُبلتے ہوئے دکھائے ہیں اور منکرین کو یہ باور کرادیا ہے کہ کلام خداوندی کا ہر نقطہ ایک معجزہ ہے جو انسان کی سمجھ سے بالا ہے، یہ تفسیر تمام دوسری تفاسیر کا عطر ہے اور ہر لحاظ سے بے نظیر تصنیف ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت بہتر۔ قیمت ۸ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب کیجئے

برگزیدہ نبی کے برگزیدہ خصائل

ہر مسلمان کے لیے آنکھوں سے لگانے کے قابل مقدس کتاب ہے سب سے پہلے اور سب سے آخری رسول کے پاک و پاکیزہ خصائل کا دلکش مجموعہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیات قدسیہ کا صاف و شفاف آئینہ آپکی عادات و اطوار کا قابل قدر گنجینہ، معاشرت مصطفوی کا گراں بہا نمونہ، بانی اسلام کی مقدس زندگی کا مبارک و مقدس مرقع محبوب خدا کے تمدن و اخلاق کی شاندار اور صحیح ترین تصویر۔ خود پڑھیے، اپنے بچوں اور بچیوں کو پڑھائیے، اپنی معزز خاتونوں کو پڑھکر سنائیے اپنی زندگی اور اپنے خاندان کا رہنما بنائیے اور اپنے ہمسایہ اور اہل وطن مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیے۔ نیز تبلیغ کا فرض بجالائیے۔ قیمت فی جلد صرف بارہ آنے (۱۲ر)

ملنے کا پتہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

فیضان قدسی

جب انسان کی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے، جب انسان پر آسمانی بلائیں نازل ہوتی ہیں، جب انسان کے دل پر نا امیدی کی گھٹا چھا جاتی ہے۔ جب انسان کی زندگی معرض خطر میں پڑجاتی ہے تو آیت الکرسی شریف اُسپر ظل رحمت تنکر چھا جاتی ہے انسان تمام مصائب سے نجات مل جاتی ہے بشرطیکہ آیت الکرسی شریف کے آداب سے واقف ہو اور اسکے پڑھنے کے طریقے جانتا ہو، فیضان قدسی میں ہر مراد، ہر تمنا، اور ہر خواہش کے لیے آیت الکرسی شریف کے اعمال پڑھنے کی صحیح اور مجرب ترکیبیں حضرت مولانا شاہ عبدالسمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت خوبی سے تحریر فرمائی ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰ر)

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

کلید مراد

(اگر خدانخواستہ) آپ بے اولاد ہوں (اگر خدانخواستہ) آپ پر قرضہ کا بار ہو (اگر خدانخواستہ) آپ عسرت میں بسر کرتے ہوں (اگر خدانخواستہ) آپکے حاکم آپ پر مہربان نہوں یا آپ پیچیدہ معاملات میں اُلجھے ہوئے ہوں یا کچھ غائب تمنائیں اور ارمانوں کا ہجوم اپنے دل میں پاتے ہوں تو گھبرائیے نہیں "کلید مراد" انشاء اللہ آپ کو آپکے مقاصد میں کامیاب کرنیمیں کیونکہ اس میں ہر امر کے متعلق پیغمبری دعائیں درج ہیں یہ تمام دعائیں قرآن مجید اور حدیث شریف سے اخذ کی گئی ہیں اسلیے ان کی اجابت بھی یقینی ہے اسکا شاہی شاہ اعظم کے برگزیدہ منظوم شجرے اور ادعیہ ماثورہ بھی اس میں شامل ہیں

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

تفسیر سورۂ یٰسین

مولینا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری ایڈیٹر دین و دنیا نے اس تفسیر کو اپنے مخصوص رنگ میں تحریر فرمایا ہے اور مفسرین کو یہ بتادیا کہ موجودہ زمانہ میں بھی ایسے افراد موجود ہیں جنکو صحیح معنوں میں مفسر کہا جاسکتا ہے۔ یہ تفسیر اپنی جامعیت، حسن بیان، ادائے مطالب، زبان کی سلاست، تشریح لغات اور اظہار نکات و رموز و معانی الفاظ کے لحاظ سے آپ ہی اپنا جواب ہے۔ اس کے علاوہ سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ سورۂ یٰسین کے مضامین کی سرخیاں قائم کردی گئی ہیں تاکہ تفسیر سمجھنے میں ایک بچے کو بھی کوئی دقت باقی نہ رہے قیمت ۸/

منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

ایک دوسری دنیا

تقدیر آزمائی کے لیے

ایسے نازک وقتوں میں کام آنے والی۔ مایوسوں کو امید دلانیوالی۔ ڈوبتوں کا سہارا غمزدوں کا دلاسا، ہجران نصیبوں کو مژدۂ وصل سنانیوالی، ستم رسیدوں، دشمنوں سے نجات دلانیوالی، بیکاروں بیکاروں اور مفلسوں کو زر دار بنانے والی۔ مایوس مریضوں کے لیے نسخۂ شفا، بے اولادوں کے لیے پیام بقا آسیب زدوں کیلئے نقش سلیماں، بچوں کے لیے حرز جاں، مقدمات میں کامیاب کرنیوالی، مشکلات سے بچانیوالی، اگر ہے تو صرف ایک چیز ہے اور وہ مولینا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری کی عالمانہ تالیف:۔

عملیات

ہے جس میں پانچسو سے زیادہ ایسے مستند اور مجرب عملیات جمع کیے گئے ہیں جو اولیاء اللہ اور زبردست عاملوں کے زیر عمل رہے ہیں اردو زبان میں عملیات کے متعلق ایسی جامع کوئی کتاب موجود نہیں اس کتاب کے مطالعہ سے آپ ایک زبردست عامل بن سکتے ہیں اور آپکے اندر نہ صرف ایک محبوب کو، ایک حاکم کو یا ایک امیر کو تسخیر کرنیکی بلکہ دنیا کو زیر و زبر کرنیکی طاقت پیدا ہوسکتی ہے:۔ (کتاب زیر طبع ہے) قیمت ۲/

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نظامیہ دار الاشاعت۔ دہلی

اسلامی تاریخ کے صفحات
خون میں رنگے ہوئے

حضرت سیدنا امام حسینؑ کے دردناک حالات اور قیامت خیز تاریخی واقعہ اگر دیکھنا ہو تو

کربلا نامہ

ملاحظہ فرمائیے جسمیں تمام واقعات نہایت تصدیق و تحقیق کے بعد درج کیے گئے ہیں قیمت ۱۲

فلاح دین و دنیا

تیار ہو گئی

جو لوگ تفسیریں دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک روپیہ کا ٹکٹ بھیج دیں

ملنے کا پتہ:- منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء ۔ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۳ھ

رسالہ

دین و دُنیا

جلد ۴ نمبر ۷

حمد

(از جناب قمر صاحب)

ترا جلوہ ہی اے جانِ جہاں ہر ایک محفل میں
تو ہی آنکھوں کے پردوں میں تو ہی آئینۂ دل میں

تری دریا دلی سے موج میں ہیں بحر و بر دونوں
سمندر کی تو ہی تہ میں تو ہی آغوشِ ساحل میں

نظر اُٹھتی ہے جس جانب نظر آتا ہے تو ہی تو
تو ہی ہے قیس کے دل میں تو ہی لیلیٰ کی محمل میں

تری مشکل کشائی کی مچی ہے دھوم عالم میں
کہ ہوتا ہے تو ہی مشکل کشا ہر ایک مشکل میں

تو ہی ہے شش جہت میں اور تو ہی خورشید خاور میں
تو ہی ہے ذرہ ذرہ میں تو ہی ہے ماہ کامل میں

گلستانِ جہاں میں ہر طرف ہیں چہچہے تیرے
برنگِ بو تو ہی گل میں تو ہی بانگِ عنادل میں

چلی آتی ہیں حق حق کی صدائیں آشیانوں سے
چمن معمور رہے یارب تری رنگیں ترانوں سے

(از جناب حبیب اللہ صاحب مخدومی)

پُر نور ہے وہ جلوہ اے ذوالجلال تیرا
ہر رنگ میں عیاں ہے حسن و جمال تیرا

جو کچھ ملا ہے مجھ کو تو نے عطا کیا ہے
ہے میری جان تیری! ہی میرا مال تیرا

دیر و حرم کے جلوے کیا آنکھ میں سمائیں
جمیں بھرا ہوا ہے شوقِ جمال تیرا

سرشار کر چکی ہے اسکو شرابِ وحدت
جس نے پیا ازل سے جامِ وصال تیرا

موسیٰ گرے تڑپ کر سر سے ہو طور جل کر
یہ تاب جمال تیرا وہ تابِ جلال تیرا

وحدت کے ساری جلوے آنکھوں میں پھر گئے ہیں
ہے صورتِ تجلی دل میں خیال تیرا

کوئی مثیر اپنا دنیا میں اب نہیں ہے
تیرا ہی آسرا ہے اے ذوالجلال تیرا

نعت

(از مولانا عبدالماجد صاحب)

پڑتا ہوا محشر میں جب صلِ علیٰ آیا،
رحمت کی گھٹا اُٹھی اور ابر کرم چھایا

جب وقت پڑا نازک اپنے ہوئے بیگانے
ہاں کام اگر آیا تو ایک ترا نام آیا

پرسش تھی گنہ گاروں کی اور پاس کا تھا عالم
بیکس کی خبر لینے محبوبِ خدا آیا

یہ نام مبارک تھا یا حق کی تجلی تھی
دم بھر میں ہوا فاسق ابدال کا ہمپایا

چرچے ہیں فرشتوں میں اور رشک ہے زاہد کو
اس شان سے جنت میں شہ دائی نبی آیا

کہنے سے یہی کچھ بڑھ کر ہے اُسکی کشش دل میں
جس شہر نے مرقد سے ہے تیری شرف پایا

کیوں نزع کی دشواری آسان نہ ہو جاتی
تھا نام تراب پر اور سر پہ ترا سایا

اک عمر کی گمراہی اک عمر کی سرتابی
جسنے تیری غلامی کے آخر نہ مفر پایا

حکمت کا سبق چھوڑا عزت کی طلب چھوڑی
دُنیا سے نظر پھیری سب کھو کے تجھے پایا

بھیجے تھے سیہ کاری اے حد سے فزوں اپنی
دیکھا تو کرم تیرا اُس سے بھی سوا پایا

فاسق کی ہے یہ مہمت پر ہو تری اُمت
ہاں ڈال تو دے دامن کا اپنے ذرا سایا

(مولوی محمد شفیق اظہر گرواری)

الٰہی دکھا مجھ کو روئے محمدؐ
بھری دل میں ہے آرزوئے محمدؐ

ہے صحرائے یثرب گلستان جنت،
کہ ہر سُو سے آتی ہے بُوئے محمدؐ

اُسی کی تجلی ہے ہر جز و کل میں
ہیں شمس و قمر عکس روئے محمدؐ

رہا عمر بھر اشتیاقِ مدینہ
رہی عمر بھر جستجوئے محمدؐ

خدا خود ثنا خواں ہے قرآں ہے گویا،
لبشر کیا لکھے وصف روئے محمدؐ

پس مرگ اظہر تمنا یہی ہے،
رواں روح اپنی ہو سوئے محمدؐ

تفسیر قرآن مجید

(گذشتہ سے پیوستہ)

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ:- اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب بنانیوالا ہوں۔ وہ بولے کیا تو ایسے (شخص) کو (نائب) بنائیگا جو اسمیں فساد کرے اور خون بہائے۔ حالانکہ ہم تیری حمد کی تسبیح کہتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں (اللہ نے) کہا میں جو کچھ جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔

تشریح الفاظ:- ملائکہ۔ (جمع ملک) ملک اصل میں مُلْئَک تھا۔ ملئک مالک کا مقلوب ہے۔ مالک اُلوکت سے مشتق ہے جسکے معنی ہیں رسالت۔ پیغامبری۔ اور اس لیئے فارسی میں بالکل ٹھیک ترجمہ فرشتہ ہے۔ چونکہ ملائکہ اللہ تعالےٰ اور اُسکی مخلوق کے درمیان ایک واسطہ ہیں اور وحی والہام کے طور پر پیام بری کرتے ہیں اس لئے اُن کو ملائکہ یا پیامبر کہا گیا۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد کا یہ عقیدہ ہے کہ فرشتے پیکر لطیف رکھتے ہیں۔ ہر شخص کی صورت اختیار کرسکتے ہیں۔ فرشتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی اُس سے واقف نہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بنی آدم جنوں کا دسواں حصہ ہیں اور وہ جانوران بری کا دسواں حصہ ہیں۔ جانوران بری پرندوں کا دسواں حصہ ہیں۔ پرندے جانوران آبی کا دسواں حصہ ہیں۔ جانوران آبی ملائکہ زمین کا دسواں حصہ ہیں۔ ملائکہ زمین ملائکہ آسمان اول کا دسواں حصہ ہیں اسی طرح ساتوں آسمانوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ پھر یہ سب فرشتگان کرسی کی تعداد سے بہت کم ہیں۔ اور فرشتگان کرسی حجابات عرش میں سے پہلے حجاب کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں۔ عرش کے ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک لاکھوں برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور اس فاصلہ میں ایک بالشت بھر ایسی جگہ نہیں جہاں ایک فرشتہ خدائے قدوس کی تسبیح وتہلیل میں مصروف نہ ہو۔ جاعل۔ بنانیوالا۔ (از جعل) خلیفہ۔ نائب۔ جانشین۔ قائم مقام۔ کسی ہستی کی طرف سے اُسکی ہدایات اور آئین کے ماتحت کام کرنیوالی ایک ہستی۔ اسجگہ خلافت سے مفسرین نے مختلف مفہوم مراد لیئے ہیں۔ (۱) بنی آدم سے پہلے یہ دنیا جنوں سے آباد تھی۔ لیکن اُنمیں بہت فسق وفجور اور فتنۂ وفساد پھیلا اس لیئے اُنکو تباہ وفنا اور دور دراز جزیروں میں محصور کر دیا گیا۔ اب چونکہ بنی آدم جنوں کے بعد آنیوالے تھے اور کسی کے بعد آنیوالے کو خلیفہ کہتے ہیں اس لئے اُنکو خلیفہ کہا گیا (۲) خلیفہ سے حضرت آدم کی ذات مراد ہے۔ اُنکی ذریات مراد نہیں یعنی حضرت ممدوح خداوند عالم کے نائب بنا کر دنیا میں بھیجے گئے (۳) خلیفہ سے صرف حضرت آدم نہیں بلکہ اُن کی تمام ذریات مراد ہے۔ اور ہر وہ شخص جو نیکوکار اور صفات ملکوتی سے متصف ہوا اور خدا اُسکو برگزیدہ بنا کر وہ دنیا میں خدا کا نائب ہے۔ (۴) نیابت اور قائم مقامی سے خدا کی نیابت مراد نہیں بلکہ انسانوں کی باہمی نیابت یعنی ایک نیکوکار انسان کے بعد دوسرا نیکوکار کا اُسکی جانشینی اور نیابت کرنا۔ بیشتر مفسرین کے خیالات ہیں لیکن درحقیقت خدا کا یہ فرمانا کہ میں زمین میں ایک نائب بنانیوالا ہوں اس اظہار کرتا ہے کہ وہ ایک مخلوق کو اپنا نائب بناتا ہے چنانچہ انسان میں اُن تمام صفات کی ایک جھلک پائی جاتی جو علیٰ وجہ الکمال ذات باری میں موجود ہیں اس بات کی نمایاں دلیل ہے کہ انسان دنیا میں نائب خداوندی ہے۔ اور وہ اُن تمام صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے جو نیابت کے لیئے ضروری ہیں۔ پس خدا کے جو مقبول بندے ان صلاحیتوں کو اُبھارتے ہیں وہ اُسکی نیابت کا امتیاز حاصل کرتے ہیں اور اپنی ملکوتی صفات کو فنا کرکے بہیمی جذبات کے غلام بنجاتے ہیں وہ قعرِ ذلت میں جا گرتے ہیں۔ یفسد (از فساد) بگاڑنا خراب کرنا۔ فتنۂ وفساد برپا کرنا۔ اسجگہ قتل کے علاوہ تمام گناہوں سے مراد ہے۔ سفک:- بہانا خونریزی کرنا قتل۔ (آیت کریمہ میں فرشتوں کی زبان سے دو لفظ ارشاد کئے گئے ہیں ایک فساد اور دوسرا سفک۔ ان دو لفظوں سے تمام صغیرہ وکبیرہ گناہ مراد ہیں جو بنی آدم سے سرزد ہوسکتے ہیں) دماء۔ (جمع دم) خون۔ لہو۔ نسبح (از تسبیح) پاکی بیان کرنا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات کا تمام عیوب سے پاک ہونا ظاہر کرنا۔ سبحان اللہ وبحمدہ کہنا۔ خدا کی توصیف وثنا کرنا۔ اپنے اعضا وجوارح اور افعال واقوال سب کو ستائش وپرستش خداوندی میں محو کر دینا چنانچہ آسمانوں اور زمینوں میں ہر شے خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ لیکن ہر ایک کی تسبیح جداگانہ اور اُس کے موافق حال ہے۔ نقدس (از تقدیس) پاکی بیان کرنا۔ پاک قرار دینا سبوح۔ قدوس کہنا۔

تفسیر:- آیات ماسبق میں اللہ تعالےٰ نے دو باتیں ظاہر کی ہیں (۱) بندوں پر اپنے احسانات (۲) اپنا قادر وتوانا ہونا۔ یہی دونوں باتیں اس آیت میں بھی موجود ہیں اور اسی لیئے یہ آیت آیات ماسبق سے مربوط ومسلسل ہے۔ اس آیت کریمہ میں حضرت آدم کی آفرینش کا تذکرہ ہے۔ اور ضمناً وہ امتیاز خاص ظاہر کیا گیا جس سے خدائے کریم نے نوع بشر کو ممتاز فرمایا یعنی خلقت آدم سے پہلے اُنکے وجود میں آنے اور نائب مقرر کیے جانے سے ملائکہ کو اطلاع دیجاتی۔ چنانچہ پروردگار عالم نے ملائکہ سے ارشاد فرمایا کہ میں زمین میں ایک نائب مقرر کرنیوالا ہوں جب فرشتوں کو معلوم ہوا کہ زمین میں ایک ایسی ہستی نیابت الٰہی کے فرائض انجام دینے والی ہے جو ملکی اور بہیمی قوتوں کا ایک مجموعہ ہوگی اور جسمیں طاعت وسرکشی دونوں کا مادہ موجود ہوگا اور اس سے بیشتر "جنوں" کا فتنۂ وفساد زمین پر واقع ہوچکا تھا اس لیئے اُنہوں نے جناب باری میں عرض کیا کہ خداوندا کیا زمین میں تو ایسی مخلوق کو اپنا نائب بنائیگا جو فتن وخونریزی کے مرتکب ہوں اور طرح طرح کا گناہ اور فتنۂ وفساد اُنکے وقوع میں آئے۔ اگر اُنکی خلقت اور نیابت سے یہ مدعا ہے کہ تیری تسبیح اور تقدیس ہو تو اس کے لیئے ہم لوگ کافی ہیں کیونکہ ہر وقت تیری ستائش وپرستش اور تسبیح وتہلیل میں مصروف ہیں۔ اسکے جواب میں دربار احدیت سے ارشاد ہوا کہ ہمکو جو باتیں معلوم ہیں وہ تمکو معلوم نہیں۔

ہمارے رسالہ کے خریدار حضرات سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد ارسال فرمادیں۔ ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ وی پی بھیجدیں۔ اور وی پی کا واپس آنا ہمارے لیئے بہت نقصان دہ ہے۔ ہمارے رسالہ کے خریدار حضرات سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد ارسال فرمادیں۔ ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ وی پی بھیجدیں۔ اور وی پی کا واپس آنا ہمارے لیئے بہت نقصان دہ ہے۔

ہمارے رسالہ کے خریدار حضرات سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد ارسال فرمادیں۔ ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ وی پی بھیجدیں۔ اور وی پی کا واپس آنا ہمارے لیئے بہت نقصان دہ ہے۔ ہمارے رسالہ کے خریدار حضرات سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد ارسال فرمادیں۔ ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ وی پی بھیجدیں۔ اور وی پی کا واپس آنا ہمارے لیئے بہت نقصان دہ ہے۔

ہمارے رسالہ کے خریدار حضرات سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد ارسال فرمادیں۔ ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ وی پی بھیجدیں۔ اور وی پی کا واپس آنا ہمارے لیئے بہت نقصان دہ ہے۔ ہمارے رسالہ کے خریدار حضرات سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد ارسال فرمادیں۔ ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ وی پی بھیجدیں۔ اور وی پی کا واپس آنا ہمارے لیئے بہت نقصان دہ ہے۔

ہمارے رسالہ کے خریدار حضرات سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد ارسال فرمادیں۔ ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ وی پی بھیجدیں۔ اور وی پی کا واپس آنا ہمارے لیئے بہت نقصان دہ ہے۔ ہمارے رسالہ کے خریدار حضرات سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد ارسال فرمادیں۔ ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ وی پی بھیجدیں۔ اور وی پی کا واپس آنا ہمارے لیئے بہت نقصان دہ ہے۔

شرح مثنوی مولینا رومؒ

(گذشتہ سے پیوستہ)

وعدہا ئے لطفہائے آں حکیم کرد آں رنجور را ایمن بیم

ترجمہ:- اس حکیم کی مہربانیوں اور وعدوں نے بیمار کو خطروں سے بیخوف کر دیا

لغات:- لطف - نرمی - مہربانی۔

مطلب:- اخفائے راز کے متعلق ضمنی طور پر اس قدر ارشاد فرمانے کے بعد مولانا پھر حکایت کی طرف رجوع کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب طبیب غیبی نے ایسی مہربانی کا اظہار کیا اور ایسے خوشگوار وعدوں سے کنیز کو تسلی دی تو اُس کا دل مطمئن ہو گیا اور اُسے اپنی جان جانے کا جو خطرہ تھا اُس سے بے خوف ہو گئی۔

وعدہا باشد حقیقی دلپذیر وعدہا باشد مجازی تا سہ گیر

ترجمہ:- سچے وعدے دل کو پسند آتے ہیں اور جھوٹے وعدے رنج دیتے ہیں۔

لغات:- وعدہا (جمع وعدہ) وعدے - حقیقی - سچا - واقعی - دلپذیر جسکو دل قبول کرے - پسندیدہ - خوشگوار - باعث مسرت - مجازی - غیر حقیقی - خلاف واقع جھوٹا - تا سہ - رنج - ملال - تا سہ گیر - رنج دینے والا - باعث اندوہ و ملال۔

مطلب:- چونکہ وعدہ کا ذکر آ گیا اس لیئے مولانا حسب معمول ضمناً وعدے کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ سچے وعدوں سے دل کو خوشی اور تسکین حاصل ہوتی ہے اس کے برخلاف جھوٹے وعدے رنج و ملال اور بیقراری بڑھاتے رہیں ہے

وعدۂ اہل کرم گنج رواں وعدۂ نا اہل شد رنج رواں

ترجمہ:- اہل کرم کا وعدہ ایک رائج الوقت خزانہ ہے۔ نااہل کا وعدہ روح کی بیتابی کا باعث ہے۔

لغات:- گنج خزانہ - رواں - جاری - رائج الوقت - گنج رواں - خزانۂ قارون چونکہ وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہوا چلا جائے گا اس لیئے اُسے گنج رواں کہتے ہیں۔ اگر قارون کا خزانہ مراد ہو تو مجازاً "ایک بڑا خزانہ" ترجمہ کیا جا سکتا ہے - نااہل - نالائق - جو اپنے جھوٹ اور بددیانتی کی وجہ سے وعدہ کرنے کے قابل نہ ہو - رواں - روح - جاں۔

مطلب:- جو صاحب کرم ہیں وہ اپنے وعدے کو ضرور پورا کرتے ہیں اور اُن کا وعدہ ایک سکۂ رائج الوقت کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے برخلاف اُن لوگوں کا وعدہ جو بدطینت - جھوٹے اور اپنی بات کا پاس نہ کرنے والے ہیں۔ روح کے لیئے رنج و ملال کا باعث ہوتا ہے۔

وعدہ را باید وفا کردن تمام ورنہ خواہی کرد باشی سرد خام

ترجمہ:- وعدہ کو اچھی طرح وفا کرنا چاہیئے - وعدہ خلافی سرد مہری اور خام کاری پر مبنی ہے۔

لغات:- سرد - خام - ناقص - کمظرف - نااہل۔

مطلب:- سچے اور جھوٹے وعدے کی تشریح کرنے کے بعد اب مولانا توجہ دلاتے ہیں کہ وعدہ ضرور وفا کرنا چاہیئے۔ جو لوگ وعدہ کرتے ہیں اور پھر اس کے ایفا کا خیال نہیں رکھتے وہ صفات انسانی میں ناقص اور کمظرف ہیں۔ مولانا کا یہ ارشاد اس آیۃ کریمہ سے ماخوذ ہے کہ "اے ایمان والوں اپنے وعدے پورے کیا کرو" قرآن پاک میں جابجا ایفائے عہد کی تاکید ہے اور ایک جگہ تو یہ بھی حکم ہے کہ "وعدہ وفا کرو کیونکہ قیامت میں وعدہ کے متعلق باز پرس کیجائیگی"

طبیب غیبی بادشاہ سے کنیز کا حال کہتا ہے

آں حکیم مہرباں چوں راز یافت صورت رنج کنیزک باز یافت

ترجمہ:- اس مہربان حکیم نے جب راز معلوم کر لیا اور کنیز کے درد و دکھ سے واقف ہو گیا۔

بعد ازاں برخاست عزم شاہ کرد شاہ را ناں شمہ آگاہ کرد

ترجمہ:- تو بادشاہ کے پاس اٹھ کر گیا اور اسے کسی قدر ان حالات سے آگاہ کیا۔

لغات:- شمہ - کچھ - کسی قدر۔

مطلب:- اب مولانا پھر قصہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ان مسلسل اشعار میں فرماتے ہیں کہ جب حکیم کو کنیز کے بیمار ہونے کا اصل سبب معلوم ہو گیا تو وہ اس سے رخصت ہو کر بادشاہ کے پاس پہونچا۔ اس نے بادشاہ کو تمام حالات اور واقعات کی پوری تفصیل تو نہیں بتائی لیکن کنیز کی بیماری اور اس کے اسباب سے کسی قدر آگاہ کیا۔

شاہ گفت اکنوں بگو تدبیر چیست درچنیں غم موجب تاخیر چیست

ترجمہ:- بادشاہ نے کہا اب کہو کیا کیا جائے۔ ایسی حالت میں دیر نہیں کرنا چاہیئے۔

مطلب:- حکیم نے جب بادشاہ کو کنیز کی اجمالی کیفیت سے آگاہ کیا تو اس نے حکیم سے کہا کہ اب تم بتاؤ کیا تدبیر اختیار کی جائے۔ اور جو تدبیر تمہاری سمجھ میں آئے اسپر فوراً عمل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس معاملہ میں تاخیر مناسب نہیں ؛

(از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف اڈیٹر)

شرح دیوان حافظؒ

(گذشتہ سے پیوستہ)

نہال عیشم از وصلش برآورد زبخت خویش برخوردارم امشب

ترجمہ:۔ میری زندگی اُس کے وصل سے بارآور ہوئی۔ آج اپنی تقدیر سے بہرہ اندوزی کا موقع ملا۔

لغات:۔ نہال۔ درخت۔ پروردہ۔ عیش۔ زندگی۔ نہال عیش۔ زندگی کا درخت برخوردار۔ بہرہ اندوز پھولا پھلا۔ کامیاب۔ (برخوردار آر سے مرکب ہے۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ بر۔ خور۔ دار سے مرکب ہے یعنی حاصل کر۔ کھا۔ اور رکھ چھوڑ)

مطلب:۔ اگر زندگی کو ایک درخت فرض کیا جائے تو اس درخت کی بارآوری کا وہی موقع ہے جب مقاصد میں انتہائی کامیابی حاصل ہو۔ عاشق کے لیئے وصل محبوب سے بڑھ کر کیا مقصد ہو سکتا ہے اور اس مقصد کی کامیابی سے زیادہ کیا کامیابی ہو سکتی ہے۔ پس فرماتے ہیں کہ آج مجھے زندگی کا حاصل اور حیات کا ثمرہ نصیب ہوا ہے کیونکہ آج مجھے محبوب کا وصل حاصل ہے۔ ہماری فانی زندگی کا اس سے زیادہ کچھ ماحصل نہیں کہ وہ بقا کی جلوہ آرائیوں پر قربان ہو جائے

کشد نقش انا الحق بر زمیں خوں چو منصور از کشی بردارم امشب

ترجمہ:۔ اگر منصور کی طرح تم آج رات مجھے سولی دو تو زمین پر خون سے انا الحق کا نقش پیدا ہو۔

لغات:۔ منصور۔ منصورؒ بن حلاج مشہور بزرگ جنہوں نے مستی و بیخودی کے عالم میں کیف ہمدست سے خود فراموش ہو کر انا الحق کا نعرہ بلند کیا۔ اور علمائے ظاہری نے اُن کے قتل کا فتویٰ دیا۔ چنانچہ اُن کو سولی دی گئی۔ کہتے ہیں کہ حضرت منصورؒ کے خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا تھا اُس سے انا الحق کے حروف پیدا ہوتے تھے۔

مطلب:۔ فرماتے ہیں کہ آج وصل محبوب نے مجھے فنا کے ایسے درجہ میں پہونچا دیا ہے اور خود فراموشی و بیخودی کا یہ عالم ہے کہ محبوب کے سوا مجھے کچھ محسوس نہیں ہوتا میں ایسا فانی المحبوب ہو رہا ہوں کہ اگر مجھے منصورؒ کی طرح سولی دی جائے تو میرے خون کا جو قطرہ زمین پر گرے گا اُس سے انا الحق کا نقش پیدا ہوگا۔

برات لیلۃ القدرے بدستم رسید از طالع بیدارم امشب

ترجمہ:۔ مجھے آج کی رات طالع بیدار سے لیلۃ القدر کا پروانہ ہاتھ آگیا ہے۔

لغات:۔ برات۔ وہ کاغذ جسے دکھا کر خزانہ سے روپیہ مل سکے۔ شقۂ زر۔ سند۔ پروانہ۔ لیلۃ القدر۔ مشہور و معروف رات جو برکات آسمانی سے لبریز ہے جسمیں کہ خدا بندوں کو اپنے دیدار اور انوار سے مالا مال کرتا ہے اور اُس کے متعلق کلام پاک میں خود ارشاد فرماتا ہے "ہمنے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔ تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ خدا کے حکم سے اس رات کو فرشتے اور جبرئیل اُترتے ہیں۔ طلوع فجر تک اُسمیں سلامتی ہی سلامتی ہے" شب قدر کب اور کس تاریخ کو ہوتی ہے اسمیں علماء کا اختلاف ہے لیکن مستند یہ ہے کہ وہ ماہ رمضان مبارک کی تائیسویں رات ہے۔ طالع۔ نصیب۔ بخت۔ تقدیر۔ بیدار۔ جو موافق ہو۔ حالات اور خواہشوں کا ساتھ دینا ہو۔

مطلب:۔ مجھے طالع بیدار کی بدولت آج شب قدر کا پروانہ مل گیا ہے یعنی میری خوش نصیبی نے مجھے دولت دیدار محبوب سے مالا مال کر دیا ہے۔

برآں عزمم کہ گر خود می رود سر کہ سر پوشش از طبق بردارم امشب

ترجمہ:۔ اس ارادہ میں ہوں کہ خواہ سر جاتا رہے لیکن آج کی رات طبق سے سرپوش اٹھاؤں۔

مطلب:۔ فرماتے ہیں کہ آج میں ایسا بیخود اور سرمست ہو رہا ہوں اور وصل محبوب نے مجھے ایسا از خود رفتہ اور خود فراموش بنا رکھا ہے کہ افشائے راز کے لیئے دل بیقرار ہو رہا ہے میں یہ جانتا ہوں کہ منصور نے قدرت کے سربستہ رازوں کو فاش کر کے انا الحق کہا اور ظاہر پرستوں نے اس کے لیئے قتل کا فتویٰ دیا۔ لیکن اس کے باوجود آج جنون و جوش کا یہ عالم ہے کہ میں مخفی رازوں کو آشکار کرنے کے لیئے بیتاب ہوں اور مجھے اسکی بھی پرواہ نہیں کہ سر جاتا رہے۔

تو صاحب نعمتی من مستحقم زکوٰۃ حسن دہ خوش دارم امشب

ترجمہ:۔ تو صاحب نعمت ہے اور میں مستحق ہوں آج کی رات حسن کی زکوٰۃ دے اور مجھے خوش رکھ۔

مطلب:۔ محبوب کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ تو صاحب نعمت ہے یعنی تجھے خدا نے حسن و جمال کی اتنی دولت عطا کی ہے جسپر زکوٰۃ عاید ہوتی ہے۔ دوسری طرف مجھ کو ایسا حاجتمند بنایا ہے کہ میں زکوٰۃ کا مستحق ہوں پس اس نعمت کے شکریہ میں اور میری حاجتمندی پر ترس کھا کر مجھے اپنے حسن کی زکوٰۃ دے اور میرے غمگین دل کو شاد ماں کر

ہمی ترسم کہ حافظ محو گردد چہ شود راست ایں کہ در سر دارم امشب

ترجمہ:۔ مجھے یہی ڈر ہے کہ حافظ کہیں آجکی رات فنا نہ ہو جائے اس دیوانگی کی بھی کوئی انتہا ہے

لغات:۔ محو۔ مٹنا۔ فنا ہونا۔ مست و بیخود ہونا۔ شور۔ شوریدگی۔ دیوانگی۔ غلبہ مستی

(چہ شود راست ایں کہ در سر دارم امشب۔ کیا شور ہے یہ کہ میں آجکی رات اپنے سر میں رکھتا ہوں)

مطلب:۔ آج سرمستی کا یہ عالم اور جذبۂ فانی المحبوب ایسی ترقی پر ہے کہ شاید میں اپنے آپکو مٹا ڈالوں گا۔

(از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر)

شرح گلستان

(گزشتہ سے پیوستہ)

نسل دنبالہ دا بنان منقطع کردن اولیٰ تر ست کہ آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگاہ داشتن کار خردمنداں نیست

ترجمہ:- (بادشاہ نے فرمایا) کہ ان لوگوں کی جنگلی بہت بہتر ہے کہ نہ آگ بجھانا اور چنگاری کو چھوڑ دینا یا سانپ کو مار ڈالنا لیکن اُس کے بچہ کو رکھ چھوڑنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

لغات:- اولیٰ - بہتر۔ اخگر - چنگاری۔ افعی - سانپ۔

مطلب:- بادشاہ نے وزیر کو سمجھایا کہ اس جرائم پیشہ جماعت کی اصل و نسل کو منقطع کر دینا ہی بہتر ہے۔ یہ بھی کوئی عقلمندی کی بات ہے کہ آگ تو بجھا دی جائے اور چنگاری کو چھوڑ دیا جائے یا سانپ کو تو مار ڈالا جائے لیکن اُس کے بچہ کو باقی رکھا جائے۔

قطعہ

ابر اگر آب زندگی بارد ہرگز از شاخ بید بر نخوری

ترجمہ:- اگر ابر سے آب حیات بھی برسے تو بید کی شاخ میں پھل نہیں آسکتے۔

باقر مایہ روزگار مبر کز نیے بوریا شکر نخوری

ترجمہ:- کمینہ کی صحبت اختیار نہ کرو۔ کیونکہ نرکل سے شکر نہیں مل سکتی۔

لغات:- آب زندگی - آبحیات۔ امرت۔ بید - شہور درخت۔ بید میں پھل نہیں آتے۔ (ہرگز۔ شاخ بید بر نخوری۔ ہرگز تو بید کی شاخ سے پھل نہیں کھائے گا) فرومایہ - کمینہ۔ رذیل۔ ادنےٰ درجہ کا آدمی۔ نے - نرکل۔ بوریا - چٹائی۔ نے بوریا وہ نرکل جس سے چٹائی بنائی جاتی ہے۔

مطلب:- بادشاہ نے اپنے مقولہ کی تائید میں یہ قطعہ بھی پڑھا۔ یعنی اگر بادلی کی بارش کی جگہ آبحیات کی بارش بھی ہو تو وہ درختوں کی فطرت کو نہیں بدل سکتی اور یہ ناممکن ہے کہ بید کی شاخوں میں جنہیں قدرت نے یہ صلاحیت ہی نہیں بخشی ہے پھل آئیں اور تم اُن پھلوں کو کھاؤ۔ دوسرے شعر میں دوسری مثال ہے یعنی تم کو جس طرح نرکل سے شکر نکلنے کی امید نہیں اسی طرح کسی رذیل آدمی سے نیکی کی امید نہ رکھو اور جب اُس سے نیکی کی امید نہیں تو اُس کی صحبت و ہمنشینی میں وقت ضائع نہ کرو۔

وزیر ایں سخن بشنید و طوعاً و کرہاً بہ پسندید و بر حسن رائے ملک آفریں خواند و گفت آنچہ خداوندم ملک فرمود عین حقیقت ست کہ اگر در صحبت آں بداں تربیت یابند طینت ایشاں گردد و بجائے از ایشاں شود امانہ امیدوار بود کہ بعشرت صالحان تربیت پذیرد و خوئے خردمنداں گیرد کہ ہنوز طفل ست و سیرت بغی و عناد آں قوم در نہاد او

(از ترجمہ حضرت مولانا شیخ محمد صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند)

متمکن نشدہ و در حدیث ست کہ کُلُّ مَولُودٍ یُولَدُ عَلَی الفِطرَۃِ وَ اَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ وَ یُنَصِّرَانِہٖ وَ یُمَجِّسَانِہٖ۔

ترجمہ:- وزیر نے یہ بات سنی۔ ناچار پسند کی۔ بادشاہ کی رائے پر آفرین کہی اور عرض کیا کہ حضور نے (حضور کی سلطنت ہمیشہ ہی جو کچھ فرمایا وہ بالکل ٹھیک ہے یعنی اگر اُن بُرے لوگوں کی صحبت میں تربیت پائی ہوتی تو اُن کی سرشت اختیار کر لیتا اور اُٹھنے میں سے ایک ہو جاتا لیکن غلام کو امید ہی کہ یہ نیک لوگوں کے پاس رہ کر تربیت حاصل کریگا۔ عقلمندوں کی خو اختیار کریگا کیونکہ ابھی بچہ ہے اور اس کی ذات میں اُس قوم کی سرکشی اور نافرمانی کی عادت نے جگہ نہیں پکڑی ہے۔ حدیث میں ہے کہ "ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اُس کے والدین اُسے یہودی۔ نصرانی اور مجوسی بنا لیتے ہیں۔

لغات:- طوعاً - خوشی سے۔ مرضی سے کرہاً - ناخوشی سے۔ بجبوری سے۔ طوعاً و کرہاً۔ چار ناچار۔ چسطرح بنا۔ آفرین - خوبی کا اعتراف۔ تعریف۔ تحسین۔ دام ملکہ (اُس سلطنت ہمیشہ رہے) عین - ذات۔ اصل۔ ہو ہو بالکل۔ عین حقیقت۔ بالکل ٹھیک۔ بالکل بجا طینت۔ سرشت خصلت۔ ضمیر عشر۔ صحبت۔ ایک ساتھ رہنا سہنا۔ صحبت۔ ہمنشینی۔ صلاح۔ نیکو کار۔ نیک۔ سیرت خصلت عادت۔ بغی۔ نافرمانی۔ خلاف ورزی۔ عناد۔ سرکشی۔ دشمنی۔ نہاد۔ ذات۔ ہستی۔ متمکن (از تمکن) ٹھہرنا۔ جمنا۔ حدیث۔ حدیث۔ سے مراد رسول کے اقوال۔ مولود۔ (از ولادت) زائید ہ بچہ۔ فطرت۔ اسلام (اس لئے کہ اسلام بالکل فطرت کے مطابق ہے اور اسی وجہ سے اسلام دین فطرت ہے۔ ابوا (اب کا تثنیہ) دو باپ یعنی والدین۔ ماں باپ۔ یہودانہ (از تہوید) یہودی بنانا یعنی حضرت موسیٰ کے دین میں شامل کرنا۔ ینصرانہ (از تنصیر) نصرانی بنانا یعنی حضرت عیسیٰ کے دین میں شامل کرنا۔ مجسانہ (از تجسیں) مجوسی بنانا۔ آتش پرست بنانا یعنی زردشت کے دین میں شامل کرنا۔

مطلب:- بادشاہ نے جب وزیر کی درخواست نامنظور کی اور از راہ رعایا پروری و دلداری اُسی سمجھایا کہ یہ مرخلاف مصلحت ہو تو اُسے بادشاہ کی بات پسند تو نہیں آئی لیکن محکوم و خادم ہونے کی بنا پر کر ہی کیا سکتا تھا بجبور اُسے سر تسلیم خم کرنا پڑا اور اپنی خواہش کے برخلاف اُس نے بادشاہ کی رائے کی بہت کچھ تعریف کی اور چالاکی سے گفتگو کا رخ بدلکر اسطرح کہنا شروع کیا کہ حضور جو کچھ فرماتے ہیں وہ اصولی طور پر بالکل بجا اور درست ہے اور حضور کے فرمانیکے مطابق اگر اس لڑکے کو بھی ان بدمعاشوں کی صحبت میں زیادہ رہنے اور انکی تربیت سے اثر پذیر ہونیکا سرفہ ملتا تو یہ بھی انکی خو اختیار کر لیتا بلکہ انہی میں سے ایک ہو جاتا لیکن غلام کو امید ہی کہ ابھی یہ بہت ہی کمسن اور بالکل بچہ ہے اور اسے نیک لوگوں میں اُٹھنے بیٹھنے کا اتفاق ہوا اور عقلمندوں کی صحبت نصیب ہوئی تو نہایت نیک اور صالح ثابت ہوگا

وارداتِ قلب

کیوں صاحب اگر کسی واحد العین کو کوئی کانا کہکر پکارتا ہے یا کسی بدشکل آدمی کے بدنما ناک کان پر کوئی آوازے کستا ہے تو تمہیں بشرطیکہ تم ایک سنجیدہ آدمی ہو برا معلوم ہوتا ہے - کیوں ؟ اس لیئے کہ تم جانتے ہو یہ باتیں خدا کی طرف سے ہیں - اگر انسان کے بس میں ہو تو بہتر سے بہتر صورت اختیار کرلے لیکن مجبوری کا عالم ہے خدا نے مجکو جیسا بنا دیا وہ بنگیا - سچ یہ ہے کہ یہ ایک سمجھا ہوا خیال ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اِس خیال کو ذرا اور وسعت دی جائے - صورتی طرح مزاج بھی خدا نے بنایا ہے - کوئی صفرادی ہے کوئی بلغمی ہے کوئی سوداوی ہے - ظاہر ہے کہ جسکا مزاج صفرادی ہوگا اُس میں گرمی اور خشکی زیادہ ہوگی - وہ زود رنج ہوگا اور اُسکی عادت ہوگی کہ ذرا سی بات پر بہت جلد مشتعل ہوجائے پھر مجھے بتاؤ کہ جب یہ باتیں قدرتی ہیں تو تم اُن کا بُرا کیوں مانتے ہو جسطرح تمہاری نگاہ کو خوش کرنے کے لیئے کسی کی صورت نہیں بدلی جاسکتی اسی طرح تمہارا دل خوش کرنے کے لیئے کسی کا مزاج نہیں بدلا جاسکتا یہی حالت سوداوی مزاج والوں کی ہے - اُن میں مراق - وہم اور بدگمانی کا مادہ زیادہ ہوتا ہے - اب اگر ایک سوداوی اپنی قدرتی بدگمانی اور اوہام پرستی کی بنا پر تمہاری نیکیوں کو بھی برائیوں سے تعبیر کرتا ہے تو تمہیں کیوں ناگواری پیدا ہوتی ہے - خوب یاد رکھو کہ تمہاری وجہ سے اُسکی فطرت نہیں بدل سکتی - اور یہ بھی یاد رکھو کہ اخلاق کی کتابوں کا مطالعہ ان لوگوں کی اصلاح نہیں کرسکتا - ایک سوداوی مزاج کے توہمات اور بدگمانی کی عادات دور کرنے کے لیئے اخلاق جلالی اتنی مفید نہیں جتنا ستمونیا کا مہیل - اسی طرح صفرادی مزاج والوں کے لیئے "بخاری" کی نسبت آلو بخارہ زیادہ مؤثر ثابت ہوگا - دیکھو اگر تم دہکتی ہوئی آگ پر جا گرو تو وہ تمہیں جلائے بغیر نہ رہے گی اور اگر تم آب رواں میں کود پڑو تو وہ تمہاری جان سلامت نہ رکھیگا لیکن اسکے باوجود نہ تم آگ کے دشمن ہو اور نہ پانی سے عداوت رکھتے ہو - پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ تم بدمزاج آدمیوں کے مخالف ہو جس طرح تم آگ اور پانی کی مضرتوں سے بچکر اُن کے مفید پہلوؤں سے فائدہ اُٹھاتے ہو اُسیطرح ان بدمزاج آدمیوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھو اور اگر اُن میں کوئی مفید پہلو نظر آئے تو اُس سے فائدہ اُٹھاؤ -

---

جس طرح مقناطیس لوہے کو اپنی آغوش میں کھینچتا ہے اور جسطرح کاہ رُبا کہ کاہ کے تنکے اُڑ کر پیوست ہوجاتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے کچھ زیادہ روپیہ کشش ہے - روپے کو اگر "آدم رُبا" کا سچا لقب دیا جائے تو مناسب ہے - روپے کی طاقت اور کشش کا اندازہ دشوار ہے - یہ سمندروں کی طوفانی موجیں ! اور رہم جان بوجھ کر اُن میں کود پڑیں ؟ یہ پہاڑوں کی ناہموار چوٹیاں ! اور رہم جان پر کھیل کر اُن تک جا پہونچیں ؟ چلچلاتی دھوپ ! اور ہم بگیتانوں کی خاک چھانیں ؟ یہ ماہ پوسس کی سرد ہوائیں ! اور رہم کھلے سیدان میں سر پر اوڑھنا تک بھی نہ رکھیں ؟ معاذ اللہ - یہ سب اسی کافر کی کرشمہ سازیاں ہیں - ہماری توقع ویا کہ وہ اس قدرتی خزانے کو لوٹ لیں - اس لوٹ میں جو چیز جسے پسند آئی وہ اُسی اُٹھالی - کوئی شخص خالی ہاتھ اور تہی داماں نہیں ہا یہی وجہ ہے کہ مجھے دنیا میں کوئی شخص ایسا نظر نہیں آتا جو قدرت کا ایک ایک مخصوص عطیہ اپنے پاس نہ رکھتا ہو کوئی حسن و جمال میں یکتا ہے - کوئی عقل و خرد میں اپنی مثال نہیں رکھتا - کوئی خوش گلوئی میں لاجواب ہے - غرض ہر شخص کچھ نہ کچھ خصوصیت موجود ہے - ایک ذلیل سے ذلیل اور ناقابل توجہ شخص کو اپنے پاس بلاؤ اور دلجوئی کے ساتھ اُسکا حال دریافت کرو - تم دیکھوگے کہ ضرور اُسمیں کوئی خاص بات موجود ہے اور کوئی ایسا وصف پایا جاتا ہے جو تم میں نہیں ہے - ہم اپنی غفلت سے قدرت کی عطیہ کو بربادی کردیتے ہیں - کیونکہ قدرت نے ہمیں جو کچھ دیا ہے اُسکو ایک امانت کیطرح چھپا کر دیا ہے اور یہ فرض کرکے دیا ہے کہ ہم کاہل نہیں ہیں - بھلو کو دیکھو - غذا کو دیکھو - سب سے زیادہ معمولی چیز پانی کو دیکھو - یہ سب چیزیں عام ہیں اور قدرت کی عطا کی ہوئی ہیں لیکن تھوڑی سی محنت کے بغیر ہم انہیں کام میں نہیں لاسکتے - اسیطرح قدرت نے جو امانتیں ہمارے جسم اور دل و دماغ میں رکھی ہیں وہ بھی نہایت مخفی اور مقفل ہیں - اگر ہم خود اُنکو نہ چھیڑیں تو وہ مرتے دم تک سربمہر رہتی ہیں یعنی اُسنے ہمکو عالم نہیں پیدا کیا عالم بنکی صلاحیت ہمکو عطا کی ہے - اُس نے ہمکو خوشنویس نہیں پیدا کیا ہے خوشنویس بنکی استعداد ہماری انگلیوں میں رکھی ہے - اگر ہم اس صلاحیت اور استعداد سے واقف اور اپنی طاقت سے آگاہ ہوکر محنت کرتے ہیں تو چند روز میں بشرطیکہ واقفیت صحیح اور محنت باقاعدہ دنیا کے کامل لوگوں میں شمار ہونے لگتے ہیں لیکن اگر ہم اپنی قدرت اور قوت سے بیخبر رہتے ہیں تو ہمکو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ ہمیں کن خصوصیات کے ساتھ نرقی گاہ ہستی میں بھیجا گیا ہے تو قدرت کی سربمہر سینہ اور اُسکے خزانے سربمہر رہ جاتے ہیں پس تسلیم کرکے کہ کوئی شخص قدرت کے فیضان سے محروم نہیں ہے کسی کو حقیر نہ سمجھو اور یہ مانکر کہ ان عام فیاضیوں میں سے تمہیں بھی ضرور کچھ حصہ ملا ہے اپنی مخفی صلاحیت اور استعداد کو معلوم کرنے اور ترقی دینے کی کوشش کرو -

---

دنیا معلوم ہوتا ہے کہ کسی گذشتہ زمانہ میں قدرت نے ایک وسیع میدان میں گندم کا بیج بویا اور نہ گل و ریحان کے انبار لگائے اور پھر پردۂ غیب سے آنیوالے تمام انسانوں کو

نظام عصبی کی ہر طاقت - ہماری عمر کا ہر لمحہ اسکی نذر ہو رہا ہے جو لوگ دست و بازو کی محنت اور جائز وسائل سے اس محبوب جانستاں کو حاصل نہیں کر سکتے وہ دوسرے طریقے اختیار کرتے ہیں - بازار کی بالائی منزلوں کی طرف نظر اُٹھاؤ، یہ وہ ہستیاں ہیں جو زوجیت کی قیود اور خانہ داری کی پابندیاں اپنی تن آسانیوں کی وجہ سے گوارا نہ کر سکیں اور بالآخر اُنھوں نے خزانۂ انسانی کا سب سے بیش بہا موتی (عصمت) اس دلربا پر نثار کر دیا جیلخانوں میں حساب کر دیکھو - زیادہ تر اسی کے اسیر نظر آئینگے اور وہ لوگ جنہوں نے سستی اور کم ہمتی کی بنا پر جائز وسائل چھوڑ کر ناجائز اور خلاف قانون طریقوں سے حصول زر کی کوشش کی - پھر تم کو جستجو سے وہ لوگ بھی ملیں گے جنکے دست و پا میں اتنی طاقت بھی نہیں جو ایک چوراہے پر راہزن کے لئے درکار ہے - انمیں سے کوئی حکیم بن کر ہمالہ کی جڑی بوٹیوں سے لوگوں کو دھوکا دے رہا ہے - کوئی "ساحر افریقی" کے بھیس میں نقش و تعویذ لکھ کر ضعیف الاعتقاد زن و مرد کو لوٹ رہا ہے - کوئی قومی فلاح و بہبود کا ذمہ دار بنا عالم اُحسروی کی راحتوں کا ٹھیکیدار بنکر زیادہ مزاجل کی جیب کتر رہا ہے - غرض روپے میں وہ دلربائی اور دلکشی ہے کہ دنیا اپنا آرام و راحت - آزادی و آسودگی عصمت و آبرو - ایمان و دیانت ہر دولت اور ہر متاع کو اُسپر قربان کئے دیتی ہے - جو لوگ اس کی مذمت کرتے ہیں اور ترک دنیا کے لیکچروں میں ساری عمر بسر کر دیتے ہیں اگر اُن کے دل بھی ٹٹولے جائیں تو کسی نہ کسی گوشے میں اسکی تمنا نظر آئیگی - آخر اس عجوبہ کا باعث کیا ہے؟ ہزار روپے کا ایک نوٹ اگر بچھا جائے تو کوئی چاشنی محسوس نہ ہوگی اگر سینے سے لگایا جائے تو قوت لامسہ کو کوئی راحت نہیں ملیگی - اگر سونگھا جائے تو کوئی خوشبو نہ ہوگی - اگر دیکھا جائے تو مختلف خطوط کا ایک جال اور ہندسوں کا ایک مجموعہ نظر کے لئے باعث دلچسپی کا نہ ہوگا - پھر بھی ہزار روپے کے نوٹ میں اتنی طاقت ہے کہ "از صد پردۂ عصمت بروں آرد زلیخا را" لیکن اس طرح غور کرنے سے یہ بات یقینی طور پر معلوم ہوتی ہے کہ روپیہ بجائے خود کوئی اہمیت نہیں رکھتا - روپیہ خود کوئی راحت نہیں لیکن انسانوں کے باہم پہونچانے کا ذریعہ ہے - اور مشاہدہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس کی بدولت ہر ضرورت ہر خواہش اور ہر تمنا کو پورا کیا جا سکتا ہے - پس جس قدر خواہشوں کی زیادتی ہوگی اور جسقدر خواہشوں کی زیادتی ہوگی اور جسقدر نفس بے عنان ہوگا اُسیقدر حصول زر کی طرف رغبت ہوگی - اگرچہ فطرت نے کہا انسان کی ضرورتیں اتنی محدود رکھی ہیں اور مذہب نے معاشرت کو ایسی سادگی پر مبنی کی ہے کہ دست و بازو کی معمولی محنت کفاف زندگی کے لئے کافی ہے لیکن انسان ایسی تعلیمات سے متاثر ہو کر قناعت پر نہیں رہتا اور خواہشوں کا ایک طوفان برپا کر دیتا ہے - یہ سمندروں کے سفر اور کوہ و صحرا کی سیاحت ضروریات کے لئے نہیں ہے - اس کا باعث نفسانی خواہشیں ہیں لیکن دیانت تو جو اس پہلو نکلتے ہیں جیرت اُن لوگوں پر ہے جو اپنی جگہ بیٹھ کر نفس کے جذبات و دماغ شکل سمجھتے ہیں اور اندھیری راتوں میں نقب زنی کی واردات آسان جانتے ہیں جو اپنی خواہشوں کو پامال کرنا زیادہ دقت طلب سمجھتے ہیں لیکن مکر و فریب اور قتل و غارت جیسے ہولناک جرائم اُن کے نزدیک کچھ اہمیت نہیں رکھتے -

---

جب کوئی شخص کسی کو مغرور کہتا ہے تو اس واقعہ پر غور کرنا بھول جاتا ہے کہ اُسے غرور کا احساس کیونکر ہوا - اگر ہمارے مزاج میں انکسار ہوتا تو ہم خود مغرور نہ ہوں تو ہمیں دوسرے کے غرور کا احساس نہیں ہو سکتا - جب دو غرور باہم متصادم ہوتے ہیں اُسوقت غرور کا احساس ہوتا ہے - ہم کسی شخص سے ملتے ہیں اور ہمارے دلمیں یہ توقعات جاگزیں ہوتی ہیں کہ وہ ہماری تعظیم و تکریم اور فرمائشوں کی تعمیل کے لئے آمادہ ہوگا لیکن جب سوء اتفاق سے واقعات اِن توقعات سے مختلف ہوتے ہیں تو ہم فوراً اُس شخص کے متعلق غرور کا فتوے دے دیتے ہیں - لیکن سوال یہ ہے کہ تعظیم و تکریم کی توقع کا باعث کونسا جذبہ ہے؟ عقل جواب دیتی ہے کہ "غرور" پس اگر ہم اپنی ذات سے کبر و نخوت اور غرور و پندار کا مواد فاسد نکال دیں تو دُنیا میں کوئی شخص مغرور نہ دکھائی دے ؛

کہتے ہیں کہ چین کے ماہر مصور جب اپنی پوری کوشش کے ساتھ کوئی تصویر بناتے تھے تو خال و خط کی دلربائی اور لب و عارض کی رنگینی کے ساتھ تصویر کی آنکھوں میں یہ خوبی ہوتی تھی کہ ہر دیکھنے والا اُن آنکھوں کو اپنی طرف متوجہ سمجھتا تھا - اس بات کو تصویر کشی کا کمال سمجھا جاتا تھا - اگر اس بات کو تصویر کے بجائے تحریر کے کمال سے تعبیر کیا جائے تو واردات قلب کے عنوان سے جو علوم اصلاحی اخلاقی اور تبلیغی مضامین لکھے جاتے ہیں اُن میں یہ کمال بدرجۂ اتم موجود ہے - اور اگرچہ وہ صرف انسانی فطرت کو پیش نظر رکھ کر لکھے جاتے ہیں لیکن لوگ سمجھتے ہیں کہ بس اِن کے مخاطب اگر ہیں تو ہمیں ہیں - جب جھوٹ کی مذمت کی جا رہی ہو تو جھوٹ بولنے والوں کا یہ کہنا کہ ہماری مذمت ہو رہی ہے - جب رشوت ستانی کی برائیوں پر لکچر دیا جا رہا ہو تو راشیوں کا خفا ہونا جب ترک نماز کی وعید سنائی جا رہی ہو تو ارکان نماز کا برافروختہ ہو جانا اور یہ خیال کرنا کہ ان ترکشوں کی آماجگاہ ہمیں کو بنایا گیا ہے انتہائی کوتاہ بینی اور تنگ ظرفی پر مبنی ہے - ہماری ہستی بہت بڑی ہے مگر نہ اتنی بڑی کہ وہ تمام جو سات کروڑ اردو دانوں کو اپنا مخاطب سمجھتا ہو ہماری ذات کو بھی مخاطب سمجھے اور پھولوں کے خرمن پھونک کر کانٹوں سے اُلجھے والعوذ باللہ من شر و انتشار من سیئات انفسنا ؛

حبیب خدا اشرف الانبیاء

(صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ امر تمام اہل اسلام علماء ان سید الانام علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک محقق و مسلم ہے کہ تمام مخلوقات میں سے کیا زمین کیا آسمان کیا ملائک کیا انس و جان کیا عرش و قلم کیا بہشت و ارم سب سے پہلے اللہ کریم نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا۔ مواہب لدنیہ میں مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں یہ تو فرمائیے۔ کہ سب سے اول کیا چیز پیدا ہوئی جواب دیا۔ اے جابر سب سے اول اللہ تعالےٰ نے اپنے نور سے تیرے نبی کا نور پیدا کیا (الخ) اور یہ بھی مسلم ہے کہ اگر حضور سید الانام علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کریم پیدا نہ کرتا تو کوئی شے موجود نہ ہوتی۔ صحیح حاکم میں مروی ہے کہ اللہ کریم نے عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے عیسیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ۔ اپنی امت کو حکم دے کہ وہ بھی ایمان لاویں۔ اگر محمدؐ نہ ہوتے تو میں نہ آدمؑ کو پیدا کرتا اور نہ جنت کو اور نہ دوزخ کو میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔ عرش مضطرب ہوا تو میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا۔ تو وہ ٹھیر گیا۔ الفاظ متبرکہ حدیث کے یہ ہیں۔ واخرج الحاکم وصححہ عن ابن عباس قال اوحی اللہ الی عیسیٰ امن بمحمد وامر من ادرکہ من امتک ان یومنوا بہ فلولا محمد ما خلقت ادم ولا الجنۃ ولا النار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فکن الخ۔ غرض باعث ایجاد بنی آدم و سبب ظہور ہزارہ عالم وہی نور حضور محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہے جسکو اللہ کریم نے سب سے پہلے پیدا کیا۔ مگر چونکہ اللہ کریم کو یہ منظور تھا۔ کہ حضور فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قرار پاویں۔ اور حضور پر وہ نعمت نبوت تمام ہو جس کا اتمام رب العالمین نے ازل میں سید المرسلین خاتم النبیین اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے خزانۂ غیب میں لکھا ہوا تھا۔ اسواسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور سب انبیاء کے آخر دنیا میں فرمایا و لہذا قال الشیخ المحدث الدہلوی فی اخبار الاخیار ؎

شاہ رسل شفیع امم خواجۂ دوکون — نور ہدیٰ حبیب خدا سید انام
مقصود ذات اوست و گرنہ ہمہ طفیل — منظور نور اوست و گرنہ ہمہ ظلام
ہر چند کہ بود در امکوں براوست ختم — ہر لحظہ کہ داشت خدا شہ بروتمام
برداشت از ظہور چو اعجاز قدم گزیں — آشرع پیمبر اوست بن المسجد الحرام
تا عرصۂ وجود کہ اقلیم عالم است — کاخانہ جاست مے جہت مے نشان ہم
سرمیست بس شگرف و نیخیاچ کار اوست — از آستانۂ عالم داں پرس ایں مقام

قیس بن مخرمہ۔ رضی اللہ عنہ ترمذی شریف میں روایت کرتے ہیں۔ والد نے انا در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرعا لفیل۔ یعنی میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال پیدا ہوئے۔ کہ ابرہہ بادشاہ حبشہ نے کعبہ شریف پر ہاتھیوں کے ساتھ حملہ کیا تھا۔ اور ہر کرت نور نبوی طیرا ابابیل نے اس کے تمام لشکر کو نیست و نابود کر دیا تھا کما۔ زاد المعاد صفحہ (۵۰) میں فصرھم اللہ علی اھل الکتاب نصراً لا صنع للبشر فیہ امرھا صاً و تقدمۃ للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذی خرج من مکۃ و تعظیماً للبیت الحرام۔ یعنی اہل کتاب کے لشکر پر اللہ کریم نے وہ فتح عطا فرمائی جو ان کی طاقت سے باہر تھی اس خرق عادت کا بطور اختصاص اور معجزہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور ہوا۔ اور بیت اللہ کی عظمت بھی اس سے ثابت ہوئی۔ مگر حضرت شیخ المحدثین مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ صحیح تر قول یہ ہے کہ عام الفیل سے ۵۵ روز کے بعد حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اور مشہور ترین اقوال میں سے یہی ہے کہ بارہ ربیع الاول میں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز اس عالم میں ہوئے۔ اسی واسطے اہل مکہ اسی رات موضع ولادت شریف میں زیارت کے واسطے جمع ہوتے ہیں۔ اور قصاید اور مولود شریف پڑھتے ہیں۔ اور یہ امر احادیث صحاح سے ثابت ہے کہ ولادت شریف دوشنبہ کے دن ہوئی۔ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دوشنبہ کے دن روزہ رکھنے کا سبب پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسدن پیدا ہوا ہوں اور اسی دن وحی مجھپر نازل ہوئی۔ ایک روایت میں حضور کے پیدا ہونے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد نے وفات پائی۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ جب حضور دو سال چار مہینے کے تھے اسوقت حضور کے والد ماجد نے وفات پائی۔ مگر روایت اول مشہور ہے اور جب حضور چھ سال کے ہوئے والدہ ماجدہ نے وفات پائی۔ اور جب آٹھ سال کے ہوئے۔ تو حضور کے جد امجد عبد المطلب نے قضا کی اور جب عمر شریف حضور پچیس سال کی ہوئی تو خدیجہ بنت خویلد سے حضور کی شادی ہوئی حضرت ام المومنین خدیجہ کی فضیلت میں یہی کافی ہے۔ کہ اللہ کریم نے معرفت جبرئیل علیہ السلام حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سلام بھیجا۔ حضور اس عرصہ میں خلوت کو زیادہ پسند فرماتے تھے اور غار حرا تشریف لیجا کر عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ جب سن شریف چالیس کا پورا ہوا انوار نبوت چہرۂ مبارک سے چمکنے لگے۔ جبرئیل علیہ السلام خلعت رسالت منجانب رب العزت لیکر پہونچے۔ اور حضور پر خداوند عالم کی طرف سے وحی نازل کی کلام الٰہی سنایا۔ وقتاً فوقتاً قرآن شریف بواسطۂ جبرئیل علیہ السلام تیئیس سال تک نازل ہوتا رہا۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سال تک پوشیدہ دعوت اسلام کرتے رہے آخر اعلان کے ساتھ قوم قریش کو اسلام کی طرف بلانے اور احکام خداوندی سنانے کا حکم آیا تب خواجۂ ہر دو سرا علیہ وآلہ الصلوٰۃ والثنا نے علی الاعلان اسلام کی طرف بلانا اور شرک و کفر سے توبہ کرانا شروع کر دیا جسپر قریش نے حضور اور حضور کے ان چند اصحاب کو جو مشرف

باسلام ہو گئے تھے قسم قسم کی اذیتیں اور طرح طرح کی تکلیفیں پہونچانی شروع کر دیں آخر الامر حضور سردار دو جہاں علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ من الرحمان نے صحابہ کو پیش کیا طرف ہجرت کرنے اور مکہ سے چلے جانے کی اجازت دیدی۔ اسی عرصہ میں قریش نے حضور سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ہمراہ اُن صحابہ کو جو حضور کے ہمراہ مکہ میں رہ گئے تھے۔ سخت سے سخت ایذائیں پہونچا کر مجبور کر دیا کہ حضور مع عیال و اطفال شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ تقریباً تین سال تک اُن پہاڑ کی گھاٹیوں میں محصور رہے ؛

معجزۂ عجیب و قصۂ غریب

حضور سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے ساتویں سال قریش نے اسلام اور اہل اسلام کی ترقی دیکھ کر سخت سے سخت تکلیفیں دینی شروع کر دی تھیں۔ مگر صحابہ بوجہ اپنی قوت ایمانی کے تمام سختیوں کو برداشت کرتے تھے یہ دیکھ کر ابوجہل وغیرہ اعدار اہل اسلام نے سردارانِ اہل قریش کو جمع کر کے یہ عہد کیا کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب اور بنی مناف سے ہر قسم کا لین دین بند کر دیں۔ نہ اُن کے پاس کوئی بیچے اور نہ کلام کرے۔ نہ نکاح اُنہیں سے کسی کا ہونے دے۔ ہاں جب وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد کر دیں تب یہ عہد ٹوٹے اور اس باہمی عہد کو کاغذ پر لکھ کر کعبہ شریف کی چھت میں لٹکا دیا۔ تین سال یہ عہد باقی رہا۔ اور حضور مع بعض صحابہ و بنی ہاشم شعب ابیطالب میں محصور رہے یکایک حضور سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے یہ کہا کہ جو عہد نامہ قریش نے کعبہ شریف میں لٹکا دیا ہے۔ دیمک نے تمام جگہ سے کھا لیا ہے صرف جہاں اللہ کا نام تھا۔ وہ جگہ باقی رہ گئی ابوطالب قریش کے پاس گئے اور اُنسے کہا کہ میرے بھتیجے نے یہ غیب کی خبر دی ہے کہ اس عہد نامہ کو دیمک نے چاٹ لیا ہے اگر یہ خبر صحیح ہے تو ظلم سے باز آؤ۔ اور جو یہ خبر غلط ہے تو میں اپنے بھتیجے کو تمہاری سپرد کر دونگا۔ قریش بولے ابوطالب تم نے انصاف کی بات کہی۔ پھر جمع ہو کر قریش نے عہد نامہ کے کاغذ کو کعبہ شریف کی چھت سے اُتارا۔ اور دیکھا۔ معلوم ہوا کہ دیمک نے اللہ کے نام پاک کے سوا اور تمام مضمون چاٹ لیا تھا۔ اور وہ صحیح نکلا جس کی خبر سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ سخت نادم ہوئے اور پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع ہمراہیوں کے باہر تشریف لے آئے۔ اب حضور کی عمر شریف دس سال ہو گئے تھے۔ اسکے چھ ماہ بعد ابوطالب نے انتقال کیا۔ اور ان کے تین دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔ ابوطالب کے انتقال کرنے پر کھلم کھلا قریش نے حضور اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہیوں کو تکلیفیں دینی شروع کیں۔ اس عرصہ میں سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم طائف کو تشریف لے گئے۔ ہر چند طائف والوں کو توحید کی طرف بلایا مگر وہ انکار ہی سے پیش آئے۔ اور ہر قسم کی اذیت پہونچائی۔ حضور مایوس و مغموم ہو کر واپس ہوئے۔ اللہ کریم نے اس غمر مشتہ کو بھیجا کہ جسکے قبضہ میں پہاڑ دے رکھے ہیں۔ اُس نے حاضر ہو کر عرض کیا

حضور حکم دیں تو اخشبین کو مکہ والوں پر گرا دوں (مکہ ان دونوں پہاڑوں کے بیچ میں ہے) حضور نے فرمایا۔ میں نہیں چاہتا مجھے اللہ کریم سے امید ہے کہ مکہ والوں کی اولاد میں ایسے اشخاص پیدا کرے گا جو موحد ہونگے۔ شرک سے پاک رہیں گے۔ اس سفر کی واپسی میں حضور رات کی نماز میں قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ جنات کے ایک گروہ نے سُنا اور مشرف باسلام ہوئے اور واپس جا کر اپنی قوم کو ہدایت کی۔ اور مسلمان بنایا۔ پھر معراج شریف ہوئی۔ حضور مع جسم اطہر کے بیت المقدس پہونچے پھر درجہ بدرجہ ہمراہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے آگے نہ جا سکے مگر سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عجائب و غرائب ملاحظہ فرماتے ہوئے مقام دنی فتدلیٰ میں پہونچے۔ پھر بعثت سے تیرہویں سال خداوند متعال نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ وہاں دس سال قیام فرمایا۔ اور اس عرصۂ قلیل میں تمام جزیرۂ عرب کو کفر و شرک کی نجاست سے پاک کر کے چھوڑا۔ موافق بعض روایات ۲۷ غزوہ ہوئے۔ غزوہ وہ جنگ ہے جسمیں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے ہوں۔ اور (۴۷) سریہ ہوئے یعنی وہ جنگ جنمیں صحابہ کو کچھ مجاہدین پر سردار کر کے اعلاء کلمۃ اللہ کے واسطے بھیجا گیا۔ اسی عرصہ میں دنیا والیان ملک کو جنمیں قیصر و کسریٰ بھی ہیں۔ دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائے جنمیں سے بعض فوراً مشرف باسلام ہوئے جیسے نجاشی حبش کا بادشاہ کہ توراۃ و انجیل کا عالم اور حضور سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری اور پیشین گوئی موجودہ توراۃ و انجیل سے واقف تھا۔ اور قیصر روم اگرچہ دولت اسلام سے محروم رہا۔ مگر اس نے موافق پیشین گوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اقرار کر لیا کہ یہ سچے نبی ہیں۔ قوم نصاریٰ کی بغاوت کے ڈر سے اپنا مذہب نہیں چھوڑ سکا اور محروم رہا۔

انہیں قلیل ایام میں جا بجا قبائل اور سردران قوم کی طرف سے وفود یعنی ایلچی اور سفیر آتے رہے اور دولت دیدار پر انوار سے مشرف ہوتے رہے۔ نعمت اسلام سے مالا مال ہو کر واپس ہوتے رہے۔ اور اسلام پھیلاتے رہے۔ انہیں تھوڑے دنوں میں باوجود ان تمام موانع کے جو مشرکین اور اعدار دین کی طرف سے مسلسل پیش ہوتے رہے۔ دین اسلام کے احکام عبادات اور معاملات اس تفصیل کے ساتھ وقتاً فوقتاً بتلا دیئے کہ آفرینش عالم اور وجود بنی آدم سے کوئی نبی اور ہادی نہیں بتا سکا۔ توحید رب مجید کا مفہوم ایسی سخت قوم کے دلوں میں جما یا کہ جن سے زیادہ سخت معاند توحید کا دنیا میں کوئی نہ تھا۔ علی الخصوص یہ امر قابل غور ہے کہ جس زمانہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تمام عرب پر حد سے زیادہ جہالت اور گمراہی کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ رسوم قبیحہ اور اوہام باطلہ کے پابند تھے۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ کا تمام ملک میں نام و نشان نہ تھا بعض عرب دہریہ تھے۔ بعض قیامت کے منکر تھے۔ اور اکثر بت پرست تھے۔ کوئی پتھر پوجتا تھا۔ کوئی درخت کی پرستش کرتا تھا۔ ہر ایک قبیلہ کے واسطے ایک

بت خاص ہوتا تھا - فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے - یہ چند باتیں ان کی جہالت اور گمراہی کے بطور نمونہ ذکر کی گئی ہیں - ورنہ ان کی جہالت کا بیان دفتروں میں نہیں سماتا - باوجود یکہ حضور رحمۃ للعلمین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین - یقیناً تمام مورخین کے نزدیک امی محض تھے کسی سے تعلم اور تلمذ نہیں کیا تھا - اور نہ لکھنا پڑھنا سیکھا تھا مگر اس خطۂ عرب کے باشندوں کو جنکا حال بیان کیا گیا - اور اپنے خدام ذوی الاحترام صحابہ کو وہ تعلیم روحانی دی کہ معارف ربانی کے عارف اور اسرار فرقانی کے ماہر ہو گئے - خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات اور پروردگار کی عظمت اور پاکیزگی پر قرآن و حدیث سے ایسے دلایل برجستہ اور براہین قویہ بیان کرنے لگے کہ عقلاء زمان اور حکماء دوران ان کی قوت قدسیہ اور ذکاوت فطریہ دیکھ کر حیران رہ گئے - جو شخص دیدار پر انوار سے مشرف ہوا - اور جس کسی نے دولت ایمان سے سرفراز ہو کر کچھ وقت بھی شرف ملازمت حاصل کر لیا وہی عالم ربانی اور عارف یزدانی بن گیا - اسی واسطے حضور سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - اصحابی کالنجوم بایتھم اقتدیتم اھتدیتم ہر ایک کو نسبت خاصہ اور قوت قدسیہ ہبدار فیاض سے عطا ہو گئی تمام کو اسلام اور احسان سے مالامال کر کے اور اس سچے دین کی ظاہری اور باطنی علوم سکھا کے پیر کے دن ماہ ربیع الاول ۱۱ھ میں تریسٹھ سال کی عمر مبارک میں حضور سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اختر الرفیق الاعلیٰ فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین قرب رب العالمین جا سدھارے مگر حضور سراپا نور رحمۃ اللعالمین احیاء النبی ہیں - قیامت تک حضور کی امت مرحومہ کو حضور سے وہی فیضان بواسطہ خواص امت علمائے کرام و صوفیائے عظام پہونچتا رہیگا - جو حضور کی ظاہری زندگی میں پہونچا - حضور نے فرمایا ہے حیاتی خیر لکم و مماتی خیر لکم میری زندگی اور موت دونوں تمہارے واسطے بہتر ہیں - ہر ایک پنجشنبہ کو اعمال امت حضور کے سامنے فرشتے پیش کرتے ہیں - اچھے اعمال سے خوش ہوتے ہیں - اور گنہگاروں کے واسطے مغفرت کی دعا فرماتے ہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی تعلیم روحانی صحابہ کو دی ہے کہ اس کا سلسلہ تا قیام قیامت باقی رہے گا - اور دما فوقاً اولیا اور صلحا پیدا ہوتے رہینگے - اور امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ علوم ظاہری اور باطنی کے فیضان سے مالامال کرتے رہیں گے - کیا اچھا فرمایا حضرت امام وقت مجدد الف ثانی بجوری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب میں حق سبحانہ برہان نبوی باقی گرداینده است و انیار راسبب اظہار آں کردہ تا پیوستہ آیات حق و حجت صدق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہری باشند و مرایشاں را پاسبان عالم گردانیدہ قاہر دے گزشتہ افراد ستابعت نفس و روشنہ از آسمان باراں برکات اقدام ایشاں آبدار زمیں نبات برصفائی احوال ایشاں رسید انتہیٰ - اللھم صل علی سیدنا و مولینا محمد وعلیٰ آل سیدنا و مولانا محمد واصحاب سیدنا و مولانا محمد و اولاد سیدنا و مولانا محمد و اتباع سیدنا و مولانا محمد وبارک وسلم

حُبِّ رسُولؐ کی بَرکت

(از مصوّر فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب)

سُورج اپنی روشنی عبادت خانوں تک محدود نہیں رکھتا - مے خانوں اور غفلت کے انباروں پر بھی شعاعیں فیاضی سے ڈالتا ہے - چاند صرف پرہیزگاروں کے گھر میں اپنی سہانی چاندنی نہیں برساتا - آوارہ گنہگار بھی اس تقسیم نور کا حصہ لیتے ہیں - ہوا جب چلتی ہے نیک و بد کو یکساں فائدہ پہونچاتی ہے - پانی کے گھونٹ ہر گورے کالے اچھے برے - ادنےٰ اعلیٰ کے حلق کو سیراب کرتے ہیں -

جب فطرت کے یہ بڑے بڑے ہاتھ پاؤں مخلوق خدا سے مساوات کا برتاؤ کرتے ہیں - تو وہ دین فطرت کا پیام رساں - پیغمبر الٰہی کا حکیم اول کیونکر بخیلی کر سکتا ہے - وہ تو ہوا آگ پانی سورج چاند سے زیادہ خدا کے بندوں کا الفتی ہے - اس کے دل میں تو خدا نے ساری کائنات سے بڑھ کر مخلوقات کی محبت پیدا کی ہے جب کوئی بدکار بندہ اپنے گناہوں کی ندامت میں آنسو بہاتا ہے اور پروردگار سے اسکے حبیب صلعم کا واسطہ دیکر معافی مانگتا ہے - تو صرف اس کی توبہ ہی قبول نہیں ہوتی بلکہ وہ سرکار رسالتمآب صلعم کا مقبول پیارا بنجاتا ہے - اس دربار میں یہ پوچھ نہیں ہوتی کہ یہ بندہ کس قوم کا ہے - کس ذات کا ہے - اور کیا چال چلن رکھتا ہے - یہانتک کہ اگر ساری عمر ناپاک جذبات کی غلامی میں گزری بد سے بدفرقہ میں پیدائش ہوئی ہو - اور خدا رسول کی نافرمانی میں ساری عمر بیت گئی ہو - مگر ایک دفعہ سچے دل سے توبہ کر لینا - اور سب گناہوں سے بیزار ہو کر خدا کے دروازہ پر جھک پڑنا اور آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلعم کو وسیلہ قرار دیکر خدا کی طرف رجوع ہونا سب گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے - اور وہ ان تمام نعمتوں کا سزاوار بنجاتا ہے - جو نیکوں اور خدا کے مقبول بندوں کے لیئے مخصوص ہیں :-

مغل طوائف کی مثال

نبوت میں ذیل کا ایک سچا تازہ واقعہ سننے کے قابل ہے جس سے حب رسول کی برکت اور محب کے نیک انجام کا حال معلوم ہوگا -

دہلی اور اطراف کے باشندوں نے نظیر جان طوائف کا حال سنا ہوگا - اسکو غلام دستگیر نامی اسکے بھائی نے قتل کر دیا تھا - یہ قصہ اتنا مشہور ہوا کہ بعد میں لوگوں نے اس کا تماشہ بنا لیا - خلقت تھیٹر میں کھیل دیکھا کرتی ہے - اسی قاتل غلام دستگیر کی بیوی مغل جان نامی ایک عورت تھی جب غلام دستگیر کو پھانسی ہو گئی تو مغل نے مجبوراً حیا فروشی کا پیشہ اختیار کیا - چونکہ ان لوگوں میں بیویاں شہزادیوں کی طرح پردہ نشین ہوتی ہیں اور لڑکیاں ناموس فروش بنائی جاتی ہیں - اور مغل غلام دستگیر کی بیوی تھی اس لیئے اسکی ابتدائی عمر نہایت عفت و عصمت میں گزری تھی - مگر بعد میں جب گزر اوقات کی سبیل نہ رہی تو بدبخت عصمت کی تجارت پر آمادہ ہو گئی -

کہتے ہیں مغل کو خدا نے ہزار دو ہزار میں اچھی صورت کا بنایا تھا اسواسطے بہت جلدی سیہ کار آوارہ مزاج طبقہ میں اسکی شہرت ہوگئی - اور وہ اپنی جماعت میں ممتاز نظروں سے دیکھی جانے لگی -

کسنی کے زمانہ سے مغل کو اولیاء اللہ اور حضور رسول مقبول سے محبت تھی جب اسکی آوارگی کا وقت آیا تو وہ دنیا کے تمام عیبوں میں مبتلا ہوگئی - کثرت سے شراب پیتی تھی - کوکین کھاتی تھی - اور بدی کا کوئی حصہ اُس نے باقی نہ رکھا تھا - اسپر بھی یہ عالم تھا کہ جب کوئی اس کے سامنے آنحضرت صلعم کا نام لیتا تھا تو وہ خوف سے کانپ جاتی تھی - اور ٹپ ٹپ آنسو اُسکی آنکھوں سے گرنے لگتے تھے - اور ٹھنڈا سانس کھینچکر کہتی تھی کہ ہائے میں اتنے بڑے رسول کی امت ہوں - ہائے میں اُس پیغمبر کا کلمہ پڑھتی ہوں جو بڑے باحیا اور غیرت دار تھے - اور ایسے ذلیل بے غیرتی کے کام کرتی ہوں - قیامت کے دن کیونکر حضور کے سامنے جاؤنگی - اگر وہ یہ فرمائیں - کہ کیوں مُردار میری امت ہو کر تو نے آبرو بیچ ڈالی - اور مجھ کو دوسرے نبیوں کے سامنے شرمندہ کیا - جا دور ہو - میرے سامنے سے میں تیرا ناپاک چہرہ دیکھنا نہیں چاہتا تو میرا کیا حال ہوگا -

یہ کہکر وہ اس قدر روتی تھی کہ بعض اوقات تو اسکو غش آجاتا تھا - لیکن پھر نفس اسکو سمجھاتا تھا اور کہتا کہ اگر تو یہ پیشہ نہ کرتی تو بھوکی مرجاتی - تیرے چھوٹے چھوٹے بھائی فاقہ کشی کرنے لگتے - تو ایسے بدنام فرقہ میں پیدا ہوئی ہے کہ کوئی بھلا آدمی تجھ سے نکاح نہ کرتا بدچلن بدمعاش لوگوں سے پالا پڑتا - یعنے انمیں سے کوئی نکاح کرتا تو ساری عمر کی دوزخ ہوجاتی - یہ لوگ کسی کے نہیں - دغاجفا ان کا شیوہ ہے -

نفس کی اس فریب کاری سے اسکو تسلی ہوجاتی - اور پھر وہ اُنہی ہوس رانیوں سے جی لگالیتی -

بُرقع کا تیر

مغل جان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ برسات کے موسم میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا سالانہ عرس آیا - آسمان پر بادل جھوم جھوم کر چلے آتے تھے - میرے دلمیں عرس کی شرکت اور سنسنی سیر کی امنگ لہریں لے رہی تھی - کہ دہلی کے ایک مسلمان وکیل اور ایک پنجابی سوداگر میرے ہاں آئے - یہ دونوں وہابی تھے - اس لئے میں نے عرسوں کا شوق تو ظاہر نہ کیا - سیر کرنے کی خواہش کی - انہوں نے فوراً مجھ کو تیس روپے دئے کہ ہمیں کھانے سواری کا بندوبست کرلو ہم تمکو قطب صاحب میں رات کے وقت مل جائینگے - میں نے اُسیوقت نفیس کھانا پکوائے اور بگھی منگانے کو آدمی بھیجا - ابھی سامان ہو ہی رہا تھا - کہ بازار میں میری نگاہ ایک شاہ صاحب پر پڑی - جنکو میں نے کئی بار درگاہ میں دیکھا تھا - اسوقت ان کو دیکھ کر بے اختیاری چاہا کہ یہ بھی میرے ساتھ قطب صاحب چلیں - چنانچہ کرکے آدمی کو دوڑایا - جو بہت مشکل سے شاہ صاحب کو راضی کرکے کوٹھے پر لایا شاہ صاحب اوپر آئے تو میں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا - اور یہ بھی کہدیا کہ فلاں فلاں لوگوں نے مجھے خرچ دیا ہے جس سے ان کا مطلب اپنی ذاتی ناجائز تفریح ہے

شاہ صاحب کا چہرہ پسنکر سرخ ہوگیا - اور انہوں نے فرمایا - لعنت ہے اس قوم پر جو ایسے برگزیدہ مقامات میں جاکر ایسی شرمناک حرکتوں کا ارتکاب کرتے ہیں - ہندوستان میں آئے دن کی قحط سالیاں اور وبائی بیماریاں اُنہی اعمال کی بدولت تو ہوتی ہیں - اور بے غیرتوں اگر تم خدا کی زمین پر منہ کالا کرنے سے نہیں ڈرتے تو اس پاکیزہ مقام پر جاکر تو اپنی غلاظت نہ پھیلاؤ جہاں رحمت کے فرشتے پر بچھاتے ہیں -

شاہ صاحب کے اس ہیبت سے فرمایا کہ میں لرز گئی - اور عرض کیا حضور میرے ہمراہ چلیں میں ان بدوضع لوگوں سے اس مقدس جگہ کچھ واسطہ نہ رکھونگی - بولے اس شرط سے ہمراہ چلتا ہوں کہ تو برقع اوڑھکر چل - میں نے قبول کیا - اور درگاہ میں حاضر ہوئی - بازار میں ایک کمرہ کرایہ پر لیا - اور کھانا کھاکر برقع اوڑھ شاہ صاحب کے ہمراہ درگاہ میں آئی - شاہ صاحب نے روضہ کی جالی کے پاس پردہ نشین مستورات میں مجھکو بھی بٹھادیا جسوقت قوالی کا جلسہ اٹھا اور خلقت خلاف سر پر کے جالیوں کے پاس آئی - تو میرے برابر والی ایک برقع پوش عورت نے گردن جھکا کر میرے کان میں کہا کہ بوا اس جلوس میں بڑے بڑے ولیوں کی ارواح جمع ہونگی زہے نصیب اس کے جو ان کے فیض سے کچھ حاصل کرے - میں نے کہا ولیوں کی ارواح دکھائی نہیں دیتی ہیں - وہ عورت ہولی - ہاں - مگر خاصہ خاصہ عورتیں اس سے محروم رہتی ہیں - پسنکر میرا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا - اور میں نے ان بی بی سے کہا آپ کون ہیں - اس کا انہوں نے جواب نہ دیا تو پھر میں نے پوچھا کہ آخر خاصہ عورتوں کا گناہ کسی طرح معاف بھی ہوسکتا ہے اسپر وہ بولیں کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جسکا علاج نہ ہو - تو ہاں اور سچے دل کی توبہ پر گناہ کی تیر ہدف دوا ہے - اس زبان میں جو توبہ کرلے - دونوں جہان میں اسکی مشکل آسان ہوگی - میں نے اسی وقت دل سے خدا کی جانب رجوع کیا - اور اپنے گناہوں کی معافی چاہی - میں تو یہ تو دل میں کر رہی تھی - مگر وہ برقع والی عورت آمین آمین کہتی جاتی تھی مجھے اس سے بہت تعجب ہوا - کہ اس کو میرے دل کا حال کیونکر معلوم ہوگیا - آخر میں اس عورت نے کہا مغل استحان سے نہ گھبرا جانا انجام بخیر ہے -

خاک کی سیج

وہ دن گذر گئے مغل کہتی تھی کہ اس کے بعد پھر میری وہی حالت ہوگئی شراب اور کوکین نے مجھ کو تباہ کردیا بار بار توبہ کرتی تھی - اور نفس اس کو قایم نہ رہنے دیتا آخر مرض نے آن دبایا - جو کچھ زیور پاس تھا کچھ تو علاج میں خرچ ہوا کچھ اوپر والے لے اُڑے جب میں بالکل مفلس ہوگئی تو سب جاں نثاری کے دعوے دار کافور ہوگئے - اور مجھ کو کھٹیاں بھسنے لگیں - اسوقت مجھکو برقع پوش عورت کی بات یاد آئی - کہ استحان میں گھبرا نہ جانا - اس خیال سے مجھ کو بہت تسلی ہوئی - اور میں نے خدا کے سامنے آخری توبہ کرکے اپنے خرابانی گھر کو سلام کیا - اور سعیدی درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا میں آئی - اور احاطہ درگاہ کے باہر ایک شکستہ مقبرہ میں بکیلی پڑ گئی - شام ہوگئی تھی اور مقبرہ میں مجھ سوا عالم تھا - میری ہمراہ بستر نہ تھا - میں نے پتھر سرہانے رکھا - اور خاک کی سیج پر باؤں پھیلا کر لیٹ گئی

خیال آیا میں وہی مغل جہاں ہوں - جو پھولوں میں سوتی تھی - میں وہی عورت ہوں جسکی دید کے لیئے ہزاروں آنکھیں بے قراری کا دعوے کرتی تھیں - میری ہی گھر پر ہر وقت مشتاقوں کا ہجوم رہتا تھا - میں ہی تھی جو ایک سکھڑ کے لیئے اندھیرے میں نہ رہ سکتی تھی - آج میں اس ٹوٹے ہوئے مقبرہ میں پڑی ہوں - نہ بستر ہے - نہ چراغ ہے - نہ پھول ہے نہ عطر ہے اور نہ وہ جھوٹے آدمی ہیں جسکو میرے اوپر فدا ہو جانیکا دعوی تھا - میرے بُرے وقت میں کسی نے بھی ساتھ نہ دیا - دنیا میں کوئی کسی کا نہیں ہے - اپنی طاقت - اپنا روپیہ اپنا نیک عمل بڑی چیز ہے - باقی سب ہیچ ہے یہ خیال کر رہی تھی کہ ایک گیدڑ وہاں آ گیا جسکو دیکھ کر میں ایسی ڈری کہ چیخ مار دی ہی بے ہوش ہو گئی -

خواب تھا یا بیہوشی مگر خاک کی بیچ پر اس بے خبری نے سب تکلیفوں کو بھلا دیا اور میں نے دیکھا کہ ایک نقاب پوش پری آسمان سے اُتری اور کہا چل مغل تجھ کو جنت میں لیچلوں میں نے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور اس نے اپنی گود میں مجھ کو اٹھا لیا اور اُڑ گئی - آسمان کے اندر جا کر ایک عالیشان محل میں داخل ہوئی - وہاں تخت پر ایک بادشاہ بیٹھے تھے - وہ مجھ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا - آ - میں تیرا منتظر ہوں - آئیں تجھ ہی جیسے گنہگاروں اور بیکس لوگوں کا حمایتی ہوں تو نے اپنے اچھے وقت میں مجھ کو یاد رکھا - مجھے ڈری - میری آبرو کو خیال میں لائی - لہذا آج تیرے بُرے وقت میں جبکہ کوئی تیرا مونس نہیں ہے - میں تیری غمخواری کروں گا - اور بجائے بہشت کی بیچ پر جگہ دلواؤں گا - میں حضرت کے قدموں پر گر پڑی - گمان تھا کہ میری آنکھ کھل گئی - دیکھا تو وہی ڈراؤنا مقبرہ تھا - نہ کوئی آس تھا نہ پاس - صبح ہوئی درگاہ کے ایک فقیر نے کچھ کھانے کو لا کر دیا - مگر مجھ سے کھایا نہ گیا - اسمال برابر ہو رہے تھے - اس بچارے فقیر نے دو روز میری خدمت کی -

یہ حال مغل جان نے اسی بیماری کے زمانہ میں بیان کیا تھا - اس کے بعد دہلی کا ایک شخص اسکو یہاں سے لیگیا - اور کسی باغ میں رکھا - جہاں تین روز کے بعد مغل جان مر گئی - اور دہلی باغ میں دفن ہوئی -

مجھ سے ایک شاہ صاحب نے بیان کیا کہ میں نے ایک دن مغل کی قبر پر مراقبہ کر کے اس کے حال کو دیکھا تھا - تو معلوم ہوا - کہ صرف حبِ رسول کی برکت سے خدا نے مغل کو بڑا درجہ دیا ہے ؛

جبتک کہ رُوح کو ہے تعلق بدن کیساتھ

ممکن نہیں ہے ذوقِ علائق سے چھوٹنا جبتک کہ روح کو ہے تعلق بدن کیساتھ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دنیا داری کے معاملات میں بھی ایمان و صداقت کی راہ کو نہ چھوڑیں تو مولانا اشرف علی صاحب کی بنائی ہوئی شاہراہ پر چلیئے وہ آپکو دنیا کے ہر معاملہ میں ایک عالم شیر کا کام دیگی **صفائ معاملات** کے مطالعہ کے بعد آپ تمام دنیاوی معاملات سے ایک عالم کی طرح آگاہ ہو جائینگے قیمت ۴ر

عید میلاد النبی صلعم

(جناب منشی تاج الدین صاحب تاج)

جلوہ افروز جہاں ہادیٔ اسلام ہوئی — آج بگڑے ہوئے آراستہ سب کام ہوئی
تیرے اکرام گنہگاروں پہ بھی عام ہوئی — دور افسردہ دلوں سے غم و آلام ہوئی
آج پیدائش محبوب خدا کا دن ہے
شادمانی و مسرت و دعا کا دن ہے

عید میلاد کو کیوں کہتے ہو تم بارہ وفات — کیا شہیدوں سے نہیں بڑھ کے پیمبر کی حیات
جب اسی روز ہوئی جلوہ فگن آپ ذات — سو جب عیش ہے تو لیلۃ علیہ الصلوات
آج پیدائش محبوب خدا کا دن ہے
شادمانی و مسرت و دعا کا دن ہے

ہمنے مانا کہ اسی دن ہوا حضرت کا وصال — پر ولادت بھی اسی دن ہوئی باحسن جمال
کیوں نہ پھر مدنظر رکھیں ولادت کا خیال — آج جائز نہیں مسلم کے لیئے رنج و ملال
آج پیدائش محبوب خدا کا دن ہے
شادمانی و مسرت و دعا کا دن ہے

کس لیئے سوگ کریں آج خوشی کا ہے مقام — جلوہ آرائے جہاں آج ہوا ماہ تمام
آج ہے حق میں ابولہب کے آتش بھی جو حرام — بلکہ جنت کی پہونچتی ہے نسیم خوش کام
آج پیدائش محبوب خدا کا دن ہے
شادمانی و مسرت و دعا کا دن ہے

سارے عیدوں سے ہے بڑھ کر یہ عید نبی — آسمانوں پہ ملائک بھی ہیں مصروف خوشی
سارے اسلامی ممالک میں ہے اک دھوم مچی — ہر گلی آج مدینہ کی ہے دلہن سی بنی
آج پیدائش محبوب خدا کا دن ہے
شادمانی و مسرت و دعا کا دن ہے

ہمنے مانا کہ نہیں ہند میں اسلامی حکومت — کیا دلوں پر بھی انہیں ہو گئی حاصل قدرت
کیا حکومت نے منادی ہے دوبالا لفت — عید میلاد کرو تم ہو نبی کی اُمت
آج پیدائش محبوب خدا کا دن ہے
شادمانی و مسرت و دعا کا دن ہے

شادماں آج نظر آئے ہر اک پیر و جواں — ہوں مسرت کے ہر اک چہرہ سے آثار عیاں
صفت عید ہو ہاں رونق بازار جہاں — اور مسلمانوں کے ہوں رشک چمن سارے مکاں
آج پیدائش محبوب خدا کا دن ہے
شادمانی و مسرت و دعا کا دن ہے

حسنا فی ذکر محمد نہ کوئی محفل ہو — ساتھ ہی ذکر مزمل علی شامل ہو
آپ کی سیرت حسنی سے سبق حاصل ہو — تاج کے دل پہ نہ کیوں رحمت حق نازل ہو
آج پیدائش محبوب خدا کا دن ہے
شادمانی و مسرت و دعا کا دن ہے

(الداعی)

فوائد بسم اللہ شریف

(از جناب مولوی محمد یونس صاحب)

(۱) حدیث شریف میں وارد ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۹ حرف ہیں۔ اور عذاب دوزخ کے بھی اُنیس موکل ہیں۔ جو شخص ہر روز بعد نماز مغرب و فجر کے اُنیس اُنیس بار بسم اللہ الرحمن الرحیم خالص نیت اور درست عقیدے سے پڑھ لیا کرے گا تو اُنیسوں موکلوں کے عذاب سے بچا رہیگا

(۲) حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کوئی بندہ مسلمان بسم اللہ شریف پڑھتا ہے۔ اُسوقت دو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ لکھو اس بندے کے واسطے ہزار نیکیاں وہ فرشتے راہ تعجب سے عرض کرتے ہیں کہ اسکو خفیف عمل کے بدلے ہزار نیکیاں۔ پس حکم خداوندی ہوتا ہے کہ اچھا دو ہزار نیکیاں لکھو۔ پھر فرشتوں کو اور زیادہ تعجب ہوتا ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے کہ اچھا تین ہزار نیکیاں لکھو۔ آخر دس ہزار نیکیوں تک نوبت پہونچتی ہے۔ تب فرشتے چپ رہجاتے ہیں۔ اُسوقت خداوند قدوس فرماتا ہے کہ تم ہے مجھ کو اپنے عزت و جلال کی اے فرشتو اگر میری رحمت کی وسعت میں کمی کرتے تو قیامت میں یونہی اپنے بندوں کی نیکیاں بڑہائے چلا جاتا۔

(۳) قیصر روم نے اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حضور میں عرض کی کہ میرے سر میں شدت سے درد رہا کرتا ہے۔ کوئی علاج نفع نہیں کرتا۔ آپؓ نے ایک سیاہ ٹوپی سلوا کر اس کے پاس بھجوادی کہ اسکو سر پر پہنے رہا کرے۔ قیصر نے اس ٹوپی کی آمد سُنکر استقبال کیا۔ اور بڑی تعظیم کے ساتھ بطور تاج کے اپنے سر پر رکھ لی۔ اُسیوقت درد سر موقوف ہوگیا۔ قیصر کو تعجب ہوا۔ اور اس بات کا کھوج نکالا۔ آخر دیکھا کہ اس ٹوپی میں ایک پرچہ کاغذ کا لپٹا ہوا ہے۔ درد کی دوا اس میں بسم اللہ شریف لکھی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بسم اللہ شریف ہر مرض کی دوا ہے۔

(۴) تفسیر کبیر میں بحوالہ حدیث مرقوم ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اگر کوئی شخص پرچہ کاغذ کا کہیں پڑا پائے۔ اور اُسپر بسم اللہ شریف لکھی ہو۔ اور وہ شخص اُس کاغذ کو بہ نیت تعظیم اُٹھا کے کہیں رکھدے تو خداوند تعالےٰ کے نزدیک وہ شخص صدیقوں میں لکھا جائیگا۔ اور اس کے ماں باپ تک سے بھی عذاب کی تخفیف ہوگی

(۵) اسرار الفاتحہ میں لکھا ہے کہ ایک اعرابی نے رسول مقبول کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کی میں بڑا گنہگار ہوں خداوند کریم غفور الرحیم سے میرے واسطے مغفرت مانگیے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھا کر کہ وہ ارحم الراحمین تیرے گناہوں کو بخشدیگا۔ اعرابی نے عرض کیا۔ اَبتاً یا رسول اللہ یعنے بس تنا ہی آپ نے جواب دیا کہ جو مسلمان مرد یا عورت سچے دل سے بسم اللہ شریف پڑہا کرتا ہے۔ تو پاک پروردگار اپنے فضل و کرم سے اُس بندے کو عذاب دوزخ سے نجات دیتا ہے ۔

خیالات منتشر

(از شوکت علی فہمی میرٹھی)

تم خوبصورت ہو۔ تندرست ہو۔ دولتمند ہو جسوقت تم اپنے حسن کی کشش اور اس کے اثرات سے آگاہ ہو جاتے ہو تو تم اپنی دل آویزی پر ناز کرتے ہو جسوقت تمہارا خاندان تمہاری گوں میں پوری قوت کے ساتھ گردش کرتا ہے اور تمہیں تمہاری قوت کا احساس ہوتا ہے تو تم اپنی سڈول کلائیوں اور چوڑے سینہ پر فخر کرتے ہو جسوقت تمہاری دولت تمہیں ایک تماشا بستی بنا کر دوسرے افراد کو تمہارے سامنے سرنگوں کر دیتی ہے اسوقت تمہیں اپنی دولت کی طاقت کا اندازہ ہوتا ہے اور تم مغرور نظر آنے لگتے ہو۔ مگر ان تمام باتوں کے ساتھ کبھی تم نے اپنی اصلیت پر بھی غور کیا کہ تم کیا ہو اور تمہارے اس حسین پیکار کا سنگ بنیاد کیا ہے اگر تم نے کبھی اسپر غور کیا ہوتا تو شاید تم اپنے آپ کو ایک ناپاک قطرہ سے زیادہ وقعت نہ دیتے۔ جسوقت تمہارا حسن۔ تمہاری تندرستی۔ تمہارا تمول تمہارے رگ و پے میں نشہ عزنیت کی رو دوڑاتا ہے۔ اس وقت تمنے یہ بھی سوچا کہ تمہارے اس نازک جسم کا کیا حشر ہونیوالا ہے اگر تم اس طرف ذرا بھی توجہ سے کام لیتے تو تم اپنے جسم کو کیڑوں کی غذا سے زیادہ ہرگز نہ اہمیت دیتے۔

انسان اپنی آسائش زندگی کے لیئے صدہا روپیہ برباد کر دیتا ہے۔ ایک فضول خرچ اور کوتاہ اندیش اپنے جذبات کے مقابلہ میں روپیہ کی کوئی اصلیت نہیں سمجھتا۔ وہ اپنے جذبات اور ضروریات کی تکمیل کی غرض سے زیادہ سے زیادہ روپیہ خرچ کر دینے کے بعد بھی خوش نظر آتا ہے۔ مگر ایک دور اندیش ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ کم سے کم قیمت میں عمدہ سے عمدہ شے فراہم کر سکے۔ وہ محض اس شے کی خوبصورتی ہی سے مطمئن نہیں ہو جاتا بلکہ وہ اسکی خوبصورتی کے علاوہ یہ بھی چاہتا ہے کہ وہ شے پائداری ہر چیز کی خوبصورتی اور پائداری کے لیئے ایک خاص مدت مقرر ہے۔ دنیا کی بہتسے بہتر اور خوبصورت سے خوبصورت چیز کے لیئے کبھی نہ کبھی وہ وقت بھی آجاتا ہے کہ وہ بجائے اعلیٰ محلوں کی آرائش کے ایک کوڑی کی زینت کا باعث بن جاتی ہے۔ تم نے اگر کبھی غور کیا ہوتا تو تمکو معلوم ہو جاتا کہ دنیا کی ہر شے ناپائدار ہے اور اگر تم اسپر غور کر چکے ہوتے تو شاید ان کے حاصل کرنے کے لیئے اس قدر ہاتھ پاؤں نہ مارتے بلکہ تمہاری تمام کوششیں ایک ایسی چیز کے حاصل کرنے میں صرف ہوتیں جو درحقیقت پائدار ہے اور ہمیشہ قایم رہنے والی ہے۔

کیا تم نے کبھی نیک بننے کی کوشش کی حالانکہ نیکی ہی ایک ایسی چیز ہے جو کہ دنیا تک ہی قایم نہیں رہتی بلکہ عقبیٰ میں بھی تمہارا ساتھ دیگی ۔

الہام

(محمد عبد الحمید برق چتورروی فتحپوری)

اے مرے ہمدم! ذرا تو سچے دل سے رکھ مجھے بالمقابل میں بلا شک بے شبہ ہوں خالق عرش و زمیں
میں نے ہی پیدا کئے ہیں اتنے سکھ اور انتہیں سے ہوں میں ایسا یکتا بے مثل بے مسکن بے گزیں
سُن بتاتا ہوں تجھے میں جس جگہ ہوں جس میں ہوں
کب نہ تھا میں کس میں پہلے اب نہیں میں کس میں ہوں

خاکیں میں باد میں آتش میں ہوں میں آب میں روز روشن میں ہوں میں ہوں مہ عالمتاب میں
ظلمتِ شب میں ہوں میں اختر میں ہوں میں ہوں میں گوہر میں نایاب میں
میں نہیں پر عرش پر ہوں میں ہوں میں کس میں ہوں
کب نہ تھا میں کس میں پہلے اب نہیں میں کس میں ہوں

میں کلیسا میں ہوں میں ہوں دیر میں مسکن گزیں بتکدے میں ہوں حرم میں ہوں میں کعبہ میں ہوں
صومعہ گلزار ہے کعبہ ہے مجھ سے گلزار میں اور میخانے میں بھی میں بنکے ساقی ہوں عیاں
ہر مکاں میں ہر محل ہر مجمع و مجلس میں ہوں
کب نہ تھا میں کس میں پہلے اب نہیں میں کس میں ہوں

میں بگولوں میں بھی ہوں میں تجھ کے صحرا میں بھی پردہ محمل میں بھی ہوں ناقہ لیلیٰ میں بھی
وادیٔ ایمن میں بھی ہوں دامنِ سینا میں بھی چاہ کنعاں میں بھی ہوں میں گلشن یعقوب میں بھی
آب حیواں میں ہوں میں مرت میں ہوں میں یمن میں ہوں
کب نہ تھا میں کس میں پہلے اب نہیں میں کس میں ہوں

میں تو آبادی میں بھی رہتا ہوں ویرانوں میں بھی پُر فضا محلوں میں بھی ہوں میں سیہ خانوں میں بھی
میں طیور و دشت میں ہوں اور حیوانوں میں بھی حور و غلماں میں ملک میں اور انسانوں میں بھی
محفلِ جن و پری میں ہوں اور ہر مجلس میں ہوں
کب نہ تھا میں کس میں پہلے اب نہیں میں کس میں ہوں

میں بہار باغ میں ہوں گنج بوٹے گل میں ہوں میں حرم دیناموں کے نغمۂ قلقل میں ہوں!
راستی سرو رواں میں خم سنبل میں ہوں گریہ شبنم میں ہوں میں نالۂ بلبل میں ہوں
خندۂ گل میں ہوں میں بید ایئ نرگس میں ہوں
کب نہ تھا میں کس میں پہلے اب نہیں میں کس میں ہوں

میں تو ہر مذہب کی پاکیزہ کتابوں میں بھی ہوں یعنی میں توریت میں ہوں اور وید میں بھی ہوں
میں زبور و بائبل و رنوں صحیفوں میں بھی ہوں میں قرآنِ پاک میں بھی ہوں حدیثوں میں بھی ہوں
الغرض میں سب میں ہوں میں سب ہوں میں ہوں
کب نہ تھا میں کس میں پہلے اب نہیں میں کس میں ہوں

خواہش دیدار ہے تو محنت طاعت اُٹھا صبر کر اور اپنے اوپر صدمۂ فرقت اُٹھا
تو جستجو میں مرے ہر قسم کی زحمت اُٹھا دیدۂ حق بیں سے پھر تو پردۂ غفلت اُٹھا
اور اپنی آنکھ سے خود دیکھ لے جس میں ہوں
کب نہ تھا میں کس میں پہلے اب نہیں میں کس میں ہوں

شہرت

(محمد منتظر رضا فاضل، الہ آبادی، امراوتی، برار)

اس نمائش گاہ عالم میں سب سے زیادہ دلکش، سب سے زیادہ نظر فریب اگر کوئی چیز ہو سکتی ہے تو وہ شہرت ہے! اس سے تاجروں کی تجارت، دستکاروں کی دستکاری۔ اچھوں کی اچھائی، حاکموں کی حکومت، سیاست والوں کی سیاست، عالموں کے علم، ادیبوں کے ادب کو فروغ ہے۔

اگر آپ چشم باریک بیں سے ملاحظہ فرمائیں، تو آپ کو تماشا گاہ دنیا کے تمام مناظر ایک ہی رنگ کے نظر آئیں گے، پر کار کشمکش حیات و تنازع للبقاء کا مرکز ایک اور صرف ایک دکھائی دیگا وہ کیا ہے؟ "شہرت" یوں سمجھئے کہ زمانہ ایک محور پر گردش کر رہا ہے، اور وہ محور شہرت ہے۔

ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض حضرات میرے ان نظریوں پر تغلیط و تخمین، تفضیل و تبطیل کا حکم لگائیں، مگر خدا کے لئے پہلے میرے استدلالات و استقرات سُن لیجئے۔

ایک دولتمند تاجر دولت جمع کرتا ہے، دوسروں پر انفاق و تکثیر مال کا خواہشمند ہوتا ہے، تو کیوں لیے؟ صرف اس واسطے کہ اپنے ہمسروں و ہمعصروں میں نظر امتیاز سے دیکھا جائے، لوگوں میں شہرت ہو،

بڑی بڑی کمپنیاں اپنی مصنوعات کی شہرت کے واسطے ہزارہا اور لکھوکھا روپے خرچ کرتی ہیں، اخباروں اور رسالوں میں اشتہارات چھپتے ہیں، دیواروں مینا روں، تار کے کھمبوں، اور ریل کے ڈبوں پر بڑے بڑے پوسٹر چسپاں کیے جاتے ہیں، بائسکوپ اور سینما کے ذریعہ اشتہارات پبلک کے سامنے لائے جاتے ہیں تاکہ اُن کی مصنوعات شہرت پذیر ہوں،

ایک متوسط الحال شخص لڑکے کی شادی میں اپنی بساط سے زیادہ خرچ کرتا ہے، برات دھوم سے اٹھاتا ہے، کھانا عمدہ اور نفیس پکواتا ہے۔ اگر اس کے پاس روپیہ نہ بھی ہو تو وہ قرض لیتا ہے، کس لیے؟ تاکہ لوگ تعریف کریں، کہ فلاں نے ایسی شان سے شادی کی، ایسا نفیس کھانا کھلایا، اور بزعم خویش) شہرت ہو،

دنیا سے الگ تھلگ رہنے والا، سیاست داں ایک اخبار کا ایڈیٹر جس کو کاغذی علم کے سوا کچھ نہیں آتا، رات رات بھر زور و قلم دکھلانے میں صرف کر دیتا ہے کس لیے؟ صرف چند گنے ہوئے روپیوں کے خاطر اسکی کوشش نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کے علاوہ سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اُسے ایک صائب الرائے ایڈیٹر سمجھیں اور ملک میں ایک سیاست داں اہل قلم کی حیثیت سے اس کی شہرت ہو،

شعراء کی شب بیداریاں، ان کا انہماک شعری مشہور ہے، رات رات بھر جاگنے والا شاعر اپنے اشعار کے صاف کرنے کی "کوشش" میں دنوں اور ہفتوں لگا دیتا ہے، ایک ایک لفظ کو ہزار ہزار بار سوچتا ہے، صدا ہر مرتبہ کاٹتا اور بناتا ہے صرف مشاعرہ میں چند منٹوں کی واہ واہ کے لیے، چند لمحوں کی شہرت کیواسطے

وہ یہ سب کچھ کرتا ہے۔ شہرت ہی در پردہ اس کی روح رواں بنی ہوئی ہے۔

ایک اہل قلم مصنف جس کے دماغی قویٰ اکثر و بیشتر کتب خانوں کی الماریوں میں مصروف کار رہتے ہیں، جو رات دن کتاب کا کیڑا بنا رہتا ہے، صرف اسواسطے کہ دنیا کے سامنے ایک نئی تصنیف پیش کرکے شہرت حاصل کرے، ایک مجلہ علمیہ و ادبیہ کا ایڈیٹر ہے اور اخلاقی و معاشرتی رسالہ کا مرتب، رسالہ کی ترتیب میں جان توڑ کوشش کرتا ہے، مضامین نگاروں کی خوشامد کرتا ہے، محض اس لیئے کہ حسن ترتیب پر لوگ اسکی عمدگی مذاق کی داد دیں علمی و ادبی دنیا میں اسکی شہرت ہو۔

مضامین نگاروں کی دماغ سوزی، ان کا ہمیشہ تلاش مضمون میں رہنا اچھوتی ترکیبوں کی تلاش میں اسد رجہ جانکاہی و جانفشانی کرنا، صرف اسواسطے ہوتا ہے کہ مضمون نگاری میں شہرت حاصل کریں، رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ سے شہرت ہو، ان کی علمیت کے معترف ہوں، سچ پوچھئے تو سب سے زیادہ شہرت کے بھوکے یہی ہوتے ہیں۔

الغرض ہر شخص کے افعال و اعمال کا تجزیہ کیا جائے تو اس کی غرض و غایت شہرت ہو گی، یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ صرف پڑھے لکھے دولتمندوں، اور بڑے لوگوں ہی میں یہ خواہش ہوتی ہے، بلکہ کم و بیش ہر شخص میں، حتیٰ کہ ایک جاہل اُجڈ گنوار میں بھی یہ جذبہ موجود ہوگا، یہ دوسری بات ہے کہ بعض کم ہمت، بزدل لوگوں میں کم ہوتا ہے، اور کون خواہشمند نہ ہوگا کہ دنیا میں مشہور ہو اس لیئے کہہ سکتے ہیں کہ یہ فطری خواہش ہے؟

بعض حضرات فرمائینگے کہ انفرادی شہرت نہایت مذموم چیز ہے، اور اس کے خواہشمند کو ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کی خواہش جائز اور فطری ہے"

میں کہونگا کہ دنیا میں جو یہ کشمکش ہے تو کیا سب بیکار ہے، اگر آپ کے مشورہ پر لوگ عمل کریں تو دنیا کے اکثر کاروبار چھوڑ دیں، خصوصاً وہ لوگ جو اپنے آپ کو سب سے زیادہ اعلیٰ و اشرف خیال کرتے ہیں، یعنی اہل قلم حضرات،

کیا کوئی مصنف یہ گوارہ کرے گا کہ اُس کی تصنیف کی شہرت ہو مگر اُس کے نام سے نہیں، کسی دوسرے کے نام سے، کیا کوئی مضمون نگار پسند کریگا کہ اُس کے مضامین شایع ہوں، مگر اُس کے نام سے نہیں، کسی دوسرے کے نام سے ہیں کہتا ہوں کہ مصنفوں، ایڈیٹروں، مضمون نگاروں کو شہرت کی اُمید نہ ہو، تو آپ خیال کرسکتے ہیں کہ وہ جو اتنی جانکاہی و دماغ سوزی اور عرق ریزی کرتے ہیں کبھی کرتے؟

میں نہیں سمجھتا کہ جو لوگ انفرادی شہرت کے مخالف ہیں، کیوں اپنے نام کے ساتھ جلی حروف ہیں، علامہ، مولانا، مولوی، سحر نگار، کے الفاظ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

شہرت کو ہم دو حصوں پر تقسیم کرسکتے ہیں، ایجابی اور سلبی، اور ایجابی کو نیکنامی اور سلبی کو بدنامی سے تعبیر کرسکتے ہیں،

جسطرح شہرت ایجابی شہرت ہے اسی طرح سلبی بھی، شہرت میں داخل ہے،

بقول ع بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا، چنگیز و ہلاکو وغیرہ کی شہرت اسپر دال ہے۔

شہرت ایجابی کی تعریف یہ ہے کہ انسان کسی اچھی صفت عمدہ خصلت سے منسوب ہو جیسے نوشیرواں عادل تھا، حاتم طائی سخی تھا، سلبی اس کے برعکس مثلاً چنگیز ظالم تھا وغیرہ

ایجابی کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور غیر حقیقی، ایجابی حقیقی شہرت یعنی ایسی صفت و کمال میں مشہور ہونا جو واقعی اسمیں ہو، مثلاً مولانا ابوالکلام صاحب آزاد فصاحت لسانی سحر بیانی مضمون آفرینی وجادو نگاری میں مشہور ہیں۔ مسعود فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی اور مولانا سید ظہور احمد شاہجہانپوری اپنے مخصوص رنگ میں یکتا ہیں۔ مصور غم علامہ راشد الخیری اپنی بیمثل انشا پردازی اور افسانہ نگاری میں جواب نہیں رکھتے۔ مولانا عبدالحلیم صاحب شرر عربی تاریخ دانی اور واقعات نگاری میں کمال رکھتے ہیں۔

ایجابی غیر حقیقی کے معنی یہ ہیں کہ ایسی بات شہرت پذیر ہو جو درحقیقت نہ ہو جیسے عنقا، ہما، دیو، پری وغیرہا، یا جیسے اکثر حضرات دوسروں سے مضامین لکھا کے اپنے نام سے شایع کرتے ہیں، اس کی مثالیں آپ کو نسوانی اخبار اور رسالوں میں بہت ملیں گی، تحت مضمون میں لکھا ہوگا، تم سلطانہ بنت خان محمد حسین خانصاحب، بخدمت بیگم، نواب ... جہانپناہ صاحبہ بنت نامہ جناب عبدالواحد صاحب، حامدہ اشرف خاتون۔ مگر اصلیت ان کی بہت کم ہوتی ہے، میرا خیال ہے ۸۰ فیصدی نہیں تو ۵۰ فیصدی مضامین بنت کے عوض نہ الدہ، اور بیگم صاحب کے بدلے نواب صاحب اور ہمشیرہ کے بدلے بھائی صاحب کے لکھے ہوتے ہیں، زیادہ سے زیادہ نقل کی زحمت ممکن ہے مگر یہ بھی بہت کم۔ شہرت کی ان قسموں میں صرف شہرت ایجابی حقیقی قابل مدح و ستائش ہے، اور ہر شخص کا جائز قصد ہے، ہر آدمی اس کی تحصیل میں تمام جائز کوششیں کرسکتا ہے، ہاں دو قسمیں البتہ قابل ملامت ہیں خصوصاً ایجابی غیر حقیقی بہت مذموم اور قابل نفرین ہے میرے نزدیک بھی اس کے تحصیل میں کوشش کرنیوالا اتنا ہی مذموم ہے جتنا مخالفین انفرادی شہرت کے نزدیک بلکہ اس سے بھی زیادہ، یہی شہرت ہے جسکی مذمت اخلاقین کرتے ہیں۔

غور اس کے حاصل کرنیوالے کا ضمیر ہے سب سے نفرین کرتا ہے، بخلاف ایجابی حقیقی کہ اسکی تحصیل کی کوشش کرنیوالا، جتنا اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے، اُسکی روح کو مسرت حاصل ہوتی ہے اور ضمیر اور آگے بڑھنے کو کہتا ہے یہانتک کہ بعض لوگ اسی شہرت کے بقدر دوام حاصل کرتے ہیں ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء،

شہرت ہی پر دنیا کا کاروبار ہے، تجارت کا دارومدار اسی پر ہے تو علم و ادب کا ہی، اگر آپ خوشی سے دو پیسے میں خریدینگے، لیکن ہندوستان کے عملہ سے ہے ہوئے چاقو جنکو سیطر راجس کہتے ہیں کہ نہ ہو آپ ہرگز اس کی نصف قیمت و نصف سے بھی نہ لیں گے۔

الہ آباد سے آج ہر روز دہلی میں آپکو زیادہ مزہ آئیگا، بہ نسبت اُن امروہوں کے جو آپکو عمدہ عمدہ دہلی کے ملیں، ایک مریض اپنے شہر کے طبیب کے تجربہ کئے ہوئے نسخے پر اتنا اعتماد نہ کریگا، جتنا جتنا حکیم اجمل خانصاحب کے لکھے ہوئے نسخے پر، چاہے وہ بعینہ سابق نسخہ کیوں نہ ہو، عاملہ قبال کے

معمولی کلام کم وقعت بہت ہو گی، مگر ایک غیر مشہور شاعر کا بہترین کلام، اُس وقعت سے نہیں دیکھا جائیگا، لسان العصر حضرت اکبر الہ آبادی کے ظرافت آمیز کلام میں جو لطف و حظ ملیگا، کسی دوسرے ظریف شاعر کے اشعار میں ممکن نہیں، فیاضانہ کلام ہی ایک بات کہتے ہیں، سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں فلسفے اور باریکیاں پیدا کر دی جاتی ہیں اور اگر وہی بات دوسرا لکھے، تو کیا آپ امید کر سکتے ہیں کہ اتنا آدمی بھی تائید کریں گے، مصطفیٰ کمال پاشا برسر اقتدار ہو کر خلیفہ کو معزول کر دیں، خلافت کو منسوخ کر دیں، قابل اعتراض نہیں ہیں، لیکن ہندوستان کے مسلمانوں میں سے بعض مسلمان تحریک خلافت کے بعض اصولوں کے مخالف ہوں تو نہ معلوم کتنے کفر کے فتوے لگ جائیں، ڈاکٹر ٹیگور کو نوبل انعام ملنے سے دنیا میں شہرت ہوئی ہے، لوگ زبردستی اُن کے خیالات کو جو خالص ہندی دیہاتی ہیں، اُردو کا جامہ پہنا کر اردو دنیا، ادب میں لاتے ہیں، "جب پانی بھرنے جاتی ہوں تو مٹی کا گھڑا" پڑھتے ہیں، مگر ناگوار نہیں ہوتا ہے، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ کونسی چیز حکمرانی کرتی ہے کونسی شے ہے جس سے آپ عزت و وقعت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، شہرت ہی ہے، جس کی وجہ سے آپ مشہور لوگوں کی ادنیٰ چیز کی عزت کرنے پر مجبور ہیں، سچ ہے بڑے آدمیوں کی چیزیں بھی بڑی ہوتی ہیں، بڑا ہونے کے معنی کیا یہ ہیں کہ انسان میں تجھیں فٹ بلند ہو، نہیں بڑائی صرف شہرت ہے،

ایک انگریز نے ایک مشہور و معروف آدمی کی قلمدان کو جس میں کوئی صناعی نہ تھی ہزاروں روپیہ دیکر خرید لیا۔ آخر اس نے کس بات کی قیمت دی محض شہرت کی۔ اگر آپ کچھ بننا چاہتے ہیں اور کچھ کرنے کے خواستگار ہیں تو حقیقی شہرت حاصل کیجئے، اور ہر ممکن طریقہ سے اس کی تحصیل میں کوشش کیجئے، جس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کمال پیدا کیجئے، ورنہ یاد رکھیئے کہ سمندر اپنے دامن ہزاروں موتی جیسے چھپائے ہوئے ہے جن کی آب و تاب آنکھوں کی خیرہ کر سکتی ہے اور جن میں سے ایک کی قیمت دنیا کے موجودہ موتیوں کے مجموعی قیمت تک پہونچتی ہے، مگر کون جانتا ہے، دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہیں، ہزاروں ہیرے کوئلوں سے اتنی ہی نسبت رکھتے ہیں جو رتی کو تولے سے ہو سکتی ہے۔ مگر کیونکہ وہ زمین کے پردہ میں پوشیدہ ہیں اس لیئے ایک پتھر سے زیادہ قیمت نہیں رکھتے۔ اگر خدا نے تم کو اس قابل بنایا ہے تو شہرت حاصل کرو۔ گمنامی کی تاریکی سے نکلو اور اس دنیا میں آفتاب شہرت بنکر چمکو۔ اپنی کرنوں سے۔ اپنی نورپاشی سے عالم کو منور کر کے بتا دو کہ حقیقی شہرت اس کا نام ہے۔

شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی

نے دنیا کو بتا دیا کہ اسلام پر قربان ہو جانیوالے پاک نفوس کیسے ہوتے ہیں مولانا موصوف نے اسلام کی بدولت صدہا مصیبتیں اٹھائیں مگر اُف تک نہ کی۔ گورنمنٹ نے اس بزرگ پر لاکھوں بہتان رکھکر طرح طرح کی تکالیف دیں مگر زبان پر شکایت کا حرف تک نہ آیا۔ آپکا سفرنامہ مالٹا ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیئے۔ قیمت ۱۲ ار

رسائل کی روح

اللہ سبحانہ کی محبت

حدیث شریف میں آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَا یَطْعَمُ اَحَدُکُمْ طَعْمَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یُحِبَّ فِی اللّٰہِ وَیُبْغِضَ فِی اللّٰہِ حَتّٰی یُحِبَّ فِی اللّٰہِ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ وَیُبْغِضَ فِی اللّٰہِ اَقْرَبَ النَّاسِ اِلَیْہِ۔ تم میں کا کوئی شخص ایمان کا ذائقہ اسوقت تک نہیں پاتا جب تک کہ اسکی محبت اور دشمنی اللہ سبحانہ کے لئے نہ ہو۔ قرابت کے اعتبار سے اگر کوئی بہت نزدیک ہے لیکن وہ ایماندار نہیں ہے تو اس کو مبغوض جانے اور اگر کوئی قرابت میں دور ہو لیکن ایماندار ہو تو اسکو محبوب جانے۔

حُبِّ نبیؐ

اللہ پاک نے فرمایا ہے اے نبیؐ کریم! آپ فرما دیجئے کہ اگر تمہارے ماں باپ۔ بیٹا بیٹی۔ بھائی بند۔ بی بی۔ کنبہ والے۔ اور مال و متاع جو تم نے حاصل کیا ہے اور تجارت جسکے خراب ہونے کا اندیشہ ہے یہ سب چیزیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہوں تو اللہ کے حکم آنے کا انتظار کرو۔ بدکار لوگوں کو اللہ سبحانہ راہ راست نہیں دکھاتا۔

عموماً محبت چار چیزوں سے ہوتی ہے

جاننا چاہیئے کہ اللہ سبحانہ اور اس کے رسولؐ کی محبت سے بھرنے والی جتنی چیزیں ہو سکتی ہیں وہ چار قسموں میں منقسم ہیں

۱۔ ابتدا قرابتداروں کی دوستی اور ابنائے جنس کا میل جول۔ آیہ کریمہ میں الفاظ "اٰبَآؤُکُمْ اَبْنَآؤُکُمْ۔ اِخْوَانُکُمْ اَزْوَاجُکُمْ" کا اشارہ قرابتداروں کی طرف ہے۔ اور عَشِیْرَتُکُمْ سے وہ لوگ مراد ہیں جو معاشرت میں شریک ہیں یعنی ابنائے جنس۔

۲۔ مال مکسوبہ کہ وہ اپنی محنت اور کمائی کا ہونے کی وجہ سے نفس اسکی جدائی کو نہیں چاہتا۔ اور دل پر اسکی محبت غالب رہتی ہے۔ اسیوجہ سے اس کی طرف دل ہمیشہ مائل رہتا ہے۔ اَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْھَا میں اسی طرف اشارہ ہے۔

۳۔ تجارت وغیرہ کے ذریعہ مال حاصل کرنے کا شوق۔ یہ خیال بھی جب انعکس ہوتا ہے تو انسان کو کسی کی محبت و الفت کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا تِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا کا ایما اسی جانب ہے۔

۴۔ مکانات جہاں انسان کی بود و باش اور اسکی کمائی کی حفاظت ہوتی ہے یہ انسان کی کمائی کی آخری غایت ہے کہ وہ اپنی کمائی کو ایک جائداد کی شکل میں رکھنا چاہتا ہے تاکہ دوسرے اموال و امتعہ پر اگر کوئی آفت آبھی جائے تو یہ

محفوظ رہے اور رہنے سہنے کے لیے کوئی جگہ باقی رہے یہی مراد ہے ارشاد باری تعالیٰ عزاسمہٗ میں صَسَاکِنُ تَرْضَوْنَهَا بس یہی چار چیزیں ہیں جو انسان کو حق تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک کی محبت سے روک سکتی ہیں۔ اس مضمون کو اللہ سبحانہ نے ایک ہی آیت کریمہ میں ترتیب کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ سبحانہٗ ما اعظم شانہٗ ہ

محبوب کی یاد بھی علامت محبت ہے

محبت کی ایک علامت اپنے محبوب کی یاد میں رہنا ہے۔

دیلمی نے مسند الفردوس میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَصْلُ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ ہ جو شخص کسی چیز کو محبوب جانتا ہے تو اسکو زیادہ یاد کرتا ہے اس سے مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھے آپ کی ہدایات اور تعلیمات سے غافل نہ ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتا رہے۔

درود شریف کے مختصر احکام

تمام عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور صلوا علیہ کے موقع پر واجب اور نماز میں اور جب کبھی نام مبارک سنے تو درود شریف کا پڑھنا مسنون ہے۔ بشرطیکہ وہ مقام پلیدی یا نجاست کا نہ ہو۔ حمام نہ ہو۔ درود شریف پڑھنے والا جنابت کی حالت میں نہ ہو۔ ناک صاف کرنے یا کلی کرنے کا وقت نہ پڑھے۔ درود شریف کے فضائل اور اس کے احکام و آداب بہت تفصیل کے محتاج ہیں۔ اسی طرح احیاء سنت یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی طریقہ کسی جگہ جاری نہ ہو تو اسکو جاری کرنے کی جو فضیلت ہے اور آپ کی کسی سنت کو مٹانے یا مٹتے ہوئے دیکھ کر خاموش رہنے کی جو وعید ہے اس کی تفصیل بھی بہت ہے اس کے لیئے بھی مفصل مضمون چاہیئے۔ الغرض درود شریف ہمارے لیئے ایک بڑی نعمت ہے۔ (واعظ)

موجودہ تعلیم

پچاس سال کے تجربہ کے بعد یہ ثابت ہو چکا کہ ہمارے لڑکوں میں جو اعلیٰ تعلیم یافتہ سمجھے جاتے ہیں وہ بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں ہوتے اور علم کے کسی شعبہ سے ان کی طبیعت کو مدد نہیں ملتی۔ (جی ایس ارنڈل ایم۔ اے)

ایک عمیق النظر کی رائے

ہماری ملک میں جو کچھ بھی اسوقت تعلیم دی جارہی ہے وہ بھیڑ چال کا نتیجہ ہے۔ تعلیم انسان کو زندگی بخشتی ہے۔ آسائش و آرام کے ذریعہ بہم پہونچاتی ہے لیکن ہندوستان کی تعلیم یافتہ آدم ہی نرالا ہے، ہندوستان کے پڑھے لکھے مزدوروں اور قلیوں سے زیادہ تہی دست دیکھے جاتے ہیں۔ ان کی حالت قابل رحم، دیکھنے میں آتی ہے، گھر کا کام کاج کرنے کی انمیں طاقت نہ رہی، بوجھ اٹھاتے ہوئے ان کی کمر دکھنے لگتی ہے، بجز ملازمت اور کوئی ذریعہ آمدنی کا ان کے پاس نہیں ہوتا کیا ایسی تعلیم تعلیم کہلانے کے مستحق ہے ہرگز نہیں! اسپر طرفہ یہ ہے کہ ان واقعات کی موجودگی میں پھر بھی رٹ لگائی جاتی ہے کہ "تعلیم حاصل کرو تعلیم حاصل کرو" چند آدمی ملتے ہیں تعلیم تعلیم کا شور مچا کر اسکول یا کالج کھڑا کر دیتے ہیں، غریبوں کو سبز باغ دکھلا کر، محنت کا کمایا ہوا روپیہ برباد کر کے لڑکوں کو غلامی کا طوق پہناتے ہیں، سر توڑ کوشش کر کے سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے میدان مار لیا، ہر ایک فرقہ اسی دھن میں ہے کہ ملک میں تعلیم کا ہونا ہی اور تمام ملک کا تعلیم یافتہ ہونا ہی برکات کا موجب ہوگا، موجودہ سسٹم سخت ناقص و ردی ہے اندھا دھند ایک دوسرے کے پیچھے چلے جا رہے ہیں۔"

موجودہ تعلیم کی خامیاں

"چاروں طرف نحوست و دغا بازی، اخلاق میں کمزوری، مروت سے ناواقفی، دور اندیشی سے کوتاہ، ہمت میں بزدل، خلوص میں ناکارہ، ہمدردی برائے گفتن، صلح صفائی کا نام نہیں، کوئی خاندان جھگڑے فساد سے خالی نہیں، ہر خرمن میں آگ لگی ہوئی ہے، ہر فرد اسمیں جل رہا ہے، اتفاق آشتی صلح صفائی تعلیم تہذیب، سمجھ بوجھ، دور اندیشی نام کو بھی نہیں، یہ امر قابل غور ہے کہ جدید تعلیم نے کس حد تک مستقل مزاج، دور اندیش، سوسائٹی کے لیئے مفید سمجھ اور تدبر میں ثقہ ایثار کرنے والے اشخاص کا مصالحہ ہم پہونچا رہی ہے" خواجہ غلام الثقلین مرحوم مشہور مصلح تمدن کی رائے ہے "ہم کو اپنے صیغۂ تعلیم میں بہت سی ترمیم و اصلاح کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور جب ہم آکسفورڈ اور کیمرج یونیورسٹیوں کے نصاب اور طرز تعلیم پر نظر ڈالتے ہیں تو ہندوستانی یونیورسٹیوں کے نصاب کا بار اتنا گراں معلوم ہوتا ہے جس کے اٹھانے کو شیخ سعدیؒ کا چارپایہ درکار ہے ہماری یونیورسٹیوں کے بعض مضامین غیر ضروری اور تضیع اوقات کا باعث ہیں، دیسی زبانوں کا طرز تعلیم نہایت خام و ناتمام ہے دیسی زبانوں کے نصاب اگر ایک طرف فہم و درایت کی گرفت سے خارج ہیں تو دوسری طرف ایسے نصابوں کی طوالت و ضخامت پر بارقات معینہ وہ بالاستیعاب عبور نہیں کر سکتے، بلکہ بمشکل تمام کچل کچل کر نگل لیتے ہیں، جو ان کو کبھی ہضم نہیں ہوتے ہماری رائے میں اس دارو کے تلخ کو خوشگوار بنانے کی سخت ضرورت ہے"

مسٹر کوپر افسر سررشتہ تعلیم بنگال کا خیال ہے کہ "جو تعلیم ہمارے مدارس میں دیجاتی ہے اسمیں مذہب کے بالکلیہ اخراج نے لڑکوں میں سے اسکے دقایق ادب و احترام کو نیست و نابود کر دیا ہے جو ابتک والدین کا کیا جاتا تھا" (کانفرنس گزٹ)

صاف ہوا

زیادہ تر انسان کی زندگی کا دارومدار صاف ہوا پر ہے اگر ایک منٹ کے لیے بھی صاف ہوا نہ ملے تو کشتی حیات موت اور نیست کے طوفان میں نظر آنے لگتی ہے انسان کے لیئے غذا سے زیادہ صاف ہوا کی ضرورت ہے۔ صاف ہوا حاصل کرنے کے لئے ان ہدایات پر عمل کیجئے۔

(۱) کسی بند کمرے میں اول تو ٹھہرنا اور سونا نہ چاہیئے اور ٹھہرنے کا اتفاق پڑے تو بہت تھوڑی دیر ٹھہرنا چاہیئے (۲) مساجد یا جلسہ گاہیں، مدارس۔ تھیٹر وغیرہ ایسے مقامات جہاں عموماً کثیر تعداد میں لوگ جمع ہوتے رہتے ہیں

نہایت وسیع اور ہوا دار ہونے ضروری ہیں (۳) رہنے سہنے کے مکانات میں خصوصاً جبکہ انہیں ہوا کی آمد و رفت کے واسطے کھڑکیاں اور ہوادان وغیرہ کافی نہ ہوں زیادہ آگ اور چراغ نہ جلائے جاویں (۴) جہاں تک ہو سکے تنگ تاریک گلی کوچوں اور مکانات میں رہائش ترک کر دیں (۵) ایسی ہوا سے جس میں گرد غبار ہو، دھواں ہو۔ معدنی، دھاتی ذرات اُڑ رہے ہوں اپنے آپ کو محفوظ رکھا جاوے (۶) مویشیوں اور پرندوں کبوتر وغیرہ اور چیونٹے چھاچھوندر بلی۔ کُتا۔ بندر وغیرہ بھی بند مکان میں نہ رکھے جاویں کیونکہ ان کی بھی ہماری طرح صاف ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۷) ایسے مکانات کے اندر اور چھتوں پر بھی رہائش نہ کرنا چاہیئے جہاں مویشی رکھنے کا انتظام ہو (۸) اپنے مکان کو ترکاریوں اور میووں کے چھلکوں اور ہر قسم کی غلاظت اور کوڑے کرکٹ وغیرہ سے صاف پاک رکھنا لازمی ہے (۹) مریضوں کے کمرے زیادہ پاک و صاف اور کھلا رکھنا چاہیئے کیونکہ بیماریوں کے باعث ہوا زیادہ کثیف ہو جاتی ہے۔ اور بیماروں کو تندرستوں کی بہ نسبت زیادہ پاک و صاف ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور خراب ہوا کا بُرا اثر بیماروں پر تندرستوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے کیونکہ ان کی قوت مدافعت کمزور ہو چکی ہوتی ہے (۱۰) رہائشی کمرے کے فرش اور دیواروں پر تھوکنا سخت ممنوع ہے کیونکہ ایسا کرنے سے مواد خشک ہو جانے کے بعد اس کے جراثیم ہوا میں شامل ہو کر بذریعہ تنفس ششش اور خون میں جا کر ہزاروں قسم کے متعدی امراض اور امراض آلات تنفس کا باعث ہو جاتے ہیں (۱۱) حتی المقدور ایسے پیشوں سے اجتناب کریں۔ جن کے طفیل معدنی ذرات ہوا سے مل کر بیماریوں کا سبب بنتے ہیں مثلاً سنگ تراشی اور لوہار اور آئینے کا کام وغیرہ (۱۲) سوتے وقت منہ کو کپڑے سے ڈھانپ کر نہ سونا چاہیئے اور کمرے کے تمام دروازے اور کھڑکیاں بند نہ کر دینی چاہئیں یہ خیال غلط ہے کہ سردیوں میں منہ کھول کر سونے سے زکام ہو جاتا ہے بلکہ بند کر کے سونے سے ایسا ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کو منہ ڈھانپ کر سونے کی ایسی پختہ عادت ہوتی ہے کہ وہ گرمیوں میں بھی اسپر عمل پیرا ہوتے رہتے ہیں اور اُن کو اسکے بغیر نیند نہیں آتی اُن کو کوشش کر کے یہ بد عادت ترک کر دینا چاہیئے۔

(۱۳) ہمیشہ سانس بذریعہ ناک لینا چاہیئے خصوصاً جبکہ ریاضت کیجا رہی ہو کیونکہ ناک کے ذریعہ سے ہوا آلائشوں اور آمیزشوں سے پاک صاف اور معتدل الکیفیت ہو کر ششش میں پہونچتی ہے (۱۴) ریاضت اور رشقت کے ذریعہ سے صاف ہوا کثیر مقدار میں جذب کرنی چاہیئے (۱۵) چونکہ اوپر کی ہوا نسبتاً زیادہ صاف ہوتی ہے لہذا بالائی منزلوں پر رہائش اختیار کرنی چاہیئے (۱۶) رات کے وقت نہ باغوں کی سیر کرنی چاہیئے اور نہ ایسی جگہوں میں سونا مناسب ہے جہاں درخت ہوں کیونکہ درخت رات کو آکسیجن جذب کرتے اور کاربانک ایسڈ چھوڑتے ہیں (۱۷) چونکہ ہوا قدرتی طور پر دھوپ سے صاف ہوتی رہتی ہے لہذا رہائشی مکان میں اس امر کا لحاظ رکھا جاوے کہ دھوپ اور روشنی اندر جا سکے اور ہوا کی آمد و رفت کا انتظام کافی ہو۔ ورنہ جس مکان میں روشنی نہیں آسکتی بیماری ضرور آئیگی۔

(۱۸) بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کمرہ بند کر کے اندر جلتا ہوا چراغ چھوڑ کر یا کوئلوں کی انگیٹھی جلا کر سو جاتے ہیں اس سے سخت ترین خطرناک امور کا اندیشہ ہے اور بعض ایسے بند کرنے والے ہمیشہ کی نیند سو جاتے ہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ (مشیر الاطباء)

عبرت

میں نے آبشار کو دیکھا۔ کہ پانی کی دھاریں پتھروں پر زور زور سے ٹکرائی ہوئی گر رہی تھیں۔ اور گرتے وقت سب دھاریں ایک دوسری سے ایسی مل جاتی تھیں۔ کہ آنکھ ایک دھار کو دوسری دھار سے الگ نہ دیکھ سکتی تھی۔ میں نے ان پانی کی دھاروں سے پوچھا "کہ تمہارے پاس انسانوں کے لیے کیا پیغام ہے" انہوں نے کہا "ہر اوج کے بعد زوال ہے۔ اور پستی کی مصیبت ہمیں اتحاد کا درس دیتی ہیں اور مستی اور کی غفلت ہی ہمیں پستی کی جانب کھینچ لاتی ہے"

میں نے ان پتھروں سے پوچھا کہ تمہارے پاس انسان کے لیے کیا پیغام ہے۔ اُنہوں نے کہا "ثبات قدم کا۔ تجھے اپنے عزم اور ارادوں میں ہماری مثل ثابت قدم رہ کر مصائب و آلام کے خوف سے لرزہ براندام نہ ہونا چاہیئے"

میں نے دیکھا کہ دریا میں سیلاب آیا۔ اور بہت سے دیہات دریا برد ہو گئے۔ کئی جانیں تلف ہوئیں۔ ہری بھری کھیتیاں سرسبز مرغزار تہ آب ہو گئیں۔ اور آگے بڑھ کر دیکھا۔ کہ خیر آباد زمینیں آباد ہو گئیں غریب کسانوں کے تن مردہ میں جان آگئی۔ بنجر اور خشک زمینوں پر سبزۂ بیگانہ کا فرش بچھ گیا۔ خود رو پھولوں سے کائنات کا ہر ذرہ چمک اٹھا۔ میں نے سیلاب سے پوچھا۔ تیری وہ موجیں جو شمال کی طرف بڑھیں ہلاکت اور تباہی کا سامان ساتھ لیتی گئیں۔ اور جو جنوب کی سمت جھکیں سرسبزی اور طراوت کا تحفہ ہمراہ لائیں۔ آخر یہ کیوں؟

اس نے کہا "مایوس دلوں کے لیے آیۂ رحمت اور غفلت پرستوں کے لئے درس عبرت ہوں۔ رحمان کی رحمتیں اسی طرح تقسیم ہوتی ہیں" (رہنمائے تعلیم)

بجلی سے محفوظ رہنا

(۱) کسی گھنے اور بلند درخت کے نیچے کھڑے نہ ہو۔ بلکہ ہٹ جاؤ (۲) کسی کھلے میدان میں یا ٹیلے پر کھڑے نہ رہو۔ بلکہ بیٹھ جاؤ (۳) کارخانوں میں مشینوں کی چمنی کے نزدیک نہ ٹھہرو۔ (۴) بجلی کی تاروں سے نہ ڈرو۔ بلکہ اُنکا سلسلہ منقطع کر دو (۵) مویشیوں کو کسی درخت کے نیچے باندھنے جنگلے کے قریب جمع نہ ہونے دو (۶) پناہ کے لیے کسی ایسی مکان میں نہ جاؤ جسکی چھت دیوار کی مثلاً جستی یا آہنی چادروں کی ہو۔ اور پائپ لکڑی کے ہوں (۷) اگر تمہارا مکان قریب ہو کے دوسرے مکانات سے الگ اور اونچا ہو۔ تو اُسپر حفاظتی سلاخ لگا دو جسکا ایک سرا زمین کے اندر مندروں کے کلس کی مانند اونچا ہو۔ اور دوسرا سرا زمین کے اندر تک چلا جائے (۸) اگر تمہارا مکان شہر کے اندر دوسرے مکانوں میں ہے۔ تو بیخوف رہو تم محفوظ ہو۔ (المست)

معلومات

ہوا کس چیز سے مرکب ہے

تقریباً ڈیڑھ سو برس قبل کسی کو معلوم ہی نہیں تھا کہ ہوا کے اجزا کیا ہیں۔ لیوازیئے نامی ایک مشہور فرانسیسی حکیم نے ہوا کے اجزا دریافت کئے۔ ہوا بہت سے اجزا کا مرکب ہے جنمیں سے دو سب سے بڑے اجزا آکسیجن اور نیٹروجن ہیں یعنی ہوا کے مجموعہ کا تقریباً پانچواں حصہ آکسیجن ہے اور ($\frac{4}{5}$) نیٹروجن ہے انکے علاوہ ہوا میں دوسرے ہوائی مواد بھی شامل ہیں یعنی کاربونک ایسڈ (تیزاب) اور امونیا (جوہر نشادر) مگر یہ بہت کم مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

آکسیجن پر تمام جانداروں کی زندگی کا دارومدار ہے۔ اگر قدرت ہمکو ایک منٹ کے لیے اس نعمت سے محروم کردے تو ہمارے یہ متحرک جسم آن واحد میں مردہ صورت میں تبدیل ہوجائیں۔ نیٹروجن اگرچہ حیوانی زندگی میں آکسیجن کی طرح ممد و معاون نہیں ہے مگر پھر بھی یہ بے انتہا مفید ہے چونکہ جب نیٹروجن آکسیجن کے ساتھ ملتا ہے تو وہ آکسیجن کو بے انتہا صاف اور ہلکا بنا دیتا ہے جس سے کہ تنفس میں بڑی آسانی پیدا ہوتی ہے۔ ہمارے ہر سانس کے ساتھ ہمارے پھیپھڑوں میں آکسیجن داخل ہوتا ہے اور جسوقت ہم ہوا کو سانس کے ذریعہ سے تازہ ہوا لینے کے لیے خارج کرتے ہیں تو ہمارے پھیپھڑوں کی ہوا کاربونک ایسڈ بن جاتی ہے۔ اگر کاربونک ایسڈ زیادہ مقدار میں ہوا میں شامل ہوجائے تو ہوا نہایت مہلک اور زہریلی ہوجاتی ہے۔ اسی سبب سے ایک ایسا مختصر بند کمرہ جس میں کہ بہت سے آدمی بند کیے مجمع ہوتا ہے تندرستی کے لیے بیحد مضر ہے چونکہ اس کمرہ میں پھیپھڑوں سے نکل نکلکر کاربونک ایسڈ بہت زیادہ مقدار میں جمع ہوجاتا ہے جو کہ زہر سے کسی صورت میں کم نہیں۔ انسان اسوقت تک زندہ نہیں رہ سکتا جب تک کہ وہ پھیپھڑوں سے کاربونک ایسڈ نہ خارج کرتا رہے اور اس کے بجائے سانس لینے کے لئے اسکو آکسیجن کافی مقدار میں نہ ملتا رہے۔

لیکن کاربونک ایسڈ بھی بیکار نہیں ہے جسطرح حیوانی زندگی کے لیے آکسیجن ضروری ہے اسی طرح نباتات کے لیے کاربونک ایسڈ زندگی بخش ہے اور نباتات اسی کے ذریعہ سے پھولتے پھلتے ہیں۔

درختوں کی پتیوں میں باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں یہ پتیاں ان سوراخوں کے ذریعہ سے درختوں میں کاربونک ایسڈ کو جذب کرلیتی ہیں اور اس کے بجائے آکسیجن خارج کردیتی ہیں۔ اسطرح درختوں کی خارج شدہ ہوا حیوانی زندگی کے لیے مفید ہے اور حیوانوں کے پھیپھڑوں سے نکلی ہوئی کثیف ہوا سے نباتات زندگی پاتے ہیں۔ پہاڑوں اور شاداب مقامات کی ہوا جو اسقدر صحت بخش مانی جاتی ہے اس کا بڑا سبب یہی ہے۔

آندھی کیوں آتی ہے

یہ تو ظاہر ہے کہ ہوا کو کبھی قرار نہیں ہمیشہ ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر حرکت میں رہتی ہے۔ ہوا کی حالت بالکل پانی جیسی ہے اگر سمندر یا کسی تالاب میں سے ایک ٹوٹا پانی نکال لیا جائے تو فوراً ادھر ادھر کا پانی دوڑ کر اس جگہ کو پر کردیتا ہے یہی حالت ہوا کی ہے اگر کسی جگہ ہوا کی مقدار کم ہوجاتی ہے تو اس پاس کی ہوا آن واحد میں دوڑ کر اس جگہ کو پر کردیتی ہے اور اسی سبب سے ہوا چلتی ہے۔

اب یہ سوال درپیش ہے کہ آندھی کسطرح پیدا ہوتی ہے۔ آپنے دیکھا ہوگا کہ جب کسی میدان میں ایسی حالت میں آگ روشن کیجائے جسوقت کہ ہوا بالکل بند ہو تو ہوا کے شعلے نہایت تیزی کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھتے ہیں اور دھواں نہایت تیزی کے ساتھ بلند ہوتا ہے اور پھر اٹھ کر چاروں طرف پھیل جاتا ہے۔ یہ شعلے اوپر کی سمت کیوں اٹھے اور یہ دھواں نہایت تیزی کے ساتھ اٹھ اٹھ کر کیوں پھیلا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہوا آگ کی گرمی پاکر ہلکی ہوجاتی ہے اور جب وہ ہلکی ہوجاتی ہے تو اوپر کی سمت نہایت تیزی کے ساتھ اٹھ جاتی ہے آگ کی گرمی سے ہوا گرم ہوئی اور گرم ہوکر اوپر کی سمت اٹھ گئی اور آس پاس کی ہوا اس جگہ کو پر کرنے کے لیے نہایت تیزی کے ساتھ بڑھی۔ پس اسی لیے شعلے برابر کئی اٹھے بعض اوقات جس جگہ آگ روشن کی جاتی ہے اس کی آس پاس کے نکلے تک ہوا میں اڑنے لگتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آس پاس کی سرد ہوا جب تیزی کے ساتھ ہلکی اور گرم ہوا کی جگہ کو پر کرنے کے لیے نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی ہے تو خس و خاشاک بھی حرکت میں آجاتے ہیں۔

اسی طرح جب زمین کی گرمی سے ہوا کی ایک بڑی تعداد گرم ہوکر اوپر کی سمت اٹھ جاتی ہے تو چاروں طرف سے سرد ہوا اس جگہ کو پر کرنے کے لیے بڑھتی ہے اور چونکہ یہ گرم ہوا کی ایک بڑی تعداد اوپر کی سمت اٹھ گئی ہے اس لیے سرد ہوا کی بھی ایک بڑی مقدار اس جگہ کو پر کرنے کے لیے ہونی چاہیئے اس لیے جب ہوا کی ایک بڑی تعداد اس جگہ کو پر کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت کیساتھ بڑھتی ہے تو یہ آندھی کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔ اور بعض اوقات اس قدر تیزی کے ساتھ بڑھتی ہے کہ بڑے بڑے گنجان درختوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتی ہے

پکھراج کی یافت

قصبۂ ہما ولائیں جو جزیرہ سیلون کے صدر مقام کولمبو سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے پکھراج اتنی کثرت سے ایک دھان کے چھوٹے سے کھیت میں سے نکالے گئے کہ آجتک اتنی بڑی یافت سیلون میں کبھی نہیں ہوئی تھی۔ زرد سنہری۔ لال۔ آسمانی غرضکہ یہ پکھراج ہر ایک رنگ کے ہیں ان کا وزن ۲۰ قراط سے لیکر ۷۰ قراط تک ہے بعض پکھراج ۲۰ تولہ وزنی ۵۰ ہزار روپیہ کی ملکیت کا ہے۔ مالکان کھیت کی قسمت کھل گئی وہ پانچ چھ لاکھ روپے کے پکھراج اب تک نقد قیمت لیکر بیچ چکے ہیں اور باقی پکھراجوں کی فروخت کے لیے گفتگو ہورہی ہے کولمبو کے سوداگران جواہرات تو شاید ان سب پکھراجوں کو خرید سکیں اس لیے کہ ان کے پاس پہلے ہی سے بہت اعلیٰ جواہرات موجود ہیں۔

کم سرمایہ والوں کیلئے
وسائل معاش

مرغیوں کی تجارت

ہندوستان کی آبادی دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور جوں جوں یہ آبادی ترقی کررہی ہے فکر معاش بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ہر شخص معاش کی تلاش میں سرگرداں نظر آتا ہے۔ آج سے چند سال پہلے ہندوستانی ملازمت کو دنیا کی سب سے بڑی عزت خیال کرتے تھے مگر موجودہ زمانہ میں ہزارہا روپیہ خرچ کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے نوجوان ملازمت کی امید میں کالج چھوڑتے ہیں مگر صاحب کے بنگلے کے چکر۔ ہیڈ کلرکوں کی خوشامدان کے جذبات کو پامال کردیتی ہے۔ اور وہ ناامید ہوکر مصیبت کی زندگی کو اس ذلت کے مقابلے میں گوارہ کرلیتے ہیں کاش ان کو یہ بھی معلوم ہوتا کہ ملازمت کے علاوہ معاش کی ایک بہتر راہ تجارت بھی ہے۔ تجارت دنیا کی سب سے بڑی عزت ہے خواہ وہ چھوٹی سے چھوٹی ہو یا بڑی سے بڑی۔ اب تجارت کے لیئے سب سے بڑا سوال سرمایہ کا ہے میرے خیال میں سو روپیہ کے سرمایہ سے ہر شخص تجارت شروع کرسکتا ہے۔ رسالہ دین و دنیا میں ایک عدہ وسائل معاش درج ہوچکے ہیں اور سینکڑوں زندگی سے بیزار ہستیاں ان ہی کی بدولت عیش و آرام کی زندگی بسر کررہی ہیں اسمرتبہ بھی مرغیوں کی تجارت کے ذریعہ سے روپیہ پیدا کرنے کا ایک کامیاب طریقہ درج رسالہ کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے آپ ایک بیگھہ زمین کا ٹکڑہ کرایہ پر لیجئے جس پر آسانی ایک ہزار سے لیکر پانچ ہزار تک مرغیاں پالی جاسکیں۔ اس زمین کے چاروں طرف ایک بانس کا کٹھرہ بنائیے جو کہ بلی کتے وغیرہ کے حملہ سے محفوظ رکھنے کے لیئے کافی مضبوط ہو۔ اس احاطہ میں مرغیوں کے لیئے بہت سے دربے بنوا دیجئے تاکہ وہ سردیوں میں رات کی سردی سے اور گرمیوں میں دن کی دھوپ سے محفوظ رہ سکیں

اس انتظام کے بعد آس پاس کے قصبوں میں مرغیوں اور مرغوں کے خریدنے کے لئے جائیے۔ قصبات میں انڈے دینے والی مرغیاں بارہ آنہ کو اور مرغے ایک روپیہ کو بکثرت مل سکتے ہیں۔ اس تجارت میں کسی صورت میں بھی سو فیصدی سے کم کا نفع نہیں ہے۔ چونکہ سو مرغیوں اور بیس مرغوں کی خرید میں یہ رقم صرف ہوگی۔

	پائی	آنہ	روپیہ
۱۰۰ مرغیاں ۱۲ فی عدد کے حساب سے	—	—	۷۵
۲۰ مرغے عدد فی عدد کے حساب سے	—	—	۲۰
متفرق خرچ	—	—	۵
میزان	—	—	۱۰۰

اس کے بعد جب انڈے کافی تعداد میں جمع ہوجائیں تو جو مرغی کڑک ہوتی جائے اسکو فوراً انڈوں پر بٹھا دیجئے اور اس اوسط سے ہر مرغی کے نیچے انڈے دیجئے کہ کم از کم دس بچے ضرور نکل آئیں اس طرح سو مرغیوں کے نیچے ایک ہزار بچے نکل سکتے ہیں۔ یہ بچے چھ مہینہ میں اچھی خاصی مرغیاں بن جائینگے۔ اس طرح مالک کے پاس چھ مہینہ میں ۱۱۲۰ مرغیاں ہونگی۔

چھ ماہ کا مکمل حساب ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
مرغیوں کے لیئے جو زمین لی گئی تھی دس روپیہ ہوار کے حساب سے اسکا کرایہ	۶۰	—	—
کٹھرے اور دربوں پر جو لاگت آئی	۴۰	—	—
مرغیوں اور مرغوں کی خرید میں جو رقم صرف ہوئی	۱۰۰	—	—
دانہ وغیرہ جو چھ ماہ میں صرف ہوگا	۳۰	—	—
میزان	۲۳۰	—	—

اب اگر مرغیوں کا مالک ان میں سے ہزار مرغیاں فروخت کرنا چاہتا ہے تو ۸ر کے حساب سے ہاتھوں ہاتھ فروخت کرسکتا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ اس نے ایک ہزار مرغیاں پانچسو روپے کو فروخت کیں۔ اس آمدنی میں سے دو سو تیس روپے جو خرچ ہوئے ہیں وہ نکال دیجئے تو ۲۷۰ روپے کا خالص نفع ہوا۔ یعنی ۴۵ روپے ماہوار ایک قصبہ میں بیٹھ کر نہایت اطمینان کے ساتھ کمالیئے جو کہ ایک گریجویٹ کی ابتدائی تنخواہ سے کسی صورت میں کم نہیں ہے۔

زیادہ بہتر یہ ہے کہ ان مرغیوں کو کم تعداد میں فروخت کیا جائے تاکہ مندرجہ ذیل طریقہ پر ان سے ہی بچے تحصیل کیئے جاسکیں اس طرح بہت تھوڑے زمانہ میں دوگنی تگنی آمدنی ہوسکتی ہے ایک سال کے بعد اتنی کافی تعداد میں مرغیاں ہوجائیں گی کہ مالک کو ایجنٹوں کی ضرورت محسوس ہونے لگیگی اور وہ محسوس کرے گا کہ اسپر چاندی کا مینہہ برس رہا ہے۔

انڈوں کو محفوظ رکھنے کا طریقہ

جب اس قدر زیادہ تعداد میں مرغیاں ہوجائیں گی تو یہ یقینی بات ہے کہ انڈے اس قدر ہونگے کہ ان کی نکاسی کے لیئے معقول انتظام کرنا ہوگا۔ بعض اوقات چند مجبوریوں کی وجہ سے انڈوں کی فروخت میں دیر ہوجاتی ہے اور وہ بگڑ جاتے ہیں ایسی صورت میں انڈوں کو محفوظ رکھا جائے جس کی کہ نہایت بہتر تدبیر یہ ہے کہ "پیروفن" کو سیال صورت میں انڈوں پر مل دیا جائے جب وہ خشک ہوجائیں تو انڈے بحفاظت رکھدیئے جائیں مدت تک خراب نہیں ہونگے۔ ایک پونڈ "پیروفن" ڈیڑھ ہزار انڈوں کے لیئے کافی ہے۔

سالہا سال تک انڈے محفوظ رہیں

اگر آپ چاہتی ہیں کہ آج کے انڈے سالہا سال تک محفوظ رہیں تو ذیل کا کام دیں۔ نوکیمیکل اصول کے موافق انکو کیجئے۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ ایک حصہ موم اور دو حصے خالص سرسوں کا تیل لیجئے۔ موم کو پگھلا کر نیم گرم تیل میں ملا لیجئے۔ اس کے بعد ایک انڈا ڈبو کر باریک پیسے ہوئے کوئلہ کی تہہ پر رکھدیجئے اور اوپر کے رخ بھی پسا ہوا کوئلہ کی تہہ لگا دیجئے تاکہ انڈے بالکل پوشیدہ ہوجائیں۔

دوسرے ممالک سے خریدار ہونگے جو کہ ہندوستان کے مقابلہ میں زیادہ گراں قیمت دینے کو تیار ہونگے

سوالات

طبی

(۹۳) ایک تیس سالہ حرمی عورت کو عرصہ دو سال سے درد سر کی شکایت ہے نکیہ پر سر رکھنے سے یا زیادہ مطالعہ کرنے سے درد اپنی پوری قوت کے ساتھ اٹھ کر بیحس کر دیتا ہے بیس سال کی عمر سے بال سفید ہونے شروع ہو گئے ہیں دانتوں کی جڑوں میں بھی بے انتہا درد ہوتا ہے۔ کوئی صاحب مہربانی فرما کر نسخہ تجویز فرمائیں۔ (۳۵/۱۰۱۸)

(۹۴) چہرہ اور سینہ پر سرخ رنگ کی پھنسیاں بیحد نکلتی ہیں یہ مرض دو سال سے ہے اسوقت عمر قریب ۲۲ سال کے ہے کوئی صاحب مجرب علاج تحریر فرمائیں۔ (غلام رسول)

(۹۵) وضو کرتے وقت مسوڑے دبانے سے خون نکلنے لگتا ہے۔ کیا کوئی ایسا نسخہ ہے جو اس کے لیے بھی مفید ہو (۲۰۲/ع)

(۹۶) میری اہلیہ ۶ ماہ سے بعارضہ اختلاج قلب مبتلا ہیں۔ کوئی صاحب سہل اور زود اثر نسخہ تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔ (سید انصر علی)

(۹۷) گرمیوں میں پیروں کو بیحد پسینہ آتا ہے۔ یہانتک کہ قدم انگلیاں ایک دوسرے سے چپک جاتی ہیں۔ انگلیوں کے جدا کرنے میں بیحد تکلیف ہوتی ہے۔ یہانتک کہ کھال بھی بچ جاتی ہے مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار)

(۹۸) ذرا سی حرکت سے اختلاج القلب پیدا ہو جاتا ہے۔ کان ہر وقت گونجتے رہتے ہیں۔ ہر قسم کا علاج کر لیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کوئی صاحب نسخہ تحریر فرمائیں (محمد حیات شریف میسور)

(۹۹) میری دادی اماں کو سات سال سے دست کی شکایت ہے۔ اس مرض کا دورہ پندرہ دن کا ہوتا ہے جسمیں ان کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ یونانی۔ ڈاکٹری۔ مصری معالجہ کے بعد بھی بدستور ہے۔ مجرب و مفید علاج مطلوب ہے (اسد)

(۱۰۰) چار سال سے ڈاڑھ میں درد ہے ڈاکٹری دوا سے عارضی فائدہ ہوتا ہے۔ مجرب نسخہ درکار ہے۔ (۱۴۵/ن)

صنعتی

(۱۰۱) صنعت و تجارت کے متعلق انگریزی رسائل اور کتب کا بستہ مطلوب ہے۔ (خریدار)

(۱۰۱) پریس کی سیاہی بنانے کی ترکیب مطلوب ہے۔ (خریدار)

متفرق

(۱۰۲) مقروض ہوں بیمار ہوں کیا کوئی مجرب عمل ان مصائب سے چھٹکارے کے لیے کوئی صاحب بتائیں گے (سرفراز حسین)

(۱۰۳) کسی صاحب کو جناب قبلہ پیر و مرشد حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہ کا اگر پتہ معلوم ہو تو تحریر فرمائیں۔ اجین۔ شاہجہانپور۔ اور دیوا شریف کے بھائی خصوصیت کے ساتھ توجہ فرمائیں۔ (محمد زین الدین)

(۱۰۴) دین و دنیا کے مندرجہ ذیل پرچوں کی ضرورت ہے۔ جن صاحب کے پاس موجود ہوں اصلی قیمت پر روانہ کر دیں۔

جلد دوم نمبر ۱-۲-۱۲۔ جلد سوم نمبر ۱-۲-۴-۶-۷-۸-

(محمد حیات شریف میسور)

(۱۰۵) ہر قسم کے مصنوعی بال ارزاں قیمت پر کہاں سے مل سکتے ہیں کوئی صاحب مفصل پتہ لکھیں۔ (۲۹۱/الف)

جوابات

(۵۸) دیوان وطن آٹھ سال سے طبع نہیں ہوتا اس کا طبع دشوار ہے۔ سفر وطن ہمارے ایک دوست کے پاس ہے اس کا بھی حشر ہوا۔ (خریدار)

(۵۱) درد سر کے لیے مونٹھ گھ کر لیپ کیجئے پندرہ منٹ میں آرام ہو جائیگا (عبد العزیز شاد)

(۵۲) حیض والی عورت کے واسطے غسل لازم ہے اور ایسی حالت میں کھانا پاک ہے۔ (صادق)

(۵۳) ذیابیطس کے لیے مجرب نسخہ یہ ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ بسباب اتوتی قلعی خالص ۲ تولہ۔ ہاہ گجراتی ۲ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۱ تولہ۔ بیج اجوائن آسمانی ۲ تولہ۔ مروارید ۱ سنتہ ۳ ماشہ۔ اول قلعی کو اور بسباب کو کر چھیہ میں ڈالکر گلالیں جب سرخ ہو جائے تو ٹھنڈا کر کے کھرل کر شربت کریں پھر ماہ بریں بدستور تمام اجزاء کے شمولیت کے بعد کھرل کریں۔ مروارید عرق کیوڑہ میں حل کرنے کے بعد داخل کئے جائیں۔ تین چار روز برابر کھرل کرتے رہیں جب سفوف سرمہ کی طرح باریک ہو جائے اس کو حفاظت سے رکھیں۔ اول تین روز بوقت صبح ایک ماشہ پھر تین روز ڈیڑھ ماشہ اس کے بعد تین دن ۲ ماشہ اسیطرح ہر تیسرے دن ایک ماشہ کا اضافہ کرتے جائیں۔ چالیس روز برابر کھائیں۔ دانتوں کو دوا سے بچائیں اور دوائے کھانے کے بعد پاؤ سیر بکری کے دودھ کی چاہے پینی چاہیئے۔ گرم شیریں اشیاء سے پرہیز جماع سے بھی پرہیز رکھیں۔

(حکیم عزیز الدین احمد خریدار ۳)

انشائے لطیف

لیڈی مرچ

(از مصور فطرت مولائی حضرت خواجہ حسن نظامی)

نہ گوری - نہ کالی - بلکہ لال - جب میں تھیر ہ رنگ سبز تھا - لیڈی بنیں تو لال جوڑا پہن لیا - سل پر پستی ہیں تب بھی لال - آگ پر بھنتی ہیں تو بھی سُرخ رکابی میں دسترخوان پر آتی ہیں اسوقت بھی ان کی لالی نہیں جاتی - چھوٹے قد کی ہوں یا بڑے قامت کی - تیزی اور سرخی کا وہی عالم - بلکہ چھوٹے قد والی تیز مرچ مشہور رہے - ان کی آبرو دیکھ کر اچھے اچھے منھ میں پانی بھر آتا ہے - اور بڑے بڑے بھاری بھرکم متحمل مزاج لوگوں سے سی سی کرا دیتی ہیں -

ان کے صاحب کا نام گھی ہے - گھی کے بغیر ان کی شوخی دور نہیں ہوتی اپنے صاحب سے ہم آغوش ہو کر سالن کا تار شمار کہلاتی ہیں - نوالے کا روپ انہی کے دم سے ہے - جب وہ شوربہ میں غوطہ مارتا ہے تو یہ اپنا پسا ہوا بدن نوالہ کے جسم پر مل دیتی ہیں - اور سنسنی انگیز کا نغرا لگاتی ہیں - نوالہ لال ہو کر باہر آتا ہے - منھ میں جاتا ہے - معدہ میں پہونچتا ہے - اور جب نہیں کتنے کتنے تغیر اس کو پیش آتے ہیں مگر لیڈی مرچ کی شان میں کہیں بٹہ نہیں لگتا - وہ آخر دم تک اپنی تیزی اور جھلجلاہٹ دکھاتی رہتی ہیں -

کالی مرچ کو لیڈی کہنا ہرگز جائز نہیں - وہ تو دو ٹین ہے - یعنے مادہ اور لال مرچ لیڈی - یعنے شریف عورت - کیونکہ آجکل زمانہ میں لال رنگ گراں ہے - اور گرانی کے زمانہ میں ہر سرخی قابل عزت ہے - کالی مرچ گول مٹول - نہ سر - نہ پاؤں - نہ ادھر - نہ اُدھر - لال مرچ نوکیلی - چھبیلی - تاجدار - دم دار - آخری سفت کی قدر تمام ہیئت داں جانتے ہیں - کہ سب ستاروں میں دم دار تارہ بڑی عزت رکھتا ہے - ڈارون صاحب نے تو آدمی کی بھی دم ثابت کی ہے - جو اشرف المخلوقات ہے - تو لال مرچ کا مرتبہ کالی مرچ سے بڑا کیوں نہو - کالی مرچ دم سے محروم اور لال مرچ اس نعمت سے مالا مال - یہی وجہ ہے کہ میری لیلے لال مرچ کو چاہتی اور اسکو لیڈی مرچ کہتی ہیں ؛

آنکھ

(از جناب نامی کوہ سوار صاحب نظامی)

کہنے کو بادام کی شکل، یا ایک صدف جس میں دُر آبدار، مگر بڑی گرانمایہ شئے اور انمول چیز ہے، یہ وہ دوربین و خوردبین ہے، جسے صانع حقیقی نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے، ایک ہی تل میں ساری کائنات کی سمائی کی، واہ رے فیاضی، اُف رے حکمت، یہ کوئی آئینہ کا ٹکڑا نہیں جسکو - یدکر نزدیک و دور کے لیے چشمہ (یعنے عینک) بنایا جائے، فلسفی اسی نقطۂ نظر پر ناز ان، حکیم اسی تل کا شیدا، غرض جتنے بھی کارفرمائے تمدن و معاشرت ہیں وہ سب اسی پر فخر کرتے ہیں -

سیاح کی آنکھ؟

قابل قدر ضرور ہوتی ہے وہ اپنی آنکھ سے کیا کچھ نہیں دیکھتا، عبرت خیز مناظر، وحشت انگیز واقعات، کہیں کی دلچسپ عمارات، کسی جگہ جانفزا سیرگاہیں ان تمام حالات کی دیکھ بھال سے اُسکی آنکھ فی الحقیقت مصور کا کیمرہ یا تصویروں کا البم ہوجاتی ہے -

جاسوس کی آنکھ؟

بھی نہایت ہی متعصب کی آنکھ ہوتی ہے، یہ اپنی کن انکھیوں سے کہاں کہاں کی خبریں حاصل کرتا ہے، کس کس کا راز مخفی ڈائری میں لکھ لیتا ہے، برسوں کے چھپے، اور دلوں کے دبے ہوئے واقعات کا منٹوں میں انکشاف کرتا ہے،

شاعر کی آنکھ؟

دلمیں ہوتی ہے گو وہ بھی ظاہری آنکھ سے دیکھتا بھالتا ہے، لیکن پچھلی رات میں آنکھیں بند کئے اندھوں کی طرح مضمون ٹٹولتا اور سرگرداں ہے فی کل وادٍ یھیمون رہتا ہے، اس سیر سپاٹے میں جو کچھ ہاتھ آجاتا ہے اُسے اپنا ہی مال سمجھ لیتا ہے، اور بے دریغ اڑائے جاتا ہے، اس کی آنکھ ان اور آنکھوں کی صف میں نہیں آسکتی -

فلسفی کی آنکھ؟

ہر چیز کی ماہیت میں سرگرداں رہتی ہے - اپنے نزدیک و دور کی ہر ایک شئے کا بغور ملاحظہ کرتا ہے، ہمیشہ اس کی آنکھ ہر چیز کی اصلیت و جسم خاصیت پر غور و فکر کرتی رہتی ہے، لیکن اس کی عقل کی ایک آنکھ کانی ہوتی ہے، اس لیئے بیچارہ خالق الاشیاء کا قائل نہیں ہوتا، بلکہ صاف کھلے پکارے کہے جاتا ہے، کہ ہر چیز کا مادہ بنتا اور بگڑتا ہے، دریا کو مدوجزر لازمی بات ہے، فطرت کے معمولات میں نیچر کو اختیار نہیں کہ اُسے ذرا بھی تبدیل کرسکے یہ ہمارا فلسفی ایک آنکھ کا لامغربی معلوم ہوتا ہے، جو غلط میں دجّال کا ہمزلف ہے، ایک آنکھ وہ بھی ہوتی ہے جو؟

صیاد کی آنکھ؟

کہلاتی ہے - اس کے حصے میں یہ آنکھ کیا آئی ہے کہ وہ برابر میلوں گولی چلاتا اور کئی کئی فرسنگ پر ہرن و شکاری پرندوں کو ہدف نشانہ اندازی کرتا ہے، کتنی اچھی آنکھ پاتا ہے

کہ ذرا سی ناک میں پریت کی چوٹی سے رائی سے اُڑا دیا واہ ۔ ے جولائی نظر۔

مؤرخ کی آنکھ؟

ہی تو ہوتی ہے، جو دائم اچھے اور بُرے حالات کو مساویانہ طور پر دیکھتی رہتی ہے۔ تحقیق و تدقیق میں ہرگز غلطی نہیں کھاتی، اسی واسطے کہا جاتا ہے ہر مورخ کو مبصر ہونا لازم ہے :۔

بیدرد آنکھ؟

بعض وہ آنکھیں ہی تو ہوا کرتی ہیں۔ جو یتیم و یسیر کی حالت خستگی، محتاجی کی زار و نزار حسرتیں بیکس کی آہ و بکا، بیداد کی فریاد کو سنکر بھی خاموش ہو جاتی ہیں۔

ہمدرد آنکھ؟

کچھ رحم و کرم کی آنکھیں ہی ہوتی ہیں، یہ اوروں کی مصیبت و تکلیف کو بہت ہمدردی سے دیکھتی اور روتی ہیں۔ رونے والی آنکھ خدا کو پسند ہوتی ہے، اُس کا ایک ایک قطرۂ اشک دُر شاہوار کی قدر و قیمت رکھتا ہے، خدا ایسی آنکھوں کو ہمیشہ جیتی جاگتی رکھے۔

معشوق کی آنکھ؟

اب ذرا بزم عشاق میں چلیں یا اُس آل انڈیا عشاق کانفرنس میں چلئے جہاں آنکھوں کی گرم بازاری قابل دید ہے، کوئی چتون کا شہید، کوئی نگاہِ نیم کش سے گھائل، کوئی دزدیدہ نظری کا شکار، کوئی شوخیٔ چشم پر بسمل ہو چکا ہے، کسی کے دل کے ٹکڑے اس چشم فتاں کے بیخ مژگاں پر کباب بنے ہوئے ہیں، کہیں آنکھوں آنکھوں ہی میں پیام و سلام جاری ہیں۔ کبھی اظہار نفرت نگاہ سے اقرار وصل ہوتا ہے، یہی آنکھ فسوں گری میں سحر و سامری کو پنجاد دکھاتی ہے۔ مجنوں انہیں آنکھوں کا کشتہ تھا، فرہاد اسی آنکھ کی یاد میں پہاڑ سے جوئے شیر لایا، غرض جسقدر عشاق گزرے اور آئندہ گزرینگے وہ سب اسی چشم فتنہ گر کے مقتول و فدائی ہونگے یوں تو ہزاروں آنکھیں ہیں کس کس کا تذکرہ کیجئے۔ لیکن اسمیں ایک،

عارف کی آنکھ؟

ہی ہوتی ہے، جو بیحد ممتاز و حقیقت نگر ہے، اسی کو چشم خدا بینی کہتے ہیں ایسی آنکھیں سب کے حصے میں نہیں آتی ہیں، اور ان آنکھوں کا تعلق باطنی آنکھوں سے ہوتا ہے، نظر باطن سے یہ لوگ جس چیز کی طرف نگاہ دوڑائیں گے وہاں ہویدا کے ہی جلوے نظر آئینگے، ایسی پیاری آنکھیں بایزیدؒ، منصورؒ، شبلیؒ، جنیدؒ، بلالؓ، ابوبکرؓ، عثمانؓ، عمرؓ، علیؓ، یا حسن بصریؒ، رابعہؒ ہی لائے تھے ایک

عین الیقین

اور یہی ہے، اِس آنکھ کی کس منھ سے تعریف کیجئے جسپر سلطان عالم کی نگاہیں نہایت موودبانہ جاتی اور طواف کرنے لگتی ہیں ؎

طرفہ مضمون ہے میری پیش نظر ہو آگاہ — منظر چشم نبیؐ پر بھی ذرا کیجئے نگاہ،
ایسی نرگس کہیں دیکھی ہو نہ بادام سیاہ — چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاءاللہ

اللہ اللہ کیسی آنکھوں کے وصف لکھنے کا مجھے موقع ملا ہے، کیا میں اپنی آنکھوں کو آتش عشق سے جلا کر عقیدت و ایمان کی کھرل میں مل کر دوں اور چند قطرے حوض کوثر کے ڈالکر روشنائی بنالوں پھر موئے مژہ کا قلم بنا کر وصف و ثنائے عیوان احمدؐ پاک لکھوں۔ یہ وہ مبارک آنکھیں ہیں، جو ہمیشہ نجات و بخشش اُمت کے لیئے تڑپا کرتی تھیں، یہ وہ آنکھیں ہیں جو امیر و فقیر، موسائی، عیسائی، یہود و ترسا سب کے ساتھ یکساں منصفانہ برتاؤ کیا کرتی تھیں۔ یہ وہ پیاری آنکھیں ہیں جو دوست و دشمن سے یکساں سلوک کیا کرتی تھیں۔ جہلائے عرب کے سینوں سے توہمات و تقلیدات باطل کے مٹا دینے میں اسی باریک بین چشم مصلح نے برق اثری دکھائی۔ قربان جاؤں اُن آنکھوں کے جو حجلۂ لامکاں میں معراج کی رات سرمۂ مازاغ البصر و ماطغیٰ پہن لیا تھا، ان آنکھوں کا صدقہ اے مسلمانوں اپنی آنکھوں کو پاک و صاف رکھو، کل انہی آنکھوں سے دربار حشر میں جانا ہوگا جب آنکھیں چار ہونگی پھر تو ساری قلعی کھل کے رہیگی۔ وہی آنکھ اچھی جو اکل حلال کی تلاش میں نگراں ہو، وہی نظر اچھی ہے جو سب کے ساتھ رحم و عنایت سے پیش آئے وہی نگاہ نیک ہے جو نیک و بد، حرام و حلال کا امتیاز کرے، وہی چشم مبارک ہیں جو ذکر الٰہی میں مخمور و سرشار اور عشق نبیؐ میں ہمیشہ اشکبار و سینہ فگار رہیں۔ بس سُن چکے نگاہوں کو جھکاؤ، پتلیوں سے نقاب ہٹاؤ دیکھو تمہارے سامنے خدائے قدوس جلوہ افروز ہے لو میں سجدے میں چلا۔ سبحان رب الاعلیٰ ؎

ہر کہ چشماں دل سبیں جزو دست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

شاعرانہ خیالات

(از محمد یحییٰ - تنہا - بی - اے)

ایک چشمے پر یہ الفاظ کندہ تھے — اے انگلستان کے جہازرانوں — نپولین فرانس سے رخصت ہوتا ہے — ہم سات ہیں — موسم بہار کے شروع میں — مارک اینٹیو کی تقریر قیصر کی لاش پر — اپنی ماں کی تصویر دیکھ کر عجیب و غریب رات — ایک شاعر کی قبر — گرمی کے موسم میں۔ موت سب کو یکساں کر دیتی ہے — نیک صلاح — بی بی حوا آدم سے کہتی ہیں — خوش نصیب کون ہے — کوئیل — بادل — سمندر — گلاب کا آخری پھول — گل بنفشہ کی سرگزشت — اطمینان قلب کی تلاش — گوشۂ تنہائی —

ان ۲۱ دلچسپ مضامین کے علاوہ اور بہت سے مضامین ہیں۔ جن کو کہ انشائے لطیف کا نہایت دلچسپ مجموعہ اور شاعرانہ تخیل کی بلند پرواز کہا بہترین نمونہ کہا جا سکتا ہے۔ ضخامت سوا سو صفحے قیمت عملہ

منیجر خواجہ بک ڈپو - دہلی

لوہے کی حکومت

(از شوکت علی فہمی - میرٹھی)

دُنیا آزادی کے لیے چیخ رہی ہے - ہر شخص آزاد ہنکر رہنا چاہتا ہے - تم کون آزادی لینے والے ہندوستان کی گورنمنٹ اگر تم کو آزادی دینا چاہے بھی تو تم کو کیا حق حاصل ہے، وہ خود میری محکوم ہے - وہ خود میری غلام ہے، وہ پہلے خود تو آزاد ہو جائے، حکومت میری ہے میں شہنشاہ ہوں - میں ہندوستان پر ہی نہیں تمام دُنیا پر حکومت کر رہا ہوں، میں وہ بادشاہ نہیں جو محل میں بیٹھ کر عیش و عشرت میں بسر کروں، میں وہ شہنشاہ نہیں جو محض کونسل میں قدم رنجہ فرما کر اپنی تمام ذمہ داریوں سے مسبکدوش ہو جاؤں، میں حاکموں کا نگراں ہوں، فوجی افسروں کا قوت بازو ہوں میں رعایا کا محافظ ہوں - میں امیر کا ساتھی ہوں، فقیر کا ہمدم ہوں -

آج سے ہزاروں برس پہلے جب ہندوستان وحشی اقوام کا مسکن بنا ہوا تھا اسوقت بھی میں ہی ہندوستان پر حکومت کرتا تھا - میں ہی بھالوں اور نیزوں کی شکل میں آکر اپنی وحشی رعایا کے خورد و نوش کا سامان مہیا کرتا تھا - محمد غزنوی کو اپنی شجاعت پر ناز تھا - میں نے ہی شمشیر کی شکل میں آکر اس کو شجاعت کا درس دیا - سومناتھ کا مندر توڑنے کے لیے میں نے ہی آہنی گرز کی شکل اختیار کی جسوقت محمد غوری ہندوستان پر حملہ آور ہوا اسوقت میری ہی جرأت اس کی رہنمائی کر رہی تھی - تیمور ایک ٹانگ کا انسان اور ہندوستان کا لق و دق میدان - اگر میں تیغ آبدار بن کر اسکی مدد نہ کرتا تو وہ ہندوستان سے اس قدر مال غنیمت کبھی نہ لیجا سکتا تھا سلاطین سلفیہ کے دلوں میں میں نے شجاعت پیدا کی ورنہ مٹھی بھر مسلمان کروڑوں ہندوؤں کو تہ تیغ کر سکتے تھے؟ - انگریز آئے ولایت سے مال لائے اور اسی مال کو بیچتے بیچتے بادشاہ بن بیٹھے یہ سب کچھ بھی میری ہی آہنی مشینوں کا نتیجہ تھا - آج بھی یہ جو میں وہ بھی میرے ہی جگر کے ٹکڑوں سے تیار کی گئیں - یورپ کی جنگ عظیم میں مغربی ممالک اپنی نئی نئی سائنس کی معلومات اور ایجادیں پر نازاں ہوتے تھے - ان کے پرزہ میں بھی میں ہی تھا - تری تباہ و برباد ہو چکی تھی مگر یہ میری ہی قوت تھی یہ میری ہی طاقت تھی کہ میں نے دوبارہ مُردہ جسم میں روح پھونکدی -

دُنیا کی جس قوم نے میری قدر کی میں نے اُس کو لکھ پتی اور کروڑ پتی بنا دیا - امریکہ کو دیکھ لو کی دُنیا ہے مگر سب سے زیادہ مالدار، یہ سب کچھ میری عزت افزائی کا نتیجہ ہے - جاپان اگرچہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے مگر روس جیسا جو اچکا اُسکی بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکا - یہ بھی میری ہی قدر دانی کا صلہ ہے - جرمنی کو دیکھ لو کہ اس نے میری عزت کی اور آج تمام دُنیا میں آفتاب شہرت بنکر چمکا -

بادشاہ اور تاجر ہی نہیں دُنیا کا ہر متنفس میرا ممنون منت ہے - حکام کے ہاتھوں میں قلم بنکر میں ہی حکومت کر رہا ہوں - ایڈیٹر و نامہ نگاران ہی لوہے کے پتلے پتلے حقیر ٹکڑوں کی بدولت جنکو نوب کہتے ہیں آج آسمان شہرت پر چاند کی طرح روشن ہیں - لیڈروں کی لیڈری کو میں نے ہی چمکایا - غریب کلرکوں کی روٹیوں کا سہارا میں ہی ہوں - دُنیا کی صنعت و حرفت میری ہی محتاج ہے - غریب مزدوروں کی مزدوری کا ہی سہارا میں ہی ہوں غرض یہ کہ اس کائنات کا ذرہ ذرہ میرے احسان سے دبا ہوا ہے - پھر بتاؤ کہ حکومت کس کی - بادشاہ کون - اگر کل میں اپنی ہستی کو جدا کر لوں تو دُنیا کا تمام کاروبار ٹھپ ہو جائے - اور قیامت سے پہلے قیامت کا نمونہ تمہاری آنکھوں کے سامنے موجود ہوگا - ذرا آنکھیں کھولو اور غور کرو کہ جب مجھ جیسی ایک ناچیز شے کے علیحدہ ہو جانے سے دُنیا میں ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے تو اگر میرا ہونا تمہارا پیدا کرنے والا ہی تم کو اسی طرح چھوڑ دے جسطرح کہ تم اس کو بھول گئے ہو تو بتاؤ تمہارا کیا حشر ہو؟

جوئے آب

غیرتِ باغِ ارم ایک نظارا تیرا — رشکِ فردوسِ بریں ایک تماشا تیرا
ہائے وہ شام وہ صحرا وہ جلوہ تیرا — دلِ مشتاق ہوا جاتا ہے شیدا تیرا

دردمندوں کے لیے باعثِ آرام ہے تو
نام سے جسکے ہو راحت وہ دلآرام ہے تو

واہ کیا شان ہے کیا رعب ہے کیا شوکت — داد کیا زور ہے کیا شور ہے کیا قوت
آہ پہنا یہ ترا آہ تری یہ وسعت — اُف تری شوخ ادائیں تری پیاری صورت

چاندنی چاندنی سب کہتے ہیں ہم جانتے ہیں
کوئی ہو تجھ سے مقابل کہیں ہم مانتے ہیں

ٹھنڈی ٹھنڈی تجھے چھو کر جو ہوا آتی ہے — غنچہ خاطر ناکام کھلا جاتی ہے
نور کی تیری جھلک چاند کو شرماتی ہے — تیری یہ طرز خرام آہ غضب ڈھاتی ہے

چھیڑ ساحلِ شیدا کا تجھے بھاتا ہے
واہ شاباش ہے کیا ناز و ادا آتا ہے

چاندنی رات میں دیکھے کوئی تیرا جوبن — ہائے وہ روپ کہ قربان ہو صحن گلشن
وہ سماں نور کا اور دبدبہ کا وہ چلن — وہ سکوں چار طرف چھایا فدا جس پہ سخن

تنِ نازک کا وہ نقشہ کہ خجل آئینہ
شرم سے آب ہو بلور غضب وہ سینہ

دن کو وہ کھیلنے سورج کی کرن کا آنا — ناز و انداز کا رنگیں وہ تمانا بانا
آہ وہ جوش میں چلتے ہوئے تیرا گانا — باتوں باتوں میں ایک عالم کو لبھا لیجانا

چھیڑ نا بادِ صبا کا وہ تجھے مستی سے
ہائے وہ چین بجبیں ہونا ترا شوخی سے

دامنِ کوہ سے اٹھ لا کے نکلنے والی — سیاحتِ دشت میں انداز سے چلنے والی
رنگ اک آن میں لاکھوں ہی بدلنے والی — سبزہ و گل کے قریب آکے مچلنے والی

تو ہی تزئین ہے کھیتوں کے بیابانوں کی
تو ہی تفریح ہے حیوانوں کی انسانوں کی

(باخوذ)

مجاز و حقیقت

(از مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی چیف ایڈیٹر):

کیوں مجھ کو ستاتے ہو کیوں خواب میں آتے ہو — بھولا ہوا افسانہ کیوں یاد دلاتے ہو
مایوس نگاہوں میں وہ شوق کہاں باقی — کیوں پردہ ہٹاتے ہو کیوں جلوہ دکھاتے ہو
اب سر ہے نہ سامان ہے اب دل ہے نہ ارمان ہے — کیوں تیغ اُٹھاتے ہو کیوں تیر چلاتے ہو
پھر کھا کے قسم جھوٹی پھر نام وفا لیکر — کیوں آگ لگاتے ہو کیوں مجھکو جلاتے ہو
پھر آنکھ سے ٹپکے گا دل بن کے لہو شاید — کیوں آنکھ میں آتے ہو کیوں دل میں سماتے ہو
اظہار تاسف سے رو رو کے تکلف سے — کیوں دل کو دکھاتے ہو کیوں مجھکو رلاتے ہو
پھر غمزہ جادو سے پھر حلقۂ گیسو سے — کیوں فتنے جگاتے ہو کیوں دام بچھاتے ہو
لبہائے فسوں گر میں پھر گرم شکر ریزی — کیوں زہر پلاتے ہو کیوں مجھکو مٹاتے ہو

کچھ قدر ہوئی شاید وحشی کی بس مردن
کیوں اشک بہاتے ہو کیوں رنج اُٹھاتے ہو

(از جناب حضرت صفی لکھنوی):

چلیے مگر آہستہ یہ عشق کی منزل ہے — ہر جادہ رگ جاں ہے ہر ذرہ میں دل ہے
اِس خاک کے پتلے کی اللہ ری خود بینی — جس رُخ نظر اُٹھتی ہے آئینہ مقابل ہے
سب شعبدہ بازی ہے اے چشم فلک تیری — لیلےٰ ہے نہ مجنوں ہے ناقہ ہے نہ محمل ہے
ہستی و عدم ان میں ہے فرق مگر کتنا — ہلکا سا ہے اِک پردہ جو بیچ میں حائل ہے
دل غرق تفکر میں محو آنکھ تحیر میں — لنگر تہ دریا پر کشتی سر ساحل ہے
اک شہر خموشاں ہے غفلت کدۂ ہستی — کس کس کو جگائیں ہم سوتی ہوئی محفل ہے
انسان مصیبت میں ہمت نہ اگر ہارے — آسان سے آساں ہے مشکل سو جو مشکل ہے
افلاک بھی کانپ اُٹھے جس بار کی ہیبت سے — یہ جزو ضعیف انسان اُس بار کا حامل ہے
کعبہ ہو اسی دل میں بتخانہ اسی دل میں — ہر وضع میں شاطر ہے ہر رنگ میں شامل ہے
دُنیا کی ترقی ہے اس راز سے وابستہ — انسان کے قبضہ میں سب کچھ ہے اگر دل ہے

کیا دیکھتے ہو اپنے پہلو میں صفی آخر
دل جسکو سمجھتے ہو وہ آبلۂ دل ہے

(سید شفاعت حسین ریحانی الزیدی ایچ پی):

ہائے مجنون دفا چاک گریباں نکلا — دشت بغداد آج ترا صحن گلستاں نکلا
کل تو تھا دعوئے طوفان دل پُر شور تجھے — آج کیوں قطرۂ شرمندۂ مژگاں نکلا
شمع رو! پھر نہ جلیگا کوئی پروانہ وار — تیری محفل سے جو یہ سوختہ ساماں نکلا
ہر نفس خرمن ہستی پہ شرر افشاں ہے — اثر عشق ہی کیا شعلۂ سوزاں نکلا

لذت زخم سے محروم رہا ریحانی
ہائے تقدیر! تھی تیرا نمکداں نکلا

(از جناب شوکت علی صاحب فہمی میرٹھی)

مجھی سے پوچھنے آئے ہو کیا ہوا — بڑے ہی شوخ ہو تم تو بلا ہو
نہیں اُٹھتے ہیں غم اللہ اٹھائے — کوئی غم کی بھی آخر انتہا ہو
مری بیباکیوں پر منہ چھپا کر — کہا جاؤ بڑے تم بے حیا ہو
ملیں حوریں ہمیں سومن کو تسبیح — ذرا پھر دیکھئے کیسا مزا ہو
وہ منظر بھی عجب ہوتا ہے دلکش — کوئی زلفوں کو جب سلجھا رہا ہو
یہ موسم یہ امنگیں یہ جوانی — نہ رخصت ہو اگر تقویٰ تو کیا ہو

کوئی پھر ڈالکر باہیں گلے میں
کہے فہمی بتاؤ کیا خفا ہو

(از جناب سید محمد ہادی صاحب ہادی مچھلی شہری):

جز و زمیں بنی کہ سر آسماں رہی — برباد ہو کے خاک ہماری کہاں رہی
رخصت ہوائے امید کہ اب ضبط سو — دم لینے کی بھی ہجر میں فرصت کہاں رہی
واپس ہوئی نہ منہ سے نکل کر تمام رات — اے آہ - سچ بتا شب ہجراں کہاں رہی
دہتے مرے لہو کے ہیں دامان تیغ پر — کیونکر کہوں کہ میری وفا بے نشاں رہی
میں لوٹتا تھا اور وہ بدلتے تھے کروٹیں — حالانکہ شب فراق عجب درمیاں رہی
آزردہ میں ہوا نہ کبھی اپنے حال سو — ہمت مری کفیل غم دو جہاں رہی
نکلی کبھی نہ چھوڑ کے تنہا فراق میں — دل سے تری امید بھی تو بدگماں رہی

فرقت میں زلف یار نہ ہادی سنوار سکی
وہ بھی شریک حالت آشفتگاں رہی

(از جناب اخضر اکبر آبادی):

آجا مرے سرور کی دنیا لیئے ہوئے — آنکھوں میں اک شراب کا دریا لیئے ہوئے
حاضر ہوں بارگاہ تمنا لیئے ہوئے — یعنی دل حزیں کا جنازہ لیئے ہوئے
کہدو کسی حسین سے ہمپر جفا کرے — مدت ہوئی ہے نام خدا کا لیئے ہوئے
کافر تری نگاہ تغافل فریب ہے — کیا آئیں تیرے پاس تمنا لیئے ہوئے

اخضر کو آپ پوچھ رہے ہیں بہار میں
بیٹھا ہوا ہے وہ جنس صہبا لیئے ہوئے

(از جناب محمد عباس صاحب اقدس حیدر آبادی):

بجلیاں کوندنے لگیں چشم نظارہ باز میں — ہو گئے بدحواس ہم، اُن کے حریم ناز میں
میری نگاہ شوق نے، جنبش دو مژہ نہیں ڈالی — پڑے جو تھے پڑے ہوئے، اُن کے حریم ناز میں
نشہ وحدت اسمیں ہے کیف حقیقت اسمیں ہے — جام جو پی چکا ہوں میں، خم کدۂ مجاز میں
خرمن صبر و ہوش کو، پھونکدے آج سوز غم — بجلیاں بھر دو کوٹ کر نالۂ دل گداز میں
نالوں سے جی اُچٹ گیا آہیں بھر بھر کے سرد ہم — اب تو یہی ہے مشغلہ، غم کی شب دراز میں
کس سے کہوں میں حال دل، کوئی نہیں انیس غم — تاروں نے منہ چھپا لیا، غم کی شب دراز میں

صنفِ نازک کے لئے

عورتوں کی بیجا شکایت

(از شوکت علی فہمی میرٹھی)

تم کو مردوں سے بدسلوکی کی شکایت ہے۔ تم یہ کہتی ہو کہ مرد تمہاری قدر نہیں کرتے تمہارا یہ خیال ہے کہ مرد تم کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تمکو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں تم یہ چاہتی ہو کہ تمہارے حقوق بالکل مساوی سمجھے جائیں۔ تمہاری یہ خواہش ہے کہ تمہارے خاوند تمہارے مطیع و فرماں بردار رہیں تمہاری یہ تمنا ہے کہ وہ تمہاری خواہشات اور تمہارے جذبات کی تکمیل کے لیئے دست بستہ نظر آئیں۔ تم یہ بھی چاہتی ہو کہ وہ تمہارے ادنےٰ سے اشارہ پر جان و مال قربان کرنے کے لیئے ہر وقت آمادہ رہیں۔ تم یہی نہیں چاہتیں بلکہ تمہاری یہ بھی آرزو ہے کہ ان کی ہر نقل و حرکت تمہاری اجازت کی منتظر ہو مگر ایسا نہیں ہوتا ہو بلکہ وہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ تمہارے رنج و غم کی باگ ان کے ہاتھ میں ہے وہ تم کو ایک نادان بچے سے زیادہ وقعت نہیں دیتے ان کی زبان کی چند گرد شیں تمکو رلا بھی سکتی ہیں اور رلا بھی سکتی ہیں۔ تمہاری خواہشات اور جذبات کی عنان ان کے ہاتھ میں ہے۔ وہ تمکو رنج پہونچاتے ہیں اور پھر تم خوش ہو۔ وہ تمکو تکلیف دیتے ہیں مگر وہ تمہارے لیئے راحت ہے وہ تمہارے دل کو دن رات زخمی کرتے ہیں مگر تم اسکو گلشن امید سے زیادہ پرشوق نگاہوں سے دیکھتی ہو یہ سب کچھ تم اس لیئے نہیں برداشت کرتیں کہ تم ایک وفادار بیوی ہو۔ یہ تم اس لیئے گوارہ کرتیں کہ تم خاوند کی سچی پرستار ہو بلکہ تم ایسا کرنے کے لیئے مجبور ہو۔ تمہارے لیئے تمام راستے مسدود ہیں۔ تمکو سفر کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ مجبوری کا نام صبر رکھ لیا ہے تمہارے جذبات مردہ ہو چکے ہیں۔ تم میں سے احساس کا مادہ بالکل مفقود ہو گیا ہے اگر تمہارے جذبات مردہ نہ ہوئے ہوتے اگر تم میں احساس کی جھلک بھی باقی ہوتی تو یہ تمام باتیں کبھی کی مٹ چکی ہوتیں۔ تنے مردوں پر حکومت کی تمنا تو دلمیں رکھ لی مگر کیا کبھی اسکو پورا کرنے کی بھی کوشش کی۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب کچھ تمہاری ہی بزدلیوں کا نتیجہ ہے تمہیں سر اسر تمہارا قصور ہے تو تمکو باقاعدہ تربیت دی گئی اور نہ تنے کبھی خود اسکی کوشش کی۔

کیا تنے کبھی اس بات کی کوشش کی کہ تم یہ معلوم کرو کہ تمہارے خاوند کا صحیح مذاق کیا ہے تمہارے خاوند کو کونسا لباس مرغوب ہے۔ تم سرخ کپڑوں میں لپٹی ہوئی دلہن بنکر آتی ہو۔ اور عمر کی نام نہاد رسمیں طے کرکے سپید کپڑے میں لپٹکر چلی جاتی ہو۔ مگر تمکو خاوند کے صحیح مذاق کا پتہ نہیں چلتا اگر تم محض اپنے خاوند کے مذاق کی تہ تک پہونچ جاؤ تو پھر ناممکن ہے کہ تمہارے جذبات کو ٹھیس لگ جائے تم اپنے خاوند کو قبضہ میں لانے کے لیئے تعویذ کرتی ہو گنڈے منگاتی ہو اور خدا جانے کیا کیا پڑھواتی ہو سینکڑوں روپیہ برباد کر دیتی ہو مگر وہ پڑھا ہوا جن پھر بھی تمہارے قبضے میں نہیں آتا تم نے کبھی غور کیا کہ اس کا سبب کیا ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا عمل تسخیر۔ دنیا کا سب سے بڑا جادو۔ اور رلا کھوں مرتبہ کا آزمودہ نسخہ زبان کی شیرینی میں پوشیدہ ہے۔ کیا تنے کبھی اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی تم کوشش کرتیں مگر تمہاری عقل پر غفلت کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ تم جہالت کی تاریکی میں گمراہ ہو۔ تم میں علم نہیں لیاقت نہیں۔ زبان کی شیرینی پھر کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔

تم چاہتی ہو کہ تم مرد کو اپنی نزاکت سے اپنی خوبصورتی سے مغلوب کر لو۔ اوّل تو مرد کبھی ان چیزوں سے مغلوب ہو ہی نہیں سکتا اور اگر فرض کر لو کہ یہ جادو چل ہی گیا تو اس کا اثر چند دن میں زائل ہو جاتا ہے۔ تمکو معلوم ہے کہ دنیا پر کیا چیز حکومت کر رہی ہے جس دنیا پر حکمراں نہیں ہو۔ نزاکت کے قبضے میں اتنی چوڑی چکلی زمین نہیں ہے۔ تمام دنیا پر دماغ کی حکومت ہے۔ دماغ نے سر بفلک پہاڑوں کو سر بسجود کر دیا دماغ آسمان پر حکمراں ہے۔ دماغ پانی پر حکومت کر رہا ہے۔ دماغ نے خونخوار درندوں کو چوہوں کی طرح قبضہ میں کر لیا۔ دماغ انسانوں کے مال و دولت پر ہی قابض نہیں ہے بلکہ وہ دلوں پر بھی حکمراں ہے۔

اگر تمہاری تمنا ہے کہ مرد تمہارے مطیع و فرمانبردار رہیں تو ایک اچھا دماغ پیدا کرو حسن کا تیر خطا کر جائے گا مگر دماغ کا تیر تعلیم کا جادو کبھی خطا نہیں ہو سکتا۔ اب سوال یہ ہے کہ اچھا دماغ کیونکر پیدا کیا جائے۔ اس کا ذریعہ محض تعلیم ہے فرصت کے اوقات میں کتابوں کا مطالعہ کرو۔ اخبار پڑھو۔ رسائل دیکھو۔ معلومات کو ترقی دو۔ سب کچھ حاصل ہو جائیگا۔

اب تم کہو گی کہ مرد تعلیم نسواں کے خلاف ہیں ہم تعلیم کیونکر حاصل کریں اوّل تو یہ تمہارا خیال ہی غلط ہے کہ وہ تعلیم نسواں کے خلاف ہیں۔ وہ تعلیم نسواں کے خلاف نہیں ہیں بلکہ ادھوری تعلیم کے خلاف ہیں۔ اور اگر تھوڑی دیر کے لیئے یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ وہ عورتوں کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ تم تعلیم حاصل کرو۔ وہ نہیں چاہتے تو نہ چاہیں۔ تمکو اگر اپنی فلاح کا خیال ہے تو ہر ممکن طریقہ سے تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کیا تعویذ گنڈے منگاتے وقت۔ ٹسک ٹسک کر پڑھوانے وقت بھی تم مردوں پر اپنا راز ظاہر کر دیتی ہو۔ پوشیدہ طور پر نہ صرف تم خود تعلیم حاصل کرو بلکہ نونہال لڑکیوں کو آنیوالی تباہی سے بچانے کیلئے تعلیم دو اب تم یہ سوال کرو گی کہ پوشیدہ طور پر تعلیم کس طرح حاصل کیجا سکتی ہے۔ اسکا میں ایک نہایت آسان طریقہ تمکو بتاتا ہوں۔ شاید ہی کوئی بدنصیب گھر ایسا ہوگا جس میں کوئی نہ کوئی لڑکا نہ ہو۔ تم اپنے چھوٹے چھوٹے بھائیوں سے اپنے لڑکوں سے پڑھو جو کچھ وہ مدرسے سے پڑھ کر آئیں تم بھی ان سے اتنا ہی پڑھ لو اس طرح تم ان کے ساتھ ساتھ تعلیم حاصل کر سکو گی اور ان کو بھی ان کا سبق یاد ہو جائیگا۔ اس تدبیر سے تم اپنی تعلیم ایک اعلیٰ پیمانہ پر پہونچا سکتی ہو اور کسی کو کانوں کان بھی

خبر نہیں ہوگی۔

تعلیم حاصل کرنے کے بعد تمہارے دماغ میں ایک نئی روح پیدا ہو جائیگی تمہارے دلوں میں نا امیدی اور مایوسی کی جگہ ولولے پائے جائینگے۔ تم اپنے خاوند کی سب سے زیادہ اور بہتر مزاج داں بن جاؤ گی۔ تم اپنے مذہب سے اچھی طرح واقفیت حاصل کر سکو گی اور جب تمکو مذہب سے کافی طور پر واقفیت حاصل ہو جائیگی تو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ اسلامی نقطۂ نظر سے عورتوں کے مردوں پر اور مردوں کے عورتوں پر کیا حقوق ہیں۔ مرد تمہاری خواہ مخواہ عزت کرینگے تم آنکھوں پر بٹھائیں گے اسوقت تمکو معلوم ہو جائیگا کہ ان بیجا شکایتوں کا سبب تمہاری ہی ذات تھی۔ تم تاریکی میں پڑی ہوئی ان حقوق کے لیئے چلا رہی تھیں جنکے لئے اسلام نے کبھی اجازت نہیں دی۔

تم اگر اور زیادہ بھاری بھرکم بننا چاہتی ہو تو مردوں کے احسانات سے بالکل سبکدوش ہونے کی کوشش کرو۔ اپنے ہاتھ میں ہنر پیدا کرو۔ اپنی احتیاجات کی خود کفیل بن جاؤ صدہا وسائل اس قسم کے بہم پہونچائے جا سکتے ہیں کہ تم خانہ داری کے انتظام کے ساتھ ساتھ پچیس تیس روپیہ ماہوار بآسانی پیدا کر سکتی ہو اگر تمکو اس قسم کے ذرائع اور وسائل نہیں معلوم تو رسالۂ دین و دنیا کی معرفت مجھ کو لکھو میں تم کو بتاؤں گا اور انشاء اللہ تم کامیاب ہوگی۔

جب تمہارے تاریک دل و دماغ کو تعلیم منور کر دیگی اور تم اپنی جائز ضروریات کو خود بآسانی پورا کر سکوگی تو پھر کیا وجہ ہے کہ مرد تم پر کوئی ناجائز دباؤ ڈالیں اور اگر بالفرض محال وہ ایسا کرتا بھی چاہیں تو ان کی خود غرضی کی منطق تمہارے سامنے ہرگز نہ چل سکیگی۔ اس سے تمکو بھی فائدہ نہیں ہوگا کہ تم انسانوں کی طرح آسائش و آرام سے زندگی بسر کر سکوگی بلکہ سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ تمہاری اولاد روشن خیال ہوگی با ہنر ہوگی۔ اور اگر خدانخواستہ تم پر کبھی کوئی بُرا وقت پڑے تو تم دلی کی بیگمات کی طرح تباہ و برباد نظر نہ آؤ گی بلکہ تمہارا ہنر اور تمہاری تعلیم قدم قدم پر تمہارا ساتھ دے گی۔

بدزبانی

(از خدیجہ خاتون صاحبہ)

سب جانداروں میں انسان ہی بولنے والی مخلوق ہے۔ دیکھو خدا نے کیسی بڑی نعمت اسے دی ہے۔ اگر آدمی اس سب سے بڑی نعمت کو بھی برباد کر ڈالے۔ اور انسان ہو کر بدزبانی اختیار کرے۔ اور کوّے کی طرح ٹرّا کر بولے۔ تو کیسے افسوس کی بات ہے جس طرح اور سب عیب اور بے تہذیبیاں جہالت سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح بدزبانی کا عیب بھی زیادہ تر انہیں مستورات میں زیادہ ہے۔ جو ناتعلیم یافتہ ہیں۔ بعض بہنیں بالکل سیدھی سی بات کو ٹیڑھی کر کے بولتی ہیں اور اس طرح جواب دیتی ہیں۔ کہ گویا لڑتی ہیں۔

اگر کسی بہن نے نہایت معمولی طرح پوچھا۔ کہ بوا میری فلانی چیز نہیں ملتی ہے۔ تنے تو کہیں نہیں دیکھی؟ بس اتنا پوچھنا تھا۔ کہ آگ بگولا ہو گئیں۔ پوچھا کیا۔ گویا ان پر چوری کا الزام لگا دیا۔ یا مثلاً پوچھا۔ کہ فلاں نوکر کس کام کو گیا ہے۔ تو جواب دیتی ہیں۔ کہ جائے میری بلا۔ اب ایسا کون فرشتہ صفت آدمی ہے جسکا دل ایسے جواب سے نہ جلے۔ اور وہ انہیں بے تمیز و بدسلیقہ نہ جانے؟

بعض لوگ بدزبانی کو زہر کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور بدزبان آدمی کو سانپ سے جس کے منہ میں ہمیشہ زہر رہتا ہے۔ اور میٹھی زبان کو شہد سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ہمیشہ ہمیں بدزبانی سے بچنا۔ اور اس سے کلی نفرت کرنا چاہیئے۔ اور میٹھی زبان کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ میٹھی زبان رکھنے میں ہمارا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ اور فائدہ بے انتہا ہے۔

جہاں راہ ہوتا ہے میٹھی زبان سے نہیں لگتی کچھ اُس میں دولت زیادہ میٹھی زبان والی بہن کو سب پسند کرتے۔ اور اس سے مل کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ بدزبان سے کانوں پر ہاتھ دھرتے۔ اور کوسوں دور بھاگتے۔ اور اس کی بدزبانی کی ایذا کو کبھی نہیں بھولتے۔

گو ہاتھ میں نہ خم ہو تلوار کا — اچھا ہو جائیگا گر کیجئے وار
پر جو گھاؤ ہو بُری تقریر سے — وہ نہیں بھرتا کسی تدبیر سے

ہر ایک سے میٹھی زبان سے ملی کر کے بولو۔ اور ہنسکر خوش جواب دو۔ پھر دیکھو سب تم سے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اور خدانخواستہ تم پر کوئی مشکل کی گھڑی آئے۔ تو سب ہمدردی کرتے۔ اور ہاتھ بٹاتے ہیں۔ بدزبان پر کوئی مصیبت آئے سب خوش ہوتے ہیں۔ اور کوئی اس کی ہمدردی نہیں کرتا۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

زبان شیریں ملک گیری۔ زبان شیریں ہی لک پاتا۔

انجام زندگی جسمیں کیسے ظالم باپ ہوتے ہیں۔ دیکھتی آنکھوں بے زبان بچیوں کو نوچتے ہیں جہاں کہ تیرہ برس کی صغیر سن بچی کو ایک بڈھے والد کے سپرد کیا جاتا ہے اور اپنی ہاتھوں بچی کی زندگی تباہ کرتی۔ اور بیٹی داماد کو سفلی چال ڈال کے اس کے خانہ خلصت خاوند کی نظروں میں حقیر و ذلیل کر دیا۔ اس کے علاوہ متعدد کا افسانہ غرض تین حیات دلچسپ قصے ایک ہی ناول میں رضیا بانو کے قلم سے۔ زبان نہایت پیاری۔ قیمت ۸ ر

فریب زندگی خدا البتہ اگر کوئی توفیق ہی کرے جب شرکت سے سمجھ لیا کہ یہ فرشتہ صفت بیگم ہونا ممکن ہے تو خواہ مخواہ مردم بیزار کی کہ خاندان میں نمک کٹنی کرانے کی غرض سے بدنام کرنا شروع کر دیا مگر شاید شرکت کو معلوم نہیں تھا کہ ایک بروست ہاتھ اس بے زبان بچی کی امداد کے لئے بڑھ رہا ہے۔ آخر اس کو اس معصوم دل دکھانے کی سزا ملی اور وہ حشر ہوا کہ خدا دشمن کو بھی اس حال میں نہ دکھائے۔ رضیا بانو کے قلم کا بہترین نمونہ۔ نہایت دلچسپ ناول۔ قیمت ۴ ر

افسانہ سعید سعید خصلت میں فرشتہ عزت میں حور تھی۔ مگر قسمت سے ناچار۔ خدا دشمن کی بھی بیٹی کا ایسا نصیبہ نہ کرے۔ ان مردوں نے اس کھیلی پچی پر وہ ستم توڑے کہ اللہ پناہ میں رکھے مگر خواہ مخواہ رسوائی سعید ہماری تو دعا ہے کہ اللہ کل جہان کو ایسی ہی بیٹی دے اپنے سننے سے دلپر سعید کچھ سہا کی مگر منہ سے سی تک نہ نکلی۔ مرتے دم تک شکایت کا حرف زبان پر نہ لائی۔ مولانا راشد کی دل ہلا دینے والی تصنیف۔ قیمت ۸ ر

خواب پریشاں

(۱)

قدسیہ ہزار نہیں بلکہ لاکھ عورتوں میں ایک تھی۔ اُس کے سیاہ اور نرم لانبے بال۔ ہاں کے دو مقسم حصّوں کے مابین پھول سے رخسارے اور یاقوتی ہونٹ۔ اُس کی آبدار آنکھیں اور مصفّیٰ پیشانی ٹھیک اُسی تخیل کے مطابق تھی جو پارسی شیریں یا مصری کلیوپیٹرا کا نام سُنکر دماغ میں پیدا ہوتا ہے۔ اِس حسن و جمال کے ساتھ وہ فرشتہ خصال بھی تھی۔ نہ اُسے کبھی قدآدم آئینہ نے ناز و تمکنت کی تعلیم دی اور نہ کبھی طلائی زیوروں نے غرور سکھایا۔ اس میں شک نہیں کہ اُس کے ماں باپ غریب تھے اور وہ ایک بڑے گھر میں بیاہ کر آئی تھی لیکن اُس کی کسی ادا سے کبھی یہ ثابت نہیں ہوا کہ وہ ایک دولتمند شوہر کی بیوی بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اگرچہ اُس نے غربت کے آغوش میں پرورش پائی تھی لیکن اپنی تعلیم و تربیت۔ ذہانت اور خداداد قابلیت کی مدد سے اُس گھر کو سنبھال لیا جس میں اندر باہر ڈیڑھ درجن نوکر تھے۔ اور جس کی ضرورتوں اور زینتوں پر تین ہزار روپیہ ماہوار خرچ ہوتا تھا۔ قدسیہ کے انتظام میں ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ کوئی شخص اُس سے ناخوش نہ تھا۔ وہ بیکسوں اور محتاجوں کی مددگار تھی۔ وہ غریبوں اور یتیم رشیدوں کی غمخوار تھی۔ مسافروں اور ہواؤں کو اُس کی سرکار سے تحفے ملتے تھے۔ وہ زادِ راہ سے مدد دیتی تھی۔ نوکر اُس کے لیے عمر و دولت کی دعائیں مانگتے تھے اور سچ ہے کہ گھر کے مالک سے بڑھ کر گھر کی مالکہ کا حکم مانتے تھے۔ وہ نیک عورت جو دیور نند پر اس قدر مہربان ہو شوہر کے لیے کیسی کچھ محبت اپنے دل میں نہ رکھتی ہوگی۔ یہ حالت تھی کہ اُسے شوہر کے حکم پر جان قربان کر دینے میں تامل نہ تھا۔ اُس کی شادی کو چار سال کا زمانہ گزرا تھا لیکن اس چار سال میں ایک لمحہ بھی ایسا نہ تھا جس میں اُس نے اپنے شوہر کو ناخوشی کا موقع دیا ہو۔ اُس کی ہر ادا سے محبت مترشح تھی اور اُس کے ہر انداز سے مہر و وفا کے آثار نمایاں تھے۔ زبان پر "کوئی ہے" آنے کی دیر تھی کہ مختلف العمر مختلف اللون اور مختلف المقامت نصف درجن خادمہ عورتیں اپنے نفس کو سنبھالتی ہوئی حاضر ہو جاتیں لیکن وہ اپنے آپ شوہر کے تمام کام انجام دیتی تھی۔ وہ سارے گھر کی ملکہ تھی لیکن شوہر کے سامنے ہمیشہ کنیز بنکر آتی تھی۔ یہ جذبات اس بنا پر نہ تھے کہ شاہد علی خاں ایک تعلقہ دار تھے۔ ایک رئیس تھے اور ولایت کے تعلیم یافتہ تھے۔ بلکہ ان کی وجہ صرف یہ تھی کہ قدسیہ نیک تھی۔ اُس کے دیندار ماں باپ نے سکھایا تھا اور مذہبی تعلیم نے اُسے بتایا تھا کہ خدا و رسول کے بعد جو ہستی ایک عورت کے لئے واجب التعظیم ہے وہ اُسکا شوہر ہے اور قرآن و حدیث کے بعد جس حکم پر اُسے سرِ تسلیم جھکانا چاہئے وہ شوہر کا حکم ہے۔

(۲)

شاہد علی خاں ایک بلند بالا خوبصورت جوان تھے۔ اُن کے والد ناہد علی خاں نے انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی تھی اور اُنہیں ولایت بھی بھیجا تھا چنانچہ بی اے کی ڈگری اُنہوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے حاصل کی تھی۔ شاہد علی خاں کے والد جسقدر آزاد خیال تھے اُن کی والدہ اُسی قدر پابند مذہب اور متشرع تھیں۔ اور اسی دینداری کا یہ اثر تھا کہ اُنہوں نے اونچے اور اپنے برابر کے گھرانے کو چھوڑ کر بیٹے کی شادی مولوی احمد حسین صاحب کی حسین معصوم اور دیندار بیٹی قدسیہ بیگم سے پسند کی۔ اگر شاہد علی خاں کے والد زندہ ہوتے تو شاید یہ رشتہ ناممکن تھا۔ اِس کارِ خیر کے بعد وہ بیچاری صرف دو سال زندہ رہیں۔ اور اگرچہ قدسیہ کو اُن کی تعلیم و تربیت سے فائدہ اُٹھانے کا بہت کم موقع ملا لیکن پھر بھی اُس نے بڑی قابلیت کے ساتھ اُن کی جانشینی کے اہم فرض کو انجام دیا۔ شاہد علیخاں اپنی والدہ کا بہت ادب کرتے تھے اس لئے اُنہوں نے اسجگہ شادی کرنے سے انکار تو نہیں کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے دل میں اس رشتہ کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اُن کے مزاج میں انگریزی تعلیم کا اثر بہت غالب تھا۔ ہوش سنبھالنے کے بعد زندگی کا بیشتر حصہ انگریزوں میں یا انگریزوں کے نقالوں میں بسر ہوا تھا۔ اوّل تو اُن کی خواہش یہ تھی کہ کسی انگلش لیڈی کی زوجیت سے رعایا اور حکومت دونوں میں فخر و امتیاز حاصل کرسکے۔ لیکن جب بعض تباہ کن اور خطرناک مثالیں سامنے آتی تھیں اور تجربہ اُن کو بتاتا تھا کہ ان مومی بتیوں نے بہت سے ہندوستانیوں کے گھر بے چراغ کر دیئے تو وہ دوسرے نمبر پر اس بات کے آرزومند نظر آتے تھے کہ اُن کی شادی کسی ایسے خاندان میں ہو جو بالکل انگلش اسٹائل پر زندگی بسر کر رہا ہو۔ چنانچہ بیوی کا تخیل اُن کے دماغ میں یہ تھا کہ وہ کچھ گورے اور کچھ پوڈر سے دلفریب بنائے ہوئے رخساروں اور اگر سنہری نہیں تو بھوری زلفوں کے ساتھ دوشیزگی کے نیم برہنہ لباس میں سڈول پنڈلیوں کے عریاں نظارے کی دعوتِ چشم تماشا کو دیئے ہوئے اپنے خانہ باغ میں بصرف گلچینی ہوگی یا دیرانڈے میں آرام کرسی کے لیے زینتِ آغوش بنی ہوئی چھوٹی تقطیع اور خوشنما جلد کی کوئی کتاب اُن ہاتھوں میں ملے ہوگی جنکی اُنگلیاں چھلوں اور انگوٹھیوں کی حلقہ بگوشی سے دور اور جن کی کلائیاں کنگنوں اور چوڑیوں کی طلائی ہتھکڑیوں سے محفوظ ہیں۔ وہ شام کے اُداس گھنٹے گاڑی یا موٹر کی ایک سیٹ کو رونق دیئے ہوئے ٹھنڈی سڑک پر گزارتی ہوگی جبکہ ہوائیں اُس کے کھلے ہوئے بالوں سے چھیڑ چھاڑ کرتی ہونگی اور رفیق پرتاب کی چھا جانے کے بعد اُس کے آراستہ کمرے سے پیانو کی پست و بلند صدائیں باریک اور سریلی آواز سے مل کر روح کو رقص میں لاتی ہونگی

(۳)

شاہد علیخاں جب اس تخیل کو اپنی بیوی سے مطابقت دینا چاہتے تھے تو

اُنہیں بڑی مایوسی ہوتی تھی۔ وہاں نیم برہنگی تھی اور یہاں اُس کی جگہ غلاف پر غلاف اور حجاب پر حجاب تھے۔ وہاں ٹھنڈی سڑک کی تفریح تھی اور یہاں نماز وہاں پیانو کی صدائیں تھیں اور یہاں قرآن کی تلاوت۔ وہاں خانہ باغ کی گلچینی تھی اور یہاں گھر کے کام کاج کی نگرانی۔ اس اختلاف سے شاہد علیخاں کو بعض اوقات بڑی کوفت ہوتی تھی۔ وہ رعوتی میز پر تنہا بیٹھ کر وہ موٹریں اپنے پہلو کو خالی پاکر اور نغمۂ وسرود کے جذبہ کو بیوی کے نازنین ترنم کی جگہ نوالی سے فرو کرکے نہایت رنجیدہ ہوتا تھا اور یہ مواقع اُسے تعلیم دیتے تھے کہ خانہ داری کے لیے ایک بیوی مل جانے پر ایک تفریحی بیوی کی ضرورت بدستور باقی ہے۔ عقد ثانی کا خیال آتے ہی اُن کی تمام ذہنی قوتیں مس ہیلے کی طرف متوجہ ہوجاتی تھیں۔ مس ہیلے کا نام صوفیہ تھا۔ اُن کا چہرہ اتنا خوبصورت نہ تھا جتنا خوشنما تھا۔ لباس۔ وضع قطع سب یورپین تھی۔ پردہ کا مطلق۔ رواج نہ تھا اور انہیں وہ تمام آزادیاں حاصل تھیں جو کسی یورپین فیملی کی دوشیزہ کو حاصل ہوتی ہیں۔ اُنکے والد مسلمان تھے لیکن انگریز بننے کے اس قدر شایق تھے کہ اپنے نام کو بھی انہوں نے انگریزی سانچہ میں ڈھال لیا تھا۔ پہلے اُن کا اسم گرامی حسن علی تھا۔ لیکن ولایت سے آنے کے بعد اُنہوں نے ترمیم کرکے اپنے "حسن ملے" بنایا اور پھر چند روز کے "ہیلے" ہوگئے۔ شاہد علی خاں کو مس ہیلے سے بارہا ملاقات کی عزت حاصل ہوچکی تھی۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ مسٹر ہیلے نے اپنی صاحبزادی کو بلایا اور تھوڑی دیر کے بعد اُنہیں شاہد علی خاں سے باتیں کرتے ہوئے تنہا چھوڑ کر آپ دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ مسٹر ہیلے کی یہ موقع دہی اور مس ہیلے کا شوق آفرین تبسم اس قدر حوصلہ افزا تھا کہ اگر وہ نکاح سے طلاق بگلو اور پابزنجیر نہ ہوچکا ہوتا تو مس ہیلے کب کی مسز شاہد علی بنگئی ہوتیں۔ ایک دن آسمان کچھ ابر آلود تھا۔ ہوا خنک اور لطیف تھی اور گنجان آبادی کے رہنے والوں میں بے اختیار یہ جذبہ پیدا ہوتا تھا کہ شہر سے باہر کھلی فضا میں اور دلکش مرغزاروں میں کچھ وقت بسر کریں۔ شاہد علی خاں کے دلمیں بھی موسم کے تغیر نے تفریح کی امنگ پیدا کی۔ لیکن جب اُسے اپنے پہلوئے تہی کا خیال آیا تو اُس کی یہ امنگ خاک میں مل گئی اسی افسردگی کے ساتھ وہ زنانہ میں گیا۔ معلوم ہوا کہ بیگم صاحبہ بالاخانہ پر ہیں اوپر پہونچا۔ نظر اُٹھائی تو ایک کوچ کو دامان باغبان اور کف گلفروش سے زیادہ مالا مال پایا۔ محبت آمیز نگاہیں پیشوائی کو اُٹھیں۔ پیکر نازنین کی دلربائی نے ہم آغوشی کا پیام دیا۔ رخساروں کی شادابی اور ہونٹوں کی تروتازگی نے گلچینی کی طرف توجہ دلائی۔ سنوارے ہوئے بالوں نے شانۂ دبازو میں گدگدی پیدا کی مگر شاہد علی اِن سب کی طرف سے منھ پھیر کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

(۴)

اُس نے قدسیہ سے کہا "تم دیکھتی ہو کہ موسم کیسا خوشگوار ہے؟" قدسیہ نے مسکرا کر جواب دیا "نہایت خوشگوار" شاہد علی نے کہا "میں چاہتا ہوں کہ آج شہر سے باہر جاکر یہ دن تفریح میں بسر کردوں" قدسیہ نے بدستور مسکرا کر جواب دیا "بہت بہتر" شاہد علی نے کہا "بھی چاہتا ہے کہ آج تم بھی میرے ساتھ قدسیہ نے جواب دیا "میں بھی؟ پھر کیا تفریح ہوگی؟ ہوائیں اور مناظر بھی دو چیزیں تفریح کی ہیں اور ابھی دو چیزوں سے پردہ محروم رکھیگا" شاہد علی قدسیہ کی زبان سے یہ خشک جواب سُنکر نہایت رنجیدہ ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اُس نے بے پردگی کے متعلق کچھ کہا تو قرآن و حدیث کی بحث شروع ہوجائیگی اس لئے خاموشی کے ساتھ دیوان خانہ میں واپس چلا آیا۔ دیوانخانہ کے پہلو میں جو کمرے تھے اُنمیں سے ایک میں ٹیلیفون تھا۔ اِس وقت دوسری شادی کا جذبہ اُس کے دماغ پر حکمراں تھا۔ اور دوسری شادی کے ساتھ صوفیہ کا تصور لازمی تھا پس اِن خیالات نے اُسے ٹیلیفون تک پہونچا دیا اُس نے ٹیلیفون اُٹھا کر کہا "فورٹونھری پلیز" جواب آیا "انگیجڈ" پھر تھوڑی دیر کے بعد اُس نے اِس عمل کو دُہرایا اور پھر یہی جواب آیا آخر تیسری کوشش کامیاب ہوئی اور اُس کے مشتاق کانوں میں "انگیجڈ" کی جگہ ایک نسوانی آواز پہونچی "آپ کہاں سے بولتے ہیں؟" "زاہد پلیس سے" "آپ کس سے بات کرنا چاہتے ہیں؟" "مس ہیلے سے" "وہ اس وقت مصروف ہیں" "کیا کر رہی ہیں؟" "ایک صاحب سے باتیں کر رہی ہیں" "کون صاحب ہے؟" "اُن کی ایک سہیلی کے بھائی ہیں مسٹر یوسف بیرسٹر" "آپ اُن سے میری اطلاع کردیجئے" "میں نہیں جاسکتی۔ اُن کا حکم ہے کہ جب بیرسٹر صاحب آئیں تو ہمارے پاس کوئی نہ آئے۔ لیکن میں اس کے بعد اُنہیں ٹیلیفون پر بھیجدونگی آپ کا نمبر؟" "۹۹ ۱۲" آج شاہد علی صوفیہ سے جو کچھ کہنا چاہتا تھا وہ کوئی کنایہ اور اشارہ نہ تھا۔ وہ ایک صاف اور صریح جملہ تھا یعنی "میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں" اگرچہ اسی مسٹر یوسف کی موجودگی ایک طرح کی بدشگونی معلوم ہوئی۔ وہ اِن ذات شریف سے بخوبی واقف تھا۔ اِن کو دلربائی اور بے وفائی میں کمال حاصل تھا اور احتمال تھا کہ کہیں صوفیہ اس دام میں اسیر نہ ہوجائے۔ لیکن شاہد علی کو یقین تھا کہ میرے مقابلے میں کسی امیدوار کو کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ اِنہی خیالات میں مبتلا وہ ایک دوسرے کمرے میں جانکلا۔ جس میں مختصر سی لائبریری تھی۔ خدمتگار نے کھڑکیاں کھولدیں اور برقی پنکھے کا بٹن اُٹھا دیا۔ شاہد علی ایک کتاب لے کر آرام کرسی پر دراز ہوگیا۔ تھوڑی دیر میں موسم کی لطیف خنکی نے اُسکی آنکھیں بند کردیں۔

(۵)

ٹیلیفون بھی کیا چیز ہے۔ اس کے موجد نے درماندگان محبت پر بڑا احسان کیا ہے۔ اب نہ پیک صبا کی حاجت ہے اور نہ مرغ نامہ بر کی۔ عاشق کے مونھ سے آہ نکلی یا بات نکلی کہ برقی لہروں نے محبوب تک پہونچا دیا۔ ہماری نادلست و دوستوں کو جنکے نادلوں کا پلاٹ عموماً دو تعلیمیافتہ خاندانوں سے تعلق رکھتا ہے ابھی ٹیلیفون کی طرف توجہ نہیں ہوئی ورنہ ہیرو اور ہیروئن کے درمیان خط و کتابت کے لیے اُنہیں لیفین یا اماما نامی ایک مامائی ضرورت

پیش نہ آتی جس کے بغیر قصہ کا آگے بڑھنا دشوار ہے۔ پھر ٹیلیفون میں یہ ایک خاص لطف ہے کہ دل کی کوئی حسرت باقی نہیں رہتی۔ نہ رعبِ جمال عرض تمنا سے باز رکھتا ہے اور نہ حیا اقرار کے لئے خاموشی یا آنچل کی پناہ ڈھونڈتی ہے۔ جذبات پوری عریانی کے ساتھ جانبین تک پہونچ جاتے ہیں۔ مس صوفیہ اور مسٹر شاہد ٹیلیفون کے ان فوائد سے ناآشنا نہیں تھے اور اس لیے اُنہوں نے کورٹ شپ کی تمام رسمیں اسی برقی تار پر ادا کیں۔ لیکن شادی کا مسئلہ مسٹر ہیلے کی اجازت اور شرکت کے بغیر طے نہیں ہو سکتا تھا لیکن شاہد علی خاں کو کسی بات پر ہوئی جب اُنہوں نے اس بنا پر کہ ایک بیوی پہلے سے موجود ہے اور یہ انگریزی تہذیب کے خلاف ہے صاف انکار کر دیا۔ تعلقات اس حد تک پہونچ گئے تھے کہ اب شاہد علی کیلئے صوفیہ کے بغیر زندگی بسر کرنا محال تھا انہوں نے مسٹر ہیلے کو رضامند کرنے کے لیئے تمام زور و زر صرف کر دینا چاہا اور آخر کار بمشکل تمام ان قرار دادوں پر شادی طے ہوئی (۱) پہلی بیوی کو گھر سے نکالدو۔ (۲) پچاس لاکھ مہر معجل (۳) ایکہزار روپیہ ماہوار جیب خرچ دینا ہوگا (۴) صوفیہ ہمیشہ اپنے والدین کے گھر رہیگی۔ شاہد علی خاں ایک حسین اور وفادار بیوی کا شوہر۔ کیمبرج یونیورسٹی کا گریجویٹ خدا جانے کیوں ایسا دیوانہ ہوگیا کہ یہ سب شرطیں مان کر اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے لئے نہیں بلکہ اپنے گلے پر چھری پھیرنے کے لیئے آمادہ ہوگیا۔ اس کے یہ معنی تھے کہ صوفیہ ایک کھلونا ہی جسکے لئے اُسکا دل مچل رہا تھا۔ اس کھلونے کی قیمت نصف کروڑ تھی اور بس اسی قدر اُس کی جائداد بھی تھی۔ گویا وہ اپنی تمام دولت ثروت اور عزت کے بدلے میں صوفیہ کو حاصل کر رہا تھا۔ بہرحال دوسرے دن جائداد کی فروخت کا انتظام شروع ہوگیا۔ لالہ سیتا رام اگروال۔ دوبی چند کلوار وغیرہ منہ پھلائے بیٹھے تھے۔ ایک ہفتہ میں معاملات طے ہوکر پچاس لاکھ کی رقم فراہم ہوگئی۔ یہ غنیمت تھا کہ شاہد علی نے جائداد کو فروخت کر دیا اور اسطرح آدھی سے کچھ کم جائداد بچ رہی ورنہ سودی قرض کا انتظام ہوتا تو ایک کروڑ کی جائداد پچاس لاکھ کے قرضہ میں فنا ہو جاتی۔ وفادار ملازمین اور شاہد علی کے مخلصین اس واقعہ سے نہایت غمگین تھے لیکن جب شاہد علی نے قدسیہ کو اُس کے نیہر بھیجا ہے اور اس طرح کہ اُس کے ہاتھ میں ایک چھلا بھی باقی نہیں رکھا گیا تو وہ اپنے بے اختیار آنسوؤں کو نہ روک سکے۔ غیر روتے تھے لیکن شاہد علی ایسا مجنون ہو رہا تھا کہ اُسے اپنی ستمکاریوں کا ذرا بھی احساس نہ تھا۔ ان انتظامات سے فارغ ہوکر اُس نے مسٹر ہیلے کو اطلاع دی۔ زر مطلوبہ اُن کی کوٹھی پر بھیجدیا گیا اور نکاح ہوگیا۔

(۶)

ابھی اس مرضی کی شادی کو ایکسال بھی نہیں گزرا تھا کہ شاہد علی خاں پچاس ہزار کے مقروض ہوگئے۔ کیونکہ صوفیہ کی گفتگو میں زیادہ تر فرمائشیں ہوتی تھیں۔ وہ فرنیچر اور لباس خریدنے کے لیئے خود جاتی تھی لیکن درییہ یا چاندنی چوک میں نہیں۔ کلکتہ اور بمبئی میں۔ اُس کے کپڑے پیرس میں سلتے تھے اور لندن میں دُھلتے تھے۔ یہ اُسی کے حسن جلوہ سوز کا اثر تھا کہ شاہد علی خاں شہر کے یورپین کلب میں شامل ہوگئے تھے۔ یہ اُسی کی دلنوازیوں کا نتیجہ تھا کہ شہر کے تمام یورپین حکام اور اُن کی لیڈیاں بے تکلف شاہد علی خاں کی دعوتوں میں شریک ہوتی تھیں۔ یہ سب کچھ تھا لیکن ایک دن شاہد علی خاں کو ایک چشم دید واقعہ نے دیوانہ بنا دیا۔ صوفیہ نے اُن کے لیئے ایک پروگرام بنا رکھا تھا اور اُسی کے مطابق مسٹر ہیلے کی کوٹھی پر اُن کی آمد و رفت رہتی تھی۔ لیکن شوہری اقتدار کی بنا پر ان اوقات کے علاوہ بیوی کے پاس جانا وہ نامناسب نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایک دن وہ ایک ضرورتِ خاص سے خلاف معمول دوپہر کے وقت مسٹر ہیلے کی کوٹھی پر پہونچے۔ اب کوئی روک ٹوک تو تھی نہیں لہذا وہ سیدھے صوفیہ کے کمرہ کی طرف بڑھے کمرہ کے دروازے اندر سے بند تھے۔ ایک خادمہ نے کہا "حضور آرام میں ہیں کچھ مزاج ناساز ہے۔ حکم دیا ہے کہ کوئی آنے نہ پائے" شاہد علی نے کہا "کیا میری بھی ممانعت ہے" خادمہ نے کہا "حضور انہوں نے کہا ہے کوئی ہو" شاہد علی یہ سنکر خاموش ہوگیا اور صوفیہ کے کمرہ سے ملا ہوا جو کمرہ تھا اُس میں ٹھہر کر تفتیش حال کرنے لگا۔ دونوں کمروں کے درمیان ایک جالی لگی ہوئی تھی۔ شاہد علی نے میز پر کرسی رکھی اور پھر کرسی پر کھڑے ہوکر جو دیکھا تو حیرت زدہ رہ گیا۔ اُسے تاب نہ رہی فوراً صوفیہ کے کمرہ کے پاس آکر دروازہ پر ٹھوکر ماری اور چلا کر کہا فوراً دروازہ کھولو ورنہ میں توڑ ڈالوں گا کچھ دیر کے بعد دروازہ کھلا اور مسٹر یوسف بیرسٹر کمرہ سے برآمد ہوئے۔ شاہد علی جوش سے مجنون ہو رہا تھا اُس نے بیرسٹر صاحب کو ایسا دھکا دیا کہ وہ کمرہ میں جا گرے۔ صوفیہ گھبرا کر اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ بیرسٹر صاحب سنبھلکر شاہد علی کے مقابلہ میں آئے۔ دونوں میں دیر تک کشتی ہوتی رہی۔ بالآخر بیرسٹر صاحب کا ایک گھونسہ زیادہ کارگر ثابت ہوا اور شاہد علی بیدم ہوکر زمین پر گر پڑا۔ یہ گھونسہ اس لیئے اور بھی زیادہ مؤثر ثابت ہوا کہ شاہد علی نے بیرسٹر صاحب کے ہاتھ میں اُس انگوٹھی کو پہچانا جو صوفیہ نے بمبئی کے جوہری سے پانچہزار کو خریدی تھی۔ غرض جب شاہد علی بے دم ہوکر گر پڑا تو مسٹر یوسف نے اُس کی طرف بڑھ کر کہا "دوست تم کیوں اسقدر خفا ہوئے۔ خفا تو مجھے ہونا چاہیئے تھا کیونکہ میرے تعلقات تمہاری شادی سے بہت پہلے کے ہیں" یہ کہکر وہ کمرہ سے نکل گیا صوفیہ ہنوز سہمی ہوئی کھڑی تھی۔ کئی منٹ کے بعد جب شاہد علی کے حواس بجا ہوئے تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور صوفیہ پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا کہ ایک فقرہ نے اُس کی طاقت سلب کر لی۔ صوفیہ نے کہا "مردوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ مردوں سے ہار جاتے ہیں تو عورتوں پر ہاتھ اُٹھاتے ہیں"۔

(۷)

ان جانسوز اور جگر شگاف واقعات کے بعد شاہد علی نے صوفیہ کی صورت نہیں دیکھی اور مسٹر ہیلے کی کوٹھی پر کبھی قدم نہ رکھا۔ لیکن اس کا ناگزیر نتیجہ یہ تھا

کو پچاس لاکھ کا دعویٰ اُس پر دائر ہو گیا۔ شاہد علی کے پاس جو اپنے آپ کو ہر طرف سے طوفانی موجوں میں گھرا ہوا دیکھ رہا تھا عذر خواہی کیا تھی کہ وہ عدالت میں پیش کرتا۔ یہی اُس کے امکان سے باہر تھا کہ جائداد کو فروخت کر کے اور رستم کو چھپا کر دیوالیہ بن بیٹھتا۔ بہرحال نالش ہوئی۔ ڈگری ہوئی اور شاہد علی کی تمام جائداد حتیٰ کہ مکان سکونت اور اثاث البیت بھی قرق ہو گیا۔ جسدن اس مشہور اور نامور خاندان پر یہ مصیبت نازل ہو رہی تھی اُسدن شہر میں ایک طوفان برپا تھا۔ شاہد علی نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے مکان سے چلا گیا اُسکے دماغ میں اسوقت مختلف خیالات تھے۔ کبھی وہ خودکشی پر آمادہ ہوتا تھا۔ کبھی ہمیشہ کے لیے جلاوطن ہو جانے کا ارادہ کرتا تھا لیکن اُس کی قوت فیصلہ بالکل بیکار ہو گئی تھی اور اس لیئے وہ کچھ بھی نہ کر سکا۔ آخر کار وہ چلتے چلتے ایک جگہ بیٹھ گیا۔ یہاں اُس کی ایک قدیم الخدمت ضعیف العمر خادمہ کا مکان تھا۔ وہ اُسے دیکھ کر بے اختیار آگے بڑھی اور اُسے اپنے گھر لے گئی۔ ان حوادث نے شاہد علی کی صحت پر بہت اثر ڈالا اور وہ ایک چارپائی پر لیٹتے ہی غافل ہو گیا۔ خدا جانے کتنی دیر تک اُس پر غفلت کا عالم طاری رہا لیکن جب اُس کی آنکھ کھلی تو محسوس ہوا کہ کوئی پاؤں داب رہا ہے۔ کروٹ بدل کر دیکھتا ہے، تو اُسکی مظلوم بیوی قدسیہ پر آب آنکھوں کے ساتھ موجود ہے وہ ہمدردی اور دلسوزی کی ایک تصویر بنی ہوئی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک بجلی سی جو شاہد علی کے نظام عصبی میں کوند گئی۔ وہ تڑپ کر اُٹھا اور بے اختیار اپنی وفادار بیوی کے قدموں پر سر رکھ دیا۔ قدسیہ کے آنسو اُسکی آنکھیں شاید اسی لمحہ کے منتظر تھے۔ وہ بے اختیار رونے لگی اور اُس کے ساتھ ہی شاہد علی بھی زار زار رو دیا۔

"روتے ہی اُسکی آنکھ کھل گئی۔ کتاب ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گر پڑی تھی وہ اپنی آرام کرسی پر سنبھل بیٹھا۔ اور اس بات پر کہ یہ تمام مصیبتیں عالم خواب میں شروع ہو کر عالم خواب ہی میں ختم ہو گئیں خدا کا شکر ادا کیا۔ رونے کی آواز سُنکر ادھر اُدھر سے نوکر دوڑ آئے تھے اُنھوں نے مؤدبانہ مزاج پوچھا۔ شاہد علی نے کہا "کچھ نہیں خواب دیکھا تھا" اتنے میں ٹیلیفون کی گھنٹی نے آواز دی نوکر نے ٹیلیفون اُٹھا کر عرض کیا کہ "کوئی مس ہیلے حضور کو پوچھتی ہیں اور دو دفعہ اس سے پہلے بھی ٹیلیفون کر چکی ہیں" شاہد علی نے یہ سُنکر ایک قہقہہ لگائی اور اپنے ہاتھ سے ٹیلیفون کا تار کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہ بیتابانہ زنانہ میں پہنچا خواب کا خمار اُس کے دماغ پر حکمراں تھا جب وہ قدسیہ کے روبرو پہنچا تو نیازمندی چاہتی تھی کہ اُسے قدموں پر گرا دے لیکن محبت نے سنبھالا اور بلورین گردن کی کہربائی نے جھکتے ہوئے ہاتھوں نے اپنی طرف کھینچ لیا۔

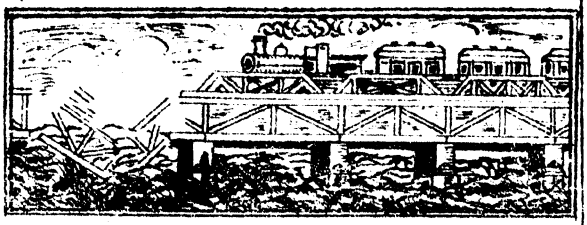

یہ گاڑی کیونکر آگے بڑھے!

یہ سیلاب کیونکر رُکے!

یہ گاڑی کیا ہے؟ دین و دنیا

یہ سیلاب کیا ہے؟ مالی مشکلات

اِس گاڑی کے آگے بڑھنے اور ٹھیک وقت پر منزل تک پہونچنے کے لیئے آپ کی امداد درکار ہے۔

کیا امداد؟

مال و زر کی امداد نہیں

دست و بازو کی امداد نہیں

صرف ایک جنبش ابرو

صرف ایک جنبش لب

اپنے عزیزوں۔ دوستوں اور واقفکاروں میں سے

چند خریدار پیدا کر دیجیئے اور بس

خادم ناظرین مینیجر

جنکو لایق داماد کی ضرورت ہو وہ پڑھیں

ایک صاحب، جو صوبجات متحدہ کے باشندے ہیں۔ شہر کے رہنے والے ہیں عنفوان شادی شدہ ہیں۔ پچیس سال عمر ہے۔ اردو فارسی انگریزی بس کافی قابلیت رکھتے ہیں نہایت ذہین اور ہوشمند ہیں۔ صورت شکل بھی خاصی ہے تندرست اور صحیح القوائے ہیں۔ کاروباری معاملات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس وقت ایجو بیس روپے ماہوار پر ایک کارخانہ میں منیجری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ نہایت شریف خاندان ہیں۔ والد کا انتقال ہوچکا ہے باقی تمام اعزہ موجود ہیں۔ صاحب موصوف کو تجارت کا بہت شوق ہے اور بڑی تمنا ہے کہ وہ ایک بڑے کاروبار کے مالک بنیں اور اپنی زندگی عزت شہرت اور کامیابی کے ساتھ بسر کریں۔ اُن کا خیال ہے کہ تنخواہ میں سے تھوڑی تھوڑی رقم بچا کر یہ آرزو پوری کیجائے تو کامیابی ضرور ہوگی۔ لیکن بڑھاپے تک وہ اپنی جوانی اور بڑھاپے دونوں کو سرسبز اور کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں اور ایسی بیوی کے خواہشمند ہیں جو بذات خود یا اُس کے والدین کم از کم اتنے دولتمند ہوں کہ بیس پچیس ہزار کی رقم کاروبار میں لگا سکیں۔ صاحب موصوف کو کسی طرح کی بد دیانتی یا بدنیتی مقصود نہیں وہ اس کاروباری زندگی سے خود بھی فائدہ اٹھائینگے اور بیوی کے والدین کو بھی فائدہ پہونچائینگے۔ وہ مسلمان سنی المذہب سید ہیں۔ لیکن اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اُنہیں بیوی کے متعلق اس سے زیادہ کچھ خیال نہیں کہ وہ مسلمان قوم اور ذات کی کوئی قید نہیں۔ خوبصورتی اور بدصورتی کا کوئی امتیاز نہیں۔ خواہ دوشیزہ ہو خواہ بیوہ ہو۔ خدا جانے ہندوستان میں ایسے کتنے کاروباری اور دولتمند اشخاص ہونگے جنکو ایک ایسے لایق داماد کی ضرورت ہوگی جو اُن کو کاروبار میں مدد دے یا اُنکی دولت کی افزائش کا باعث ہو۔ ایسے اشخاص کی آگاہی کیلئے یہ اشتہار شایع کیا جاتا ہے۔ جو صاحب اس کار خیر کے لئے آمادہ ہوں وہ ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہیں کہ نوجوان موصوف کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ اِس پتہ سے خط و کتابت ہونی چاہیئے۔

ایم ۔ اے

بتوسط رسالۂ "دین و دنیا" دہلی

ہر مقصد میں کامیابی

بازو بند نظامی

دہلی کے ایک مشہور خدا رسیدہ بزرگ کا عطیہ

جو صدہا مرتبہ آزمایا جا چکا ہے ✤

خواص یہ ہیں (۱) ہر مشکل سے نجات ہوگی (۲) ہر بیماری سے شفا ہوگی (۳) جسکے پاس جاؤگے وہ عزت کریگا (۴) حکام مسخر ہونگے (۵) مقدمہ تمہارے حق میں فیصل ہوگا (۶) ہزار امیدوار ہوں مگر نوکری تمہیں کو ملیگی (۷) طالب علم امتحان میں کامیاب ہونگے (۸) جسکا خیال دلمیں ہوگا وہ محبت کریگا (۹) عزیزوں اور دوستوں میں سرفرازی حاصل ہوگی (۱۰) میاں کے پاس ہو تو بیوی لونڈی کی طرح فرمانبردار رہیگی۔ بیوی کے پاس ہو تو میاں عاشق زار رہیگا (۱۱) دلہنوں کے پاس ہو تو سسرال والے آنکھوں پر بٹھائینگے (۱۲) اہل کاروبار اور دوکاندار اپنے پاس رکھیں گے تو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوگی۔ (جسکے پاس یہ بازو بند ہوگا وہ کبھی ننگا بھوکا نہ رہیگا)

الغرض محبت تسخیر اور کامیابی مقاصد کیلئے بینظیر چیز ہے

بازو بند نظامی کا ہدیہ پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

بذریعہ منی آرڈر یا وی پی

المشتہر فلکی شاہ معرفت خواجہ ڈپو دہلی

ایک زبردست عالم

کی طرح اگر آپ مذہبی معلومات بہم پہنچانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی یہ خواہش ہے کہ دنیا کا معمولی سے معمولی اور نازک سے نازک مسئلہ آپ خود بآسانی حل کرسکیں۔ اور اگر آپ کی یہ بھی آرزو ہے کہ آپ کی زندگی

ایک سچے مسلمان کی زندگی

بن جائے اور آپ کی ہر نقل و حرکت مذہبی اصول سے وابستہ ہو آپ کا ہر قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ کی طرف بڑھے۔ آپ کا ہر دنیاوی معاملہ دائرۂ مذہب سے کبھی باہر نہ ہو تو آپ

فلاحِ دین و دنیا

ملاحظہ کیجیے۔ اس کتاب کے خریدنے کے بعد انشاء اللہ آپ تمام مذہبی کتابوں سے سبکدوش ہو جائینگے۔ روزہ، نماز، زکوٰۃ حج کے علاوہ آپ اپنے مذہب کی زندگی سے ادنیٰ بات سے بھی ایک زبردست عالم کی طرح واقف ہو جائیں گے اور دنیا کا کوئی بھی ایسا مسئلہ نہ ہوگا جس سے کہ آپ بخوبی آگاہ نہوں یہ کتاب تمام مذہبی کتابوں کا خلاصہ ہے۔ اگر کتاب جیسا کہ بتایا گیا ہے اس سے بہتر ہو تو رکھیے ورنہ فوراً واپس کر دیجئے اس ایڈیشن میں مولینا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر رسالۂ دین و دنیا نے کتاب پر نظر ثانی فرما کر جا بجا بہت کچھ مناسب اضافہ کر دیا ہے۔ اگر آپ اس کتاب کے بارے میں اور زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کی فہرست مضامین جو علیحدہ آٹھ صفحات پر چھپی ہوئی ہے منگا کر ملاحظہ فرمالیجیے۔

ٹائٹل ہفت رنگ نہایت خوبصورت، کاغذ والا چکنا، لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب ضخامت تقریباً چھ سو صفحے۔

قیمت فی جلد للہ ۴

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

آپکی فہم و فراست

کا وہ پایہ تھا بلند۔ حضرت فاروق بھی لیتے تھے رائے عائشہ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وہ مبارک ہستی تھی جسکو رسول پاک صلعم نے تمام دنیوی نعمتوں کے مقابلہ میں اپنی ذات جامع کمالات کے لیے انتخاب فرمایا تھا۔ آپ کی ذات وہ مبارک ذات تھی جسکی پاکدامنی کا شاہد کلام پاک ہے۔

سیرۃ الصدیقہ رضؓ

آپ کی نہایت مکمل سوانح زندگی ہے۔ پیدائش سے لیکر وفات تک کے حالات مفصل طور پر درج ہیں مختصر فہرست مضامین:۔ پیدائش۔ زمانۂ رضاعت اور بچپن آپ کا مہر۔ آپ کا جہیز۔ رخصت کے بعد حضرت عائشہ کی گڑیاں۔ ہجرت رسول۔ حضرت عائشہ۔ مدینہ میں۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا علم و فضل۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی تعلیم۔ آداب گفتگو۔ عبادت۔ تواضع۔ عبادت و خوف خدا۔ مکروہات سے پرہیز۔ حیا اور پاس وضع۔ ایثار و سخاوت۔ نفاست طبع۔ اطاعت شوہر۔ اقوال صدیقہ۔ پختہ کا خیال۔ لباس۔ لڑائیوں میں شرکت۔ جنگ جمل۔ غرض یہ کہ وفات تک کے مفصل حالات اور آپ کے متعلق صدہا احادیث کا ترجمہ درج ہے۔ اس کے علاوہ دو

تصویریں بھی ہیں

ایک حضرت عائشہ صدیقہ کے مزار مبارک کا فوٹو اور دوسرا فوٹو مسجد عائشہ صدیقہ کا جہاں حاجی عمرہ باندھتے ہیں ضخامت ۲۰۰ صفحے قیمت مجلد ۱؎

خاتونِ جنت

سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ

کی مکمل سوانح جسمیں آپ کی پیدائش سے لیکر وفات تک کے حالات مفصل طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ خاتونِ جنت آپ کی سب سے زیادہ مکمل سب سے زیادہ مفصل سب سے زیادہ سلیس سب سے زیادہ ضخیم سوانح ہے۔ اس کے علاوہ

دس تصاویر بھی ہیں

(۱) روضۂ مقدسہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ (۲) مدفن بتول رضیہ حضرت رسول مقبول صلعم (۳) شجرۂ نسب حضرت فاطمۃ الزہراؓ۔ (۴) شہر مکہ معظمہ کا سطحی خاکہ (۵) خانہ کعبہ حرم شریف مکہ معظمہ کا سطحی خاکہ۔ (۶) شہر مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ (۷) مدفن بتول پر ہر وقت روشنی کا نظارہ (۸) جنت البقیع کا سطحی خاکہ۔ (۹) قبہ بیت رضی اللہ عنہ (۱۰) مزار مبارک حضرت فاطمہ رضؓ کا نظارہ ضخامت ۲۵۰ صفحے

قیمت مجلد عہ ملنے کا پتہ:۔ منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

سچے قصے

اگر لاکھوں کی جائداد آپ کو مل جائے

لکھنؤ کے ایک دولتمند نواب صاحب کا انتقال ہوا۔ بیگم صاحبہ مرشد آباد کی تھیں، اور خود بھی صاحب جائداد تھیں۔ نواب صاحب مرحوم کے حالات جنکے متعلق مرزا رسوا صاحب بی۔ اے، پروفیسر لکھنؤ ہیں کہ ابھی زندہ ہیں مرزا صاحب لکھنؤ جانتے ہیں، نہایت سیدھے سادے تھے، لوگوں نے ان کم عمر نواب صاحب کو خوب لوٹا۔ وقوف بنایا۔ قبض سرور شراب کباب۔ اور زنان بازاری کی چاٹ لگادی یہ سب کر کے لطیفہ یہ ہوا کہ دیوانہ میں ایک حسینہ کو پہنچا کر نواب صاحب کو یقین دلایا کہ یہ پری ہے اور اسی سال تمکو بیشمار کی سیر کرائی، بدمعاشوں کا ایک پورا گینگ کام کرتا تھا جنمیں کوئی عامل بنا ہوا تھا کوئی مصاحب تھا، کوئی جائداد کا منتظم تھا، دوسری طرف دولتمند بیوہ کو اس حرص نے تعلیم میں لانے کیلئے عجیب عجیب تدبیریں کیں، کتاب میں چونکہ صرف سچے واقعات لکھے گئے ہیں اس لیے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ لکھنؤ میں آج بھی کیا کچھ ہو رہا ہے۔ نہایت دلچسپ عبرت انگیز لکھنؤ کی پیاری زبان میں۔ لکھنؤ کے سچے بڑے اشاپرداز کی تصنیف نام ذات شریف قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔

اگر ایسی بیوی آپ کو میسر آئے

یہ بھی لکھنؤ کا سچا واقعہ ہے اور ایک مشہور خاندان کی معاشرت دکھائی گئی ہے، نواب خورشید مرزا کے خاندان کی ایک حسین لڑکی پر فریفتہ تھے لیکن کامیابی نہ ہوئی، ان کی شادی اور جگہ ہوئی اور وہ لڑکی کلکتہ کے ایک دولتمند کو بیاہی گئی ۲۰ برس کے بعد دونوں اس طرح ملے کہ وہ لڑکی بیوہ ہو چکی تھی اور دق میں مبتلا تھی اپنے اپنی حسین بیٹی ختری بیگم کو لاکھوں روپے کی مالیت کیساتھ خورشید مرزا کے سپرد کیا اور وہ قابل خورشید مرزا ختری بیگم کو گھر لائے۔ ماں کی وصیت تھی کہ جب تک شادی نہو دولت کا حال ظاہر نہ کیا جائے، خورشید مرزا کی نند کنواری جوان لڑکیاں تھیں انہوں نے ختری کے ساتھ بدسلوکیاں کیں، اختری بڑی تعلیم یافتہ اور نیک مزاج ہے۔ ہزار ہا پیچ سے غریبوں کی امداد کرتی ہے، جب لوگوں پر اسکی دولت کا راز ظاہر ہوا تو اسے پھانسنے کی کوشش کی۔ اختری کی ایک جوان خادمہ عاشقانہ خط لیتی رہی اور اُن کا جواب لکھتی رہی۔ آخر عاشق صاحب بیگم کی جگہ خادمہ بیاہی گئی۔ نہایت دلچسپ عبرتناک ہے۔ زبان بہت ہی پیاری ہے۔ اسکا نام اختری بیگم ہے قیمت مجلد ۱۲

اگر ایسی محبوبہ آپ کو ملتی؟

یہ قصہ بالکل سچا ہے جن صاحب کا قصہ ہے اُن کی اولاد اب بھی لکھنؤ میں موجود ہے۔ بھی ہم نے تو اس سے زیادہ مؤثر اور دردناک کوئی قصہ آجتک نہیں پڑھا نہیں۔ حسن شاہ ایک انگریز کے منشی تھے، انگریز شوقین مزاج تھا کشمیری عورتوں کا ایک طائفہ ملازم تھا، ان میں خانم جان نامی ایک لڑکی بڑی خوبرو، بڑی خوش گلو اور بڑی تعلیم یافتہ تھی، وہ حسن شاہ پر عاشق ہوئی اور حسن شاہ اُس پر، عرصہ تک صرف حسب حال غزلیں گا کر ایک دوسرے پر دل کا راز ظاہر کرتے رہے۔ پھر خط و کتابت ہوئی۔ ملاقات ہوئی، شادی ہوئی، اسی اثنا میں انگریز کا تبادلہ ہو گیا۔ طائفہ برخاست کر دیا گیا حسن شاہ اور خانم جان میں جدائی ہو گئی خانم جان ایسی باوفا اور محنت کرنے والی ثابت ہوئی کہ جھوٹے ناولوں میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں پھر کہتا ہوں کہ بے حد مؤثر اور دلچسپ واقعہ ہے۔ اس کا نام نشتر ہے قیمت مجلد ایک روپیہ چار آنے۔

ملنے کا پتہ: منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

اگر دوسروں کی جگہ آپ ہوتے

دیوہ ضلع بارہ بنکی کے ایک رئیس کی خوبصورت لڑکی ناظرہ بیوہ ہوئی، خاندان میں عقد ثانی کو برا سمجھا جاتا تھا، لڑکی بہت حسین اور نوعمر تھی، رئیس صاحب اُسکو وعظ سنانے گئے اور پھر اُسے حج کے لیے لے چلے، بمبئی پہنچکر ایک ہوٹل میں ٹھہرے، لڑکی بے خبر سو رہی تھی کہ ایک شخص نے اُسے بے آبرو کرنا چاہا مگر بچ گئی۔ عرب پہنچکر حج کے بعد بھی عرصہ تک مجاز میں قیام رہا۔ ناظرہ بعض ناخدا ترس حبشیوں کے ہاتھ پڑ گئی انہوں نے اپنا کام نکالنا چاہا مگر بال بال بچی۔ آخر طائف میں پہنچکر ایک شخص سے اُس کے تعلقات ہو گئے، جو آخر میں سوتیلا بھائی ثابت ہوا۔ ایک ناجائز بچہ پیدا ہوا، اور سخت شرمناک واقعات پیش آئے جن سے خدا ہر شریف کو بچائے۔ بے حد عبرت انگیز، سبق آموز اور دلچسپ اس کا نام اشکِ حسرت ہے۔ قیمت عمدہ مجلد

روح وجد میں آجائیگی

دل پھڑک جائیگا جواہر لاثانی کا ہر مصرع آپ کو بے چین کر دے گا حضرت بیان دریا دلی مرحوم و مغفور ہندوستان کے زبردست شعراء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کے کلام کا مجموعہ شائع ہو گیا ہے۔ بیان صاحب غالب کے بعد دوسرے شاعر مانے جاتے ہیں۔ جواہر لاثانی نہایت مفید نظموں کا مجموعہ ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

دل کے آپریشن کے لیے نشتر

اگر کوئی ہو سکتا ہے تو عالیجناب نواب ضیاء الدین احمد خاں صاحب نیر رئیس لوہارو مرحوم و مغفور تلمیذ دبیر الملک مرزا نوشہ غالب کا کلام ہے صحیفۂ نیر میں فارسی قصائد غزلیات اور رباعیات کا مجموعہ ہے جنکو بے حد کوشش کے بعد بہم پہنچایا گیا ہے۔ بڑی تقطیع سوا دو سو صفحے۔ نہایت خوشخط قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

عورت کا زوردار اپیل

دہلی کی ایک مشہور انشاپرداز خاتون نے صنف نازک کی طرف سے مؤثر الفاظ میں اپیل کیا ہے کہ انتخاب زوج کے معاملہ میں بیچاری لڑکی سے بھی رائے حاصل کی جائے، جو واقعہ بطور مثال قابل خاتون نے قلمبند کیا ہے وہ بالکل سچا واقعہ ہے، طرز بیان نہایت دردناک قیمت ۶

ایک دوسری دنیا بھی ہے

جسکا نظارہ صرف دل کی آنکھ سے ہو سکتا ہے جس کی جستجو کا نام تصوف ہے۔ اس دنیا کی سیر مقصود ہو تو کاشف الاسرار کا مطالعہ کیجئے۔ بظاہر چند اوراق کا مجموعہ ہے، درحقیقت عالم نورانی کا ایک جہاں ہیں آئینہ ہے، جن لوگوں کا دل اس دنیا سے بیزار ہو کر ایک دوسری دنیا کے جلووں کا تمنائی ہو وہ یہ کتاب ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت چھ آنے

ملنے کا پتہ: منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

سیر المصنفین (جلد اوّل)

جسمیں شمار اُن اُردو کے حالات زندگی اور اُردو زبان کی عہد بعہد ترقی و تبدیلی کا ذکر کیا ہے

(از مولوی محمد یحییٰ تنہا بی۔ اے (علیگ)

"مردم دیدہ آج گھر بیٹھے بہشت کی سیر کرتے ہیں۔ اللہ اللہ! صفحۂ قرطاس پر کیا جوش بہار معانی ہے! آبِ نگاہ میں بے تکلف موتی پروئے جاتے ہیں واہ وا! کلک گہربار کی کیا زر افشانی ہے! سبحان اللہ یہ کیسی انشا ہے؟ جس کے دیکھنے سے یہ لطف اُٹھتا ہے۔ کتاب ہے یا گلزار بے خزاں؟ جس صفحہ کو دیکھیے حاشیہ فردوس کی روشوں پر حاشیہ لکھتا ہے، جدول کے خطوں پر سلسبیل اور کوثر کا جی پانی پانی ہوتا ہے سطریں سنبلستان ہیں، الفاظ گلستان ہیں۔ حرف کی کشتوں پر سرو اور شمشاد کا یقین ہوتا ہے۔ دائروں سے نرگستان آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے، حرفوں کی سیاہی سے کاغذ کی سفیدی وہ کیفیت دکھاتی ہے، گویا دشت سے چاندنی نے کھیت کیا ہے۔ کاغذ کی سفیدی پر حرفوں کی سیاہی کی وہ بہا نظر آتی ہے، جیسے صحن باغ پر بادل چھا رہا ہے۔ واہ رے قوت نامیہ سے درخت ہر سال پھولتے پھلتے ہیں۔ یہاں فکر و تراکہ سے جب دیکھیے، فقرات برجستہ سے معانی تازہ نکلتے ہیں۔ مجموعہ ہے یا گنج شائگاں۔ ہر باب میں ایسے ایسے بے بہا جواہر حکمت کے بھرے ہیں کہ جسے دیکھ کے جوہریِ عقل کی عقل چکراتی ہے۔ ہر فصل میں اتنے نقد کامل عیار دانش کے انبار دھرے ہیں کہ مقدار اُس کی صیرفی ذہن کے ذہن میں نہیں آتی۔ یہ وہ جوہر ہے جسکے پرکھنے کو حلقۂ چشم دُرجک ہو تو بجا ہے، اور یہ وہ نقد ہے جس کے پرکھنے کو سودائے دل محک ہو تو زیبا ہے شہر علم کے مفلسوں کو صلائے عام ہے کہ اسکی سیر کو آنکھیں کھولیں۔ دامن نگاہ میں موتی رولیں، دیار دانش کے نادانوں کو اجازت تام ہے کہ اس گنجینہ کے دیکھنے کو آئیں، جتنا حوصلہ ہو، اُٹھائیں خالی ہاتھ نہ جائیں، کتاب ایسی کیوں نہو جب مصنف اس کا وہ ہے، جسکی فصاحت نے سحبان کے مُنھ میں تبر کی مٹی سے خاک بھری اور جسکی جادو بیانی نے سحر بابل کی قدر مٹی کی ..... جس کا ثانی فضل و کمال میں نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ..... جسکی اُردو سے سودا کی سودا ہوگا، میر اپنا مزا غنیمت جانیگا۔ ہوس کو پہلے ہی خوب سوجھی جو یہ تخلص اختیار کیا، یعنی در پردہ معذرت چاہی کہ میں تو ہوس کرتا ہوں کمال حق کسی اور کا ہے۔ سودا کو بھی انکی خبر پہنچ گئی تھی کہ آتش رنگ سے جلکر یہ تخلص اپنے حسب حال رکھا، ناسخ اب ہوتا تو منصفی سے تخلص اپنا منسوخ شہور کرتا آتش نہ مرتا تو کیسا کیسا جلتا؟ انکی اس شوخی رہ بنظم کا کھو دیا، اُستاد نے کا سفینہ دریا میں ڈبو دیا ..... اپنے نزدیک کچھ نہ لکھا ہو، پر کیسا کچھ لکھا ہے، اگر انصاف کیجیے تو ایسی کتاب اُردو میں آجتک کوئی نہیں لکھی گئی قیمت

کتاب ملنے کا پتہ:- مینیجر دارالاشاعت، غازی آباد } فی جلد عہ، علاوہ محصول

ایک کملی میں چار ولی

چار ولیوں کی چار کتابیں اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو مجموعہ حنفیہ ملاحظہ فرمائیے

پہلا رسالہ مصنفہ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری شاگرد و خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی۔ جو عشق و محبت اور معرفت الٰہی اور تصوف میں عجیب و غریب کتاب ہے۔

دوسرا رسالہ توحید کے بیان میں حضرت شاہ نعمت اللہ ولی نے تحریر فرمایا ہے۔

تیسرا رسالہ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی نے روح و نفس وغیرہ کے متعلق لکھا ہے۔

چوتھا رسالہ عشق:- یعنی حضرت مولانا واحدی علیہ الرحمۃ کا مشہور و معروف مرجع ہند ہے

قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

دنیا سے نفرت ہو گئی!

اور حضرت ذوقی شاہ جو علیگڑھ کالج کے گریجوایٹ تھے تمام دنیاوی عیش و عشرت چھوڑ کر حضرت نظام الدین اولیا و محبوب الٰہی کے قدموں میں جا پڑے اور اُسی کیفیت کے عالم میں آپ نے ایک کتاب برزخ لکھی جس میں کلام مجید اور احادیث کے حوالے سے جناب موصوف نے یہ اہم مسئلہ کہ موت کے بعد اور قیامت سے پہلے انسان پر کیا گزرتی ہے، نہایت مفصل طور پر تحریر فرمایا ہے، نہایت دلچسپ اور نہایت مفید کتاب ہے۔ قیمت عہ/

اللہ میاں سے راز و نیاز

سوز و ساز، سکون و اضطراب، حال و قال اور وجد و وصال اہل اللہ کے لیے ایک لازوال روحانی خزانہ ہے۔ اگر آپ بھی ان کیفیات سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو وجدانی نثر پڑھیے جس میں اہل اللہ کے ایسے صدہا واقعات درج ہیں جنپر یہ کیفیتیں طاری ہوئیں قیمت عہ/

اگر آپکا دل تفریح کا طالب ہے

تو وہ تفریح حاصل کیجیے جو ایک سچے مسلمان کے لیے لازم ہے، خدا کے نیک بندوں کے حالات پڑھیے

حکایات الصالحین میں سینکڑوں بزرگوں اولیا اللہ اور پیغمبروں کی نہایت دلچسپ حکایتیں درج ہیں، ایسی کتاب کا پڑھنا باعث تفریح ہی نہیں ہے بلکہ باعث برکت بھی ہے عہ/

مسلمان آریہ ہو گئے

تو ہو جانے دیجیے، یہ پہلے ہی بے دین تھے، اگر ان کے عقائد درست ہوتے تو دنیا کی کوئی قوت ان کو اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہٹا سکتی تھی۔ ایسے دہائی دور میں مسلمانوں کو چاہیے کہ عقائد صوفیہ پڑھیں تاکہ ان کے عقائد کی کمزوری دور ہو جائے، اس کتاب میں عقائد اسلامی کو نہایت وضاحت کے ساتھ مدلل پیرایہ میں بیان کرکے بے دینوں کے اعتراضات کو لغو اور خلاف عقل ثابت کر دیا گیا ہے۔ قیمت ۸/

مینیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی سے طلب کیجیے

نہایت خوبصورت

نہایت بہتر　　نہایت ارزاں　　نہایت پائدار

سیلف فلنگ فاؤنٹین پین

(خود بخود سیاہی بھرنے والا قلم)

جو

ایک شوب میں پچاس صفحے لکھتا ہے

نہایت بہتر اور خوبصورت ہے کہ قلم کو دیکھ کر اگر ہر شخص یہ کہے کہ قلم آپ کا

مفت مل گیا ہے

تو کہیئے اور اگر دنیا میں کوئی شخص بھی گراں بتائے تو فوراً واپس کر دیجئے

اس قلم کا سب سے بڑا فائدہ

یہ ہے کہ یہ قلم دوسرے قلموں کے مقابلہ میں دوگنا کام کرتا ہے چونکہ بار بار شوب لینے میں جو وقت ضائع ہوتا ہے وہ ضائع جاتا ہے ایک مرتبہ شوب لیکر ہفتوں لکھے جایئے۔ سفر میں یہ قلم آپ کو قلم دوات کی فکر سے بالکل آزاد کر دے گا یہ قلم بڑے لکھوں کی جیب کی زینت ہے۔ اور تعلیم یافتہ اصحاب کا امتیازی زیور سمجھا جاتا ہے۔

اس پتہ سے منگائیے۔

عورتوں کی تعلیم وتربیت کسطرح کی جائے

موجودہ اندھی تقلید اور آزادی کے جنون سے بچانے کے لیے لڑکیوں اور عورتوں کو جو ہر قدامت پڑھانی چاہیے جس میں مولانا راشد الخیری نے مختلف المزاج عورتوں کے واقعات نہایت نتیجہ خیز پیرائے میں لکھے ہیں۔ قیمت عہ

عورتوں کو رحم دل ہونا چاہیے یا ظالم

غریبوں اور مسکینوں سے انکو نفرت ہونی چاہیے یا ہمدردی۔ سمرنا کے چاند میں مولانا راشد الخیری نے ایسی دو عورتوں کے جذبات کی ترجمانی کی ہے جن میں سے ایک انتہا درجہ کی ظالم تھی دوسری بے رحم۔ نہایت دلچسپ اصلاحی ناول قیمت عہ

عورتوں کے جذبات کو کیوں پامال کیا جاتا ہے

وہ بھی تو دل رکھتی ہیں، شوق رکھتی ہیں، نوجوان بیوہ کے نکاح نہ کرنے کے برے نتائج پر غور کرنا چاہیے۔ مولانا راشد الخیری نے نوحۂ زندگی میں ناول کے پیرایہ میں نکاح ثانی کے بارے میں فرمانِ رسول سے آگاہ کیا ہے۔ مسائل سے بھرا ہوا دلچسپ ناول ہے قیمت دس آنے۔

ایک بچی کی مکمل تعلیم

کے لیے صبح زندگی۔ شام زندگی۔ شب زندگی سے بڑھکر کوئی کتاب نہیں۔ ان حصوں میں بچپن سے لیکر بڑھاپے تک کے لیے ایک عورت کیلئے مکمل تعلیم ہے۔ سینا پرونا۔ کھانا پکانا۔ گھر کا انتظام۔ بچوں کی پرورش۔ شادی بیاہ۔ ضروری مسائل۔ غرض ایک عورت کی زندگی میں تمام پیش آنیوالی باتیں مولانا راشد الخیری نے ناول کے پیرائے میں تحریر فرمائی ہیں۔

قیمت صبح زندگی عہ۔ شام زندگی عہ۔ شب زندگی عہ

عورت کیلئے سب سے زیادہ نازک وقت

وہ ہوتا ہے جب وہ سسرال میں قدم رکھتی ہے۔ اس وقت اسکے تمام جوہر کھلتے ہیں میکے اور سسرال کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کیلئے منازل السائرہ کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ مولانا راشد الخیری کی یہ تصنیف اس موضوع پر اس قدر بہتر ہے کہ اس دلچسپ ناول کے پڑھنے کے بعد لڑکی سے لغزش ہونا ناممکن ہے۔ قیمت عہ

عصمت بے بہا خزانہ ہے

صفیہ نے اپنی ننھی سی جان پر لاکھوں مصیبتیں برداشت کیں مگر باکدامنی پر حرف آنے دیا محبوبۂ خداوند مولانا راشد کی نہایت دلچسپ اور سبق آموز تصنیف ہے قیمت عہ

منیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی سے طلب کیجئے

نوشین

درازیٔ عمر — خوشی — اچھی اولاد

اپنی حالت پر غور کیجیے

اگر بدن میں خون کی کمی ہو جس سے رنگ پھیکا اور ماند پڑ گیا ہو۔
اگر کمزوری کا یہ حال ہو کہ تھوڑی دور چلنے اور محنت کرنے سے دم پھولنے لگتا ہو
اگر حافظہ اور بینائی کمزور ہو گئی ہے۔
اگر ہمیشہ نزلہ، زکام اور دردِ سر کی شکایت رہتی ہے۔
اگر کمر اور جوڑوں میں درد ہے۔
اگر اجابت کی حالت ٹھیک نہیں اور پیشاب زیادہ آتا ہے۔
اگر طبیعت ہر وقت سست اور کسلمند رہتی ہے۔
اگر دل، دماغ، معدہ، جگر اور گردے کمزور ہو گئے ہیں۔
اگر ضعفِ باہ، جریان (یا سیلان الرحم) کی شکایت ہے۔
اگر سارے بدن میں عام کمزوری پائی جاتی ہے۔

تو نوشین استعمال کیجیے

یہ ایک مرکب ہے نہایت خوش ذائقہ حلوے کے مانند معتدل ہے بے ضرر ہے، گرمی نہیں کرتا، ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اسمیں کشتہ نہیں مگر کشتہ سے زیادہ مؤثر ہے، کمزوروں اور دماغی محنت کرنیوالوں کو پہلے دن اور جریان وضعفِ باہ کے مریضوں کو ایک ہفتہ میں نمایاں فائدہ محسوس ہوتا ہے، عورتوں اور مردوں کیلیے یکساں مفید ہے۔

نوشین کے آزمائے ہوئے فائدے

خون بکثرت پیدا ہوتا ہے۔
رنگ نکھرتا ہے، چہرے اور بدن پر تروتازگی آجاتی ہے۔
ذہن، حافظہ اور بینائی پر عمدہ اثر پڑتا ہے۔
ضعفِ دماغ دور ہو کر نزلہ زکام کی شکایت ہمیشہ کیلیے دور ہو جاتی ہے۔
اعصاب میں خاص قوت پیدا ہوتی ہے۔
ہر وقت طبیعت بشاش اور شگفتہ رہتی ہے۔
دل دھڑکنا اور دم پھولنا موقوف ہو جاتا ہے۔
بھوک خوب لگتی ہے اور غذا خوب ہضم ہوتی ہے۔
جریان، کثرتِ احتلام، سرعت (اور سیلان الرحم) کی شکایت باقی نہیں رہتی
گردے ہر وقت گرم رہتے ہیں اور جگر کا فعل درست ہو جاتا ہے۔
مادۂ تولید بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اسکی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں
جسم کا وزن بڑھ جاتا ہے۔
اس سے جو طاقت پیدا ہوتی ہے وہ عرصہ تک قائم رہتی ہے، خون صالح بنتا ہے جسم کی حرارت بڑھکر تمام درد کافور ہو جاتے ہیں، کثرتِ جماع سے تمام جسم میں جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اُسکا بہترین علاج ہے جماع کے بعد اسکے استعمال سے تلافی مافات ہو جاتی ہے، بیماری کے بعد کھوئی ہوئی طاقت کو واپس کرنیکی بہترین دوا ہے، چالیس سال سے زیادہ عمر والے نوجوانی کا لطف حاصل کر سکتے ہیں اور بھی فوائد..... ہیں جو استعمال اور تجربہ سے خود ظاہر ہونگے۔

کمزوروں کے لیے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں، یہ دوا بھی ہے اور غذا بھی، نوشین کے ایک تولہ میں آدھ سیر یخنی، ایک سیر دودھ اور آدھ پاؤ مکھن کی طاقت ہے، یہ چیزیں ہضم نہیں ہوتیں لیکن نوشین نہ صرف خود سریع الہضم ہے بلکہ دیگر غذاؤں کو بھی ہضم کر دیتا ہے، ایلومینیم کے خوبصورت اور خالی ہونیکے بعد بھی کام آنیوالے بکسوں میں روانہ ہوتا ہے۔ قیمت دس خوراک ۱۰، ۲۰ خوراک للعہ ۲۰، ۴۰ خوراک

المستہر:- منیجر کارخانۂ نوشین - چاند بلڈنگ - دہلی

افسانہ بھی تاریخ بھی اور نصیحت بھی

عروس مصر

جرجی زیدان ایڈیٹر الہلال مصر کے مشہور عربی ناول "احمد بن طولون" کا ترجمہ مولانا سید ظہور احمد صاحب آنریری چیف ایڈیٹر دین و دنیا کے قلم سے۔ احمد بن طولون والی مصر کے نہایت دلچسپ حالات۔ مصر کی مایہ ناز مہ پارہ دنیا کی شرم آلود محبت بھری نگاہوں کا سعید کے حسن و جمال کو خیر مقدم کہنا۔ حیا کا عرض مدعا سے باز رکھنا۔ سعید کا حجاب دنیا نہ کا محبت کور سوائی کے خوف سے مدتوں دل کے عمیق ترین گوشہ میں پوشیدہ رکھنا۔ آخر فین کا محبت کے جذبات سے مغلوب ہو کر نظروں ہی نظروں میں اظہار غم کر جانا۔ دنیانہ کے والدین پر اس راز کا انکشاف ہونا محبت کی دشواریاں عشق کی مصیبتیں دونوں کا ساحل مراد تک پہونچنا تشنہ کام جذبۂ عشق کا دوبارہ شاہراہ کامیابی دکھانا۔ نہایت دلچسپ ناول ہے ضخامت ۲۸۰ صفحہ قیمت عہ

عبدالرحمن ناصر

جرجی زیدان ایڈیٹر الہلال مصر کے عربی ناول "عبدالرحمن ناصر" کا ترجمہ مولانا سید ظہور احمد صاحب آنریری چیف ایڈیٹر دین و دنیا نے اپنے مخصوص رنگ میں تحریر فرمایا ہے۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ جرجی زیدان کا انداز تحریر عربی کی طرح اردو میں بھی قایم ہے۔ اس ناول میں خلیفہ عبدالرحمن ناصر کے عہد حکومت کے دلچسپ واقعات۔ خلیفہ کی منظور نظر زہرا کے عجیب و غریب واقعات جسکے حسن کی تجلیوں نے تمام ملک کے حسن پرستوں کو اپنے روبرو سرنگوں کر لیا تھا۔ سعید کا زہرہ کے حسن و جمال پر دیوانہ ہو جانا اور آخر کار اس سچے عاشق کا دنیا میں محبت کی مثال قایم کرکے راہی ملک بقا ہونا سعید کی دلدادہ عابدہ کا سعید کی فرقت میں بیتاب رہنا۔ محبت کے طلاطم خیز سمندر میں عابدہ کا ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے دکھائی دینا۔ غرض یہ کہ سراسر دلچسپ ناول ہے کہ شاید ہی ..... اس ناول کے بعد ایسا ناول لکھا جا سکے ضخامت ۲۹۶ صفحہ قیمت عہ

حجاج بن یوسف

مولانا سید ظہور احمد صاحب آنریری چیف ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا نے جرجی زیدان کے مشہور و معروف عربی ناول "حجاج بن یوسف" کو بہترین اردو کا جامہ پہنا کر پیش کیا ہے جسمیں یزید کے جانشینوں کی خستہ حالی دکھائی ہے خلیفہ عبدالملک کیطرف سے حجاج بن یوسف کا مکہ معظمہ پہونچکر حضرت عبداللہ بن زبیر سے خوفناک مقابلہ۔ مکہ معظمہ کا محاصرہ۔ بیت اللہ میں خونریزی وغارتگری۔ اس کے علاوہ اس ناول میں عرب کی ان مہ جبینوں کا کیرکٹر دکھایا ہے جنکے حسن کی تعریف میں عرب کے شوائے صدہا قصائد لکھے ہیں جس محبت سے ناول رنگا ہوا ہے۔ جو اصحاب تاریخ کو محض خشک مضمون ہونیکے سبب سے ناپسند کرتے ہیں وہ حجاج بن یوسف پڑھیں جسکے دلچسپ فسانہ کے ساتھ ساتھ تاریخ اسلام کا ایک بڑا حصہ بہ نشین ہو جائیگا ضخامت ۲۵۶ صفحہ قیمت عہ

یوسف پاشا

ایک پراسرار قلعہ کی تباہی کیونکر ہوئی؟ اور شہزادہ یوسف نے ڈاکوؤں کے خوفناک اور زبردست گروہ پر کیونکر فتح حاصل کی؟ ایک غارتگر صبر و شکیب حسینہ اور بہوشربا مسیحی ملکہ کے عشق نے کیسی کیسی کرشمہ سازیوں سے کام لیا اور کیسی کیسی سحر طرازیوں سے جلوہ نما ہوئی۔ ترکی شہزادہ یوسف پاشا عشق و محبت کے طفیل میں کیسی کیسی مصیبتوں میں گرفتار رہا اور اسکو کس قدر دلیری اور سرفروشی سے کام لینا پڑا۔ بالآخر خونناک معرکہ کے بعد کسطرح وہ مسیحی محبوبہ اسکے پہلو کی زینت بن سکی اور شہزادہ اپنی خواہشوں اور تمناؤں میں کیونکر کامیاب ہو سکا مسیحی ملکہ کیونکر مسلمان ہوئی اور کسطرح مسلمان ترکوں کی ملکہ بنی۔ ان تمام دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات کو معلوم کرنا ہو تو آج ہی عہ میں یوسف پاشا کی ایک جلد طلب کیجئے جو کہ نہایت دلچسپ و دلچسپ ناول ہے۔

محبوبۂ مصر

مصر کا حسن دنیا بھر میں مشہور ہے۔ مصر کا تمدن و معاشرت یوروپ کے تمدن کو شرما رہا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مصر کی پرباں دریائے نیل کے کنارہ رقص کرتی ہوئی آنکھوں دکھائی دیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ حسن و جمال کا مرقع آپکی نظروں کے سامنے ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ عشق و محبت کے واقعات کبھی آپکی آنکھوں پر آب کر دیں اور کبھی آپ کے لبوں پر تبسم لہرانے لگے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دنیا کا سب سے زیادہ دلچسپ ناول بھی آپ کی لائبریری کی زینت ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایک محبت بھری افسانہ کے ساتھ ساتھ تاریخی معلومات میں بھی اضافہ ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایک ناول آپ کو تاجروں کی گہری چالوں سے بھی واقف کر دے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایک داستان محبت آپ کو مہاجنوں کی بدمعاشی سے بھی آگاہ کر دے تو محبوبۂ مصر پڑھئے جو کہ ۴۰۰ صفحے کا نہایت دلچسپ تاریخی اور مفید ناول ہے۔ قیمت عہ

امیرالمومنین عبدالرحمن ناصر

جرجی زیدان کے تاریخی ناول کا ترجمہ خلیفہ عبدالرحمن اور ان کے صاحبزادوں کی معرکہ آرائیاں محبت کی درد بھری کہانی۔ طالب مطلوب کی بیتابی ایک سینہ جذبۂ عشق سے مغلوب ہو کر دیوانہ وار حرکتیں کرنا۔ لاکھوں مصیبتوں کے برداشت کرنے کے بعد مقصد میں کامیابی۔ قیمت عہ

جنگ بلقان

کیا سچی و حقیقت سفید پر جان دیتا تھا کیا واقعی سفید کو سچی محبت تھی۔ کیا بلقان کی جنگ میں سچی کی یہ ولولہ انگیز جرأت ..... کے لیے تھی۔ کیا درحقیقت غازی انور بے نے جو کچھ جنگ بلقان میں کارنامے دکھائے وہ انسانی قوت سے بالاتر تھے اگر ان سوالوں کا جواب آپ چاہتے ہیں، تو جنگ بلقان کے اوراق سے لیجئے۔ قیمت عہ

امراؤ جان ادا

لکھنؤ کی ایک مستعلق طوائف کے عمر بھر کے تجربے اگر دیکھنے ہوں اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ انسان کے لباس میں چند ان کے دل کیسے پھنستا ہے۔ اگر یہ سمجھنا ہو کہ علاوہ چند مشہور باتوں کے انھیں کونسی تسخیر کی قوت کام کرتی ہے تو کاغذی امراؤ جان کا نظارہ کیجئے اس مجربات الطوائف کے ۲۵۶ صفحے ہیں قیمت عہ

منیجر خواجہ بکڈپو۔ نظامیہ دارالاشاعت دہلی

اگر معزز خریداران اس فارم پر فرمائش کتب معہ منیجر خریداری روانہ فرمائینگے انکو ۲ رنی روپیہ کمیشن دیا جائے گا۔

ایک روپیہ سے کم کی فرمائش پر کوئی رعایت نہیں

منیجر صاحب السلام علیکم۔ مندرجہ ذیل کتب بذریعہ وی پی بھیجدیجئے

نام کتاب	تعداد	قیمت

منیجر خریداری

نام معہ مفصل پتہ

ڈاکخانہ

چاروں کتابیں مفت

جو صاحب دس لکھے پڑھے مسلمانوں کے مفصل پتے روانہ فرمائینگے انکو ایک کتاب مفت ۲۰ پتوں پر دو کتابیں۔ ۳۰ پتے روانہ کرنے پر تین کتابیں۔ اور جو صاحب ۴۰ پتے روانہ کرینگے ان کو چاروں کتابیں مفت دی جائیں گی۔

بے روزگار کا سہارا اجو وقت افلاس کی تنگدستی غربت کی مصیبت انسان کی عقل معاش بالکل بیکار ہوجاتی ہے۔ ایسے نازک وقت میں۔ ایسی مصیبت میں۔ اس بے سروسامانی میں "بے روزگار کا سہارا" آپ کو افلاس کی بستی سے نکالکر فارغ البالی کی دنیا میں پہونچا دیگا۔ آپ کی مصیبتیں راحت کی نظر آنے لگیں گی۔ آپ کی کامیابی پر دنیا کو حیرت ہوگی۔ اس کتاب میں قلیل سرمایہ تجارت کرنا بتایا گیا ہے اور اس قسم کی اشیاء بنانیکی تدابیر بتائی گئی ہیں جنکو آپ گھر میں بیٹھ کر آسانی تیار کرسکتے ہیں اور نہ طرف آپ فکر معاش ہی سے آزاد ہوسکتے ہیں بلکہ بہت ممکن ہے کہ یہ کتاب آپ کو فارغ البالی اور خوشحالی کی دنیا تک پہونچا دے۔

کتاب الشفا کیا خدانخواستہ آپ کچھ علیل ہیں۔ کیا خدانخواستہ آپ ایسے امراض میں گرفتار ہیں۔ جنکے اظہار میں شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کسی ڈاکٹر یا حکیم کے ممنون منت نہ ہوں۔ کیا آپکی یہ تمنا ہے کہ آپ اپنا علاج ایک قابل سے قابل ڈاکٹر سے بھی بہتر کریں۔ کیا آپکی یہ خواہش ہے کہ آپ امراض مخصوص کے ایک ماہر طبیب بنجائیں۔ اور اگر آپ خوش قسمتی سے تندرست ہیں اور ان امراض مخصوصہ کے ابھی تک شکار نہیں بنے ہیں تو کیا آپ کی یہ خواہش نہ ہوگی کہ آپ ہمیشہ ان سے محفوظ رہیں۔ آپ عیش وہ عرانی کے ساتھ زندگی بسر کریں آپ اپنی اس لذت کو جسے دنیا کی ہزار لذتیں قربان ہیں طرقی دی سکیں اگر آپ یہ سب کچھ چاہتے ہیں تو کتاب الشفا منگائیے پڑھیئے اور عمل کیجئے۔

تسخیر محبوب جسکو قدرت کی طرف سے محبت کی بھی نعمت نہیں ملی وہ دنیا کی ایک بڑی لذت ہی سے محض ناآشنا نہیں ہے بلکہ اس کے انسان ہونے میں بھی شبہ ہے۔ انسان محبت کا بندہ ہو شاید ہی کوئی ایسا متنفس ہو جسکو کسی نہ کسی سے کبھی نہ کبھی محبت نہ ہوئی ہو اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکی محبت کامیاب ہو۔ آپکا محبوب ہی آپ کے لئے بیچین ہو۔ آپ کے ہر اشارہ پر آپ کا مطلوب سر تسلیم خم کرنے کیلئے آمادہ نظر آئے۔ آپکا محبوب آپکی مٹھی میں ہو آپ کے قبضہ میں ہو تو تسخیر محبوب پڑھیئے پھر آپکا ہر عمل آپکو حیرت میں ڈالدیگا۔

خیالی معشوقہ دنیا میں ہزاروں ناول کہانیاں پڑھی جاتی ہیں۔ دنیا میں بہتر ناول ہیں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ شوکت علی صاحب نے جو خیالی معشوقہ کا علم سے انشاء تحریر فرمایا ہے وہ دہلی کا ایک سچا واقعہ ہے بہت غریب ہے اور پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر دل کے ہاتھوں کھیلتا ہوا وہ اپنے مقصد تک پہنچتا ہے اور اسکا خاتمہ ہوتا ہے کہ عشق خیالی کو محبت کی شکل اختیار کرتے

آپ نے دیکھا ہوگا!

کہ رسالۂ دین و دنیا بابت ماہِ اگست ۱۹۲۴ء میں کلام مجید کا ایک اشتہار شائع ہوا تھا۔ یہ کلام مجید بڑے اہتمام کے ساتھ دفتر "دین و دنیا" میں تیار کیا جا رہا ہے، اشتہار کے ساتھ نمونہ بھی شائع کیا گیا تھا اور اُس سے آپنے اندازہ کیا ہوگا کہ کلام مجید کیسا شاندار خوبصورت اور خوشخط ہے، حروف نہایت واضح اور جلی ہیں، چھپائی بہت روشن اور صاف ہے، کاغذ بہت پائدار اور عمدہ ہے بین السطور میں شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ اور مولانا اشرف علی صاحب کے دو ترجمے ہیں۔ حاشیہ پر ایک مکمل تفسیر ہے اسکے علاوہ اور بھی بہت سی خصوصیات ہیں جو بحیثیت مجموعی کسی کلام مجید میں نہیں پائی جاتیں۔ درحقیقت یہ وہ نعمت عظمیٰ ہے جس سے ہر مسلمان کا گھر مالا مال رہنا چاہیے ہمنے ناظرین دین و دنیا کو خاص طور پر اس کلام مجید کی طرف توجہ دلائی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ یہ تکلیف و محنت اور ہزار روپے کا صرف محض انہی کیلیے گوارا کیا گیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ دین و دنیا کے تمام مسلمان خریدار دنیکے پاس بیمثال اور بینظیر کلام مجید موجود ہو، اسی لیے ہمنے اُسکے حاصل کرنیکی آسان شرطیں مقرر کی ہیں اور چونکہ ہدیہ کی رقم قسطوں کی صورت میں بھی ادا ہو سکتی ہے اسلیے کم استطاعت اصحاب بھی اس دولت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ بہرحال میں ایکدفعہ اور آپکو اس کلام مجید کیطرف توجہ دلاتا ہوں اور اگر آپنے اُسکا نمونہ نہیں دیکھا تو ایک کارڈ لکھکر دفتر دین و دنیا سے منگا لیجیے اور جہانتک ممکن ہو عجلت کیجیے کیونکہ پھر اس رعایت کا موقع نہیں ہیگا جو اس وقت ممکن ہے +

خیر طلب

ابو المظفر سید محمد انوار ہاشمی

مالک "خواجہ ڈپو" نظامیہ ارالاشاعت و رسالۂ دین و دنیا دہلی

دو روپے سے ہزار ہا روپے

پیدا کر لینا کیونکر آپکے امکان میں ہے اور پھر اسطرح کہ وہ دو روپے بھی تلف نہوں بلکہ اُنکا مال آپکو ملجائے اس مضمون کا ایک مفصل اشتہار رسالۂ دین و دنیا بابت ماہِ اگست ۲۴ء میں شائع ہوا تھا اور غالباً آپ کی نظر سے گزرا ہوگا، اس اشتہار میں آپکو توجہ دلائی گئی تھی کہ دو روپے کی رقم اگرچہ بالکل ہیچ ہے اور آپ دلکی ادنےٰ خواہش پر اسے صرف کر ڈالتے ہیں لیکن وہ ہماری گزارش کے مطابق صرف کیجائے تو آپکیلئے کیا کچھ مفید ہو سکتی ہے اسکی اجمالی صورت یہ ہے کہ ہم نے معلوماتِ تجارت کے نام سے ایک ایسی مفید کتاب انگلستان و امریکہ کی صدہا کتابوں کے مطالعہ کے بعد تیار کی ہے کہ اسکی ایک ایک سطر میں یہ طاقت ہے کہ اگر تقدیر یاوری کرے تو ایک ناکام سے ناکام شخص کامیاب بن سکتا ہے، یہ کتاب دو روپے میں فروخت ہوتی ہے اور اسکے خریدار دنمیں کم و بیش ایک لاکھ روپے کی رقم بطور انعام عنقریب تقسیم ہوگی اور اس رقم کا کچھ حصہ صیغۂ اشاعت باہمی میں جسکا حال آپ ہر رسالہ میں پڑھتے ہونگے صرف کیا جائیگا۔ بہرحال یہ اشتہار ناظرین دین و دنیا کو ضرور پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ تجویز اُنکے لیے نہایت مفید ہے اور اس میں نقصان کا کوئی پہلو نہیں جبکہ دو روپے صرف کرکے دو روپے کی کتاب انہیں فوراً مل جاتی ہے۔

ہم اس اشتہار کی طرف ناظرینِ محترم کو ایک دفعہ اور توجہ دلاتے ہیں، اگر اشتہار اُن کے پاس موجود نہو تو ایک کارڈ لکھکر دفتر دین و دنیا سے طلب کر لیں +

خیر طلب

ابو المظفر سید محمد انوار ہاشمی

مالک خواجہ ڈپو، رسالۂ دین و دنیا و نظامیہ ارالاشاعت دہلی

دواخانہ ہاشمی دہلی کی مجرب ادویہ

مردوں کے لیئے

مقوی بینظیر یہ دواخانہ ہاشمی دہلی کی خاص اور بینظیر دوا ہے ہر موسم میں ہر مزاج والا استعمال کرسکتے ہیں۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ خون صاف پیدا کرتی ہے۔ مادہ باہ کو بڑھاتی ہے۔ کمزوری کو دور کرتی ہے۔ نشاط افزا اور مدک ہے مفرح ہے نائل شدہ قوت کو فوراً واپس لاتی ہے عورتوں کو سیلان الرحم میں مفید ہے۔ قیمت (۲۰ یوم کے لیئے) ۲ روپیہ

مقوی اعلیٰ قوت مردی پیدا کرنے اور جلق و جریان کو روکر ضعفوں کے لیئے اکسیر ہے ہزارہا مایوس العلاج مریضوں کے حق میں رحمت ثابت ہوئی ہے۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ مادہ تولید بکثرت پیدا کرتی ہے۔ کمزوری کو زائل کرتی اور پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہے۔ غلط کاریوں کے مضر نتیجوں کا سدباب کرتی ہے۔ قیمت ۵ تولہ ۲ روپیہ

معلط اعلیٰ عجیب و غریب برق اثر دوا ہے اس کا مسلسل استعمال پرانے جریان کو بیحد فائدہ مند ہے سرعت۔ رقت۔ کثرت احتلام وغیرہ میں بیحد نافع ہے ہر موسم میں ہر مزاج والا استعمال کرسکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

اکسیر جریان و قوت باہ کے لیئے بیحد مفید دوا ہے سرعت رقت وغیرہ کو نافع ہے قیمت ۶ ماشہ ۸ روپیہ

مقوی اعصاب کو قوت دینے اور غلط کاریوں کی اصلاح کرنے میں اپنی آپ نظیر ہے اگر بے نظیر کا استعمال کرنے کے بعد اسکا استعمال کیا جائے تو سالہا سال تک اعصاب کی قوت قائم رہیگی قیمت ۲ روپیہ

بینظیر مگر غلط کاریوں کی وجہ سے ضعف بیکار ہو گیا ہو۔ دیدیں پھول گئی ہوں بھگندر لاغری آگئی ہو۔ جسمی حالت تک نہ پہنچ سکا ہو تو اس غیر مضر اور عزیز تقلیت دہ مقوی کا استعمال کیجیے کامل صحت ہو جائیگی قیمت ۶ ماشہ ۲ روپیہ

نشاط جیسا نام ہے ویسا ہی کام ہے طرفین کی تمام حسیں اس ایک گولی میں بند ہیں۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

نعم البدل دنیا داری کی کثرت اور ناواقفیت اندیشہ افزا اسی عضائی رئیسہ کمزور ہو جاتے ہیں اور ایسے اشخاص کی یہ لیتا ہوتی ہے کہ جب کبھی اتفاق پڑتا ہے تو کوئی کمی دن کمزوری اور نقاہت کے آثار باقی رہتے ہیں۔ نعم البدل کا استعمال ان لوگوں کو اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

تدہین طلائے بے نظیر کے استعمال سے سات روز قبل ایک ہفتہ تک بعضو مخصوص پر اس دوا کی مالش کی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

تکمید تدہین کی مالش کے بعد ایک ہفتہ تک اس دوا کی دو پٹیوں سے بعضو مخصوص کو سینکا جاتا ہے۔ قیمت ۲ روپیہ

مدروسکن ابتدائی اور شدید سوزاک کیلئے یعنی جبکہ یہ مرض نیا نیا شروع ہو کر تین چار ہفتہ سخت تکلیف دیتا ہو نہایت مفید ہے۔ البتہ پرانے سوزاک میں یہ دوا کچھ زیادہ مفید نہیں۔ قیمت (۱۰ یوم کے لیئے) ۲ روپیہ

تاخیر دیر آید درست آید کی تصدیق کرنی ہو تو فوراً منگائیے۔ قیمت ۲ روپیہ

تسخیر نمبر ۱ صدہا روپے کا زیور اور کپڑا دے ڈالیے ہر وقت سنت اور خوشامد میں مصروف ہیجڑے سب کے سب ف اور یہ دوا کی طرف یہ وہ جادو ہے کہ آپکو ایک نعمہ جو مسرت حاصل ہو وہ مسرت دوسرے کو چار پانچ مرتبہ حاصل ہو۔ ہم سے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔ قیمت فی شیشی علیحدہ ۲ روپیہ

تسخیر نمبر ۲ اس دوا میں گویا دنیا بھر کی لذتیں حل کی ہوئی ہیں ××× دیوانہ بنا دیتی ہے ××× معلوم ہوتا ہے کہ ہم فردوس میں ہیں جسکو آزما نا ہو آزمائیں۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

ابجاز اثر نئے سے نئے اور پرانے سے پرانے سوزاک کا بے نظیر دوا۔ قیمت ۲ روپیہ

پچکاری کی دوا پرانے سوزاک میں نہایت مفید ہے قیمت ۲ روپیہ

حیات اکسیر استعمال سے اعضاء رئیسہ میں حیرت انگیز قوت پیدا ہوتی ہے اور ہزارہا فائدے ہیں آزمائیے تو سہی۔ قیمت فی تولہ ۲ روپیہ

عورتوں کے لیئے

امید اس دوا سے رحم کی تمام خرابیاں اور بانجھ پن کے نقص دور ہو جاتے ہیں اور صنف نازک کو اولاد کے قابل بنا دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

شباب بکثرت اولاد ہونے اور بچوں کو دودھ پلانے یا زیادتی عمر سے احتیاطی سے شباب کو نقصان پہنچا ہے اور حسن و جمال کا چڑھا ہوا دریا اُتر جاتا ہے۔ یہ دوا شباب کی محافظ ہے اور بہت جلد جوانی کی تر و تازگی کو واپس لے آتی ہے۔ ۲ روپیہ

تشریح نما مناسب ہے۔ قیمت ۲ روپیہ

سیلان الرحم عورتوں کے مشہور مرض سیلان الرحم کے لیئے جس میں رحم سے سفید زردی مائل رطوبت خارج ہو اکرتی ہے اور اعضاء رئیسہ بیحد کمزور ہو جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ کمزور کر کے ناکارہ کر دیتی ہے دواخانہ ہاشمی کا یہ خاص الخاص مرکب نہایت مفید ہے قیمت (۲۰ یوم کیلئے) ۲ روپیہ

شیاف عورتوں کے مرض سیلان الرحم میں بیرونی استعمال کے لیئے یہ دوا بیحد مفید ہے۔ چند روز میں تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۵ تولہ کی ۲ روپیہ

مُعطر بعض اندرونی شکایات سے ××× بعض اوقات عفونت پیدا ہو جاتی ہے جس سے نہ صرف زندگی کا لطف جاتا رہتا ہے بلکہ خطرناک عوارض پیدا ہو جاتے ہیں اس دوا کا استعمال ایسی حالت میں نہایت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

دلربا یہ وہ چیز نہیں جو بازار میں فروخت ہوتی ہے دانتوں کے لیئے مجیب و غریب دوا ہے جدید اصول کو مدنظر رکھکر تیار کیگئی ہے نہایت خوشبودار موتی کی طرح دانتوں کو چمکاتا ہے دلربا دانتوں کو دلربا بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

آواز کشا نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے یا بیٹھ جانے یا چلا کر پڑھنے سے آواز بیٹھ جاتی ہے اور بات کرنی دشوار ہو جاتی ہے ایسی حالت میں گلا صاف کرنے اور آواز کو صاف بنانے کے لیئے یہ دوا اکسیر ہے قیمت ۲ روپیہ

حسن افزا جلدی اور خونی خرابیوں کی وجہ سے چہرہ بدنما ہو جاتا ہے۔ مہاسوں اور جھائیوں کو ساری خوشنمائی رخصت ہو جاتی ہے حسن افزا کے استعمال سے تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں رنگ گلاب کی پتی کی طرح نکھر جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

گلگونہ یہ نہایت خوشبودار مرکب ہے بدن کا میل اور کثافت دور کر کے جلد کو خوشرنگ بناتا ہے اس کا جواب نہیں رکھتا۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

گوہر نما دانتوں اور مسوڑوں کا درد دور کرتا ہے خون نکلنا بند کر دیتا ہے۔ دانتوں کا ہلنا تمام شکایات رفع کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

بچوں کیلئے

پسلی کی دوا پسلی چلنے سے بچوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور اس کی حالت موت اور حیات کی مابین ہوتی ہے یہ دوا اس مرض کا بہترین علاج ہے قیمت ۲ روپیہ

موتی جھالا یہ نہایت خوفناک مرض ہے لیکن یہ دوا اسکا بہترین علاج ہے ہزارہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے قیمت فی شیشی ۲ روپیہ

سب کے لیئے

نافع معدہ معدہ کو لیئے اکسیر ہے ہر قسم کی بدہضمی میں بیحد مفید دوا ہے قیمت ۱۶ تولہ ۲ روپیہ

رافع قبض قبض اور امراض معدہ میں بیحد مفید دوا ہے۔ قیمت ۱۶ تولہ ۲ روپیہ

نفس کشا دمہ کی لاجواب دوا۔ قیمت ۲ روپیہ

مئی زندگی مرض دق میں عجیب و غریب اثر دکھانیوالی دوا۔ قیمت علیحدہ

تحلیل عقیل دم کیلئے معجزنما۔ قیمت ۲ روپیہ

مندمل جراحتوں کا اندمال کرتا ہے علیحدہ

انوار العیون بیشل سرمہ قیمت ۲ روپیہ

غنچہ دہن گمنڈہ دہنی کی دوا۔ قیمت علیحدہ

محافظ معدہ ہر وقت پاس رکھیئے قیمت ۲ روپیہ

منیجر دواخانہ ہاشمی دہلی

نظامیہ دارالاشاعت

جامع مسجد دہلی

آئینِ قوت

اور قانونِ شریعت کی پابندی کے بغیر نہ کوئی مسلمان سچا مسلمان کہلائے جانے کا حق رکھتا ہے اور نہ اُسکو فلاحِ دین و دُنیا حاصل ہو سکتی ہے، پھر اگر آپ بھی مسلمان ہیں تو یقیناً آپ کی خواہش ہوگی کہ ایک توحید پرست اور حقیقی مسلمان کی طرح زندگی بسر کریں، اور آپ کو ضرور کسی ایسے رہنما کی فکر ہوگی جو آپ کو دین کے معاملات میں بھی صراطِ مستقیم پر لے جائے اور دُنیاوی معاملات میں بھی آپ کی سچی رہنمائی کر سکے۔ اگر یہ سچ ہے تو

آپ کتاب "فلاح دین و دُنیا" منگا لیجئے

کیونکہ "فلاح دین و دُنیا" دین میں بھی آپ کی سچی رہنمائی کرے گی اور دُنیا میں بھی سچی رہبر ثابت ہوگی۔

شریعت اسلامیہ۔ طریقت۔ تصوف۔ زہد۔ اتقا۔ عبادت۔ ریاضت۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ جہاد قبر پرستی۔ عرس۔ میلاد۔ حشر نشر۔ قبر جنت۔ دوزخ۔ اعراف۔ لوا الحمد۔ پل صراط۔ میزان۔ فرشتے۔ رسول۔ انبیاء۔ اولیاء۔ قطب۔ ابدال۔ حفاظ۔ علماء۔ موت۔ غسل جنابت۔ حیض۔ نفاس۔ استحاضہ۔ بیت۔ توبہ استغفار۔ ادعیہ۔ اعمال۔ خطبات۔ تجارت۔ زراعت۔ حکمت۔ تشریح الاعضاء۔ امراض۔ علاج ادویہ زہر۔ زہریلے جانور اور اُن کے کاٹے کا علاج۔ درد۔ اورام۔ ترکہ۔ اوامر۔ مناہی۔ پانی ہوا۔ مٹی۔ آگ۔ غرض دین اور دُنیا کی کوئی بات۔ دین کا کوئی مسئلہ اور دُنیا کا کوئی معاملہ ایسا نہیں ہے جو کتاب فلاح دین و دُنیا میں موجود نہو۔ مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پہلا ایڈیشن صرف چند ماہ میں ختم ہو گیا اور اب دوسرا ایڈیشن چھپکر تیار ہوا ہے۔ قیمت مجلد مع محصول باجزو پے

فوراً منگا لیجئے اور فائدہ اُٹھائیے

جنت کے خطوط

جناب سیماب اکبر آبادی کی اُن درد انگیز منظوم خطوط کا دلسوز مجموعہ جو مُردہ عزیزوں کی طرف سے زندہ عزیزوں کے نام لکھے گئے ہیں اور جن کو پڑھکر چوٹ کھایا ہوا دل تسکین و تسلی پاتا ہے۔ قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۶ر

تفسیر الفاتحہ

علامہ عبدہٗ مصری رح کی لکھی ہوئی سورہ فاتحہ کی سیاسی تفسیر کا سلیس اُردو ترجمہ تمام تفاسیر قرآنی کا عطر اور ہر مسلمان کے پڑھنے کے قابل عمدہ سفید کاغذ بہترین لکھائی چھپائی۔ قیمت ۸ر محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار

(تمام فرمایشیں منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی کے نام بھیجیے)

(محمد انوار ہاشمی پرنٹر و پبلشر نے المجلس الطابع والناشر پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا)

REGISTERED, No. L, 1313

جلد ۴ - نمبر ۴

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ

چیست دنیا؟

از خدا غافل بدن

نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

مسلمانوں کو دین داری اور دنیا داری کی صحیح تعلیم دینے والا ماہوار رسالہ

دین و دُنیا

جو

ہر مہینے نہایت کامیابی کیساتھ نظامیہ دار الاشاعت دہلی سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: سید ظہور احمد شاہجہانپوری

ہر خریدار کو اختیار ہے کہ جب اُسکا جی چاہے دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کر کے اپنی ادا کردہ کل قیمت ہم سے واپس منگالے

سالانہ قیمت اعلیٰ ایڈیشن (للعہ)

مشٹ شاہی قیمت اعلیٰ ایڈیشن دو روپے

سالانہ قیمت معمولی ایڈیشن دو روپے

مشٹ شاہی علاوہ محصول وغیرہ

۱۹۲۴ء

مصورِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی کی بہترین کتابیں

میلاد نامہ نئے رنگ کا قابلِ دید رسالہ میلاد شریف ہے، اور خواجہ صاحب کی اسلامی تاریخ کے سلسلے کا پہلا حصہ ہے اس میں جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس حالات اور پاک و پاکیزہ اخلاق اور عادات کا تفصیلی بیان ہے۔ قیمت عمدہ

محرم نامہ اسلامی تاریخ کا دوسرا حصہ جسمیں وفاتِ رسول کے بعد کے واقعات، خلافت کے جھگڑوں کا پورا بیان جنگِ جمل و صفین کا تفصیلی حال، شہادتِ حضرت عثمان کا اصلی سبب، معرکۂ کربلا کی تحقیقی اور دردانگیز کیفیت درج ہے۔ قیمت عمدہ

یزید نامہ یہ اسلامی تاریخ کا تیسرا حصہ ہے محرم نامہ کے بعد اسے ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اس میں خلفائے بنو اُمیہ کے حالات ہیں۔ معرکۂ کربلا کے بعد حجاج یوسف کی مکہ معظمہ پر خوفناک چڑھائی خانۂ کعبہ کی بربادی ہزارہا صحابیوں کا قتل جناب ابن زبیر کی شہادت وغیرہ کا بیان نہایت تفصیل کے درج کیا گیا ہے۔ قیمت عمدہ

حالِ بچہ برخسارِ یزید اسمیں اشعار کی صورت میں بنی اُمیہ کی سخت اور شرمناک سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے حالات کو بے نقاب کیا گیا ہے، نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت عمدہ

فاطمی دعوتِ اسلام اس دلچسپ اور حیرت انگیز اور مخفی طریقوں کا بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً فاطمی فرقہ نے اشاعتِ اسلام کے لئے اختیار کیے۔ قیمت سے

سفرنامہ مصر و شام و حجاز حضرت خواجہ صاحب کے سفرِ اسلامیہ کے عجیب و غریب حالات با تصویر نہایت دلچسپ اور پُرلطف کتاب ہے۔ قیمت

سی پارۂ دل حضرت خواجہ صاحب کے اُن لاجواب مضامین کا مجموعہ ہے جو تمام ملک سے خراجِ تحسین لے چکے ہیں۔ قیمت

آپ بیتی حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت اپنی طرز کی بالکل نئی سوانح عمری مع تصاویر۔ قیمت

کرشن بیتی ہندوؤں کے مشہور اوتار سری کرشن جی مہاراج کی قابلِ دید بالتفاوت پر سوانح عمری۔ قیمت

گیارھویں نامہ یہ گیارہویں فہرست پڑھنے کے لئے خواجہ صاحب نے حضرت غوث پاک کے حالات میں بڑی دلچسپ کتاب لکھی ہے قیمت فی جلد صرف ۱۲

اردو دعائیں ہر موقع اور ہر محل کے لئے نہایت مؤثر اور نہایت پر لطف دعاؤں کا مجموعہ جو خاص اوقات میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی بے مثل و نظیر کتاب ہے فوراً منگائیے۔ قیمت

بیوی کی محبوبیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے۔ اسمیں نہایت اہم سوالات اور ان کے مجید مفید اور کارآمد جوابات ہیں جو ہندوستان کی بڑی بڑی معزز اور تعلیمیافتہ بی بیوں نے تحریر کئے ہیں۔ قیمت

اولاد کی شادی یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جس میں اولاد کی شادی بیاہ کے متعلق تمام ضروری دینی و دنیاوی معلومات موجود ہے۔ قیمت

بچوں کی کہانیاں بچوں کے پڑھنے کے لئے نہایت سبق آموز کہانیوں کا دلپذیر مجموعہ۔ بالتصاویر قیمت صرف دس آنے۔

جگ بیتی درد و غم کے پُرسوز اور نہایت خیز مضامین اور الم انگیز قصوں کا دلسوز مجموعہ۔ قیمت

تسخیرِ مہر و قہر اعمال حزب البحر کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی نہایت مشہور اور مقبول کتاب۔ قیمت

معلوماتِ سیرِ دہلی جو حضرات خیر ملاقات کو دہلی آتے ہیں یا مدرسے دہلی کی سیر کرنی چاہتے ہیں ضرور منگائیں۔ قیمت صرف ۱۲

تسکینِ الحساس مقدمات کو ابتدائی اصول و قواعد اور اذکار و اشغال کی تعلیم۔ قیمت صرف

چٹکیاں اور گدگدیاں حضرت خواجہ صاحب کے ظریفانہ گرمے حد نیچر خیز مضامین کا قابلِ دید مجموعہ جسکو پڑھکر بے اختیار ہنسی آتی ہے قیمت

خدائی ٹیکس زکوٰۃ ادا کرنے کی ترکیب۔ زکوٰۃ کا فلسفہ۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دیجائے۔ بہت سی ضروری معلومات۔ قیمت

مرشد کو سجدۂ تعظیم قرآن مجید۔ حدیث شریف اور اقوالِ بزرگانِ دین سے سجدۂ تعظیمی کا جواز۔ قیمت

روزنامچہ سفرِ ہندوستان حضرت خواجہ صاحب کے سفرِ برما اور کاٹھیاواڑ وغیرہ کے دلچسپ حالات قیمت

کم ٹو موت عشقِ دنیا کی بھول سے بچانے اور ہر وقت موت کو یاد دلانیوالی عمدہ اثر انگیز۔ قابلِ دید اور نہایت مقبول کتاب۔ قیمت

مرگ نامہ کم ٹو موت جیسی مشہور کتاب کا دوسرا حصہ جو حال ہی میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت

الفیۂ خطوط نویسی یہ خواجہ صاحب کی مشہور کتاب کا دوسرا حصہ ہے۔ حصۂ اول و دوم چھپ گئی۔ قیمت حصۂ سوم۔ قیمت

قرآن آسان قاعدہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو پڑھانے کا بہترین طریقہ خواجہ صاحب کا لکھا ہوا عجیب و غریب قاعدہ جس کی تمام ملک میں دھوم ہے۔ قیمت

تعلیم القرآن یہ کتاب قرآن کے قاعدہ کے بعد بچوں کو پڑھائی جاتی ہے اس کو پڑھکر وہ قرآن کی تمام ضروری باتوں سے بہت جلد واقف ہو جاتے ہیں قیمت

امام الزماںؑ کی آمد شیخ سنوسی کی پیشگوئی کے مطابق رسالوں کا خلاصہ امام الزماںؑ کی آمد کے تفصیلی اور دلچسپ حالات جس میں حیرت انگیز پیشینگوئیاں شامل ہیں قیمت

لڑائی کا گھر خواجہ صاحب کے سات متفرق رسائل۔ تو تجانہ۔ بم۔ بندوق وغیرہ کا دلچسپ مجموعہ۔ قیمت

قبروں کی غلبی نوشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار کے مزارات کے لئے مؤثر کتبے بالکل نئی چیز۔ قیمت

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب اسلام کی معلومات کیلئے لکھی گئی ہے قیمت

سکھ قوم اس کتاب میں سکھ قوم کے تمام مذہبی حالات اور رسم و رواج کا بیان ہے۔ قیمت

غزنوی جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر سترہ حملوں کا تذکرہ۔ قابلِ دید تاریخی کتاب قیمت

حلال خور اس کتاب میں ہندوستان کے حلال خوروں کے مذہبی فقہ۔ رسم و رواج اور عقائد وغیرہ درج ہیں۔ قیمت

داعیِ اسلام اس کتاب میں ہر مسلمان کو دعوتِ اسلام کا کام کرنے کی ترکیبیں اور حکمتیں بتائی ہیں۔ قیمت

گاندھی نامہ جناب گاندھی کی ذات و صفات کا قابلِ دید و دلچسپ تذکرہ قیمت

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

آپ کا مذہب کیا ہے؟

سوال:-

جواب:- اسلام

سوال:- اسلام کسے کہتے ہیں؟

جواب:- یہ میں نہیں بتا سکتا۔

سوال:- آپ کے عقائد کیا ہیں؟

جواب:- مجھے معلوم نہیں۔

سوال آپ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج وغیرہ عبادات اچھی طرح جانتے ہیں؟

جواب بہت کم واقف ہوں۔

سوال:- آپ کو ان بنیادی مسائل سے آگاہی ہے جنکے بغیر کوئی مسلمان زندگی بسر نہیں کر سکتا؟

جواب:- بالکل نہیں۔

غیب سے آواز آتی ہے

پھر او بدنصیب تو کیسا مسلمان ہے!

مسلمان اپنے مذہب سے ناواقف ہیں

اور اُنکی یہ ناواقفیت روز بروز بڑھتی جاتی ہے جسکی اصلی وجہ یہ ہے کہ عربی زبان کی تعلیم مفقود ہوگئی ہے علوم دین کی باقاعدہ تحصیل نہیں کیجاتی لوگوں میں نہ اتنی قابلیت ہے کہ بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرکے مسائل معلوم کریں اور نہ اتنی فرصت ہے کہ علماء کی مجلسوں میں شریک ہوکر مذہبی معلومات بڑھائیں اسکا نتیجہ یہ ہے کہ کسی زمانہ میں جن باتوں سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف تھا آج اُنسے وہ لوگ بھی آگاہ نہیں جو اپنے آپکو تعلیمیافتہ اور لکھا پڑھا سمجھتے ہیں، کسقدر شرم و افسوس کی بات ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں لیکن اُسکے آداب و ارکان سے واقف نہیں روزہ رکھتے ہیں لیکن اُسکے مسائل سے بیخبر ہیں، حج کو جاتے ہیں لیکن معلم اور مطوف نہو تو کچھ نہ کرسکیں، زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ ایک مسلمان کی زندگی کیسی ہونی چاہیے،

یہ دردناک حقیقت

عرصہ سے ہمارے پیش نظر تھی اور ہم اس فکر میں تھے کہ سلیس اور عام فہم اُردو میں ایک ایسی کتاب تیار کیجائے جو تمام مذہبی معلومات اور دینی مسائل پر حاوی ہو، جسے معمولی لکھے پڑھے آدمی آسانی سے سمجھ لیں اور جو بڑی بڑی کتابوں کے مطالعہ اور زر اور اسی بات کیلیے علماء کے پاس جانے سے مستغنی کردے جسے پڑھکر ہر مسلمان کو معلوم ہوجائے کہ ہمارے پاک مذہب نے ہماری زندگی کے ہر شعبہ اور ہر ضرورت پر روشنی ڈالی ہے اور ہر شخص آگاہ ہوجائے کہ

اسلامی زندگی

کیونکر بسر کیجاتی ہے، خدا کے احکام کیا ہیں، خدا نے کن باتوں کا حکم دیا ہے اور کن باتوں سے روکا ہے، ہمارے عقائد کیا ہیں، ہماری عبادتیں کیا ہیں، ہم پر خدا کے حقوق کیا ہیں، ہم پر عزیزوں، دوستوں، ہمسایوں اور دیگر بندگان خدا کے حقوق کیا ہیں، ہم کسب معاش میں کن باتوں کا خیال رکھیں؟ اور وہ کونسی راہ اختیار کریں جو دین و دنیا دونوں کی نجات اور فلاح کا باعث ہو؟ +

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ وقت آگیا، اور ہم نے ایک بڑی ضخیم کتاب

فلاحِ دین و دنیا

کے نام سے شائع کی ہے۔

یہ تمام دینی مسائل پر حاوی ہے۔

یہ مذہب کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔

یہ آپکو وہ تمام مذہبی باتیں بتائیگی جنکی زندگی میں ضرورت ہوسکتی ہے۔

یہ نہایت مستند کتابوں کا عطر ہے اور ایک زبردست عالم کی تصنیف ہے۔

یہ کتاب آپکے پاس ہوگی تو آپکو ایسا معلوم ہوگا کہ ایک متبحر عالم دین آپکے گھر میں موجود ہے۔

یہ اسم بامسمیٰ دین و دنیا کی فلاح ہے۔

یہ آپ کو اسلام کا سچا راستہ دکھائیگی۔

یہ آپ کو بتائیگی کہ نماز کیونکر پڑھی جاتی ہے، روزہ کس طرح رکھنا چاہیے۔ زکوٰۃ کیونکر دیجائے اور حج کس طرح ادا کیا جائے۔

یہ آپکو بتائے گی کہ آپ کی زندگی ایک سچے مسلمان کی زندگی کیونکر بن سکتی ہے۔

ہم کتاب کی ایک تفصیلی فہرست اگلے صفحات پر درج کرتے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ کتاب کس قدر وسیع مذہبی معلومات پر مشتمل ہے۔ قیمت مجلد صرف محصول علیحدہ

(منیجر خواجہ بک ڈپو۔ نظامیہ دارالاشاعت دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مضامین فلاحِ دین و دنیا

مضمون	مضمون	مضمون	مضمون
باب اول عقائد اہل سنت والجماعت	حضرت امام مہدی علیہ السلام	امت محمدی سے ستر ہزار بےحساب جنت میں جائینگے	آداب مرید کا بیان۔
ذات و صفات الٰہی کا بیان	دجال	پل صراط۔	عقائد متفرق۔
عرش	حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نزول۔	حوض کوثر۔	عبادت بدنی یا مالی بسکا ثواب دوسرے کو پہنچتا ہے۔
کرسی	یاجوج و ماجوج۔	آنحضرت صلعم کا گنہگار امت کی شفاعت کرنا	انبیاء و ملائکہ سے استعانت درست ہے۔
لوح محفوظ	خسف۔	مسلمانوں کے بچے اپنے ماں باپ کی شفاعت سے جنت میں جائینگے	حیات اور موت کی پیدائش۔
قلم	دخان۔	حافظ قرآن کی شفاعت سے دس گنہگار بخشے جائینگے	مولود شریف پڑھنا اور وقت ولادت کھڑا ہونا مستحب ہے۔
آسمان	مغرب کی طرف سے طلوع آفتاب۔	دوزخ کا بیان۔	**باب دوم عبادات**
زمین	دابۃ الارض	دوزخ کے ساتوں طبقے۔	وضو کا بیان۔
فرشتے	ہوا کا بیان جس سے ہر مومن مرجائیگا	جنت۔	کتنی جگہ وضو مستحب ہے؟
حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل۔	حبشہ	آٹھ جنتوں کے نام۔	مسواک کرنیکا طریقہ۔
حضرت اسرافیل۔	آتش۔	اعراف۔	مسواک کے فوائد۔
حضرت میکائیل۔	علامات صغریٰ۔	پیغمبر	مد کا وزن۔
حضرت جبرئیل۔	علامات کبریٰ۔	معجزہ، کرامت، استدراج کے معنی	وضو کے فرض۔
حضرت عزرائیل۔	اوّل مرتبہ صور پھونکنے کا ذکر۔	چار پیغمبر بعض کے نزدیک زندہ ہیں	نواقض وضو۔
اقسام احکام قرآن شریف	بعض کے نزدیک سب عزیز و کو فنا ہوگی۔	دس پیغمبر ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے انکے نام	معذور کے وضو کا بیان۔
بیان متعلق قبر	دوبارہ صور پھونکنے کا سب کا زندہ ہونا	آنحضرت کی فضیلت مع بعض فضائل مخصوصہ	غسل کا بیان۔
جمعہ یا بیت جمعہ میں دفن ہونیسے قیامت تک	اور میدان حشر کا بیان۔	ہجرت شریف۔	غسل کے پانی کی مقدار۔
سوال نکیرین سے محفوظ رہتا ہے۔	بعث و نشر	وفات شریف۔	غسل سنت اور مستحب کا بیان۔
سجین کا حال	لوائے حمد۔	آپکی ازواج مطہرات کے نام اور تعداد	پانی کے مسائل۔
علیین کا حال	حوض کے جھنڈوں کا حال۔	ترتیب فضیلت خلفائے راشدین و دیگر صحابہ	دہ دردہ پانی کا حال
جو شخص جنگل میں یا آگ میں جلکر یا دریا میں ڈوبکر مرگیا ہو اسکا بیان۔	شفاعت۔	و تابعین و تبع تابعین کا ذکر۔	کنوئیں کے پاک ہونیکا بیان۔
مسلمانوں کے بچوں سے سوال نکیرین	حساب و کتاب۔	زمانہ خلافت۔	تیمم۔
مشرکوں کے بچوں سے سوال نکیرین	ترازو۔	کل صحابہ واجب التعظیم اور بعض	مسح موزہ۔
جنوں سے سوال قبر ہوگا۔	جانوروں کا حساب و کتاب۔	اولیاء اللہ کا ذکر۔	جبیرہ
شہیدوں سے سوال قبر نہ ہوگا۔	حساب کے بعد جانور خاک کردیے جائینگے	وجوب تقلید اور مجتہد کی تعریف۔	ناپاک چیز کے پاک کرنیکا طریق۔
قیامت کا بیان۔	دس جانور جنت میں جائینگے۔	اجتہاد کے سہ اور پسندیدہ ہونیکی دلیل	شی اور لکڑی اور تانبہ پیتل کو پاک کرنا
	بعض کے نزدیک چودہ جانور	وجوب تقلید کی دلیل۔	فرش کے پاک کرنیکا طریق۔
	جنت میں جائینگے۔	بیعت اور سر طریقت کی تعریف	زمین کے پاک ہونیکا حال۔
	امت محمدی کی امتوں پر گواہی دینگی	بیعت طریقہ اویسیہ کا ذکر۔	چکی اینٹ کے فرش کے پاک ہونیکا حال
			روئی کے پاک ہونیکا حال۔
			گھی اور تیل کے پاک کرنیکا حال۔
			شہد، راب وغیرہ کا پاک کرنا۔
			ناج کے پاک کرنیکا حال۔
			شوربے کے پاک کرنیکا حال۔
			کوے اور چیل کی بیٹ سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا
			پاخانہ جانے کے آداب۔
			پانی سے استنجا کرنیکا حال۔
			نماز کے وقت پہچاننے کے آداب۔
			آداب مسجد۔
			قیامت کے دن مسجدیں سپید اونٹوں کی شکل میں اٹھینگی۔
			اذان کا بیان
			نماز میں تیرہ فرض ہیں۔
			نماز میں ۱۴ واجب ہیں۔
			نماز پڑھنے کا طریقہ۔
			نماز میں جماعی رکوع کی ترکیب۔
			رفع سبابہ۔
			نماز جماعت و امامت۔
			کن باتوں میں امام کی متابعت کیجائے
			چار چیزیں ہیں اگر امام عمداً انکو کرے تو مقتدی متابعت نہ کرے۔
			نو چیزیں ہیں اگر امام انکو کرے تو مقتدی کرے
			شترہ۔
			مفسدات نماز۔
			عورت کا مرد کے ساتھ نماز میں ہونا
			دس شرطوں کے ساتھ موجبات نماز ہے۔

مضمون	مضمون	مضمون	مضمون
متعلقہ باتِ نماز	نمازِ اشراق۔	چاندی سونے کی زکوٰۃ کا بیان	ماہ ربیع الثانی۔
قتلِ کثیر۔ سجدۂ سہو۔ سجدۂ تلاوت	نمازِ چاشت۔	زکوٰۃ میں وزن کا اعتبار ہے نہ قیمت کا	ماہ جمادی الاولیٰ کی وجہ تسمیہ۔
مرد کی نماز سے عورت کی نماز میں	نمازِ فی الرّحال۔	تجارتی مال کی زکوٰۃ۔	فضائلِ ماہ جمادی الاولیٰ۔
اٹھائیس باتوں کا فرق ہے۔	صلوٰۃ اوّابین۔	جانوروں کی زکوٰۃ۔	اعمال و وظائف ماہ جمادی الاولیٰ۔
اٹکل سے نماز پڑھنے کا بیان	نمازِ تہجد۔	مصرفِ زکوٰۃ۔	فہرست اسمائے بزرگانِ دین مع تاریخ رحلت و
فرضوں میں ملنا۔	آخرت کا بیان۔	زکوٰۃ ماں باپ بیٹا بیٹی خاوند جورو کو	ولادت ماہ جمادی الاولیٰ۔
قضا نماز پڑھنے کا بیان۔	تراویح۔	نہ دیجائے۔ زکوٰۃ کس کو دینی بہتر ہے۔	ماہ جمادی الاخریٰ کی وجہ تسمیہ۔
نمازِ مسافر	اعتکاف۔	حج۔	فضائل و خواص ماہ جمادی الاخریٰ۔
مسافر اگر مقیم کا مقتدی ہو تو کس طرح نیت کرے	نمازِ استخارہ	حج کی شرطیں۔	اعمال و وظائف ماہ جمادی الاخریٰ۔
چلتی ریل گاڑی پر نماز پڑھنے کا بیان۔	نماز کی قضا اور ثواب۔	حج کے واجبات	فہرست اسمائے بزرگانِ دین مع تاریخ رحلت
فرضیتِ جمعہ۔	پانچ اوقات معینہ نماز کیلئے مخصوص ہونیکی وجہ	**باب سوم عربی مہینوں کی وجہ تسمیہ**	وفات ماہ جمادی الاخریٰ۔
تفصیلِ مسائلِ متعلقۂ جمعہ آیت نکلو و فضائلِ جمعہ	نماز میں چہرا اور اعضائے قرأت کی وجہ۔	**اُنکے فضائل۔ اُنمیں جو اعمال و**	ماہ رجب کی وجہ تسمیہ۔
مسائلِ ضروری اور تعدادِ رکعاتِ نمازِ جمعہ	فرض میں خالی وڈھیری رکعتیں پڑھنے کی وجہ	**وظائف پڑھے جاتے ہیں اُنکے بزرگ**	فضائلِ ماہ رجب المرجب۔
تعداد رکعاتِ نمازِ جمعہ۔	رات دن میں چوبیس رکعتیں مقرر ہونیکی وجہ	**واقعات کی تاریخ مع بعض فوائد**	ایامِ بیض کے روزوں کا حال۔
خطبۂ جمعہ شریف۔	اوقاتِ پنجگانہ میں رکعاتِ مختلف ہونیکی وجہ		شبِ معراج کا حال۔
خطبۂ ثانی جمعہ۔	عقدِ انامل کا بیان۔	محرم الحرام کی وجہ تسمیہ۔	اعمال و وظائف ماہ رجب۔
خطبۂ وداع رمضان۔	جنازہ کی نماز کا بیان۔	فضائلِ ماہ محرم الحرام۔	نمازِ لیلۃ الرغائب۔
خطبۂ ثانیۂ وداع رمضان۔	فضائلِ ماہِ رمضان۔	اعمال و وظائف ماہ محرم الحرام۔	نمازِ استفتاح۔
نمازِ عیدین۔	نفلِ روزوں کے روزوں کا زیادہ ثواب ہے	افضل نوافل شبِ عاشورہ۔	نمازِ شبِ معراج۔
صدقۂ فطر اور اُسکا وزن۔	نذر کی شرطوں کا حال۔	فہرستِ اسمائے بزرگانِ دین تاریخ رحلت	نمازِ تبارک کا ذکر۔
عیدالفطر کا پہلا خطبہ۔	بیان مدتِ ترکِ روزہ	وولادت ماہ محرم الحرام۔	سونڈوں کا حال۔
عیدالفطر کا دوسرا خطبہ۔	رمضان شریف اور محارِ روزہ میں غیبت سے	ماہ صفر کی وجہ تسمیہ۔	فہرست اسمائے بزرگانِ دین جنکی رحلت
عیدالاضحےٰ کا پہلا خطبہ۔	غیبت کے معنی۔	فضائلِ ماہ صفر۔	ماہ رجب میں ہوئی۔
عیدالاضحےٰ کا دوسرا خطبہ	مسائلِ ضروریۂ روزہ۔	آخری چہار شنبہ۔	ماہ شعبان کی وجہ تسمیہ۔
احکامِ عیدالاضحےٰ	حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔	اعمال و وظائف ماہ صفر۔	فضائلِ ماہ شعبان۔
قربانی کا بیان۔	زکوٰۃ کا بیان۔	فہرست اسمائے بزرگانِ دین مع تاریخ رحلت	بیانِ شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت کا۔
سوئے گہن کی نماز	زکوٰۃ کا روپیہ تعمیرِ مسجد یا سامانِ مسجد یا فرضیت	وولادت ماہ صفر۔	شعبان کی پندرھویں شب کی بیداری اور
نمازِ مصیبت و نمازِ خوف۔	وغیرہ میں صرف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔	ماہ ربیع الاوّل کی وجہ تسمیہ۔	اُس تاریخ روزہ رکھنے اور دعاؤں کا بیان۔
استسقاء کی نماز۔	وجوبِ زکوٰۃ کی نو شرطیں ہیں۔	اعمال و وظائف ماہ ربیع الاوّل۔	آتشبازی اور لہو و لعب کا حال۔
چادر لوٹانے کی ترکیب۔	عورت کا مہر جو خاوند پر ہے۔	فہرست اسمائے بزرگانِ دین مع تاریخ رحلت و ولادت	اعمال و وظائف ماہ شعبان۔
نمازِ استسقا کا خطبہ۔	قبلِ قبضہ کے اُس پر زکوٰۃ نہیں۔	بیاہ ربیع الاول۔	بیانِ اعمالِ شبِ برات۔
صلوٰۃ التسبیح۔	جواہرات اور موتی پر زکوٰۃ نہیں۔ اور پھولوں	ماہ ربیع الثانی کی وجہ تسمیہ۔	فہرست اسمائے بزرگانِ دین جنکی رحلت
نوافل، اُنکے اوقات و فضیلت اور اُنکے	پر بھی جو رقم کیلئے ہوں زکوٰۃ نہیں ہے۔	اعمال و وظائف ربیع الثانی۔	ماہ شعبان میں ہوئی۔
متعلق اوراد کا بیان متعلق عابدان۔	زکوٰۃ میں قمری سال کا اعتبار ہے۔	فہرست اسمائے بزرگانِ دین مع تاریخ رحلت و ولادت	ماہ رمضان المبارک کی وجہ تسمیہ۔

مضمون
فضائلِ ماہ رمضان المبارک
نماز شبِ قدر کا بیان۔
رمضان کی تیئیس تاریخ سوزیں پڑھنا۔
فہرست اسمائے بزرگانِ دین جنکی رحلت ماہ رمضان میں ہوئی
ماہ شوال کی وجہ تسمیہ
فضائلِ ماہ شوال
شش عید کے روزوں کا حال۔
اعمال و وظائف ماہ شوال۔
فہرست اسمائے بزرگانِ دین جنکی رحلت ماہ شوال میں ہوئی
ماہ ذیقعدہ کی وجہ تسمیہ۔
فضائلِ ماہ ذیقعدہ۔
اعمال و وظائف ماہ ذیقعدہ۔
فہرست اسمائے بزرگانِ دین جنکی رحلت ماہ ذیقعدہ میں ہوئی۔
ماہ ذی الحجہ کی وجہ تسمیہ۔
اعمال و وظائف ماہ ذی الحجہ۔
نمازِ ترویہ کا حال
نمازِ شب عید اضحےٰ۔
نفلی روزوں کا بیان۔
اوراد و ذکرِ الحجہ کا بیان۔
ایک شخص کی حکایت۔
فہرست اسمائے بزرگانِ دین جنکی رحلت ماہ ذی الحجہ میں ہوئی
نوافل شب و روز تمام ہفتہ کے۔
نوافل شب جمعہ۔
نوافل روز جمعہ۔
نوافل شب شنبہ۔
نوافل روز شنبہ۔
نوافل شب یکشنبہ۔
نوافل روز یکشنبہ۔
نوافل شب دوشنبہ
نوافل روز دوشنبہ۔
نوافل شب سہ شنبہ
نوافل روز سہ شنبہ۔
نوافل شب چہار شنبہ۔
نوافل روز چہار شنبہ۔

مضمون

نوافل شب پنجشنبہ
نوافل روز پنجشنبہ
وظائف روز و شب معمول پیران مشائخ

باب چہارم جانوران حلال و حرام و ذبح و شکار

مذہب حنفیہ کے قواعد کلیہ در باب حرام و حلال نوعی جانوران
ذبح جانوران۔
شکار کا بیان۔
شرائط شکار۔
جو حیوان قابل ذبح ہیں یا قابل ذبح نہیں کیا ہیں

باب پنجم۔ حقوق

قسم اول۔ حقوق اللہ
حقوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حقوق صحابہؓ و اہلبیتؓ
حقوق علماء محدثین و فقہا مجتہدین و اساتذہ
دیرینہ طریقت۔
قسم دوم۔ حقوق العباد۔
حقوق والدین
حقوق اقربا
صلہ رحم و قطع رحم
پیروں اور استادوں اور مشائخ اور سادات کی اولاد کے ساتھ کیسی کرنے کا بیان۔
دودھ پلانے والی کا حق۔
قسم سوم۔ حقوق اشخاص مظہر قہاری و مالکیت۔
حقوق سلطان و امیر رعایا پر۔
قاضی کے حقوق
خاوند کے حقوق عورت پر۔
آقا کے حقوق غلام پر۔
قسم چہارم۔ غیر کے حقوق بادشاہ اور امیر اور قاضی پر۔
حقوق زوجہ شوہر پر۔

مضمون

حقوق پرورش و تربیت فرزندان صغیر
حقوق غلام آقا پر۔
حقوق رعیت سلطان پر۔
حقوق رعیت قاضی پر۔
حقوق زوجہ شوہر پر۔
پرورش اور حق شفقت اولاد
غلاموں کے حقوق۔
جانور مملوک کا حق۔
قسم پنجم۔ ہمسایہ اور صحبت اور سفر کے حقوق
قسم ششم۔ عام مسلمانوں کے حقوق۔
چھینک اور اسکا جواب۔
سلام علیک کا بیان۔
جن لوگوں سے سلام کرنا مکروہ ہے۔
جن لوگوں کے سلام کا جواب دینا لازم نہیں
مصافحہ کا حال
ترتیب سلام۔
قسم ہفتم۔ ان حقوق کی بجا لانے جنکو بندے نے خود اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔
حقوق اللہ جنکا سبب بجز طاعت نہیں ہے۔
حقوق اللہ جن کا سبب گناہ ہے۔
بندوں کے حقوق جنکا سبب طاعت ہے۔
بندوں کے حقوق جنکا سبب معصیت ہے۔
حسد بغض۔ زنی کی جوی۔ غرور کی برائی

باب ششم معاشرت

آداب دعوت۔
کھانا کھانے کے آداب۔
شرح دسترخوان کی فضیلت
جو چیزیں کھانی سنت ہیں۔
پانی پینے کے آداب۔
سونے کے آداب۔
کس قسم کا لباس کس طرح پہننا سنت ہے۔
آداب لباس۔
تعدد لباس کی فضیلت۔

مضمون

مختلف رنگوں کے کپڑے۔
دستار اور شملہ کی تحقیق۔
طریقہ دستار بندی۔
حضرتؐ کبھی عمامہ اٹھاتے کبھی نہیں۔
پگڑی باندھکر یا بغیر باندھے پاجامہ پہننا
سبز اور سیاہ لباس سے اپنے آپکو بچانا چاہیے
ٹوپی کی اقسام۔
حضرت صلعم کا عمامہ مبارک۔
آپؐ نے کتنا کپڑا پہنا ہے۔
حلیہ مبارک کی تحقیق۔
بغرض اوڑھنے فقیہی لباس پہننا قاضی کے
از راہ تکبر گناہ ہے۔
فقیہی لباس پہننے اور بزرگوں کا پہننا
کپڑا اصلاح جہ سے پہننا چاہیے حرام وجہ سے
عبادت قبول میں ہوتی
جامہ کا بیان۔
جامہ کے گریبان کی تحقیق۔
جامہ اور چادر پہننے کا طریقہ
چوری تین صحابہ اور ایک مشائخ کی سنت ہے
قمیص کے گریبان کی تحقیق اور حضرتؐ کے کرتہ کا گریبان سینہ پر تھا۔
خرقہ اور فرجہ اور جامہ
فرجہ کا کاٹنے والا فرعون ہے
حضرت صلعم کے تہ بند کا ذکر۔
حضرت صلعم کی تہبند کی درازی۔
لنگی کپڑے کا حکم۔
کسنبی اور زعفرانی رنگ کی تحقیق
حضرتؐ کی کملی اور مرقعہ کا بیان۔
موزے کا بیان۔
جوتے کا بیان۔
حضرت صلعم کی نعلین مبارک۔
حضرت کے کمربند کا باندھنے میں اختلاف ہے
جامہ قطع کرنے کے ایام۔

مضمون

نیا کپڑا پہنکر کیا پڑھے۔
خط بنوانے کا طریق۔

باب ہفتم۔ حیات و ممات

پیدائش۔ عقیقہ ختنہ وغیرہ حقوق متعلقہ
ولیمہ شادی۔ تعلقات زن و شوہر۔
عقیقہ۔
بچہ کا نام رکھنا۔
لڑکی کو ریشمی کپڑے پہنانا۔
ناک چھیدنا۔
بسم اللہ پڑھانا۔
ختنہ
تشریح کا حال۔
نکاح کا بیان
نماز استخارہ۔
شادی کی تقریب میں ڈومنیوں کا گانا بجانا
اور ان کو کچھ دینا منع ہے۔
پھولوں کا سہرا باندھنا جائز ہے۔
تسبیح کی اصل اور جواز۔
خطبہ نکاح۔
حضرت فاطمہ کا نکاح
ولیمہ جس عورت نے نکاح حرام ہے۔
سوگ۔ نماز خوشنودی والدین۔
طلاق۔ عدت طلاق۔
عیادت مریض۔ اور خود مریض کا بیان
انتقال غسل۔ تجہیز و تکفین و تعزیت
مسائل میت۔
غسل میت۔
غسل عورت۔
میت کی تکفین
مردوں اور عورتوں کو کفن دینا۔
عمدہ کفن۔
کفن پہنانے کا طریق۔
نماز جنازہ۔
مسجد میں جماعت نماز جنازہ مکروہ ہے

مضمون

استسقا کا حال۔
دفن میت۔
قبروں پر پھول رکھنے کا بیان۔
خاتمہ تعزیت۔
عدت کا بیان۔
مسائل متفرقہ۔
تین دن تک میت کے گھر والوں کو کھانا دینا درست ہے۔
قبر پکی بنانا اور گنبد تیار کرنا۔
عورتوں کو زیارت قبور۔
اہل قبور کو طریق دعا۔ جہت طلبی۔
قبر پر بوسہ دینا درست ہے۔
قبر و مسجد کی زیارت کرنا۔ اس پر غلاف ڈالنا۔
اور پھولوں کی چادر چڑھانا
فاتحہ اور خیرات۔
فاتحہ میں کھانا وغیرہ رکھنے کی سنت۔
فاتحہ میں پانی رکھنے کی دلیل۔
فاتحہ سوم و دہم و چہلم سالانہ درست ہے اور اسکی دلیل۔
نذر کے مسائل۔
کونڈوں کا حال۔
کونڈے کے گرد اگرد بچھا کر کھانا اور اس پر چادر بچھانا
ثواب فرستان۔
عرس وغیرہ
کسی کام کیلئے دن مقرر کرنے کی دلیل۔

باب ہشتم ضروری باتیں اور مصالح

ضروری باتیں۔
سفر کرنے کا حال۔
شب برات اور اس روز فاتحہ۔
نصائح متفرقات نافعہ۔
ترجمہ وصیت نامہ اورنگ زیب۔

باب نہم متعلق حفظ صحت

ہوا کا بیان۔ پانی۔ تندرستی کی دیگر ضروری
قوت اشیاء خوردنی (نافع و مضر کاری)

مضمون

شراب، بھنگ، چرس، تمباکو، چرت، چنڈو، مدک، افیون۔
کھانے پینے کے برتن۔
ریاضت، بخار، ہیضہ، طاعون، چیچک۔
بدن کے مختلف اعضا اور تحفظ۔
سورۃ انگم، کان، ناک، منہ، دل، معدہ، جگر، تلی، آنت، گردہ، مثانہ، فوطہ، ناف، عضلہ، ہڈی میں ڈوبے ہوئے کا علاج۔
آگ میں جلے ہوئے کا علاج۔
بچھو، سانپ، کچھو، سگ دیوانہ وغیرہ کا علاج۔
کتے کے کاٹنے کا علاج۔
سانپ کے کاٹنے کا علاج۔
بچھو کے کاٹنے کا علاج۔
افیون کا علاج، شکمیا کا علاج، لوکا علاج
شدید زخم یا ہڈی ٹوٹ جانے کا علاج۔
امراض مختلفہ کے مجرب نسخے۔
برص کا مجرب علاج۔
تعاویذ دافع برص۔
نسخہ عرق مصفی دافع برص۔
سیاہی کا علاج۔ گھٹیا کا علاج

خاتمہ قرآن شریف اور تہلیل اور تسبیح و استغفار کے فضائل میں ورود لاحول اور دعا۔ دعا کے آداب اور قبولیت کے مکان اور اوقات اور جن لوگوں کی دعا

مضمون

مقبول ہونی ہے مع بعض اعمال ماثورہ و آیات قرآن مجید و روائے حاجات وغیرہ

قرآن شریف کی فضیلت۔
قرآن شریف کے پارے، رکوع، سورتوں، لفظوں اور حرفوں کی تعداد۔ ہر حرف کی تعداد
راوی قرآن شریف۔ قرأۃ قرآن شریف
تلاوت کے وقت ہیر عائمہ، استاد اور پیر کی تعظیم۔
سورۃ الحمد کی فضیلت۔ سورۃ البقر کی فضیلت
سورۃ البقر اور آل عمران کی فضیلت آیۃ الکرسی کی فضیلت
آمن الرسول کی فضیلت، سورۃ انعام کی سورۃ یٰسین کی
سورۃ ملک شریف کی سورۃ فتح کی سورۃ تبارک الذی کی
سورۃ اذا زلزلت الارض کی سورۃ کافرون۔
سورۃ نصر، سورۃ قل ہو اللہ۔ اور سورۃ قل یا ایہا
کی فضیلت میں تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت۔
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کی فضیلت
لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کی فضیلت۔
کلمہ شہادت بسبیح، استغفار۔ درود شریف
لا حول۔ دعا کے فضائل، دعا کے آداب
دعا کے مکانات، مقبولیت دعا کے اوقات۔
جن لوگوں کی دعا مقبول ہوتی ہے۔
اور عملیات تازہ و آیات قرآن دافع بلیات۔ و
رافع حاجات، وغیرہ آخرت شیطان سے تحفظ
وسعت رزق۔
آیات اور عملیات مختلف امراض و اغراض و مہمات وغیرہ

مضمون

آیت دوم بچوں۔ آیت سوم ایمن از اعداء
آیت چہارم رد ملک جنت۔ ایمن عذاب قبر
حفظ گور، آیت موجب ازدیاد عمر و حصول بینائی و سلامتی
آیۃ الکرسی۔ دوافع غم و مشکلات فراخی معاش
قبولیت اعمال۔
خلاصی دوزخ و نکیر دنیا و آخرت۔
سلامتی ایمان۔ عطائے فرزند مطابق قیافہ
طلب نجات۔ فتح و نصرت و حفظ اعداء
حفظ بلیات و حرز شیطان۔
فضیلت و خاصیت اسماء مہیمن کہیعص رؤف
چہل کاف۔ اسنا و چہل کاف

بیان ولادت باسعادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقدمہ۔ تولد پاک
اخبار نفس مولد شریف۔ بدء امر محفل۔
اثبات قیام و وقت۔
اثبات ہیئت و کیفیت مجلس میلاد شریف۔
ما کان میلاد شریف کا مرد۔
محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تعظیم و ادب میلاد شریف۔
تعظیم آل و اصحاب و ذریات آنحضرت و
تعظیم و توقیر آبا آنحضرت۔

دوسرا حصہ مولد پاک

آنحضرت کی بزرگیاں، تعلیمات قرآنیہ سے
ثابت ہیں۔
درود شریف کے اوصاف اور برکات۔

مضمون

ترک درود شریف کا عذاب۔
آنحضرت کا نسب نامہ۔
آنحضرت کے نور کی پیدائش۔
نور محمدی کا آدم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے سپرد ہونا اور رحم اس کا دیگر اصلاب و ارحام میں منتقل ہونا۔
حضرت بی بی آمنہ کے رحم میں رسول پاک کا آنا۔
آنحضرت صلعم کا دنیا میں فرد فرد ہونا۔
آنحضرت کی ولادت کے بعد کے واقعات
حال رضاعت شریف۔
معراج شریف۔
حلیہ شریف۔ معجزات۔
مناجات بحضور سرور کائنات ؐ

حالات خواجہ دوسرا غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز

بیان ولادت۔
سلسلہ طریقت و سیر و سیاحت۔
ابتدائے شوق علوم۔
مدینہ منورہ سے خطاب۔
قطب المشائخ کا پانا۔
اجمیر میں آپ کا تشریف لانا۔
اور راجہ پتھورا سے مقابلہ ہونا۔

مضمون

سچے پال جادوگر اور شادی جن کا اطاعت اختیار کرنا۔ اور راجہ کا بادشاہ اسلام کے ہاتھ سے مقتول ہونا۔
اجمیر کی وجہ تسمیہ۔
ریاضات۔ مجاہدات، اور بعض کلمات قدسی صفات۔
نسب شریف اور وجہ لقب چشتی و بیان قابل۔ و حالات وفات شجرۂ بیعت۔
وجہ تسمیہ چشتیہ کی۔
آپ کے تزوج کا حال۔
حال وفات حضرت خواجہ غریب نواز و
وظائف بزرگان چشت رضی اللہ عنہم اجمعین۔
ختم خواجگان چشت رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

فہرست مضامین

پڑھ لینے کے بعد آپ ضرور اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہونگے کہ ایک ایسے مسلمان کیلئے جو ایک سچے اور خدا پرست مسلمان کی حیثیت سے زندگی بسر کرنا چاہتا ہو **فلاح دین و دنیا** کی کس قدر **ضرورت** ہے، ہر ایسے گھر میں جہاں کوئی مسلمان رہتا ہو اس کتاب کی ایک جلد ضرور موجود ہو

نیز اسلامی لڑکے اور لڑکیاں سبقاً اسکو پڑھکر اپنی مذہبی معلومات اور بنیادی تعلیم کی برکات سے مالامال ہوں۔

قیمت عمدہ مجلد چار روپے آٹھ آنے مجلد پانچ روپے آٹھ آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت، دہلی

آپ سے کون خفا ہے؟
کون منائے سے نہیں مانتا؟

آپ کے اپنا مُطیع، اپنا فریفتہ، اپنا دیوانہ اور اپنا جان نثار بنانا چاہتے ہیں؟

وہ

کوئی عورت ہو، کوئی مرد ہو، کوئی بچہ ہو، کوئی بوڑھا ہو، کوئی آقا ہو، کوئی نوکر ہو، کوئی حاکم ہو، کوئی محکوم ہو،
آپکا مطیع و مسخر ہو سکتا ہے اگر آپ اس عجیب و غریب طلسمی کتاب

فنِ تسخیر

کو ملاحظہ کریں اور اسکی ہدایتوں پر عمل فرمائیں، اس کتاب میں جو عمل بتایا گیا ہے وہ ایسا صحیح، مؤثر، کارگر اور تیر بہدف ہے کہ کبھی غلط نہیں ثابت ہو سکتا، صدیوں سے تجربہ میں آرہا ہے اور جن بندگانِ خدا نے اسے اختیار کیا انہوں نے جسکی طرف نظر اُٹھا کر دیکھ لیا وہ ہمیشہ کیلئے غلام ہو گیا۔ پھر لُطف یہ ہے کہ عمل کی ترکیب نہایت آسان ہے، نہ آدھی رات کو بیچ دریا میں کھڑے ہونیکی ضرورت ہے نہ ترکِ حیوانات و لذات کی حاجت، ہر شخص اُستاد کی امداد کے بغیر بڑی سہولت کیساتھ عامل بن سکتا ہے ✣

اگر یہ دعویٰ غلط ہو تو نہ صرف ایک کتاب بلکہ سو کتابوں کے دام واپس

قیمت فی جلد آٹھ آنے

منیجر خواجہ بکڈپو۔ نظامیہ دارالاشاعت دھلی

ماہ نومبر ۱۹۲۴ء

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ

سنہ ۱۳۴۳ھ ماہ ربیع الثانی

رسالہ

جلد ۴

دین و دنیا

نمبر ۸

حمد

(از مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر)

ہرے ہرے گلزار میں پھول بنکر رہنے والے۔ بلوری خانوں میں شمع کیطرح تمیں درشن دینے والے۔ ایک زخمی دل والے کی سن۔ ایک دکھے ہوئے من والے کی سُن۔ ایک آنسو بھری آنکھ والے کی سن۔

میرے سینہ میں دل دے۔ دل کو پریم دے۔ پریم کو سوز عطا کر سوز کی چنگاری سن کو پھونکدے۔ من کی آگ تن میں آگ لگا دے۔ طور پر درشن دینے والے۔ روپ دکھا جلوہ دکھا۔ جلا دے۔ اپنی محبت میں خاک کر دے۔

سمندر کی تہہ میں رہنے والے موتی بنکر درشن دینے والے۔ پہاڑوں میں چھپکر رہنے والے۔ ہیرہ بنکر جلوہ دکھانے والے محبت دے یکینی دے۔ تڑپ دے۔ ہمت دے۔ جرأت دے۔ وہ محبت دے کہ تڑپ تڑپ کر جان دوں۔ وہ الفت دے کہ جلتی ہوئی خاک کے زرّوں پر لوٹوں حضرت ایوب کا سا دل دے حضرت یعقوبؑ کی سی جرأت دے حضرت اسمٰعیل کی سی سعادت دے۔

سورج میں روشنی بنکر بسنے والے۔ چاند میں نور بنکر رہنے والے میری آنکھوں کو نور دے دل کو سرور دے۔ مدینہ والی نبی کی آنکھوں میں خمار بنکر رہنے والا ساقی مئے وحدت سے سرشار کر دے۔ سرمد کیطرح دیوانہ بنا دے منصور کی طرح مست کر دے۔ سب کہیں حق حق میں کہوں انا الحق۔

نعت

(از مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر)

پتیم پیارے۔ عرب کے من موہن۔ آقا کو شکتی دے۔ من کو سکھ دے۔ جی کو چین دے۔ اے کالی زلفوں والے۔ اے کالی کملی والے۔ میں تجھے دل کی اندھیری کوٹھری میں بلاؤنگا۔ من کی ٹوٹی ہوئی کوٹھری میں بساؤنگا۔ جب تو زلفیں بکھیرے کالی کملی اوڑھے ہوئے۔ مکھ کھولے ہوئے۔ میرے من میں ہوگا۔ میں تیری زلفیں سلجھانا چاہونگا۔ تو روک دیگا۔ میں آنکھوں میں آنسو بھر کر۔ التجا کروں گا۔ خوشامد کرونگا چرنوں کو چھونا چاہونگا۔ مگر تو اسکی بھی اجازت نہ دے گا۔

میں اسکا کارن پوچھونگا۔ تو کہیگا۔ تو پاپی ہے تو گنہگار ہے تو دشٹ ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر کہونگا۔ اے مدینے والے۔ اے مکے والے۔ اے کالی زلفوں والے۔ اے کالی کملی والے۔ تیری زلفیں بھی کالی تیری کملی بھی کالی۔ میرے اعمال بھی کالے۔ اپنی کالی کملی میرے گناہوں پر ڈالدے وہ چھپ جائینگے۔

اے عرب کے من موہن آ۔ یثرب کے تاجدار آ۔ میرے دل کی کوٹھری میں آ آنکھیں نم ہیں۔ دل میں غم ہے۔ گناہگار کے من میں آ کہ من کو سکھ ہو۔ جی کو کل ہو روح کو شکتی ہو۔ اپنے گناہگار پر رحم کر۔ اپنے پاپی پر کرم کر۔ گناہوں کو چھپالے اپنے پاس بلالے۔

سردار رسُل، مالکِ کوثر تم ہو — سرکار رہو، سردار رہو سرور تم ہو
پھر کیوں نہ ہو فردوس ہمارا مسکن — جب ختم رسُل شافع محشر تم ہو

تفسیر قرآن مجید

(گذشتہ سے پیوستہ)

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور آدم کو سب نام سکھائے پھر اُنکو فرشتوں کے روبرو کرکے کہا کہ مجھے ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔

تشریح الفاظ: تعلیم۔ سکھانا جو بات معلوم نہ ہو۔ اُسے معلوم کرا دینا۔ معلم اور متعلم کے لحاظ سے تعلیم کی مختلف حالتیں اور مختلف نوعیتیں ہیں۔ بچہ آغوش مادر میں اور طرح کی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر مکتب اور مدرسہ میں اور طرح کی۔ اس کے بعد عملی زندگی کے واقعات اور تجارب کچھ اور طریقہ سے تعلیم دیتے ہیں۔ انسان کو گفتگو اور کتابوں کے ذریعہ سے سکھایا پڑھایا جاتا ہے۔ جانوروں کو اشارات اور عمل کے ذریعہ سے تعلیم دی جاتی ہے لیکن قدرت کی تعلیم ان سب سے جدا ہے اور آفرینگار کے نظام کی طرز تعلیم ان سب سے مختلف ہے۔ وہ اپنی مخلوقات میں ایسی استعداد ایسی صلاحیت اور ایسا ملکہ پیدا کر دیتا ہے اور ایسی حس عطا کرتا ہے کہ کسی کے بتائے بغیر سب کچھ خود ہی معلوم ہو جاتا ہے پھر وہ وقتاً فوقتاً اپنے وحی و الہام کے ذریعہ سے قیاس و ادراک اور کشف و تحقیقات ایسی قوت دیتا ہے کہ مخفی باتیں آشکارا ہو کر سامنے آجاتی ہیں۔ یہ اُسی کی عطا کی ہوئی استعداد ہے کہ صدہا چیزوں کو ہم دیکھ کر۔ سونگھ کر اور چھو کر معلوم کر لیتے ہیں۔ قدرت کی تعلیمات آلات اور کتابوں کی محتاج نہیں اور اُن کا سلسلہ اُسوقت سے شروع ہو جاتا ہے جب سے بدن میں جان آتی ہے اور مضغۂ گوشت پر انسانی ہستی کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس جگہ بھی تعلیم سے اسی طرح کی قدرتی تعلیم مراد ہے چونکہ مشیت الٰہی کو منظور تھا کہ حضرت آدم کو خلیفہ بنایا جائے اس لیے ضروری تھا کہ اُن میں سب مخلوق سے بڑھ کر وہ استعداد و صلاحیت و لیاقت بھی جائے جو خلافت خداوندی کے فرائض انجام دینے کے لیے لازمی ہے پس پروردگار نے حضرت آدم کے دماغ میں ایسی قوتیں پیدا کر دیں جنکی بدولت انہوں نے کائنات کی حقائق و رازوں کو معلوم کر لیا۔ آدم:۔ گندم گوں سب سے پہلے انسان کا نام جس سے نسل انسانی قائم ہوئی اور جو پیغمبر بھی تھا علیہ السلام۔ جب مشیت ایزدی کو یہ منظور ہوا کہ زمین میں ایک نائب مقرر کیا جائے اور نیابت کے اہم فرائض کے لیے انسان کا انتخاب ہوا تو ملائکہ میں اس کا اعلان ہوا کہ عنقریب دنیا میں نوع انسانی کو خلافت الٰہی عطا ہوگی۔ پھر قدرت کاملہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ زمین کے ہر گوشہ سے تھوڑی تھوڑی مٹی لائیں۔ اس مٹی سے حضرت آدم کا قالب تیار ہوا اور پھر حکم الٰہی سے اس قالب میں روح پیدا ہوئی۔ حضرت آدم ایک جاندار انسان کی طرح چلنے پھرنے اور حرکت کرنے لگے۔ اُسوقت اُن کی روحانیت اس قدر غالب تھی کہ فرشتوں کی نورانی اور غیر محسوس صورتیں اُنہیں تمام و کمال نظر آتی تھیں۔ الہام خداوندی کے مطابق اُنہوں نے فرشتوں کو سلام کیا۔ اب مشیت کو یہ منظور ہوا کہ فرشتوں پر حضرت آدم کی فضیلت اور فوقیت ثابت کی جائے چنانچہ اُنہیں کائنات کا ایک منظر دکھا کر موقع دیا گیا کہ ہر شے کا نام معلوم کر لیں پھر اُسی کائنات کو فرشتوں کے روبرو لایا گیا اور اُن سے ہر شے کا نام پوچھا گیا جو نکہ فرشتوں میں احساس و ادراک و بحر پور قیاس کی طاقت نہ تھی وہ نام نہ بتا سکے اور اپنی کم علمی کے معترف ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو حکم دیا کہ تم کائنات کے نام فرشتوں کو بتاؤ۔ حضرت آدم نے فرشتوں کو کائنات کے نام بتائے اور پروردگار عالم نے فرشتوں کو خطاب کر کے فرمایا کہ میں نے تمسے نہ کہا تھا کہ میں ہر بات کا علم رکھتا ہوں اور تمہاری ظاہری و باطنی باتوں سے اچھی طرح واقف ہوں جب حضرت آدم کی فضیلت فرشتوں پر ثابت ہو چکی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں سجدہ کا حکم دیا۔ سب فرشتوں نے حضرت آدم کو سجدہ کیا لیکن ابلیس نے انکار کیا اور سجدہ سے باز رہا۔ اب حضرت آدم کو جنت میں رہنے اور اُسکی نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے کی اجازت دی گئی۔ اُنکی دلبستگی کے لیے حضرت حوا کو پیدا کیا گیا لیکن دونوں کو ممانعت کر دی گئی کہ تم سب کچھ کھانا پینا مگر فلاں درخت کے قریب نہ جانا حضرت آدم اور حضرت حوا بڑے آرام سے جنت میں رہتے تھے لیکن شیطان نے اُنکو بہکایا اور دونوں نے درخت ممنوع کے پھل کھائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لغزش کی بادش میں اُنہیں جنت سے نکال دیا اور ان انقلابات کے ساتھ مشیت کا یہ منشا پورا ہوا کہ دنیا میں خدا کی نیابت اور خلافت حضرت آدم کو پہنچی۔

من ملک بودم و فردوس بریں جایم بود آدم آوردند دریں دیر خراب آبادم

اسماء: جمع اسم۔ نام۔ عرض پیش کرنا۔ سامنے لانا۔ انباء۔ خبر دینا۔ بتانا۔

تفسیر: قرآن پاک کی ایک بڑی خصوصیت اُسکا ایجاز ہے۔ الفاظ مختصر ہیں اور اسکے باوجود تمام مطالب پوری وضاحت کیساتھ سمجھ میں آتے ہیں۔ پہلی آیت میں مذکور بتایا گیا ہے کہ خدا نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں۔ اسکے جواب میں فرشتوں نے عرض کیا کہ خداوندا ان لوگوں کو تو زمین کی حکومت دیگا جو اُسمیں قتل و غارت کے مرتکب ہوں۔ فرشتوں کے اس جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو انسان کی پوری حقیقت بتا دی تھی اور سمجھا دیا تھا کہ وہ بہیمیت اور ملکیت کا ایک مجموعہ ہوگا۔ اس اجمال کی تفصیل اگلی آیت سے ہوگئی جبکہ حضرت آدم کا نام آیا۔ اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ فرشتوں کو خلافت دینا کی اطلاع دینے کے بعد قدرت کاملہ نے حضرت آدم کو پیدا کیا۔ اب ضرورت تھی کہ فرشتوں پر حضرت آدم کی فضیلت ثابت کی جائے۔ کیونکہ فرشتوں کو یہ خیال تھا کہ صرف خدا کی تسبیح و تقدیس ہی خلافت کیلئے کافی ہے چنانچہ قدرت الٰہی نے حضرت آدم کو کائنات کے نام سکھائے اسجگہ مفسرین کے مختلف خیالات ہیں۔ بعض کے نزدیک حضرت آدم کو فرشتوں کے نام بتائے گئے بعض کے نزدیک انسان جن اور ملائکہ سب کے نام بتائے گئے لیکن بہتر تفسیر یہ ہے کہ تمام کائنات کی حقائق سے آگاہ کیا گیا اور وہ بھی اسطرح جیسا ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ یعنی حضرت آدم کے دماغ میں ایسی صلاحیت رکھی گئی کہ وہ ہر شے کو جانکے سامنے آئے معلوم کر لیں اور اُسکا نام بتا سکیں اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے کائنات کو فرشتوں کے سامنے کر کے فرمایا کہ اگر تم اپنے اس خیال میں سچے ہو

جو شخص اپنی کمزوری کا اعتراف کرتا ہے وہ اپنے کو خدا سے قریب تر کر لیتا ہے اور جو شخص اپنے کو بڑا سمجھتا ہے وہ خدا سے دور ہو جاتا ہے (ارشاد نبوی) ۱۲ اس رسالہ کے مضامین کے ذمہ دار مضمون نگار خود ہیں ادارہ کا اس سے متفق ہونا ضروری نہیں ۱۲

شرح مثنوی مولانا روم

(گذشتہ سے پیوستہ)

زر خرد را والہ و شیدا کند خاصہ مفلس را کہ خوش رسوا کند

ترجمہ:- روپیہ عقل کو دیوانہ کر دیتا ہے - خاصکر مفلس کو تو نہایت رسوا کرتا ہے۔

لغات:- والہ (از ولہ) سرگشتہ - عاشق - دیوانہ - خاصہ - خاص طور پر - خاصکر

مطلب:- حکیم غیبی بادشاہ سے کہتا ہے کہ زرگر کو روپے کے ذریعہ سے دیوانہ بنا کر یہاں بلا لینا چاہیئے - روپیہ کی ہوس ایسی چیز ہے کہ آدمی پاگل ہو جاتا ہے عقل اپنی تمام عاقبت اندیشی کی صفات کھو بیٹھتی ہے - روپیہ زر دار اور مفلس دونوں پر اثر ڈالتا ہے لیکن مفلس تو خصوصیت کے ساتھ اسکا شکار ہو جاتے ہیں - کیونکہ انہیں ہر وقت روپے کی ضرورت رہتی ہے اور وہ حلال و حرام میں بھی امتیاز نہیں کر سکتے بڑے بڑے عقلمند روپے کے لالچ میں ایسے کام کر بیٹھتے ہیں جو سراسر خلاف عقل ہوتے ہیں ع بدوزد و طمع دیدہ ہوشمند۔

زر اگرچہ عقل می آرد دلیک مرد عاقل باید او را نیک نیک

ترجمہ:- اگرچہ روپے سے عقل آتی ہے لیکن اس کے لیے بہت ہی عقلمند آدمی کی ضرورت ہے۔

لغات:- نیک نیک - بہت بہت - بہت ہی -

مطلب:- یہ شعر مولانا کا مقولہ ہے حکیم غیبی نے کہا تھا کہ روپے سے آدمی بے وقوف اور نا عاقبت اندیش ہو جاتا ہے حالانکہ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جسکے پاس پیسہ کی مقدرت حاصل ہے اُن کی عقل کی ہر شخص تعریف کرتا ہے پس ان دونوں خیالوں میں باہم مطابقت پیدا کرنے کے لیئے مولانا فرماتے ہیں کہ روپے سے عقل میں تو ضرور اضافہ ہوتا ہے لیکن اس کے لیئے بڑی دانائی اور عقلمندی کی ضرورت ہے اور ایسی عقل درکار ہے جو نیک و بد اور حرام و حلال میں کافی امتیاز کرتی ہو - روپے کے حصول اور صرف دونوں میں معبود اور عباد دونوں کے حقوق کا احترام کیا جائے۔

بادشاہ کے قاصد سمرقند جاتے ہیں

چونکہ سلطاں از حکیم آں را شنید پند او را از دل و از جاں گزید

ترجمہ:- بادشاہ نے جب حکیم سے یہ باتیں سنیں تو اُس کی نصیحت کو جان و دل سے پسند کیا۔

مطلب:- بادشاہ نے حکیم غیبی کی تجاویز کو بہت پسند کیا۔

گفت فرمان ترا فرماں کنم ہر چہ گوئی آنچناں کن آں کنم

ترجمہ:- کہا میں آپکے فرمان کی مطابق سمجھ رونگا اور آپ جسطرح کہیئے اُسیطرح عمل کرونگا۔

مطلب:- بادشاہ نے حکیم غیبی کی تجاویز کو پسند کیا اور کہا کہ میں آپکا بندہ فرمان ہوں آپنے جو کچھ فرمایا ہے میں اُسکو سامنے احکام جاری کرتا ہوں اور آئندہ بھی آپ جو کچھ کہیئے اُسپر عمل کرونگا اور جو طریقہ بتائینگے اُسکی ٹھیک ٹھیک پابندی کرونگا۔

پس فرستاد آں طرف یک قد رسول حاذقان و کافیاں رئیس عدول

ترجمہ:- پس اُس طرف ایک وفد یا قاصد روانہ کیا جو عقلمند - مناسب اور نہایت معتبر تھے۔

لغات:- رسول - قاصد - حاذق (از حذاقت) دانا عقلمند - کافی (از کفایت) پورا - کفایت کرنے والا - مناسب - عدول (از عدل) عدل کرنے والا منصف درست ٹھیک تعمیل کرنے والا - معتبر -

مطلب:- طبیب غیبی کی بتائی ہوئی تدبیر کے مطابق بادشاہ نے سمرقند کو زرگر کے پاس دو ایسے قاصد روانہ کیئے جو نہایت عقلمند اور اس ضرورت کے لیئے بالکل کافی اور ہر طرح قابل اعتماد تھے۔

تا سمرقند آمدند آں دو امیر پیش آں زرگر شاہنشہ بشیر

ترجمہ:- چنانچہ وہ دونوں امیر (قاصد) بادشاہ کی طرف سے مژدہ لیکر زرگر کے پاس سمرقند میں پہونچے۔

لغات:- امیر - امدار - صاحب حکم - بادشاہ کا کوئی افسر - مصاحب - بشیر خوشخبری دینے والا - مژدہ سنانے والا -

مطلب:- بادشاہ نے جن قاصدوں کو روانہ کیا تھا وہ ادنیٰ درجہ کے لوگ نہ تھے بلکہ مصاحب یا درباری امیر تھے - الغرض یہ دونوں شخص سمرقند میں پہونچے اور اُنہوں نے ذیل کے الفاظ میں زرگر کو بادشاہ کا پیام سُنایا۔

کائے لطیف استاد کامل معرفت فاش اندر شہرہ از تو صفت

ترجمہ:- اے باریک کام کرنے والے ماہر استاد، تیرے اوصاف شہر شہر میں مشہور ہیں۔

نک فلاں شہ از برائے زرگری
اختیارت کرد زیرا مہتری

ترجمہ:- دیکھو فلاں بادشاہ نے تمہیں زرگری کے لیے پسند کیا ہے اور کیوں نہ ہو تم زرگروں کے سردار ہو۔

(باقی آئندہ)

(از مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر)

شرح دیوان حافظ

(گذشتہ سے پیوستہ)

خانہ بے تشویش و ساقی یار و مطرب بیغمے لگو موسم عیش ست و دور ساغر و عہد شباب

ترجمہ:۔ خانہ بے تکلف ہے۔ ساقی دوست بنا ہوا ہے۔ مطرب مزہ میں آرہا ہے عیش کا موسم ہے۔ ساغر دور میں ہے۔ شباب کا زمانہ ہے۔

شاہد و ساقی ست دست افشاں مطرب پائے کوب
غمزۂ ساقی ز چشم نے پرستاں بردہ خواب

ترجمہ:۔ شاہد اور ساقی ہاتھ اٹھا اٹھا کر اور مطرب ٹھوکریں مار مار کر ناچ رہے ہیں۔ ساقی کے اشاروں نے پرستوں کی نیند اڑا دی ہے۔

خلوت خاص ست و جائے امن و نزہتگاہ انس
اینکہ می بینم پدید ار یست یا رب یا بخواب

ترجمہ:۔ خاص خلوت ہے۔ امن اور دلچسپی کی جگہ ہے۔ خدایا میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں یہ بیداری میں ہے یا خواب میں؟

لغات:۔ تشویش۔ فکر و تردد۔ بیغمے۔ لطیفہ۔ مزے کی بات۔ دست افشاں رقص کناں۔ رجز میں پا کوب۔ رقص کناں۔ غمزہ۔ آنکھ کا اشارہ۔ خلوت۔ تخلیہ کی جگہ۔ وہ جگہ جہاں کوئی غیر نہ ہو۔ جائے خالی۔ امن۔ سکون۔ اطمینان۔ چین۔ نزہت۔ تفریح۔ تازگی۔

مطلب:۔ عیش و عشرت کی تصویر کھینچتے ہیں کہ خانہ بے تکلف ہے۔ ساقی خود دست ہو کر رقص کر رہا ہے۔ پرستوں کا دوست بنا ہوا ہے اور اشارات و کنایات سے پرستوں کو بیخود بنا رہا ہے۔ موسم بھی خوشگوار ہے۔ شراب کا دور چل رہا ہے۔ جوانی کا عالم ہے جوان تمام مسرتوں اور لذتوں سے بہرہ اندوز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ کسی غیر کا دخل نہیں۔ ہر طرح امن و آسائش اور تفریح و دلبستگی کا سامان میسر ہے۔ لیکن اتنی آسائشیں اور راحتیں عاشق بدنصیب کی قسمت میں کہاں۔ اس لئے اُسے یقین نہیں آتا اور وہ بیساختہ کہہ اُٹھتا ہے کہ خدایا یہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں درحقیقت عالم بیداری میں واقع ہو رہا ہے یا عالم خواب میں ہے۔

از خیال لطف و مشاطہ خیالاک طبع در ضمیر برگ گل خوش میکند پنہاں گلاب

ترجمہ:۔ فطرت کی چالاک مشاطہ لطف کے خیال سے پھول کی پتیوں میں گلاب چھپی رکھتی ہے۔

لغات:۔ طبع۔ طبیعت۔ فطرت۔ مشاطہ۔ (زنشطہ) کنگھی کرنے والی۔ دلہنوں کو سنوارنے والی۔ ضمیر۔ دل۔ اندرون۔ مخفی پہلو۔ گلاب۔ عرق گل۔

مطلب:۔ گلاب کے پھولوں میں جو بڑے خوشگوار موجود ہے یا اُن میں خوشبودار عرق حاصل کیے جانے کی جو صلاحیت موجود ہے وہ قدرت کی ہوشیار مشاطہ نے پیدا کی ہے تاکہ شراب میں اُسکی آمیزش سے زیادہ کیف و سرور پیدا ہو۔ ایک طرف تو یہ مفہوم ہے کہ شراب میں گلاب ملا دینے سے زیادہ لطافت پیدا ہو جاتی ہے گویا قدرت نے گلاب کے پھول اسی مقصد سے پیدا کیے ہیں اور دوسری طرف یہ منظر ہے کہ جو لوگ حسن ازل کی شراب سے مست و بیخود اور قدرت کی جمال آفرینی سے مدہوش ہو رہے ہیں اُن کی طرف انگیزوں میں گل و ریحان کے نظارہ سے مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

از پئے تفریح طبع و زیور حسن و طرب خوش بود ترکیب نرین جام با لعل مذاب

ترجمہ:۔ تفریح طبع اور حسن و طرب کے زیور کے لیے جام زریں اور لعل گداختہ کی ترکیب خوب ہے۔

لغات:۔ تفریح۔ فرحت بخشنا۔ مسرور کرنا۔ لعل۔ ایک قیمتی سرخ رنگ پتھر۔ مذاب (از اذابۃ) پگھلا ہوا۔ لعل مذاب۔ پگھلایا ہوا لعل۔ شراب سرخ۔

مطلب:۔ جام طلائی کا شراب سرخ سے لبریز ہونا حسن و طرب کی زینت اور طبیعت کی فرحت کے لیے بہت خوب ہے۔

تا شد آں مہ مشتری در ہائے حافظ را بگوش
می رسد ہر دم ز ہرہ گلبانگ رباب

ترجمہ:۔ جب سے وہ ماہرو حافظ کے موتیوں کو اپنے کانوں کے لیے مول لینے لگا ہے اسوقت سے رباب کی خوشگوار آواز زہرہ کے کانوں تک پہونچنے لگی ہے۔

لغات:۔ ماہ چاند۔ محبوب۔ ماہرو مشتری۔ (ایک ستارہ کا نام مگر یہاں) خریدار مول لینے والا۔ در۔ موتی۔ کلام۔ گلبانگ۔ آواز خوش ترانے۔ رباب ایک قسم کا باجہ۔

مطلب:۔ جب سے وہ ماہرو محبوب حافظ کے کلام کا قدر دان ہوا ہے۔ اُس وقت سے حافظ کے اشعار نے غیر معمولی مقبولیت حاصل کر لی ہے اور اب وہ ایسی بلند آوازی کے ساتھ رباب پر گائے جاتے ہیں کہ یہ خوشگوار آوازیں زہرہ کے کانوں تک پہونچنے لگی ہیں۔ (ماہ۔ مشتری اور زہرہ کے الفاظ کا اجتماع جو لطف رکھتا ہے وہ ظاہر ہے)

(باقی آئندہ)

(مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر)

شرح گلستان

(گذشتہ سے پیوستہ)

قطعہ

پسر نوح با بداں بنشست خاندان نبوتش گم شد

ترجمہ:- نوحؑ کے بیٹے نے برے آدمیوں کی صحبت اختیار کی اُسکی خاندانی نبوت جاتی رہی۔

سگِ اصحاب کہف روزے چند پئے نیکاں گرفت مردم شد

ترجمہ:- اصحاب کہف کے کتے نے چند روز نیک آدمیوں کی پیروی اختیار کی آدمی ہوگیا۔

لغات:- حضرت نوحؑ مشہور پیغمبر ہیں۔ تمام عمر اپنی قوم کو پند و وعظ کرتے رہے لیکن بہت کم لوگ ایمان لائے۔ آخر اللہ تعالےٰ نے اپنا عذاب طوفان کی صورت میں نازل کیا حضرت نوح نے ایک کشتی خدا کی رہنمائی کے مطابق پہلے سے تیار کرلی تھی۔ جب طوفان آیا تو اُس میں ایمان لانے والوں کے ساتھ پناہ گزیں ہوگئے۔ آپ کا لڑکا بھی کافر تھا۔ جب طوفان آیا تو وہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا لیکن جب پانی اُس چوٹی تک جا پہونچا اور . . . . . وہ ڈوبنے لگا تو حضرت نوحؑ تقاضائے بشریت سے بیتاب ہوکر خدا سے دعا کرنے لگے کہ یا رب میری اہل کو بچا۔ حکم ہوا کہ تمہاری اہل وہی ہے جو تمہاری تعلیمات کی پیروی کرے۔ اصحاب کہف شاہ دقیانوس کے زمانہ میں چند خدا پرست اُس کے ظلم و ستم اور بت پرستی کی تاکید سے پریشان ہوکر شہر بدر ہوگئے راہ میں اُنہیں ایک چرواہا جس نے ایمان قبول کیا اور اُسکی رہنمائی کے مطابق یہ سب ایک غار میں پناہ گزیں ہوگئے۔ چرواہے کے ساتھ ایک کتا بھی تھا جس نے روکنے کے باوجود ساتھ نہ چھوڑا۔ یہ لوگ غار میں پہونچکر سوگئے۔ اور ۳۰۹ سال کے بعد اُن کی آنکھ کھلی۔ بیدار ہوکر اُنہوں نے خیال کیا کہ ہم کئی پہر سوئے۔ ایک آدمی شہر میں اشیائے خوردنی کی خریداری کے لیے گیا لیکن اُس نے دنیا ہی بدلی ہوئی دیکھی۔ واپس آکر اُس نے اپنے رفیقوں سے یہ واقعہ بیان کیا لیکن سب کو پھر نیند آگئی۔ کہتے ہیں کہ یہ قیامت کے دن انسانی قالب میں اُٹھایا جائیگا اور حضرت سعدیؒ نے اسی کی طرف "آدمی ہوگیا" کہکر اشارہ کیا۔

مطلب:- وزیر نے پہلے تو حدیث پڑھی اور پھر یہ قطعہ پڑھ کر بادشاہ کے ذہن نشین کرنا چاہا کہ انسان کو جیسی صحبت میسر آتی ہے ویسا ہی بن جاتا ہے چنانچہ حضرت نوحؑ کے بیٹے کو بُری صحبت ملی وہ بُرا ہوگیا اور اپنی خاندانی نبوت کھو بیٹھا۔ اصحاب کہف کے کتے کو نیک آدمیوں کے پیچھے پیچھے رہنے کا موقع ملا اور اُس نے اتنی نیکی حاصل کرلی کہ قیامت کے دن انسانی قالب میں اُٹھایا جائیگا۔

ایں بگفت و طائفہ از ندمائے ملک با او بشفاعت یار شدند تا ملک از سر آزار او درگذشت و گفت بخشیدم اگرچہ مصلحت ندیدم۔

ترجمہ:- وزیر نے تو یہ عرض کیا اور بادشاہ کے مصاحبین نے ہمزبان سفارش کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہ نے اُس کے قتل کا خیال چھوڑ دیا اور فرمایا کہ میں اُس کی جان بخشی کرتا ہوں اگرچہ مصلحت کے خلاف سمجھتا ہوں۔

لغات:- ندماء:- (جمع ندیم) ہمنشین۔ ہم صحبت۔ مصاحب۔ آزار۔ دکھ۔ تکلیف (اس جگہ قتل مراد ہے)

مطلب:- اوپر حدیث اور قطعہ لکھا گیا ہے اُسے اِدھر تو وزیر نے پڑھا اور اُدھر بادشاہ کے مصاحبوں نے سفارش کی غرض بادشاہ کو متاثر ہونا پڑا۔ اُس نے فرمایا کہ خیر میں تم لوگوں کے کہنے سننے سے اس لڑکے کی جان بخشی کرتا ہوں اور اُسکے قتل کا خیال چھوڑے دیتا ہوں لیکن میں اس کارروائی کو خلاف مصلحت سمجھتا ہوں اور بتائے دیتا ہوں کہ یہ ایک دن رنگ لائے بغیر نہ رہیگا۔ اس کے بعد بادشاہ نے ذیل کی۔ باعی پڑھی۔

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد

دیدیم بسے کہ آب سر چشمۂ خرد چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد

ترجمہ:- تم کو معلوم ہے کہ زال نے رستم پہلوان سے کیا کہا؟ (وہ کہا کہ) دشمن کو حقیر اور بے بس نہیں سمجھنا چاہیئے ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ ایک چھوٹے سے چشمے کا پانی جب بڑھ جاتا ہے تو اونٹ اور اُس کا اسباب سب کچھ بہالے جاتا ہے۔

لغات:- زال۔ سیستان کے مشہور پہلوان رستم کا والد۔

مطلب:- دشمن کیسی ہی حقیر اور معمولی ناقابل توجہ حالت میں نظر آئے اور اُس کے وسائل کیسے ہی محدود دکھائی دیتے ہوں پھر بھی یہ بات دانشوری کے خلاف ہے کہ انسان اُس کی طرف سے غافل و بے پروا ہوجائے کبھی کسی کی حالت بدلے گی اور کسی نہ کسی وقت موقع پاکر وہ اپنا وار ضرور کرے گا چشموں کی حالت پر غور کرو جب اُن میں پانی کم ہوتا ہے تو ہر شخص اُن کو بآسانی عبور کرسکتا ہے۔ لیکن جب کبھی یکایک پانی بڑھ جاتا ہے تو اونٹ تک مع اپنے سامان کے غرق ہوجاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

(مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر)

وارداتِ قلب

جذبات سے مغلوب ہو کر اور بعض خام کاروں کی حرکات سے دلگرفتہ ہو کر بدسلوکی کا ارادہ ہوتا ہے لیکن اس ارادہ کے ساتھ ہی مکافاتِ عمل کے تصور سے دل کانپ اُٹھتا ہے۔ اگر انسان انسان کی طاقت سے واقف ہو تو کبھی اُس کے ساتھ بُرائی نہ کرے اور اگر انسان خدا کی طاقت سے آگاہ ہو تو اپنی طاقتوں کو ہیچ سمجھے۔ فرض کرو کہ تم نے کسی شخص کی شرکت میں کاروبار شروع کیا اُس نے مجالاکی کے ساتھ کچھ روپیہ دبالیا اور اپنے معاملہ میں ایمانداری کا لحاظ نہیں رکھا۔ تم اس حرکت سے خفا ہو کر انتقام کی تدابیر سوچتے ہو۔ اُس شخص کو واقفیت نہیں لیکن تم اپنی بے پناہ طاقت سے آگاہ ہو۔ چنانچہ تم نے موقع پاکر اُس کے مکان اور اسباب تجارت میں آگ لگادی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اب شاید وہ تمام عمر اس نقصان کی تلافی نہیں کرسکتا دیکھو اُسکی ذات سے تمہیں جتنا نقصان پہونچا تھا اُس سے کئی گُنا زیادہ نقصان تمہاری ذات سے اُسے پہونچتا ہے۔ اگر تم قانون قدرت سے آگاہ ہوتے تو انتقام کی خواہش نہ کرتے۔ جس طرح سرقہ۔ رہزنی۔ قتل۔ دغابازی وغیرہ کے مقدمات حکومت اپنے ذمہ لیتی ہے اور مستغیث صرف ایک گواہ کی حیثیت رکھتا ہے اسی طرح جب کوئی شخص کسی شخص پر ظلم کرتا ہے تو قدرت معاملہ میں دست اندازی کرتی ہے اور ظلم کا ایسا زبردست انتقام لیتی ہے جو انسانی طاقت سے بالاتر ہے۔ جو لوگ بے ایمانی کا بدلہ بے ایمانی سے لیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ قدرت دونوں کو مجرم سمجھتی ہے اور دونوں کو تمہارا واقعی سزا دیتی ہے۔ پس جب تم کسی کے ساتھ بدسلوکی کا ارادہ کرو تو پہلے یہ سوچ لو کہ اگر وہ تمہیں نقصان پہونچانے کے لیئے آمادہ ہو جائے تو ظاہراً و باطناً کس قدر نقصان پہونچا سکتا ہے اور جب کسی سے انتقام لینے کا خیال پیدا ہو تو پہلے غور کرلو کہ اگر درحقیقت تم مظلوم ہو تو قدرت کبھی تمہارا ساتھ نہیں چھوڑیگی۔ تم جتنا صبر کروگے اُتنا ہی اُسے اشتعال پیدا ہوگا اور وہ سخت گیری کے ساتھ ظالم کو سزا دے گی۔

اگر ذکر تمہارے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو تم اُسے سزا دیتے ہو۔ اگر ماتحت تمہارا کہنا نہیں مانتا تو تم اُسکے درپے آزار ہوتے ہو۔ اگر دوست کوئی بات تمہاری مرضی کے خلاف کرتے ہیں تو تم اُن سے خفا ہو جاتے ہو۔ مگر یہ تو بتاؤ کبھی تم اپنے اُس غلام کو کچھ سزا دیتے ہو اور اُس سے بھی خفا ہوتے ہو جو بے تمہاری اطاعت سب سے زیادہ فرض ہے۔ میری مراد خود تمہارے نفس سے ہے۔ شاید تم اس مغالطہ میں ہو کہ وہ تمہارا غلام نہیں ہے۔ یہ مغالطہ معمولی غور و تامل سے دور ہو سکتا ہے۔ دیکھو تمہیں اپنے دست و پا پر جو اختیار حاصل ہے۔ تمہیں اپنی خواہشوں پر جو اقتدار بیسرہے وہ دُنیا کے کسی دوسرے کو دست و پا اور کسی دوسرے کی خواہشوں پر حاصل نہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمہارے نفس کو سب سے بڑھ کر تمہارا مطیع اور فرماں بردار ہونا چاہیئے۔ لیکن حالات اسکی شہادت نہیں دیتے۔ جو تمہیں خود کرنا چاہیئے اُس کی انجام دہی کی دوسروں سے توقع رکھتے ہو اور جب اس توقع کے خلاف ہوتا ہے تو تمہیں رنج پہونچتا ہے۔ کیسا رنج؟ جسپر عقل کو بیساختہ ہنسی آتی ہے۔

اگر انسان ایک عادت اختیار کرلے تو دنیا کے بہت سے رنج و غم دور ہو سکتے ہیں۔ جب تم کسی شخص کے دامن سے کوئی توقع وابستہ کرو تو پہلے اس بات پر غور کرلو کہ تمام حالات کو پیش نظر رکھ کر اگر اُس کی جگہ تم ہوتے تو کیا کرتے؟ لوگ اکثر دوسروں سے ایسی امیدیں وابستہ کرلیتے ہیں اور پھر اُن کے انجام پذیر نہ ہونے پر رنجیدہ ہوتے ہیں جنکو اگر کوئی شخص اُن سے وابستہ کرے تو کبھی اُن کے پورا کرنے کیلئے تیار نہ ہوں۔ جب تم کسی شخص سے کوئی خواہش ظاہر کرو تو پہلے یہ جانچ لو کہ تمہارا سوال نظر بحالات کس حد تک بجا یا بیجا ہے اور جانچ کا سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو اُسکی جگہ فرض کرکے معاملہ پر غور کرو۔ اسی طرح جب تم کسی کی عزت۔ شہرت اور ننگ و ناموس پر کسی اشتعال یا ترغیب کی وجہ سے حملہ کا ارادہ کرو تو حملہ سے پہلے سوچ لو کہ اگر اُسکی جگہ تم ہوتے اور تم پر اسطرح کے حملے کیئے جاتے تو تمہارا طریق عمل کیا ہوتا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ظالم انتقام کے بعد مظلوموں کی صورت اختیار کرلیتے ہیں مثلاً مکرم نے محترم کو گالی دی۔ محترم نے "گھونسا اندازی" کا جواب "سنگ" سے دے کر مکرم کے طمانچہ رسید کیا۔ لہٰذا چونکہ مکرم زار زار رو رہا ہے اور پبلک کا رحم جذب کر رہا ہے حالانکہ محترم کی جگہ مکرم ہوتا تو شاید گالی کھا کر طمانچے کے ساتھ ایک دھول کا بھی اضافہ کرتا۔ بہرحال اگر انسان اپنی ذمہ داریوں کو پیش نظر رکھ کر دوسروں کی ذمہ داریوں کا صحیح احساس پیدا کرلے تو بہت سے مغالطوں اور مغالطہ آمیز صدمات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

اگر میں دیکھتا ہوں کہ ایک قطرہ سمندر کی محبت کا دم بھرتا ہے، اگر میں سنتا ہوں کہ ایک ذرہ آفتاب کے عشق کا دعویٰ ہے۔ اگر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ایک پھول باغ کا دیوانہ ہے، اگر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ شمع شہد کی یاد میں اشکبار ہے اگر مجھے بتایا جاتا ہے کہ نے نیستان کی جدائی میں نالہ زن ہے تو میں ان باتوں کو معمولی سمجھتا ہوں لیکن میں کانپ اُٹھتا ہوں اور لرز جاتا ہوں جب میرے

کانوں میں یہ آواز آتی ہے کہ ایک بندہ خدا کو معشوق کہتا ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ ذکر اپنے آقا پر۔ غلام اپنے مالک پر اور عبد اپنے معبود پر عاشق ہے۔ میرا اس خیال سے خوش نہیں مجھے اسمیں گستاخی کی جھلک نظر آتی ہے۔ میں خدا کے لئے زلف و رخ قرار دینا اور پھر اُن کے نظارہ کے لئے بیقرار ہونا گناہ سمجھتا ہوں۔ میں اُسکی عظمت و سطوت اور جبروت و کبریا کے تصور کی ناکام کوشش کرتا ہوں اور اُس کے مقابلہ میں جب انسان کی کثیف ہستی کو دیکھتا ہوں تو عبدیت اور اُلوہیت کے درمیان اُس عشق بازی کا کوئی علاقہ نہیں پاتا جسکا شعراء اور الفاظ دعوے کرتے ہیں انسان عشق و محبت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے لیکن یہ جذبہ ہر محل اور ہر موقع پر جداگانہ رکھتا ہے۔ وہ ماں باپ سے محبت رکھتا ہے مگر ایسی نہیں جیسی اولاد سے وہ بھائی بہن سے محبت رکھتا ہے مگر ایسی نہیں جیسی احباب سے۔ وہ بیوی اور معشوقان مجازی سے محبت کرتا ہے مگر اور طرح کی وہ آقا اور بادشاہ سے محبت رکھتا ہے مگر اور طرح کی۔ اسی طرح اپنے خالق و پروردگار سے بھی اُسے ایسی محبت کرنی چاہیئے جو سب سے بڑی ہستی کے شایاں ہو۔

یہ عجیب بات ہے کہ دنیا میں قیمتوں کا توازن فوائد پر نہیں بلکہ کمیابی اور نایابی پر ہے۔ ایک بادشاہ پانی مانگتا ہے۔ بلورین گلاس میں آب مصفی پیش کیا جاتا ہے۔ دربار میں ایک دانشمند اُٹھتا ہے اور گلاس کے لب شاہی تک پہونچتے ہی کہتا ہے ذرا صبر کیجئے۔ بادشاہ ٹھہر جاتا ہے۔ دانشمند کہتا ہے کہ اگر یہ پانی کسی طرح میسر نہ آتا اور آپ پیاس سے جاں بلب ہوں تو کس قیمت پر اسکی خریداری کے لئے آمادہ ہونگے؟ بادشاہ جواب دیتا ہے کہ "نصف سلطنت کے بدلے میں"۔ اس کے بعد بادشاہ پانی پی لیتا ہے اب دانشمند پوچھتا ہے "اگر یہ پانی کسی طرح پیٹ سے خارج نہ ہو تو علاج میں کس قدر خرچ کیجئے گا؟" بادشاہ جواب میں کہتا ہے کہ "نصف سلطنت" دانشمند کہتا ہے کہ پھر اس سلطنت پر کیا ناز کیا جاوے جو پانی کے ایک گلاس کے برابر قیمت رکھتی ہو۔ اس مثال کی صحت میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔ پانی اتنا ہی قیمتی ہے بلکہ اس سے زیادہ قیمتی ہے لیکن اسکے باوجود دنیا میں کوئی قیمت نہیں رکھتا کیونکہ بکثرت پایا جاتا ہے اور ہر جگہ میسر آتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں بعض دیگر اشیا کو دیکھو جو صحرا ہا و ہزارہا روپیہ کی قیمت رکھتی ہیں حالانکہ پانی کے نسبت وہ ذرا بھی مفید یا زندگی کا مدار علیہ نہیں ہیں۔ تمنے کبھی قیمت کا یہ اصول اپنی معاشرت اور اپنی ذات پر بھی آزما کر دیکھا؟ دیکھو اکمال اشخاص کی کیسی قدر ہوتی ہے کیوں؟ اس لیئے کہ اُن کی تعداد کم ہوتی ہے تم ایک پہلوان کی قدر کرتے ہو حالانکہ اُسکی پہلوانی سے تمہیں کچھ فائدہ نہیں۔ تم ایک مصور کی عزت کرتے ہو حالانکہ اُس سے کبھی کام نہیں پڑتا۔ اگر تم کوئی کمال حاصل کر لو تو یقیناً تمہاری قیمت میں بھی اضافہ ہو جائیگا۔ اسی طرح اگر تم اپنے ملاقاتیوں کو با اصول بنا دو تو احباب کی عزت و محبت ترقی پذیر ہوگی۔ کیا یہ روزمرہ کا مشاہدہ نہیں ہے کہ جب کوئی دوست عرصہ کے بعد ملتا ہے تو دل بے اختیار اُسے خیر مقدم کہتا ہے۔ اسی فلسفے کو پیش نظر رکھ کر رحمۃ للعلمین ابو ہریرہؓ کو ہدایت کرتے ہیں یا ابا ھریرۃ زر غبا تزد حبا (اے ابو ہریرہ ایک دن کا

وقفہ دے کر ملا کرو۔ اس سے محبت میں ترقی ہوگی)

اگر تم کسی مقروض سے ہمدردی کے لہجے میں پوچھو کہ بھائی تم کیسے مقروض ہو گئے؟ تو اسکی آنکھیں پر آب ہو جائینگی اور وہ رو رو کر اپنی دردناک داستان بیان کریگا کہ یہ ضرورت پیش آئی اور وہ ضرورت پیش آئی۔ یوں عزت پامال ہوئی جاتی تھی اور یوں آبرو جا رہی تھی لیکن اُس سادہ لوح کو خبر نہیں کہ یہ سب جھوٹ اور یہ سب مغالطہ ہے۔ دنیا میں کبھی کوئی شخص ضرورت کے لیئے قرض نہیں لیتا۔ صرف تکلفات قرض لینے پر مجبور کرتے ہیں۔ صرف بناوٹ نمائش اور جذبات کی غلامی انسان کو قرض کے پنجہ میں اسیر کر دیتی ہے۔ بڑی بڑی عظیم الشان جائدادیں لوگ بھی "ضرورت" کے اس نقاب سے دھوکا کھا جاتے ہیں اور اپنی زندگی عرصۂ دراز کے لیئے یا ہمیشہ کے لیئے تلخ کر لیتے ہیں۔ اب غور کرو کہ عموماً قرض کیوں چاہا جاتا ہے (۱) شادی بیاہ کی رسموں کے لیئے (۲) مقدمات کی پیروی کے لیئے (۳) طویل بیماریوں کے معالجات کیلیئے۔ شادی بیاہ کی رسموں کے لیئے جو قرض لیا جاتا ہے وہ سراسر تکلف اور نمائش پر مبنی ہے۔ وہ لوگ کسقدر بیوقوف ہیں جو قرض لے کر دوسروں کی واہ واہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ عمر بھر کی تباہی اور رسوائی سے واقف ہوں تو کبھی ایک لمحہ کی تعریف شادمانی کے لیئے قرض نہ لیں۔ واہ واہ کرنے والوں کو اگر پتہ چل جائے کہ یہ آتشبازی قرض سے حاصل کیگئی ہے تو غالباً اُن کی تعریف فوراً ملامت اور مذمت سے بدل جائے۔ جو لوگ مقدمات میں مبتلا ہو کر قرض لیتے ہیں اُنکی ناعاقبت اندیشی صورت حال سے عیاں ہے۔ ایک نیک۔ متدین۔ غیر متشغل عاقبت اندیش اور امن پسند انسان کو بہت کم ایسا موقع پیش آتا ہے کہ وہ دعویٰ یا مدعا علیہ بنکر عدالت میں جائے اور اُسکو اُسکی پُر زہ جیبوں کے ساتھ قانونی از دہے نگل جائیں۔ بیماری کی حالت میں جو لوگ مقروض ہوتے ہیں وہ بھی ہر جگہ واجب الرحم اور مظلوم نظر آتے ہیں لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے اُن درندوں کا شکار ہیں جو ایک ہاتھ میں تھرمامیٹر اور دوسرے میں تھیلا لیکر پہنچ کر دیوے کو اپنی طرف اسطرح کھینچتے ہیں جسطرح مکڑی مکھی کو۔ ان مظلوموں کا بے صبرول ہفتہ اور غاسی کو گھاس پھوس سے زیادہ وقعت نہیں دیتا۔ وہ کم قیمت علاج کو اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ وہ جبتک بڑی فیس کے ڈاکٹر کو نہ بلا لیں وہ جبتک ایڈ۔ اسپرٹ اور ٹنکچر کا مرکب حلق سے نہ اتار لیں سوفت تسکین نہیں پاتے۔ علاج کے وقت وہ اپنی حیثیت کو محدود نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ اٹلی کا سفر طیہ یا کر خود بخود دور کر دیتا ہے لیکن جو شخص اٹلی کا سفر نہیں کر سکتا اُسکے جغرافیہ میں اٹلی کا نام نہیں ہونا چاہیئے کہتے ہیں کہ دہلی میں ایک ڈاکٹر بڑا ہوشیار ہے لیکن ایک معقول قسم کو بغیر وہ مریض سے بات نہیں کرتا پس جو لوگ معقول قسم نہیں دیسکتے۔ اُنکو چاہیئے کہ اس ڈاکٹر کو اپنی سیانی کی طرح مردہ تصور کریں غرض اپنی حد سے آگے بڑھو۔ اپنی اصلی حیثیت سے زیادہ اپنے کو نمایاں کرنے کے درپے نہ ہو۔ اپنی وسعت سے بڑھ کر خیالات کو وسعت نہ دو۔ ہر دیکھو قناعت قرض درکار ہے۔

آج میرا دل چاہتا ہے کہ قیمتی پوشاک پہنوں، لیکن روپیہ میرے پاس نہیں ہے۔ بزاز کی مجھ پر اعتماد ہے وہ کپڑا دیدیگا۔ درزی کو مجھ پر اعتبار ہے وہ فوراً سلائی کا طالب ہوگا۔

(از مولانا شبلی محمد صاحب آزاد)

خدا

(از جناب مولوی حکیم رکن الدین صاحب دانا)

یا رب ترے بندے تجھے کیا کہتے ہیں سب اپنی زبانوں میں جدا کہتے ہیں
جلوہ ہے ترا چونکہ دل میں خود ہی اسواسطے ہم تجھ کو خدا کہتے ہیں

مادّہ قدیم ہے نوع کو فنا نہیں ہے صورت اور مادّہ کا اجتماع افلاک کی گردش تخلیق اور تکوین اشیا کی باعث ہے اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رہیگا پس خدا کی ضرورت نہ مخلوقات پر اُن کی حکومت نہ خدا کے لیئے کوس لمن المُلک بجانے کے لیئے عرصہ حشر اور میدان قیامت کی حاجت! یہ تو انسانوں میں اُس طبقہ کا خیال ہے جو مادہ پرست ہے جسکے نزدیک عالم میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اضطراری طریقہ پر ہوتا ہے اور جیسا یوں ہی ہوتا رہیگا پس نہ فنا کوئی چیز ہے نہ قیامت اور معاد!

اچھا ان لامذہبوں کو اُن کی گمراہیوں میں چھوڑئے اور اب بجائے خود عقلی اور وجدانی طور پر دیکھئے کہ آیا خدا کوئی شے ہے؟ اور اُس کی کوئی ضرورت ہے یا نہیں؟

عقلی دلیل

ہر چیز کا عقلی انحصار تین صورتوں میں ہے یا اُسکا پایا جانا ضروری ہوگا یا اُس کا نہ پایا جانا ضروری ہوگا یا دونوں میں کوئی ضروری نہ ہوگا، پہلی صورت کا نام واجب ہے۔ دوسری صورت کا ممتنع تیسری صورت کا ممکن۔ ذات خدا کو یہی ان تین صورتوں میں کسی کا تابع ہونا چاہیئے، ممتنع تو ہو نہیں سکتی کیونکہ اُسکا وجود اور بقا ہے اور اس کے امتناع پر کوئی عقلی دلیل قایم ہو سکی ہے، اور وہ ممکن بھی نہیں ہے کیونکہ ممکن کے وجود کے پیشتر ایک ایسا زمانہ ہوتا ہے جس میں وہ ممکن نہیں ہوتا اور کوئی زمانہ ایسا نہیں پایا گیا جس میں ذات خدا کا وجود نہ ہو۔ اس لیئے لامحالہ وہ واجب ہوگی اور ہر وہ چیز اور ہر وہ ذات جو واجب ہو وہی خدا ہے!

دوسری دلیل۔ تمام موجودات ممکن ہیں یعنی پہلے نہیں تھے پھر ہوئے تو لامحالہ اُن کا کوئی موجد ہوگا۔ پھر اُس موجد کے متعلق ہم پوچھینگے کہ آیا وہ خود بخود ہی یا اُس کا بھی کوئی موجد ہے اگر خود بخود ہے اور اُس کا کوئی موجد نہیں ہے تو وہی "خدا" ہے اگر اُس کا بھی کوئی موجد ہے تو پھر ہم اُس موجد کے متعلق سوال کرینگے کہ آیا وہ خود بخود ہے یا اُس کا بھی کوئی موجد ہے۔ اگر یہی سلسلہ چلا جائے گا تو تسلسل لازم آئے گا اور یہ محال تو لامحالہ ایک ایسا موجد ماننا پڑے گا جو خود بخود ہے اور سب کا موجد ہے اور وہی خدا ہے!

وجدانی دلیل

جسوقت ایک متکبر انسان مصائب کے سمندر میں غوطے کھاتا ہے اور اُس کا ہلاکت خیز تالم اُن کی اُمیدوں کے تمام وسائل منقطع کر دیتا ہے اور اُس کی طاقتیں ایک ایک کرکے جواب دیدیتی ہیں تو وہ گھبرا کر دل ہی دل میں ایک ایسی طاقت کا سہارا ڈھونڈھتا ہے جو تمام طاقتوں سے بالاتر ہے اور جو باوجود تمام امیدوں کے منقطع اور تمام وسائل کے معدوم ہونے کے مبتلائے مصائب کے دلی جذبات اور وجدانی کیفیات کے لحاظ سے وہ ایسی حالت میں بھی مدد کی قدرت رکھتا ہے پس وہی طاقت جو تمام طاقتوں سے بالاتر ہے اور ایسے نازک وقت میں مایوس ہو جانے والوں کا سہارا بنتی ہے۔ خدا ہے۔ فرعون جیسے خود خدائی کا دعویٰ بنا اور جو بزعم خود تمام مخلوقات کا خالق اور تمام چیزوں پر قادر تھا حضرت موسےٰ کے تعاقب میں جب دریائے نیل میں گھسا اور دریا کے دونوں سرے مل گئے اور وہ غوطے کھانے لگا اور آپکی امداد کے تمام وسائل کے ساتھ اُسکی خدائی نے بھی جواب دیدیا تو آخر اُس نے بھی ایک سہارا ڈھونڈھا اور اُس کے دل نے بھی ایک ایسی طاقت کو مدد کے لیئے پکارا جو خود اُسکی طاقت اور تمام طاقتوں سے زیادہ طاقتور تھی جسکا نام اُس نے موسےٰ کا خدا رکھا تھا۔ پس خدا کے منکرین اور اُس سے بغاوت کرنے والوں کو بھی خدا کی ضرورت پڑ جاتی ہے اور ناگزیر طور پر اُسکا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ اس لیئے خدا ایک ایسی شے ہے جسکا وجود شرمندہ دلائل نہیں ہے بلکہ آفتاب سے زیادہ روشن اور انسانی وجود سے زیادہ متیقن ہے! ؎

ذرہ ذرہ میں ہے یا رب تری جلوہ کا ظہور کرتے ہیں یورپ ترا انکار بعبث

خدائی سلسلہ میں "وجود خدا" کوئی اہم اور معرکۃ الآرا بحث نہیں سوا ملحدین کے عام بنی نوع انسان خدا کے وجود میں متفق ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اہم اور معرکۃ الآرا جو بحث ہے وہ یہ ہے کہ مَاھُوَ اَیُّ شَیْءٍ فِیْ ذَاتِہٖ؟ یعنی خدا در اصل ہے کیا چیز؟ اور اس کو ہم کس طرح جانیں اور پہچانیں اور وہ کہاں رہتا ہے اور کہاں ملتا ہے! یہی درحقیقت خدا کے متعلق بحث ہے جو ایک طرف اہم اور معرکۃ الآرا ہے اور دوسری طرف دلچسپ اور دل آویز ہے جملہ اہل مذاہب خدا کا یقین رکھتے ہیں اور اُسکی ہستی اور وجود پر ایمان لائے ہوئے ہیں لیکن اختلاف اور ضلالت اُسکو متعین اور متشخص کرنے اور اُس کا معنون اور مصداق مقرر کرنے میں واقع ہوئی اور اُسکا باعث صرف یہ ہوا کہ خدا نے اپنے تئیں پردہ میں رکھا اور صرف اپنا جلوہ دکھا دکھا کر مخلوق کو والہ و شیدا بنایا پس فکر ہر کس بقدر ہمت اوست جو لوگ صاحب نظر اور حقیقت آشنا تھے اُنہوں نے جلوہ دیکھا اور جلوے والے کو پہچان لیا اور جو کوتاہ نظر اور ظاہر آشنا تھے اُنہوں نے جس میں جلوہ دیکھا اور جو مظہر نظر آیا اُسی کو اصل شے سمجھ کر پکارا "خدا" "رب"! یہی میرا رب میرا خالق میرا پروردگار ہے! پس ایک طرف تو شمس و قمر اور ستارے پروردگار بنائے گئے اور دوسری طرف آب و آتش ہوا و باد معبود بنگئے کہیں بت پرستی شروع ہوگئی کہیں صنم پرستی نے رواج پکڑا اور سب کی اصل صرف یہی ہے کہ وہ کسی وقت میں خدائی جلوے کے مظہر تھے اور جن کی تصویروں کی پرستش ہوتی ہے درحقیقت وہ کسی وقت میں خود خدا یا تو خدا کا جلوہ اُن میں نظر آیا شان مظہریت اُن میں پیدا ہوئی اور وہ معبود بنائے گئے منصور حلاج کو خود اُن کی ذات میں خدا کا جلوہ نظر آیا اور وہ پکار اُٹھے انا الحق

(یعنی میں ہی خدا ہوں) خدا کے سوا جملہ معبودوں کی معبودیت کا یہی راز ہے اور ان تمام گوناگوں اختلافات کا اصل باعث صرف خدا کی پردہ داری ہے ؎

حرم و دیر کے جھگڑے ترے چھپنے سے ہوئے تو اگر پردا اُٹھا دے تو وہی تو ہو جائے

مذہبی کتابوں میں قرآن پاک نے جس جامعیت اور وضاحت سے اس مسئلہ کو صاف کیا ہے وہ مخصوص اُسی کا حصہ ہے، حضرت ابراہیم جب خدا پر ایمان لاتے ہیں تو اُن کی مذہبی ارتقا کیسی دلچسپ ہوتی ہے، پہلے وہ شب تاریں ننھے ننھے چمکتے تاروں کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ میرے پروردگار ہیں، اُس کے بعد جب ماہتاب پر نظر پڑتی ہے تو اُسکا معشوقانہ رکھتا ہوا چہرہ دیکھ کر فرماتے ہیں کہ نہیں، یہ میرا رب ہے اور جب رات ختم ہو کر صبح نمودار ہوتی ہے اور آفتاب کا نورانی اور پُرجلال چہرہ نظر آتا ہے تو آپ چلا اُٹھتے ہیں کہ هذا ربی هذا اکبر، میرا پروردگار تو بس یہ ہے کیونکہ یہ سب سے بڑا ہے لیکن جب وہ آفتاب بھی ڈوب کر غروب ہوتا ہے تو آپ چونک اُٹھتے ہیں گویا آپ کو اپنی غلطی محسوس ہوتی ہے کہ جس نورانی جسم کو اُسکی بڑائی اور چمک دمک دیکھ کر ہم پروردگار سمجھے تھے وہ حقیقت وہ ہی پروردگار نہیں ہے وہ تو غروب ہو گیا اُسکی چمک دمک ماند پڑ گئی اور یہ شان اُلوہیت کے خلاف ہے بس یہ کسی طرح خدا نہیں ہو سکتا، یہ ہی خدا کی ایک مخلوق ہے، خدا وہ ہے جس نے آسمان و زمین پیدا کیے ہیں! اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

مساوات کی جھلک

(از شیر محمد دہلی)

ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ آنحضرت کنوئیں پر غسل فرما رہے ہیں۔ اور ایک صحابی پردہ کیئے ہوئے ہیں۔ جب حضور فارغ ہوئے۔ صحابی کے نہانے کی باری آئی۔ تو آپ بھی چادر لے کر کھڑے ہو گئے۔ پردہ کرنے لگے صحابی کو اپنے رسول کی یہ تکلیف کسطرح گوارا ہو سکتی تھی۔ التجا کی۔ یا رسول اللہ۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ ایسا نہ کریں۔ ارشاد ہوا۔ جیسا میں انسان ہوں ویسے ہی تم انسان ہو۔ مجھ کو ایسی کیا فوقیت ہے؟

حبیب خدا صلعم سفر میں ہیں۔ کسی منزل پر قیام کیا۔ کھانا پکانے کا انتظام ہونے لگا۔ بکری ذبح کرنے کی تیاری ہوئی۔ صحابہ کرام میں سے ہر شخص نے ایک ایک کام اپنے ذمہ لیا۔ ایک نے بکری ذبح کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ دوسرے نے اُس کے بنانے اور صاف کرنے کی خواہش کی۔ تیسرے نے گذارش کی۔ کہ میں پکاؤں گا ہنوز چوتھے صحابی بولنے ہی لگے تھے کہ رسول اکرم بول اُٹھے اور فرمایا۔ کہ ایندھن کے لیئے میں جنگل سے لکڑیاں چُن لاؤنگا۔ صحابہ نے بہ کمال ادب عرض کیا۔ قربانت شویم۔ ہمارے ہوتے ہو حضور کو کسی کام کے کرنے کی حاجت نہیں۔ ارشاد ہوا میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ تم لوگوں کی میرے حال پر بڑی مہربانی ہے۔ لیکن مجھ کو یہ منظور نہیں۔ کہ تم میں شیخت آب بنکر بیٹھ جاؤں۔ رفیق وہ ہے۔ جو رفیقوں کا شریک ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ تم کام کرو۔ اور میں بیٹھا دیکھا کروں مجھے حق رفاقت ادا کرنے دو۔ کیونکہ یہ اللہ کو پسند ہے۔ چنانچہ آپ لکڑیاں چُن لائے۔ اور اسطرح اپنے رفقا کے دلوں میں اپنی صادق محبت کا نقش بٹھا دیا۔

آہ جس پیغمبر نے اصول مساوات کی ایسی تعلیم دی ہو۔ آج اُسکی اُمت کے اُمرا اور لیڈروں کا یہ حال ہو۔ کہ نچلے درجے کے مسلمانوں سے گفتگو کرنی کسر شان سمجھیں۔ اور اپنے بنگلوں میں شیخت آب بنکر شانِ فرعونیت کے کرشمے دکھائیں۔

آدمی ہر وقت سمجھ خاک ہوں

(از سید محمد اسد علی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ لندن)

اے مسلماں شرطِ اسلامی نہ بھول — لطف دینی خلقِ ایمانی نہ بھول
تو اگر سمجھے تو وہ مومن ہے تو — غیر ممکن ہیں اگر تو دل ہے تو
آج تیری وہ نرالی شان ہے — تو اچھوتا صاحبِ ایمان ہے
منزلِ مقصود تیرا ہر قدم — خالی از شوکت نہیں ہے اک قدم
فخر ہے اور ناز ہے تیرے لیئے — آج جو اعزاز ہے تیرے لیئے
انکساری خاکساری سیکھ لے — ہے اگر عزت کی خواہش بردباری سیکھ لے
پہلے تو فرمانِ مولا مان لے — اپنی ہستی کو ذرا پہچان لے
ہستیٔ موہوم کا پہچاننا — درحقیقت ہے خدا کا جاننا
انکساری باعثِ اعزاز ہے — خاکساری سے بشر ممتاز ہے
شاخِ میوہ کی جھکی رہتی ہے کیوں — اتنا بھاری بوجھ یہ سہتی ہے کیوں
یہ جھکی ہے اپنی عزت کے لیئے — خلق کے دل میں محبت کے لیئے
شانِ ایمانی ہے اس سے ہی فزوں — آدمی ہر وقت سمجھے خاک ہوں

آپ کے بعد کیا ہوگا؟

یہ بات اولاد کی لیاقت پر موقوف ہے

لائق اولاد عمدہ تعلیم و تربیت سے ممکن ہے

تعلیم و تربیت کا بہترین ذریعہ

بچوں کا مکتب

نامی کتاب ہے جو عنقریب خواجہ بک ڈپو دہلی سے شائع ہونے والی ہے

نام نوٹ کر لیجئے

مسلمانوں کے زوال کا اصلی سبب

(از مولانا سید زاہد القادری صاحب)

ملت اسلامیہ کی آج جیسی نازک حالت ہے وہ محتاج بیان نہیں ہر وہ شخص جسکو "اسلام" کے ساتھ ایک ذرہ کے برابر محبت ہے مسلمانوں کے زوال اور اُن کی پستی کو محسوس کرتے ہوئے بیچین اور مضطرب ہے۔ لیکن بہت کم ہونگے ایسے اصحاب جنہوں نے کبھی اس بات پر غور کیا ہو کہ آخر مسلمانوں کی اس تباہی کا اصلی سبب کیا ہے؟

زوال اسلام کی نسبت فلسفیانہ رائے

وہ مسلمان جو فلسفیانہ نقطۂ نظر سے مسلمانوں کے تنزل پر نظر ڈالتے ہیں اُن کی تو یہ رائے ہے کہ ہر مذہب شروع میں عروج حاصل کرتا ہے اور اس کے متبعین سرگرمی کے ساتھ اسکی حفاظت و اشاعت میں حصہ لیتے ہیں لیکن کچھ زمانہ گزرنے کے بعد یہ جذبہ فنا ہو جاتا ہے اور وہ مذہب دین بن پستی اور انحطاط کی طرف چلا جاتا ہے" یہ ایک فلسفیانہ رائے ہے جسکو مذہبی دلائل سے کوئی تعلق نہیں"

مسلمانوں کے تنزل کی نسبت اہل مذہب کی رائے

لیکن وہ اصحاب جو ہر معاملہ کے متعلق مذہبی دلائل سے بحث کرتے ہیں اس رائے کے تسلی مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ حق اور باطل میں کچھ فرق ہونا لازمی ہے جو مذاہب کو صداقت سے محروم ہیں اُن کا تو ذکر نہیں لیکن جس مذہب میں کہ صداقت موجود ہے اُس کا فنا ہو جانا یا زوال پذیر ہونا ناممکن ہے"

آخر الذکر رائے سے ہمیں اتفاق ہے ہم اسلام کی صداقت کے قائل ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ یقیناً اسلام سے بہتر دنیا میں کوئی دوسرا مذہب نہیں ہو سکتا لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے "اسلام" و "ایمان" کے متعلق شبہ ہے اور ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جس مذہب میں کامل توحید کی تعلیم موجود ہے جو مذہب کہ صرف خدا پرستی کی دعوت دیتا ہے اور تمام معبودان باطل سے تعلقات منقطع کراتا ہے جس مذہب کا ایک مکمل قانون "قرآن حکیم" بجنسہ موجود ہے اُس کے متبعین کیونکر دنیا میں ذلیل و خوار ہو سکتے ہیں۔؟

یہ ایک سوال ہے جو مسلمانوں کے سبب زوال کی جستجو پر ہمیں مجبور کرتا ہے۔

قرآن حکیم کی رائے

قرآن حکیم کو اُٹھا کر جب ہم اس سبب کو تلاش کرتے ہیں تو ہمیں ایک ایسا مدلل جواب ملتا ہے کہ ہمارا تعجب ایک لمحہ کے لیے بھی قایم نہیں رہتا۔ رب العزت جل مجدہٗ نے ارشاد فرمایا ہے

اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝

(پارہ ۷ - سورۂ انعام)

کیا ان لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ ہمنے ان سے پہلے کتنی اُمتوں کو ہلاک کیا جن کی ہمنے ملک میں ایسی (مضبوط و مستحکم) بنیاد قایم کر دی تھی کہ ابھی تک ہی تمہاری بنیاد اس قدر مستحکم نہیں کی ہے۔ اور ہمنے (اُن کے لیے) پانی کی اس قدر افراط کی کہ اُوپر سے مینہ برسایا اور نیچے نہریں رواں کر دیں پھر ہمنے اُن گناہوں کی سزا میں ان کو ہلاک کر دیا اور ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کر دیں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اُن اقوام کا ذکر فرمایا ہے جنکو پہلے پیدا کیا گیا تھا جیسے "قوم عاد" "قوم ثمود" "قوم نوح" اور قوم فرعون وغیرہ یہ قومیں اپنے زمانہ میں ایک خاص حد تک ترقی اور شہرت حاصل کر چکی ہیں جنکی شوکت و جلالت کا ذکر قدیمی تاریخوں میں موجود ہے۔ یہ قومیں بالکل آزاد اور با اختیار نہیں، خدا تعالےٰ نے انکو سرسبز و شاداب زمین اور دولت و ریاست عطا فرمائی تھی یہ نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرتی تھیں اسی لیے فرمایا گیا ہے کہ ہم نے ملک میں ان کی بنیاد مستحکم کر دی تھی"

سرکش اقوام کی تباہی

لیکن جب ان اقوام نے احکام خداوندی کو ٹھکرایا، اُس کے رسولوں کی بے عزتی کی اور اُس کے نازل کئے ہوئے صحیفوں کو نظر حقارت سے دیکھا تو اس تمرد اور سرکشی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اُنکو فنا و معدوم اور نیست و نابود کر دیا۔ یہ ایک درس عبرت ہے جو قرآن حکیم ہمیں سُناتا ہے اور فاعتبروا یا اولی الابصار کہتا ہے آج مسلمانوں کو بجائے آہ و زاری کرنے کے اپنی عملی حالت پر نظر غائر ڈالنی چاہیئے اور انصاف کے ساتھ جواب دینا چاہیئے کہ کیا آج مسلمانوں نے "کتاب اللہ" کو بالائے طاق نہیں رکھدیا؟ کیا آج اسلام کے کھلے کھلے احکام سے وہ اعراض نہیں کر رہے؟ کیا آج انہوں نے "اسلام" کو ایک کھیل نہیں بنا لیا؟ اگر انصاف کے ساتھ ان سوالات پر غور کیا جائے تو یقیناً سوائے اس کے اور کوئی جواب نہیں ہو سکتا کہ زمانہ موجودہ کے مسلمان صرف نام کے مسلمان ہیں کہاں اسلام کی پاکیزہ تعلیمات اور کہاں عہد حاضرہ کے مسلمانوں کے اعمال و افعال۔

مسلمانوں کی حالت میں انقلاب

دیکھو اسلام دنیا کا وہ بہترین مذہب ہے کہ جو انسان کو سیدھی سادھی خدا پرستی سکھلاتا اور اعمال حسنہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ صفحات تاریخ عہد نبوت کے مسلمانوں کے اعمال و اخلاق ہمارے سامنے ظاہر کرتے ہیں اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام باتیں جنکو دنیا اچھا کہتی ہے مسلمانوں میں موجود تھیں اور وہ اخلاق رذیلہ جنکو خدا کے بندے بُرا کہتے ہیں مسلمانوں سے کوسوں دُور تھے۔ خدا پرستی، حق پسندی، راستبازی، منصفانہ

ایمانداری، اتحاد باہمی، خلوص، محبت، اخوت، ہمدردی، ایثار یہ تمام چیزیں مسلمانوں کی نمایاں ترین خصوصیات تھیں لیکن اگر آج مسلمانوں کی حالت پر نظر ڈالی جائے تو بجائے ان صفات حسنہ کے زمانہ بھر کی برائیاں انمیں پائی جائینگی۔

نفس پرستی، بے ایمانی، ابلہ فریبی، مکاری۔ خود غرضی، حرامکاری، نشہ بازی، غرضکہ ساری برائیاں ان میں موجود ہیں۔

مسلمانوں کا زعم باطل

بایں ہمہ مسلمانوں کا خیال یہ ہے کہ ہم دنیا کی تمام قوموں سے بہتر اور اچھے ہیں تمام قومیں کافر ہیں اور ہم خدا کے مقبول بندے ہیں۔ خواہ ہم کچھ ہی کریں لیکن خدا کو ہمیشہ ہماری طرفداری کرنی چاہیئے اور ہمیں دنیا میں سب سے زیادہ عزت دینی چاہیئے معلوم نہیں مسلمانوں نے خدا کو کیا سمجھ لیا ہے کہ وہ اسکو اپنا حکم بردار رکھنا چاہتے ہیں یہ ہے ایک خوفناک انقلاب کہ جس نے مسلمانوں کو ذلیل و خوار بنا دیا ہے۔ اور دن بدن وہ قعر مذلت میں گرتے چلے جاتے ہیں۔

خوفناک انقلاب کا سبب

ظاہر ہے کہ اس انقلاب کی وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کی صحیح تعلیم کو صفحۂ قلب سے بالکل مٹا دیا ہے۔ اور اُن چیزوں کو جن کا ذکر بھی شریعت اسلام میں نہیں ہے اپنا دستور العمل قرار دے لیا اور اپنی زندگی کے فرائض میں داخل کر لیا ہے ؎

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بو العجبی ست
"اہلاً نزلے ام زماناً جدید دا"

یہ تھا مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کا قصہ جسکو مختصراً بیان کر دیا

کیا مسلمان پھر عروج حاصل کر سکتے ہیں

اب سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان ہمیشہ اسی طرح ذلیل و خوار رہینگے یا کسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ وہ پھر دنیا میں عزت و وقعت کی زندگی بسر کریں اور اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر دوبارہ حاصل کر لیں میں جہانتک خیال کرتا ہوں اگر مسلمان اپنی ذلت اور پستی کا احساس کر کے پھر اُٹھ کھڑے ہوں اور بجائے باتیں بنانے کے اپنی حالت کی اصلاح پر کمربستہ ہوں تو ترقی حاصل کرنا کچھ زیادہ دشوار نہیں ہے۔

راہ عمل

میرا دعویٰ ہے کہ اگر آج مسلمان پھر اپنے بھولے ہوئے سبق کو دوہرا لیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کو اپنا "نظام عمل" بنالیں تو چند سال میں وہ پھر ایک باعزت قوم بن سکتے ہیں۔

اگر مسلمان صرف اپنے عقائد، اعمال اور معاملات درست کر لیں تو یقیناً اُن کی ہزار ہا خرابیاں چشم زدن میں دور ہو سکتی ہیں۔ اور لاکھوں خوبیاں اُنمیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

ضرورت ہے اس امر کی کہ وہ خدا کے نازل کیئے ہوئے مکمل قانون کو اپنے سامنے رکھیں اور رسول کی زندگی پر نظر غائر ڈالیں اور پھر دنیا میں زیادہ سے زیادہ ترقی حاصل کرنے کی جدوجہد کریں ؎

عجب کیا ہے یہ بیڑا غرق ہو کر پھر اُبھر آئے
کہ ہمنے انقلاب دور گردوں یوں بھی دیکھا ہے

اصلاحی دستور العمل

ہماری قومی زندگی کی اہم ترین ضروریات

مولانا "فلسفی" کے قلم سے

دنیا میں کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی تا وقتیکہ اُس کا ہر ہر فرد قومی اصلاح و ترقی کے متعلق اپنی اہم ذمہ داریوں کو محسوس اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش نہ کرے۔ یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم سب قوم و ملت کو حقیقی طور پر کچھ نہ کچھ نفع پہونچا سکتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے مسلمانان ہند کی اہم ترین قومی ضروریات مندرجہ ذیل مدات میں تقسیم کی جا سکتی ہیں جنکی تکمیل کی ذمہ داری ہم میں سے ہر ایک پر عائد ہوتی ہے۔ ان ضروریات کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر اُن کی تکمیل و تکمیل میں کوشاں ہونا۔ قوم کے لئے باعث فلاح و نجات اور ان سے روگردانی و بے اعتنائی موجب بربادی و ہلاکت ہے۔ ہمارے نزدیک ان ضروریات قومی کی مسلمانوں کو یاد دہانی کرتے رہنا مقاصد اصلاح و ترقی کے لیئے اس قدر ناگزیر ہے کہ ہم دین و دنیا کی ہر ایک اشاعت میں ان کا درج کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ علیگڈھ کی تعلیمی کانفرنس لکھنؤ کی مسلم لیگ یا اور کسی قومی مرکز میں اگر فرقہ بندی کی ضرورت ہے تو ہو مگر قومی زندگی کی مندرجۂ ذیل ضروریات کو فرقہ بندی کے جذبات و حیات پر قربان کرنا قوم کے مجموعی فوائد کا خون کرنا ہے۔ دین و دنیا کی تالیف و ترتیب میں ان ہی ضروریات قومی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

۱ - مذہب

ہمارا عزیز مذہب اسلام۔ ہماری قومیت کی روح اور ہماری سعادت کا کفیل ہے۔ اُس سے روگردانی و بے اعتنائی کل قوم کے لیئے موجب تباہی اور باعث ہلاکت ہے۔ اس لیئے ہم سب کا فرض ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیمات کو سمجھیں اور اُن پر عمل پیرا ہو کر سچے مسلمان بننے کی کوشش کریں۔ محض زبانی دعووں سے نہیں بلکہ اخلاق و اعمال اور کردار و عادات سے بھی اپنی خیر الامم ہونے کا ثبوت دیں۔ اسلام کی صحیح تعلیم کو سمجھنے کے لیئے اسوۂ حسنہ نبی کریم کے سامنے کسی مولوی۔ پیر۔ یا رہنما کے حکم کی پرواہ نہ کریں۔ ماضی اور

لامذہبی کے مہلک اثرات سے اپنے دل کو محفوظ رکھیں۔ گوشہ نشین بزرگوں کے راہبانہ رویہ کو قابل اتباع نہ سمجھیں۔ دین و دنیا میں تفریق نہ کریں۔ جائز دنیا طلبی کو عین دین تصور کریں۔ اسلام کی رسی کو مضبوط تھام کر دنیوی ترقی کے زینہ پر چڑھتے جائیں۔ تعصب اور کورانہ تقلید سے بچیں۔ مصالح و احکام دین کے معلوم کرنے میں عقل سلیم و دیانت سے کام لیں۔ غیروں کے مفید اور جائز طریقوں کو اختیار اور اپنی مضر رسوم و عادات کو ترک کریں۔ نااہل پیروں اور پیرزادوں کی نذریں بند کرکے ان سے سخت خوری کی عادت چھڑائیں ایسے مولویوں اور واعظوں کی اعانت نہ کریں جو فروعی مسائل میں شاتے محالکر مسلمانوں کو آپس میں لڑواتے اور ان کی قومی بنیادوں کو متزلزل کرتے ہیں جو لوگ ہمارے مذہب و ہم مشرب نہیں ہیں ان سے بغض و عداوت نہ رکھیں بلکہ ان کے ساتھ تہذیب و رواداری سے پیش آئیں اور اس حقیقت کو ہمیشہ دل نشین رکھیں کہ اسلام میں حقوق العباد کا درجہ حقوق اللہ پر مقدم ہے۔

۲ - اخلاق

جس قوم کے خصائل (کیسہ کٹر) اصول عدل و حکمت پر مبنی نہیں ہوتے وہ ہمیشہ ذلیل و خوار رہتی اور جلد فنا ہو جاتی ہے۔ اس لیئے ہمارا فرض ہے کہ ہم افراط و تفریط کو چھوڑ کر مسلک اعتدال پر قائم ہو جائیں۔ دولت و قوت اور قوت خدا تعالےٰ کی بیش بہا نعمتیں ہیں انکو بے محل اور بیہودگی سے نہ لٹائیں عیش پسندی۔ کاہلی۔ پست ہمتی۔ غرور و شیخی۔ اسراف کے کاناموں پر گھمنڈ کرنے اور خیالی پلاؤ پکانے کی عادتوں کو چھوڑ دیں۔ جفاکش۔ اولوالعزم۔ عالی حوصلہ۔ آل اندیش مستقل مزاج پاکباز اور کفایت شعار بننے کی کوشش کریں۔ اپنا بوجھ دوسروں پر نہ ڈالیں۔ اپنی مدد آپ کرنا سیکھیں۔ شراب خواری۔ عیاشی۔ مقدمہ بازی۔ قمار بازی۔ نمود نمائش۔ فیشن پرستی۔ بے محل خیرات اور رشادی و غم کی فضول رسموں میں دولت صحت اور عزت برباد نہ کریں۔ خانہ جنگیوں۔ نااتفاقی اور کینہ و بغض سے ملوث نہ ہوں۔ اتفاق و اتحاد اور ہمدردی و خلوص پیدا کریں خوشامدانہ اور غیر مشہد جوشیلی کارروائیوں سے محترز رہیں۔ عداوت و دیانت کے ساتھ مصلحت وقت اور ضروری احتیاط کو بھی ملحوظ رکھیں۔ دولت اور دولتمندوں کو حقیر نہ سمجھیں۔ قوم کے مربیوں محسنوں اور بزرگوں کی عزت کریں۔

۳ - تعلیم

اشاعت علم اور تعلیم و تعلم تمام ترقیات و کمالات کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم تحصیل و اشاعت علم میں ہمہ تن مشغول ہو جائیں۔ ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم کے لیئے حسب ضرورت مدرسے جاری کریں۔ اس کی کوشش کریں کہ تمام کارآمد علوم و فنون کی تعلیم ہمارے بچوں کو انکی مادری زبان میں دیجائے قدیم طرز کے عربی مدرسوں اور فارسی مکتبوں کی اصلاح کریں۔ عربی ہماری دینی اور قومی زبان ہے۔ انگریزی جدید علوم کا مخزن اور دنیاوی کاروبار کے لیئے ناگزیر ہے۔ اس لیئے چاہیئے کہ ہم دونوں زبانوں کے سیکھنے کی کوشش کریں مصنفین مولفین اور مترجمین ہماری حوصلہ افزائی کے محتاج ہیں۔ جدید علوم و فنون کو اُن سے اپنی زبان میں کتابیں لکھوائیں۔ مفید اخبارات و رسائل کی قدر کریں۔ اگر خود قابل ہوں تو اپنا تہوڑا وقت اشاعت علم یعنی تعلیم اطفال یا تصنیف و تالیف میں ضرور صرف کریں۔ مدارس و مکاتب کا انتظام اور انصاب تعلیم کی تجویز کا کام اپنے ہاتھ میں لیں۔ سیاسی مصلحتوں پر تعلیمی فوائد کو قربان نہ ہونے دیں تعلیمی کاموں میں دل کھول کر چندے دیں۔ اولاد کی تعلیم و تربیت کو اپنا اہم ترین فرض سمجھیں۔ جبر پر اور مفت نہ ہی و مذہبی تعلیم کو ملک میں رائج کرائیں۔

۴ - صحت جسم

تندرستی ہزار نعمت ہے۔ مریض اور کمزور قوم اُس مکان کی مانند ہے جو ریت کی بنیاد پر تعمیر کیا گیا ہو۔ جفاکشی۔ عالی حوصلگی۔ استقلال۔ جوش اور امنگ سب تندرستی پر موقوف ہیں اس لیئے ہمارا فرض ہے کہ ہم سب تندرست و توانا رہنے کی کوشش کریں۔ اصول حفظان صحت کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ اُن ناپاک اور مہلک عادتوں ملوث نہ ہوں جو قوت مردی کو ضایع اور انسان کو زندہ درگور کر دیتی ہیں۔ قومی مدارس کے نصاب تعلیم میں ایسی کتابیں داخل کریں جسسے تندرستی قایم رکھنے کے اصول و فوائد بچوں کے ذہن نشین ہو جائیں۔ قریبی رشتہ داروں میں شادیاں کرنا ترک کریں۔ زوجین کے انتخاب میں طبی معائنہ کو ضروری شرط قرار دیں اور اُن تمام اصول پر عامل ہوں جن پر تندرست اور زندہ قومیں عمل کر رہی ہیں۔

۵ - معیشت

مشہور ہے۔ پراگندہ روزی پراگندہ دل۔ اس لیئے ہم کو زراعت و تجارت اور صنعت و حرفت کی جانب خاص طور پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ملازمت بھی اچھی چیز ہے۔ مگر ہر شخص کا ملازمت پر ٹوٹ کر گرنا اور اس کے انتظار میں وقت برباد کرنا قومی ترقی کے حق میں سم قاتل ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ بچوں کو شروع ہی سے تجارت کی عادت ڈلوائیں۔ طبیعت کی مناسبت کا لحاظ رکھ کر مفید فنی تعلیم دلوائیں۔ کاشتکاری پیشوں کو معیوب اور ہمیشہ دروں کو حقیر نہ سمجھیں زراعت کے متعلق جدید اکتشافات و اصول کی واقفیت حاصل کریں۔ کسی بچہ کو زراعت میں لگائیں۔ کسیکو تجارت میں اور کسیکو صنعت و حرفت میں۔ خواہ کسی سریر یا گھڑی بغل میں لیکر آزادانہ گلی کوچوں میں پھرنا۔ ملازمت کی بیڑی پیروں میں ڈالکر ایک جگہ بیٹھے رہنے سے بہتر ہے۔ یورپ و امریکہ اور جاپان کی ترقی کا راز یہی ہے کہ ان ملکوں میں علم۔ تجارت اور صنعت و حرفت کی پوری پوری قدر کی گئی اور کی جا رہی ہے۔

(باقی آئندہ)

عالم حضور سرور

دنیا میں سب سے زیادہ دانشمند تھے جس نے آپ کی ایک اور صرف ایک نصیحت پر عمل کر لیا۔ وہ دنیا کے بڑے دانشمندوں میں شمار کیا گیا۔ آپکی ہزارہا دانشمندانہ نصیحتوں اور اقوال کا مجموعہ جواہرات میں ملاحظہ فرمائیے۔ یہ کتاب ابن حجر عسقلانی کی مشہور تصنیف منتہیات کا ترجمہ ہے قیمت ۶ ر

سکندر لودی اور کبیر

(از علامہ ابوالفضل محمد احسان اللہ صاحب عباسی)

سکندر لودی کے زمانہ میں ایک فقیر کبیر نام تھا جسے ہندو و مسلمان دونوں اپنا پیشوا سمجھتے تھے اور اب بھی اُس کے سلسلہ میں ہندو بھی ہیں اور مسلمان بھی ہیں ہندو کبیر داس اور مسلمان کبیر صاحب کہتے ہیں۔ سکندر لودی کا زمانہ سولھویں صدی کے وسط میں تھا۔ اور اُسوقت شہرت کبیر کی ہو چکی تھی۔

گورکھپور سے جانب مغرب آٹھ کوس کے فاصلہ پر ریلوے اسٹیشن مگہر سے چند فرلانگ پر کبیر صاحب کا مقبرہ ہے۔ اور اُس کے قریب ہی برلب جو کبیر داس کا مندر ہے ان دونو مقام پر جدا جدا زیارت یا پرستش کے لیئے دور دور سے ہندو اور مسلمان آتے ہیں۔ گو آنے والوں میں ہندوؤں کی تعداد زائد اور مسلمانوں کی کم ہوتی ہے۔

کبیر کی شہرت نہ صرف گورکھپور کے قرب وجوار میں ہے۔ بلکہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں ہے۔ ہندو کبیر کو ہندو سمجھتے ہیں اور مسلمان مسلمان سمجھتے ہیں۔ کبیر کے مقبرہ اور مندر کا قریب ہی قریب ہونا عجائبات روزگار سے ہے۔ یہ چندان باعث حیرت نہیں ہے کہ شخص واحد دو مختلف مذہبوں کا امام ہو۔ بلکہ مقام حیرت یہ ہے کہ اُسکے ہندو معتقدین اُسے ہندو اور مسلمان معتقدین اُسے مسلمان سمجھتے۔ عرفی نے عجب نہیں کہ کبیر داس کے حالات سنکر یا اُسے دیکھ کر یہ مقطع موزوں کیا ہو۔

چناں با نیک و بد عرفی بسر کن کس پس مردن
مسلمانت بہ زمزم شوید و ہندو بسوزاند

کبیر کے حالات میں ایک کتاب موسوم بہ کبیر چوتر مسند لیس لاہور میں چھپی تھی جسمیں سکندر لودی اور کبیر کا مکالمہ درج ہے۔ اس قسم کے حالات مبالغہ سے خالی بیان نہیں کیئے جاتے پھر بھی قرین قیاس اور دلچسپ حصہ اُس کا قابل ذکر ہے۔

کبیر کی تعلیم ہندوؤں اور مسلمانوں کے لیئے تھی لیکن شروع شروع دونو فریق اس سے ناراض ہوئے۔ اور بادشاہ کے مرشد میر تقی اور قاضی اس کے مخالف تھے۔ کبیر بادشاہ کے حکم سے ایک روز دربار میں بلایا گیا۔

قاضی نے کبیر کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ او کافر تو نے دربار میں آکر بادشاہ کو سلام کیوں نہیں کیا؟

کبیر بولا۔ سن قاضی!

کبیر اوہ نہ پسد ہیں جو جانیں پر پسید
جو پر پیر جہان ہیں سو کافر بے پیر

میں کافر نہیں ہوں۔ کافر وہ ہیں جو دوسروں سے ہمدردی نہ کریں۔ میں نے سلام اس لیئے نہیں کیا کہ میرا سر کسی مخلوق کے سامنے نہیں جھکتا۔

سکندر۔ اتنے آنے میں دیر کیوں کی۔

کبیر۔ ایک تماشہ دیکھ رہا تھا۔

سکندر۔ وہ کیا

کبیر۔ میں دیکھ رہا تھا کہ سوئی کے ناکے سے ہی چھوٹا ایک راستہ ہے اُس میں ہاتھی۔ گھوڑے۔ اونٹ اور آدمی گزر رہے ہیں۔

بادشاہ۔ کیا جھوٹ بکتا ہے۔

کبیر۔ میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ اور یہ اشعار پڑھے۔

کبیرا جھوٹ نہ بولیئے۔ جب لگ پار بساہ ۔ ناجانوں۔ کیا ہونیگا۔ پل کے چرتھو بھاہ
بوند سمانی سمند میں جانت ہے سب کوئی ۔ سمند سمانا بوند میں بوجھے برلا کوئے
اوپر کی دو نو گئیں۔ اوسیئے کی گئیں ہرائے ۔ کبیر جا کی چار دں گئیں تاسوں کہاں بساہ

سکندر۔ تمہاری بھاشا سمجھ میں نہیں آئی ذرا عام فہم زبان میں بولو۔

کبیر۔ آسمان و زمین۔ سورج و چاند میں لاکھوں کوس کا فاصلہ ہے۔ زمین بیشمار ہاتھی۔ گھوڑے اونٹ اور آدمی چلتے رہتے ہیں تیری آنکھ کی پتلی سوئی کے ناکے سے بھی باریک تر ہے۔ اور یہ اُسمیں گزر جاتے ہیں بتا یہ سچ ہے یا جھوٹ

اسیطرح پانی کی ایک بوند میں سمندر اور ریت کے ایک ذرہ میں چاند اور سورج کا تماشہ ہے۔ دیکھتے وہی ہیں جنکی دل کی آنکھیں روشن ہیں۔ میں دھیان میں مشغول تھا اور یہ تماشے دیکھ رہا تھا۔ آنے میں اسوجہ سے توقف ہوا۔

بادشاہ ان باتوں سے متاثر ہو کر۔ آپ سچ کہتے ہیں۔

اس کے بعد کبیر دربار سے رخصت ہوئے اور ہندوؤں اور مسلمانوں نے جو دربار میں موجود تھے میر تقی کو پھر برانگیختہ کرنے لگے۔ ایک برہمن بولا کہ یہ ہمارے طوائف (گنگا) کے ساتھ رہتا ہے۔ اور ہندو دھرم کا ہادی بنتا ہے۔ اسکی وجہ سے ہندو ادھرمی ہو جائیں گے۔ میر تقی نے بادشاہ سے کہا آپنے رعایا کی فریاد نہ سُنی اور کبیر سے باز پرس نہ کی۔ کبیر تو ہوا ہی ہو گئے تھے کہ پھر جواب دہی کے لیئے طلب ہوئے۔

سکندر۔ یہ سب آپ کو بے حیا بے عزت حامی کفر بتاتے ہیں۔

کبیر۔ پھر میں کیا کروں۔ جو جیسا ہے ویسا ہمیں دیکھتا ہے۔ کنول کی آنکھوں کو سورج پیارا ہے اور اُلو اور چمگادڑ اُسے نہیں دیکھ سکتے۔ عیب میں کو عیب اور ہنر میں کو ہنر دکھائی دیتا ہے چشم احول کو ہر شے بجائے ایک کے دو دکھائی دیتی ہے۔ لوگ مجھے بُرا کہتے ہیں تو یہ اُن کی آنکھوں کا قصور ہے۔

سکندر۔ آپ باعزت ہیں یا بے عزت ہیں؟

کبیر۔ نہ باعزت ہوں اور نہ بے عزت ہوں۔ میرا کوئی روپ نہیں ہے۔ دیکھنے والے باعزت ہیں تو مجھے باعزت سمجھتے ہیں اور بے عزت ہیں تو بے عزت خیال کرتے ہیں۔

سکندر۔ ذرا اور وضاحت سے بیان کیجئے۔

کبیر:۔

جب ہم ایک ایک کر جانا ۔ تب دوئیں کاہے کو مانا
ہم ہیں آپن آپن پت کھوئی ۔ ہمرے کہوج پرتوت کوئی
پت۔ آپت ناکی نہیں لاج ۔ تب جانو جب گھرے کاج

کہیں کبیر عبدی مدنام سرب تیاگ بھجو کیوں رام
اب لگ تو اچھی بھئی ایک سوچ من ماہنہ
جب جیو جم کے بس پڑے تب پت رہے کہ ناہنہ

قاضی۔ رام کیا کہتے ہو اللہ کہو۔ مسلمان بنے رہو ہندو نہ بنو۔

کبیر:۔ کہاں کے ہندو کہاں کے مسلماں
ہم دونو کو ایک ہی جہاں

قاضی:۔ تم اپنے آپ کو کبیر کیوں کہتے ہو یہ اللہ کا نام ہے کیا خدائی کا دعویٰ کرتے ہو۔

کبیر۔ جب تو ایسا سمجھتا ہے تو پھر کبیر کیوں کہتا ہے۔

سکندر۔ تمہارا اصلی نام کیا ہے۔

کبیر:۔ نام روپ سے پار ہیں رنگ روپ نہیں نام
کام روپ سے رام ہیں نیدن رہیں اکام

سکندر۔ یہ تم کیا کہتے ہو۔

کبیر۔ جو تو کہلواتا ہے وہی کہتے ہیں۔

سکندر۔ ہم کیا کہلواتے ہیں۔

کبیر۔ وہی جو ہم کہتے ہیں۔

سکندر۔ کیا تم کبیر نہیں ہو غلطی سے لوگ تمہیں کبیر کہتے ہیں۔

کبیر۔ سنو

سمیر انام کبیرا سکل جگ ظاہرا
تین لوک میں نام ہمارا آنند ہے استھانا
پانی پون سومیر سمانا بھید میں رہیو جہانا
انحد کہر گگن میں گرجے باجے سو ہنگ تالی
برہمہ بیچ ہم ہیں پرکاسا ہم ہیں عجب خیالی
جم ہندھ سے جو چھڑاوے نرنل کروں سریرا
سُر بنی نر کوئی بہیدہ پاوے پاویں سنت کبیرا
دیر کتب پار نہیں پاوے ایسے ستی کے دھیرا
کہیں کبیر سنو شاہ سکندر ہم دواد دین کے پیرا

سکندر۔ مغلوب الغیظ ہو کر۔ تو دعوے خدائی کرتا ہے تو دوزخی ہے۔

کبیر:۔ دو دوزخ پڑیں ترک اور ہندو
قاضی یا برہمن دونوں بھوندو

سکندر نے حکم دیا کہ کبیر کو پنجرہ میں باندھا جائے۔

کبیر۔ یہ سنکر ہنسا اور بولا۔

مور تو رکی جیوری بٹ باندھا سنسار
داس کبیرا کیوں بندھے جاکے نام ادھار

بالآخر ہاتھی سے کچلوانے کی سزا تجویز ہوئی۔ فیل بان نے ہاتھی بڑھایا تو ہاتھی پیچھے ہٹا۔ فیل بان نے کہا شیر کی صورت سامنے نظر آتی ہے۔ سکندر خود ہاتھی پر چڑھا تو کبیر کو شیر کی صورت میں اس نے بھی دیکھا۔ یہ معاملہ دیکھ کر بادشاہ ڈرا معذرت خواہ ہوا اور کہنے لگا مجھ سے گستاخی ہوئی جو سزا چاہے دیجئے۔

کبیر نے کہا میں سزا دینے کے لیے نہیں ہوں۔ سزا سے بچانے کے لیے ہوں اور یہ شعر پڑھا۔

جو تو کانٹے بوئے تاہ بوئے تو پھول
تو کو پھول کے پھول ہیں۔ واکو ہے ترشول

سکندر نے کہا کچھ نصیحت مجھے کیجئے کہ میرا بھلا ہو۔

کبیر نے کہا رعایا پر ظلم نہ کر۔

اس کے بعد مؤلف لکھتا ہے کہ پہلے سکندر ہندوؤں پر بڑا ظلم کرتا تھا۔ اس واقعہ کے بعد اس نے ہندوؤں پر ظلم کرنا چھوڑ دیا۔ میرے خیال میں یہ غلط ہے۔ ہندوستان میں کیا کبھی بھی مسلمانوں نے زمیوں پر ظلم روا نہیں رکھا۔ بادشاہوں کا مذہب جہاں داری ہے جو کچھ انہوں نے کیا یا کرتے ہیں یا آئندہ کریں گے اُسے مقتضائے جہاں داری سمجھنا چاہیئے۔ اس کے خلاف اگر کوئی واقعہ تاریخی ہو تو اُسے وقتیات اور وسوسہ شیطانی پر محمول کرنا چاہیئے۔ اسلام میں نہ تو بلکہ فعلاً ذمیوں کے حقوق کی نگہداشت کے احکام ایسے ہیں جو آپ اپنی نظیر ہیں۔ نہ صرف گزشتہ زمانہ کے اعتبار سے بلکہ موجودہ روشن زمانہ کے خیال سے بھی جو مساوات کی جھلک اسلام میں ہے کسی اور جگہ نہیں ہے۔

آپ یہ اچھی طرح جانتے ہیں

کہ رسالہ دین و دنیا کے ناقابل برداشت اخراجات کا کفیل دین و دنیا کا کتبخانہ ہے مگر آپ کتابوں کی فرمائش لکھتے وقت خواجہ بک ڈپو کو فراموش کر دیتے ہیں۔ یاد رکھیئے کہ اسطرح آپ اپنے رسالہ کو دانستہ نقصان پہونچا رہے ہیں بغیر آپکو اختیار رہے۔ رسالہ آپکا ہے۔ رسالہ سے دلچسپی لینے والے آپ ہیں۔ رہے ہم تو ہمیں جیسا اطمینان ہوگا۔ ویسا ہی رسالہ پیش کر دیا کرینگے کہ ۵ مزدور خوش دل کندھا دیں

اس کے یہ معنی ہیں

کہ رسالہ کا بہتر سے بہتر ہونا ہمارے اختیار میں نہیں بلکہ آپ کے اختیار میں ہے

نیازمند
علی منظر ہاشمی بنجرا
خواجہ بک ڈپو نظامیہ دار الاشاعت دہلی
رسالہ دین و دنیا دہلی

رسائل کی روح

صحابۂ کرام کا ایثار

مستدرک حاکم اور سنن بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی کے پاس کسی نے بکری کا سر ہدیۃً بھیجا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے بھائیوں میں فلاں صحابی اور اُن کے بال بچے مجھ سے زیادہ اس کے مستحق ہیں ان کے پاس بھیجدو۔ چنانچہ انکے پاس بھیجدیا گیا۔ انہوں نے دوسرے کو اپنے سے زیادہ مستحق بتلایا۔ پھر اس نے تیسرے کی نشاندہی کی۔ اور یہی تسلسل سات گھروں تک قایم رہا۔ بالآخر پہلے شخص کے پاس وہ سر لوٹ کر آیا۔

صحابۂ کرام کا ایثار مرتے دم تک

ایک غزوہ میں کئی صحابہ زخمی پڑے ہوئے تھے اور شدت کی دھوپ تھی پیاس کا ٹھکانا نہ تھا۔ ایسے میں ایک صحابی پانی لیئے ہوئے پہونچ گئے ایک کے پاس پانی پیش کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرا دوسرا بھائی زیادہ تشنہ اور زخمی ہے پہلے اسکو پانی پلاؤ۔ ان کے پاس لے گئے تو انہوں نے تیسرے کو بتلایا۔ وہاں لے گئے تو انہوں نے چوتھے کو دینے کے لیئے فرمایا بالآخر اُن میں سے ایک نے پھر پہلے شخص کے پاس لے جانے کے لیے کہا۔

جب وہ پہلے شخص کے پاس پہونچے تو اُن کو واصل بحق پایا دوسرے کے پاس آئے تو وہ بھی رخصت ہو چکے تھے۔ تیسرے اور چوتھے کا بھی خاتمہ ہو چکا تھا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن رضی اللہ تعالےٰ عنہم وارضاہم عنا۔

محبت کے آگے دولت کوئی چیز نہیں

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو عشرہ مبشرہ سے تھے جب ہجرت کرکے مدینہ شریف تشریف لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قایم کئے ہوئے رشتۂ مواخات کی وجہ سے ایک انصاری صحابی کے پاس ٹھیرے۔ ہے انہوں نے بھی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے یہ درخواست کی کہ موجودہ مال و متاع سے نصف حصہ اپنا تصور فرمائیں آپ نے فرمایا آپ کا مال و متاع آپ کو مبارک ہو دُلُّوْنِیْ عَلَی السُّوْقِ مجھے ذرا بازار تو بتا دو۔ ایک روز بازار کا رنگ ڈھنگ دیکھ لیا اور تجارت شروع فرمادی۔ اللہ سبحانہ نے آپ کو اس میں جو دولت و ثروت عنایت فرمائی اس کا اندازہ صرف اس سے ہو سکتا ہے کہ انتقال کے بعد جب ترکہ تقسیم ہوا تو ان کی ایک ایک بی بی کے حصہ میں کئی ہزار دینار و درہم آئے۔ آپ کو معلوم ہے کہ زوجہ کا حصہ سب سے چھوٹا حصہ ہوتا ہے اور جب کئی زوجات ہوں تو سب اسی چھوٹے حصہ میں سے آپس میں تقسیم کرتی ہیں۔ آپ نے دوسروں کو دینے کے لیے جو وصیتیں فرمائی تھیں وہ اس کے علاوہ تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر جو دولت لٹائی تھی اور اسلامی خدمات انجام دیئے تھے اُن کا کوئی شمار نہیں۔

انصار رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے اپنی محبت کا ثبوت عملی طور پر جس طرح دیا وہ بھی آپ کو معلوم ہو چکا ہے اُن واقعات میں بھی ہمیں کئی چیزوں کا سبق دیا گیا ہے۔

محبوب کے پاس سے کوئی آئے تو اس سے خوش ہونا چاہیئے

مہاجرین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد پر خوش ہوئے اور اظہار مسرت کرنے کے واقعہ میں اس امر کی تعلیم مقصود ہے کہ اگر ہمارے ہی اسلامی بھائی۔ یا دور دراز کے مسافر یا مہاجر۔ یا مجاز کے باشندے۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد یا حاملان علوم دینیہ وغیرہ وغیرہ۔ بزرگان اُمت ہمارے پاس آجائیں تو ان کی تشریف آوری سے خوش ہونا چاہیئے۔ اور ہر شخص کو یہی تمنا ہونی چاہیئے کہ کاش وہ بزرگ ہمارے مہمان ہوتے۔ اور یہ سب کسی نام و نمود کے لیئے نہیں بلکہ اس اعتقاد سے کہ حضرات نسبت عالی رکھتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے ساتھ محبت عین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہوگی صحیح حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ایک عالم کی عزت و توقیر کی اس نے گویا میری عزت و توقیر کی جس نے اُن کے ساتھ مصافحہ کیا وہ میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ (واعظ)

حضور سرور عالم کا عدل و انصاف

مکہ معظمہ کا واقعہ ہے کہ فاطمہ نامی ایک عورت نے چوری کی۔ معاملہ سرکار رسالت تک پہونچا۔ اگرچہ لوگ حضور کی انصاف پسندی سے ناواقف نہیں تھے تاہم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے (جو حضور کو بہت پیارے تھے) سفارش کرائی حضور نے ان کی سفارش قبول نہ کی اور فرمایا اسامہ! کیا تم حدود الٰہی میں سفارش کرتے ہو اگر فاطمہ بنت محمد ایسا کرتی تو بھی میں حد جاری کرتا۔

کیا آپ حضور کے ارشاد پر شک کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں اور کہیں گے کہ یگانوں کے ساتھ بلا رو رعایت انصاف کرنا مشکل ہے؟ تو یہ کہیئے حضور کی معدلت گستری کا تو یہ عالم تھا کہ عزیز و اقارب تو درکنار حضور خود اپنی رعایت بھی نہیں فرماتے تھے۔ حضرت سوار بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز دربار نبوی میں حاضر ہوا میرے بدن پر دو رنگ کا رنگین کپڑا تھا حضور نے خط خط فرمایا اور چھڑی سے میرے شکم میں ٹھوکا دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو حضور سے بدلہ لونگا۔ بس اسی وقت

حضور نے شکم مبارک برہنہ کرکے میرے سامنے کر دیا؛
یہ ہے حضور کا عدل و انصاف، حقیقت یہ ہے کہ حضور نے جو فرمایا عمل سے ثابت بھی کر دکھایا ؛ (جماعت)

ہوشیار

یہ تن آسانی کہاں تک اے دل غفلت شعار — کب تک آخر یہ شب کی پی ہوئی مے کا خمار
تا کجا یہ بیخبری اور مستیِ صہبائے خودی — کب تلک پیشِ اے کبر و نخوت کے شکار
بات ہے وہ کونسی جسپر ہے تو بھولا ہوا — کونسی شے ہے تجھے جسپر اتنا اعتبار
کیا نہیں تو نے سُنا ہمت کا حامی ہے خدا — کیا نہیں تجھ کو خبر دنیا ہے جائے کارزار
لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کو یاد رکھ — ایک اِس قانون پہ ہے سارے عالم کا مدار
کچھ دنوں غافل رہا گر یونہی اپنی چال سے — کچھ دنوں گر یونہی کھینچا اور تو نے انتظار
صفحۂ ہستی سے مٹ جائیگا تیرا نام تک — خاکمیں مل جائیگا تو ہوگے گرد روزگار
نیست کر ڈالیگی تجھ کو کار زار زندگی — پیس ڈالے گی تجھے یہ گردش لیل و نہار
سب فنا ہو جائیگا اک دن تیرا کنبہ غرور
ہوشیار اے بیخبر! کارِ جہاں سے ہوشیار (الفیض)

اسلام امن و صلح کا مذہب ہے

لفظ اسلام کے لغوی معنی ہیں (۱) امن و صلح (۲) امن و صلح کے حاصل کرنے کا طریق (۳) فرمانبرداری یا اطاعت۔ کیونکہ دوسرے کی مرضی پر چلنا امن کی راہ پر گامزن ہونا ہے۔ مذہبی اصطلاح میں اس کے معنی ہیں احکام و رضائے الٰہی کے سامنے کلیتہً سر جھکا دینا ؛

مذہب کا مقصد

اسلام نے اپنے متبعین کو ایک ایسا ضابطہ دیا ہے۔ جس سے انسان کے اندر کی اور اس کی فطری خوبیاں باہر نکل آتی ہیں۔ اور جو انسانوں کے درمیان صلح و آشتی کا موجب ہوتی ہیں ؛

ایمان اور عمل

ایمان بغیر عمل کے ایک بے حقیقت چیز ہے ایمان بذاتہ کافی نہیں جب تک کہ اسکے ساتھ عمل نہ ہو۔ ایک مسلمان اس زندگی میں بعد الموت اپنے اعمال کا آپ ہی ذمہ دار ہونے پر ایمان رکھتا ہے۔ ہر ایک شخص اپنا بوجھ آپ ہی اُٹھائے گا اور کوئی دوسرا اس کے گناہ کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔

اسلام میں اخلاق

حضرت نبی کریم صلعم فرماتے ہیں۔ کہ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرو۔ خدائی اخلاق اور خدائی صفات اسلامی اخلاق کے اصل اصول ہیں۔ اسلام میں تقویٰ کیا ہے؟ خدائی صفات کی پوری پوری مطابقت میں زندگی بسر کرنا۔ اس کے خلاف عمل کرنا گناہ ہے ؛

اسلام میں انسان کی حیثیت

مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ انسان فطرۃً معصوم پیدا ہوتا ہے وہ اپنی سرشت میں عجیب و غریب استعداد لیکر آیا ہے۔ اور وہ غیر محدود ترقی کر سکتا ہے۔ اسکو ملائکہ پر بھی فوقیت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اسکو عمیق قعر باری حاصل ہو سکتا ہے ؛

اسلام میں عورت کی حیثیت

مرد اور عورت ایک ہی جوہر سے ہیں۔ ان میں یکساں طور پر روح ہے۔ اور ذہنی و روحانی اور اخلاقی کمالات حاصل کرنے کی ان کے اندر استعدادیں مساوی طور پر رکھی گئی ہیں۔ اسلام کی رُو سے مرد و عورت دونو نیز ایک سی ہی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور مرد کے عورت پر اگر حقوق ہیں۔ تو عورت کے بھی مرد پر ایسے ہی حقوق ہیں ؛

مساوات اور اسلامی اخوۃ

اسلام خدا کی توحید اور نسل انسانی کی مساوات کا نام ہے حسب و نسب تمول اور خاندانی امتیازات محض اتفاقی چیزیں ہیں۔ نیکی اور خدمت خلق اللہ حقیقی طور پر قابل قدر چیزیں ہیں۔ اسلام میں رنگ نسل اور قومیت کا کچھ امتیاز نہیں۔ تمام بنی نوع انسان ایک ہی کنبہ ہیں۔ اور اسلام سفید اور سیاہ کو ایک متحدہ برادری میں منسلک کر دینے میں بینظیر طور پر کامیاب ہوا ہے

علم

تحصیل علم اسلام میں ایک فرض قرار دی گئی ہے۔ اور یہی علم ہی کی برکت ہے۔ کہ انسان ملائکہ پر فوقیت لے جا سکتا ہے۔

کسب

ہر ایک ایسا کسب جو انسان کو دیانتداری کے ساتھ روزی کمانے کے قابل بناتا ہے۔ قابل عزت ہے۔ بے ہنری ایک گناہ خیال کیا جاتا ہے ؛

خیرات و صدقات

انسان کے تمام قوائے باطنی اور ظاہری خدا کی طرف سے بطور امانت کے اسکو اپنے ہمجنسوں کے فائدہ کے لیئے دیئے گئے ہیں۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کے لیئے زندگی بسر کرے۔ اور اسکی خیرات تمام لوگوں کو بغیر کسی تمیز کے پہنچنی چاہیئے صدقات اسلام میں قرب الٰہی کا بڑا ذریعہ ہیں۔ اسلام میں صدقات و خیرات کو لازمی فرض ٹھیرایا گیا ہے۔ اور ہر ایک شخص جسکے پاس ایک خاص مقدار سے زیادہ مال ہو اسپر زکوٰۃ کا دینا فرض ہے۔ یہ ایک ٹیکس ہے جو امراء سے لے کر غریبوں کو دیا جاتا ہے ؛ (اشاعت اسلام)

قوت ایمان اور جوش عمل

نذرِ آتش کیا طارق نے جو اندلس میں جہاز — لوگ کہنے لگے گھبرا کے "یہ کیا تم نے کیا!
ترک اسباب جہالت ہے خدا کے نزدیک — ہے وطن دور تو کس طرح پہ پہنچا ہوگا؟"
ہاتھ تلوار پہ رکھ کر یہ دیا ہنس کے جواب — "ملک ہے یہ بھی ہمارا ہی کہ ہو ملک خدا"

یہی وہ قوت ایمان ہی مسلمانوں کی
تھی جسے دیکھ کے انگشت بدنداں دُنیا

آفتابِ نبوی کی جو پڑی تھیں کرنیں
ذرّہ ذرّہ عربستاں کا چمک اُٹھا تھا

یہی وہ شانِ عمل تھی ہی وہ جوشِ عمل
کہ نظر آتے تھے یکساں نہ شت و دریا

وہ کسی ایک سبب کے کبھی پابند نہ تھے
تھا فقط ذاب سبب پہ بھروسا ان کا

جانتے تھے کہ اگر ترک ہوا ایک سبب
اور ہو جائینگے اسباب بہت سے پیدا

وہ نہ تھے رنگ کے پابند نہ مجبورِ وطن
ساری دنیا کو سمجھتے تھے کہ ہے گھر اپنا

سب مسلمان تھے ایک گلشنِ اسلام کے پھول
اسود و ابیض و احمر کا کوئی فرق نہ تھا

جو ہوا قتل وہ سمجھتے تھے اسی کو اکرم
صرف ایمان نہیں، اسپہ عمل تھا اُن کا

وہ عمل کرتے تھے دعوے کو نہ تھا کام انہیں
اُنکے کہنے کو کیا کرتا تھا ثابت "کرنا"

ہند ہو مصر ہو یورپ ہو عرب ہو کہ عجم،
ان کے احساں سے گراں بار ہوا سارا نبا

(معارف)

ہمت و استقلال

۳۳۳ھ میں جرجانی نے مصر میں وفات پائی۔ الحاکم بامر اللہ عبیدی نے کسی قصور پر اُس کے دونوں ہاتھ کٹوا دیئے تھے مگر اُسے مصیبت سے ذرا بھی دُکھ درد نہ ہوا۔ بلکہ کہتے ہیں کہ اُس نے زخم کو باندھا اور اُسی وقت دیوان میں اجلاس کرنے کے لیئے آ بیٹھا اور کام کرنا شروع کر دیا۔ جب لوگوں نے تعجب کا اظہار کیا تو کہا کہ امیر المومنین نے مجھ کو میرے قصور کی سزا دی ہے معزول نہیں کیا ہے۔ جب حاکم کو یہ معلوم ہوا تو اُسے پھر اُس کے کام پر مقرر کر دیا۔

علم و قابلیت

یہ امیر ازرقید (ابو عباس محمد بن الاغلب) بہت کم لکھا پڑھا آدمی تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ اُس کا کاتب جاہر ایک دن اُس کے پاس تھا کہ اُس نے لحم ضبی "ظ" سے لکھا جب مجلس برخاست ہو گئی تو کاتب نے کہا کہ خدا امیر کا بھلا کرے، ضبی "ظ" سے ہے نہ کہ "ض" سے۔ امیر نے جواب دیا کہ ہم کو معلوم ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔ ابو حنیفہ اسکو "ظ" سے لکھتے ہیں اور امام مالک "ض" سے یہ سُنکر تمام حاضرین تعجب میں رہ گئے۔

فلسفۂ عمل

دنیا کے تقریباً تمام مذاہب میں عمل و جزا کا مسئلہ عمل کا مختلف حیثیات میں موجود ہے اور ہر جگہ اہم ہے جن طبائع کے نزدیک انسان کی زندگی کا دَور دنیا میں شروع ہونا اور یہیں ختم ہو جانا مسلم ہے، وہ نیکی یا بدی کا ثمرۂ آخرین بھی اسی دار الفرار میں دیکھ لینا چاہتی ہیں، نیکی کا مفہوم ایسا غلط قائم کیا گیا ہے کہ اسکو دنیاوی تکلیفوں اور راحتوں کے ساتھ اس قدر ناقص طور پر ربط دے دیا گیا ہے کہ اکثر طبیعتوں کا گویا یہ عقیدہ ہے کہ نیک انسان کا خاتمہ آرام و آسائش پر ہونا ضروری ہے حالانکہ بقول سقراط نیکی کچھ نہیں مگر ان فرائض کا علم و احساس جو انسان پر انسان کے حق میں عائد ہوتے ہیں۔ اس لیئے اگر حیات بعد الموت کے سوال کو سرے سے نظر انداز کر دیا جائے تو ان حالات میں ایک شاعر کے لیئے ناممکن سا ہو جاتا ہے کہ زندگی کی بیگانگی کو انجام کی ناخوشی کے ساتھ تسلی بخش طریق پر مطابقت دے سکے، اسمیں شک نہیں کہ مرے ہوؤں کو عزت اور نیکی سے یاد کرنا کسی حد تک ان کی دنیاوی تلخیوں کا ازالہ ہے، لیکن انسان کی طبیعت اگر اتنی آسانی سے مطمئن ہو جایا کرتی تو پھر زندگی ایک ناقابل فہم معمہ کیوں کہلاتی۔

شاعری

کارلائل کا قول ہے کہ شاعری تمام علوم کا جوہر ہے۔ کالیرج کا بیان ہے کہ "نظم الیشیا کی وہ قسم ہے جو سائنس کی ضد ہو"۔ ڈگر پو کہتا ہے کہ "شاعری کو سوائے اتفاقی تعلق کے صداقت یا فرض سے کوئی واسطہ نہیں"۔ برخلاف اسکے شیلی کا بیان ہے کہ نظم ابدی حقایق کی حیات کی تصویر ہوتی ہے" حقیقت یہ ہے کہ ابہارے میں "مصنفین میں غیر معمولی اختلاف ہے۔ شاعری پاکیزگی اس کا نام ہے" یہ خیالی تاریخ ہے" (بیکن)، "یہ تماشل حیات" "یہ ایک کیفیت ہے جو لمحات تنہائی میں آپ اپنے سے ہمکلام ہوتی ہے"

(زمانہ)

رنگ ماتم کا ہے تجھپر کسقدر چھایا ہوا
نالہ کرتی ہے تو اُڑ جاتا ہے ہوش آیا ہوا

آسمان سنتا نہیں ہے کچھ تری فریاد کو
صبر بھی دیتا نہیں تیرے دل ناشاد کو

تیری ہستی کا ابھی بجھپر نہیں عقدہ کھلا
کس سے پوچھوں میں تری سرگشتگی کا ماجرا

تو ہے میرا گم شدہ دل یہ تو میں کیونکر کہوں
ہاں کسی بیتاب کا تجھ کو دلِ مضطر کہوں

قابلِ عبرت ہے تیرا حال دنیا کے لیئے
زندگی ہے تلخ تجھ سے ناشکیبا کے لیئے

آ ادھر آ پاس اور سرمایہ دارِ زندگی
میں بھی تیرا ہمنوا ہوں غمگسارِ زندگی

تجھ سے سننا چاہتا ہوں راستانِ درد و غم
پھر سُنانا چاہتا ہوں کچھ بیانِ درد و غم

(الناظر)

معلومات

جاپانی عورتوں کی تیر اندازی

فن تیر اندازی اب مردوں سے بھی مفقود ہو گیا ہے چہ جائیکہ عورتیں، لیکن جاپان میں ابھی تک اس کا رواج باقی ہے، اور خصوصیت کے ساتھ عورتوں نے ورزش جسمانی کے سلسلہ میں اسکی مشق کو ضروری قرار دے رکھا ہے،

ہندوستان میں جہاں ہر شاعر عورت کے تیر نگاہ سے زخمی ہونے کا ذکر کرکے اسکی توہین کیا کرتا ہے۔ عورتوں کو واقعی اصلی فن تیر اندازی سیکھنا ضروری ہے تاکہ وہ بھی کبھی توان جھوٹے عاشقوں کو سزا دے سکیں ؛

چیونٹی کی قوت

چیونٹی اپنی محنت اور ہر وقت مشغول رہنے کے لحاظ سے مشہور ہے اور کوئی زبان ایسی نہیں ہے جسمیں اسکی محنت ضرب المثل کے طور پر ظاہر نہ کی گئی ہو لیکن اس سے زیادہ تعجب انگیز اسکی قوت ہے۔

مسٹر ٹوہرسٹ نے جو خصوصیات حشرات کے بڑے واقف و آشنا پروفیسر ہیں حال ہی میں چیونٹی کی قوت کے متعلق لکھتے ہوئے ظاہر کیا گیا ہے کہ میں نے ایک عمودی شکل کی لکڑی لیکر اس کے درمیان میں ذرا سی گہرائی دی اور ایک دھاگے سے اسکو معلق کر دیا جو ایک پہیئے کے اوپر سے ہوتا ہوا گزرتا تھا، اس کے بعد میں نے ایک چیونٹی کو اس پر کیا، کہ وہ جہاں تک کو کھینچے چنانچہ جب اس نے زور سے پکڑ کر زور کیا تو اس عمودی لکڑی کو اٹھا لیا۔ اس لکڑی کا وزن چیونٹی کے وزن کے لحاظ سے اتنا ہی تھا جتنا ایک انسان کے مقابلہ میں ۱۲۰ ٹن کا وزن ؛

ایک عجیب گھڑی

ڈیوک آف یارک کے پاس ایک عجیب و غریب گھڑی ہے جو ۱۸۰۰ء میں بنائی گئی تھی یہ گھنٹہ منٹ اور سکنڈ کے علاوہ دن، مہینہ اور چاند کی حالت کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ اسمیں ۱۶ گھنٹے لگے ہوئے ہیں جو ہر پندرہ منٹ کے بعد بجتے ہیں ۳، ۶، ۹، ۱۲ بار بجنے کی ترتیب کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس کے ایک دروازہ سے چند سپاہیوں کی ایک جماعت اس طرح سے نکلتی ہے، جو ۱۸۰۰ء میں۔ اگ تھا، اس کے بعد بادشاہ برآمد ہوتا ہے اور یہ سپاہی اپنی گردنیں جھکا دیتے ہیں۔ اس گھڑی کی لمبائی چار فٹ ۹ انچ ہے ؛

مونگے کے مکان

جزائر برمودا کے چاروں طرف مونگا نہایت کثرت سے پایا جاتا ہے اور وہاں کے باشندے مکان کے اندر اسی کی دیواریں بناتے ہیں۔ بیرونی دیواریں اس لیئے نہیں بناتے کہ مونگا حرارت آفتاب اور ہوا کی وجہ سے پھٹ جاتا ہے چھتیں بھی اسی کے بناتے ہیں لیکن اس کے اوپر اسفلٹ کی تہ دیدیتے ہیں ؛

پانی کا ایندھن

پانی عنصر ہیڈروجن پر مشتمل ہے جو ایک ہلکی گیس ہے اگر انسان پانی کی تحلیل کرا کے اس گیس کو الگ کر سکے تو بجائے کوئلہ یا پٹرول کے اسکا استعمال ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر شارل ہنری اس کوشش میں اپنا وقت صرف کر رہے ہیں اور اگر اسمیں کامیابی ہو گئی تو آلات کی دنیا میں سخت انقلاب پیدا ہو جائیگا، اور پٹرول کے لیئے انسانی جانوں کا ضایع ہونا کم ہو جائے گا ؛

آواز کی خوردبین

ڈاکٹر ٹامس نے خفی آوازوں کو بلند کرنے کے لیئے ایک آلہ ایجاد کیا ہے۔ یہ آلہ ایک حلقہ کی صورت میں ہے اور اسی کے اندر کہربائی پرزے لگے ہوئے ہیں جو قوت کسی بجلی سے اس کا تعلق کر دیا جاتا ہے تو خفیف سا اشتعال اسمیں پیدا ہوتا ہے ؛

دنیا کے بیس بڑے شہر

لندن، نیویارک، برلن، پیرس، چکاگو، ٹوکیو، وائنا نیلا ڈیلفیا، بوئنس ایرس، اوساکا، منگ۔ کلکتہ، کینٹن، بمبئی، ریوڈی جنیرو، گلاسگو۔ استانہ، ویٹر داٹ ہیمبرگ۔ سڈنی۔

امریکہ کا ایک جنرل مرچنٹ

امریکہ میں تجارت کی جسقدر ترقی ہو اس کا صحیح اندازہ تو نہیں ہو سکتا ہے، لیکن اجمالی علم اس واقعہ سے بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں ایک معمولی دوکاندار مارشل فیلڈ کے سالانہ مخارج و مداخل بیس ملین گنی سے زائد ہیں، ایک دن میں اس کے ہاں تین لاکھ خریدار آتے ہیں، اور اسکی دوکان میں دس لاکھ سے زیادہ چیزیں موجود رہتی ہیں سالانہ ۵ ملین چیزیں اس کے ہاں سے فروخت ہوتی ہیں۔ اور بیس ہزار اس کے ملازم ہیں۔ اس دوکان سے متعلق آٹھ کارخانہ ہیں جو تجارت کی اشیاء فراہم کرتے ہیں۔

عید میلاد کے ہفتہ میں ایک لاکھ پارسل یہاں سے باہر کو روانہ ہوتے ہیں۔ اور اس دوکان کا رقبہ ۵ ایکڑ ہے۔ لیکن سب سے زیادہ حیرت انگیز یہ امر ہے کہ اس کا مالک و مدبر ایک ایسا شخص ہے جو ایک کانوں میں پیدا ہوا اور جس نے اپنی حیات عملی اس طرح شروع کی کہ ہفتہ میں دو گنی سے زیادہ اسے اجرت نہ ملتی تھی۔

عجیب و غریب لڑکی

دہلی میں صنعت و حرفت کی نمائش ہو رہی ہے۔ نمائش میں ایک عجیب و غریب لڑکی آئی ہوئی ہے اس لڑکی کے دو سر۔ چار ہاتھ۔ چار پیر ہیں۔ مگر معدہ اور جائے بول و براز ایک ہی ہے۔ یہ لڑکی میرٹھ کی رہنے والی ہے اسوقت اسکی عمر اٹھارہ سال ہے ؛

کم سرمایہ والوں کیلئے وسائل معاش

پان کا مصالحہ

اس مصالحہ کو تیار کرکے خوبصورت کارڈ کے بکسوں میں بھر جاوے۔ اور خوش وضع اور لیبل لگا کر فروخت کیا جاوے تو کثرت سے فروخت ہو سکتا ہے اور قریب قریب عام ضرورت کی چیزوں میں داخل ہو سکتا ہے۔ اس مصالحہ کا ایک بکس پاس ہونے سے کتھہ۔ چونہ۔ لونگ۔ الائچی۔ مشک وغیرہ وغیرہ مصالحہ جات پان خریدنے کی قطعی ضرورت نہیں رہتی نہ پاندان ساتھ لیکر جانے کی حاجت رہتی ہے الغرض بہت سی فضول خرچیوں سے بچاتا ہے۔ اس مصالحہ کو تیار کیجئے اور تنخواہ یا کمیشن دیکر ایجنٹ مقرر کیجئے جو ریلوے اسٹیشنوں۔ ٹرینوں۔ ٹراموے۔ لاریز۔ بازار اور مسافر خانوں میں فروخت کریں۔ تجربہ نے بتا دیا ہے کہ یہ مصالحہ روزانہ ایک بڑی مقدار میں فروخت ہو سکتا ہے اور توجہ۔ محنت اور مستقل مزاجی سے کام کیا جائے تو سیکڑوں روپیہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ترکیب استعمال مصالحہ کی یہ ہے۔ ایک یا نصف ٹکڑہ پان پر مصالحہ مذکور بمقدار پاؤ رتی رکھا جاوے اور کتھہ۔ چونہ وغیرہ کچھ نہ لگایا جاوے فقط تھوڑے رانے ساری رکھ کر پان کھا لیا جاوے دیکھئے کتنا لذیذ۔ معطر اور شاندار پان معلوم ہوتا ہے کہ کھانیوالے کی طبیعت کو باغ باغ کر دیتا ہے۔

طریقہ تیاری مصالحہ چونہ بغیر بجھا ہوا (آب نارسیدہ) ایکجا لیکر باریک پیسکر موٹے کپڑے میں چھان لیجئے یہ خیال رہے کہ چونہ کنکر یا ہرگز نہ ہو ورنہ میلی بخت کا ہو۔ کتھہ پاپڑی سفید عمدہ سیر والا ۳ تولہ کو بھی مثل چونہ پیسکر کپڑے چھن کر چونہ میں ملا دیجئے مگر جو وزن دیا گیا ہے وہ چھاننے کے بعد ہونا چاہیئے۔ بس مصالحہ تو تیار ہو گیا اب اس میں خوشبو اور اشیاء لطیف شامل کرنا رہیں۔ لہٰذا۔ سپوری اسپغول۔ اصلی صندل سفید کابرادہ۔ عنبر قرحا کلیجن چھال درخت گوندی خشک۔

۱۰۱ ماشہ ۶ ماشہ ۹ ماشہ ۱ تولہ

پیپرمنٹ۔ الائچی خورد۔ چکنی سپاری۔ زعفران سرخ۔ لونگ

۱۰۱ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۱۰۱ ماشہ ۳ ماشہ

جاوتری۔ دال چینی۔ عطر کیوڑہ۔ عطر صندل۔ عطر گلاب۔ عطر ہیکو مشک

۱۰۱ ماشہ ۳ بوند ۳ بوند ۳ بوند ۶ بوند

(عطر ہیکو مشک بڑے عطر فروشوں کی دوکان پر ملیگا) سپوری اسپغول

لغایتہ دال چینی اشیاء کو کوٹ پیسکر کپڑے میں چھانکر مصالحہ مذکورہ میں شامل کر دیجئے اب جب سب مصالحہ چنبل تیار ہو جاوے تو کسی کھرل میں ڈالکر ایک ایک قسم کا عطر مصالحہ میں ڈالتے جایئے اور کھرل کے دستہ سے رگڑتے جایئے سب کے آخر میں عطر ہیکو مشک ڈالیئے اور سب مصالحہ کو خوب رگڑ کر (تاکہ عطر ڈالنے سے کوئی ڈلی مصالحہ کی نہ بن جاوے) مصالحہ کو بکسوں میں بھر کر بکسوں کو کسی کپڑے سے خوب پونچھ کر۔ کہتے جایئے خیال رہے کہ مصالحہ بھرنے کے بعد بکسوں کے اوپر یا ادھر اُدھر نہ لگا۔ ہو پاؤڈر نہ لیبل گوند یا لیسی سے چپکاں کرتے وقت کتھے کا ذرہ آجاویگا۔ بکس بھی ایسے بنوایئے کہ مصالحہ بھرنیکے بعد اُسنے ذرا بھی مصالحہ نہ بھر سکے (بکس کارڈ بورڈ کے کانپور میں ایل۔ بی۔ ورما اینڈ کو کارڈ بورڈ کے بکس بنانیوالا کارخانہ میں اچھے بنتے ہیں) بطریق مذکورہ بالا مصالحہ تیار کیجئے اور خوب نفع اُٹھایئے۔ یہ بھی واضح رہے کہ اشیاء لطیف میں کمی بیشی کرنے کا آپکو اختیار ہے لیکن کتھہ۔ چونہ کے وزن میں کمی بیشی نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر بہت بڑی تعداد میں مصالحہ تیار کرنا ہو تو ایسی مقدار وزن سے کر سکتے ہیں۔ اگر تیاری مصالحہ میں کسی صاحب کو دقت پیش آوے تو کے واسطے ارگانکٹ ہیجکر اور مجھسے دریافت حال کر سکتے ہیں۔

ایم۔ پی۔ سکسینہ۔ فارمولہ ایکسپرٹ

لوہے کی اشیاء پر لکھنا

لوہے تانبے کی اشیاء پر اگر آپ لکھنا چاہیں تو اسکا سہل قاعدہ یہ ہے۔ پہلے جس شے پر لکھنا ہو اسکو اچھی طرح صاف کر لیجئے۔ اسکے بعد موم کی بہت پتلی تہ اسپر جما دیجئے پھر کسی نوکدار چیز سے اسطرح لکھیئے کہ جس چیز سے آپ لکھ رہے ہیں وہ اس شے تک پہونچ جائے اور موم وہاں سے بالکل کٹ جاوے لکھنے کے بعد ان نشانوں میں شورہ کا تیزاب ڈالدیجئے اور چار پانچ گھنٹے کے بعد اس شے کو بالکل صاف کر دیجئے عبارت بالکل صاف ہو جائیگی۔ اسطرح سے نہ صرف آپ نام وغیرہ ہی لکھ سکتے ہیں بلکہ ہر قسم کے بیل بوٹے بھی بنا سکتے ہیں۔ یہی طریقہ شیشے پر بھی لکھنے کے لیے عمل میں لایا جاتا ہے۔

معمولی بتیوں کو گیس کی بتیاں بنانا

اگر ان بتیوں کو تیار کرکے رواج دیا جاوے تو شاید ہندوستان کا کوئی بھی ایسا حصہ باقی نہیں رہیگا جہاں سوان بتیوں کی مانگ نہ ہو۔ اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ عام ضرورت کی چیز ہے ہر شخص کو ضرورت ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ انکو تیار کرکے فائدہ نہ اُٹھایا جاوے۔ گیس کی بتیاں اسطرح تیار ہوتی ہیں۔

ایک تولہ کافور میں ۹ ماشہ اجوائن کا ست ڈالکر اچھی طرح کھرل کر لیں۔ یہ اجزا تیل کی شکل اختیار کرینگے۔ جتنا تیل ہو اتنی ہی برانڈی شراب سمیں ملا کر دوبارہ کھرل کیا جاوے جب یہ کل اجزا اچھی طرح مل جائیں تو لمپ ورلائیشن کی معمولی بتیوں کو ڈبو دیجئے۔ دو تین گھنٹہ کے بعد انکو سایہ میں خشک کر لیجئے۔ یہ بتیاں جس لمپ میں بھی استعمال کیجائینگی نہایت صاف روشنی دینگی۔ ایک ایک درجن بتیاں

مختلف سائز کی کارڈ بورڈ کے بکسوں میں کارکر فروخت کیجائیں۔ منافع ہزاروں کی جا سکتی ہے۔

سوالات

مذہبی

(۱۰۶) کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت اپنے خاوند کے نکاح ثانی سے رنجیدہ ہو کر اپنے میکے چلی گئی۔ خاوند اپنی پہلی بیوی کو لینے کے لیے گیا تو اُس کے والدین نے بھیجنے سے انکار کیا۔ خاوند نے مکان جا کر مہر بذریعہ رجسٹری روانہ کیا مگر عورت نے اسکو لینے سے انکار کیا۔ سو برس کی مدت ہوئی۔ نہ وہ اُس عورت کو کھانا دیتا ہے اور نہ کپڑہ۔ ایسی حالت میں مسماۃ مذکورہ کیا کرے۔ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ (خریدار)

طبی

(۱۰۷) میری ایک عزیزہ کے سر میں کئی جگہ چنے کے دانے کی برابر رسولیاں پیدا ہو گئی ہیں اور وہ دمبدم بڑھتی چلی جاتی ہیں کوئی صاحب اس کے انسداد کی دوا تجویز فرما کر مشکور فرماویں۔ (افسر علی)

(۱۰۸) ایک سترہ سالہ نوجوان کو تپ کی شکایت ہے کیا کوئی صاحب کم قیمت اور مجرب نسخہ عطا فرما دینگے۔ (محمد عبدالغفور)

(۱۰۹) مجھ کو نزلہ کی شکایت ہے۔ سردی کی وجہ سے چھینکیں بہت آتی ہیں رطوبت سینہ پر گرتی ہے جس کی وجہ سے تنفس میں بے حد دقت اور تکلیف واقع ہوتی ہے۔ کیا کوئی صاحب توجہ فرمائینگے۔ (کریم بھائی غلام حسن)

(۱۱۰) میں اپنے مالدار والدین کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ میرے والدین نے جبراً میری شادی کر دی۔ میں اپنی حالت سے واقف نہ تھا مگر والدین کی حکم عدولی بھی نہ کر سکا۔ کیا کوئی صاحب میری شریک زندگی پر رحم فرما کر مجھ کو کوئی مجرب نسخہ عطا فرمائینگے۔ میری عمر اسوقت اٹھارہ سال ہے اور میری شادی کو تین ماہ کا عرصہ ہوا کیا دین و دنیا کے چار ہزار ناظرین میں سے کوئی بھی متنفس ایسا نہ ہوگا جو میری حالت پر ترس کھائے۔ (ایک خریدار)

صنعتی

(۱۱۱) بتی کی بتیری بنانے کا نسخہ مطلوب ہے۔ اور کارخانہ کا

کیا طریقہ ہے کیا کوئی صاحب اپنے علم سے مجھ کو فائدہ پہونچا کر شکریہ کا موقع دینگے۔ (محمد عبدالرحیم ایس۔ اے)

(۱۱۲) شیشہ کس طرح پگھلایا جاتا ہے۔ اور کس قسم کی آمیزش سے شیشہ کا رنگ۔ سرخ۔ زرد اور گلابی بن سکتا ہے۔ (غلام حسین رسول سمان ۱۶۰)

(۱۱۳) کیا کوئی صاحب مہربانی فرما کر یہ بتا سکتے ہیں کہ بچھلے کے پروں کی تجارت کس جگہ ہوتی ہے مفصل پتہ درکار ہے (گوہر علی خاں)

متفرق

(۱۱۴) علم جفر کے متعلق اگر کوئی کتاب ہو تو مطلع فرماویں۔ (افسر علی)

(۱۱۵) افغانستان اور ایران کے کسی مشہور رسالہ یا اخبار کا پتہ مطلوب ہے۔ (فضل الٰہی)

(۱۱۶) سینری پوسٹ کارڈ ڈاک کے ٹکٹوں کے تبادلہ میں درکار ہیں۔ ۴۸۳ ع

(۱۱۷) اسٹیشنری کا سامان کس جگہ سے اور کس پتہ سے ارزاں مل سکتا ہے (فقیر محمد)

جوابات

(۶۷) داد کے لیے ڈاکٹر برمن کا مرہم بے حد مفید ہے (خریدار)

(۸۳) کتاب فلاح دین و دنیا ہر مسلمان کے لیے ہر حیثیت سے بے انتہا مفید ہے۔ یہ کتاب اس درجہ مفید ہے کہ میں نے اسکی پچاس جلدیں خرید کر اپنے خاندان میں تقسیم کی ہیں۔ جن صاحب کو خریدنے کے بعد ناپسند ہو وہ محصول کا ٹکٹ کے بعد مجھ کو روانہ کر دیں۔ اسطرح مجھ کو محصول بچ جائے گا اور ان کو قیمت مل جائیگی۔ (محمد سعید گذری بازار۔ شہر میرٹھ)

(۹۱) صابون سازی کے کارخانکا پتہ یہ ہے۔ مرزا سوپ فیکٹری۔ کٹڑہ حکیمان۔ امرت سر پنجاب (سیکھے خریدار)

سوال و جواب

کا مقصد یہ ہے کہ آپکی معلومات سے آپکے بھائیوں کو فائدہ پہونچے۔ مگر کسقدر افسوس کا مقام ہے کہ آپ انتہا درجہ عدم توجہی سے کام لیتے ہیں اگر آپ دو سالہ میں کوئی سوال و جواب کا نہ لکھا یا ہوگا تو آپکو اسکا صحیح اندازہ ہوگا کہ آپکے سوال کے جواب کے لیے دل اور آنکھیں کس قدر بیچینی کے ساتھ آپکے مقصد کو تلاش کرتی ہیں اور ذرا سی کامیابی کی حالت میں کیسی تکلیف ہوتی ہے۔ اس سے اندازہ فرمائیے اور اپنی معلومات سے اپنے بھائیوں کو فائدہ پہونچائیے۔

انشائے لطیف

لیڈی روئی

(مفتی شوکت علی فہمی - ایڈیٹر)

اصل نسل سے ہندوستانی ہیں - مگر سپید رنگ کی وجہ سے نرم و نازک جسم کے سبب سے - اپنے آپ کو یوروپین سمجھتی ہیں - کھلی ہوا میں رہنا پسند کرتی ہیں - سبزہ زار میں پلی بڑھی ہیں - گرمیوں میں شملہ چلی جاتی ہیں - سردیوں میں گورنمنٹ آفس کے ساتھ دلی آجاتی ہیں -

عزیز ہندوستانیوں کو ان سے بڑی محبت ہے - ان کی بڑی قدر کرتے ہیں - سینہ سے لگاتے ہیں - سر پر بٹھاتے ہیں شب کو اپنی برابر سلاتے ہیں - مگر یہ پھر بھی ناراض ہیں - ہندوستان رہنا بالکل پسند نہیں کرتیں - اسی لیے ولایت چلی جاتی ہیں - مانچسٹر اور لیورپول میں ان کا اپنی مشینوں کے ذریعہ سے خیر مقدم کیا جاتا ہے -

چند مہینے - ولایت میں رہنے کے بعد پھر ہندوستان واپس آتی ہیں - جب ہندوستان سے گئیں تھیں تو فیشن سے بالکل ناآشنا تھیں - نایٹ گون اور ڈریس سے ناواقف تھیں - دن رات سفید لباس پہنے رہتی تھیں - اب ولایت سے واپس آئی ہیں تو نئے نئے فیشن کی ڈریسوں میں ہزار رنگینیاں پیدا ہوگئی ہیں - جب ہندوستان میں تھیں تو ان کی قیمت بہت کم تھی - ولایت جاکر لیورپول اور مانچسٹر کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد بہت زیادہ قیمتی ہوگئی ہیں - جب ہندوستان میں رہتی تھیں تو ٹاٹ کی پوری کو اپنا بیڈ روم سمجھتی تھیں - دہقان کے چھپر کو پیرس کی کوٹھی خیال کرتی تھیں - اب ولایت سے واپس آئی ہیں تو نہایت خوبصورت شیشہ کی الماریوں کو ڈرائنگ روم بنایا ہے - ایک جنرل مرچنٹ کی دوکان ان کا بنگلہ ہے +

درعمل کوشش و ہرچہ خواہی پوش

(از جناب نامی کوہ سوار صاحب نظامی)

کب لباس دنیوی میں چھپتے ہیں روشن ضمیر؟
جامہ فانوس میں بھی شعلہ عریاں ہی رہا

گرمی نہ ہی - سردی سہی، بہار ہو یا خزاں، ہر موسم کی قدر علی المراتب کیجئے - سردی میں نہایت گرم گرم کپڑے پہنیئے، اور شاندار شال دوشالے، اوڑھئے، گرمی میں شربت انار، بنفشہ، قند، مصری سوڈا واٹر، اسکریم، ٹھنڈائی پیا کیجئے، فٹن - چرٹ - ٹمٹم، بروں ہمہ قسم کی گاڑیوں پر سیر و تفریح فرمائیے، دل بہلائیے، پھولوں کی سیج بچھوائیے، آپ سوئیے اپنے چاہنے والوں کو سلائیے - ملاقاتیوں کے کمرے سجائیے، تازہ پھولوں کے دستوں سے میزوں کو آراستہ کیجئے، سب کچھ کیجئے، "عمل" میں بھی کوشش کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے جہاں خدا نے آپ کے آرام و آسائش کے لیئے اتنی اور اس وسیع گنجائش پر عمدہ اور اعلیٰ چیزیں بہم پہونچائی ہیں، تو لازم ہوا کہ اُسکے شکریے میں پنجوقتہ نماز بھی پڑھی جاتی، بارگاہ رب العزت میں سجدۂ شکرانہ ادا کیا ہوتا؟ جبین نیاز کو آستان بے نیاز سے ٹکرایا جاتا اور اعلیٰ میں ساکن رہیئے، مگر ہر چھوٹے چھوٹے مکان والوں کی پستی پر خیال رکھیئے، کیونکہ خدا کے پاس بلندی و پستی ایک ہی میزان میں آتی ہے، چھپر کٹ میں سوکر، چھپر باش کی زندگی سے بیخبر رہنا؟ آرام کو دیکھ کر، دکھ کو بھولنا، زندگی پر مٹ کر، موت کو فراموش کر دینا؟ فعل عبث ہی نہیں، ایک دیرینہ عہد و پیمان کا دل سے محو کرنا ہے، دنیوی اسباب سد راہ ہو نہیں سکتے، کوئی دنیا کی فکر مزاحمت نہیں کر سکتی - اگر دل و دماغ مضبوط ہیں اور ہم کو اُن سے کام لینا یاد ہے تو بلا موانع خیر ہے ہماری کوشش اُخروی انداز پیدا کر سکتی ہے بہت کچھ ذخیرہ خیر و برکات کا وہاں کے لیئے یہیں سے اکٹھا کیا جا سکتا ہے، یہ بہانہ ہو تو خیال باطل ضرور ہے، کہا جاتا ہے کہ "دنیا و دین" دونوں کو وقت واحد میں کوئی حاصل نہیں کر سکتا، یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے، کیوں اور کس لئے؟ الف - اگر نہیں حاصل کرتا ہے تو کیا؟ ج - اور جو حاصل کر سکتا ہے وہ کیونکر؟ حصول مقاصد کا طریقہ دنیا میں ایک ہی سمجھا گیا ہے، خواہ وہ دنیوی ہوں یا دینی، آدمی کھاتا، پیتا، پہنتا، اوڑھتا، سوتا، ہنستا بولتا، چلتا پھرتا، سب کچھ کرتا ہے، تو میں کہتا ہوں، جب فراہمئ اسباب معاشرت کے لیئے انسان کی ان تھک کوشش و نقل و حرکت ایک واجبی حد تک ہے تو پھر کونسی بات

دیتا کہ دنیس بلغ ہو یا عبادت خدا کے واسطے بھی کچھ گھنٹے، گھڑی کیوں نہ مقرر ہوں، وہاں معمولی کام میں روپے پیسے کی ضرورت ہے، اور یہاں تمام دن رات کی عبادت و مشغولیت (جسکے اوقات جداگانہ مقرر ہو چکے ہیں یہ نہیں چوبیس گھنٹے کو عبادت و ریاضت الٰہی میں رہنے کی تاکید و تشدید ہوتی ہے) میں ایک پائی کا نقصان اور ایک دمڑی کی بھی لاگت نہیں ہے، ہر وہ شخص جو اسلام جیسے برگزیدہ دین متین کا پیرو ہے - ہزار کام کاج میں مصروف و مشغوف رہے، پھر بھی اُسمیں اُسکو اپنے خدائے برحق کی بندگی کا ایک بہتر وقت مل سکتا ہے، جب خدا کی دنیا میں رہتے اُسکی بہترین نعمتیں کھاتے، اچھے اور فاخرہ لباس (اُسی کے عطا کردہ) پہنتے ہو تو، کیا شرم و حیا کی جگہ نہیں؟ کیا عزت والے کو یہ بات کافی نہیں؟ افسوس اُسی کی عبادت سے ہم کترائیں، بھاگیں، سمٹیں، کنارہ کریں، یہی حرکت کوئی غلام اپنے آقائے محبوبی سے کر بیٹھے تو دیکھ لے، اُسپر عرصۂ دنیا تنگ ہے، وہ کبھی زندان کے بھیانک و تاریک گنبد کا نوالہ ہوتا ہے یا معطل و موقوف ہو کر زمان شبینہ کا محتاج رہ کر فاقوں مرجاتا ہے، یہ نتیجہ ویسے ہی لوگوں کا ہوا ہے جنکو اپنے مالک و رزاق حقیقی کا کبھی بھولے سے بھی خیال نہ آیا ہو، اچھے ہیں وہ لوگ جو اعلیٰ پیمانہ پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن فقیرانہ وار، راتیں کاٹتے ہیں، کھاتے ہیں مگر کم، سوتے ہیں مگر معتدل، زندگی کے دلدادہ ہیں، تو بندگی کے بھی شیدا ہیں، ہر کام میں اپنے سے خدا کو جدا نہیں کرتے، شاہانہ لباس پہنتے ہیں تو گدایانہ دل و گردہ رکھتے ہیں، آنکھ سے سب کچھ دیکھتے ہیں - مگر انجام بخیر "ایک" یہی وہ لوگ ہیں جو "اُسوہ حسنہ" کی پیروی اور مبارک تقلید میں سرگرم کوشاں ہیں، دُنیا اُن کا لباس ظاہر ہے، تو دین اُن کا زیور باطن ہے، اسلام میں رہبانیت جائز نہیں ہے؟ بفحوائے "لا رہبانیۃ فی الاسلام" دنیوی کاروبار میں مشغول رہ کر ایک گھڑی اپنے مالک حقیقی کی طرف توجہ کرنے کا ہی نام "اسلام" ہے۔

دنیا سہل ہے، مگر آسان دین رکھنے والوں کے لیے؟ دین مشکل نہیں ہے لیکن تارک الدنیا کے واسطے، باغ دنیا میں رہو، آرام و راحت میں، روحانی بہاریں تلاش کرو، پھولوں کی سیر یوں پر شوق سے بیٹھو نیند سو رہو، مگر گل توحید، پنجۂ مژگاں سے ہمیشہ چنتے رہا کرو، ہر اطمینان میں ایک سکون اور ہر راحت میں ایک فرحت حاصل کرو، ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ٭

مملکتِ جسم کا گورنر

(از سلیم الدین صاحب وکیل (دکن)

"میں وکیل ہوں غریبوں کی ترجمانی مظلوموں کی دستگیری لاچاروں کی پاسداری میرا قانونی اور مذہبی فریضہ ہے اس لئے وہ حضرات جو اپنی بُری سیرت سے اچھے خاصے مگر مفید بے زبان دل کو ناحق بدنام اور ذلیل کرتے ہیں اُن سے عرض ہے کہ وہ ایسا نہ کریں اور اہل دل گورنمنٹ سے ملتمس ہوں کہ وہ دل کے حق میں بندوبست آزار رسانی کا رزولیوشن پاس کریں۔ میرے دل سے پوچھو کہ دل کیا ہے؟"

دل ہیضوی شکل کا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو انسان کے سینہ میں متحرک ہے - پہلو میں گدگدیاں کرنے والا پھیپھڑے کی ہوا کھانے والا خون جگر کا پالا پوسا صورت میں ایک نہایت ہلکا پھلکا مگر تمام اعضا سے زیادہ وزنی - دل ایک کھلا ہوا کنول ہے شگفتہ گلاب ہے - جسم کے گلدستہ میں ایک خوبصورت پھول اور پھول میں نیم شگفتہ غنچہ ہے - جسم آسمان ہے اعضا تارے ہیں تو دل انمیں چاند ہے چاند سے زیادہ مرغوب اور محبوب ہے دل خواہشوں کا مرکز اعضا کا رئیس خیالات کا حکمراں قدرت کی لاجواب صنعت ہے - اے دل دنیا ایک باغ ہے جس میں رنگ برنگ کے پھول بھی ہیں اور کانٹے بھی تو گلچیں ہے دیکھ کانٹوں سے پہلو بچا کر گل افشانی کر - اے دل بیدل نہ ہو اگر درد آشنا ہیگا تو پھول سی عزت پائے گا ورنہ سینے سے نکالکر کانٹوں میں گھسیٹا جائے گا - اے دل نرگس سے آنکھ نہ لڑا سنبل سے مت الجھ اگر تو درد رکھتا ہے اور قدرت نے تجھے محبت کا مادہ عطا کیا ہے تو اس سے عشق کر جسکا عشق تیرے اور میرے لیئے اس دنیا میں جنت ہوگا اگر ایسا کرے گا تو پھولوں کی سیج عطر بیز سہری تیرے لیئے ہوگی اور پھولوں میں تولا جائے گا - اے دل زندگی کے سمندر میں تو جہاز ہے اور میں جہاز راں تو فیق الٰہی لائٹ ہوس ہے پس چل - بڑھ اور ہوا کے تند و تیز تھپیڑوں سے پانی کی خوفناک لہروں سے سمندر کی موجوں سے خوف نہ کر - جسم اک مملکت ہے - اعضا رکین ہیں اور دل بادشاہ ہے - دل کی حکومت سب حکومت سے اعلیٰ ہے اولوالعزم شاہوں نے اس کا لوہا مانا ہے دل کی سلف گورنمنٹ کو تسلیم کیا ہے - بڑے سے بڑی حکومت پر غالب آنا آسان ہے - بڑی سے بڑی قوت کو زیر کر لینا دشوار نہیں - ہمالیہ کی چوٹیوں کو عبور کرنا بہت آسان ہے - مگر دل کو مغلوب کرنا کچھ آسان نہیں -

دل پہ ہو جائے اگر قابو سلیم
تو سمجھ لو کل جہاں قبضے میں ہے

تصویر کا خوف

(از مفتی شوکت علی فہمی - ایڈیٹر)

میرے کمرہ میں ایک بزرگ کی تصویر ہے۔ یہ سمندر پار رہنے والے ہی کیسے کیسے ستم کرتے ہیں۔ کتنی پیاری اور کتنی اچھی تصویر ہے۔ کسقدر نورانی شکل ہے۔ لانبی لانبی زلفیں ہیں۔ سیاہ خوبصورت داڑھی ہے مخمور سیاہ آنکھیں عینک کے پردہ میں ایسی معلوم ہوتی ہیں گویا جنت کے چشمے میں دو سیاہ بادام تیر رہے ہیں۔ کبھی میں اس تصویر سے ڈرتا ہوں اور کبھی یہی تصویر میرے لیے تسکین قلب بن جاتی ہے۔

میں انسان ہوں اور وہ بھی نوجوان۔ رگوں میں خون ہے۔ خیالات میں جولانی۔ دماغ میں زلف چلیپا کا سودا۔ اور سونے پر سہاگہ یہ کہ بدقسمتی سے شاعر بھی ہوں جب میں کسی خیال میں محو ہوجاتا ہوں۔ جب میرے شاعرانہ تخیل کی بلند پروازیاں مجھے کسی حسین کی بزم میں لے جاتی ہیں اور میں ہجر و وصال کی الجھنوں میں پھنس جاتا ہوں تو یکایک میرا ذہن اس تصویر کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ میں تصویر کی طرف نظر اٹھانا چاہتا ہوں مگر تصویر کی ہیبت اجازت نہیں دیتی۔ تصویر کی مخمور آنکھیں۔ مجھے غیض و غضب سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ نورانی پیشانی پر مجھ کو بل نظر آنے لگتے ہیں۔ میں ڈر کر سہم جاتا ہوں اور مجھے اپنی لغزش کا احساس ہوتا ہے اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ یہ تصویر وہی نورانی تصویر ہے اور ان ہی محبت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی ہے۔

جس وقت میں شب کے آخری حصے میں بیٹھا ہوا مولانا وحشی کا یہ شعر

شب کو ہوجاتی ہے جب شور رش عالم خاموش ہم فضا میں تری آواز سنا کرتے ہیں

بار بار پڑھتا ہوں اور اس خموشی کے عالم میں یاد الٰہی میں مصروف ہوجاتا ہوں جب میرے خیالات صداقت اور سچائی کی دنیا میں ہوتے ہیں۔ جب میں امداد باہمی میں مشغول ہوتا ہوں۔ جب میری کوششیں تبلیغی کام میں مصروف ہوتی ہیں۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ یہ نورانی کاغذی پیکر مجھ کو دیکھ دیکھ کر مسکرا رہا ہے۔ اسوقت تصویر کا چہرہ نہایت بشاش معلوم ہوتا ہے اور ان مخمور آنکھوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ میری ہمت و جرأت کے بڑھانے کے لئے عرفاں کے دو پیمانے مجھ کو عطا ہو رہے ہیں۔

مجھے یہ تصویر بڑی بھلی معلوم ہوتی ہے کیونکہ میرے لیے ایک ناصح کا کام کرتی ہے مگر اس تصویر میں ایک کمی ہے نظروں کی تو پکی ہے مگر کانوں کی کچی ہے۔

وہ جنگی خیالات کی عنان انکی گرفت سے باہر ہے۔ وہ جنکو اپنے جذبات پر قابو حاصل نہیں ایکایسی ہی بزرگ تصویر اپنے کمرہ میں لگائیں۔ تاکہ وہ ہر وقت انکو درس معرفت دیتی رہے

اُمّید

(از حضرت بیان ویزدانی مرحوم میرٹھی)

زمانہ اگر صحن باغ ارم ہے — تو تو اے اُمید اسکی ابر کرم ہے
شگوفوں میں جبتک تو ہے تو ہے کرا کر — تو ہی کھلکھلاتی ہے پھولوں میں آکر
تمنا کی کہتوں میں تو ہے تیری — تمدن کی سیدانیں چیل بل ہے تیری
تو ہی دل کے پودوں کو دیتی ہے پانی — ہرا تجھ سے ہے گلشن زندگانی
شگوفوں کے کوچہ میں تو دوڑتی ہے — یہ تو روڑتی ہے کہ بو دوڑتی ہے
تری سر پہ تاج شہی سج رہا ہے — تری دور پہ کوس شہی بج رہا ہے
چڑھی تو مخالف پہ لشکر کو لیکر — پھری بادج لیکر چلی تاج لیکر
دیا تو نے سلطاں کو خلعت سنہرا — ہوا میں تری اڑ رہا ہے پھریرا
رہی کو دتی عشق کے دنگلوں میں — پھری قیس کے ساتھ تو جنگلوں میں
نہ چاہ یوسف کو تو نے سنبھالا — کیا تو نے یعقوب کے گھر اُجالا
خلیل خدا کو جب آتش میں بھیجا — کیا تو نے جھٹ سونٹھا ٹھنڈا کلیجا
تو ہی ہے جو انوں کے گہوڑوں کی باگ — تو ہی ہے ضعیفوں کی ہاتھوں کی لاٹھی
اُٹھایا اپاہج کو بستر سے تو نے — جلایا ہے مُردوں کو ٹھوکر سے تو نے
جگاتی ہے بستر سے تو غافلوں کو — اُٹھاتی ہے شوخی سے تو کاہلوں کو
رگوں میں لہو بن کے تو دوڑتی ہے — تری ساتھ ساتھ آرزو دوڑتی ہے
تو ہی ڈوبتی ناؤ کا ہے کنارا — تو ہی دیتی ہے ڈوبتے کو سہارا
دُلہن کربلا میں بنی تو مچل کر — بن آئی شہادت کا بانا بدلکر
سمندر میں نیلسن کو لیکر بڑھی تو — ولنگٹن کو میداں میں لیکر چڑھی تو
کولمبس کو تیری ہی لہر آرہی تھی — ڈگاما کی آنکھوں میں لہرا رہی تھی

(ماخوذ)

اگر چاہتے ہیں بنا آپ

انشا پرداز اعلیٰ درجہ کے۔ اور مضمون نگار چوٹی کے اور چاہتے ہیں آپ انشا پردازی کرنا انگریزی فرانسیسی زبانوں کی اردو میں ترجمہ جو مشاعرانہ خیالات غور سے بیچ وقت رخصت کے جیمس بیچا پروفیسر تنہا صاحب نے جنکے پاس ڈگری ہے۔ بی۔ اے کی جمع کئے ہیں مضمون سب چوٹی کے اور کیا ہے ترجمہ بھی انگریزی نظموں سے اور بات ایک بڑی بتاتی ہیں ہم تمکو کہ شبلی صاحب کہتی تھی اس کتاب کو ہمیشہ پاس رکھو۔ اور حالی صاحب بھی حافظ پڑھ پڑھ کر مضمون اسکے بس اگر آجائیگا ہو سمجھانا میرا بیچ خیال تمہارے کو تو منگا یہ کتاب بذریعہ ریلوے۔ اور نہیں ملے گی یہ کتاب تم کو بیچ نہ مرسی اشتہار بازوں دلی کے کیونکہ ہیں وہ ابھی سب بچے خواجہ بک ڈپو کے۔ اور منگاؤ

خواجہ بک ڈپو کے منیجر علی مظفر ہاشمی سے

مجاز و حقیقت

(از جناب اثر لکھنوی):

حشر اور اُس کے بعد کا ساماں کئے ہوئے — بیٹھا ہوں دل کے داغ فروزاں کئے ہوئے
نظارہ ہے اُمید تبسم میں گل بکف — دل کو فدائے جنبش مژگاں کئے ہوئے
ناخن بدل فراق میں رہتا ہوں روز و شب — سینے کو چاک مثل گریباں کئے ہوئے
خلوت میں دل کی آیا بصد غمزہ و ادا — اک مست ناز پردۂ داماں کئے ہوئے
صحرا نہیں ہے کوئی ہمارے مذاق کا — بیٹھے ہیں اپنے گھر کو بیاباں کئے ہوئے
ساقی کا منتظر ہے ہر ایک زندہ خوار — شب کو طلوع مہر کا ساماں کئے ہوئے
بکنے چلا ہے عشق کے بازار میں وہ شوخ — عصمت کو اپنے حسن کا دربان کئے ہوئے
پھر جوششِ نگاہ سے اُبھرے ہیں داغ عشق — دامانِ کل کو رشکِ گلستاں کئے ہوئے
پہونچے گا تیرے در پہ اثر ایک دن ضرور
آبادی خیال کو ویراں کئے ہوئے

(از جناب ابو المعانی مرزا یاس صاحب):

نگاہِ شوق ہوتی یا نگاہِ واپسیں ہوتی — ہر صورت زبانِ گنگ معنی آفریں ہوتی
جو روسکتے تو آنسو پونچھنے والے ہی مل جاتے — شریکِ رنج و غم دامن سے پہلے آستیں ہوتی
خزاں سے پہلے ہی کاش اپنی آنکھیں بند ہو جاتیں — بہار دل میں ہوتی یا نگاہِ واپسیں ہوتی
ازل سے کشتیِ اُمید تھی بیگانۂ ساحل — جہاں پایاب ہو دریا وہاں ہی نہ نشیں ہوتی
نگاہِ مضطرب کی حد ہو فانوسِ خیالی تک — قیامت تھی اگر پروانہ شمع یقیں ہوتی
یہ آبِ تشنہ ہو اور یہ دریا خونِ ناحق کا — مگر نفسِ شقی کی پیاس میں تسکیں نہیں ہوتی
فقط دل کی بدولت گرم ہے بازارِ جاں ورنہ
جسد میں روح اک دیوانہ تنہا نہیں ہوتی

(از حضرت احسن سنبھلی):

دل خاک ہو کے اور بھی پرجوش ہو گیا — اک ایک ذرہ محشرِ خاموش ہو گیا
اب میں ہوں اور میری شبِ غم کی تیرگی — عالم کا ذرہ ذرہ سیہ پوش ہو گیا
دُنیا سمجھ رہی ہے کہ تابِ فغاں نہیں — کیا جانے کیا سمجھ کے میں خاموش ہو گیا
یہ ابر، یہ ہوا، یہ نشا شاہ، یہ کیف شوق — لو میں بھی توبہ توڑ کے مینوش ہو گیا
تم کو کچھ اپنی بوقِ نظر کی خبر بھی ہے — دیکھو تو کون بزم میں بیہوش ہو گیا
چھیڑا کچھ ایسے سوز سے بلبل نے سازِ عشق — ہر غنچہ باغ میں ہمہ تن گوش ہو گیا
دل سوز ہو سکا نہ چراغِ شبِ فراق — میں نالہ کش ہوں اور روہ خاموش ہو گیا
دیکھا گیا نہ مجھ سے تماشائے بیکسی — گھبرائے میں اجل سے ہم آغوش ہو گیا
احسن نہ پوچھ قصۂ شبہائے آرزو — اک خواب تھا سو وہ بھی فراموش ہو گیا

(از مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر):

پہلے تو محبت میں اک لطف سا آتا ہے — پھر جان پہ بنتی ہے جب دم رکتا ہے
ہر قطرۂ خوں دل طوفان اٹھاتا ہے — جب عرض تمنا پر وہ آنکھ چُراتا ہے
آزارِ محبت کا کیا کم ہے خدا وندا — یہ چرخِ ستم پیشہ کیوں مجھکو ستاتا ہے
یہ جذبۂ کامل کا اوروں سا کرشمہ ہے — روٹھے ہوئے عاشق کو محبوب مناتا ہے
تسکین کی لے دیکھے باقی ہے یہی صورت — رو لیتے ہیں خلوت میں جب یاد وہ آتا ہے
قدرت کی ہر ایک طاقت امداد کو بڑھتی ہے — ٹوٹے ہوئے دل والا جب ہاتھ اُٹھاتا ہے
کیا رنگ ہے عالم کا کیا طور ہے دنیا کا — آرام سے ہے وہ ہی جو سب کو ستاتا ہے
دنیائے تمنا میں ہوتا ہے بپا محشر
بے پردہ کوئی فہمی جب سامنے آتا ہے

(از حضرت ندرت میرٹھی):

کچھ بھی نہ تھا نکلتے ہی پیکانِ آرزو — تھی دل کی جان کاوشِ پنہانِ آرزو
پہلے تو دل کو پھونک دیا ضبطِ آہ سے — اب دم بخود ہیں سوختہ سامانِ آرزو
آئی ہو ہمکو نیند تو آنکھیں ہی پیٹ جائیں — دیکھا ہے جب سے خواب پریشانِ آرزو
میں اُنکی آرزو کو سمجھتا ہوں جانِ دل — وہ میرے دل کو جانتے ہیں جانِ آرزو
اے آسماں کچھ تجھے خوفِ خدا بھی ہے! — یہ دل - یہ بحرِ عشق - یہ طوفانِ آرزو
دُنیا میں کیا پڑیگا کوئی میری سرگذشت — لکھا ہے دل کے خون سے عنوانِ آرزو
آئی دمِ اخیر صدائے شکستِ دل! — ٹوٹا ہے آج کیا دلِ ناداں آرزو
ہے دل میں خارِ غم تو نکلنے کی کیا اُمید — اُلجھا رہیگا گوشۂ دامانِ آرزو
رگ رگ میں دل کی جان ہے اُمید ہم میں — اب کشمکش سے چھوٹ چکی جانِ آرزو
ہمسے رُکے گا گریۂ بے اختیار کیا — پوشیدہ ہے ہر اشک میں طوفانِ آرزو
قاتل سے ہو رہی ہے قیامت میں بازپرس — ہم کہہ رہے ہیں ہم میں شہیدانِ آرزو
ندرت سے کہہ رہی ہیں اُمنگیں شباب کی
کیا اب کچھ اور چاہیئے سامانِ آرزو

(از جناب ماسٹر باسط بسوانی):

آتی ہی ہے تو لب پر فریاد چپکے چپکے — کرتا ہوں میں کسی کو اب یاد چپکے چپکے
تو قتل پر مُصر تھا - تو قتل پر تُلا تھا — اب ذبح کر رہا ہے جلاد چپکے چپکے
لائے گی رنگ آخر یہ آہ آتشیں کچھ — پھونکوں گا میں قفس کو صیاد چپکے چپکے
چھپ چھپ کے کر رہے ہو تیر نظر سے گھائل — محفل میں کر رہے ہو بیداد چپکے چپکے
بلبل کو ذبح کر کے پہلے تو شادماں تھا — اب رو رہا ہے بیٹھا صیاد چپکے چپکے
شانِ خدا ہے باسط پہونچا میں بُتکدے میں
قیدِ حرم سے ہو کر آزاد چپکے چپکے

بڑی نوازش

خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری تحریر فرما دیا کیجئے۔ نمبر خریداری نہ ہونے کی صورت میں دفتر تعمیل ارشاد سے معذور رہیگا

صنفِ نازک کیلئے

چھوٹی سی گڑیا عقل کی پُڑیا

ظاہر اجامۂ صد چاک کی پتلی ہوں میں
باطناً خزینِ اسرار کی کنجی ہوں میں،

حرکت مجھ میں ہے پیدا نہ مذاقِ رفتار
رکھدیا جسمیں اُسی طاق میں ہستی ہوں نہیں

سادگی میری مری عفت و عصمت کا ثبوت
بنے تکلف ہوں نہ کہاتی ہوں نہ پیتی ہوں نہیں

جسکی گڑیا ہوں اُسی کی ہوں میں زنانہ بروا
گھر سے باہر کہیں آتی ہوں نہ جاتی ہوں نہیں

لڑکیاں کہتی ہیں دلبستگیاں کیوں مجھسے
اِسکا جو کچھ ہے سبب صاف بتاتی ہوں نہیں

میں سکھاتی ہوں اُنہیں شیوۂ دنیاداری
اُن کی ہستی کا نمونہ نظر آتی ہوں نہیں

وہ مرے عقد کی تیاریوں میں ہیں مصروف
زینتِ بزم ہوں اور رونقِ ہستی ہوں نہیں

زندگی اُن کی بہت کچھ ہے مشابہ مجھ سے
سبق آموزِ محبت ہوں نہ آجتی ہوں نہیں

اُنہیں میری ہی طرح پردہ میں رہنا ہوگا
اور دُکھ درد ہر اک قسم کا سہنا ہوگا

وہ بھی اک گوشۂ عصمت میں کہی جائینگی
وہ بھی میری ہی طرح بندِ مکاں پائینگی

رسم پردہ کا طریقہ جو بتا دوں گی میں
تو وہ پردہ میں کبھی رہ کے نہ گھبرائینگی

جسطرح میں ہوں کہ پابند ہوں درگزر و شیں
وہ بھی بے پردگیوں سے یونہی شرمائینگی

مجھے کپڑے کی شکایت ہے نہ کھانے کا گلہ
وہ بھی تنقید مری کرکے نہ پچھتائینگی

مجھ سے سیکھا ہے جو بچپن میں متانت کا سبق
وقت خامش گذاریگی جہاں جائینگی

میں کبھی اُن سے لڑی ہوں نہ کبھی جھگڑی ہوں
لڑجھگڑ کر یہ کبھی نام نہ رکھوائینگی،

میرے صدقے میں انہیں سینا پرونا آیا
اب یہ چھوٹ ہر ہی نہ سسرال میں کہلائینگی

کھیل ہی کھیل میں سوئی کو سکھا دی باتیں
ہوشمش آئیگا تو باتیں مری یاد آئینگی

سبق علم و ہنر اُن کو سکھایا میں نے
خانہ داری کا ہر اک راز بتایا میں نے

غم رساندوہ میں یاد آئے گی ہمت میری
فقر و فاقہ میں نمونہ ہے قناعت میری

جب وہ شوہر کی اطاعت سے کبھی گھبرائیں
یاد کرلیں گی اُسی وقت اطاعت میری

میں نے بچپن سے سکھایا ہے انہیں صبر کا گر
بھولجائینگی یہ کسطرح رضاقت میری

ایک کا اِنکو بنا دیگی جب اِن کی تقدیر
محو ہوگی نہ کبھی طرزِ محبت میری

اُنکی رہبر ہوں میں آئندہ زمانہ کے لیئے
عکس ہے مجلس مابعد کا صحبت میری

بچیونکے لیئے نعمت ہوں مگر بے مطلب
میں بڑی چیز ہوں اور کچھ نہیں قیمت میری

میں ہوں گمنام مگر کام کیئے جاتی ہوں
کچھ نہیں نام مرا کچھ نہیں شہرت میری

آئینہ پند و نصیحت کا ہوں میں اُنکے لیئے
صبح اُٹھتے ہی یہ کرتی ہیں زیارت میری

کھول لو دانش و دانائی کی پُڑیا ہوں میں،
کام ہیں میرے بڑی نام کی گڑیا ہوں میں

ذوقِ زینت ہے مجھے اور نہ سیر نقش و نگار
میری دانست میں سب بیروزر ہیں بیکار

سادگی ہے میرا زیور مجھے دیکھو تو سہی
کبھی ہوں طاق کی رونق کبھی نقشِ دیوار

اسقدر طاعت و خدمت پہ ذرا فخر نہیں
نہ مجھے حاجتِ اُجرت، نہ صلے سے سروکار

لڑکیاں سیکھ گئی ہیں یہ طریقے مجھ سے
وہ بھی اخلاص کا بدلا نہ رکھیں گی نہ نہار

کام جو کچھ بھی کیا جائے۔ وہ ہو بے مطلب
یوں تو مطلب کا زمانہ ہے غرض کا سنسار

اپنی خدمات پہ کیا فخر کرے گا انساں
وہ بھی عورت کہ جو ہے مرد کی ایک خلد نگار

ہو محبت میں اگر تم کو صلہ کی پروا
تو سمجھ لو کہ محبت کا یہاں ہے شمار

مجھے دیکھو کہ لگی ہاتھ یہی دلجوئی میں
جس نے جس حال میں رکھا میں اسی حال میں خوش

اسمیں کچھ شک نہیں اور شبہ ذرا بھی نہیں،
جس میں میری سی نہ عادت ہو وہ گڑیا ہی نہیں

(ماخوذ)

بچہ آغوشِ مادر میں

(از حامد علی صاحب مسدیقی)

اگر زبان حقیقت کی ترجمان ہو سکتی ہے اور اگر بانی تصویر ظاہر کرنے کا بھی ایک صحیح ذریعہ بن سکتی ہے تو میں ایک لفظ بھی ادا نہیں کر سکتا بلکہ مطالب اور معانی کے مجسمے پیش کرکے آپ کو دکھاؤں گا کہ امومیت کیا چیز ہے۔

امومیت ایک سمندر ہے جسکی تہاہ ہے نہ کنارہ، سطح پر ایک ہیبت ناک خاموشی طاری ہو مگر تہ میں تیز اور تند موجوں کا ایک طوفان برپا ہو کر چھپے ہوئے کائنات کو ہر وقت زیر و زبر رکھتا ہو اور کسی کو اسکی خبر نہیں یہ ایک قطعہ زمین ہو جسکے اوپر ہر طرف گل گلزار نظر آتا ہے مگر نیچے ایک برقی مادہ دوڑ رہا ہے۔

کبھی کبھی انتہائے ضبط کے بعد اس مخفی عالم میں ایک ہیجان پیدا ہوتا ہے اسوقت زمین و آسمان تھراتے ہیں۔ ماں کے بدن کا رونگٹا رونگٹا زبان بنجاتا ہے جس سے سکوت کے پیرایہ میں اُن پُر اسرار جذبات کی بے گنتی لہریں نکلتی ہیں جنہیں ماں اور بچے کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

آ میرے بچے مجھے تجھ سے اور تجھے مجھ سے بہتر زمین کے تختہ پر اور کوئی نہیں جان پہچان سکتا۔ مجھے خبر نہیں کہ تو کب میرا ہوا مگر ہونے سے بہت پہلے تو میرا تھا اور میرے دل میں تھا۔ وہ تیرا مندھی ہوئی آنکھوں سے اور لرزتی ہوئی آواز سے رو رو کر میرے پاس سے میرے ہی پاس آنا اور قریب سے اقرب یا اقرب سے قریب مجھ ہی سے میری جدائی کی شکایت کرنا اچھی طرح یاد ہے۔

بشنو از نے چوں حکایت مے کند وز جدائی با شکایت مے کند
از نیستاں تا مرا ببریده اند از نفیرم مرد و زن نالیده اند

تو روتا تھا میں ہنستی تھی اے نادان کیا تو یہ سمجھتا تھا کہ تو نے مجھے گم کر دیا۔ آ میرے گلے سے لگ جا۔ دنیا کی کوئی قوت یہانتک کہ موت بھی تجھے مجھ سے

جدا نہیں کر سکتی اس جسم خاکی کو چھوڑ کر بھی میری روح ابد الآباد تک تیرے ساتھ رہیگی تیری روح کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو جز کو کل سے ہے دنیا میں بھی تو مجھ سے کبھی جُدا نہیں ہو سکتا۔ تو جسطرح میرا ہے اسطرح کوئی چیز کسی کی نہیں ہو سکتی مالک اور مملوک کی صحیح نسبت میرے اور تیرے ہی بیچ میں ہے اور کہیں نہیں دُنیا کی اور ہستیاں نظر کے ساتھ دل سے بھی دور ہو جاتی ہیں مگر تو مجھ سے جتنا دور رہتا ہے دیکھنے میں میری محبت کی زنجیر زیادہ لمبی اور زیادہ بوجھل ہو جاتی ہیں مگر حقیقت میں تو میری آنکھوں سے ہو کر دلمیں اُتر جاتا ہے۔

تجھے یاد ہے کہ سب سے پہلی چیز جسے تو نے اپنے ننھے ہاتھوں سے چھو کر پہچانا وہ میں ہی تو تھی تیرے شعور اور ادراک کی بسم اللہ میں ہی تھی تو نے غیر کو مجھ ہی سے تو پہچانا۔ اور مجھ اپنے سے غیر نہ جانا۔

اے نادان مجھ میں صرف تیری ہی ماں ہونے کی صفت نہیں بلکہ کائنات کی ماں ہونے کے جوہر میری روح کو ودیعت کیے گئے ہیں۔

سمندر کی ہر سیپ میں کان کے ہر ایک پتھر کے ٹکڑے میں میرا جلوہ ہے میں دہرتی ماتا ہوں۔ میں کروڑوں پدموں بے زبان مخلوق کی ان دیوی ہوں۔ اگر میں نہ ہوتی تو کچھ نہ ہوتا۔

جب تو میری آغوش میں سکوت اور خاموشی سے پل اور بڑھ رہا تھا تیرا حسن ظاہری حسن وقت ترقی کرتے تھے تو میں خوش تھی کہ میری پھل لا رہی ہیں۔ اور میں ایک نقاب نا معلوم چہرے پر ڈالے اس جسمانی اور ذہنی ترقی کے میدان میں نگہبان فرشتہ کی طرح تیرے ساتھ ساتھ تھی۔

ممکن ہے کہ پھول سے بوٹا کافور ہو جائے۔ شجر اغ ماند پڑ جائے۔ سورج سے نور و حرارت رخصت ہو جائے۔ عارض رُخ سے حُسن جاتا رہے مگر تیری محبت میرے دل سے کبھی نہیں جا سکتی تو میری دعا ہے کہ تو اول عقل کا مُبتلا ہو کر اُٹھے ابنائے جنس میں امام وقت اور مرشد راہ ہو آج میں تجھے اپنے گھر سے رخصت کرتی ہوں اور مادرِ تعلیم کے سپرد کرتی ہوں یہ وہ بالاتر ہستی ہے جو اپنی تدبیر کے ذریعہ سے ایک مجبور و گرفتار روح کو حقیقی و دائمی آزادی بخشتی ہے۔ حواس ہی کی تربیت نہیں کرتی بلکہ ایک زبردست حس یعنی ضمیر کو آراستہ کر کے تجھے تہذیب نفس کے عرش معلی پر پہونچائے گی۔ تجھ میں تخلیقی قوتیں زندہ کرے گی اور تو دراللام ادیب، جادو نگار، سحر بیان جیسے خطاب دلائے گی۔ خدا یا میرے اس بچہ کو اپنے کمال فیض سے اس دنیا میں ایک مقام اعلیٰ پر پہونچا دے خاک پتلے میں وہ زبردست روحانی قوتیں مخفی ہیں کہ انہیں ذرا مس کرنے پر یہ دنیا کو فوق العادت کرشمے دکھا سکتا ہے۔ یہ سب کچھ تعلیم کا اعجاز ہے یہ تعلیم عنایت فرما نیک ہدایت دے۔

کم عمری کی شادی

(از رخ۔ ح۔ بیگم رامپوری)

ہمارے ملک کا عام دستور ہے کہ کم عمر لڑکیوں کی شادی کی جاتی ہے جسکا سب سے بڑا نقص جس سے قسم قسم کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں تعلیم ہے جو وقت کم ہونے سے نامکمل رہجاتی ہے۔ نیک و بد کی تمیز اچھی طرح نہیں کر سکتیں مزاج شناسی کے جوہر بیش بہا سے محروم رہتی ہیں جس کی خرابی اظہر من الشمس ہے یہ تو فطری بات ہو کہ جس جگہ کچھ عرصہ رہتے ہوئے گذر جائے تو اسکو چھوڑتے وقت تکلیف ہوتی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس گھر میں اتنی عمر گذرے وہ لوگ ایسے رفیق رہے۔ جن سے ایک سکنڈ کے واسطے جدا نہ ہوئی دفعۃً چھوٹ جائیں۔ اور پھر رنج نہ ہو پھر چونکہ اُن میں اتنی عمر علم اور عقل نہیں ہوتی ہے کہ اتنی بڑی پریشانی کی تحمل ہوں لایعنی شکایتیں والدین سے کرتی ہیں جسکو وہ بعض وقت بہت کچھ سمجھتے ہیں اور جس سے بیجا رنجش کا پہلو نکلتا ہو بعض وقت مروجہ عموماً تعلیم یافتہ ہی ہوتے ہیں اپنی بیوی کی تعلیم کم ہونے کی وجہ سے کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں جسکو یہ نہیں اتنی عقل تو ہوتی ہی نہیں کہ اپنے شوہروں کی کبیدگی کا باعث دور کریں اسکو برائی پر محمول کرتی ہیں جسکا نتیجہ رنجش اور خانہ جنگی کا باعث ہوتا ہے مساس تند، وغیرہ کی نصیحت آمیز باتو نکو جو اُنکی بہتری کے واسطے ہوتی ہیں۔ بُرائی کے ساتھ منسوب کرتی ہیں۔ اس غلط فہمی سے دوستو نکو دشمن بنا کر نوبت مجادلہ کی پہونچاتی ہیں۔ اتفاقاً بعض بڑی کمسنی کی شادی بیوی والے سے یا بیوی کا انتقال ہو چکا ہو اور اولاد ہو ہو جاتی ہے تو بوجہ صغر سنی و کم علمی کے بغض و حسد کی آگ دونو طرف مشتعل ہوتی ہے اور گھر ویران ہو جاتا ہے اور سوتیلی ماں اس کو قطع نظر کر کے کہ وہ بھی خدا کی بنائی ہوئی مخلوق ہے اور اسکے اختیار میں ہو چاہو راحت پہونچائی یا تکلیف طرح طرح سے ستاتی ہو جس سے شوہر کے دلمیں بھی فرق پڑتا ہے اور آئندہ کے واسطے اولاد کے بھی۔

لڑکی کے والدین کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے جان بوجھ کر یہ ظلم پہلی بیوی پر نیز اپنی لڑکی پر گوارا نہ کریں اور اپنے آپ کو اس تکلیف سے بچائیں جو سوکھان روح ہوتا ہے۔ اور اگر لڑکی سمجھدار ہوگی اور زنجیری میں ایسا اتفاق ہو بھی جائے تو بوجہ سمجھدار اور ذی علم ہونیکے اچھی طرح نباہ ہو سکتی ہے اور اُنکو بھی کسیطرح کے رنج کی نوبت نہیں آتی۔

پس میری ہر صاحب اولاد اور خاصکر اُن صاحبان سے جو لڑکیاں رکھتے ہیں ستدعا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے کم عمری میں شادی کرنے سے بچیں اور چونکہ مرد ہیں تعلیم یافتہ مسلمان ہیں اور اسلام ہر کمزور کے ساتھ نرمی کا حکم دیتا ہے۔ حتی الامکان اس بیچاری جاندار بے زبان مخلوق پر رحم کریں اور اپنی زندگی ہی جہت سے بسر کریں اور اپنی اولاد کو بھی شاداں و فرحاں دیکھیں۔ اور اپنا دل شاد کریں۔ آمین

اور چونکہ میں بھی اسی مخلوق میں ہوں مجھے اپنی ہمجنسوں کے ساتھ دلی ہمدردی ہے؛

تیر از کمان جستہ

(۱)

کانپور اپنی تجارتی خصوصیات کی بنا پر نہایت آباد اور بارونق شہر ہے لیکن تحقیق کی ضرورت پیش آئے تو معلوم ہوگا کہ اس کی آبادی کا بیشتر حصہ اُن تارکانِ وطن پر مشتمل ہے جو کاروباری اور تجارتی مشاغل کی وجہ سے اپنا گھر بار چھوڑ کر یہاں چلے آئے چنانچہ ہماری محترم دوست اور ہماری ناچیز قلمی خدمات کے سچے قدردان شیخ عبدالحق صاحب مرحوم بھی کانپور کے باشندے سمجھے جانے کے باوجود کانپور کے باشندے نہ تھے۔ اُن کا اصلی وطن مراد آباد کا ایک مشہور قصبہ تھا عنفوان شباب میں بسلسلۂ ملازمت کانپور میں مقیم ہوئے اور پھر قسمت نے ایسی یاوری کی کہ فرفتہ فرفتہ شہر کے مشہور اور کامیاب تاجروں میں شمار ہونے لگے۔ شیخ صاحب نے کانپور ہی میں شادی کرلی اور ایسی مستقل بود و باش اختیار کی کہ وطن سے تعلقات بالکل منقطع ہوگئے۔ جب تک وہ زندہ رہے کبھی کبھی اعزہ سے خط و کتابت ہو جاتی تھی۔ اُن کے انتقال کے بعد یہ سلسلہ بھی موقوف ہو گیا۔ جب شیخ صاحب مرحوم نے انتقال کیا تو لاکھوں روپے کی جائداد اپنے وارثوں کے لیے چھوڑی۔ اُن کے وارثوں میں صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی۔ لڑکی کی عمر پندرہ سولہ سال کی تھی اور لڑکا اُس سے پانچ برس چھوٹا تھا۔ شیخ صاحب کی زندگی ہی میں لڑکی کی نسبت اُن کی بیوی کے عزیز اور بھائی کے لڑکے سے پختہ ہو گئی تھی اور اگر اُن کی زندگی وفا کرتی تو وہ جلد سے جلد اس کار خیر سے سبکدوشی حاصل کر لیتے۔ شیخ صاحب کو اپنی صاحبزادی شاہدہ سے بہت الفت تھی اور انہوں نے اُس کی تعلیم و تربیت پر بہت روپیہ صرف کیا تھا۔ وہ اردو نوشت و خواند۔ سینے پرونے اور کھانے پکانے میں اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتی تھی اسی بنا پر شیخ صاحب یہ نہیں چاہتے تھے کہ کسی سوداگر زادہ سے محض اُس کے تمول کا لحاظ کر کے شاہدہ کی شادی کریں بلکہ اُن کی یہ خواہش تھی کہ وہ ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال شخص سے بیاہی جائے۔ اس خیال کو وہ اتنا پسند کرتے تھے کہ خود دولتمند ہونے کے باوجود یہ نہیں چاہتے تھے کہ شاہدہ ایک دولتمند گھر میں بیاہ کر جائے۔ شیخ صاحب کی بیوی بھی اس معاملہ میں اپنے شوہر سے متفق الرائے تھیں۔ لیکن جیتے جی بسیار کے باوصف بھی کوئی خاطر خواہ داماد شیخ صاحب کو نصیب نہیں ہوا۔ آخر اسی اثنا میں اُن کی بیوی کے عزیز بھائی کے صاحبزادے سلیم محمد مسلم کی بیوی کا انتقال ہوا۔ محمد مسلم کی عمر تیس سال سے زیادہ نہ تھی۔ اُنہوں نے الہ آباد یونیورسٹی سے بی۔ اے اور ایل۔ ایل بی کی ڈگری حاصل کی تھی لیکن وکالت میں اُنہیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی اور اس لیے وہ ملازمت پر مجبور ہوئے۔ صوبجات متحدہ میں تو اُن کے لیے کوئی صورت نکل نہ سکی البتہ پنجاب میں بعض زبردست وسائل نے اُنہیں کامیاب کر دیا اور وہ جہلم کے ضلع میں منصف ہو گئے۔

محمد مسلم کو اگرچہ زیادہ تنخواہ نہیں ملتی تھی لیکن وہ اپنی قدرتی جزرسی۔ کفایت شعاری اور ضبط نفس کی وجہ سے اپنا کافی خرچ پس انداز کر لیتے تھے اور وکالت کی نسبت اپنے آپ کو زیادہ مطمئن پاتے تھے کیونکہ ایک درخشاں مستقبل اُن کے سامنے تھا۔

(۲)

۱۹۱۶ء میں جب محمد مسلم نے بی اے کا امتحان پاس کیا تو اُن کے والدین کو شادی کی فکر ہوئی اور بالآخر چند روز کی سلسلہ جنبانی کے بعد حافظ محمد حسین ٹھیکیدار کی صاحبزادی سے اُن کا عقد ہو گیا۔ محمد مسلم کی شادی ہندوستان کی رسم و رواج کے مطابق اسطرح ہوئی تھی کہ شادی سے پہلے وہ بیوی کی شکل و صورت اور عادات و سیرت سے بالکل نابینا تھے۔ شادی کے بعد جب اُنہوں نے بیوی کو دیکھا اور چند روز کے بعد جب اُسکی اخلاقی حالت سے آگاہ ہوئے تو اُنہیں زندگی کی اس دوسری کروٹ سے چندداں خوشگواری پیدا نہیں ہوئی۔ محمد مسلم کی بیوی سرخ و سفید تھی۔ لیکن حسین نہ تھی۔ لکھی پڑھی تھی لیکن عقل و شعور اور تیز و ادب سے بے بہرہ تھی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اُسمیں محمد مسلم جیسے سخت گیر اور تنگ مزاج شوہر کی بیوی بننے کی صلاحیت نہ تھی۔ محمد مسلم جزرس تھے اور وہ مسرف۔ یہ رونی صورت رکھتے تھے اور وہ ہنس مکھ تھی اور اس لیے دونوں میں نباہ ہونا بہت دشوار تھا۔ ہر انسان نے ایک جدا مزاج پایا ہے بعض لوگ طبعاً محکوم ہیں اور بعض حاکم۔ بعض فطرۃً قید پسند ہیں اور بعض آزاد طبع۔ جو شخص طبعاً محکوم ہے وہ آقا اور خود مختار ہو کر بھی محکوم رہے اور جو شخص طبعاً حاکم ہے وہ نوکر اور غلام ہو کر بھی حکومت کرے گا۔ اگر تمہیں امرا کی ہمنشینی کا موقع ملا ہے تو کہیں نہ کہیں دیکھا ہوگا کہ ہر طرح اختیار و اقتدار حاصل ہونیکے باوجود امیر صاحب محکوم بنے ہوئے ہیں اور نوکر اُن کے خیالوں پر حکومت کرتے ہیں اسی طرح جو لوگ طبعی طور پر قید و پسندی کا مادہ رکھتے ہیں وہ آزادی کے تمام مدارج حاصل ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مقید رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ قدرتاً آزاد طبع واقع ہوئے ہیں وہ سخت مجبور و مقید ہونے پر آزادی کا دامن نہیں چھوڑتے۔ محمد مسلم فطرۃً قید پسند تھا اور یہی وجہ تھی کہ اُس نے وکالت کا آزاد پیشہ چھوڑ کر اور اُسے کامیاب بنانے کے لیے کافی جدوجہد کیے بغیر ملازمت کی پابندیاں گوارا کر لیں۔ اُس نے خواہ مخواہ اپنے اوپر اتنی ذمہ داریاں اور اتنی پابندیاں عائد کر لیں تھیں کہ اُس کی زندگی ایک قیدی کی زندگی کا نمونہ بن گئی تھی وہ صبح کو ۴ بجے اُٹھتا مگر اس لیے نہیں کہ سحر خیزی ایک نعمت اور صبح کی نماز ایک دولت ہے بلکہ صرف اس لیے کہ پابندیوں میں ایک اضافہ پیدا ہو۔ بستر سے اُٹھنے کے بعد وہ یہ بات گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ بیوی خواب شیریں کے مزے لیتی رہے وہ اُسے فوراً بیدار اور فوراً گھر کے دھندوں میں اُلجھ جانے کے لیے تیار کرتا تھا۔ شباب کی متوالی نیند جو بیس سال سے کم عمر والی لڑکیوں کی بلا شرکت غیرے جائداد ہے۔ کسی طرح کروٹ بدلنے کی اجازت نہیں دیتی تھی لیکن محمد مسلم کی جلادیاں پہر راحت کے لیے تیغ بکف رہتی تھیں اور غریب بیوی جسکے لیے میکے سے رخصت ہونے کے بعد یہ فیصلہ دشوار ہو گیا تھا کہ وہ گھر کی بیوی ہے

باگھر کی خادمہ ہے چار ناچار اُٹھ کر چولھے کے پاس جا بیٹھتی تھی تاکہ چائے کی ایک اور صرف ایک پیالی کے لئے پانی گرم کرے۔ خدمات کا یہ سلسلہ صبح کے ۴ بجے سے شروع ہو کر رات کے دس گیارہ بجے ختم ہوتا تھا۔ موسم گرما میں تو یہ پابندیاں کسی نہ کسی طرح گوارا ہو گئیں لیکن موسم سرما کے آتے ہی قوٰی ان احکام سے سرتابی کرنے لگے اور جب اُنہیں مجبور کیا گیا تو نمونیا کے ایک شدید حملے نے اس کشمکش کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔ بیوی کے انتقال سے محمد مسلم کو کچھ زیادہ رنج نہیں ہوا کیونکہ اختلاف طبیعت کی وجہ سے وہ اُنہیں چنداں مرغوب نہ تھی۔

(۳)

محمد مسلم کی ان مخصوص عادات سے اُس کنبہ والے کافی طور پر آگاہ نہ تھے کیونکہ جب سے اُس کی عملی زندگی کا آغاز ہوا وہ عموماً پردیس میں اور اپنے وطن سے صدہا میل دور رہا۔ اگر اس جزرسی اور سخت گیری کا صحیح حال معلوم ہوتا تو شاید شیخ عبدالحق اور خاصکر اُن کی بیوی شاہدہ کو موت کے حوالے کر دیتیں اور اُس کے ساتھ شادی پر آمادہ نہ ہوتیں۔ لیکن نوشتۂ تقدیر میں ترمیم ناممکن ہے۔ سخت جستجو کے باوجود شاہدہ کے لئے ایک تعلیم یافتہ شوہر میسر نہ آسکا اور بالآخر محمد مسلم ہی کے ساتھ اُس کی شادی کا فیصلہ کرنا پڑا۔ محمد مسلم نے شاہدہ کو بارہا دیکھا تھا۔ وہ اُسے صورۃً اور سیرۃً پسند کرتا تھا۔ اور جب شادی کا معاملہ پختہ ہو گیا تو اُسے یقین آ لگا کہ زندگی کے باقیماندہ ایام عیش و آرام کے ساتھ بسر ہونگے۔ شیخ عبدالحق صاحب اپنی زندگی میں بیٹی کے جہیز کا پورا سامان کر چکے تھے۔ اُن کی وفات کے چھ ماہ بعد شاہدہ کی شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد ایک ماہ تک وہ کانپور میں مقیم رہی اور پھر محمد مسلم اُسے اپنے ہمراہ جہلم لے گیا۔ شاہدہ کی والدہ کو اسکا خیال بھی نہ تھا کہ محمد مسلم ڈھائی سو روپے ماہوار تنخواہ پانے کے باوجود گھر میں ایک خادمہ بھی نہ رکھیگا تاہم اُنہوں نے اپنی بیٹی کی آرام دہی کے لئے ایک قدیم الخدمت اور قابل اعتماد عورت کو ساتھ کر دیا۔ محمد مسلم کو یہ بات کسی قدر ناگوار تھی لیکن جب اُسے معلوم ہوا کہ اس خادمہ کے مصارف بھی شاہدہ کی والدہ چھ ماہ کے لئے ادا کر چکی ہیں تو وہ خاموش ہو گیا۔ محمد مسلم اگرچہ اپنے اصول کا نہایت پابند تھا لیکن حسن و جمال کی قدرتی دلربائی اور اخلاق و عادات کی شائستگی سے اثر پذیر ہوئے بغیر نہ رہ سکا شادی کو ابھی ایک سہ ماہی گزری تھی کہ وہ بیوی کا عاشق زار ہو گیا۔ اس دلچسپی کا یہ باعث تھا کہ شاہدہ اُس کے معیار کے مطابق حسین تھی۔ اُس کی توقع سے بڑھ کر سلیقہ شعار اور خوشخو تھی اور ایک خاص بات یہ تھی کہ جب سے وہ جہلم آئی تھی اُسکی والدہ نے مخالف کا تار بند دیا تھا اور ان کے علاوہ ہر مہینے پچاس روپے کا منی آڈر بھی خوری کے تمام سے آتا تھا جس کے یہ معنی تھے کہ محمد مسلم کو اپنے مصارف خانگی کے لئے بہت کم تنخواہ کی بندھی ہوئی رقم کو چھیڑنے کی ضرورت تھی۔ اور اس سے بڑھ کر وہ کس بات سے خوش ہو سکتا تھا۔ لیکن ان باتوں کے باوجود وہ اپنے نیچر کو نہیں بدل سکتا تھا۔ کبھی کبھی اُس کی فطرت میں تموج پیدا ہوتا تھا کبھی کبھی صفرا کی زیادتی اُس کے مزاج میں فوری اشتعال پیدا کر دیتی تھی اور وہ معمولی سے معمولی بات پر شاہدہ سے ناخوش ہو جاتا تھا۔ اگرچہ شادی کے بعد پہلی سہ ماہی میں اس قسم کے مواقع بہت کم پیش آئے۔

(۴)

دوسری سہ ماہی میں محمد مسلم کی اخلاقی قوتیں تصنع اور تکلف کے پردے چاک کرنے لگیں جس حد تک شاہدہ اطاعت گزار ثابت ہونے لگی اور جس حد تک بے تکلفی بڑھتی گئی اُسی حد تک محمد مسلم کی بدمزاجیاں درشت گیریاں نمایاں ہوتی گئیں۔ شاہدہ تو ان باتوں کو پروردۂ نعمت ہونے کے باوجود کسی حد تک انگیز کر لیتی تھی لیکن جو خادمہ کہ اُس کے ہمراہ آئی تھی اُسے سخت ناگواری پیدا ہوتی تھی۔ اور جب محمد مسلم کچہری چلا جاتا تھا تو وہ شاہدہ کو اُکسانے اور اُبھارنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی تھی۔ اُس کی خواہش یہ تھی کہ شاہدہ محمد مسلم کو ترکی بہ ترکی جواب دے۔ اُسے جزرسی کے طعنے دیا کرے اور اُسے جتائے کہ شادی کے بعد سے ابتک اُسکا بار شوہر پر نہیں ہے۔ شاہدہ اگرچہ ہوشمند اور تعلیم یافتہ تھی لیکن پھر نوجوان اور تجربہ کار تھی۔ اُس نے عرصہ تک اپنے آپکو خادمہ کی تعلیمات سے محفوظ رکھا لیکن آخر کار کب تک وہ اِس مثل کی مصداق نہ بنتی کہ "آدمی کا شیطان آدمی" ہے۔ اُس کے دلمیں بھی محمد مسلم کی بیجا ناراضیوں اور رنج کی نہیوں پر اشتعال پیدا ہونے لگا۔ اور وہ محمد مسلم کو اُس کے تلخ کلمات پر جواب دینے لگی۔ شاہدہ چونکہ ہوشمند اور تعلیمیافتہ تھی اس لئے وہ ایسا معقول اور خاموش کن جواب دیتی تھی کہ محمد مسلم اہل اہل پی ہونے کے باوجود الفاظ ڈھونڈتا رہ جاتا تھا۔ اور جب بات کا جواب نہیں بن پڑتا تھا تو وہ انتقام کے دوسرے وسائل اختیار کرتا تھا۔ سخت کلامی پر اُتر آتا تھا۔ دو دو روز کھانا نہیں پکتا تھا۔ مردانہ سے زنانہ میں نہیں آتا تھا۔ شاہدہ کے پاس ان مشکلات پر قابو پانے کی کوئی صورت نہ تھی۔ وہ بسا اوقات اشکباری اور آہ و زاری میں مصروف رہتی تھی۔ رنج و مصیبت کا یہ عالم اُسوقت تک رہتا تھا جب تک محمد مسلم کا مزاج اعتدال پر نہ آتا اور شاہدہ کی دلربائیاں اور عنایتیاں یاد آکر اُس کے دل کو بیقرار نہ کریں۔ بہرحال جب اسی حالت پر ایک ششماہی گزر گئی تو شاہدہ کی والدہ نے بیٹی کی واپسی کے لئے شدید تقاضا شروع کیا۔ اور جب محمد مسلم نے پے در پے عذرات کے بعد خاموشی اختیار کی تو وہ گھبرا کر کانپور سے خود ہی جہلم چلی آئیں۔ محمد مسلم کو اپنی ساس کا آنا سخت ناگوار گزرا اور اس ناگواری کے تین سبب تھے ایک تو یہ کہ اُس نے شاہدہ کے ساتھ جو بدسلوکیاں کی تھیں اُن کا راز فاش ہوتا تھا دوسرے یہ کہ اُسکی آزادی اور اشتعال طبع کے بیباکانہ اظہار میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ تھا تیسرے یہ کہ مصارف کا بار ناقابل برداشت حد تک ترقی کر گیا تھا۔ لیکن ایک دولتمند ساس کے ساتھ وہ "سنگ آمد و سخت آمد" کہکر صبر کر لینے کے سوا اور کیا سلوک کر سکتا تھا۔ شاہدہ نے شوہر کی شکایت میں ایک حرف نہیں کہا لیکن اُس کی ہمراہی خادمہ نے جو کچھ دیکھا اور سُنا تھا وہ شاہدہ کی والدہ سے حرف بحرف بیان کر دیا

(۵)

شاہدہ کی والدہ کو بیٹی کی تکالیف اور محمد مسلم کی بدمزاجیوں کا حال معلوم کر کے

بہت صدمہ ہوا۔ اُن کے دل کا سکون لے دے کر شاہدہ اور اُس کے بھائی پر موقوف تھا اور وہ ایک لمحہ کے لیئے روادار نہ تھیں کہ ان دونوں میں سے کسی کو دُکھ پہونچے۔ اِن صدمات سے وہ اِس قدر متاثر ہوئیں کہ کئی وقت کھانا نہیں کھایا اور باوجود کوشش محمد مسلم کے ساتھ اپنی خوش مزاجی اور سلسلۂ گفتگو کو قائم نہ رکھ سکیں جسکا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ ساس اور داماد کے درمیان ناگواری پیدا ہوئی۔ اور اس ناگواری سے شاہدہ کو متاثر ہونا پڑا۔ صرف ایک ہفتہ ایسا گزرا کہ محمد مسلم نے ساس کے احترام میں اپنی زبان بند رکھی۔ اس کے بعد اُس کے اخلاقی جوہر نمایاں ہونے لگے۔ اور اب چونکہ ماں کی موجودگی سے پوری تقویت حاصل تھی شاہدہ نے بھی جوابات میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی۔ اُس کی والدہ نے بھی وقتاً فوقتاً مداخلت کی خارسے بھی طعن و تشنیع کا برمحل استعمال کیا اور وہ گھر جس کے در و دیوار نے اب تک محمد مسلم کے زجر و توبیخ اور شاہدہ کی آہ و زاری کے سوا کچھ نہیں دیکھا تھا اچھا خاصہ میدانِ جنگ بنگیا۔ شام کے ۴ بجے سے صبح کے ۱۰ بجے تک جانبین میں کئی کئی بار تصادم واقع ہوتا تھا۔ محمد مسلم جب شاہدہ کی ظاہری رباطنی خوبیوں پر نظر ڈالتا تھا تو اُس کی تمام شکایتیں رفع ہو جاتی تھیں اور وہ ایک پرستار کی طرح اُس کی اطاعت گزاری کے لیئے آمادہ نظر آتا تھا لیکن جب اُس کی نظر تی قوتیں اُبھرتی تھیں اور مزاج میں اشتعال پیدا ہوتا تھا تو محبت کے تمام جذبات فنا ہو جاتے تھے اور وہ امریکۂ قدیم کے ایک وحشی کی طرح مغلوب الغضب ہو کر معمولی سے معمولی بات پر سخت سے سخت باز پرس کرتا تھا۔ آخر ایک دن خانہ جنگی نے غیر معمولی خوفناک صورت اختیار کی۔ شام کے ۴ بجے سے رات کے ۲ بجے تک مسلسل سخت کلامی ہوتی رہی۔ بدقسمتی سے دوسرے دن اتوار تھا۔ اِس لیئے جنگ کا سلسلہ منقطع نہ ہو سکا۔ شاہدہ اُسکی والدہ اور خادمہ کے تمام جوابات اور طعن و تشنیع نے محمد مسلم کو بالکل حواس باختہ کر دیا تھا۔ وہ نہایت مغلوب الغضب ہو کر شاہدہ کی طرف چھری اُٹھا کر جھپٹا لیکن اُس کی خادمہ نے جو نہایت قوی الجثہ اور محمد مسلم کے لئے بسکے نشو و نما کی تمام قوتیں "بی اے" اور "ایل ایل بی" کے حروف میں منتقل ہو چکی تھیں بالکل کافی تھی اُس سے چھری چھین کر پھینک دی اور ایسا دھکا دیا کہ "منصف" کا مجسمہ لڑکھڑاتا ہوا سہری پر جا گرا۔ اب محمد مسلم کے اشتعال کی کوئی انتہا نہ تھی اُس نے زوجیت کے تمام اختیارات ایک ہی بار صرف کر ڈالے اور شاہدہ کو طلاق دیدی۔ طلاق کے الفاظ ایسے واضح تھے اور اُن کو چھ سات بار ایسی سنجیدگی کے ساتھ استعمال کیا گیا تھا کہ ایک عیار سے عیار مفتی کے لیئے بھی تاویل کی کوئی گنجائش نہ تھی۔

(۶)

زن و شو کی دُنیا میں اس سے بڑا کوئی حادثہ نہیں۔ جواز کے عالم میں اس سے زیادہ تلخ اور تکلیف دہ کوئی پہلو نہیں۔ جس طرح دو لفظ دو مختلف ہستیوں کو ہمیشہ کیلیئے ایک دوسرے سے وابستہ کر دیتے ہیں اسی طرح دو لفظ دو متحد ہستیوں کو ایک دوسرے سے دائمی جُدائی پر مجبور کرتے ہیں۔ وہی حوصلہ جمال شاہدہ جس کے بال بال پر ایک لمحہ پہلے محمد مسلم کا جائز قبضہ تھا اب بالکل نامحرم تھی۔ وہ نگاہیں جنکے درمیان کوئی حجاب کوئی خوف اور کوئی تکلف حائل نہ تھا اب ایک دوسرے کی طرف نہیں اُٹھ سکتی تھیں۔ وُہ دلفریب چہرہ جو اپنی تمام زیبائشوں اور خال و خد کی آرائشوں کے ساتھ محمد مسلم کے ذوقِ محبت کے لیئے وقف تھا اب اُس کے سامنے نہیں آسکتا تھا۔ طلاق کے خوفناک الفاظ استعمال کرنے کے بعد اُس جنگ کا تکلف خاتمہ ہو گیا جو ۴ گھنٹہ سے چھڑی ہوئی تھی۔ سانپ کی نسبت سُنا ہے کہ ڈسنے کے بعد وہ خود بھی عرصہ تک مدہوش رہتا ہے بعینہٖ یہی حالت محمد مسلم کی تھی۔ اور ہر تو شاہدہ نے آنچل سے اپنا مُنہ چھپا لیا اور اُدھر محمد مسلم اپنے الفاظ کی طاقت سے آگاہ ہو کر مردانہ کی طرف چلا گیا۔ شاہدہ اور اُسکی والدہ کے لیئے اس سے بڑھ کر اور کیا صدمہ ہو سکتا تھا اُن کے لیئے خواب و خور حرام ہو گیا۔ ہر وقت آہ و زاری اور ہر وقت اشکباری اُن کا مشغلہ تھا۔ شاہدہ کی والدہ کو اگر ایک طرف بیٹی کی تمام عمر برباد ہونے کا جانکاہ صدمہ تھا تو دوسری طرف خاندان میں بدنامی و رسوائی کا ملال تھا۔ وہ عجب کشمکش میں تھیں۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ محمد مسلم کا نشہ تیسرے دن اُترا۔ اُس کا اشتعال فرو ہوا۔ شاہدہ کو تین دن سے اُس نے نہیں دیکھا تھا۔ اُس کی یاد دل کو تڑپانے لگی۔ اور اُسپر کچھ ایسی بیخودی طاری ہوئی کہ وہ یہ امر واقعہ بالکل بھول گیا کہ اُس کے اور شاہدہ کے درمیان اب ایک خلیج نہیں بلکہ ایک سمندر حائل ہے۔ وہ بیتابانہ زنانہ میں داخل ہوا لیکن اُسے سخت مایوسی ہوئی جب شاہدہ کو اُس سے چھپایا گیا۔ وہ عالم وارفتگی میں ساس کے قدموں پر گر پڑا۔ ہاتھ جوڑے۔ منتیں کیں اور اس قدر اظہار ندامت کیا کہ وہ بے اختیار رو دیئے۔ آخر اُنہوں نے کہا کہ اب میں کیا کر سکتی ہوں تم علماء سے فتویٰ لو۔ اگر اُن کی اجازت ہو تو شاہدہ پھر تمہاری ہو سکتی ہے اور جبتک فتویٰ نہ ہوگا اُسوقت تک شاہدہ تمہارے سامنے نہیں آسکتی۔ ساس کی زبان سے یہ الفاظ سنکر محمد مسلم اور بھی زیادہ حواس باختہ ہوا لیکن وہ جانتا تھا کہ جو کچھ اُس سے کہا گیا ہے بالکل بجا اور درست ہے۔ اُسے چین کہاں تھا فوراً عالم سراسیمگی میں مولانا عبدالقادر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور "زید" و "ہندہ" کے فرضی نام لیکر اپنا تفصیلی واقعہ بیان کیا۔ مولانا نے فرمایا کہ مسئلہ بالکل صاف ہے۔ اب رجوع کی صرف ایک صورت ہے کہ ہندہ کسی غیر شخص سے نکاح کرلے اور جب وہ شخص اپنی خوشی سے بلا جبر و اکراہ طلاق دے تو وہ زید سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ محمد مسلم نے پوچھا کہ اگر کسی نابالغ لڑکے سے نکاح کر دیا جائے تو کچھ حرج ہے؟ مولانا نے بتایا کہ نہیں۔ مرد عاقل و بالغ ہو۔ عورت اُس کے گھر بھیج دی جائے۔ اُسے تمام شوہری اختیارات اور خلوت صحیحہ کے مواقع حاصل ہوں اور پھر وہ اپنی خوشی سے جب طلاق دے اُسوقت ہندہ زید سے نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ محمد مسلم یہ فتویٰ سُنکر کانپ اُٹھا۔ اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

(۷)

اگرچہ مولانا عبدالقادر صاحب شہر کے نامور مفتی اور عالم تھے لیکن محمد مسلم کو شریعت اسلامی کے اس اصول کے مطابق کہ ناکامیوں اور ناخوشگوار باتوں کا یقین کرنے کے لیئے آسانی کے ساتھ دل تیار نہیں ہوتا اُن کے فتوے پر اعتماد نہیں ہوا۔ اُس نے ہندوستان کے متعدد مستند علما کو جوابی خط لکھے اور کئی ماہ اس انتظار میں رہا کہ شاید جواز کی کوئی صورت نکل آئے لیکن ہر جگہ سے وہی جواب آیا جو مولانا عبدالقادر صاحب سے وہ سُن چکا تھا۔ شاہدہ کی والدہ بھی۔ سوائی و بدنامی کے خیال سے وطن کو واپس نہیں گئیں۔ اور اگرچہ انہیں سخت نقصانات اُٹھانا پڑے لیکن ایسی حالت میں بیٹی کو تنہا چھوڑ دینا یا اُسے وطن لیجانا اُنہوں نے گوارہ نہیں کیا۔ آخر کار جب محمد مسلم کی توقعات بالکل باطل ہوگئیں اور شاہدہ کو دوبارہ حاصل کرنیکی کوئی صورت اس کے سوا باقی نہیں رہی کہ چلکسی دوسرے شخص کے ساتھ اُسکا نکاح کیا جائے تو اُس نے اپنے ہمدرد اور بے تکلف احباب سے اسکا تذکرہ کیا اور اُن سے خواہش کی کہ کوئی ایسا آدمی تجویز کردیں جو ہر طرح قابل اعتماد ہو میں اُسکو کچھ روپیہ بھی دونگا کہ وہ خوشی کے ساتھ اِس زحمت کو گوارا کرے اور اپنی مرضی سے دوسرے دن طلاق دیدے۔ محمد مسلم کے احباب نے جواب دیا کہ ہم تلاش کرکے آپکو اطلاع دینگے چہلم میں عرصہ سے ایک ہندوستانی مقیم تھا۔ اہل پنجاب خود ہندوستانی ہونیکے باوجود ممالک متحدہ کے باشندوں کو ہندوستانی کہتے ہیں) اُسکا یہ مشغلہ تھا کہ عینکیں فروخت کرکے زندگی بسر کرتا تھا اُس کی عمر اگرچہ تیس سال سے زیادہ نہ تھی لیکن اُس کے قویٰ ایسے کمزور اور چہرہ ایسا بے رونق تھا کہ اُسکی عمر پچاس ساٹھ سال سے کم نہیں معلوم ہوتی تھی۔ اس کمزوری کی وجہ سے مقامی اور سرکاری تبدیلیاں اُسے بہت جلد بیمار کردیتی تھیں چنانچہ وہ جب سے پنجاب میں آیا تھا برابر بیمار۔ رہتا تھا اور اُسکی صورت حال بتا رہی تھی کہ وہ ضرور دق کے علاج مرض میں مبتلا ہے جہلم کے باشندے اُس کے تفصیلی حالات سے بالکل بیخبر تھے۔ اُنہیں صرف اتنا معلوم تھا کہ وہ ایک بے سروسامان۔ مفلوک الحال ہندوستانی ہے اور غالباً وہ اپنے وطن میں کوئی عزیز نہیں رکھتا۔ اس ہندوستانی کا نام شمس الحق تھا اور سب اُسے "شمسی صاحب" کہتے تھے چونکہ وہ عینک کا کاروبار کرتا تھا اس لیئے تقریباً شہر کے تمام شرفا۔ امرا و حکام سے واقف تھا اور اُن کے مکانوں پر پہونچتا تھا خوش مذاق متدین اور چرب زبان آدمی تھا اس لیئے بعض اشخاص اُس کی مدارات کرنے لگے تھے۔ اور تپاک کے ساتھ پیش آتے تھے۔ محمد مسلم کے احباب نے یہ سمجھ کر کہ شمسی ایک غریب آدمی ہے۔ ہندوستانی ہے اور مدقوق ہونے کی بنا پر بے ضرر ہے۔ اُسکے لیئے اُسے تجویز کیا۔ محمد مسلم خود بھی اُس سے واقف تھا اُس نے بھی یہ تجویز پسند کی۔ شمسی کو بلایا گیا اور پچیس روپے پر یہ معاملہ طے ہوا کہ وہ آج شام کو نکاح کرکے لیجائے اور کل صبح کو طلاق دیکر شاہدہ کو منصف صاحب کے مکان پر پہونچا دے۔ محمد مسلم کے احباب خوب جانتے تھے کہ شمسی بیکار محض ہے پھر بھی انہوں نے اُسے اچھی طرح سمجھا بجھا دیا تھا کہ یہ معاوضہ اُسے کس بات پر دیا جا رہا ہے

(۸)

شمس صاحب کا مکان کیا تھا ایک چھوٹا سا بالائی کمرہ تھا جس میں ایک چارپائی پڑی تھی۔ چٹائی کا فرش تھا۔ کمرہ کے ایک گوشہ میں عینکوں کا بکس رکھا تھا۔ ایک انگیٹھی چولھا دو تین چائے کی پیالیاں اور ایک دو دانہ سینیم کی دیگچیاں تھیں۔ کمرہ کے سامنے دو چار بالشتوں کے بقدر صحن تھا اور پھر ایک چھوٹا سا زینہ جو بازار کی سڑک پر واقع تھا۔ شمسی صاحب آج شب کو اس شان سے اپنے دولت خانہ پر وارد ہوئے کہ آگے آگے ایک ڈولی تھی اور پیچھے پیچھے وہ خود۔ تنفس غیر معتدل تھا۔ ہاتھ پاؤں اور چہرہ سے تکان ظاہر تھا۔ محمد مسلم کے مکان سے اُن کے کمرہ تک ڈیڑھ میل سے کم فاصلہ نہ تھا۔ اور اس قدر فاصلہ دو بار پیادہ پا طے کرنا شمسی جیسے بیمار کے تھکا دینے کے لیئے بالکل کافی تھا۔ راستہ میں شاہدہ کی آنکھ سے آنسو نہیں تھمتے تھے اور اس تنگ و تار کمرہ میں پہونچکر وہ زار زار رونے لگی۔ شمسی صاحب نے کمرہ میں پہونچکر لیمپ روشن کیا چیکے ساتھ ہی شاہدہ نے اپنا منھ چھپا لیا۔ شمسی صاحب نے اُس سے کہا کہ آپ چارپائی پر آرام کریں۔ اور خود چٹائی پر بیٹھ گیا۔ اسوقت شمسی اور شاہدہ دونوں کی قوت متخیلہ ایک ہی کام میں مصروف تھی۔ شمسی سوچ رہا تھا کہ صبح تک ہی سہی لیکن مجھے اس عورت پر پورا اقتدار حاصل ہے۔ قانون اور شریعت دونوں کو اتفاق ہے کہ میں جسطرح چاہوں اس سے تمتع حاصل کرسکتا ہوں۔ شاہدہ اس خیال میں محو تھی کہ میں اگرچہ وحشت زدہ ہوں لیکن درحقیقت ایک نامحرم کے ساتھ نہیں ہوں چند گھنٹہ کے لئے سہی لیکن یہ شخص میرا شوہر ہے اور بھیر پورا اختیار رکھتا ہے۔ شمسی کا خیال کبھی کبھی زیادہ وسعت پذیر بھی ہوجاتا تھا اور وہ ایک لمحہ کے لیئے یہ بھی سوچنے لگتا تھا کہ میری مرضی کے بغیر یہ عورت مجھ سے جدا نہیں ہوسکتی۔ جب جانبین کی اس محویت خیال پر کافی مدت گزر گئی رات کی خاموشی اور تنہائی میں دو زن و مرد کا ایک محفوظ مکان میں موجود اور تمام خطرات سے بے پروا ہونا ایک ایسا امر تھا جو شمسی کے بے جان قالب میں ایک نئی روح اُس کے اعصاب میں نئی قوت اور اُس کے خیالات میں نئی جولانیاں پیدا نہ کردے وہ اپنے اقتدار شوہری سے کوئی عملی فائدہ اُٹھانے کے لیئے تیار نہ تھا لیکن کم از کم یہ جذبہ اُس کے دلمیں نہایت قوی ہوگیا کہ عیش و راحت کے ان اتفاقی گھنٹوں کو کم از کم بلطف گفتگو میں ضرور صرف کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اُس نے شاہدہ کو پہلے لجاجت اور پھر تحکم کے ساتھ مخلی بالطبع اور بے حجاب ہوکر بیٹھنے اور گفتگو کرنے پر مجبور کیا لیکن جوں ہی شاہدہ اُٹھ کر بیٹھی اور اُس نے شمسی کی طرف نظر اُٹھائی کہ غربت زدہ مفلوک الحال شخص غش کھاکر گر پڑا۔ شاہدہ اپنی معصومیت کی وجہ سے اس معاملہ کو کچھ سمجھی اور کچھ نہ سمجھی بارے تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد وہ اُٹھی۔ شمسی کے منھ پر پانی کے چھینٹے دیئے اور آنچل سے ہوا دینے لگی۔ بڑی دیر کے بعد شمسی کو ہوش آیا۔ لیکن اُس کی نگاہیں ہنوز نمخور تھیں۔ اُس نے کہا میں نے تمہیں کہیں دیکھا ہے۔ اور دیر تک شاہدہ کا چہرہ دیکھ کر اُس نے کہا کیا تم کانپور کی رہنے والی ہو؟ شاہدہ نے متعجبانہ جواب دیا "جی ہاں" اور پھر شمسی نے کہا "کیا تم شیخ عبدالحق کی صاحبزادی ہو؟" شاہدہ نے کہا "جی ہاں" شمسی نے کہا میں اُن کا حقیقی بھتیجا ہوں۔ میرے والد یعنی تمہارے حقیقی چچا کا نام شیخ فضل حق تھا۔ شاہدہ اس نام سے اچھی طرح واقف تھی۔ اسکے بعد دونوں نے ایک دوسرے کو اپنی اپنی داستان سنائی۔ شمسی نے بتایا کہ بھی میں کمسن ہی تھا کہ والد نے انتقال کیا۔ اس حادثہ کے چند روز بعد میں اپنی

والدہ کے ہمراہ کانپور گیا۔ شیخ عبدالحق صاحب نے خواہش کی کہ والدہ مجھے اُن کے پاس چھوڑ دیں لیکن وہ کسی طرح رضامند نہیں ہوئیں جس پر شیخ عبدالحق صاحب سخت ناراض ہو گئے۔ اس ناراضی کی وجہ سے والدہ نے ہمیشہ کے لیئے اُن سے تعلقات منقطع کر لیئے۔ میری تمام عمر عسرت اور فلاکت میں بسر ہوئی والدہ کے انتقال کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ کانپور چلا جاؤں لیکن معلوم ہوا کہ اُنہوں نے رحلت فرمائی۔ اب تک میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے اور والدہ کے انتقال کے بعد میرے تمام تعلقات وطن سے منقطع ہو گئے اس لیئے میں پنجاب چلا آیا۔ شمسی کے حالات سنکر خون نے جوش مارا۔ شاہدہ کے خیالات میں یکایک انقلاب پیدا ہوا۔ اُس نے فیصلہ کر لیا کہ اب جو ہونا تھا وہ ہو چکا اور اس فیصلہ کے بعد اُس نے شمسی سے کہا کہ فوراً مجھے ہمراہ لے کر کانپور روانہ ہو جاؤ۔ چنانچہ یہ دونوں یہاں بیوی ۴ بجے کی ٹرین سے کانپور روانہ ہو گئے۔ اور کانپور پہونچکر شاہدہ نے اپنی والدہ کو خط لکھا کہ اب میں اپنی موجودہ حالت کو بدلنے کے لیئے تیار نہیں ہوں آپ ہی مکان پر چلی آئیں اس حادثہ سے محمد مسلم کا دماغ بیکار ہو گیا۔ انہوں نے ملازمت ترک کر دی۔ اور اسوقت کانپور میں مقیم ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ اُنہیں قطعی پاگل سمجھتا ہے اور اُن کی جنون آمیز باتوں سے لطف اُٹھاتا ہے۔ شمسی صاحب کو اب بیچارہ شاہدہ کی دولت کی آسائشیں میسر آتے ہی اُن کے تمام درد و کرب اور ضعف و نقاہت کی شکایتیں دور ہو گئی ہیں۔ اور خوراک و پوشاک نے ایک قابل تفریح پیکر سے ایک جوان رعنا کا دلفریب مجسمہ تیار کر دیا ہے۔ از مولانا سید ظہور احمد صاحب چینا ایڈیٹر

عربی ناول

حضرت خالد بن ولید کی فتوحات عظیم۔ فتح دمشق کے مفصل حالات اسلامی مجاہدین کا اسلام کیخد متمیں اپنا خون بہا دینا۔ غرض یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشقوں کی کارنامی سلیس اردو زبان میں دکھائی گئی ہیں لیلائے دمشق وہ ناول ہی جو حسن و عشق کی داستانوں کے ساتھ ساتھ پڑھنے والوں کے دلوں کو عربی شجاعت سے لبریز کر دیتا ہی قیمت ۲ عہ

انگریزی ناول

وہ ہندوستانی آنکھیں جو انگریزی عبارت پڑھنے سے مجبور ہیں وہ ہندوستانی دل و دماغ جو انگریزی معاشرت و تمدن سے نا آشنا ہیں۔ ہوشربا نازنین کو پڑھیں اور دیکھیں کہ یورپ میں کیا ہوتا ہی۔ ہندوستان میں عشق کا پارٹ مرد دلیری سے ادا کرتے ہیں مگر وہاں معاملہ برعکس ہے۔ ایک مغربی حسینہ عشق کی بدولت کیا کیا گرانقدر ہے انگریزی شان کا اردو میں نہایت دلچسپ ناول ہی پڑھیئے اور دیکھیئے کہ مغرب میں عورت نے تمدن نے کیا ترقی پائی ہی (قیمت ۱۲ ر)

ہندی ناول

ہندو شہزادیوں کے حسن و جمال اور کرشمہ سازیاں گر ملاحظہ فرمانی ہوں۔ ہندو رانیوں کی طرز معاشرت اور ہندو راجاؤں کے حالات اگر دیکھنے ہوں تو چتوڑ کی دیوی ملاحظہ فرمائیے۔ یہ ایک تاریخی ناول ہی جسمیں شہنشاہ اورنگ زیب کا عہد حکومت اور ہندو راجاؤں کے دبے ہوئے واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہی نہایت دلچسپ ناول ہی قیمت ۱۲ عہ

بنگالی ظرافت

اُردو ظرافت کے مزے آپ اٹھا چکے ہیں۔ انگریزی ظرافت سے بھی آپ لطف اندوز ہو چکے ہونگے۔ عربی ظرافت کا ترجمہ بھی آپکی نظروں سے گزرا ہوگا۔ لیکن شاید آپکو ابھی تک بنگالی ظرافت سے لطف اُٹھانیکا موقع نہیں ملا ہوگا چونکہ اسکو اردو زبان کا جامہ پہنے ہوئے بہت کم مدت گزری ہے۔ تھذیب کے تازیانے مہذب ظرافت کا اعلیٰ نمونہ ہی قیمت ۱۲ ر

جنکو لایق داماد کی ضرورت ہو وہ پڑہیں

ایک صاحب صوبجات متحدہ کے ایک باشندے ہیں۔ شہر کے رہنے والے ہیں غیر شادی شدہ ہیں پچیس سال عمر ہے۔ اردو فارسی انگریزی میں کافی قابلیت رکھتے ہیں نہایت ذہین اور ہوشمند ہیں۔ صورت شکل بھی خاصی ہے تندرست اور صحیح العقیدہ ہیں۔ کاروباری معاملات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس وقت ایک سو بیس روپے ماہوار پر ایک کارخانہ میں منیجری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ نہایت شریف خاندان ہیں والد کا انتقال ہوچکا ہے باقی تمام اعزہ موجود ہیں۔ صاحب موصوف کو تجارت کا بہت شوق ہے اور بڑی تمنا ہے کہ وہ ایک بڑے کاروبار کے مالک بنیں اور اپنی زندگی عزت شہرت اور کامیابی کے ساتھ بسر کریں اُن کا خیال ہے کہ تنخواہ میں سے تھوڑی تھوڑی رقم بچا کر یہ آرزو پوری کی گئی تو کامیابی ضرور ہوگی لیکن بڑھاپے تک۔ وہ اپنی جوانی اور بڑھاپے دونوں کو سرسبز اور کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک متمول گھرانے میں شادی کرنا چاہتے ہیں اور ایسی بیوی کے خواہشمند ہیں جو بذات خود یا اُسکے والدین کم از کم اتنے دولتمند ہوں کہ بیس پچیس ہزار کی رقم کاروبار میں لگا سکیں صاحب موصوف کو یہ طمع بدرجہا نتی یا بربنیتی مقصود نہیں وہ اس کاروباری زندگی سے خود بھی فائدہ اُٹھائینگے اور بیوی کے والدین کو بھی فائدہ پہونچائیں گے۔ وہ مسلمان سنی المذہب سید ہیں۔ لیکن اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اُنہیں بیوی کے متعلق اس سے زیادہ کچھ خیال نہیں کہ وہ مسلمان ہو قوم اور ذات کی کوئی قید نہیں۔ خوبصورتی اور بدصورتی کا کوئی امتیاز نہیں۔ خواہ دوشیزہ ہو۔ خواہ بیوہ ہو۔ خواہ اجاڑے ہندوستان میں ایسے کتنے کاروباری اور دولتمند اشخاص ہونگے جنکو ایک ایسے لایق داماد کی ضرورت ہوگی جو اُنکو کاروبار میں مدد دے یا اُن کی دولت کی افزائش کا باعث ہو۔ ایسے اشخاص کی آگاہی کیلئے یہ اشتہار شایع کیا جاتا ہے۔ جو صاحب اس کار خیر کے لئے آمادہ ہوں وہ ہر طرح اپنا اطمینان کرسکتے ہیں کہ نوجوان موصوف کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ اس پتہ سے خط و کتابت ہونی چاہیئے ؛

ایم - اے

بتوسط رسالہ "دین و دنیا" دہلی

ہر مقصد میں کامیابی

بازو بند نظامی

دہلی کے ایک مشہور و معروف خدا رسیدہ بزرگ

کا خاص عطیہ جسے خود حضرت ممدوح بارہا آزما چکے ہیں

خواص یہ ہیں (۱) ہر مشکل سے نجات ہوگی (۲) ہر بیماری سے شفا ہوگی (۳) جسکے پاس جاؤگے وہ عزت کریگا (۴) حکام مسخر ہونگے (۵) مقدمہ تمہارے حق میں فیصل ہوگا (۶) ہزار امیدوار ہوں مگر نوکری تمہیں کو ملیگی (۷) طالب علم امتحان میں کامیاب ہونگے (۸) جسکا خیال دلمیں ہوگا وہ محبت کرے گا (۹) عزیزوں اور دوستوں میں سرفرازی حاصل ہوگی (۱۰) میاں کے پاس ہو تو بیوی لونڈی کیطرح فرماں برداری کریگی بیوی کے پاس ہو تو میاں عاشق زار رہیگا (۱۱) دلہنوں کے پاس ہو تو سسرال والے آنکھوں پر بٹھائینگے (۱۲) اہل کاروبار دوکاندار اپنے پاس ہونگے تو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوگی۔ (جسکے پاس یہ بازو بند ہوگا وہ کبھی بھوکا نہ رہیگا)

الغرض محبت تسخیر اور کامیابی مقاصد کیلئے بیمثیل چیز ہے

بازو بند نظامی کا بدیہ پانچ روپئے علاوہ محصول ڈاک

ذریعہ منی آرڈر - یا ذریعہ وی پی

المشتہر

فلکی شاہ معرفت خواجہ ٹرپولو - دہلی

دواخانہ ہاشمی دہلی کی مجرب ادویہ

مردوں کے لیے

مقوی منیظیر یہ دواخانہ ہاشمی دہلی کی خاص اور منیظیر دوا ہے ہر موسم میں ہر مزاج والا استعمال کر سکتے ہیں۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ خون صاف پیدا کرتی ہے۔ مادۂ سوداء کو بڑھاتی ہے۔ کمزوری کو دور کرتی ہے۔ نشاط آور اور کسل کو دفع کرتی ہے۔ قوت مردی پیدا کرتی اور جلق و سلان الریح میں مفید ہے۔ قیمت (۲۰ یوم کے لیے) ۸ر

مقوی اعلیٰ قوت مردی پیدا کرنے اور جلق و سلان الریح میں مبتلا لوگوں کے لیے اکسیر ہے ہزارہا یورپین اور اعلیٰ مریضوں کے حق میں بہت مجرب ثابت ہوئی ہے۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ مادۂ تولید بکثرت پیدا کرتی ہے۔ کمزوری کو دور کرتی اور پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہے۔ غلط کاریوں کا مضر نتیجوں کا مسدود باب کرتی ہے۔ قیمت ۵ تولہ ۸ر

معاط اعلیٰ مجرب و عزیز ہر قسم کی اثر دوا ہے اس کا مستقل استعمال پرانے مریض کو بھی فائدہ مند ہے سرعت۔ رقت۔ کثرت احتلام دنیا میں بھی ہر موسم میں ہر مزاج والا استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

جریان و قوت باہ کے لیے بھی مفید دوا ہے

اکسیر سرعت رقت منی کو بند کرتا ہے ۸ر

مقوی احتلام کو قوت دیتا ہے اور غلط کاریوں کی عادت کو دور کرنے میں اپنی آپ نظیر ہے اگر ۱۵ دن تک استعمال کرنے کے بعد اس کا استعمال کیا جائے تو ۱۵ سال تک احتلام کی قوت قائم رہے گی قیمت ۸ر

منیظیر غلط کاریوں کی وجہ سے مضمحل بیکار ہو گیا ہو۔ دوا بیچ میں چھوڑ گئی ہوں یا کوئی عزیز بیکار ہو جس حالت تک نہ پہنچ سکا ہو تو اس نور مضر اور عزیز قیمت دوا کا استعمال کیجیے کامل صحت ہو جائیگی قیمت ۶ ماشہ ۱ر

نشاط جیسا نام ہے ویسا ہی کام ہے طرفین کی تمام رگیں اس کے کھلنے میں بند ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر

نعم البدل دنیا میں اس کی کثرت اور نا قلت اور شیشہ افراط اسی اعضاء رئیسہ کمزور ہو جاتے ہیں اور ایسے اشخاص کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب کبھی اتفاق پڑتا ہے تو کئی کئی دن کمزوری سے افاقہ نہیں ہوتا ہے یہ نعم البدل کا استعمال ان لوگوں کو کیسا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

مدر بول طلائے بے نظیر کے استعمال سے سات روز قبل ایک ہفتہ تک صرف مخصوص پرہیز کی غذا کھانی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

تکمید اس دوا کی دو پڑیاں ہیں جو صرف مخصوص کو سینکا جاتا ہے۔ قیمت ۸ر

مدر سکن ابتدائی اور شدید سوزاک کیلئے یعنی جبکہ یہ مرض نیا نیا شروع ہو کر تین چار ہفتہ سے تکلیف دیتا ہو نہایت مفید ہے۔ طبیعت پر اس سوزاک میں یہ دوا کچھ زیادہ مفید نہیں۔ قیمت (۱۰ یوم کے لیے) ۸ر

تاخیر جو آیا دست آید کی تصدیق کرانی ہو تو قوت منگائیے۔ قیمت ۸ر

تیز بہر صدہا روپے کا تیر اور کڑوا دے دیتے ہوں وقت سنت اور فائدہ میں مصروف ہیچ سب کی طرف امید دوا کی طرف یہ وجہ ہے کہ اس کا ایک خصوصیت حامل ہے مدت دراز کو جو دوا پانچ مرتبہ استعمال ہو ہم کو زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر

تیز نمبر ۲ اس دوا میں گواہ دینا ہمارے ذمہ نہیں کامل کی ہوتی ہیں ××× دلیل ہے ×××× معلوم ہو چکا ہو کہ ہم فروش میں ہیں جلد آؤ دوا ہو آ جائیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر

اجزا زائر نئے سے نئے اور پرانے سے پرانے سوزاک کا یہ نسخہ دوا۔ قیمت ۸ر

پچکاری کی دوا سوزاک میں نہایت مفید ہے قیمت ۱۲ر

حیات اس کا استعمال سوء اعضاء رئیسہ میں قیمت ۸ر قوت پیدا ہوتی ہے اور ہر قسم کے ضعف بول آتا ہے تو یہی قیمت فی تولہ ۸ر

عورتوں کے لیے

امید اس دوا سے رحم کی تمام خرابیاں اور بانجھ پن کے نقص دور ہو جاتے ہیں اور صنف نازک کو لولاد کے قابل بنا دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

شباب بکثرت اولاد ہونے اور بچہ کو دودھ پلانے یا زیادتی عمر سے اعضائے مخصوصہ شباب کو نقصان پہنچا ہے اور حسن و جمال کا چڑھا ہوا نکھار اتر جاتا ہے۔ یہ دوا شباب کی کھوئی ہوئی نعمت جلد جوانی کی تر و تازگی کو واپس لے آتی ہے۔ زیادہ تشریح کی مناسب ہے۔ قیمت ۸ر

سیلان الرحم عورتوں کے مشہور مرض سیلان الرحم کے لیے جس میں رحم سے سفید زرد یا سرخ رطوبت خارج ہو کر نقاہت اور اعضاء رئیسہ جان کو بالکل فنا کر دیتی ہے یہ دوا بالکل فنا کر دیتی ہے خاص الخاص مرکب نہایت مفید ہے قیمت (۱۰ یوم کیلئے) ۸ر

شباب عورتوں کے مرض سیلان الرحم میں بیرونی استعمال کے لیے یہ دوا بہت مفید ہے۔ چند روز میں تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۸ تولہ کی ۸ر

مقطر بعض اندرونی شکایات سے ×××× عفونت پیدا ہو جاتی ہے جس سے تمام زندگی کا لطف جاتا رہتا ہے بلکہ خطرناک امراض پیدا ہو جاتے ہیں اس دوا کا استعمال ایسی حالت میں نہایت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

دلربا یہ وہ چیز ہیں جو بالوں میں فرحت بخش ہیں عورتوں کے لیے محبوب و عزیز دوا ہے قیمتی اصول کو مدنظر رکھکر تیار کیگئی ہے نہایت خوشبودار ہے مولی کی طرح دانتوں کو چمکاتی ہے لعاب دہن کو صاف کرتی ہے چہرہ کو دلربا بناتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

آواز کشا ۱ تولہ اور کھانسی کی وجہ سے آواز بیٹھ جاتی ہے یا بالکل کھو جاتی ہے اس دوا کے استعمال سے آواز صاف ہو جاتی ہے ایسی حالت میں گلوکوصات کرنے اور گلوکو کو میٹھا بنانے کے لیے یہ دوا اکسیر ہے قیمت ۸ر

حسن افزا جلدی اور عورتی خوبیوں کی وجہ سے چہرہ پر نمایاں ہو جاتا ہے حسن افزا کے استعمال سے تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں رنگ گلاب کی پتی کی طرح نکھر جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ر

گلگونہ یہ نہایت خوشبودار مرکب ہے جس کا لیل میں ناپاک جراثیم نہیں رہتا۔ قیمت فی شیشی ۸ر

گوہر نما دانتوں اور مسوڑوں کا درد دور کرتا ہے خون نکلنا بند کرتا ہے۔ دانتوں کا ہلنا تمام شکایات رفع کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

بچوں کیلئے

پسلی کی دوا پسلی چلنے سے بچوں کو نہایت تکلیف ہوتی ہے اور ان کی حالت موت و حیات کی ہوتی ہے یہ دوا اس مرض کو نہایت جلد دفع کرتی ہے قیمت ۸ر

موتی جھالا یہ نہایت خوفناک مرض ہے لیکن یہ دوا اس کا بہتر علاج ہے ہزارہا مریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں قیمت فی شیشی ۸ر

سب کے لیے

رافع معدہ معدہ کو لیے اکسیر ہے ہر قسم کے امراض معدہ میں یہ مفید دوا ہے قیمت ۱۶ تولہ ۸ر

رافع قبض قبض اور امراض معدہ میں بیحد مفید دوا ہے قیمت ۱۶ تولہ ۸ر

نفس کشا دمہ کی لاجواب دوا۔ قیمت ۸ر

کی زندگی مرض دق میں عجیب و غریب اثر دکھانے والی دوا۔ قیمت ۸ر

کلیل تکمیل دم کیلئے معجز نما۔ قیمت ۸ر

مفرح ہر قسم کے دردوں کا اندمال کرتا ہے ۸ر

انوار العیون قیمت ۸ر

مجفف دہن گندہ دہنی کی دوا۔ قیمت ۸ر

محافظ معدہ ہر وقت پاس رکھیے قیمت ۸ر

منیجر دواخانہ ہاشمی دہلی

کتب خانہ

نظامیہ دارالاشاعت

جامع مسجد دہلی

آئینِ قدرت

اور قانونِ شریعت کی پابندی کے بغیر نہ کوئی مسلمان سچا مسلمان کہلائے جانے کا حق رکھتا ہے اور نہ اُسکو فلاحِ دین و دُنیا حاصل ہو سکتی ہے، پھر اگر آپ بھی مسلمان ہیں تو یقیناً آپ کی خواہش ہوگی کہ ایک توحید پرست اور حقیقی مسلمان کی طرح زندگی بسر کریں، اور آپ کو ہر قدم پر کسی ایسے رہنما کی ضرورت ہوگی جو آپ کو دین کے معاملات میں بھی صراطِ مستقیم پر لے جائے اور دُنیاوی معاملات میں بھی آپ کی صحیح رہنمائی کرے۔ اگر یہ سچ ہو تو

آپ کتاب "فلاحِ دین و دُنیا" منگا لیجئے

کیونکہ "فلاحِ دین و دُنیا" دین میں بھی آپ کی سچی رہنمائی کرے گی اور دُنیا میں بھی سچی رہبر ثابت ہوگی۔

شریعت اسلامیہ۔ طریقت۔ تصوف۔ دین۔ اتقا۔ عبادت۔ ریاضت۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ قبر پرستی۔ عرس۔ میلاد۔ حشر نشر۔ قبر۔ جنت۔ دوزخ۔ اعراف۔ لوح و قلم۔ پل صراط۔ میزان۔ فرشتے۔ رسول۔ انبیاء۔ اولیاء۔ قطب۔ ابدال۔ حفاظ۔ علماء۔ موت۔ غسل جنابت۔ حیض۔ نفاس۔ استحاضہ۔ بیت۔ توبہ۔ استغفار۔ ادعیہ۔ اعمال۔ خطبات۔ تجارت۔ زراعت۔ حکمت۔ تشریح الاعضاء۔ امراض۔ علاج بالتدبیر۔ زہریلے جانور اور اُن کے کاٹے کا علاج۔ درد۔ اورام۔ ترکہ۔ اوامر۔ مناہی پانی ہوا۔ مٹی۔ آگ۔ غرض دین اور دُنیا کی کوئی بات۔ دین کا کوئی مسئلہ اور دُنیا کا کوئی معاملہ ایسا نہیں ہے جو کتاب فلاحِ دین و دُنیا میں موجود نہ ہو۔ مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پہلا ایڈیشن صرف چند ماہ میں ختم ہو گیا اور اب دوسرا ایڈیشن چھپ کر تیار ہوا ہے۔ قیمت مجلد مع محصول باڈک ۲ روپے

فوراً منگا لیجئے اور فائدہ اٹھائیے

جنت کے خطوط

جناب سیاب اکبر آبادی کی کہ ان حد انگیز منظوم خطوط کا دلسوز مجموعہ جو مُردہ عزیزوں کی طرف سے زندہ عزیزوں کے نام لکھے گئے ہیں اور جن کو پڑھ کر جو چوٹ کھایا ہوا دل تسکین و تسلی پاتا ہے۔ قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۶ر

تفسیر الفاتحہ

علامہ عبدہ مصری رح کی لکھی ہوئی سورہ فاتحہ کی سیاسی تفسیر سلیس اردو ترجمہ جو تمام تفاسیر قرآنی کا عطر اور ہر مسلمان کے پڑھنے کے قابل عمدہ سفید کاغذ بہترین لکھائی چھپائی۔ قیمت ۸ر محصول ڈاک ہر کتاب کا بدمد ۱ر زیادہ

(تمام فرمائشیں منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی کے نام بھیجیئے)

(محمد انوار ہاشمی پرنٹر و پبلشر نے مطبع المطابع دہلی میں چھپوا کر شائع کیا)

REGISTERED, No. L, 1313

جلد ۴ - نمبر ۹ ۷۴۶

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ

چیست دنیا؟

از خدا غافل بدن

نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

مسلمانوں کو دینداری اور دنیاداری کی صحیح تعلیم دینے والا ہفتہ وار رسالہ

دین و دُنیا

جو

ہر مہینے نہایت کامیابی کیساتھ نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر:- سید ظہور احمد شاہجہانپوری

ہر خریدار کو اختیار ہے کہ جب اُسکا جی چاہے دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کرکے اپنی ادا کردہ کل قیمت ہم سے واپس منگالے

سالانہ قیمت اعلیٰ ایڈیشن (للعہ)

ششماہی قیمت اعلیٰ ایڈیشن دو روپے

سالانہ قیمت معمولی ایڈیشن دو روپے

ششماہی علاوہ محصول وغیرہ

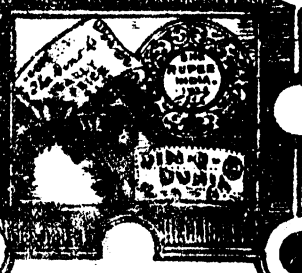

سنہ ۱۹۲۴ء

مصورِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی کی بہترین کتابیں

میلاد نامہ نہایت دلچسپ اور قابلِ دید کتاب ہے۔ مولود شریف ہے، اور خواجہ صاحب کی اسلامی تاریخ کے سلسلے کا پہلا حصہ ہے اس میں جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس حالات اور پاک و پاکیزہ اخلاق اور عادات کا تفصیلی بیان ہے۔ قیمت عہ/

محرم نامہ اسلامی تاریخ کا دوسرا حصہ جس میں وفاتِ رسول کے بعد کے واقعات۔ خلافت کے جھگڑوں کا بورا بیان جنگِ جمل و صفین کا تفصیلی حال۔ شہادتِ حضرت حسین کا مجمل سبب۔ معرکۂ کربلا کی تحقیقی اور دردانگیز کیفیت درج ہے۔ قیمت عہ/

یزید نامہ اسلامی تاریخ کا تیسرا حصہ ہے محرم نامہ کے بعد اسے ضرور پڑھنا چاہیے۔ اس میں خلفائے بنو اُمیہ کے حالات ہیں۔ معرکۂ کربلا کے بعد حجاج یوسف کی مکہ معظمہ پر خوفناک چڑھائی۔ خانۂ کعبہ کی بربادی ہزارہا صحابیوں کا قتل۔ عبداللہ ابن زبیر کی شہادت وغیرہ کا بیان نہایت تفصیل و درج کیا گیا ہے۔ قیمت عہ/

طمانچہ بر رخسارِ یزید اسی اشرار اور شرمناک سانحوں اور بے چلینیوں کے حالات کو بے نقاب کیا گیا ہے، نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ عہ/

فاتحِ دمشق سلام اس دلچسپ اور حیرت انگیز اور مخفی طاقتوں کا بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً بنی فاطمہ نے اشاعتِ اسلام کے لیے اختیار کیے۔ قیمت ۱۲ے

سفرنامہ مصر و شام و حجاز حضرت خواجہ صاحب کے سفرِ حجاز اسلامیہ کے عجیب و غریب حالات با تصویر نہایت دلچسپ اور پُر لطف کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ے

سی پارۂ دل حضرت خواجہ صاحب کے اُن لطیف اور نہایت ہی عبرت

کا نہایت گرانقدر مجموعہ ہے جو تمام ملک سے خراجِ تحسین لے چکے ہیں۔ قیمت ۱۲ے۔

آپ بیتی حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت اپنی طرز کی بالکل نئی سوانح عمری مع تصاویر۔ قیمت عہ/

کرشن بیتی ہندوؤں کے مشہور اوتار کرشن جی مہاراج کی قابلِ دید بالتصاویر سوانح عمری۔ قیمت عہ/

گیارھویں نامہ یہ گیارہویں فرحت کی محفلوں میں پڑھنے کے لئے خواجہ صاحب نے حضرت غوث پاک کے حالات میں بڑی دلچسپ کتاب لکھی ہے قیمت فی جلد صرف ۱۲ے

اردو دعائیں ہر موقع اور ہر محل کے لیے نہایت موثر اور نہایت پر لطف دعاؤں کا مجموعہ جو خاص اوقات میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت ۸ے

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی بے مثل و نظیر کتاب ہے ضرور منگائیے۔ قیمت عہ/

بیوی کی تربیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے۔ اس میں سولہ نہایت اہم سوالات اور ان کے بہت مفید اور کارآمد جوابات ہیں جو ہندوستان کی بڑی بڑی معزز اور تعلیمیافتہ بی بیوں نے تحریر کیے ہیں۔ قیمت عہ/

اولاد کی شادی یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جس میں اولاد کی شادی بیاہ کے متعلق تمام ضروری دینی و دنیاوی معلومات موجود ہے۔ قیمت عہ/

بچوں کی کہانیاں بچوں کے پڑھنے کے لئے نہایت سبق آموز کہانیوں کا دلچسپ مجموعہ با تصاویر قیمت صرف دس آنے۔

جگ بیتی درد و غم کے پُرسوز اور عبرت خیز مضامین اور الم انگیز قصوں کا دلسوز مجموعہ۔ قیمت ۱۰ے

تسخیرِ مہر و قہر بعمل حزب البحر کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی نہایت مشہور اور معتدل کتاب۔ قیمت ۱۰ے

معلوماتِ سیر و ملی جو حضرات غیر ملکات کو دہلی آتے ہیں یا گھر بیٹھے دہلی کی سیر کرنی چاہتے ہیں ضرور منگائیں۔ قیمت صرف ۱۲ے

تسکینِ الحساس مقدمات کی ابتدائی اصول و قواعد اور اذکار و اشغال کی تعلیم۔ قیمت صرف ۸ے

چٹکیاں اور گدگدیاں حضرت خواجہ صاحب کے ظریفانہ مگر بے حد دلچسپ مضامین کا قابلِ دید مجموعہ جسکو پڑھکر بے اختیار ہنسی آتی ہے قیمت ۱۲ے

خدائی ٹیکس زکوٰۃ ادا کرنے کی ترکیب۔ زکوٰۃ کا فلسفہ۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دیجائے۔ بہت سی ضروری معلومات۔ قیمت ۱۰ے

مرشد کو سجدۂ تعظیم قرآن مجید۔ حدیث شریف اور اقوالِ بزرگانِ دین سے سجدۂ تعظیمی کا جواز۔ قیمت ۸ے

روزنامچہ سفرِ ہندوستان حضرت خواجہ صاحب کے سفرِ بمبئی اور کاٹھیاواڑ وغیرہ کے دلچسپ حالات قیمت ۱۲ے

کم ٹو موت عشق دنیا کی بھول سے بچانے اور بروقت توبہ کو یاد دلانیوالی بے حد اثر انگیز۔ قابلِ دید اور نہایت مقبول کتاب۔ قیمت عہ/

مرگ نامہ کم ٹو موت جیسی مشہور کتاب کا دوسرا حصہ جو حال ہی میں مرتب ہوا ہے۔ قیمت ۶ے

آدابِ خطوط نویسی یہ خواجہ صاحب کی مشہور کتاب ہے۔ حصۂ اول و دوم بجائی۔ قیمت ۱۲ے حصۂ سوم۔ قیمت ۱۲ے

قرآن آسان قاعدہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو پڑھانے کے لیے نہایت آسان قاعدہ جو خواجہ صاحب کا لکھا ہوا عجیب و غریب قاعدہ ہے جس کی تمام ملک میں دھوم ہے۔ قیمت ۸ے

تعلیم القرآن یہ کتاب قرآن کے ناظرہ پڑھنے والے بچوں کو پڑھائی جاتی ہے اس کو پڑھکر وہ قرآن کی تمام ضروری باتوں سے بہت جلد واقف ہو جاتے ہیں قیمت ۸ے

امام الزماںؑ کی آمد شیخ سنوسی کی پیشگوئی کے مطابق رسالوں کا خلاصہ امام الزماںؑ کی آمد کے تفصیلی اور دلچسپ حالات جس میں حیرت انگیز پیشینگوئیاں شامل ہیں قیمت ۱۰ے خواجہ صاحب کے سات متفرق رسائل۔ توبۃ النصوح۔ بہ بندوق وغیرہ کا دلکش مجموعہ۔ قیمت ۶ے

لڑائی کا گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار کے معجزات کے لیے موثر کتاب بالکل نئی چیز۔ قیمت ۴ے

قبروں کی غیبی نوشتہ یہ کتاب اسلام کی معلومات کیلئے لکھی گئی ہے قیمت ۸ے

ہندو مذہب کی معلومات اس کتاب میں سکھ قوم کے تمام مذہبی حالات اور رسم و رواج کا بیان ہے۔ قیمت ۶ے

سکھ قوم سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر سترہ حملوں کا تذکرہ۔ قابلِ دید تاریخی کتاب قیمت ۸ے

غزنوی جہاد اس کتاب میں ہندوستان کے حلال خوروں کے مذہبی عقائد۔ رسم و رواج اور عقائد وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۸ے

حلال خور اس کتاب میں ہر مسلمان کو تبلیغ اور حکمتیں بتائی ہیں۔ قیمت ۳ے

داعیِ اسلام جناب گاندھی کی ذات و صفات کا قابلِ دید و دلچسپ تذکرہ قیمت ۸ے

گاندھی نامہ

دُنیا کا زیر و زبر ہونا ممکن ہے

مگر یہ ناممکن ہے کہ حوادث کے حملے مجھ کو کلام پاک کے شائع کرنے سے روک سکیں

جبکہ اللہ جل جلالہٗ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

(ہم ہی نے قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں)

کوشش میرا فرض ہے۔ میں نے اب تک اس دعوت کا پیغام پہنچا دیا، یہ آپکے ایمان کی قوت پر موقوف ہے کہ خواہ آپ اس میں حصہ لیں یا نہ لیں۔ ایک مشہور بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک غیر مسلم کی بخشش کا سبب یہ ہوا کہ اس نے کسی فقیر کو ایک پیسہ دیا تھا اور اُس فقیر نے اس پیسہ سے کلام پاک کی جلد کی مرمت کرائی تھی۔ جب ایک غیر مسلم کلام مجید کے وسیلہ سے بخشش حاصل کر سکتا ہے تو آپ مسلمان ہو کر رحمت ربانی سے کس طرح محروم کیے جا سکتے ہیں؟ کیا دنیا کی رنگینیوں نے مسلمانوں کو اس وجہ اپنی طرف مائل کر لیا ہے کہ وہ کلام مجید کی امداد میں بھی ابچکاتی ہے کام لینے لگے؟ کیا مسلمانوں کے دل اس قدر سیاہ ہو گئے کہ وہ کلام الٰہی کی اشاعت کی امداد سے بھی گریز کرنے لگے۔

یہ میں جانتا ہوں

کہ آپکے دل میں ایمان بھی ہے اور کلام الٰہی کا احترام بھی اور خدا نے آپ کو اپنی مقدر سے بھی عطا فرمائی ہے کہ دس روپئے آپ بآسانی کلام پاک کی اشاعت میں صرف کر سکتے ہیں، مگر آپ کو یہ خوف ہے کہ کہیں یہ دس روپئے ضائع نہ ہو جائیں۔ میرے جدّ امجد حضرت مولانا سید ہاشم علی جنہوں نے کلام مجید کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی تھی اور اپنے بطع سے ہزاروں کلام مجید شائع کر دیے ایک مرتبہ یہ واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص نے کلام مجید کی آمدنی میں سے کچھ روپئے چُرا کر زمین میں دفن کر دیے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے مکان کی ایک ایک دیوار اس طرح ہل رہی تھی جس طرح زلزلہ کا طوفان آتا ہے، جب تک اُس نے وہ روپئے واپس نہ کر دیے یہی عالم رہا۔ اس سے آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کلام مجید کے معاملہ میں کس قدر احتیاط سے کام لینا چاہیے!

میں ایک ایسا کلام مجید شائع کر رہا ہوں

جو ابھی تک ہندوستان میں شائع نہیں ہوا ہے، حالانکہ میرے ہاں سو سال سے کلام مجید کی طباعت کا کام ہوتا چلا آ رہا ہے، مگر میرے ہاں بھی آج تک ایسا کلام مجید طبع نہ ہو سکا، نمونہ آپ کی نظر سے گزر چکا ہے، میں نے کلام مجید کی تصحیح کا بڑا اہتمام کیا ہے، اسی طرح کوشش کی گئی ہے کہ لکھائی چھپائی بھی نہایت روشن اور دیدہ زیب ہو، ہر صفحہ پر گلکاریاں ہیں اور ہر پارہ کے شروع میں نگینی گل بوٹے بنائے گئے ہیں، ٹائٹل کا صفحہ بہت رنگ ہوگا، اس قرآن پاک میں بڑی خوبی یہ ہے کہ ہر پارہ علیحدہ علیحدہ ہے اگر ضرورت ہو تو ہر پارہ کی جلد علیحدہ بندھوائی جا سکتی ہے

کیا اتنے بہتر کلام مجید کے لئے؟

کیا اس کے کلام کی اشاعت کی امداد کیلیے جس نے آپ کو سب کچھ عطا فرمایا ہے آپ دس روپئے کی قربانی بھی گوارا نہ فرمائیں گے؟ میں دس روپئے دنیا کے لیے نہیں چاہتا، بلکہ ایک ایسی کتاب کی اشاعت کے لیے طلب کر رہا ہوں جسکی نسبت اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ اگر ہم کلام پاک کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ کانپ اُٹھتا"

خدا کا شکر ہے آپ مسلمان ہیں اور ہر مسلمان پر کلام مجید کی اشاعت روزہ نماز کی طرح فرض ہے، اس فرض کو ادا کیجیے اور دعا فرمائیے کہ آپ کی طرح دوسرے بھائیوں کو بھی خدا اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا کرے۔

نوٹ:- اگر آپ نے ابھی تک کلام مجید کا نمونہ نہیں دیکھا ہے تو دفتر سے منگا لیجیے۔ مینیجر

کلام اللہ شائع کرنے کا تمنائی:- **سید محمد انوار ہاشمی**

تفسیر الفاتحہ

مفتی شیخ محمد عبدہ مصری کی مشہور تفسیر

کا اردو ترجمہ۔ اتنا بہتر ترجمہ ہے کہ باوجود اردو کا جامہ پہن لینے کے بھی مفتی صاحب کی تفسیر کی شان موجود ہے۔ اس قدر شستہ زبان ہے کہ شاید بچے کو بھی سمجھنے میں کوئی دقت واقع نہ ہو۔ سورۂ فاتحہ کی تفسیر پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ کلام پاک کو سمجھ کر کس لئے کہا جاتا ہے مفسر نے اس خوبی کے ساتھ نکات اور باریکیاں سمجھائی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ مفتی عبدہ مصری سامنے بیٹھے ہوئے اردو میں تفسیر سمجھا رہے ہیں ہر باریکی کے سمجھ میں آنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک تاریکی اور حیرانی کا پہاڑ نظروں کے سامنے سے ہٹ گیا۔

قیمت آٹھ آنے (۸ر)

علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو دہلی

تفسیر سورۂ یاسین

ترجمان فطرت مولانا سید ظہور احمد صاحب شاہجہانپوری کی نہایت مقبول تفسیر

مولانا موصوف نے تفسیر سورۂ یٰسین کو اپنے مخصوص رنگ میں تحریر فرمایا ہے یہ تفسیر اپنی جامعیت حسن بیان۔ ادائے مطالب زبان کی سلاست تشریح لغات اور اظہار نکات و رموز معانی الفاظ کے لحاظ سے عجیب چیز ہے۔ سب سے بڑی جدت مولانا موصوف نے یہ فرمائی ہے کہ یاسین شریف کے تمام مضامین کی سرخیاں قایم کر دی ہیں اس کے علاوہ سورۂ یاسین کے پڑھنے کے طریقے بھی تحریر فرمائے ہیں رسالہ دین و دنیا کے صفحۂ پر یہ تفسیر مسلسل شایع ہو رہی ہے اس سے آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ مولانا کتنے زبردست اردو کے مفسر ہیں قیمت

علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو۔ دہلی

فیضان قدسی

حضرت مولانا شاہ عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہ کا عطیہ

جب انسان کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے جب انسان پر آسمانی بلائیں نازل ہوتی ہیں جب انسان کے دل پر ناامیدی کی گھٹا چھا جاتی ہے جب انسان کی زندگی معرض خطر میں پڑ جاتی ہے تو آیت الکرسی شریف پر ظل رحمت بحر چھا جاتی ہے اور ان تمام مصائب سے نجات مل جاتی ہے بشرطیکہ آیت الکرسی شریف کے آداب سے واقف ہوں اسکے پڑھنے کے طریقے جانتا ہو۔

فیضان قدسی میں ہر مراد ہر تمنا، اور ہر خواہش کیلئے آیت الکرسی شریف کے اعمال پڑھنے کی صحیح اور مجرب الوجوہ ترکیبیں حضرت مولانا شاہ عبدالسمیع صاحب نے نہایت خوبی سے تحریر فرمائی ہیں قیمت مجلد ۱۰ر

علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو دہلی

کلید مراد

اس میں ہر مراد کے متعلق پیغمبری دعائیں درج ہیں

یہ تمام دعائیں قرآن مجید اور حدیث شریف سے اخذ کی گئی ہیں ہر ایک کی اجابت بھی مسلم ہے اس کے علاوہ بڑے بڑے اولیاء اللہ کے مجرب اور وہ طریقے جن سے دعائیں مقبول ہوتی ہیں درج ہیں (اگر خدانخواستہ) آپ بے اولاد ہوں (اگر خدانخواستہ) آپ پر قرضہ کا بار ہو۔ (اگر خدانخواستہ) آپ عسرت میں بسر کرتے ہوں (اگر خدانخواستہ) آپ کے حاکم آپ پر مہربان نہ ہوں۔ یا آپ پیچیدہ معاملات میں الجھے ہوئے ہوں یا کچھ دشمن تمنائوں اور ارمانوں کا ہجوم اپنے دل میں کھٹکتا ہو تو گھبرائیے نہیں "کلید مراد" انشاء اللہ آپکو مقاصد میں کامیاب کریگی قیمت ۸ر

علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو۔ دہلی

نوٹوں کی گڈیاں

تمہاری آراستہ پیراستہ میز پر بے تکلف پڑی ہوئی دکھائی دے سکتی ہیں بشرطیکہ تم کو یورپ کی تجارت کا راز معلوم ہو جائے اس راز کے معلوم ہو جانے کے بعد تم یورپ و امریکہ سے ہزاروں کا نہیں بلکہ لاکھوں کا مال ایک چٹھی شدہ لفافہ لکھکر منگا سکتے ہو، اس راز کے معلوم ہونے کے بعد یورپ والے تم کو ایجنٹیاں خود دینا چاہیں گے۔

مراسلات تجارت

اس غرض کے لیے نہایت کارآمد تصنیف ہے۔ اسکے علاوہ نہایت موثر انگریزی خط و کتابت مع اردو ترجمہ درج ہے۔ اور مغربی تجارت کے اصول۔ بیجک۔ ہنڈی۔ چیک وغیرہ بنانا نہایت خوبی کے ساتھ بتائے گئے ہیں۔ قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دھلی

روپیہ کی بھرمار

اگر چاہتے ہو تو غلامی کا جوا اُتار پھینکو اور تجارت کرو۔ ایک معمولی پنواڑی لکھپتی۔ لے سے زیادہ پیدا کر لیتا ہے۔ ایسے دوکانداری کرو مگر اس کے لیے تمکو تجربہ کی بڑی سخت ضرورت ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے کئی سال اور روپیہ بچ جائے تو

فن دوکانداری

ایک مرتبہ پڑھ لو۔ اگر اس کتاب کو تم نے بغور پڑھ لیا تو تم ایک نہایت ہوشمند دوکاندار بن جاؤ گے۔ گاہک تمہاری دوکان پر کھنچ کھنچ کر چاروں طرف سے آئینگے اور بلا کچھ خریدے ہٹنا ناممکن ہے۔ تھوڑا سا مال ہزاروں کا بچے گا بہت قلیل عرصہ میں تم کچھ سے کچھ بن جاؤ گے۔ قیمت مجلد سنہری جلد عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

دولت کا ڈھیر

کروڑپتی تاجروں کی طرح تمہارے گھر میں بھی ہو سکتا ہے تم میں صرف اتنی کمی ہے کہ تجارت سے ناواقف ہو، ورنہ تم بھی امریکہ کے کروڑپتی کا سا دماغ رکھتے ہو فرق صرف اتنا ہے کہ وہ اس کے استعمال سے واقف ہے اور تم ناآشنا ہو۔ کتاب

فن اشتہار

میں جو مغربی تصانیف کی مدد سے تیار کی گئی ہے۔ تجارت بذریعہ اشتہار بتائی گئی ہے، اس میں اشتہار لکھنے کے طریقے، اس کو کامیاب بنانے کے ذریعے بتائے گئے ہیں۔ اگر آپ اس کتاب کو بغور پڑھ لیں تو افلاس کی منحوس صورت تمام عمر نہ دیکھینگے۔ قیمت مجلد سنہری جلد عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

لازوال خزانہ

بجز صنعت و حرفت کے اور کوئی نہیں۔ ایک معمولی ادنیٰ درجہ کا صناع ایک تعلیم یافتہ سے کہیں زیادہ پیدا کر لیتا ہے اور اور پھر خوبی یہ کہ خود مختار ہے کسی کا نوکر نہیں۔ ملمع سازی اگرچہ بہت معمولی چیز ہے مگر اسکے ذریعے سے سو دو سو پیدا ہو سکتے ہیں۔

مکمل ملمع سازی

میں بیٹری بنانا۔ بجلی پیدا کرنا۔ ہر قسم کی دھاتوں پر ملمع کرنا۔ فولاد پر ملمع کرنا۔ نباتات پر ملمع کرنا۔ لکڑی پر ملمع کرنا۔ ہر قسم کے سانچے بنانا بتایا گیا ہے۔ یہ کتاب ایک صدی سے برابر تجربہ میں آ رہی ہے۔ نہایت مفید اور مجرب طریقے درج ہیں۔

قیمت ایک روپیہ (عہ)

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

پاکیزہ نمونہ
پیارے نبی کی پاکیزہ خصائل کا مجموعہ
حضور سرورِ کائنات صلعم کی زندگی پر ایک مفصل مبسوط
کے حالات۔ آپ کا مجسم دفتر اخلاق اور آنحضرت کی پاکیزہ معاشرت
کی بیک کی تصویر ہے جو آپ کے بعد ہر مسلمان کے لئے
اپنی زندگی مبارک انسانی زندگی کا اعلیٰ نمونہ ہے
قیمت

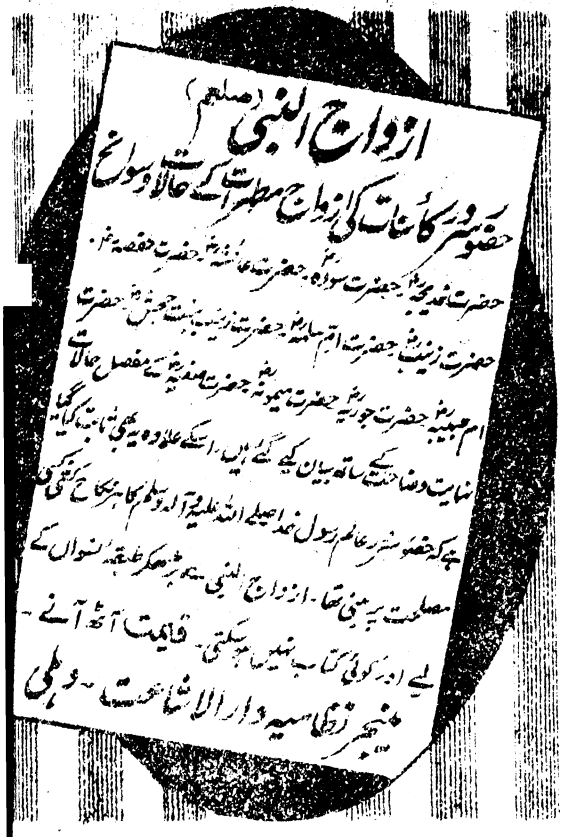
ازواج النبی صلعم
حضور سرورِ کائنات کی ازواج مطہرات کے حالات و سوانح
حضرت خدیجہؓ حضرت سودہؓ حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ
حضرت زینبؓ حضرت ام سلمہؓ حضرت زینب بنت جحشؓ حضرت
ام حبیبہؓ حضرت جویریہؓ حضرت میمونہؓ حضرت صفیہؓ سے مفصل حالات
نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ یہ بھی بتایا گیا
ہے کہ حضور سرورِ عالم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر نکاح کتنی کتنی
مصلحت پر مبنی تھا۔ ازواج النبی سے بڑھکر طبقہ نسواں کے
لیے اور کوئی کتاب نہیں ہو سکتی۔ قیمت آٹھ آنے
منیجر نظامیہ دار الاشاعت۔ دہلی

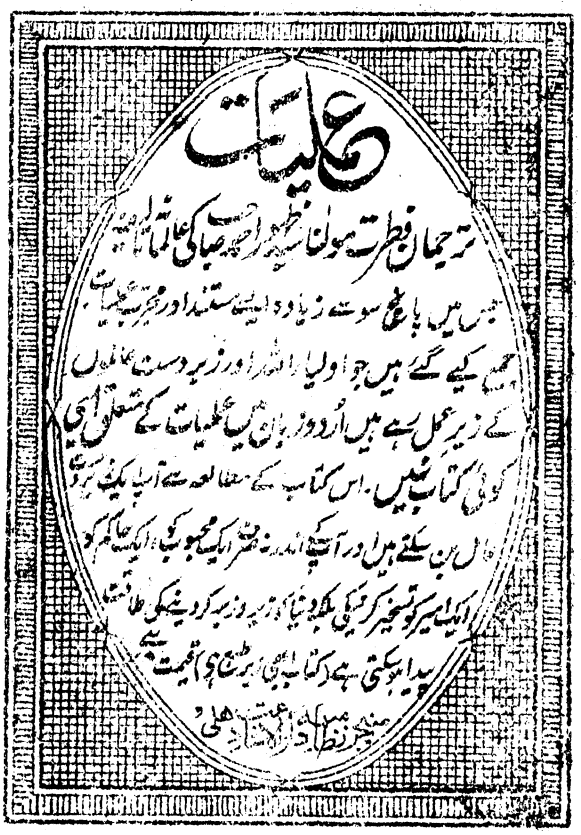
علمیات
ترجمان فطرت مولانا سید ظہیر احمد صاحب کی عالمانہ
جس میں پانچ سو سے زیادہ ایسے مستند اور مجرب عملیات
جمع کیے گئے ہیں جو اولیاء اللہ اور زبردست عاملوں
کے زیر عمل رہے ہیں اردو زبان میں عملیات کے متعلق ایسی
کوئی کتاب نہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ بیک وقت
عامل بن سکتے ہیں اور آپ کے اندر نہ صرف ایک محبوب کو ایک حاکم کو
ایک امیر کو تسخیر کرنے کی بلکہ دنیا کو زیر و زبر کر دینے کی طاقت
پیدا ہو سکتی ہے کتاب ابھی بہت جلد طبع ہو گی قیمت
منیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی

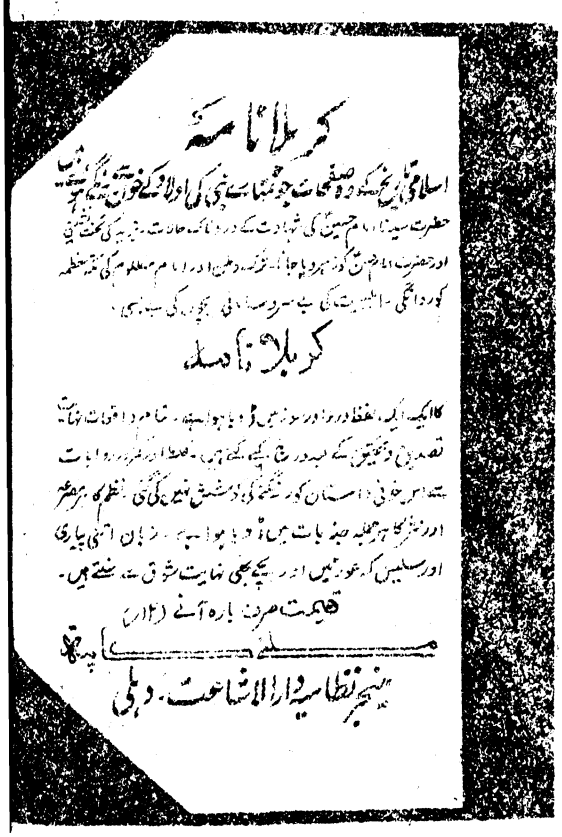
کربلا نامہ
اسلامی تاریخ کے وہ صفحات جو جناب نبی کی اولاد کے خون سے رنگین ہوئے
حضرت سیدنا امام حسینؓ کی شہادت کے دردناک حالات۔ یزید کی بغاوت
اور حضرت امام حسینؓ کو زہر دیا جانا۔ مکہ۔ مدینہ اور امام معلم کی قبر مطہر
کو روندنے کی بے حرمتی کی بے سروسامانی بچوں کی بے بسی
کربلا ناول
کا ایک ایک لفظ درد اور سوز میں ڈوبا ہوا ہے۔ تمام واقعات نہایت
تصدیق و تحقیق کے بعد درج کیے گئے ہیں۔ لفظ لفظ سے روایات
سے اس حد تک احتیاط کو برتنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ نظم ہر مصرعہ
اور نثر کا ہر جملہ جذبات میں ڈوبا ہوا ہے۔ زبان اتنی پیاری
اور سلیس کہ عورتیں اور بچے بھی نہایت شوق سے سنتے ہیں۔
قیمت صرف بارہ آنے (۱۲/)
منیجر نظامیہ دار الاشاعت۔ دہلی

سیرۃ الصدیقہ باتصویر

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی مفصل سوانح زندگی

پیدائش۔ زمانہ رضاعت۔ بچپن۔ بلوغ۔ حضور سرور عالم سے آپ کا نکاح۔ آپ کا مہر۔ آپ کا جہیز۔ رخصت کے بعد آپکی گڑیاں۔ ہجرت رسول اللہ صلعم۔ حضرت عائشہ صدیقہ مدینہ میں آپکی علم و فضل۔ آپ کی تعلیم۔ آداب گفتگو۔ سخاوت۔ تواضع۔ انکسار عبادت۔ خوف خدا۔ مکروہات سے پرہیز حیا اور پاس وضع ایثار۔ حجاب۔ نفاست طبع۔ اطاعت شوہر۔ آپ کے قیمتی اقوال۔ پردہ کا خیال۔ لباس۔ لڑائیوں میں شرکت جنگ جمل غرض یہ کہ وفات تک کے تمام حالات نہایت تفصیل کیساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ آپکے متعلق جو احادیث ہیں انکا ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔

قیمت مجلد عمدہ (منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی)

خاتون جنت باتصویر

سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا کی مکمل سوانح

خاتون جنت ہیں۔ آپکی پیدائش سے لیکر وفات تک کے حالات نہایت تفصیلی طور پر درج ہیں۔ آپ کی سسرال پتہ ہے اور بنت رسول کے ایثار سے سبق حاصل کیجئے آپکی زندگی کے حالات پڑھیے اور معلوم کیجئے نبی محترم کی صاحبزادی نے اپنی امت کیلئے کیا کیا سختیاں برداشت کیں۔ کیا آپ ایسی مبارک ہستی کی سوانح زندگی کے پڑھنے کیلئے تکلیف نہیں اٹھا سکتے جس نے آپ کی بخشش کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کا کربلا کے میدان میں بھوکا پیاسا شہید ہونا گوارہ فرمایا۔ قیمت مجلد عمدہ عہ

ملنے کا پتہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

تعلیم موٹر

ہوا سے جنگ کرنے سے پہلے

موٹر چلانے کے خیال سے قبل ایکدفعہ موٹر کے متعلق کافی معلومات بہم پہنچا لیجئے۔ چونکہ آپ کی ذرا سی لغزش سے موٹر اور آپکی جان دونوں خطرہ میں پڑ سکتی ہیں۔ تعلیم موٹر میں موٹر چلانے کے صحیح اور ضروری اصول و قواعد نہایت خوبی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ ایک معمولی عقل و قابلیت والا شخص بھی انکو ذہن نشین کر لینے کے بعد بہت تھوڑی مدت میں ایک نہایت ہوشیار موٹر ڈرائیور بن سکتا ہے نہیں بلکہ موٹر انجنیر بن سکتا ہے جنگل و بیابان میں بے سروسامانی کی حالت میں بھی موٹر کی مرمت کرنا ایک کھیل معلوم ہوگا۔ اسمیں ہر قسم کے موٹروں کے تمام چھوٹے بڑے پرزوں کی تصویریں موجود ہیں۔ ان کا نٹ کرنا مرمت کرنا۔ نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ میں آجانے والی صورتوں میں بتایا گیا ہے۔ چونکہ انگریزی کی مشہور کتابوں کی مدد سے اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے۔ اس لئے اردو میں موٹر کے متعلق نہایت بہتر کتاب ہے قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

روح انجنیری

مالدار بننے کے لئے عمارتوں کے ٹھیکے لیجئے

اور فن تعمیرات میں کافی مہارت حاصل کیجئے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ چند ماہ میں نہ صرف آپ فن تعمیرات سے واقف ہو جائیں بلکہ آپ ایک قابل انجنیر کی طرح تجربہ کار بھی بنجائیں تو روح انجنیری ملاحظہ کیجئے جس کی نسبت ٹھیکیداروں۔ سب ڈویژنل افسروں اور انجنیروں کا خیال ہے کہ فن عمارت کی زبان اردو کی یہ سب سے بہتر کتاب ہے۔ اس کتاب میں انجنیری کے متعلق نہایت آسانی سے سمجھ میں آجانے والے قائدے بتائے گئے ہیں۔ زبان اس قدر سلیس ہے کہ اسکے سمجھنے میں ایک کند ذہن کو بھی کوئی دقت واقع نہیں ہو سکتی۔

قیمت۔ ایک روپیہ دس آنے (عہ)

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

مصنفہ نعیم علامہ راشد الخیری کے اچھے اچھے ناول

محبوبۂ خداوند

ایمانداری۔ محبت۔ صداقت۔ ایثار۔ اخلاق سلف صالحین کے اطبا کی رغبت پیدا کرنے کا اور تبلیغ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے اس ناول کے پڑھنے کے بعد آپ کو معلوم ہوگا کہ اسلام کی مایۂ ناز خواتین نے اپنی نازک ہستی کی ایمان کے مقابلہ میں کچھ پرواہ نہیں کی۔ غیر مسلموں کی شرمناک حالتوں کو بھی دکھایا گیا ہے قیمت ۱۲ر

آفتاب دمشق

اس ناول میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ رنگریذ اب سچا اسلام کا مقابلہ عہد صدیق و عہد فاروق رضی کے کارنامے اس کے علاوہ کچھ حسن کی دیدہ ماں ہی آفتاب دمشق میں اپنا کام کر رہی ہیں۔ نہایت دلچسپ ناول ہے یہ دمشق کا سچا اور تاریخی واقعہ ہے۔ قیمت ۴ر

سمرنا کا چاند

اس ناول میں سولانا نے اخلاقی پہلو پر بہت زیادہ روشنی ڈالی ہے اور دکھایا ہے کہ انسان کسی حالت میں ہو اسکو اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کرنا چاہیئے دولت و ثروت کے نشہ میں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کو نہیں بھول جانا چاہیئے نہایت موثر سنسنی ناول ہے۔ قیمت ۴ر

منازل السائرہ

لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف سے ہم بے انتہا غفلت برت رہے ہیں۔ مولانا نے اس ناول میں لڑکیوں کی تربیت اور انکی سسرال کی زندگی کو کامیاب بنانے کے نکتے فلسفہ کو پیرایہ میں لکھا ہے یہ منازل السائرہ پڑھنے کے بعد ایک نئی بیاہی ہوئی دلہن سسرال میں آنکھوں پر بٹھائی جاتی ہے ناول مقدر کچھ ہے کہ مرد عورت اور بچے بکساں دلچسپی لیتے ہیں۔ قیمت ۴ر

یاسمین شام

حضرت عمر خلیفہ ثانی کا عہد حکومت معرکہ اسلام کی فتح اور تسخیر شام کے حالات۔ بہادران اسلام کے کارنامے نہایت خوبی کے ساتھ دکھائے گئے ہیں اس تاریخی ناول کے پڑھنے کے بعد مسلمانوں کو معلوم ہوگا کہ وہ کس درجہ بہادر اور غیرتمند تھے اس کے علاوہ ایک رومن کے سچے عشق کی داستان نے ناول میں اور بھی رنگینی پیدا کر دی ہے۔ قیمت ۸ر

جوہر قدامت

عورتوں پر موجودہ زہریلی ہوا نے جو اثر کئے ہیں۔ اسکی اصلاح کی غرض سے یہ ناول لکھا گیا ہے۔ ناول دلچسپ ہی ہے اور مفید بھی۔ وہ مستورات جو کہ مغربی تقلید پر مٹی ہوئی ہیں اور وہ نوجوان جو یورپ کے ایمان شکن اتباع کی طرف مائل ہیں اس ناول کو پڑھیں اور یہ معلوم کریں کہ وہ آنکھ کے دھوکے میں زہر پی رہے ہیں۔ قیمت ۸ر

صبح زندگی

یہ ناول۔ ناول نہیں ہے بلکہ لڑکیوں کی تعلیم کیلئے سب سے بہتر کتاب ہے قصہ کے پیرایہ میں ایک لڑکی کی بچپن سے لیکر شادی تک کی تعلیم و تربیت کھانا۔ سینا۔ پرونا۔ کشیدہ کاری۔ گھر کا انتظام۔ عزیزوں سے میل جول۔ خوش مزاجی غرض یہ کہ ایک سلیقہ مند لڑکی کے لیے جتنی باتوں کا ہونا ضروری ہے وہ سب کچھ اس ناول میں موجود ہے۔ قیمت ۸ر

شام زندگی

یہ ناول عورتوں کو خاوند کی خدمت گذاری اور اطاعت سکھاتا ہے اور شادی کے بعد خانہ داری کے تمام امور میں انا لیق کا کام دیگا۔ اور شوہر کو بتائیگا کہ اس کے فرائض کیا ہیں۔ اس ناول کے پڑھنے کے بعد۔ اگر آپ اسپر عمل فرمائیں گے اور آپکی مستورات بھی اس سے فائدہ اٹھائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپکی زندگی۔ ایک خوشگوار زندگی بن جائیگی۔ قیمت ۴ر

شب زندگی

یہ ناول صبح زندگی کا تیسرا حصہ ہے اسمیں یہ دکھایا گیا ہے کہ ایک مسلمان پر مرنے کے بعد کیا گذرتی ہے۔ نہایت نتیجہ خیز ناول ہے۔ اس ناول کے لکھنے سے مولانا کا یہ مقصد ہے کہ انسان اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھے اور وہ مرنے سے پہلے ہی دیکھ لے کہ مرنے کے بعد انسان پر کیا گذرتی ہے تاکہ وہ اپنی اصلاح کر سکے اور جہنم کی آگ سے محفوظ رہے۔ قیمت عدہ

نوحہ زندگی

حشمت آرا کے نکاح ثانی کرنے پر حشمت کے ماتحتوں نے جو ظلم ڈھائے ہیں۔ شاید دنیا میں کوئی ماں باپ گوارا نہ کریگا۔ نظام قدرت حشمت کی مدد کیلئے ہاتھ بڑھاتا ہے اور اس کی تمام تکالیف عیش سے بدل جاتی ہیں۔ اس کتاب کو اہل ہنود بھی خرید رہے ہیں تاکہ ان کی ماں کی بیوہ عورتیں اس کتاب کو پڑھ کر نکاح ثانی کی طرف رغبت کریں نہایت دردناک ناول ہے۔ قیمت ۱۲ر

فسانہ سعید

سعید خصلت میں فرشتہ اور صورت میں حور تھی۔ مگر یہاں باپ کی لاپرواہی نے [illegible] انتخاب کیا جو کسی صورت سے اس کے قابل نہ تھا۔ مسئلہ شادی بیاہ پر مولانا نے اس ناول میں توجہ فرمائی ہے۔ اولاد کی شادی سے پہلے اسکو پڑھ لیجئے۔ قیمت ۸ر

دُرشہوار

حسن حسینوں کے لیے نعمت کے ساتھ ساتھ آفت بھی ہے۔ ایران کی شہزادی سبطورا کے حسن و جہاں نے سبطورا کو ہزاروں مصیبتوں میں گرفتار کر دیا۔ ایران سیستان میں سبطورا کے حسن نے ایک قیامت برپا کر دی۔ ہزاروں جانیں اس شمع رو پر قربان ہوگئیں

قیمت ۱۰ر

علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بکڈپو نظامیہ دارالاشاعت دہلی

روح وجد میں آجائیگی

دل پھڑک جائے گا جو اہر لاثانی کا ہر مصرع آپ کو بے چین کر دیگا۔ حضرت بیان و یزدانی مرحوم و مغفور ہندوستان کے زبردست شعراء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کے کلام کا مجموعہ شایع ہو گیا ہے بیان صاحب غالب کے بعد دوسرے شاعر مانے جاتے ہیں۔ جواہر لاثانی نہایت مفید نکتوں کا مجموعہ ہے قیمت عہ/

دل کے آپریشن کے لیے نشتر

اگر کوئی ہو سکتا ہے تو جناب نواب ضیاء الدین احمد خاں صاحب نیر رئیس لوہارو مرحوم و مغفور تلمیذ دبیر الملک مرزا نوشہ غالب کا کلام ہے۔ صحیفۂ زرّیں اُن قصائد غزلیات اور رباعیات کا مجموعہ ہے جنکو بے حد کوشش کے بعد ہم پہونچا پائے ہیں۔ بڑی تقطیع سوا دو سو صفحے۔ نہایت خوشخط قیمت عہ/

عورت کا زوردار اپیل

دہلی کی ایک مشہور انشا پرداز خاتون نے صنف نازک کی طرف سے مؤثر الفاظ میں اپیل کیا ہے کہ انتخاب زوج کے معاملہ میں بچاری لڑکی سے بھی رائے حاصل کی جائے، جو واقعہ بطور مثال پیش کیا ہے وہ بالکل سچا واقعہ ہے، طرز بیان نہایت دردناک قیمت ۶/

ایک دوسری دُنیا بھی ہے

جس کا نظارہ صرف دل کی آنکھ سے ہو سکتا ہے۔ جس کی جستجو کا نام تصوف ہے۔ اس دنیا کی سیر مقصود ہو تو کاشف الاسرار کا مطالعہ کیجئے۔ بظاہر چند اوراق کا مجموعہ ہے، درحقیقت عالم نورانی کا ایک جہاں ہیں آئینہ ہے، جن لوگوں کا دل اس دنیا سے بیزار ہو کر ایک دوسری دنیا کے جلووں کا تمنائی ہو وہ یہ کتاب ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت چھ آنے

ملنے کا پتہ:- منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

داتا گنج بخش

قطب الاقطاب فرد الافراد پیشوائے اہل توحید و تفرید حضرت علی مخدوم ہجویری عرف حضرت داتا گنج بخشؒ کی مفصل و مکمل سوانح عمری جس میں حضرت کی پیدائش۔ حضرت کا شجرہ نسب اور وصال تک کے حالات مفصل طور پر درج ہیں اس کے علاوہ حضرت کی تصانیف وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔ آپ کے اقوال بھی درج ہیں۔ عرشکا ڈیڑھ سو صفحہ کی ضخامت۔ مکمل سوانح ہے۔ قیمت۔ ایک روپیہ (عہ/)

الوارث

سوانح حضرت امام العاشقین سرمست مے الست حاجی حافظ سید وارث علی شاہ قدس سرہٗ۔ اس میں جناب کی زندگی کے حالات مفصل طور پر درج ہیں۔ قیمت ۱۲/

حیات صابر

مخدوم الملۃ والدین حضرت شیخ علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانح عمری جس میں حضرت کی پیدائش سے لیکر وصال تک کے حالات۔ مخدوم صاحب کا جلال بعد وصال۔ مخدوم صاحب کا جذب۔ مخدوم صاحب اور سماع۔ مخدوم صاحب کی شاعری۔ کرامات صابریہ وغیرہ نہایت خوبی کے ساتھ درج ہیں۔ قیمت ۵/

امام مالک

امام الزماں حضرت مولانا ابو عبداللہ مالک بن انس کے حالات زندگی مولانا سید سلیمان ندوی صاحب نے نہایت مفصل طور پر تحریر فرمائے ہیں جس میں مولانا کا نام و نسب اور ابتدائی حالات۔ اخلاق۔ معاصرین۔ مجلس درس۔ وفات نہایت خوبی کے ساتھ درج ہیں۔ قیمت ۴/

ملنے کا پتہ:- منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

دو روپئے سے ایک زرخیز کاروبار

ہماری تمنا ہے کہ ہندوستان کا ہر مسلمان تاجر ہو اور وہ معلومات تجارت جیسی مفید کتاب سے فائدہ حاصل کر سکے اس لیے اس کتاب کا منافع قرعہ اندازی کے ذریعہ کتاب کے خریداروں ہی کو واپس کر دیا جائے گا

معلومات تجارت

اس کتاب کو مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا نے یورپ و امریکہ کی صدہا کتابوں کے مطالعہ کے بعد نہایت محنت و جاں فشانی سے لکھا ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ سے صدہا اشخاص اپنی ناکام زندگی کو کامیاب بنا چکے ہیں۔ بالکل ممکن ہے کہ اس کتاب کے ہزارہا بیش قیمت مشوروں میں سے ایک اور صرف ایک ہی مشورہ آپ کی فلاکت زدہ زندگی کی کایا پلٹ دے۔ اور اسکے قیمتی معلومات سے بھرے ہوئے دو سو صفحوں میں سے کیا عجب ہے کہ ایک صفحہ بلکہ ایک سطر ہی آپ کو غریب سے امیر بنا دے۔ اس کتاب کو خرید کر آپ دو روپئے خرچ نہیں کرینگے بلکہ ایک ایسے نفع بخش کام میں لگائیں گے کہ اگر آپ کی تقدیر نے یاوری کی تو کیا عجب ہے کہ آپ لاکھوں روپئے اس کے ذریعہ سے پیدا کر لیں۔

ہزار ہا روپیہ کتاب کے خریداروں میں ہم تفصیل ذیل تقسیم کرینگے

ایک لاکھ کتاب کی فروخت پر ساٹھ ہزار روپیہ بتفصیل ذیل تقسیم ہوگا	پچاس ہزار کتاب کی فروخت پر تیس ہزار روپیہ بتفصیل ذیل تقسیم ہوگا	پچیس ہزار کتاب کی فروخت پر پندرہ ہزار روپیہ بتفصیل ذیل تقسیم ہوگا	بارہ ہزار کتابوں کی فروخت پر سات ہزار روپیہ بتفصیل ذیل تقسیم ہوگا
پہلا انعام ۵ ہزار روپیہ کا	پہلا انعام ۳ ہزار روپئے	پہلا انعام دو ہزار روپئے	پہلا انعام ایکہزار روپئے
دوسرا انعام ۳ ہزار روپیہ کا	دوسرا انعام ۲ ہزار روپئے	دوسرا انعام ایکہزار روپئے	دوسرا انعام پانچسو روپئے
تیسرا انعام ۲ ہزار روپیہ کا	تیسرا انعام ایک ہزار روپئے	تیسرا انعام پانچسو روپئے	تیسرا انعام تین سو روپئے
چوتھا انعام ایکہزار روپیہ کا	چوتھا انعام پانچسو روپئے	چوتھا انعام تین سو روپئے	چوتھا انعام دو سو روپئے
پانچواں انعام پانچسو روپیہ کا	پانچواں انعام تین سو روپئے	پانچواں انعام ایک سو روپئے	پانچواں انعام ایک سو پچاس روپئے
چھٹا انعام تین سو روپیہ کا	چھٹا انعام دو سو روپئے	چھٹا انعام پچاس روپئے	چھٹا انعام پچاس روپئے
ساتواں انعام دو سو روپیہ کا	ساتواں انعام ایک سو روپئے	آٹھواں انعام پچیس روپئے	ساتواں انعام پچیس روپئے
آٹھواں انعام ایکسو روپئے کا	آٹھواں انعام پچاس روپئے	نواں انعام پندرہ روپئے	آٹھواں انعام پندرہ روپئے
نواں انعام پچاس روپئے کا	نواں انعام پچیس روپئے	دسواں انعام دس روپئے	نواں انعام دس روپئے
دسواں انعام پچیس روپئے کا	دسواں انعام پندرہ روپئے	۲۱۶۰ انعام پانچ پانچ روپئے کے ہوں گے	۶۶۰ انعام پانچ پانچ روپئے کے ہونگے۔
۹۵۶۵ انعام پانچ پانچ روپئے کے ہونگے۔	۴۵۶۲ انعام پانچ پانچ روپئے کے ہوں گے		

اگر خدانخواستہ کتابیں اس سے کم تعداد میں فروخت ہوئیں تو اسی اوسط سے انعام بھی تقسیم کیا جائیگا۔

جون ۱۹۲۵ء تک انعامات تقسیم ہو جائینگے۔ تقسیم انعامات کی کارروائی نہایت دیانت داری کے ساتھ قابل اعتماد اراکین شہر کے روبرو عمل میں آئیگی، اگر آپ تشریف لا سکتے ہوں تو اس جلسہ میں خود بھی رونق افروز ہو کر شکریہ کا موقع دیجئے۔

کتاب کی قیمت مع محصول ڈاک ۲ ہے۔ کتاب اور انعامی ٹکٹ کی رسید منی آرڈر وصول ہونے پر فوراً روانہ کی جاتی ہے۔ بذریعہ وی۔ پی بھی آپ کتاب طلب فرما سکتے ہیں

پتہ:- سید علی مظفر منیجر خواجہ ڈپو نظامیہ دارالاشاعت دہلی

ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء

وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ

ماہ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۴۳ھ

رسالہ

دین و دُنیا

جلد ۴ نمبر ۹

حمد

(از جناب خواجہ مسعود علی صدیقی۔ ذوقی (علیگ))

وہ غنچوں کا تبسم صحنِ گلشن کی وہ خاموشی — سحر کے منظرِ رنگیں میں میری خود فراموشی
مری فطرت کا ہر ذرہ تھا مصروفِ سکوں کوشی

صبا کا سازِ موسیقی حقیقت ریز فطرت تھا — چمن کا گوشہ گوشہ محوِ آغوشِ لطافت تھا
فضا میں ہر طرف اک جلوہ نادیدہ کی نکہت تھا

شفق زارِ سحر تیری تبسم ریزیاں دیکھیں — اُفق پر تیرے جلووں کی ضیا افشانیاں دیکھیں
یہ منظر دیکھ کر دل کی اثر اندوزیاں دیکھیں

مرے دل کا سکون، اک اضطرابِ شوق میں بدلا — جبینِ عجز میری جُھک گئی اک درد سا اُٹھا
کہ جذباتِ پرستش یک بیک لیں ہوئے پیدا

عجب انداز سے سبزے پہ یہ چشمے جو بہتے ہیں — گیاہِ سبز پر شبنم کے یہ موتی جو بکھرے ہیں
مرے آقا مرے مالک یہ سب تیری کرشمے ہیں

مرے سازِ عبادت کو بہم آغوشِ ترنم کر — مرے دل کے سیہ خانے کو اپنی تیرگی تبسم کر
"مری ہستی مٹا کر اپنے جلوے میں مجھے گم کر!!"

نعت

(از جناب اصغر صاحب)

کچھ اور عشق کا حاصل نہ عشق کا مقصود — جز اسکے لطف خلشہائے نالہ بے سود
مگر یہ لطف بھی ہے کچھ حجاب کے دم سے — جو اُٹھ گیا کہیں پردہ تو پھر زیاں ہے سود

بلائے عشق نہ یوں کائنات عالم کو — یہ ذرّے ذرّے نہ اٹھیں سب شرارا مقصود
کہہ یہ عشق سے چھیڑے تو سازِ ہستی کو — ہر ایک پردہ میں ہے نغمہ "ہو الموجود"

یہ کون سامنے ہے؟ صاف کہہ نہیں سکتے — بڑے غضب کی ہے نیرنگیٔ طلسم نمود
اگر خموش رہو تم تو تو ہی سب کچھ ہے — جو کچھ کہا تو ترا حسن ہو گیا محدود

جو عرض ہے اسے اشعار کیوں مری کہیے — اچھل رہے ہیں جگر پارہ ہائے خوں آلود
نہ میرے ذوقِ طلب کو ہے مدعا سے غرض — نہ گامِ شوق کو پروائے منزلِ مقصود

مرا وجود ہی خود انتخاب و طاعت ہے — کہ ریشے ریشے میں ساری ہے اک جبینِ سجود
مقامِ جہل کو پایا نہ علم و عرفاں نے — میں بیخبر ہوں بہ اندازۂ فریبِ شہود

جو اُٹھ کے شوق میں یوں محوِ آفتاب ہوا — عجب بلا تھا وہ شبنم کا قطرۂ بے بود
چلوں میں جانِ حزیں کو نثار کر ڈالوں — نہ دیں جو اہلِ شریعت جبیں کو اذنِ سجود

وہ رازِ خلقتِ ہستی وہ معنیٔ کونین — وہ جانِ حُسنِ ازل وہ بہارِ صبحِ وجود
وہ آفتابِ حرم۔ نازنینِ کنجِ حرا — وہ دل کا نور۔ وہ ارباب دل کا مقصود

وہ سرورِ دو جہاں وہ محمد عربی — یہ روحِ اعظم و پاکش درود نامحدود

آنکھیں مری برسائیں کی تو ہر پلک تک — بے چین رہے گا دلِ مضطر کب تک
اجڑی مری بگڑی کو بنا دے مولا — بھٹکائے گا در در یہ مقدر کب تک

تفسیر قرآن مجید

(گذشتہ سے پیوستہ)

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

ترجمہ:- انہوں نے کہا تیری ذات پاک ہے ہم تو اُسی قدر جانتے ہیں جتنا تو نے ہم کو بتایا ہے بیشک تو ہی بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

تفسیر:- اللہ تعالیٰ کی اس سوال سے فرشتوں کو اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا احساس ہوا چونکہ انکو یہ مغالطہ پیدا ہوا تھا کہ اللہ زمین میں ایک سرکش مخلوق کو نیابت کے منصب سے سرفراز کرنے والا ہے اس لیئے فوراً انہوں نے اللہ تعالےٰ کی پاکی بیان کی اور اُس کی ذات کو مخلوق کے اتہامات سے منزہ اور بالاتر قرار دیا اس کے بعد نہایت عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ ہم کو یہ قدرت کہاں اور ہم میں یہ صلاحیت کہاں کہ حقائق اشیا اور مخلوقات کے نام معلوم کرسکیں۔ ہماری قابلیت اور ہماری واقفیت نہایت محدود ہے۔ ہم کو تو صرف اتنی ہی معلومات حاصل ہے اور ہم اسی قدر جانتے ہیں جس قدر تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ چونکہ فرشتوں نے اپنی کم علمی کا اعتراف کیا تھا اس لیئے اُنہیں خدا کی صفت علم کا بیان کرنا ضروری تھا۔ پس انہوں نے کہا کہ علم و آگاہی کے لحاظ سے تو تو ہی سب سے بڑا اور تو ہی سب کچھ جاننے والا ہے۔ چونکہ فرشتوں نے یہ بھی کہا کہ کیا تو اُن لوگوں کو زمین کی خلافت دے گا جو فتنہ و فساد برپا کریں اس لیئے وہ مجبور تھے کہ اس خیال کی تردید بھی کریں پس خدا کی صفت علم کے ساتھ اُنہوں نے صفت حکمت کا بھی اظہار کیا اور کہا کہ ہم کیا جانیں اور کیا سمجھیں تو ہی بڑی سمجھ بوجھ والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

ترجمہ:- اللہ نے کہا اے آدم تم فرشتوں کو اُن کے نام بتاؤ۔ پھر جب آدم نے فرشتوں کو اُن کے نام بتا دیئے تو اللہ نے فرمایا کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمینوں کا عالم الغیب ہوں اور اُن باتوں کو جانتا ہوں جنکو تم ظاہر کرتے ہو اور جنکو تم چھپاتے ہو۔

تفسیر:- جب ملائکہ حقائق و اسماء کے بتانے سے عاجز ہوئے اور اُنہوں نے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنی بے بضاعتی کا اعتراف کیا اور کہا کہ خداوندا ہم کو تو صرف اتنا ہی معلوم ہے جتنا تو نے ہم کو بتایا ہے تو پروردگار عالم نے حضرت آدم کی طرف توجہ فرمائی اور اُن سے کہا کہ آدم تم ان فرشتوں کو مخلوقات کے نام بتا دو۔ حضرت آدم نے کمال فصاحت و بلاغت اور اپنی قوت ناطقہ کے ساتھ جو نوع انسانی کیساتھ مخصوص ہے ہر ذات اور ہر شے کی حقیقت بیان کی حضرت آدم کی یہ معلومات اور تبحر دیکھ کر فرشتے حیرت زدہ رہ گئے اور اُن کو تسلیم کرنا پڑا کہ دیگر مخلوقات حتےٰ کہ ملائکہ سے بھی زیادہ یہی مخلوق خلافت زمین اور نیابت الٰہی کی مستحق ہے جب حضرت آدم کی فضیلت فرشتوں پر اچھی طرح ثابت ہوگئی تو بارگاہ جلال سے ارشاد ہوا کہ دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے نہ کہدیا تھا کہ میں عالم الغیب ہوں۔ آسمان و زمین کی کوئی ایسی چھپی ہوئی بات نہیں جس سے مجھے آگاہی نہ ہو اور میں تمہارے ظاہری و باطنی تمام خیالات کا علم رکھتا ہوں۔ اس آیت کو یہ کے مفہوم سے ظاہر ہوتا ہے کہ علم کو تمام صفات و کمالات انسانی پر فضیلت حاصل ہے۔ اور خلافت الٰہی کی پہلی شرط علم ہے۔ اسی لیئے سرور عالم کی احادیث میں بکثرت علم کی خوبیاں اور فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہے کہ میری امت کے علما انبیاء بنی اسرائیل کے ہمرتبہ ہیں۔ طالب العلم کے قدموں کے نیچے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ جو شخص علما کی ملاقات کو جاتا ہے تو ہر قدم پر صدہا نیکیاں اُس کے نامۂ عمل میں لکھی جاتی ہیں۔

خلافت الٰہی کے لیئے علم کی شرط کا لازمی ہونا بالکل ظاہر ہے۔ خلافت کے یہ معنی ہیں کہ تمام گردوپیش کی کائنات پر اقتدار حاصل ہو۔ اُسکے نیک و بد کا امتیاز ہو۔ ہر شے کا محل استعمال معلوم ہو ہر قوی و قویٰ کے ساتھ اُسکے درجہ اور رتبہ کے مطابق سلوک کیا جائے اور یہ باتیں اُسوقت تک ناممکن ہیں جب تک خود اُس کائنات کے متعلق علم نہ ہو۔ جو شخص اپنے گردوپیش سے ناواقفیت رکھتا ہو وہ نہ اشیاء سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے نہ اُن کی مضرتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا ہے نہ اُس سے ممکن ہے کہ دوسروں کی خبرگیری اور بیکسوں کی ہمدردی کرے نہ اُسکے امکان میں ہے بات کہ ظالم و مظلوم کے درمیان عدل و انصاف قایم رکھ سکے۔ بہرحال اقتدار قایم رکھنے اور خلافت کے فرائض انجام دینے کے لیئے نہایت ضروری ہے کہ دماغ ہر طرح کی ضروری معلومات سے مالا مال ہو۔ اللہ تعالےٰ نے کسی مخلوق حتےٰ کہ فرشتوں میں بھی کوئی ایسا ملکہ ودیعت نہیں رکھا کہ وہ کائنات کے متعلق جزءً و کلاً معلومات حاصل کرسکیں۔ یہ نعمت صرف نوع انسانی کو عطا کی ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء (یہ خدا کی مہربانی ہے جسے چاہتا ہے اپنی مہربانی سے مالا مال کرتا ہے) لیکن اس عزت افزائی کے ساتھ ہی انسان پر ذمہ داریاں بھی تمام کائنات سے زیادہ عائد فرمائیں۔ اُسے چشم و دل بینی عطا کی ہے تو ساتھ ہی یہ بھی ضروری قرار دیا ہے کہ اُسکا کوئی کام دور بینی سے خالی نہ ہو۔ اُسے نیک و بد کے امتیاز کی قوتیں مرحمت ہوئی ہیں تو یہ بھی لازمی ہے کہ وہ اپنے ہر کام میں قوت امتیاز سے کام لے۔ یہ انسان ہی ہے جسے دین و دنیا دونوں کا کام کرنا ہے ۵

بنایا آدمی کو ذوق ایک عضو ضعیف اور اس ضعیف سے کل کام دو جہاں کیلئے

(مولانا) سید ظہور احمد (صاحب چیف ایڈیٹر)

شرح مثنوی مولنا رُوم

(گذشتہ سے پیوستہ)

اینک ایں خلعت بگیر و زر بسیم چوں بیائی خاصہ باشی و ندیم

ترجمہ:- یہ خلعت اور روپیہ لو اور جب بادشاہ تک پہونچ جاؤ گے تو اُسکے مقرب خاص اور مصاحب بن جاؤ گے۔

لغات:- لطیف - پاکیزہ - باریک - نازک - نازک کام کرنے والا - تعریف - پہچان - شناخت - مہارت - فاش - بمشہود - صفت (از وصف) وصف تعریف - نگ (اینگ کا مخفف) دیکھو بسنو - متوجہ کرنے کے لیئے ایک کلمہ - اختیار - پسند کرنا - انتخاب کرنا - قبول کرنا - مہتر - سردار - خلعت - وہ لباس اور روپیہ جو سلاطین و امرا کی جانب سے بطور اعزاز و تکریم کسی کو دیا جائے - خاصہ - خاص - مقرب - مصاحب - ندیم - ہم نشین - مصاحب -

مطلب:- بادشاہ کے قاصدوں نے خلعت اور روپیہ زرگر کے سامنے رکھدیا اور اپنے بادشاہ کا نام لے کر کہا کہ فلاں بادشاہ نے تم کو اپنا زر خاص مقرر کیا ہے۔ اسوقت یہ خلعت اور روپیہ قبول کرو۔ اس کے بعد جب تم بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوگے تو وہ تم پر خاص توجہ اور مراحم خسروانہ مبذول کرے گا حتی کہ تم چند روز میں اُس کے مصاحب اور مقرب خاص بن جاؤ گے۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات بھی نہیں کیونکہ تم اپنے فن میں اُستاد اور زرگروں میں یکتائے روزگار ہو۔ چونکہ روپیہ اور خوشامد دونوں سے بے وقوف آدمی خوش ہوتا ہے اس لیئے بادشاہ کے مصاحبوں نے دونوں تدابیر پر عمل کیا۔

مرد مال و خلعت بسیار دید غرہ شد - از شہر و فرزندان برید

ترجمہ:- مرد نے بہت سے روپے اور خلعت کو دیکھ کر دھوکا کھایا اور اپنے وطن اور اہل و عیال کی جدائی پر تیار ہوگیا۔

لغات:- غرہ - فریب - فریب خوردہ - مغرور -

مطلب:- زرگر نے جو دیکھا کہ اتنی بڑی رقم اور ایسا گراں بہا خلعت بادشاہ نے بھیجا ہے تو طمع نے اُسکی آنکھیں بند کر دیں۔ وہ دھوکا کھا گیا انجام پر اُس نے توجہ نہ کی اور اپنے وطن - اہل و عیال سب کو خیرباد کہنے کے لیئے تیار ہوگیا۔

اندر آمد شادماں در راہ مرد بیخبر کاں شاہ قصد جانش کرد

ترجمہ:- وہ خوش خوش روانہ ہوا اور اس سے بے خبر تھا کہ بادشاہ اُس کی جان کا خواہاں ہے۔

اسپ تازی بر نشست و شاد تاخت خوں بہائے خویش را خلعت شناخت

ترجمہ:- عربی گھوڑی پر بیٹھ کر اُسے خوش خوش دوڑایا اور اپنے خوں بہا کو (غلطی سے) خلعت سمجھا۔

لغات:- قصد - ارادہ کرنا - شکار کرنا - تازی - عربی - خوں بہا - دیت -

وہ معاوضہ جو مقتول کے وارثوں کو قاتل کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

مطلب:- مولانا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ زرگر مال و دولت کے فریب میں آکر اپنے وطن سے روانہ ہوا۔ وہ بڑی مسرت اور شادمانی کے ساتھ ایک عربی گھوڑے کو دوڑاتا ہوا راستہ طے کر رہا تھا اور اس بات سے بالکل بے خبر تھا کہ بادشاہ اُس کی جان کا خواہاں اور خون کا پیاسا ہے۔ اُسے معلوم نہ تھا کہ یہ خلعت اور یہ سیم و زر گویا بطور خوں بہا اُسے بھینٹ دیدیا گیا ہے۔ ضمناً یہ مفہوم پیدا ہوتا ہے کہ جو لوگ چاپلوسی اور خوشامد سے مغرور و متاثر ہوکر اپنے نیک و بد کو فراموش کر دیتے ہیں اور جو لوگ مال و زر کی حرص میں نابینا ہوکر انجام و عاقبت سے غافل ہوجاتے ہیں اُنکو آخر کار قعر ہلاکت میں گرنا اور تباہی و بربادی کے گرداب میں غرق ہونا پڑتا ہے۔

اے شدہ اندر سفر با صد رضا خود بپائے خویش تا سو القضا

ترجمہ:- اے وہ شخص کہ اپنی خوشی سے سفر کر رہا ہے اپنے پاؤں بری موت کی طرف جا رہا ہے۔

لغات:- سوء القضا (سوء) برائی - بد - قضا - حکم الٰہی - موت) بری موت - حسرت ناندوہ کی موت -

مطلب:- یہ مولانا کا مقولہ ہے زرگر کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے ہیں کہ تو نے اپنی خوشی سے سفر کیا - اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی ماری - خود اپنے پاؤں موت کی طرف بڑھا - اور موت بھی کیسی نہایت حسرتناک - وطن اور اہل و عیال سے دور ما را دیار غیر میں نکبت وطن سے دور اس سے ضمناً یہ مفہوم بھی نکلتا ہے کہ جو لوگ محض زر پرستی - اور حرص و ہوس کی وجہ سے سفر کرتے ہیں اگر اثنائے سفر میں اُنہیں موت آجائے یہ ایک بدترین موت ہوگی۔

در خیالش عز و مال و سروری گفت عزرائیل - رو - آری بری

ترجمہ:- اُسکو عزت - مال اور سرداری کا خیال تھا اور ملک الموت کہہ رہے تھے کہ ہاں جاؤ یہ سب کچھ ضرور ملیگا۔

لغات:- عزرائیل - ملک الموت - رو - جا - آری - ہاں - ضرور - بری - حاصل کروگے -

مطلب:- زرگر تو دولت و ثروت کی امیدوں میں محو تھا لیکن قضا نہیں سہی تھی اور ملک الموت کہہ رہے تھے کہ ہاں ہاں ضرور - یہ سب کچھ حاصل کروگے۔

(باقی آئندہ)

(مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف اڈیٹر)

شرح دیوان حافظ

(گزشتہ سے پیوستہ)

غزل

نہ باغ وصل تو مایہ ریاض رضوان آب — نہ تاب ہجر تو دارد شرار دوزخ تاب

ترجمہ: - تمہارے وصل کے باغ سے رضواں کے باغ تروتازگی حاصل کرتے ہیں - تمہاری ہجر کی آگ سے دوزخ کی چنگاریاں گرمی پاتی ہیں -

لغات: - ریاض - جمع روضہ - باغ - رضواں - اُس فرشتہ کا نام جو جنت کا محافظ و موکل ہے - آب - رونق - تروتازگی - آبرو - تاب - سوزش - گرمی - آگ شرار - چنگاری -

مطلب: - تمہارے وصل پر اتنی راحتیں ہیں کہ جنت کو بھی میسر نہیں اور تمہارے ہجر میں ایسی تکالیف ہیں کہ دوزخ میں بھی نہیں ہیں - ماحصل یہ ہے کہ عاشق کی جنت اور دوزخ سب محبوب کی ذات سے وابستہ ہے - محبوب کا نظارہ اور وصال اُسکے لیے جنت بلکہ جنت سے بڑھ کر ہے - محبوب کا نظر سے غائب ہونا اور اُسکی جدائی عاشق کے لیے دوزخ بلکہ دوزخ سے بدتر ہے -

دو چشم من ہمہ شب جوئے بار باغ بہشت — خیال نرگس مست تو میدہد خواب

ترجمہ: - میری دونوں آنکھیں تمام رات باغ بہشت کی نہر میں بنی ہوئی تمہاری نرگسی آنکھوں کا خواب دیکھتی ہیں -

لغات: - جوئبار - نہر - وہ جگہ جہاں کثرت سے نہریں ہوں - خیال - وہ صورت جو ہو سو جو حالۂ خواب یا عالم تصور میں پیدا ہو -

مطلب: - تمہاری مخمور اور نرگسی آنکھوں کی یاد میں میری آنکھیں اس قدر اشکبار رہتی ہیں کہ اُنہیں بہشت کی نہروں سے تشبیہ دینا درست ہے (بہشت کی خصوصیت اس لیے کہ یہ اشکباری محبوب کی چشم مست کے تصور میں ہے) اور خواب میں بھی وہ تمہاری آنکھوں کو دیکھا کرتی ہیں - کہتے ہیں کہ نرگس عموماً نہر کے کنارے اُگتی یا بوئی جاتی ہے - اس لیے شعر میں جوئبار اور نرگس کے الفاظ مناسبت خاص رکھتے ہیں -

حسن عارض و قد تو بردہ اند پناہ — بہشت و طوبیٰ و طوبیٰ ہم و حسن آب

ترجمہ: - بہشت اور طوبےٰ نے تمہارے عارض اور قد کے حسن میں پناہ لی ہے خوب پناہ لی ہے -

لغات: - طوبےٰ - بہشت کا ایک درخت جس میں ہر طرح کے پھول اور ہر طرح کے پھل ہیں - اُس کی ایک ایک شاخ ہر بہشتی کے مکان میں ہوگی - خوشخبری - درخت دانبساط - طوبےٰ لہم - اُن کو بشارت ہو - آب - رونق - واپسی کی جگہ - حسن آب - بہتر جگہ

مطلب: - طوبےٰ کو قد سے مثال دیکر اور بہشت کو حسن معشوق سے مثال دیکر فرماتے ہیں کہ طوبےٰ اپنی خوش قامتی کے باوجود تمہارے قد سے پناہ کا طالب ہوا اور بہشت اپنی ہزار رنگینیوں اور دلاویزیوں کے باوصف تمہارے رخساروں سے پناہ مانگتا ہے اور بہشت و طوبےٰ نے جو کچھ کیا ہے خوب کیا ہے - یعنی بہشت کو تمہارے رخساروں کے مقابلہ میں اور طوبےٰ کو تمہارے قد کے مقابلہ میں اپنے ہیچ ہونیکا اعتراف ہے

بہار شرح جمال تو دادہ در ہر فصل — بہشت ذکر جمیل تو کردہ در ہر باب

ترجمہ: - بہار نے ہر فصل میں تمہارے جمال کی تعریف کی ہے - بہشت نے ہر باب میں تمہارا پسندیدہ تذکرہ کیا ہے -

لغات: - شرح بیان کرنا - شرح اور فصل لکھنا -

مطلب: - چونکہ بہار ایک فصل اور ایک موسم ہے اور بہشت میں دروازے ہیں اس مناسبت سے فصل اور باب کے الفاظ استعمال کیے ہیں - کتاب میں فصل ایک چھوٹے حصے کو اور باب اُس سے بڑے حصے کو کہتے ہیں - اِن لفظی مناسبتوں سے شعر میں بڑی خوبی پیدا ہوگئی ہے - و - ماحصل صرف اتنا ہے کہ بہار اور بہشت دونوں تیرے حسن و جمال کی تعریف کرتے ہیں - اور اُن کے ہر پہلو اور ہر رنگ سے تیری یاد تازہ ہوتی ہے -

لب و دہاں ترا اے بسا حقوق نمک — کہ ہست بر جگر ریش و سینہ ہائے کباب

ترجمہ: - زخمی جگر اور کباب شدہ سینوں پر تمہارے ہونٹ اور تمہارا دہن بہت سے حقوق نمک رکھتا ہے -

مطلب: - نمک کا حق مشہور ہے - محبوب کے لب و دہن نے عاشق کے زخمی جگر اور سوختہ سینے پر بڑی نمک پاشی کی ہے - ذوق جگر نگاری جو لازمۂ عشق ہے زخموں پر نمک چھڑکے جانے سے لذت یاب ہوتا ہے پس لب و دہن کے بہت حقوق جو نمک کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں مجروح جگر اور کباب شدہ سینہ پر ثابت ہیں -

بسوخت ایں دل ما و بکام دل نہ رسید — مدام اگر بر سیدے ز بخت خونناب

ترجمہ: - ہمارا دل جلکر خاک ہوگیا لیکن مقصد حاصل نہ ہوا - اگر شراب میسر آجاتی تو یہ خونابہ نشانی کیوں ہوتی -

لغات: - مدام - شراب - خونناب - خون - آب - خون آمیز آنسو -

مطلب: - ہمارے دل نے فراق اور طلب دوست کی اس قدر تکالیف برداشت کیں کہ آتش محبت اور سوز فرقت سے جل کر خاک ہوگیا لیکن کیسی بدنصیبی ہے کہ اسکے باوجود دل کا مدعا یعنی وصل محبوب حاصل نہ ہوا - اگر شراب یا بیخودی عشق میسر آجاتی تو یہ خون کے آنسو نہ بہانے پڑتے یعنی اپنی تکالیف اور سوختہ سامانی کا احساس باقی نہ رہتا -

شرح گلستاں

(گذشتہ سے پیوستہ)

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت برآورد و استاد ادب را بہ تربیت او نصب کرد تا حسن خطاب و ردّ جواب و آداب خدمت ملوک و آموختند در نظر ہمگنان پسندآمد بارے وزیر از شمائل او در حضرت سلطان شمہ می گفت کہ تربیت عاقلاں در او اثر کردہ است و جہل قدیم از جبلت او بدر بردہ ملک را ازیں سخن تبسم آمد و گفت۔

ترجمہ:۔ الغرض لڑکے کو ناز و نعمت کے ساتھ پرورش کیا گیا۔ آداب سکھائے گئے استاد اُسکی تربیت کے لیئے مقرر کیا گیا چنانچہ مخاطب کرنے، جواب دینے اور دربار شاہی کی درباری کے طریقے اُسے سکھائے گئے (وہ ایسا شائستہ بنگیا کہ) سب نے اُسے پسند کیا ایک دفعہ وزیر بادشاہ کے حضور میں اُسکی عادات کا کچھ تذکرہ کر رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا کہ عقلمندوں کی تربیت اُس کے دل پر اثر کر گئی ہے اور اُسکی طبیعت سے پہلی جہالت دور ہو گئی ہے۔ بادشاہ یہ بات سنکر مسکرایا اور فرمایا۔

لغات:۔ ناز و نعمت:۔ اچھا کھانا پینا۔ اچھا لباس۔ ضدوں اور خواہشوں کو پورا کرنا۔ ہر طرح آرام اُٹھانا۔ تربیت۔ پرورش۔ تعلیم نشست و برخاست کے آداب سکھانا۔ نصب۔ قائم کرنا۔ گاڑنا۔ مقرر کرنا حسن خطاب۔ بہتر طور پر۔ بآئینہ شائستہ مخاطب کرنا۔ گفتگو کی خوبی۔ ردّ۔ واپس کرنا۔ لوٹانا۔ ردّ جواب۔ جواب کا لوٹانا جواب دینا۔ شمائل۔ (جمع شمل) عادات۔ حالات۔ جبلت۔ فطرت۔ طبیعت۔

مطلب:۔ الغرض جب بادشاہ نے اُس لڑکے کی جان بخشی فرمائی تو وزیر اُسے اپنے مکان پر لے آیا اُسکی آسائش و آرام اور تعلیم و تربیت کا معقول انتظام کیا۔ لڑکا آخر انسان کا لڑکا تھا تعلیم و تربیت سے اُس نے پورا فائدہ اُٹھایا اور چند روز میں نہایت شائستہ اور نستعلیق بنگیا۔ وزیر کے ہاں جو لوگ آتے جاتے تھے وہ اُسے دیکھ کر بہت پسند کرتے تھے۔ ایک روز وزیر نے بادشاہ کے حضور میں بھی عرض کیا کہ اب اُس لڑکے کی کافی اصلاح ہو گئی ہے۔ اُسمیں قدیم جہالت کا کوئی اثر باقی نہیں ہے۔ اہل علم و عقل کی صحبت اور تعلیم و تربیت نے اُسے نہایت شائستہ اور قابل بنا دیا ہے۔ وزیر کی گفتگو سنکر بادشاہ مسکرایا اور اُس نے فرمایا۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود گرچہ با آدمی بزرگ شود

ترجمہ:۔ آخر کا بھیڑیئے کا بچہ بھیڑیا ہی ہوتا ہے۔ وہ آدمیوں میں کیوں نہ پلا بڑھا ہو۔

لغات:۔ عاقبت انجام کار۔ آخر کار گرگ۔ بھیڑیا۔

مطلب:۔ بادشاہ نے مسکرا کر یہ شعر پڑھا جسکا مطلب یہ تھا کہ بھیڑیئے کا بچہ آدمیوں میں پلنے بڑھنے سے آدمی نہیں بن سکتا یعنی تعلیم و تربیت سے کسی کی فطرت نہیں بدل سکتی

بادشاہ کے مسکرانے اور شعر پڑھنے کا مفہوم یہ تھا کہ وزیر غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ اُس کا یہ خیال کہ تعلیم و تربیت نے لڑکے کی فطرت کو بدل دیا ہے بالکل غلط ہے۔ اُسکی فطرت ایک دن تعلیم و تربیت پر غالب آئیگی۔ اور آخر کار وہ اپنی اصل کی طرف رجوع کریگا۔

سال دو بریں برآمد طائفۂ اوباش محلت در و پیوستند و عقد مرافقت بستند تا بوقت فرصت وزیر را و ہر دو پسرش را بکشت و نعمت بی قیاس برداشت و در مغارۂ دزدان بجائے پدر بنشست و عاصی شد۔ ملک دست تحیر بدنداں گرفت و گفت

ترجمہ:۔ ان حالات پر دو سال گزر گئے۔ محلہ کے بدوضع لوگوں سے اُسکا میل جول ہوا اور آپس میں تعلقات بڑھ گئے۔ آخر موقع پا کر اُس نے وزیر اور اُس کے دونوں بیٹوں کو قتل کر دیا۔ بے انتہا مال اسباب لے گیا۔ اور باپ کی جگہ چوروں کی پناہ گاہ میں بیٹھ کر سرکشی اختیار کی۔ بادشاہ کو (اس واقعہ کا) بہت ملال ہوا اور اُس نے کہا۔

لغات:۔ اوباش (جمع بوشش خلاف قیاس) بے تکلف لوگ۔ بدوضع اور بدچلن لوگ۔ محلات۔ اُترنے کی جگہ۔ محلہ۔ مرافقت۔ باہم رفاقت کرنا۔ ایک دوسرے کا ساتھی ہونا۔ نعمت۔ دولت۔ مال اسباب۔ مغارہ۔ غار۔ وہ غار جو پہاڑ میں لوٹ مار کی جگہ۔ دست تحیر بدنداں گرفتن (افسوس کا ہاتھ دانتوں سے پکڑنا) افسوس کرنا۔ حسرت کرنا۔ ملال کرنا۔

مطلب:۔ اس لڑکے کو وزیر کے ہاں رہتے ہوئے دو سال کا زمانہ گزرا تھا کہ اُس کے فطرتی جوہر اُبھرنے لگے اُس نے محلہ کے بدچلن لوگوں سے دوستی پیدا کی اور باہم ایسا میل جول بڑھا کہ وہ اُس کا ساتھ دینے کے لیئے آمادہ ہو گئے چنانچہ ایک دن موقع پا کر اُس نے وزیر اور اُس کے دونوں بیٹوں کو قتل کر دیا اور بے انتہا مال و اسباب لیکر چلتا ہوا۔ اُسے وہ جگہ یاد تھی جہاں چوروں کا گروہ رہتا تھا وہ ایک پہاڑ کے ایک غار میں باپ کا قائم مقام بنکر بیٹھا اور سرکشی اختیار کی۔ جب اس حادثہ کی خبر بادشاہ کو پہونچی تو اُسے نہایت افسوس ہوا کیونکہ وہ پہلے ہی سے مخالف تھا اور جانتا تھا کہ ایک دن یہ لڑکا رنگ لائے بغیر نہ رہیگا یہ واقعہ سُنکر اُس نے کہا۔

(باقی آئندہ)

(از مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر)

وارداتِ قلب

"بقا" خدائے واحد کی مخصوص صفت ہے۔ اس صفت میں کوئی شریک نہیں۔ بقا کی حد یہیں مادی دنیا سے بہت دور رہیں۔ لیکن انسان بقا پر جان دیتا ہے۔ چلئے تو اُسکی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جسطرح ممکن ہو میں اپنی ذات کو باقی رکھوں اور تمام جسمانی آلودگیوں کے ساتھ ایک غیر محدود زمانہ تک موجود رہوں۔ لیکن جب مشاہدات ثابت کرتے ہیں کہ اس خیال ست محال ست وجنوں تو وہ بقا کی دوسری تدابیر اختیار کرتا ہے۔ عقل اُسے بتاتی ہے کہ توالد و تناسل کے ذریعہ سے انسان اپنی ذاتی اور خاندانی خصوصیات اور نام و نشان عرصۂ دراز تک قایم رکھ سکتا ہے لیکن اس تمنا کا حشر یہ ہوتا ہے کہ آج تم کسی سے اُس کے پردادا کے یا پردادا کے والد کا نام پوچھو تو شاید نہ بتا سکے گا جب اپنی نسل کا یہ حال ہے تو دوسروں سے کیا توقع کہ وہ گزشتہ صدی کے زید و عمرو کو یاد رکھیں۔ جب اولاد سے بھی یہ جذبہ لیکن نہیں پاتا تو انسان اور ذرائع کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ تعمیرات کے ذریعہ سے اُسکا نام آئندہ نسلوں کو یاد رہے گا لیکن دریا کی طغیانیاں۔ بادشں کی طوفاں خیزیاں۔ خوفناک آندھیاں اور تباہ کن زلزلے اِس آرزو کو بھی پورا نہیں ہونے دیتے انسان نے بقا کی ایک صورت اور بھی سوچی ہے اور وہ "تصویر" و "تمثال" ہے۔ ممکن ہے کہ اس تدبیر سے اُسکے جذبات کسی قدر تسکین پذیر ہو جاتے ہوں لیکن اِن ناکام کوششوں کو عمل میں لاتے وقت وہ اِس حقیقت کو فراموش کر دیتا ہے کہ اُسکی تصویر یا اُسکا مجسمہ تو باقی رہ سکتا ہے لیکن اُسکے تشخصات کا باقی رہنا دشوار ہے۔ صدہا ثابت اور ہزار ہا تصویریں اسوقت عجائب خانوں میں موجود ہیں لیکن یہ کوئی نہیں بتا سکتا کہ کسکی ہیں؟ پانچ پانچ چھ چھ صدی پہلے کی قبریں آج صحراؤں و ریگستانوں میں دکھائی دیتی ہیں لیکن یہ معلوم کرنا دشوار ہے کہ انمیں کون مدفون ہے۔ پس ادبقا کے شیدائی کہیں "کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ" (ہر شے فانی ہے) کے معانی پر بھی غور کر!

گھڑی کے کارآمد ہونے میں کسے شبہ ہو سکتا ہے۔ ہر شخص کے لیئے ضروری ہے۔ ہر موسم میں مفید ہے۔ ہر صنف اور ہر طبقہ کے لیئے سود مند ہے۔ لیکن ضرورت کے پردہ میں کثر تعیش اور اسراف کا جذبہ پرورش پاتا ہے۔ چنانچہ گھڑی بھی آجکل عموماً ضرورت کے لیئے نہیں بلکہ فیشن کے لیئے ..... بلکہ نمائش کے لیئے استعمال ہوتی ہے۔ نمائش پسند لوگ صحیح وقت دیکھنے کے باوجود بھی کم قیمت گھڑیاں استعمال نہیں کرتے۔ کیونکہ وقت کی حفاظت اُن کو مقصود نہیں اُن کا مدعا یہ ہے کہ دیکھنے والے کو مرعوب کر دیں اور جتا دیں کہ ہمارا وقت قیمتی نہ سہی لیکن ہماری گھڑی قیمتی ہے۔ اِن لوگوں کی کلائی کو جب حرکت ہوتی ہے تو "شعراً کاجلوہ طور" سامنے آجاتا ہے اور جب وہ تاش کھیلتے یا ہنسی مذاق سے اُٹھتا کر یکایک جیب سے گھڑی نکالتے اور انگوٹھے کے دباؤ سے طلائی ڈھکنے کے خود بخود کھل جانے کا تماشا دکھا کر وقت دیکھتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بجلی اُن کی انگلیوں کی گرفت میں آگئی ہے۔ مسلمان جو وقت ضایع کرنے میں بہت مشاق ہیں قیمتی گھڑیوں کے بڑے شایق ہیں۔ کھدر پوشی کے زمانہ میں بھی بھدی جیبوں سے طلائی گھڑیاں نکل نکل کر ثابت کرتی تھیں کہ گدڑی میں بھی لعل ہوتے ہیں۔ اب مسجدوں میں بھی گھڑیوں کے ذریعہ سے نماز کا پروگرام بنایا جاتا ہے۔ اور خانقاہوں میں بھی ویسٹ اینڈ کمپنی کی گھڑیاں ضروری سمجھی جاتی ہیں تاکہ اوراد و وظائف اور مراقبہ وغیرہ میں مقررہ سے زیادہ وقت ضایع نہ ہو۔ اب خدا نخواستہ وہ زمانہ نہیں کہ یاد الٰہی میں محو ہو کر سر و پا اور شام و سحر کا ہوش نہیں رہتا تھا۔ اب تسبیح، عقد الانامل کے ہزار و راز و مراقبہ کے ہر نفس پر آنکھ جھپک دیکھ لیا جاتا ہے کہ کتنے بجکر کے منٹ ہوئے پہلے سفر تاروں پر موقوف تھا اور اب تاروں کی جگہ گھڑی نے حاصل کر لی ہے۔ لیکن گھڑی بیکار ہے جب تک ریلوے ٹائم ٹیبل سامنے نہ ہو مشاعروں۔ جلسوں اور دعوتوں میں جانیوالوں کی جیب و آستین کا گھڑی سے مزین ہونا ایک اچھی بات ہے لیکن مشاہدہ بتاتا ہے کہ منٹکے کا وقت مقرر کرنے کے بعد میزبان کو دس گیارہ بجے تک مہمانوں کے انتظار میں اپنی گھڑی کی ربانی کرنی پڑتی ہے اور اس تظاہر سے ہوتا ہے کہ سوشل زندگی میں بھی گھڑی سے ہم کتنا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ قدرت نے یہ خوبی انصاف کیا ہے کہ جتنا وقت قیمتی بنایا ہے اُن کو عموماً گھڑی کم قیمت دی ہے اور بیشقیمت گھڑی قیمتی عطا کی ہے اُن کا وقت عموماً کم قیمت کر دیا ہے۔ گھڑی سے فائدہ اُٹھایا جائے یا نہ اُٹھایا جائے لیکن اُسکا استعمال عام ہے اور خاصکر اُن لوگوں کی جیبوں میں اور کلائیوں پر طلائی گھڑیاں زیادہ نظر آتی ہیں جو رات دن کے ۲۴ گھنٹے بیکار اور بیہودہ مشاغل میں ضایع کر رہے ہیں۔ میں تمکو گھڑی رکھنے سے نہیں روکتا لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم ایسے مصروف ہو جاؤ کہ گھڑی دیکھنا بھی وقت کا ضایع کرنا محسوس ہو۔

انسان سست ہے۔ کاہل ہے۔ آرام طلب ہے۔ عیش پسند ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ پستی و زوال میں افتادہ رہتا ہے اور عروج و کمال کی بلندیوں تک نہیں پہونچتا۔ وہ صرف اُسی محنت اور مستعدی کو گوارا کرتا ہے جسکے بغیر گزر نہیں چل سکتا اور جسکے بغیر نفس کی آمد و شد کا باقی رکھنا محال ہے اسکے علاوہ وہ اپنے طاقت اور اپنا وقت صرف کرنے کے لیئے تیار نہیں۔ اسی سستی اور کاہلی کا یہ نتیجہ ہے کہ قول اور فعل۔ علم اور عمل۔ دل اور زبان میں باہم مطابقت نہیں۔ اگر تم محاسبہ کے لیئے تیار ہو جاؤ تو اندازہ ہوگا کہ تم جو کچھ جانتے ہو اور جتنا علم رکھتے ہو اُسکا ہزارواں حصہ بھی عمل نہیں کرتے۔ اگر تم ایک آنکھوں والے راہرو کو دیکھو کہ سیدھی راہ چھوڑ کر کانٹوں میں اُلجھ رہا ہے یا کنوئیں میں جا گرا ہے تو فوراً ملامت کے لیئے آمادہ ہو جاؤ گے کہ بینائی کے باوجود کانٹوں میں اُلجھ گیا یا کنوئیں میں گر گیا لیکن تم اپنے آپ کو

کچھ نہیں کہتے کہ دانش و بینش کے باوجود اور نیک و بد میں امتیاز کرنے کے باوصف نیکیوں کو چھوڑ کر برائیاں اختیار کرتے ہو۔ ایک کام کے متعلق تم اچھی طرح جانتے ہو۔ تجربہ و عبرت کے تمام مدارج طے کر چکے ہو اور یقین رکھتے ہو کہ اُسکا انجام اچھا نہیں لیکن پھر بھی اُسے اختیار کرتے ہو۔ اسی طرح ایک کام کے متعلق تمہیں کافی علم ہے۔ اُس کے فوائد اپنی آنکھوں دیکھ چکے ہو لیکن پھر بھی اُس سے اجتناب کرتے ہو۔ انصاف سے کہو کہ ایسی حالت میں زندگی کی ناکامی کس حد تک تمہاری کوتاہیوں پر موقوف ہے۔ اگر علم و عمل کے دونوں پلے برابر ہو جائیں تو دنیا نیکیوں سے بھر جائے اور ہر طرف اولیاء اللہ نظر آئیں۔ کاش تمہیں کبھی علم و عمل کی مساوات کا شوق پیدا ہوا ور تم روزانہ اس بات پر غور کیا کرو کہ تم جو کچھ جانتے ہو اُس کے مطابق عمل کرتے ہو یا نہیں۔ اور جو خامی نظر آئے اُسکی تلافی کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ اگر خدا تمہیں توفیق دے تو چند روز کے بعد دیکھو گے کہ زندگی میں کیسا خوشگوار انقلاب پیدا ہوا ہے۔

اگلے زمانہ میں جو حکما اور جو علما اور جو مصنفین اور جو ماہرین ہو گزرے ہیں، اب نہیں ہوتے یہ خیال بالکل صحیح ہے اور ہر وہ شخص جو زمانۂ قدیم و جدید سے واقفیت اور دونوں میں موازنہ کرنے کی قابلیت رکھتا ہو اسکی تائید کریگا۔ لوگ کہتے ہیں کہ علم و ہنر کی ترقی اس لئے نہیں ہوتی کہ دنیا سے قدر دانی اُٹھ گئی لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ یہ بات غلط ہے عموماً کسی موجد ماہر اور باکمال کو اپنے زمانہ میں سلطنت یا ملک کی قدر دانی نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ درحقیقت اہل کمال قدر دانی کے طالب ہی نہیں ہوتے اور وہ جان بوجھ کر اُن رسائل سے قطع نظر کرتے ہیں جو قدر دانی کا باعث ہیں۔ آنکھیں بند کر کے نظر اُٹھائیے۔ سقراط مازمین پر بیٹھا ہوا دھوپ کھا رہا ہے۔ بادشاہ اپنے خدم و حشم کے ساتھ آتا ہے اور اپنی تمام نعمتوں اور خزانوں کو پیش نظر رکھ کر سوال کرتا ہے کہ آپ کو کیا چاہیئے؟ سقراط جواب میں کہتا ہے کہ مجھے یہ چاہیئے کہ تم میری دھوپ چھوڑ دو۔ آجکل کے کسی مدعی کمال سے بھی شاہ دکن یہ سوال کرے دیکھیں کہ تمہیں کیا چاہیئے؟ وہ کہے گا کہ باغ چاہیئے مکان چاہیئے۔ موٹر چاہیئے اور اتنا روپیہ چاہیئے جو میرانہ مصارف اور نفسانی تواضع کے بعد بھی تحویل میں کچھ نہ کچھ باقی رہا کرے۔ غرض کمال و تجرد دولت و ثروت کے آغوش میں بہت کم پرورش پاتا ہے۔ یہ چراغ تو خانوں ہی میں جلتا ہے اور یہ پھول تو صحراؤں ہی میں کھلتا ہے۔ میری خیال میں تین باتیں تحصیل کمال کے لئے ضروری ہیں۔ قدرتی استعداد۔ محنت۔ عمر۔ قدرتی استعداد یا ذہن و دماغ کے متعلق میری رائے ہے کہ اُسمیں کوئی تغیر نہیں ہوا اور قدرت کی فیاضیاں بدستور جاری ہیں علاوہ بریں جیسی ترقی یافتہ دنیا اور جیسا سبق آموز ماحول ہم کو ملا ہے وہ ہمارے پیشروؤں کو میسر نہ تھا۔ البتہ لوگ تحصیل کمال کے لئے اُتنی محنت گوارا نہیں کرتے جتنی محنت سلف میں ضروری سمجھی جاتی تھی۔ معاش کی دلفریبیاں اور راحت پرستی کی تمنا اُنکا دل اُچاٹ کر دیتی ہے اور جہاں وہ کھانے کمانے کے قابل ہوئے کہ تعلیم۔ مطالعہ اور تحصیل مزید کا خیال ترک کر دیا۔ اگلے زمانہ میں علما عموماً بیس بیس سال محنت و مشقت کے ساتھ پڑھتے تھے اور پھر اتنا ہی زمانہ مطالعہ اور تحصیل مزید میں صرف کرتے تھے۔ آجکل تحصیل علم کی مدت اسکی چوتھائی بھی نہیں۔ اب رہی عمر جسکے بغیر کمال اور افادۂ واستقلا دہ محال ہے اُس کی طبعی رفتار بھی پہلے سے بہت کم ہو گئی ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ آجکل بقائے تندرستی کا مطلق لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ کھانے پینے پہننے اور طریق ماندو بود میں تکلفات اسقدر شامل ہو گئے ہیں کہ اصلی راحت اور حقیقی صحت کہیں نظر نہیں آتی۔ علاوہ بریں ممنوعات طبی کی ذرا بھی پروا نہیں کی جاتی۔ ایک مشہور یونانی حکیم سے کسی نے نسوانی اختلاط کے متعلق سوال کیا فرمایا کہ عمر میں ایک دفعہ۔ سائل نے کہا اگر ضبط نہ ہو۔ فرمایا سال میں ایک دفعہ۔ کہا اگر ضبط نہ ہو جواب دیا کہ مہینے میں ایک دفعہ کہا اگر ضبط نہ ہو۔ فرمایا کہ یہ تمہاری روح ہوا اپنی روح کو جب چاہو بدن سے نکالدو۔ اس بے پروائی کا نتیجہ یہ ہے کہ صحت جسمانی برباد ہو جاتی ہے اور وقت سے پہلے موت آجاتی ہے۔ پس جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ جالینوس و بوعلی سینا۔ غزالی و رازی کی طرح شہرت دوام حاصل کریں وہ دماغی صلاحیت کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد محنت اور ضبط نفس اختیار کریں اور دیکھیں کہ قدرت اب بھی ویسی ہی فیاض ہے جیسی چند صدی پیشتر تھی۔

زوال کا غم انسان کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ یہی ایک ایسی فکر ہے جو اُسے کبھی مطمئن نہیں ہونے دیتی۔ حالانکہ مشاہدات اُسے ہر وقت تعلیم دیتے ہیں کہ دنیا کی ہر چیز کو زوال ہے۔ اور عقل اُسے ہر لحظہ سمجھاتی ہے کہ جس چیز کا جانا یقینی ہے اُس کے جانے کا غم نہیں کرنا چاہیئے۔ بچوں کو دیکھ کر تم کو اپنا بچپن یاد آتا ہے جو گزر چکا ہے۔ بوڑھوں کو دیکھ کر تم کو اندازہ ہوتا ہے کہ ایک دن جوانی کو الوداع کہنا ضروری ہے۔ بہار خزاں کے ہمیشہ نہ رہنے کا پتہ دیتی ہے اور خزاں آکر بتاتی کہ بہار عارضی ہے۔ سورج نکلکر رات کی بے ثباتی کا مرثیہ پڑھتا ہے اور رات کے دامن سے تاریکی پھیل کر سورج کی نوحہ خوان ہوتی ہے۔ غرض سر جھکاؤ یا اوپر نگاہ اُٹھاؤ فنا ہی فنا دکھائی دیتی اور زوال ہی زوال نظر آتا ہے۔ جب ہمنے زوال کے آغوش میں پرورش پائی ہے جب فنا ہمارے عناصر پر حکومت کرتی ہے۔ جب ہم اور ہمارا ہر جذبہ زوال پذیر ہے تو کیفیات اور جذبات ہمارے اطمینان کو کیوں پامال کرتے ہیں۔ ہمیں زوال کا غم کیوں ہوتا ہے صرف اس لیئے کہ ہم ایک شے کو زبان سے فانی کہتے ہیں اور دل میں اُسے غیر فانی سمجھتے ہیں۔ جن چیزوں کو ہم پسند کرتے ہیں اور جو اشخاص ہماری نظر میں محبوب ہیں اُن کو ہم لازوال فرض کر لیتے ہیں کیونکہ اُن کی مفارقت ہم کو گوارا نہیں ہوتی۔ اگر عقل ہمیں اس غلطی سے نجات دے۔ اگر پسند اور محبت سے پہلے غور کر لیں کہ یہ شے زوال پذیر ہے تو کیوں دل کو اس قدر صدمات کا سامنا کرنا پڑے۔ تم ایک ہیرے کو اُٹھا لینے ہو اور تم آبگینہ کے ایک قمقمہ کو چھونا چاہتے ہو لیکن ایک شرار کی طرف جو ہیرے سے زیادہ تابناک ہے اور ایک حباب کی طرف جو قمقمے سے زیادہ خوشنما ہے کبھی ہاتھ نہیں بڑھاتے!

(از مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر)

مدینہ والے ڈاکٹر کی ہدایتیں

(عابدی صاحب کے قلم سے)

حفظ ماتقدم برائے سوء ہضمی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا کہ کہیں سوء ہضمی کا بیجد خوف ہے (ابونعیم کتاب الطب) اطبا زمانہ کو بھی اس سے اتفاق ہے وہ تکیہ کے سہارے کھانا کھانے میں معدہ کی فعل کے بے قاعدگی بتاتے ہیں اور سوء ہضمی معدہ ہی کی بدفعلی پر مرتب ہوتی ہے۔

برائے ضعف معدہ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھایا کرو اسواسطے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی (بستان ابواللیث) طبی کتابوں میں لکھا ہے کہ گرم کھانے سے معدہ ضعیف ہوتا ہے۔ (دیکھو کتب طب)

برائے ہضم طعام

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سرکہ بہت اچھا سالن ہے (مسلم و ابوداؤد) فرماتے ہیں مجکو سرکہ سب سالنوں میں بہت مرغوب ہے (ابن حبان)

ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھایا کرو یہ عجمیوں کی عادت ہے بلکہ دانتوں ہی سے چبا کر کھایا کرو اس سے ہاضمہ کا فعل قوی ہوتا ہے (ترمذی)

اطبا سرکہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ طبی کتب کے ناظرین اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ دانتوں کو معدہ سے کس قسم کا تعلق ہے اور اس قدرتی اوزار کی برکت ہی کا سبب ہے کہ معدہ میں جو غذا اس کے توسط سے جاتی ہے وہ جلد ہضم ہو جاتی ہے۔

قوت باہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے اپنی ضعف باہ کا شکوہ کیا تو جبریل نے عرض کیا کہ حضور ہریسہ کا استعمال فرمایا کریں کیونکہ اسمیں چالیس مردوں کی قوت ہے (غایۃ الاحکام)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لوگو! تم حنا کا خضاب کیا کرو اس لیئے کہ یہ باہ کو پیدا کرتی ہے (ایضاً)

مزنی بن الحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بالوں کو جلد دور کرنا قوت باہ کو زیادہ کرتا ہے (غایۃ الاحکام)

حکما کے اقوال بھی اسی کی تائید کرتے ہیں۔

ضعف بدن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائے تعالےٰ سے اپنے ضعف بدن کی شکایت کی تو حکم صادر فرمایا گیا کہ دودھ میں گوشت پکا کر کھایا کریں (ابونعیم کتاب الطب)

گو اطبا زمانہ کی نسخہ نویسی میں یہ آج داخل نہیں ہے لیکن طبی نقطۂ نظر سے دودھ اور گوشت کے خواص قریب قریب ایک ہی ہیں اور بعض خاص طبائع کو یہ نسخہ مفید پڑ جائے تو کوئی عجب نہیں حکما کو اس جانب توجہ کرنی چاہیئے۔

دافع گندہ دہنی و درازی مو و قولنج

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انجیر کا کھانا قولنج کو دفع کرتا ہے (جامع کبیرہ)

حضرت امام موسیٰ رضا فرماتے ہیں کہ انجیر کا کھانا گندہ دہنی کو دور کر دیتا ہے اور بال دراز ہوتے اور قولنج جاتا رہتا ہے۔

کتب طبیب بھی انجیر کے خواص ایسے ہی بتاتے ہیں (خواص الادویہ)

حفظ ماتقدم برائے دندان

عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ خلال کا ترک کرنا دانتوں کو سست کرتا ہے (ابونعیم)

حکما نے بھی اتفاق ظاہر کیا ہے کہ اگر دانتوں کے درازوں سے بیرونی استعمال کے ریزے نہ دور کیئے جائیں تو دانتوں کو نقصان پہونچتا ہے۔

برائے شفا زہر مگس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کبھی تمہارے کھانے میں مکھی گر جائے تو اسکو اسمیں غوطہ دیدو (پھر اسے نکالکر پھینکدو) کیونکہ اسکے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا۔ اسکی عادت ہے کہ پہلے زہر والا پر ہی ڈبویا کرتی ہے (نسائی ابوداؤد)

اطبا بھی مکھی کے پر میں سمیت کے قایل ہیں اور اس علاج کو مفید بتلاتے ہیں۔

تقویت دماغ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کدو کھانا اختیار کرو اس سے دماغ میں قوت زیادہ ہوتی ہے (ابونعیم)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ پکتے ہوئے ہانڈی میں کدو ڈالدیا کرو کہ اسمیں غمگین دل کو آرام ہوتا ہے۔

اطبا کدو میں اس اثر کے قایل ہیں اور دماغ کے عارضہ میں اس کا علاوہ استعمال کرنے کی رائے دیتے ہیں۔

صفائی رنگ

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ گوشت کھایا کرو۔ گوشت کھانے سے معدہ درست ہوتا ہے اور رنگ میں صفائی پیدا ہوتی ہے اور تونڈ نکلنے نہیں پاتی (ابونعیم)

غالباً اطبا گوشت کے استعمال میں یہ طبی اثر مانتے ہونگے مجھکو کتب طب میں اسکی کوئی اقوال و تجربات نہیں ملے۔ ممکن ہے عربی بھیڑ کے گوشت میں یہ خواص موجود ہوں کیونکہ آنحضرتؐ کے طبی نسخہ جات کے مریض عرب کے باشندے تھے۔

رفع رطوبت شکم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھیرے کو نمک کے ساتھ کھایا کرتے تھے (ابونعیم)

کھیرے کے فوائد اطبا کی زبان سے سنیئے۔ کہتے ہیں کہ جس شخص کو پیشاب کم آتا ہو تو اسکو کثرت سے پیشاب آئے گا۔ اور طبیعت بحال ہو جائے گی سنگ سانہ جیسے مہلک مرض کو کھیرے کا استعمال نیست و نابود کر دیتا ہے خفقان اور خارش بدن کو بھی بیحد مفید ہے۔

بازداشتن پیری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگو رات میں

کھانا (ضرور) کھایا کرو۔ کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنے سے بڑھاپا جلد آجاتا ہے (الیقیم)

اس بارے میں مجھے کوئی طبی اقوال نہیں ملے ممکن ہے کہ حکما کے نزدیک اسمیں کوئی طبی پہلو نکل آئے لہٰذا ہر آپ کا یہ فرمان طبی لحاظ سے برمحل ضرور ہے۔

برائے بند کردن خون جراحت

جنگ احد میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے نیچے آرہے۔ اور خود جو سر کے اوپر تھا اسکی تیغ رخسارہ مبارک میں آلگی۔ ایک صحابی نے اس بیچ کو اپنے دانتوں سے نکالنے کی ایسی کوشش کی کہ اُن کے بھی کئی دانت ٹوٹ گئے منقول بی بی فاطمہ کا بیان ہے کہ میں خود ان دھوتی تھی اور حضرت علی پانی ڈالتے تھے اور خون بند نہیں ہوتا تھا۔ حضرت نے جب یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا کہ ایک بورے کا ٹکڑا جلا کر اس زخم میں بھر دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور خون بند ہو گیا۔ (سفر السعادۃ)

آج تجربہ بھی اس کا موید ہے اطبا بھی اس علاج کو ناقابل عمل نہیں قرار دیتے۔

عرق النسا

انس ابن مالک کہتے ہیں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرق النسا کے مرض میں عرق بکری استعمال کیجائے اُسکی ترکیب یہ ہونی چاہیئے کہ وہ تمام بکری پکائی جائے اور اسکو روزانہ نہار استعمال کیجائے (سفر السعادۃ)

ممکن ہے کہ عرب کی بکریوں میں کوئی ایسی خاص خوبی ہو جب ہی تو آپ عرق النسا جیسے تکلیف دہ مرض میں اس کے استعمال کی ترغیب دیتے ہیں کسکل طریقہ پر دیکھنا چاہیئے کہ کیا ہند کی بکریوں کے گوشت میں یہ خوبی یا اثر ہے ... تجمارہ نہ کو اسکا تجربہ کرنا چاہیئے۔ کتب طب میں تو میری نظر سے ایسا نسخہ کوئی نہیں گذرا۔

حفظ ماتقدم برائے برص

حضرت عمر نے فرمایا کہ جو پانی دھوپ سے گرم ہو جایا کرتا ہے اس سے ہرگز غسل نہ کرنا چاہیئے کہ وہ مورث برص ہوتا ہے (سیوطی)

طبی اقوال گو عموماً سکے موید نہیں ملتے لیکن جب علت پر غور کی جاتی ہے تو احتمال کا ملہ بھی نظر آتا ہے۔

الاعمال بالنیات

(از جناب مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سلمہٗ)

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال نیتوں پر موقوف ہیں یعنے حسن عمل کے لیئے حسن نیت بھی ضرور ہے ناموری شہرت اور ریا کا اس میں دخل نہو کسی کی خوشامد یا چاپلوسی کی غرض سے یا بدنامی سے بچنے کی نیت سے نہ ہو۔ بلکہ جو کام ہو خالصاً للہ ہو ورنہ اس کا نیک عمل ضایع ہو جائیگا۔ یہ حدیث اسقدر مشہور ہے کہ جاہل سے جاہل بھی اس کو طوطے کی طرح رٹ لیتا ہے گو نفس مطلب سے ناآشنا ہو اس سے جس قدر غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں ناقابل بیان ہیں۔ ایک ریاکار۔ ایک ڈاکو۔ ایک سفاک۔ ایک شاہد پرست۔ اپنے افعال کی پردہ پوشی کے لیئے اس حدیث کو اپنا منتہائے خیال قرار دیکر اسی کو بطور سند پیش کرتا ہے۔ ایک ضعیف الاعتقاد اسی کو اپنے اعمال کی سپر بناتا ہے اور بالاتفاق سب کا یہی قول ہے کہ ہمارے اعمال کو قطع نظر کرکے ہماری نیتوں کو دیکھو۔ یہ ایسا بیہودہ خیال ہے کہ کوئی ذی شعور اسکو تسلیم نہ کرے گا۔ کیونکہ نیک کاموں میں نیت کا فتور ہو سکتا ہے مگر اعمال بد میں حسن نیت کا سہارا بعید از عقل ہے۔ حسن نیت کا رخیر کے لیئے ہے نہ کہ افعال شنیعہ کے لیئے۔ قرآن و حدیث سے جب ایک فعل ناجائز اور حرام قرار پایا تو اس کا مرتکب کوئی نیک نیت مسلمان ہو سکتا ہے ولو بالغرض وہ نیک نیت بھی ہو تو کیا وہ حرام فعل اسکی نیت کی وجہ سے جائز ہو جائیگا ہرگز نہیں۔ مثلاً زید نے ایک بخیل کا مال چرایا اس نیت سے کہ اس کے مال سے دوسروں کو فائدہ پہونچایا جائے۔ یا عمرو نے ایک شخص کا قتل جائز رکھا تاکہ لوگ اُس کے شر سے محفوظ ہوں بکر نے ایک فاحشہ کی مقصد برآری کے لیئے اس سے زنا کا مرتکب ہوا۔ یا خالد نے اس لیئے شراب پی کہ چند ساعت اپنے دماغ کو مہمل خیالات سے باز رکھے۔ راشد نے اپنی ضعیف الاعتقادی کی وجہ سے حصول ثواب کے لیئے تعزیوں اور رشدھوں کے آگے سر جھکایا اور منت مانی۔ تو کیا یہ تمام ناجائز کام اسکی نیت کی وجہ سے جائز ہو جائینگے غور کرو ایسے کبیرہ گناہوں کے لیئے اس حدیث شریف کو پیش کرنا کس قدر بیحیائی اور نا شائستہ دلیری ہے گویا ان کی دانست میں حسن نیت سے کوئی گناہ باقی نہیں رہتا العیاذ باللہ شرع سے منحرف ہو کر حسن نیت کو قایم رکھنا ایسا ہے۔ جیسا مکان کے ستون توڑ کر چھت کو قایم رکھنا۔ حالانکہ بغیر ستون کے چھت قایم نہیں رہ سکتی

بمصطفٰے برساں خویش را کہ راہ صفا — تواں رفت جز در پئے مصطفٰے

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حسن عمل کے لیئے ہے نہ کہ افعال شنیعہ کے لیئے۔ چونکہ نیت کا جاننے والا وہی عالم الغیب ہے لہٰذا آپ نے متنبہ کیا کہ دیکھو لوگوں میں تو تمہارا خبیث نفس عمل نیک کے تہ میں پوشیدہ ہو جائیگا۔ مگر خدائے پاک سے مخفی نہ رہیگا۔ کیونکہ وہ نیتوں کو دیکھتا ہے غرض کسی کی نیت کو جاننے کی کوشش کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے اگر بظاہر کسی کا نیک عمل ہو تو حسن ظن سے کام لینا چاہیئے اور اسکی قدر افزائی بھی کرنی چاہیئے۔ بیت

ہر کرا نیک دید ما بینی — بر سداں در مرد نیکو نکو

باقی بھلی یا بری نیت میں اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے ہم کو کوئی حکم نہیں لگانا چاہیئے اسیطرح اعمال بد جو شرعاً اور عقلاً ناجائز ہیں خواہ کسی نیت سے ہوں۔ پسندیدہ نگاہوں سے دیکھنے کے قابل نہیں نہ اسکی کوئی نیک تاویل کیجا سکتی ہے۔ خواہ لوگوں میں وہ کیسا ہی برگزیدہ مانا جاتا ہو۔ مگر درحقیقت وہ نفسانی خواہشات کا بندہ ہے اس کا باطن ظاہر سے الگ نہیں ہو سکتا اس کی نیت اعمال کے خلاف نہیں ہو سکتی خداوند کریم ہر مسلمان کو نیک توفیق عطا فرماوے آمین ثم آمین ؛

سب سے اچھی عبادت

(از جناب خواجہ فیاض حسن صاحب)

واضح ہو کہ نماز اسلام کا ستون اور دین کی بنیاد ہے یعنی بنا ہے اور سب عبادتوں کی سردار اور پیشوا ہے۔ جو شخص پانچوں فرض نمازیں مع شرائط وقت پر ادا کیا کرے اُس کے واسطے عہد باندھا گیا کہ وہ خدا کی حمایت اور امان میں رہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان پانچوں نمازوں کی مثل ایسی ہو جیسے کسی کے دروازے پر شفاف پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ پانچ بار روز اُس میں نہاتا ہو۔ یہ فرما کر آپنے پوچھا کہ جو شخص پانچ بار روز نہاتا ہو اُس کے بدن پر کچھ میل رہنا ممکن ہے لوگوں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس طرح پانی میل کو دور کرتا ہے اُسی طرح یہ پانچ نمازیں گناہوں کو دور کرتی ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اُسے چھوڑا اُس نے اپنے دین کو ویران کیا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا کام سب کاموں سے افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا۔ اور فرمایا کہ نماز جنت کی کنجی ہے حق سبحانہٗ تعالےٰ نے توحید کے بعد اپنے بندوں پر نماز سے زیادہ محبوب کوئی چیز فرض نہیں کی ہے۔ اگر کسی دوسری چیز کو نماز سے زیادہ دوست رکھتا تو فرشتوں کو اُس چیز میں مشغول کرتا اور فرمایا کہ فرشتے ہمیشہ نماز ہی میں رہتے ہیں۔ کچھ رکوع میں۔ کچھ سجود میں۔ کچھ قیام میں کچھ قعود میں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جس شخص نے ایک نماز ہی عمداً ترک کر دی وہ کافر ہے۔

نماز ایک راز ہے کہ بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے اور راز کہنے میں وہی شخص نزدیکی پاتا ہے جو کہنے کے لائق ہو۔ نماز مومن کی معراج ہے لہٰذا نماز ہی سے تمام مقاموں میں نور حاصل ہوتا ہے اور نماز ہی صرف ایک ایسی چیز ہے جو حق تعالےٰ سے ملا دیتی ہے۔

خواجہ ابو اللیث سمرقندی جو امام وقت تھے تنبیہ میں لکھتے ہیں کہ ہر روز آسمان سے دو فرشتے نیچے اُترتے ہیں ایک کعبہ کی چھت پر کھڑا ہو کر بآواز بلند پکارتا ہے کہ اے آدمیو اور پریو سنو جو شخص خدائے عزوجل کا فرض ادا نہیں کرتا وہ خدا کی پناہ اور حمایت سے باہر نکل جاتا ہے دوسرا فرشتہ خطیرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھت پر کھڑا ہو کر ندا کرتا ہے کہ اے آدمیوں سنو اور معلوم کرو کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں ادا نہیں کرتا وہ شفاعت رسول اللہ سے محروم رہتا ہے۔

کتاب دلیل العارفین میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز پروردگار عالم کی بندوں پر ایک امانت ہے لہٰذا بندوں پر واجب ہے کہ اُسکو نگاہ رکھیں اور اُس کا حق اس طرح بجا لاویں کہ کسی طرح کی خیانت اُسمیں ظاہر نہ ہو۔ یعنی جو شخص نماز پڑھے اور رکوع و سجود پورے پورے بجا لاوے اور ارکان نماز کو کما حقہ محفوظ رکھے تو فرشتے اُسکی نماز کو آسمان پر لیجاتے ہیں اور اُس نماز سے ایک نور پیدا ہوتا ہے اور دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں اور اُس نماز کو عرش کے نیچے لیجاتے ہیں وہاں اُس نماز کو حکم ہوتا ہے کہ سجدہ کر اور اپنے ادا کرنے والے کے حق میں جس نے تیرا حق پورا پورا نگاہ رکھا ہے بخشش مانگ۔ اس کے بعد فرمایا کہ جو حق نماز پورا ادا نہیں کرتا اور ارکان نماز کے نگاہ نہیں رکھتا فرشتے چاہتے ہیں کہ اُس کی نماز کو اوپر لے جاویں تو اُسکے لئے دروازے آسمان کے نہیں کھلتے اور حکم آتا ہے کہ اُسکی نماز کو یہاں سے لیجاؤ اور اُس نماز پڑھنے والے کے مُنھ پر مارو۔

خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (اسرار العارفین) کہ کل کے روز قیامت میں جتنے انبیاء اولیا اور مسلمان ہیں جو کوئی ذمہ داری نماز سے چھوٹ گیا وہ چھوٹ گیا اور جو کوئی نماز کی ذمہ داری سے نہ چھوٹا وہ شعلہ دوزخ میں گرفتار ہوگا۔

دُنیا کی عجائب پرستی

(از جناب مولانا حکیم رکن الدین صاحب دانا)

حضرت عزیز جسکے ساتھ خدا نے اپنی بُجبی دُبیٹ (یعنی مارنے اور جلانے) کی صفت کو خاص طور پر دکھلایا، اُن کی روح قبض کی گئی ایک زمانہ تک وہ مُردہ بنے پڑے رہے پھر خدا نے انکو زندہ کیا ان کی خلاف عادت انسانی اُمس کو دیکھ کر یہود کہنے لگے کہ یہ خدا کے بیٹے ہیں۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ کوہ طور پر خدا سے سرگرم تکلم ہیں تورات کا نزول ہو رہا ہے ادھر یہودیوں نے بجوا ہرات سے گائے کا ایک بچھیرا تیار کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام بشکل انسانی گھوڑے پر گزرے، گھوڑے کی ٹاپ جہاں پڑتی ہے ہری گھاس جم جاتی ہے اسکو بھی یہود امر عجیب سمجھ کر حیرت زدہ ہوتے ہیں اور وہی گھاس اپنے بچھیرے کو کھانے کو دیتے ہیں خدا کی قدرت سے بچھیرے میں جان پڑ جاتی ہے اور یہود اسی بچھیرے کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ مسیح حضرت مریم کے بطن سے اسطرح پیدا ہوتے ہیں کہ حضرت مریم کنواری رہتی ہیں اُنکو کسی مرد سے سروکار نہیں ہوتا پس حضرت عیسیٰ کو خلاف عادت انسانی بے باپ کے پیدا دیکھ کر نصرانی کہہ اُٹھتے ہیں کہ یہ خدا کے بیٹے ہیں اور حضرت مریم بے مرد کے چونکہ لڑکا پیدا کرتی ہیں اس لئے وہ خدا کی بیوی ہیں اور خدا درحقیقت باپ بیٹے ماں کا نام ہے، اور یہی تثلیث اور یہی قنوم ثلثہ ہے جسکی نصرانی پرستش کرتے ہیں۔ فسبحان اللہ عما یصفون!!

پھر ہمیں اُن قوموں کی ہیں جو دنیا کی عظیم الشان قومیں ہیں اور اُن پیغمبروں کی امتوں کی ہیں جو نہایت جلیل القدر پیغمبر ہیں اور اُن خدا کے آسمانی کتابوں کے ماننے والوں کی ہیں جو قرآن کے بعد دنیا کی سب سے زیادہ مقتدر اور روی زمین کتابیں ہیں۔

جب بنی اسرائیل کی گمراہیوں اور شرک کا یہ حال ہے جن کی ہدایت اور راہ نمائی کے لیے لاتعداد پیغمبر آئے تو ہم یہودیوں اور ہندوؤں کو کیا کہیں جن کو پیغمبروں اور رسولوں کا صحیح طور پر کوئی نشان نہیں اور قیاس ہوتا ہے کہ ہندوؤں میں رامچندر جی کرشن جی اور ان کے پہلے ہندوؤں کے اور ویدوں اپنے اپنے زمانہ کے رسول اور پیغمبر ہوں، اگرچہ اس زمانہ میں صحیح طور پر جو آسمانی کتابیں مانی جاتی ہیں اُن میں ہندوؤں کے کسی پیغمبر اور رسول کا کوئی تذکرہ نہیں ہے لیکن خیال ہوتا ہے کہ خدا کے بندوں کی اتنی بڑی تعداد ہدایت و راہ نمائی یوں ہی کس مپرسی میں نہیں چھوڑی جاسکتی یا تو وہی مذکورہ لوگ اپنے اپنے وقت کے نبی تھے یا جن نبیوں اور رسولوں کا تذکرہ آسمانی کتابوں میں ہے وہی ان کے بھی نبی ہوں جنکا نام سنسکرت زبان میں کچھ اور بدل کر رکھ لیا گیا ہے۔ بہرحال جو کچھ ہو لیکن ان کے یہاں بھی خالص خدا نہیں رہا اور سیکڑوں شرک کے ساتھ خدا کی پرستش ہوتی ہے۔

ان عام گمراہیوں اور شرک کا اصلی سبب میرے خیال میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام مذہبی کتابوں نے خدا اور اُن کی ذات و صفات کو اتنا صاف اور واضح نہیں کیا جسکے ساتھ کسی شے کو مخلوط اور آمیختہ کرنے کی گنجائش ہی نہ رہے۔

میرا دعوے ہے کہ مذہبی کتابوں میں تنہا قرآن پاک وہ کتاب ہے جس نے خدا اور اُن کی ذات و صفات کے مسئلہ کو اتنا صاف اور واضح کر دیا ہے کہ اب اُسمیں کسی طرح کی شرک و آمیزش کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ آج حضور سرور کائنات پیغمبر اسلام صلعم کی وفات کے سوا تیرہ سو برس بعد بھی اُس دین کے ماننے والے خواہ کتنے ہی سنگین سے سنگین برائیوں میں مبتلا ہو گئے ہوں لیکن مبتلائے شرک نہیں ہوئے اور آج بھی خیر القرون کیطرح ان کی زبان پر لا الٰہ الا اللہ جاری ہے! اور وحدہ لاشریک لہ کے تائیدی کلمہ کے ساتھ اُسکی یاد دلوں میں رکھتے ہیں!!

سلطان ناصر الدین اور اسکی بیگم

(نائی کوہ سوار صاحب کے قلم سے)

ناصر الدین تھا جب تخت نشیں دہلی پر — جسکے اکرام و فضیلت کا تھا گھر گھر چرچا
عابد و متقی و صادق و حاجی و نیچ — علم و فضل میں تھا شاہ فرید و یکتا
مال و دولت سے خزانے تھے سراسر معمور — شان اقبال نہ پوچھو تھا ہما کا سایا
اُس کے دربار کی وہ شان کہ اللہ غنی — رعب ایسا کہ ہو شیروں کا کلیجہ ٹھنڈا

مرحبا ایسے تجمل پہ بھی وہ تھا صوفی — بے تکلف محل (خاص) بہت سادہ تھا
اور شاہوں کی طرح وہ نہیں رکھتا تھا حرم — بیگموں اور کنیزوں کا نہ تھا کوئی جتھا
ایک بیگم تھی بہت نیک و عفیفہ گھر میں — خانگی کام کیا کرتی تھی خود صبح و مسا
چکی چولھے کی خبر آپ لیا کرتی تھی — دے کے جارو ب کو بیتی تھی وہ خود فرش بچھا

اپنے ہاتھوں سے پکاتی تھی طعام شب و روز — خدمت شاہ میں مصروف تھی لونڈی سو سوا

ایک دن شاہ سے یوں عرض کیا بی بی نے — چاہیئے اب کوئی لونڈی بہ سطیح شاہا
روٹیاں میرے پکانے سے جھلستے ہیں ہاتھ — ہو کنیز ک تو نہیں مجھ کو شکایت نہ گلا

یوں متانت سے دیا شاہ نے بیگم کو جواب — یہ خزانہ کوئی ذاتی تو نہیں ہے میرا
جتنی دولت ہے خزانے میں رعایا کی ہے — میرے حق کا تو کوئی اسمیں پیسہ نہ ٹکا
کیسے لونڈی میں خریدوں کہو سطیح کے لئے — جبکہ چلتا ہے میرا خرچ کتابت پہ سدا
روز قرآن کو لکھتا ہوں بڑی محنت سے — جسکے بدلہ میں گزرتی ہے ہماری دنیا
اُسمیں ہم دونوں تو کھاتے ہیں بہتی بھی ہیں — زندگی چین سے کٹتی ہے یہی شکر خدا
صبر سے اے میری بیگم تو مشقت سہ لے — رنج و محنت سے نہ گھبراؤ مری جاں بھلا
آخرت میں ہے خدا سے مجھے اُمید قوی — تم کو اس کا اجر خیر (وہاں پر) دیگا

شاہ نے عمر گزاری تو فقیرانہ ہی — زندگی ساری کٹی ذکر خدا میں تنہا
زہد و تقویٰ تھا شغف۔ تھا تو عبادت ہی سے کام — وقت بیکار کبھی آپ سے کھویا نہ گیا
ایک حبہ نہ لیا اپنے مصارف کے لیئے — شاہ نے شاہی خزانہ سے کسی دن حاشا
صرف قرآن کی ہوتی تھی کتابت پہ بسر — پھر کوئی اور نہ تھی آمدنی اس کے سوا

یک صاحب تھے کوئی ابن امیر زیادہ — شاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن دیکھا
دام معمول سے وہ چند دیئے صاحب نے — طبع شاہ کو یہ بارگوارا نہ ہوا
اپنے معمول کے لے دام۔ دئے باقی پھیر — اللہ اللہ رے کس درجہ پرہ تھا تقویٰ
پھر تو اُس روز سے خفیہ لگے ہدیہ کرنے — یہی معمول رہا تا دم آخر ہمدم کا

دعوی ہم بھی تو ہیں آج کہ مسلم ہیں، — دل میں کچھ خوف خدا ہے نہ نبی کا کھٹکا
حرص و آز کے بندے ہیں پھنسے دنیا میں — کبھی بھولے سے بھی ہوتی نہیں یاد عقبیٰ
ابتو راحت سے گزرتی ہے زمانہ میں بہت — کس کو معلوم ہے یہ آج سی کل کیا ہوگا

عمر دو روزہ کسی طرح گزر جائے گی
دل سے نامی تو کبھی ذکر خدا کو نہ بھلا

مفت اپنی عمر کو کھوتا ہی کیا

(از جناب عالی گیلانی)

خواب غفلت میں پڑا سوتا ہے کیا — مفت اپنی عمر کو کھوتا ہے کیا
کاٹنے کی فکر کر نا بعد کو — یہ تو پہلے دیکھ لے بوتا ہے کیا
پہلی منزل آخرت کی قبر ہے — فکر جو کرنی ہو کر رہنا ہے کیا
ظاہر و باطن کو اپنے پاک رکھ — ایک پہلو صرف تو دھوتا ہے کیا

یہ مضمون کی شرط عالی جناب کے خیالی باتوں سے بھلا ہوتا ہے کیا

غرور و تکبر

(از جناب احمد حسین صاحب عشقی قادری)

تکبر عزازیل را خوار کرد بزندانِ لعنت گرفتار کرد

تکبر شتق ہے کبر سے۔ جسکے لغوی معنی بڑائی اور بزرگی کے ہیں۔ اصطلاح میں خود بڑا بننا اور دوسروں پر بے فائدہ تشخیص و تعلّی کے اظہار کرنے کو تکبر کہتے ہیں۔

جب اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا۔ کہ انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ کے عملی جامہ پہنائے تو آدم علیہ السلام کے قالب کو مٹی سے بنا کر اُس میں روح کو داخل کیا۔ اور تمام ملائک کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ تمام ملائکہ اس فرمان واجب الاذعان کی تعمیل کرنے کے لیئے سربسجود ہوئے۔ مگر معلم الملکوت نے اس غرہ اور شیخی سے کہ میں مقرب بارگاہ الٰہی ہوں اور میری جیسی طاعت کسی نے بھی نہیں کی۔ اور نیز میں جنس آتش سے ہوں۔ اس ادنےٰ سے خاک کے پتلے کو کیوں سجدہ کروں۔ تعمیل حکم میں پہلو تہی کی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہے وَقَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ (ترجمہ) اور شیطان نے کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ کیوں تو نے مجھکو (اے خدائے تعالےٰ) آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے۔ اس لیئے اللہ جل جلالہٗ نے اس مردود و ناہنجار کو ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق گردن میں ڈال دیا اور اپنے نزدیک سے نکالدیا۔ تاکہ تمام مخلوقات جان لے۔ کہ غرور و تکبر کا بدلہ ایسا ہی ملا کرتا ہے۔

آجکل یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ہر شخص اپنی ہی رائے کو مقدم سمجھتا ہے جب کسی ایک امر دین میں دو فریق مناظرہ کرتے ہیں تو مجادلہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ یہ تو مسلمہ امر ہے کہ دو فریق میں سے کوئی ایک فریق راستی پر ہوتا ہے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ امر دین میں تفاوق اور فوز حاصل کرنے کے لیئے منطقی اور مناظرانہ ڈھکوسلے لگا کر حق کو جھٹلانا کتنا سخت گناہ ہے۔ جب غرور و تکبر نے کسی کے دل میں مامن و مسکن بنالیا۔ وہ شخص بجز خود بینی اور خود پسندی اور کوئی خیال نہیں کرتا۔ جسکے باعث عتاب الٰہی میں معتوب ہو جاتا ہے۔

تاریخ بھی اس بات کی گواہ ہے کہ جس شخص میں "غرور و تکبر" جاگزیں ہو جائے تو وہ ضرور ایک دن خود کو نیچا اور بُری طرح ہلاک دیکھے گا۔ جیسا کہ فرعون علیہ اللعنۃ نے اپنے زعم باطل میں خود کو خدا ٹھیرا کر بنی نوع انسان سے اپنی نجس و ناپاک جسم کی پرستش کرائی۔ اس غرور کے پاداش میں اللہ تعالےٰ نے اسکو دریا میں غرق کر دیا اور ہمیشہ کے لیئے دوزخ کا ایندھن بنا دیا۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تعجب ہے اُس آدمی پر جو تکبر کرتا ہے باوجودیکہ دن میں ایک دو بار اپنے ہاتھ سے پائخانہ نہ دھوتا ہے۔

دُنیاوی کاروبار کے لحاظ سے بھی تکبر مضر ثابت ہوتا ہے جس قوم کے سر میں سودائے فرعونیت پیدا ہو جائے۔ وہ سرسبز ہونے نہیں پاتی اور اتفاق قائم نہیں رہتا۔ جب اتفاق صفت عنقا اختیار کرلے تو حسد و عناد کی گرم بازاری ہو گی۔ آثار ترقی مفقود ہوتے نظر آئیں گے۔ یہانتک کہ اپنی جان کی حفاظت تک مشکل و دشوار ہو جائے گی۔ یہی سبب ہے کہ ہم مسلمانوں سے موانست اتفاق کی جھلک اور اسلام کی نورانی شعاعیں مفقود اور الگ ہو کر دوسری قوموں پر پرتو ڈال رہی ہیں۔

کبر و غرور کے نشہ میں سرشار ہونے والو! خیال کرو کہ ہم کس چیز سے بنائے گئے ہیں۔ اور وہ کیا چیز ہے۔ اور اس کا کیا خاصہ ہے۔

سنو! کہ ہم مٹی سے بنائے گئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ انا خلقنٰھم من طین لازب یعنے تحقیق کہ ہم نے پیدا کیا ان کو چکنی مٹی سے، اور اس کا خاصہ عاجزی ہے۔ ہم روزمرہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہماری مٹی ہمارے پاؤں کے نیچے فکندہ ہے۔ اسکی مزاج میں بیحد انکسار ہے۔ غرور کا تو مطلق شائبہ نہیں۔ اس لئے ہم کو بھی لازم ہے کہ جب ہم مشتِ خاک سے بنائے گئے ہیں تو لحاظ جنسیت وہی شیوہ اختیار کرنا چاہیئے۔ جو ہماری جنس یعنے مٹی میں ہے ؎

اے برادر چو عاقبت خاک است
خاک شو پیش از اں کہ خاک شوی

سعی و محنت

(از جناب مولوی عبدالکریم خاں صاحب)

جَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ

اللہ کی راہ میں کوشش کرو کہ جیسا کوشش کرنے کا حق ہے

نا بردہ رنج گنج میسر نمے شود مزد آں گرفت جان برادر کہ کار کرد

بشنو ایں فرمودۂ لیس للانسان الا ما سعیٰ

خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے مائدہ نعم بصورت کائنات سب کے لیئے بچھا دیا ہے مگر اپنے انعامات کی اُجرت محنت مقرر کی ہے اور خاطر خواہ بہرہ مند ہونے کی اہلیت انسان میں ودیعت کی گئی ہے۔

انسانی ترقی کی تصویر اس کے شیوۂ محنت کا عکس ہے۔ دنیا کی کل چہل پہل تمام رونق ساری بہار غرض تمام چیزیں جنکا تعلق انسانی زندگی سے ہے۔ بود و باش خورد و نوش آسائش و زیبائش علم و فن غرض ہیچ پڑی سے محل تک سب محنت کا نتیجہ ہے۔ محنت ہی نوع انسان کی بلکہ ہر جاندار کی زندگی ہے ہماری ضروریات اور ضروریات سب محنت ہی پر منحصر ہیں۔ ہمارا اقبال اوج تہذیب پر اسیوقت سایہ فگن ہوتا اور کشمکش ترقی پر تب ہی آشیانہ بناتا ہے جبکہ غذا رمحنت سے اس کی پرورش کیجاتی ہے اور قصر سعی میں اسکا مسکن ملتا ہے

کام کے بغیر زندگی عبث ہے۔ زندگی نام ہی ہے حس و حرکت کا مسلسل جد و جہد اس کے قیام و بقا کے لیئے ناگزیر ہے اصل سرمایہ یہی ہے۔

"لوگوں کو مالدار کرنے والا سرمایہ جس سے قومی اقبال و بہبودی کو ترقی ہوتی ہے وہ محنت ہے جس سے پیداوار کی امید ہو" (سمویل اینگ)

ضروریات زندگی اور تہذیب و اقبال ہی کا انحصار محنت پر نہیں ہے بلکہ صحت عزت مسرت و طمانیت کا دارومدار بھی اسی پر ہے۔ اگر قوا رکو کام میں نہ لایا جائے تو بتدریج ان کی قوت ہی سلب ہو جاتی ہے کاہلی مثل زنگ کے تمام مادہ کو کھا جاتی اور نکما بنا دیتی ہے۔ بہتے دریا کی تازگی و لطافت ہر وقت قایم و برقرار رہتی ہے لیکن بند پانی میں کیڑے پڑ جاتے ہیں پس یہ بیکار و فارغ ہے جس میں فاسد خیالات کے جراثیم نشو و نما پاتے ہیں اور تباہی و بربادی پھیلاتے ہیں ورنہ اسمیں تو کوئی شک نہیں الفراغ من شان الاموات و الاشتغال من شان الاحیاء ؎

بس گل شگفتہ مے شود ایں باغ رائے — کس بے جفا رخانہ چیدہ است از دوگے
بقدر الکد تکسب المعالی — ومن طلب العلی سھر اللیالی
ومن طلب العلی من غیر کدٍ — اضاع العمر فی طلب المحال

ضرورت ہے

یوگنڈا کے علاقہ کٹا مباڑا کے لیئے جہاں برادران اسلام بکثرت آباد ہیں ایک ایسے انگریزی و عربی خوان مسلمان اُستاد کی ضرورت ہے جو کہ نہایت ہی محنتی۔ ہوشیار و دور خالصاً فی سبیل اللہ کام کرنے کا شایق ہو۔ باشرع ہو۔ داڑھی ہونی نہایت لازمی ہے چونکہ درس و تدریس کے علاوہ وعظ و نصیحت کرنے کے فرائض بھی انجام دینے ہونگے۔ دینی مسلمانوں کی علمی و اخلاقی حالت ناگفتہ بہ ہے وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ایک اعلیٰ درجہ کی تنخواہ دے سکیں۔ البتہ سوشلنگ ماہوار بطور گذارہ دینے کے لیئے تیار ہیں اور رہائش کے لیئے مکان دیا جاوے گا۔

کیا انڈیا کے تعلیم یافتہ اصحاب سے میں یہ توقع رکھ سکتا ہوں کہ انمیں سے کوئی ایک صاحب ہمت اس صدا پر لبیک کہیگا۔ ابتدائی سکول کی عمارت بنی شروع ہو گئی ہے۔ اور اسی کے ساتھ مسجد بھی تیار کرائی جائے گی تمام درخواستیں بنام جناب ڈاکٹر محمد فاضل صاحب۔ فاضل منزل۔ جالندھر شہر پنجاب آنی چاہئیں۔

راقم
فخر الدین نظامی (جی۔ پی۔ ای۔ ایس)

نامراد ضعیفہ

(از مصور جذبات جناب سید شبیر حسن صاحب جوش ملیح آبادی)

اک ضعیفہ راستے میں سو رہی ہے خاک پر — مُردنی چھائی ہوئی ہے عارضِ غمناک پر
اور کس موسم میں؟ جب طاعون ہے پھیلا ہوا — زد پہ زد تازہ ہے وبا کے خوف سے سمٹا ہوا
رات آدھی آ چکی ہے بام و در خاموش ہیں — اہلِ دولت بستر راحت سے ہم آغوش ہیں
گوشہ گوشہ شہر کا اک مرکزِ آسائش ہے — کانپتی ہے رُوح، اُف کیسی بھیانک رات ہے
آہ اے بیکس ضعیفہ! غم کی تڑپائی ہوئی — آہ اے بیچی دُنیا کی ٹھکرائی ہوئی!!
کس جگہ کی رہنے والی ہے تو کیا تیرا نام ہے؟ — سچ بتا تو آہ کس آغاز کا انجام ہے؟
تیرے بچے، تیرے ٹوٹے دل کے پارے کیا ہوئے — اے ضعیفہ تیری پیری کے سہارے کیا ہوئے؟
مقبروں میں کیا خزانے دفن تیرے ہو گئے؟ — تربتوں میں کیا تری آنکھوں کے تارے سو گئے؟
تیرے ارمانوں کی کیسی پائمالی ہو گئی! — ٹھہر کر یں کھانے کو تیری گود خالی ہو گئی!!
خانہ داری کی تری پُر امن دنیا کیا ہوئی — دلہنیں وہ بچوں کی شادی کی تمنا کیا ہوئی
رہگذر میں تو پڑی ہے آہ کس انداز سے! — باپ ماں نے تجھ کو پالا ہوگا کس ناز سے!
ساز طفلی کا ترا دلکش ترانہ کیا ہوا؟ — کھیلتی پھرتی تھی جب تو وہ زمانہ کیا ہوا؟
تیرا وارث سو رہا ہے کس جگہ اٹھ کر کفن — کس لحد میں دفن ہے تیرا عروسی پیرہن؟
حرز جاں ہوگا کبھی شوہر کو نظارا ترا — آج فرشِ خاک ہے افسوس گہوارا ترا
بیوگی کی تیرگی کیوں رُخ پہ رونی ہو گئی — "مائیکا" ویراں ہوا "سسرال" سونی ہو گئی
دل مرا پسیا ہے تیرے حالِ عبرتناک پر — منھ پھیرے راستے میں سو رہی ہے خاک پر!

(۲)

تیری ہستی اک سزا ہے مُلک و ملت کیلئے — داغ ہے تو اک جبینِ اہلِ دولت کے لئے
تو سیہ دھبہ ہے ادیان و ملل کیواسطے — طوق ہے لعنت کا تو اہلِ دول کیواسطے
سخت حیراں ہوں کہ تیری بیکسی کو دیکھکر — کیوں زمیں میں گڑ نہیں جاتے حیا سے اہلِ زر
پڑ نہیں جاتے الٰہی! سینۂ دولت میں داغ — بجھ نہیں جاتے شبستانِ امارت کے چراغ
تیرے ہم تو موجود کیا اک فرد بھی باقی نہیں — مُلک میں کیا تیرا اب اک مرد بھی باقی نہیں
آہ کیا تیری مدد کا اب کوئی امکاں نہیں — تیرے بہبودی میں کیا اب ایک بھی انساں نہیں
السلام اے کنکروں پر سونیوالی السلام — غافلوں سے غیرتِ حق لے گی تیرا انتقام

(۳)

اپنی تاب زر سے اے دولت بنا ہو ہوشیار — اینٹ اچھوں کی چمک سے بادشا ہو ہوشیار
گوہر و یاقوت سے شعلے بھڑکتے ہیں — شرر دینا روں سے انگارے دمکتے ہیں
فرشِ گل و الوان میں پر لوگ محوِ خواب ہیں — خرمنوں کے پاسبانو! بجلیاں بیتاب ہیں

بیکسوں کو خاک سے دو ڑو اٹھائے کیلئے
قعرِ حق بیچین ہے جنت میں آنے کے لیئے

بزرگوں کی توقیر

(از جناب ماسٹر امیر حسن صاحب نارسیا لکوٹی)

آج مہذب اور متمدن اقوام بزرگانِ سلف کے زریں کارناموں کو زندہ رکھنے کے لیے مختلف طریقوں پر عمل پیرا ہیں۔ جیسے نصب کیے جاتے ہیں۔ اُن کے نام نامی پر مفید تحریکوں کی بنا ڈالی جاتی ہے اُن کی یادگار میں عالیشان عمارتیں تعمیر کرائی جاتی ہیں اور جہاں تک انسانی طاقت کر سکتی ہے کوشش کی جاتی ہے کہ اُن کے بعد بھی اُن کا نام زندہ اور اُن کا کام جاری رہے۔ یہ یادگاریں اُس احسان کے شکریہ کے اظہار میں قائم کی جاتی ہیں جو بزرگان قوم اپنی مفید زندگیوں کے دوران میں ابنائے قوم پر کرتے ہیں اور اُن لطیف احساسات اور پاک جذبات کا ایک اہم ترین نمونہ ہیں۔ جو کسی قوم کی پُرجوش اور سرگرم زندگی کا جزو اعظم ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے بزرگوں کو اور اُن کے ناموں کو بھولکر احسان فراموشی کے مرتکب ہوتے ہیں اُن کے احساسات مردہ اور اُن کی زندگی ناکارہ ہوتی ہے۔ اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو بزرگوں کی عزت (جسکو آجکل کی اخباری اصطلاح میں مشاہیر پرستی کہتے ہیں) کی اہمیت کا احساس قومی زندگی کا ایک اعلیٰ اور ارفع مقصد معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ بزرگانِ قوم کی یادگاریں جو بقائے دوام کے آغوش میں بے حس و حرکت پڑی ہوئی زبانِ حال سے مفید زندگی کے واقعات کا اعادہ کرتی رہتی ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں وہ غیر فانی جوش اور ہمیشہ رہنے والی سرگرمی پیدا کرتی ہیں۔ جو تمدن اور تہذیب کی جان ہے۔ ہم مسلمانوں میں اول تو بزرگوں کی حقیقی عزت کا مادہ ہی موجود نہیں اور جو کچھ ہے بھی تو وہ اسدرجہ ذلیل ہے کہ بجائے مفید ہونے کے مذہب کی توہین کے درجہ پر پہونچا ہوا ہے۔ ہم میں مشاہیر پرستی کے بجائے قبر پرستی رائج ہے اور اسی ذلیل اور مذموم فعل نے کثیر التعداد مسلمانوں کو خدائے واحد کی زبردست ہستی سے اسقدر غافل بنا دیا ہے کہ وہ اپنا ذریعۂ نجات بے جان مٹی کے ڈھیروں کی اینٹوں میں سرگرمی سے تلاش کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ ان ہی قبور کے متعلق اس قدر من گھڑت افسانے اور بعید از قیاس واقعات بیان کیے جاتے ہیں کہ مذہب اسلام کی غرض و غایت کو کانوں پر ہاتھ رکھنے پڑتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ بزرگوں کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف ستودہ کی مفید داستانیں سُنائی جائیں۔ اُن کے معجزات کے طول و طویل بیانات کو بار بار دہرایا جاتا ہے اور آہ مسلمانوں کی اخلاقی کمزوریاں تاوقتیکہ اُنہیں ایسی باتیں سُنائی جائیں اُنہیں کسی بزرگ کے کامل ہونے کا یقین ہی نہیں آتا۔ دور کیوں جائیں ہمارے کئی بھائی ایسے ہیں جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عظمت کو صرف اسی ایک امر تک محدود کر دیتے ہیں کہ جناب کے قدم مبارک کا سایہ نہیں تھا ماننے کو تو ہم بھی مانتے ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ ایسے امور کو اہمیت دینے سے قوم کی تمدنی۔ مذہبی اور اخلاقی حالت پر کیا مفید اثر پڑ سکتا ہے۔ اور کہاں تک مسلمان اُس جد و جہد کے لیئے تیار ہو سکتے ہیں جو دُنیا کے تغیرات آئندہ اُن کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ آج کی حالت صاف بتا رہی ہے کہ ہماری ضروریات اور ہیں اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا میں بطور ایک زندہ قوم کے شمار کیئے جائیں تو ہمیں بزرگان سلف کے اُن کارناموں کو پیش نظر رکھنا ہوگا جو مذہبی۔ تمدنی۔ اور اخلاقی پہلوؤں سے ہمارے مفید ہو سکیں یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی حالت سدھار سکیں ہمیں اور دنیا کی طرح اپنے بزرگوں کی پرستش کی ضرورت نہیں۔ دیگر اقوام کی طرح اُنکے خوبصورت یا مہیب مجسمے بنانے کی حاجت نہیں۔ ہمیں ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم اُن کے نام اور اُنکے کام زندہ رکھیں اور اُن کی یادگاریں قائم کریں جو قوم کے لیئے مفید ہوں۔ شکر ہے کہ مسلمانوں میں اس بات کا خیال رو بہ ترقی ہے۔ یہ امر ایک ایسے احساس کا پتہ دیتا ہے جو اگر صحیح راستہ پر چلایا جائے تو آئندہ سالوں میں قوم کے لیے از بس مفید ہو سکتا ہے مگر افسوس ہے کہ مسلمان عام طور پر ایسے احساسات کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اُن کے جوش اور سرگرمیاں ظاہری نمائش کی صورتوں میں ظاہر ہو کر محض اکارت ہو جاتی ہیں۔ اگر اعظمین قوم اور مقررایسے جلسوں سے فائدہ اٹھائیں تو بہت کام سنور سکتے ہیں۔ رسول صلعم کی پاک یادگار کے طور پر کسی مفید تحریک کی بنا ڈالی جا سکتی ہے۔ مکتب قائم کیے جا سکتے ہیں۔ یتیم خانے کھولے جا سکتے ہیں اور کئی ایک ایسے امور بوجہ احسن سرانجام پا سکتے ہیں۔

آپ کو شکایت یہ ہے

کہ ہمارے خطوط کا جواب نہیں دیا جاتا

ہماری فرمایشات کی تعمیل نہیں ہوتی۔ مگر

اسکے ذمہ دار خود آپ ہی ہیں

آپنے غلطی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ جتنے کتبخانہ دہلی میں قائم ہیں اور جتنے رسائل دہلی سے نکل رہے ہیں وہ سب دین و دنیا ہی کے دفتر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی غلطی کی بنا پر آپ غلط پتہ تحریر فرما دیتے ہیں۔ پتہ میں ذرا بے توجہی ہوئی اور خط ضایع ہوا فرمائش کتب کے لیئے یہ پتہ لکھیئے۔ علی مظفر ہاشمی خواجہ بک ڈپو نظامیہ دار الاشاعت دہلی رسالہ کے متعلق خط و کتابت کرتے وقت یہ پتہ لکھیئے علی مظفر ہاشمی منیجر رسالہ دین و دنیا دہلی

رسالہ دین و دنیا کا تمام بار

خواجہ بک ڈپو نظامیہ دار الاشاعت کا کتب خانہ برداشت کر رہا ہے۔ رسالہ کو ایک پائی کا فائدہ نہیں۔ اس لیئے خواجہ بک ڈپو نظامیہ دار الاشاعت کے علاوہ کسی دوسرے کتبخانہ سے کتابوں کا منگانا۔ گویا دین و دنیا کو دانستہ نقصان پہونچانا ہے۔

نیاز مند علی مظفر ہاشمی منیجر

رسائل کی روح

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد

مجاہدہ

فَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا مِنْکُمْ وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ۔ کیا تمہیں یہ خیال ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ اللہ پاک نے تم میں سے ان لوگوں کو جو مجاہدہ کرتے ہیں اور ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں معلوم ہی نہیں کیا یعنی بغیر مجاہدہ کے دخول جنت کی تمنا اس شعر کی مصداق ہے۔

تَرْجُوا النَّجَاۃَ وَلَمْ تَسْلُکْ مَسَالِکَھَا
اِنَّ السَّفِیْنَۃَ لَا تَجْرِیْ عَلَی الْیَبَسِ

تم نجات کی امید رکھتے ہو مگر نجات کا جو راستہ ہے اسکو اختیار ہی نہیں کیا۔ یاد رکھو کہ خشکی پر کبھی کشتی نہیں چل سکتی۔

زاری بھی مجاہدہ کی ایک قسم ہے

مجاہدہ کا ایک طریقہ گریہ و زاری بھی ہے۔ خواہ اپنے گناہوں کو یاد کرکے۔ یا حق تعالےٰ سے دوری کی وجہ سے یا اسکی تقدیر کے شروں سے یا کسی اور غرض محمود کے باعث۔ بزرگان دین کے احوال پر اگر آپ نظر ڈالیں تو اس باب میں بھی ان کے بے شمار واقعات معلوم ہو سکیں گے۔ اگرچہ گریہ و زاری پر وہ لوگ جو اسکی حقیقت سے واقف نہیں خندہ زن ہوں لیکن ارباب طریق و اہل حق ہی اس کی خوب قدر جانتے ہیں۔ ہم کو صرف اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ارشاد سنا دینا کافی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔ لوگو! جو چیز میں دیکھتا ہوں اگر تم دیکھتے تو کم ہنستے اور بہت روتے۔ صرف اسی ایک حدیث شریف سے فیصلہ ہو سکتا ہے کہ اس دار فنا میں ہنس بول کر گزارنے والے دنیا کی حقیقت سے واقف ہی نہیں۔

فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کا مجاہدہ

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا میں مصروف ہیں اور زار و قطار رو رہے ہیں آنسوؤں کا یہ حال ہے کہ آنکھوں پر سے بہ رہے ہیں۔ جب آپ سے نزدیک ہوا تو دیکھا کہ آنسوؤں کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ میں نے عرض کی آپ کو خدا کی قسم ہے بتلائیے کہ خون کے آنسو بہانے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا اگر تم مجھے خدا کی قسم نہ دیتے تو میں اپنے احوال بیان نہ کرتا۔ حقوق اللہ کی ادائی میں جو کوتاہی مجھ سے ہوئی اسپر روتا ہوں اور آنسوؤں کی روانی میں فرق نہ آنے اور زاری کے تسلسل کی وجہ سے خون کے آنسو آ رہے ہیں۔

حضرت منصور بن معتمر کا مجاہدہ

حضرت منصور بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ نیچی نگاہوں سے دیکھتے۔ آواز پست اور آنکھیں تر رہتی تھیں۔ اگر معمولی سی حرکت بھی آنکھوں کو ہوتی تو ایک کی جگہ چار آنسو ٹپک پڑتے بظاہر یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک مصیبت زدہ شخص ہیں۔

ایک مرتبہ ان کی والدہ مہربان نے اُن سے فرمایا۔ منصور! تم یہ کیا کرتے ہو کہ تنہائی میں تمام رات رونے میں گزرتی ہے۔ گھڑی بھر خاموش نہیں رہتے۔ غالباً تم نے کسیکو ناحق قتل کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی۔ اماں جان! جو جو کام میں نے کیے ہیں اُن کو میں ہی جانتا ہوں۔

حضرت شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مجاہدہ

حضرت امام المتقین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کے ساتھیوں میں سے ایک بزرگ کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے حضرت شیر خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیچھے نماز فجر ادا کی۔ جب نماز ختم ہوئی تو آپ سیدھی جانب پلٹ کر بیٹھ گئے آپ پر بہت گرانی معلوم ہوتی تھی آپ آفتاب نکلنے تک وہیں بیٹھے رہے۔ پھر ہاتھ ملنے لگے اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں جو کچھ دیکھا ہے ان میں کی ایک بات بھی آج نظر نہیں آتی۔

صحابۂ کرامؓ کے مجاہدات

ان کی رات نماز اور تلاوت قرآن مجید میں بسر ہوتی تھی وہ جب تک سجدہ کی حالت میں ہوتے۔ بس ان کو اسی حالت میں آرام ملتا۔ صبح کو ان کے بال بکھرے ہوئے۔ اُن کے چہرہ غبار آلود۔ رنگ زرد نظر آتا تھا جب وہ اللہ پاک کو یاد کرتے تو وہ ایسے جھوستے جیسا کہ سخت ہوا کے موقع پر درخت جھوستے ہیں۔ ان کی آنکھیں بہتی ہوئی تھیں۔ یہانتک کہ انکے کپڑے آنسوؤں سے تر بتر ہو جاتے۔ ان کی یہ کیفیت تمام رات رہتی مگر جو لوگ اُن کے آس پاس ہوتے ان میں سے کسی کو خبر ہی نہ ہوتی۔

ابو مسلم خولانی کا مجاہدہ

ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ نے تو مسجد ہی میں ایک تہ خانہ بنا لیا تھا۔ جسکے ذریعہ وہ اپنے نفس کو خوف دلاتے رہتے تھے اور کہتے۔ کہ اللہ پاک کی عبادت کے لیے اسوقت تک قایم رہ جب تک کہ تجھے رینگنے کی بھی طاقت باقی رہے۔ اور رینگنے کی طاقت بھی نہ رہے تو اسوقت عبادت الٰہی میں سستی تیری طرف سے ہوگی میری طرف سے نہیں۔

اس اثنار میں اگر کبھی قیام وقعود وغیرہ میں سستی آجاتی تو کوڑا اوپر سے لیتے اور اپنی پنڈلیوں پر مارتے اور فرماتے کہ تو نہ ہا اگرچہ سواری کے جانور کو لگایا جاتا ہے لیکن بہ نسبت اس کے زیادہ تو تم ہی مار

کھانے کے مشابل ہوتا

ام المومنین عائشہ صدیقہ کا مجاہدہ

حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن صبح دم چلا اور یہ میری عادت تھی کہ جب صبح دم نکلتا تو سب سے پہلے ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اور سلام عرض کرتا اس دن بھی حسب معمول ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز چاشت ادا فرما رہی تھیں۔ آیۃ کریمہ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ورد زبان تھی۔ آپ اسکو بار بار دہراتی تھیں اور زار زار رو رہی تھیں اور دعا فرما رہی تھیں اس حالت کو دیکھ کر مجھے بھی رقت ہوئی۔ مجھ سے بیٹھا نہ گیا میں تو وہاں سے اٹھ چلا اور دل میں خیال کیا کہ بازار سے اپنی ضروریات کی تکمیل کر کے پھر حاضر ہونگا چنانچہ دیر تک اپنی ضروریات میں لگا رہا۔ پھر واپس آیا تو آپ کو اسی حالت میں پایا۔ کہ آپ نماز چاشت میں ہیں اور وہی آیت کریمہ دہرا رہی ہیں اور رو رہی ہیں اور دعا فرما رہی ہیں۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ (واعظ)

خیال کی حکومت

زبان کی آزادی اور الفاظ کی بے تکان روانی تو مشہور رہے لیکن خیال اس سے کہیں زیادہ بے عنان ہے کاش نہ فقرا ہوتا یا بارگاہ سلاطین لیکن اس کی کہیں روک ٹوک نہیں۔ اگر دماغ میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں ہندوستان کا بادشاہ بن جاؤں تو یہ کوئی مانع نہیں ہو سکتا۔ اگر عالم تخیل میں کسی بڑے سے بڑے جرم کا منصوبہ باندھا جائے تو آئین و قانون کی دسترس سے وہ باہر ہے۔ خیالات جب تک مانع نہیں رہتے ہیں اسوقت تک خطرناک نہیں ہوتے لیکن جب وہ عمل کی طرف قدم بڑھاتے ہیں اور "خواہش" کا لقب اختیار کرتے ہیں اسوقت ان کے خطرہ کی انتہا نہیں رہتی۔ پس ایک قانون کی سخت ضرورت ہے جو ان بے عنان ہستیوں کی روک تھام کرے اور وہ قانون "ضبط نفس" ہے۔ ضبط نفس کا جاسوس ہر وقت اپنے کام میں مصروف رہے اور وہ دماغ کے ہر گوشے میں خواہشوں کی جستجو کرتا رہے۔ ان خواہشوں سے تعرض نہ کرے جنکو عقل و ہوش نے جواز کی سند عطا کی ہے لیکن جو خواہشیں غیر معتدل اور ناجائز ہوں اور جو جبلت بے عنان ثابت ہوں انکو ہمیشہ کے لیئے فنا کر دے۔

جسطرح عمل کی اصلاح عمل سے ہوتی ہے اسی طرح خیال کی اصلاح سے ممکن ہے۔ پس عالم خیال میں جب کوئی خواہش رونما ہو اسیوقت دل ہی دل میں اسکا جائزہ شروع کر دو۔ اور غور کرو کہ اسے عملی صورت میں لانا تمہارے لیئے جائز ہے یا نہیں۔ (صوفی)

عہدِ طفلی

تھے دیار و نو زمین و آسماں میرے لئے
وسعتِ آغوشِ مادر اک جہاں میرے لئے
تھی ہر اک جنبش نشانِ لطفِ جاں میرے لئے
حرف بے مطلب تھی خود میری زباں میرے لئے
درد طفلی میں اگر کوئی رلاتا تھا مجھے
شورشِ زنجیرِ در میں لطف آتا تھا مجھے
تکتے رہنا ہائے وہ پیروں تلک سوئے قمر
وہ پھٹے بادل میں بے آواز پا اسکا سفر
پوچھنا رہ رہ کے اسکے کوہ و صحرا کی خبر
اور وہ حیرت در دریغ مصلحت آمیز کی
آنکھ وقفِ دید تھی، لب مائلِ گفتار تھا
دل نہ تھا میرا سراپا ذوقِ استفسار تھا (نوبہار)

عروج و زوال

نکتہ سنج اور دقیقہ شناس مورخین ان علل و اسباب سے بھی بحث کرتے ہیں۔ جو عموماً قوم کے عروج و زوال کا باعث ہوا کرتے ہیں لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی قوم کی ترقی یا اس کے زوال کے اسباب متعدد ہوتے ہیں۔ اور جب تک کہ تمام اسباب جمع نہ ہو جائیں۔ نہ تو کوئی قوم کامل ترقی کرتی ہے، نہ کلیتہً تباہ و برباد ہو جاتی ہے، تاہم بعض اسباب نہایت قوی ہوتے ہیں جنکا اثر نہایت گہرا اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔ چنانچہ منجملہ اسباب تنزل کے اختلاف آرا اور آرام طلبی و اسراف ایسی چیزیں ہیں۔ جو عموماً قوموں کے زوال کا باعث ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہر برباد شدہ قوم کی تاریخ اسکی شہادت دے سکتی ہے۔

اختلاف آرا درحقیقت منہ چیز نہیں بلکہ اکثر معاملات میں اختلاف سے عمدہ نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن جب بھی اختلاف کسی بد نما صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ تو قوم کا شیرازۂ اتحاد بکھر جاتا ہے۔ اس کی عزت و طاقت کو صدمہ پہونچتا ہے، اس کا اقتدار بالکل زائل ہو جاتا ہے۔

اختلاف باہمی کے علاوہ ہر شخص عیش و تنعم کا شیدا اور آرام و راحت کا طالب ہے۔ اس لیئے تمام قوم سے عزم و حوصلہ رخصت ہو چکا ہے۔ اور شریفانہ جذبات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ چہرہ افسردہ ہیں اور جذبات مُردہ۔ نہ کام کرنیکی طاقت نہ آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہمعصر قوموں کے دوش بدوش ترقی کرنیکا حوصلہ نہ مشکلات پر غالب آنے کا جوش نہ کار و بار میں استقامت نہ قومی غیرت۔ ان حالات کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کسی زمانہ میں ہم بھی اُبھرے تھے اور دنیا میں کچھ کام کر دکھائے تھے۔

تیسری چیز جس نے مسلمانوں کو کچھ کم تباہ و برباد نہیں کیا وہ اُن کا غیر معمولی اسراف ہے۔ درحقیقت مسلمانوں کی حالت بھی عجیب و غریب ہے وہ کمانے میں نہایت تنگ حوصلہ ہیں، لیکن خرچ کرنے میں سب سے زیادہ فراخ حوصلہ نظر آتے ہیں۔ مگر اُن کے یہ مصارف قوم و ملک کی بہبودی کے لیئے نہیں ہیں۔ بلکہ نفس پروری اور سامان عیش و عشرت کے لیئے غرض ایکطرف تو کاہلی و سستی اُسپر طرہ یہ کہ اسراف و فضولخرچی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام قوم پر افلاس و ادبار کی گھٹا چھائی ہوئی ہے۔

ہمیں فقدان احساس پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ گرد و پیش کے واقعات سے بھی عبرت و بصیرت نہیں حاصل کرتے۔ حالانکہ اگر وہ غور کریں تو ہمارے

اقوام کے حالات اُن کے لیے تازیانہ عبرت کا کام دے رہے ہیں ؛

ردّ التجا

محبوب دلربا مرے کر اعتبار عشق
ہو چاہے یاس خیز ہی انجام کار عشق

اے چارہ گر علاج دل دردمند کر
توبا ب دل کر اپنے لقد بند کر

ممکن نہیں برآئے کبھی مدعا ترا
آتا نہیں سمجھ میں کہ منشا ہے کیا ترا

کر تو مراقبین ، اگر اعتبار ہو
یہ دل اسی لیے ہے کہ تجھ پر نثار ہو

ہے ایک سیر اشکوں کا قطرہ بھی اسکے ساتھ
اور ایک دلفریب ہی نغمہ بھی اسکے ساتھ

ممکن نہیں برآئے کبھی مدعا ترا
آتا نہیں سمجھ میں کہ منشا ہے کیا ترا

عمر نشاط نغمہ صبت برق و شرار ہے
ہستی کا اس کی وہم پہ دار و مدار ہے

جب گلشن جہاں میں تبسم نما ہوئی
شبنم صفت یہ چشم زدن میں فنا ہوئی

لیکن ہے دیرپا غم رازندہ کا تمام
اک نقش مستقل ہے یہ اسمیں نہیں کلام

آنکھوں میں تیری جلوہ نما اضطراب ہو
پیدا اسمیں الفت حسرت مآب ہو

ممکن نہیں برآئے کبھی مدعا ترا
آتا نہیں سمجھ میں منشا ہے کیا ترا

تنویر مہر کا ہوا مشرق سے جب نزول
ہر سو کھلے تھے صحن چمن میں کنول کے پھول

فرط تپش سے حسن گراں پا یہ مٹ گیا
دم بھر میں ان کی عمر کا سرمایہ لٹ گیا

جب درد شور کہرے کا ہوگا قریب و دور
کھل کر رہینگے موسم سرما میں پھر ضرور

ممکن نہیں برآئے کبھی مدعا ترا
آتا نہیں سمجھ میں کہ منشا ہے کیا ترا

(زمانہ)

دُنیا کیا ہے

ایک درسگاہ حقیقت ہے جہاں ذی روح کو عبرت پذیری وحقیقت شناسی کا سبق ملتا ہے۔ اُس کے تمام مناظر خواہ وہ مسرت انگیز ہوں یا عبرت آمیز روح انسانی کے لیے آئینہ فطرت ہیں۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں انسان ان قدرت کے مقرر کردہ آئینوں کے ذریعہ حقیقت شناس ہو سکتا ہے۔ ہمیں ان لوگوں پر افسوس ہوتا ہے جنہوں نے دنیا کے وجود کو قابل نفرت ٹھہرایا ہے۔ اکثر حضرات آپ کو ایسے نظر آئینگے جو لکیر کے فقیر ہونا قابل فخر تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ خود انمیں اتنی قوت نہیں کہ وہ دنیا کے وجود اور اُسکی محبت پر غور کریں اور اُس کے علاوہ ہر قسم کے نظاروں سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔ اگر کسی نے اس پردۂ راز کو اُٹھانے کی کوشش بھی کی تو مناظر فطرت نے ایسا دھوکہ دیا کہ وہ جتنا آگے بڑھا تھا۔ اُس سے زیادہ پیچھے ہٹ آیا۔ یا تو دنیا کے کسی دلفریب و دلکش نظارہ میں محو ہو گیا۔ یا کسی ہر شرمانظارہ کو دیکھ کر اُلٹے پاؤں واپس آگیا۔ آپ غور کیجئے کہ وہ دنیا کی دلچسپیوں پر کیا رائے زنی کر سکتا ہے اور صرف ایک ہی نظارہ رموز دنیا کے تمام انکشافات کا کہاں تک کفیل ہو سکتا ہے لیکن مسلم تو یہ ہے کہ پھر بھی وہ ناشناس حقیقت دنیا کو اپنے تجربوں میں محدود کرنا چاہتا ہے، اور سمجھتا ہے کہ جو کچھ اُس نے دیکھا ہے یہی دنیا ہے۔

دُنیا کے نظارے

دُنیا میں دو قسم کے نظارے ہیں جنمیں سے ایک مسرت و انبساط سے معمور ہے اور دوسرا یاس و حسرت و درد و غم سے لبریز ہے اور انکی تعلیم کا طریقہ بھی جداگانہ ہے۔ نشاط انگیز مناظر میں بھی وہی راز مضمر ہے۔ جو غم والم کے نظاروں میں ہے۔ بہار آتی ہے اور رخصت ہو جاتی ہے۔ کلیاں آراستہ ہوتی اور بکھر بر ہم ہو جاتی ہیں۔ خوشی ہوتی ہے اور مٹ جاتی ہے۔ لذت آغاز و لذت انجام میں فرق ہوتا ہے لیکن بہت کم لوگ اس سے متاثر ہو کر عبرت حاصل کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے خوشی کے مناظر انسان کو تعلیم فطرت کی طرف سے اکثر بے بہرہ رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات تو یہی مناظر انسان کے دشمن بھی ثابت ہوتے ہیں۔ جو کچھ پونجی پاس ہوتی ہے ضایع ہو جاتی ہے۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ان مناظر کی تعلیم بالقاعدہ اور مفید نہیں غلط ہے۔ کیونکہ مسرت بھی پردہ کشائے غم و حقیقت ہے۔

سنو او محو طرب ناآشنائے سوز ناکامی
ہزاروں نغمہ ہائے درد ہیں ساز مسرت میں

(ہمایوں)

موج ہستی

اک حوض چمن میں زینت افزا دیکھا
لبریز و مسطح و مصفا دیکھا

پانی کے سکون کی تھی یہ کیفیت
گویا کوئی آئینہ سراپا دیکھا

ناگاہ ہوا کے چند جھونکے آئے
آئے تو وہ یوں آئے اور ایسے آئے

پر منظر پرسکوں مٹا کر چھوڑا
سوتی ہوئی لہروں کو جگاتے آئے

لہریں جو اٹھیں تو لڑ کھڑاتی اٹھیں
کچھ اٹھکے گریں تو کچھ اٹھاتی اٹھیں

سمٹیں ابھریں بلیں اور آخر ہلکر
ہر سمت کر دائرے بناتی اٹھیں

آگے تھی کوئی تو کوئی اُس کے پیچھے
چلنے لگیں الغرض سب آگے پیچھے

کیا شان کشش تھی کہ جدھر کو یہ گئیں
جاتی تھی بری نظر بھی پیچھے پیچھے

لہروں میں عجیب جوش عرفاں پایا
طوفان حیات انمیں پنہاں پایا

کچھ ہٹ گئیں اور کچھ کنارے پہونچیں
اُن کو بھی مگر نہ پھر نمایاں پایا

فطرت کی نمود تھی ہویدا اُن میں
اک ہست و بود تھی ہویدا اُنمیں

یہ جد و جہد بس کنارے تک تھی
پھر شان جمود تھی ہویدا اُنمیں

سو جیں جو مٹیں تو وہ سماں بھی نہ رہا
کچھ اُن کی نمود کا گماں بھی نہ رہا

مٹنے کو تو ہم سب ہی یہاں مٹتے جاتے
لیکن یہ مٹیں یوں کہ نشاں بھی نہ رہا

دم بھر میں ہوا سکون مطلق طاری
موجیں نہ رہیں ہائے وہ پیاری پیاری

یہ منظر ہستی تھا عجب درد انگیز
اب تک بھری آنکھ سے ہیں آنسو جاری

اس حوض میں میں نے موج ہستی دیکھی
تحریک ہوا میں ایک مستی دیکھی

اللہ کا بھید میں نے پایا ان میں
ہستی کی بلندی اور پستی دیکھی

(زمانہ)

معلومات

حسن پرستوں کیلئے عجیب و غریب ایجاد

خدا مغربی قوموں کو صحیح و سلامت رکھے۔ ان کے دماغوں کو قوت عطا فرمائے۔ روز نئے نئے شعبدے ظہور میں آتے رہتے ہیں۔ ایک انگریز موجد نے جو کہ چمڑہ کی تجارت میں بڑا ماہر خیال کیا جاتا ہے ایک نہایت دلچسپ اور عجیب ایجاد کی ہے۔ اب تک کاغذ پر فوٹو گرافی کا فن عمل میں لایا جاتا تھا۔ مگر صاحب موصوف نے چمڑہ پر فوٹو کھینچ دکھایا۔ تصویریں نہایت خوبصورت۔ صاف اور خوشنما تیار ہوتی ہیں۔ نہ وہ پانی سے خراب ہوسکتی ہیں نہ روشنی ان پر اپنا کوئی ناگوار اثر ڈال سکتی ہے۔ ولایت میں یہ تصویریں۔ ہینڈ بیگوں۔ نوٹ بکوں اور ریٹیلیز کی ٹوپیوں پر بکثرت رواج پا چکی ہیں۔

ہمارے ہندوستانی شعرا اور پرستاران حسن کو خوش ہونا چاہیئے۔ یہ نئی ایجاد ان کی حسن پرستی میں بہت زیادہ ممد و معاون ثابت ہوگی۔ اب محبوب کی تصویر کو دل کے آئینہ میں رکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہی بلکہ ؎

سینہ پر کھنچوا لیجئے تصویر یار — جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اس ایجاد سے پہلے عشاق کو محبوب کی تصویر دیکھنے کے لیئے تصور کی آنکھ کو دل کے آئینہ کی طرف جھکانا پڑتا تھا۔ اب ظاہری آنکھ نے ذرا گریبان کی طرف جھکنے کی زحمت گوارہ کی کہ تصویر یار موجود۔

دیونما انسان

پنجوری کی گذشتہ نمائش میں کانون لاف نامی ایک شخص آیا تھا اس شخص کے قد کی لمبائی ۹ فٹ ۳ - انچ ہے۔ ۴۵۰ پونڈ اس کا وزن ہے۔ اس کے سینہ کی ناپ ۵۶ - انچ۔ سر کا دور ۲۵ - انچ۔ کلائی سے لیکر شہادت کی انگلی تک ہاتھ کی لمبائی ۱۳ - انچ۔ اور پاؤں کی لمبائی ۱۴ - انچ ہے۔ چار تندرست آدمیوں کے برابر اس کی خوراک ہے دن و رات کا بیشتر حصہ اس عجیب و غریب دیونما انسان کا سونے میں گزرتا ہے اسوقت اسکی عمر ۲۵ سال ہے۔

خدا ہر بیدار قوم کی عورتوں کو کونین لاف کی ماں جیسی جرأت عطا فرمائے تاکہ وہ فوجی خدمات کے لیئے ایسے قد آور نوجوان پیدا کرسکیں۔ اللہ کرے جوش نمود اور زیادہ۔

یہ شخص۔ کل طویل۔ کی مصداق معلوم ہوتا ہے۔ اگر سمجھدار ہوتا تو سائبیریا میں ہرگز نہ رہتا۔ ہندوستان چلا آتا۔ یہاں کی عجائب پرست قومیں اس غیر معمولی قد و قامت کے سامنے سر اعتقاد خم کردیتیں پوجا کرتیں پرستش کرتیں۔ نظریں چڑھاتیں۔ دیوتا کا خطاب دیتیں۔ بھاگوان بناتیں۔ مرنے کے بعد مورتیاں تیار کی جاتیں اور ہمیشہ جب تک دنیا قایم ہے ان مورتیوں کی پرستش ہوتی رہتی۔

تخم قہقہہ

ایک ماہر نباتات عرب سے واپس آئے ہیں۔ انہوں نے ایک عجیب و غریب درخت کے بارے میں نہایت دلچسپ معلومات بیان کی ہے۔ کہ "عرب میں ایک چھوٹا سا درخت پیدا ہوتا ہے جسکے بیج کھانے کے بعد انسان بے اختیار قہقہہ لگانا شروع کردیتا ہے اور ہنستے ہنستے بیتاب ہوجاتا ہے"

عرب کے باشندے ان بیجوں کو پیس کر رکھ لیتے ہیں۔ جب وہ کسی شخص کو بیحد رنجیدہ یا غمگین دیکھتے ہیں تو ان پسے ہوئے بیجوں کی بہت کم مقدار اسکو کھلاتے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسکا سنجیدہ و غم عارضی خوشی سے بدل جاتا ہے۔

بہت جلد وہ زمانہ آنیوالا ہے کہ ولایت کی خوبصورت شیشیوں میں بند ہوکر یہ بیج ہندوستان میں بھی آجائیگا۔ زیادہ بہتر ہو کہ یہ نعمت عرب سے ولایت کو منتقل کردی جائے جہاں عارضی خوشی حاصل کرنے کے لیئے روزانہ لاکھوں بوتلوں کے کارک کھل جاتے ہیں جہاں کی زندگی کا مقصد عیش پرستی اور دنیاوی لذات سے لطف اندوز ہونا ہے۔ ہندوستان میں ایسی شیاء کی ضرورت ہے جن سے احساس پیدا ہو ایسی چیزوں کی کوئی حاجت نہیں ہے جو بے حسی احساس کو بھی برباد کردیں۔

درختوں سے روشنی حاصل کرنا

ایک فرانس کے ماہر سائنس نے درختوں کو بجلی کا بلب بنانے کا جدید معلومات بہم پہنچائی ہے کہ مختلف درختوں کے تار باندھ کر انکو آپس میں ملانے سے بجلی کی ایک ہلکی رو پیدا ہوگئی جس سے کہ بجلی کا چھوٹا سا لیمپ روشن ہوسکتا ہے درخت بے جان ہیں۔ انمیں بجلی کی رو موجود ہے۔ تانبے کے تاروں کے ذریعہ سے بجلی کا لیمپ روشن ہوسکتا ہے۔ ہم انسان ہیں قدرت نے ہمارے دلوں کو بھی ایک کبریائی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اگر ہندوستان کے ۳۰ کروڑ مسلمانوں کے دل اتفاق کے رشتہ میں منسلک ہوجائیں تو ایک ایسی روشنی پیدا ہوسکتی ہے جس سے کہ دنیائے اسلام جگمگا اٹھے اور مخالفین اسلام کی آنکھوں کو خیرہ کردے۔

تین سو برس بعد

ایک ماہر جغرافیہ جرمنی۔ تمام دنیا کی آبادی کا مسئلہ خوراک پر غور کرتا ہوا وہ کہتا ہے کہ موجودہ پیداوار ۱۹۰۰ء ارب انسانوں کی خوراک کے لیئے کافی ہوسکتی ہے۔ آجکل منددجہ بالا آبادی کا ۱/۴ حصہ ہے۔ اگر آبادی کی افزائش کا یہی اوسط رہا جو کہ گذشتہ پچاس سال میں رہا ہے تو تین سو برس کی بعد دنیا کی آبادی ۸۰۰ ارب ہوجائیگی جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جگہ کی قلت کیوجہ سے آبادی کا بڑا حصہ قطبین میں جاکر آباد ہوجائیگا۔

ہمارے ہندوستانی بھائیوں کی اولاد کو قطبین کیطرف ہجرت کرنے کے لیئے بالکل تیار رہنا چاہیئے۔ چونکہ طاقتور قومیں انکو نکال باہر کرینگی۔ قطبین میں پہونچنے کے بعد ہمارے آرام طلب ہموطنوں کو سونے کا کافی موقعہ ملیگا چونکہ وہاں چھ مہینہ کی رات ہوتی ہے۔ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے ؎

فہمی

کم سرمایہ والوں کے لئے وسائل معاش

ایجنسی کے ذریعہ سے

خط و کتابت کرتے وقت ایک آنہ کا ٹکٹ جواب خط کے لیے بھیجئے اور رسالہ "دین و دنیا دہلی" کا حوالہ دیجئے۔

(۱) **گیریژنیشل ڈسٹیپر** کو نہایت محنتی اور دیانت دار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ اس پتہ پر لکھیے۔

گلوب انجینرنگ ورکس۔ ڈینسو حال۔ کراچی۔

(۲) **ایس۔ بی۔ ایس۔ مہتا اینڈ سنز۔ روہتک پنجاب۔** کو ۴۰۰ نمبر گائے مارکہ بچھڑے کے گلوں کی فروخت کے لیے ہندوستان میں ہر مقام پر ایجنٹوں کی ضرورت ہے خط لکھ کر شرائط ایجنسی معلوم کیجئے۔ اسکے علاوہ یہ بچھڑے بنانے کی مشینیں بھی نہایت سستی قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔ ان مشینوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ کوشش کرنی چاہیئے چونکہ ان مشینوں کے ذریعہ سے پردہ نشین خواتین۔ بیس پچیس روپیہ ماہوار بآسانی پیدا کر سکتی ہیں۔

(۳) **ہندوستان۔ بٹن ورکس۔ فرید آباد۔ دکن۔** اپنے کارخانہ کے بنے ہوئے بٹن کمیشن ایجنٹی کے ذریعہ سے فروخت کرنا چاہتے ہیں اگر آپ کے شہر میں یہ چیز چل سکتی ہے یا اگر آپ اسکو کسی دوسری صورت سے فروخت کر سکتے ہیں تو شرائط مندرجۂ بالا پتہ سے منگا لیجئے۔

(۴) **شا۔ اینڈ کو۔ ٹریڈنگ بلڈنگ موچی دروازہ لاہور** اپنے فینسی سامان۔ اور چمڑہ کے سامان کی ایجنسی دینا چاہتے ہیں۔ اگر آپ دیانتداری اور مستعدی سے کام کر سکتے ہیں تو اوپر لکھے ہوئے پتہ سے خط و کتابت کیجئے۔

(۵) **رفیق لیدر ورکس اندرکوٹ شہر میرٹھ۔** نے موزوں کے لیے چمڑہ کے گیٹس تیار کیے ہیں۔ منیجر صاحب ریویو غرض سے یہ گیٹس ہمارے ہاں لائے تھے۔ گیٹس نہایت مضبوط ہیں نہایت خوبصورت ہیں۔ دہلی میں بکثرت نکل رہے ہیں۔ چونکہ یہ بالکل نئی چیز ہے اور سستی چیز ہے آپ بڑی آسانی سے چلا سکتے ہیں روزمرہ کے استعمال کی اشیا بازار میں بہت آسانی کے ساتھ نکل سکتی ہیں۔ اگر آپ نمونہ منگانا چاہتے ہیں تو آٹھ آنے کا ٹکٹ اوپر لکھے ہوئے پتہ پر بھیجئے۔ ورنہ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر بذریعہ خط و کتابت شرائط۔ ایجنسی طے کر لیجئے۔

(۶) **دی نیشنل ہیروائی چونا مارکیٹ کراچی۔** اپنے خضاب کی ایجنسیاں تمام ہندوستان میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ خضاب سندھ میں بہت زیادہ چل رہا ہے۔ دہلی میں بھی بکتا ہے مگر کم۔ عام طور پر لوگ اسکو بہت پسند کرتے ہیں۔ اگر جناب اسکی ایجنسی لینا چاہتے ہیں تو مندرجۂ بالا پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

(۷) **ایم۔ آر۔ اینڈ کو۔ ہاپوڑ ضلع میرٹھ۔** خوشبودار کیلی تیار کرنے میں تمام ہندوستان میں فرد ہیں۔ یہ خوشبودار کیلی کی ایجنسیاں تمام ہندوستان میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ صابون نے ان چیزوں کو ہندوستانیوں کے دل سے بالکل بھلا دیا ہے مگر اب بھی یہ چیز اگر کوشش کی جائے تو کافی منافع کا باعث بن سکتی ہے۔

(۸) **بدری واسس۔ چاوڑی بازار دہلی۔** ان کی کمپنی میں بجلی کا تمام سامان ولایتی مال کے مقابلہ پر تیار ہو رہا ہے۔ ہر چیز نہایت خوبصورت اور پائدار ہوتی ہے۔ یہ ہندوستان کے ہر حصہ میں اپنے بجلی کے سامان کو بذریعہ ایجنسی فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ معاملہ کے نہایت اچھے ہیں۔ اگر آپ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اوپر لکھے ہوئے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

(۹) **محمد میاں احمد میاں۔ بلی ماران دہلی۔** چمڑہ کے نہایت خوبصورت اور پائدار سلیپر تیار کرتے ہیں اور نہایت ارزاں فروخت کر رہے ہیں۔ اپنے شہر کے دوکانداروں سے آرڈر لیکر انکو لکھیئے یہ آپ کا کمیشن آپ کو علحدہ دیدینگے۔

(۱۰) **خواجہ بک ڈپو نظامیہ دار الاشاعت دہلی۔** یہ اپنی مشہور و معروف کتاب **معلومات تجارت** کے لیے تمام ہندوستان میں ایجنٹ مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کتاب ہر شخص کے لیے یکساں مفید ہے اردو میں آج تک اس سے بہتر تجارتی معلومات سے بھری ہوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اگر آپ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اوپر لکھے ہوئے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

ایس این باسک اینڈ سنز۔ میٹل بٹن مینوفیکچررز۔ ڈھاکہ کو اپنے کارخانہ کے بنے ہوئے چاندی اور پیتل کے نہایت خوبصورت بٹنوں کے لیے ٹریولنگ ایجنٹوں کی سخت ضرورت۔ اوپر لکھے ہوئے پتہ پر خط و کتابت کیجئے

اس پتہ کے علاوہ آپنے دوسرا پتہ لکھا اور خط گم ہوا

علی مظفر ہاشمی منیجر دین و دنیا دہلی

سوالات

مذہبی

(۱۱۸) قسہ بانی میت کی طرف سے جائز ہے یا نہیں۔ (خریدار)

(۱۱۹) اگر کسی مسجد میں تعزیہ رکھا ہو تو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں (خریدار)

(۱۲۰) زید کی بیوی بیٹے سے کسی شخص کے ساتھ فرار ہو گئی۔ زید طلاق دینا اور مہر ادا کرنا چاہتا ہے کیا صورت اختیار کرے (خریدار)

طبی

(۱۲۱) دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جب میں اٹھتا ہوں تو مجھ کو چکر آتا ہے آنکھوں کے نیچے اندھیرا سا معلوم ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو چیز کھا کر گر پڑتا ہوں۔ مجرب نسخہ درکار ہے (محمد ابراہیم یونیم)

(۱۲۲) بواسیر کی مدت سے شکایت ہے۔ مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۳۱)

(۱۲۳) ایک ایسے مالک نسخہ کی ضرورت ہے جو مقوی اعضاء رئیسہ مثانہ کی کمزوری کو بھی دفع کرے۔ اور ساتھ ساتھ مصفی خون بھی۔ ہر عمر والا ہر موسم میں استعمال کر سکے۔ (محمد عمر)

صنعتی

(۱۲۴) ایسی کمپنی کا پتہ مطلوب ہے جس کے ہاں (نیڈل کریفٹ کے متعلق کتابیں مل سکیں۔ (محمد ابراہیم)

(۱۲۵) پائتابے بنانے کی مشین کا پتہ درکار ہے کہاں اور کس قیمت پر ملیگی۔ (محمد ابراہیم)

(۱۲۶) کیا کوئی تیزاب ایسا ہے جو صاف کئے ہوئے چمڑے کے میل کو صاف کر سکے مگر رنگ میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو (محمد عمر)

متفرق

(۱۲۷) زردہ تمباکو بنانے کی بنانے کی ترکیب مطلوب ہے۔ (فقیر محمد)

(۱۲۸) ایک لڑکی کا تاریخی نام مطلوب ہے جو ۲۲ صفر ۱۳۴۳ھ ہجری میں پیدا ہوئی ہے۔ (۱۲/ح)

(۱۲۹) ایسی کمپنی کا پتہ مطلوب ہے جو اپنا مال کمیشن پر فروخت کرنے کے لئے دیتی ہے۔ (۱۲/ح)

(۱۳۰) کیا کوئی صاحب یہ تحریر فرمائیں گے کہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس سرہٗ العزیز قطب زماں علیہ الرحمہ کی روداد کس کس جگہ پر ہے۔ (عبدالغفار خاں مودودی)

(۱۳۱) حضرت غوث اعظم کی مکمل سوانحعمری درکار ہے (مصنف کوئی لائق شخص ہو) کیا قیمت ہے اور کہاں سے ملیگی۔ (خریدار)

جوابات

(۸۸) دیا سلائی بنانے کی مشین کا پتہ یہ ہے۔ ۲۱۹ ساونھٹہ جی۔ٹی روڈ۔ ہاوڑہ۔ (۶۸۶/ح)

(۷۷) مذہب حنفیہ کی رو سے جب تک خاوند زندہ ہے عورت دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی۔ (خریدار)

(۱۰۲) آپ مقروض ہیں تو تجارت کیجئے۔ میں آپ کو بغیر مشین کے ایک گھنٹہ میں سوڈا واٹر لیمونیڈ بہترین سکھا دونگا اسطرح فی بوتل ایک پیسہ لاگت آتی ہے۔ بوتل میں گولی مشین سے زیادہ مضبوط لگ جاتی ہے اور گیس بھی بہت تیز پیدا ہوتا ہے۔ جو صاحب بذریعہ منی آرڈر رسالۂ دین و دنیا کے لئے ایک نئے خریدار کا چندہ بھجوا دینگے ان کو یہ طریقہ مفت بتا دونگا۔ صرف مجھ کو ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ مزید روانہ کرنا ہوگا۔ اس سے آپ سیکڑوں روپے ماہوار کما سکتے ہیں (ایم۔پی۔ سکسینہ فارمولا اکسپرٹ)

(۶۷) داد کے لئے یہ نسخہ مجرب ثابت ہوا ہے:-

گندھک آملہ سار۔ سہاگہ میتھیا بریاں۔ کتھہ سفید۔ نیلا تھوتھا

۶ ماشہ ۳ ماشہ ۴ ماشہ ۵ ماشہ

سب داؤں کو خوب باریک پیسکر کپڑے میں چھان لیں اور ایک تولہ آملہ ماشہ چنبیلی کے تیل میں ملا کر خوب ملائیں تاکہ مرہم کی شکل اختیار کرے۔ سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ اس دوا سے سوزش بالکل نہیں ہوتی (۴۳۹/ح)

(۶۶) ذیابیطس کے لئے کارخانہ امرت دھارا لاہور سے دوا رشوگری منگا کر استعمال فرمادیں (۴۳۹/ح)

اگر جوابات نہ آئیں تو سوالات بیکار ہیں۔ سوال لکھنے سے پہلے جواب لکھنے کی کوشش کیجئے۔ ایک وقت میں ایک سوال سے زیادہ نہ لکھئے۔ ورنہ ورنہ درج نہیں کئے جائینگے۔ نیاز مند علی مظفر ہاشمی منیجر

انشائے لطیف

شیطان کی نوٹ بک

(از مفتی شوکت علی فہمی - ایڈیٹر)

کتنی پیاری نوٹ بک ہے - کتنی عجیب نوٹ بک ہے - کسی انگریزی فرم میں تیار نہیں کی جاتی - کسی ہندوستانی جلد ساز کی جلد سازی کا اعلیٰ نمونہ نہیں ہے نہ سنہری ہے نہ روپہلی - نہ سپید کاغذ کی ہے نہ حنائی کاغذ کی - نہ چکنا کاغذ ہے نہ روکھا مگر پھر بھی نہایت خوبصورت اور عجیب نوٹ بک ہے - نہ یہ جرمنی کے کسی کارخانہ میں تیار کی جا سکتی ہے نہ امریکہ کی کوئی کمپنی ایسی نوٹ بک بنا سکتی ہے -

یہ نوٹ بک انسان کو خدا نے عطا فرمائی تھی - انسان نے اسے آنکھوں سے لگایا تھا - سر پر رکھا تھا - اسکو لیکر بڑا خوش ہوا تھا - خدا نے یہ نوٹ بک انسان کو اس لئے دی تھی کہ وہ اس میں دن رات اسکی تعریف لکھتا رہے - اسکی محبت میں اس کے صفحوں کو رنگا کرے - جب یہ نوٹ بک نئی نئی تھی تو بڑی خوبصورت تھی - بڑی چمکدار تھی - نور خداوندی اسمیں جلوہ گر ہوا کرتا تھا اسکی حسن کی تجلیاں اسپر جلوہ فگن ہوتی تھی -

انسان دنیا میں آکر سب کچھ بھول گیا - اس نے اس نوٹ بک کے صفحات کو ذاتی معاملات سے سیاہ کرنا شروع کر دیا - جوں جوں یہ نوٹ بک دنیاوی معاملات سے پُر ہوتی گئی اسکی چمک دمک بھی کم ہوتی گئی - اس کے نورانی صفحات تاریک ہونے شروع ہو گئے -

شیطان ازل ہی سے اس نوٹ بک کا تمنائی تھا - کیونکہ اس نوٹ بک کے ابتدا میں ذات الٰہی کی تجلی جلوہ افروز رہتی تھی - اس لئے شیطان کے پر جلتے تھے جب دنیاوی معاملات اس نور خداوندی کے درمیان حائل ہو گئے تو شیطان کو موقع مل گیا - اور اس نوٹ بک پر اپنا قبضہ جما بیٹھا موجودہ دور میں شیطان اس نوٹ بک پر بلا شرکت غیرے قابض ہو گیا ہے - اب اس کے تمام صفحات شیطانی کارناموں سے پُر ہیں - کسی صفحہ پر رقاصی اسٹوڈیو ہے - کسی پر داستان ظلم ہے - کسی صفحہ پر مکر و فریب کی سرخی قایم ہے - کوئی صفحہ شراب کی رنگینیوں سے بھرا ہوا ہے - کسی صفحہ پر نیم برہنہ حسینہ کا فوٹو کھنچا ہوا ہے - غرض یہ کہ نوٹ بک دنیاوی الایشوں سے پُر نظر آتی ہے -

یہ نوٹ بک تمہارے پاس بھی ہے - آج رات کو جب لیٹو تو اس نوٹ بک کا مطالعہ کرنا - اسکے صفحات پر غور کرنا - یہ نوٹ بک تمہارا دل ہے - اسکو پڑھو اور اپنے کارناموں پر غور کرو -

تم اگر چاہو تو یہ نوٹ بک پھر وہی نورانی نوٹ بک بن سکتی ہے - تم اگر چاہو تو اس نوٹ بک کے تاریک صفحات کو نور الٰہی سے منور کر سکتے ہو - اس کی تاریکی کو وضو کے پانی سے دھو ڈالو - اس کے صفحات کو ایمانداری اور سچائی سے پر کر دو - وہی نور عکس فگن ہو جائیگا - وہی جلوہ پھر اسکو اسی طرح نور الٰہی سے منور کر دے گا اور تم دیکھو گے کہ تمہارے پہلو میں دل نہیں ہے بلکہ ایک جام جہاں نما ہے -

حُسن کی تجلّیاں

(قایم الدین صاحب کے قلم سے)

رات کے اندھیرے اور دن کے اُجالے میں - ویرانے کی خاموشی اور آبادی کے شور و غل میں - حیوان میں - انسان میں - طیر میں - شجر میں - حجر میں جہاں دیکھو حُسن جلوہ گر ہے - ؎

شش جہت میں سینکڑوں جلوے کھڑے ہیں منتظر
ہاں در آئینۂ دل ہر طرف دیکھا چاہئے

شکل انسانی میں یہ موجود ہے - گل میں یہ ظاہر ہے - طلوع آفتاب و غروب آفتاب میں یہ نمایاں ہے - حکیم کے دماغ میں اس کا ظہور ہے - معصوم بچے کے تبسم میں اسکا کرشمہ ہے - قمری کی گو گو بلبل کا نغمۂ شیریں بازیگر کبوتر کی بازیاں اگر مظہر حُسن نہیں ہیں تو اور کیا ہیں ؟ حسن ساری کائنات کی جان ہے - تم سمجھتے ہو گے موٹے موٹے ہونٹوں چپٹی ناک والی حبشن بھونڈی سی پن کی مورت ہوتی ہے - توبہ توبہ - غور کرو تو معلوم ہو کہ اس میں بھی بعض ادائیں ایسی ہیں جنپر صاحب مذاق سلیم لوٹ ہو جائے - ؎

گل ہی گل باغ جہاں میں ہیں کہیں خار نہیں

حقیقت میں کسی شے کو حسن سے خالی سمجھنا ایسا ہی ہے جیسا نقش مرکز ثقل کے عمومیت سے انکار کرنا - اگر چشم بینا ہے تو چاندنی رات میں باہر نکلکر دیکھو کائنات نے کیسی نورانی پوشاک زیب بدن کی ہے - ہر ایک شے پر وہ جوبن ہے کہ بہشت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے -

حُسن کی تعریف اگر ممکن نہیں تو کیا مضائقہ - مشاہدے کے لیئے منطق کی کوئی ضرورت نہیں - کان آواز شیریں کو مسکر فوراً کہہ دیتا ہے کہ شیریں ہے - بس اسیطرح دیکھنے والوں کی آنکھ حسین چیز کو دیکھ کر کہہ دیتی ہے کہ حسین ہے - سچ پوچھیے تو کان سنتا نہیں سُنوا سنائی دیتا ہے - آنکھ دیکھتی نہیں اُسے دکھائی دیتا ہے حُسن کی پہچان استدلال سے نہیں ہو سکتی - وجدان حُسن کو پہچانتا ہے -

یُوں تو تمام عالم حسن کی پری کا گھر ہے لیکن اگلے زمانہ کی رہبیوں کی طرح اسکی خاص خاص سیر گاہیں بھی ہیں۔ شکل انسانی حُسن کی پری کا اُلمپس ہے۔ قلب انسانی فطرۃً حسن کا شیدا ہے۔ نمایشِ حسن کا لازمی نتیجہ عشق ہے اور یہ عشق وُہ شے ہے کہ آدمی کو انسان بنا دیتا ہے۔ دیوانے کو ہُشیار کجرو کو راست رو بنا دیتا اُس کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے عشق قدرت کی نعمتوں میں ایک بے بہا نعمت ہے۔ یہ وُہ تاثیر ہے کہ سینکڑوں مزے اس کی تکلیفوں پر نثار۔ ہزاروں احتیں اسکے رنجوں پر قربان۔

کون نادان ہوگا جو حُسن کا احسان نہ مانتا ہو۔ ہائے کیا زندگی کے بعض بھید رچسپ واقعات جنکو بار بار یاد کرنے سے رُوح تازہ ہوتی ہے۔ صرف حُسن کے طفیل ہمیں پیش نہیں آتے۔ پھر اگر حُسن ہماری خوشقسمتی کا باعث ہوتا ہے۔ ہماری بے مزا زیست کو با مزا کرتا ہے۔ اور اس بات کہ ہم کوشش اور سعی کرکے اُسکے سے مرتبہ کو پہونچیں۔ ایک نمونۂ کمال ہمیں دکھاتا ہے۔ تو کیا ہمارا عین فرض نہیں کہ ہم حسن کو اپنا مالک قرار دیں حسین ہمارے حاکم ہیں اور اُن کی اطاعت سب پر لازم و فرض ہے۔ ایسی اطاعت جسمیں خود غرضی کا ذرہ برابر شائبہ نہ ہو۔ بعض عاشق اپنے معشوق کی بے التفاتی کا گلہ کرتے ہیں۔ یہ اُن کی سادہ لوحی کا نتیجہ ہے۔ انہیں معلوم نہیں کہ خود اُنمیں کوئی ایسی خوبی نہیں جسے دیکھ کر مد مقابل اُنہیں چاہنے لگے۔ ایسے برخود غلط لوگوں کے لیے یہی نصیحت کافی ہے۔ ایاز قدر خود بشناس۔

عشق کے لیے واجب ہے کہ بغیر فسانہ ہو۔ حکیم سیپائیتوز اکا خوب کہنا ہے "اگر مجھے تمسے محبت ہے تو تمہیں اس سے کیا"

حُسن کامل حقیقت میں محال ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے کہ پھر تو سب کے سب عیب دار ہیں۔ اور کوئی کسی سے بہتر نہیں۔ لینڈ نے کیا خوب کہا ہے خوشبودار سے خوشبودار پھول کو دیکھو اس کا بہت سا حصہ ایسا ہے جسے خوشبودار نہیں کہہ سکتے مگر ہیرا داغدار اچھا کہ سنگریزہ بیداغ؟

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ حسن کو قیام نہیں اسی لیے یہ قابل توجہ نہیں۔ یہ خیال غلط ہے اس لیے کہ اوّل تو حسن کا ایک بڑا حصہ حُسنِ باطن ایسا حُسن ہے جسے کبھی زوال نہیں۔ دُوسرے حُسنِ ظاہر اگر ناپائدار ہے تو کیا مضائقہ۔ ع

جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

ہاں یہ بات البتہ ماننے کی ہے کہ زیادہ توجہ کے لایق وہی حُسن ہے جو دیرپا ہو۔ اور یہ حُسنِ باطن ہوتا ہے۔ اعلیٰ مظاہر قدرت گلزاروں کے بہار۔ دُنیا کی نعمتوں اور جوانی کے مزوں کی نسبت زیادہ پائدار ہیں لیکن افسوس جوانی کے ساتھ ہی حُسن کا لُطف بھی اُٹھ جاتا ہے۔

حُسن! تو انسان میں ہو کہ غیر انسان میں دنیا ہمیشہ تجھے تہ دل سے چاہیگی

تیری یاد ہر ایک دل میں رہیگی۔ ہر ایک سر تیرے آگے جھکیگا۔ حقیقت تو یہی ہے اور چیزوں کا تیرے سامنے ایسا ہی حال ہے جیسا زمین نگین کا نگینوں کے آگے۔ ویران ہے وُہ دل جسمیں تیری حکومت نہیں اور بے ثمر وُہ کوشش جس میں تیرا پیدا کیا ہوا شوق نہیں۔

حسین دوشیزہ

(از مفتی شوکت علی فہمی۔ ایڈیٹر)

نو عمر ایک لڑکی گاؤں کی رہنے والی — بے حد قبول صورت بیحد ہی بھولی بھالی
پھیلائے دونوں پاؤں دنیا سے بیخبر وہ — ایک نہر کے کنارے بیٹھی تھی سبزہ پر وہ
کچھ تنہا دوپٹہ سر پر کچھ سبزہ پر پڑا تھا — مدہوش تھی کچھ ایسی سینہ کھلا ہوا تھا
گیسو جو اسکے اڑ کر رُخ پر بکھر رہے تھے — شام و سحر کا منظر وہ پیش کر رہی تھے
کچھ پھول ہاتھ میں تھے آنچل پہ کچھ گھٹے تھے — چاروں طرف کچھ اسکے بکھرے ہوئے پڑے تھے
پھولوں سے چپکے چپکے باتیں وہ کر رہی تھی — ہنس ہنس کے انکو اپنے دامن میں بھر رہی تھی
چن چن کے چھوٹی کلیاں بالوں میں تھی لگاتی — رہ رہ کے مسکراتی رہ رہ کے گنگناتی
جھگڑوں سے اس جہاں کے آزاد تھی وہ لڑکی — وہ بے خبر تھی اس سے ہو کوئی چیز غم بھی
معصوم بھولی صورت آتا ہے وہ زمانہ — جب تیری ساری خوشیاں ہو جائینگی فسانہ

یہ عہد شادمانی جب یاد تو کرے گی
فہمی کی طرح آہیں دن رات تو بھرے گی

دنیائے ترکی میں انقلاب پیدا کر دیا جس نے تمام دنیا کو باور کرا دیا کہ مسلمانوں کے خون میں ابھی تک آج سے تیرہ سو برس گذشتہ کی شجاعت موجود ہے جسنے یہ کہا دیا کہ معمولی شخص دنیا کا مشہور ترین شخص بن سکتا ہے قیمت عمدہ جلد

سرشارِ محبت کی صدا

ایک دَرد آلود صدا - ایک جگر خراش آہ - ایک دل فگار نالہ - نہیں نہیں یہ سب غلط - ایک ٹوٹے ہوئے شیشۂ دل کی جھنکار صرف اس قدر -

"جلوہ دکھا دے - پیام امید سنا دے"

میرے پہلو میں ایک دل ہے یہ دل درد سے بھرا ہوا ہے آرزوؤں کی لبریز ہے آرزوئیں مجھے بے چین کیے ہوئے ہیں اور نالہ و شیون بن کر نکلنے کی راہ ڈھونڈ ہتی ہیں آرزوئیں کیا ہیں؟ صرف اس قدر

"جلوہ دکھا دے، پیام امید سنا دے"

اے میری مطلوب! کیا میری صدا نہیں سنتا، کیا میرے جلے ہوئے دل کی آہ آہ نارسا بن کر رہ جاتی ہے؟ کیا میرے درد کا کچھ علاج نہیں ہے ہاں ہاں ہے - اور ضرور ہے صرف اس قدر

"جلوہ دکھا دے، پیام امید سنا دے"

اب تو میں نے شیوۂ فغاں سیکھ لیا ہے کاش میری صدا کسی کے دردمند دل میں اُتر آئے - کانوں کی راہ دل میں سما جائے اس دل کو بے چین کر دے اور اسکو میرا پیام سنا دے - صرف اس قدر

"جلوہ دکھا دے پیام امید سنا دے"

آدھی رات کا وقت ہے، نالۂ نیم شب بلند ہے، آسمان خاموش ہے ہوا چل رہی ہے، تارے جگمگا رہے ہیں - چاند روشن ہے، کوئی ہے جو میرے محبوب کو سنا دے اور صرف اتنا سنا دے -

"جلوہ دکھا دے، پیام امید سنا دے"

دریا کا کنارہ ہے، لہریں دوڑ رہی ہیں، مچھلیاں تیر رہی ہیں، قلب مضطر ہے، خیال منتشر ہے، دماغ پریشان ہے - اور صدائے سرشار بلند ہے صرف اس قدر

"جلوہ دکھا دے، پیام امید سنا دے"

جنگل بیابان ہے، چڑیاں چہچہا رہی ہیں، درندے پھر رہے ہیں "سرشار" بے چین ہے، اور پیکر خیالی سے کہہ رہا ہے، جا تو ہی صدائے درد آلود پہونچا دے، صرف اس قدر

"جلوہ دکھا دے، پیام امید سنا دے"

آہ! مجھے کیا ہو گیا ہے، کیا میں دیوانہ ہوں، نہیں نہیں میں دیوانہ نہیں ہوں کسی کا دردِ الفت غالب ہے اور اضطراب پیدا کر رہا ہے، آسمان کے تارو، دریا کی مچھلیو، جنگل کے پرندو، جاؤ میرے مطلوب کو سندیسہ پہونچا دو صرف اس قدر

"جلوہ دکھا دے، پیام امید سنا دے"

محبت کیا ہے، دردِ الفت کیا ہے، سوزشِ قلب کیسی ہے، اضطرار کتنا ہے کچھ نہیں کچھ نہیں، ؎

یہ دستورِ زباں بندی ہے پہلے ہی منزل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

سودائے عشق

(از سرور - جہان آبادی)

مئے سوزِ عاشقی کا جو نصیب جام ہوتا — میں سحر کو بھی نہ بجھتا، وہ چراغ شام ہوتا
وہ جگر کا داغ بنتا، دمِ حشر بھی نہ مٹتا — دل و جان کو پھونک دیتا، وہ تپِ دوام ہوتا
نہ بنی بجھنے والا شعلہ، نہ شرارِ خام ہوتا

شبِ غم میں بنکے ٹپکوں کسی چشم تر سے لہو — میں بنوں سحر کا تارا، نہیں مجھکو یہ گوارا
شبِ تار میں چمکتا نہ ہوا پہ بنکے جگنو — جو فروغِ عشق دیتا مجھے چرخِ فتنہ آرا
میں جگر پہ داغ کھا کے یہ تمام ہوتا

کسی مہ لقا کے غم میں دمِ سرد شب کو بھرتا — کسی انجمن میں بنتا، میں سرود عاشقانہ
کبھی سر پہ خاک اُڑاتا کبھی آہ و نالہ کرتا — مری شور شوں کا ہوتا لبِ خلق پر فسانہ
مرے دشمنوں کو یارب غمِ ننگ و نام ہوتا

دلِ بیقرار ملتا جو مجھے مزہ تپش کا بتا — مجھے کیا پڑی تھی، منت جو میں کرتا چارہ گر کی
جو زمانہ ذوق دیتا مجھے لذتِ خلش کا — وہ جگر پہ چوٹ کھاتا کسی دشنۂ نظر کی
مرے زخموں کو نہ ہرگز کبھی التیام ہوتا

جو ازل میں آہ! ملتا دلِ حق شناس مجھ کو — نہ بتوں کا عشق ہوتا، نہ غم مجاز ہوتا
نہ قلق جفا کا ہوتا، نہ وفا کا پاس مجھ کو — کسی چشمِ سرگیں کا نہ شہید ناز ہوتا
کسی زلفِ پرشکن میں نہ اسیرِ دام ہوتا

نہ کسی کی نوکِ مژگاں کی خلش جگر میں ہوتی — نہ کمندِ شوق حلقے کسی زلفِ عنبریں کے
شبِ غم میں تیرہ دنیا نہ مری نظر میں ہوتی — نہ زمانہ بھر کے جھگڑے، نہ بکھیڑے ہوتے دیں کے
مجھے تجھ سے کام ہوتا، تجھے مجھ سے کام ہوتا

نہ چمن میں گل کا شیدا، نہ میں عندلیب ہوتا — نہ فلک سے برق گرتی، مری شاخِ آشیاں پر
ترا داغِ سوزِ الفت جو مجھے نصیب ہوتا — میں شرار بنکے اُڑتا شبِ غم میں آسماں پر
نہ ہلال عید بنتا، نہ مہ صیام ہوتا

تو جو بے حجاب ہوتا، تو میں نذر اردتا — کہ ازل سے حسنِ پنہاں کا ہوں تیرا آشنا میں
مجھے شرم دید آتی، کہ ہجومِ حسن ہوتا — تجھے رشک سے اُٹھا کر نہ نگاہ دیکھتا میں
دمِ حشر تیری رویت کا جو اذن نام ہوتا

پسِ پردۂ ازل ہی تری روشناس تھی ہم — تجھے انجمن میں لا بالی تر شوقِ خود نمائی
تیری رہگذر میں ہوتی صفِ خلقِ یوں بہم — تب بالیں پہ ہوتی لو ہو شانِ دلربائی
تو قدم قدم پہ اک دل نہ دمِ شمام ہوتا

مجاز و حقیقت

:(از جناب مولینا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر):

مرا خیال ہر بزم با شباب کند — دلے بخلوتِ ادکا یہ صد حجاب کند
بحیرہ تیم چہ انجام کار خواہد شد — کہ ذرۂ ہوسِ وصلِ آفتاب کند
کسے بدست نہ گیرد فشردۂ انگور — اگر نظارۂ آں چشمِ نیمخواب کند
زتاب چہرۂ آں نازنیں چہ میپرسی — کہ از نگاہِ تماشائیاں نقاب کند
کسیکہ گوشش بہ لعلِ تو آشنا دارد — چہ التفات سوئے نغمۂ رباب کند
ہوائے نقس زبزمِ جنان بر دنم کرد — ببیں کہ با زچہ ایں خانماں خراب کند
کسے زاہلِ ہوا و ہوس مگر نشنید — چہ گفتگو دہنِ بستۂ حباب کند
ہزار سجدہ بہ پیری بدل نخواہد شد — زیک گناہ کہ آوارہ در شباب کند
زدیر تشنہ بے میر و دبسوئے حرم — ازیں سراب تو جہ آں سراب کند
ازیں مباحثہ بگذر کہ نزد من واعظ — خدائے نیست کہ بر بندگاں عذاب کند
بدستِ چینِ جبینش بس است خنجرِ ناز — زبانِ خویش چرا رنجہ در عتاب کند
کرا بعشوہ و نازش مجالِ حرف زدن — بسحرِ لب نازش اگر عتاب کند
اگرچہ مرگ نباشد دوائے دردِ فراق — ہمیں بس است کہ تسکینِ اضطراب کند
چنیں کریم و چنیں مہرباں خداوندی — اگر خطائے کند بندہ ات صواب کند

دعائے ہمت ترکِ دعا کنم وحشی
بود کہ خالقِ کونین مستجاب کند

:(از حضرت صفی لکھنوی):

تار ہیں ساز شکستہ کے، وہ دمساز نہیں — ہمنشیں ہو کے جو احباب ہم آواز نہیں
کسطرح یہ نہیں معلوم، گزر گئی عمر — داستاں کا مرے انجام ہے، آغاز نہیں
نام روشن کیا پروانۂ دل سوختہ نے — اب تو اتنا ہی کوئی عاشقِ جانباز نہیں
باندھ صیاد جفا کار نہ ہرگز انہیں — جن تھکے بازوؤں میں طاقتِ پرواز نہیں
جامۂ حسن یہ جس رنگ کا چاہے پہنے، — گل میں وہ طرز ادا وہ روشِ ناز نہیں،
جنبشِ ابرو صیاد پہ رہتی ہے نظر — شغل جز حسرتِ بال و پرِ پرواز نہیں
کافرِ عشق سب اس کا کلمہ پڑھتے ہیں — حسن میں کیا ہے اگر جوہرِ اعجاز نہیں
اب رہائی کی خوشی ہے نہ اسیری کا ملال — جانتا ہوں کہ مجھے طاقتِ پرواز نہیں

ترکِ دنیا ہے عبث جو ہے اک حسن طلب
بے نیازی پہ صفی اپنی ہمیں ناز نہیں

یہ آئینہ خانہ بزمِ امکانی کا — دیتا ہے پتہ جلوۂ یزدانی کا
دریائے بقا رواں ہے جن العدم میں — پل اس پہ بندھا ہے ہستیٔ فانی کا

:(از حضرت یاس عظیم آبادی):

قفس میں بوئے ستانہ بھی آئی درد سر ہو کر — نوید نا گہاں پہنچی ہے مرگِ منتظر ہو کر
نگاہِ شوق سو کیا کیا گلوں کا دل دھڑکتا ہے — مبادا رنگ بو اڑ جائے پامالِ نظر ہو کر
جواب آیا تو کیا آیا صدائے بازگشت آئی — دہن سے آہ نکلی مبتدائے بے خبر ہو کر
کہاں پرنارسائی کی ہے پروا نوکِ قسمت نے — پڑے ہیں منزلِ فانوس پر بے بال و پر ہو کر
فلک کو دیکھتا ہوں اور زمیں کو آزماتا ہوں — مسافر در وطن - خانہ بدوشِ رہگزر ہو کر
عدو کیا زہر دیتا ہے ہم ایسے تلخ کاموں کو — لہو کا گھونٹ اُترجاتا ہے جب شیر و شکر ہو کر
خود اپنے خاک دخوں میں لوٹ کر آلودۂ دنیا — پڑا ہے اب گڑتا ہے میں گور کے آلودہ تر ہو کر
خدا معلوم اس آغاز کا انجام کیا ہوگا — جھڑا ہے ساز ہستی مبتدائے بے خبر ہو کر
عجب کیا وعدۂ فردا پس فردا پہ ٹل جائے — کوئی شام اور آجائے نہ شامِ بے سحر ہو کر
مبارک نام آزادی، سلامت دام آزادی — دعائیں دوں کسے یارب اسیرِ بال و پر ہو کر
رہائی کا خیالِ خام ہے یا کان بجتے ہیں — اسیر و بیٹھے کیا ہو گوش بر آواز در ہو کر

نگاہِ یاس کا عالم جو آگے تھا سو اب بھی ہے
ہزاروں گل کھلے بازیچۂ شام و سحر ہو کر

:(از حضرت سیماب صدیقی الوارثی اکبرآبادی):

فریبِ ہوش ہیں یہ پردہ ہائے شبنم و گل — چمن طرازِ حقیقت! سمجھ مجھے خواب نہ کر
مذاقِ غنچہ نشینی پہ یہ تبسمِ ناز — ہلاکِ جلوہ کو نا آشنائے خواب نہ کر
شگفتِ لالہ سے کر سیرِ خونچکانیٔ دل — کلی میں چھپ کے تماشائے اضطراب نہ کر
شعاعِ صبحِ چمن سے نہ آفتاب گرا — صدوِ شوق میں توسیعِ التہاب نہ کر
رجوع اپنی طرف کر کے بے نیازانہ ہو — لبوں سے کھینچ کے۔ آزروۂ شراب نہ کر
جلیں جلوتِ نظارہ کر تجلی کو، — انہیں خلوتِ رنگینیٔ نقاب نہ کر
بنا صنم کدۂ آذری گلستاں میں — خلیل ہے تو نوازش ہے اجتناب نہ کر
اُٹھا ہی دے ورقِ یاسمیں کی پردہ تو — تڑپ کے حسن کی بجلی گرا۔ حجاب نہ کر

برنگِ طور بسوزائے نگاہِ ناز مرا
کلیم وادیٔ حیرت بہ سوز ساز مرا

:(از جناب جعفر صاحب (علیگ)):

ابھی رہ اور محوِ خواب پھر بیدار ہو جانا — دلِ غفلت پسند اچھا نہیں ہشیار ہو جانا
اگر شوقِ رہائی ہے تو زندانِ محبت کر — علاجِ درد ہے لذت کشِ آزار ہو جانا
انہیں ناکامیوں پر انحصارِ کامیابی ہے — کشاکش کا سبب ہے عقدہ کا وشکل ہو جانا
ہیں اس عالم سے محبوب کی ڈھونڈتا ہوں کہ تمکیں ہے — مری حرکات سے افکار کا اظہار ہو جانا
رہِ وقت گزار راستے پر چلنے والے تھم — دلیلِ گمرہی ہے جادہ کا ہموار ہو جانا
تمناؤں کی کثرت مبطلِ آلامِ فرقت ہے — جو فرصت ہو تو وقفِ آرزوئے کار ہو جانا
ہوئی کیا بادِ پائے عمر کی وہ تیز رفتاری — کفیلِ زندگی ہے سوءِ افکار ہو جانا

نزولِ رحمتِ حق کا یہی ہنگام ہے جعفر
مبارک ہو یہ تدبیر کا بیکار ہو جانا

صنفِ نازک کے لیئے

عورت من مورت

(از منشی شوکت علی فہمی ایڈیٹر)

عورت من مورت۔ جنت کا ایک خوبصورت پھول ہے۔ باغ ارم کی مہک ہے۔ ننھے ننھے پودوں کی تراکت ہے۔ کائنی کے خوشنما درخت کی لچک ہے۔ چاند کی ہلکی ہلکی اور رہینی روشنی ہے۔ آفتاب کی پہلی کرن ہے گلاب کے پھول کی نظر فریب شوخی ہے۔ خوشی کی لہر ہے۔ امیدوں کی دنیا ہے۔ دل مہجور کے لئے راحت ہے۔ قلب مضطر کے لیئے چین ہے۔ مرد کے لیئے جانِ سرور ہے۔

جب وہ خوش ہوتی ہے

تو راحت و انبساط کا مرقع نظر آتی ہے۔ شادمانی کی جیتی پھرتی تصویر میں نظر سامنے آتی ہے۔ اسکی ہر جنبش مرد کے دل کو دنیا سے بیخود کر دینے والا نظارہ پیش کرتی ہے۔ اس کی ہر حرکت مرد کی آنکھوں کے لیئے ایک پرکیف شراب کا جام پیش کرتی ہے۔ ایک ملکہ ہونے پر بھی وہ خاوند کے لیئے خادمہ بن جاتی ہے۔ خاوند کے جذبات کو انہیں ملاتے ہی پڑھ لیتی ہے جب وہ میٹھی میٹھی اور بھولی بھولی باتیں کرتی ہے تو اسکا حسین چہرہ فلک معمور چمکنے دمکنے لگتا ہے۔ اس کے جسم کی ہر جنبش سے اظہار مسرت ہوتا ہے اور وہ ایک میٹھی چھری بنکر مرد کے دلمیں اتر جاتی ہے۔ منگ

جب وہ ناراض ہوتی ہے

تو اسکی خوبصورت آنکھیں خونخوار شیرنی کی آنکھوں کی طرح چمکتی ہیں۔ اسکے بھولے بھالے سبک چہرہ پر بھلاوے کی بھونی کا دھوکہ ہوتا ہے۔ اسکے ہر قدم سے انتقام کا جذبہ ابھرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اسکی ہر حرکت غیض و غضب میں ڈوبی ہوئی نظر آتی ہے۔ اسکی آواز کی لطافت بادل کی گرج سے زیادہ پر ہیبت معلوم ہوتی ہے۔ اسکی زلف کا ہر بال ناگن بنکر ڈسنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی ہر جنبش سے نفرت کا اظہار ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ایک ادنے خادمہ ہونے پر بھی وہ اپنی پوزیشن اور خودداری کو ایک ملکہ سے زیادہ نباہنے کی کوشش کرتی ہے۔ خاوند کے بار بار دہرانے پر بھی کوئی بات اسکی سمجھ میں نہیں آتی لیکن

جب وہ مغربی لباس میں ہوتی ہے

تو ایک نہایت باقاعدہ مرد نما عورت بن جاتی ہے۔ اپنے خاوند سے زیادہ خاوند کے دوستوں کی خاطر داری میں ہمہ تن مصروف رہتی ہے۔ خاوند کو بسترِ علالت پر چھوڑ کر کلب میں ضرور شریک ہوتی ہے۔ ڈانس کے موقع پر بھائی سے بھی بغلگیر ہو جاتی ہے۔ رحم دل اسقدر کہ۔ "دل بدست آور" پر ہمیشہ عامل رہتی ہے۔

ماں کا دودھ

(از ہمشیرہ فردوس)

اوپری دودھ کے مقابلہ میں بچوں کے لیئے ماں کا دودھ پینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اور اس کا اثر بچوں کی اٹھان اور تندرستی پر بہت اچھا ہوتا ہے۔ اس لیئے کہ لاغر اور کمزور بہنوں کو بھی اگر پورے طور پر نہیں۔ تو تین چار مہینے تک کچھ نہ کچھ دودھ پلانے کی کوشش ضرور کرنی چاہیئے اور اگر دودھ کافی مقدار میں نہ ہوتا ہو۔ تو خالص گائے کے دودھ میں ہم وزن پانی اور ایک چمچہ لایم واٹر ملا کر پلائیں دودھ کو بہت ہلکا جوش دینا چاہیئے تاکہ اس کے وہ اجزا جس میں غذائیت ہے نہ جل جائیں۔ دودھ کو ایکمرتبہ جوش دینے کے بعد دوبارہ نہ گرم کریں۔ جب ضرورت ہو کھولتا ہوا ہم وزن پانی ڈالکر پلائیں۔ بار بار گرم کرنے سے دودھ کے اجزا جل جاتے ہیں بوتلوں سے دودھ کبھی نہیں پلانا چاہیئے چونکہ اسکی ربڑ میں ایک قسم کی سمیت ہوتی ہے جس سے ہزار ہا بچے پھول کی طرح کملا گئے۔ ہمیشہ چائنے کے چمچے سے دودھ پلانا چاہیئے

دونوں قسم کے دودھ پلانے میں کم از کم دو گھنٹے کا وقفہ ضرور رہنا چاہیئے ماں کا دودھ کم ہے۔ لیکن چار گھنٹے کے وقفے میں بخوبی اتر آتا ہے۔ اگر اس میں بھی کمی دیکھی جائے تو چھ گھنٹے میں ماں کا دودھ دیا جائے۔ اگر دو مرتبہ اوپری کا دودھ اور ایکمرتبہ ماں کا ہو۔ تو یہی وقفہ کافی ہوگا۔ لیکن ایسی صورت میں جبکہ ماں خود یہ خیال کرے۔ کہ میرے دودھ سے چار گھنٹے کے بعد ہی بچے کا پیٹ نہیں بھرتا۔ تو اچھا ہے اسکو اپنا دودھ بالکل چھڑا دینا چاہیئے۔

بعض وقت جب نہیں دیکھتی ہیں۔ کہ ہمارا دودھ کم ہے۔ تو قسم قسم کی عطائیوں کی دوائیں دودھ کی زیادتی کے لیئے پیتی ہیں۔ اور بالعموم ایسی نسخے جاہل بوڑھی عورتیں بتاتی ہیں۔ اور ایسی دواؤں سے بچوں کو نقصان ہو جاتا ہے۔ اور بعض وقت بہنوں کو اپنی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔

اس کے متعلق مجھ کو ایک قصہ یاد آیا۔ کہ ایک آسودہ حال بہن جو نہایت محبت والی ماں تھیں۔ اور ایک انا کی جو کہ دودھ نہیں رکھ سکتی نہیں۔ لیکن بچوں کی تندرستی اور فائدے کے واسطے ان کی دلی خواہش تھی۔ کہ وہ خود اپنا دودھ اپنے بچوں کو پلائیں۔ باوجودیکہ دودھ کی کمی تھی۔ مگر

بہن صاحبہ نے خود دودھ پلانا شروع کیا۔ لیکن غریب پر ہمیشہ بزرگوں کی خفگی رہتی ہے اور جاہل خادمائیں بیچ بیچ کیا کرتی ہیں۔ کہ ماں کے دودھ کم ہے۔ ایک دن ایک عورت نے انہیں کسی قسم کی بوٹی لاکر دی۔ اور یہ کہا۔ کہ اسکو پیس کر ایک تولہ پھٹکری اور دودھ کے ساتھ پیا جائے۔ اس سے دودھ بڑھ جائے گا۔ اگرچہ دودھ خاصہ تھا۔ بچے کا پیٹ بھرتا تھا۔ لیکن اس بات کو عام طور پر سب عورتیں جانتی ہیں۔ کہ دودھ کے کم ہونے پر ہماری ہندوستانی بہنیں کیا کیا کرتی ہیں۔ اس خوف سے کہ آئندہ دودھ کم نہ ہو جائے۔ اور ساس نندیں طعنے دینے لگیں۔ غیرت والی بہن نے ان چیزوں کا پینا منظور کر لیا۔ مگر کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ لیکن چونکہ عقل مند تھیں۔ جب ایک تولہ پھٹکری کھچی تو عقل نے یہ ہدایت کی۔ کہ آج صرف ایک ماشہ پی کر تجربہ کیا جائے۔ اسوقت ان کے شوہر بھی موجود نہ تھے۔ دو چار روز کے لیئے کہیں چلے گئے تھے پیتے کے ساتھ ہی غریب کو اس قدر قیئں ہوئیں۔ کہ انتہا نہ رہی۔ کوئی سو نوبت پہونچی ہوگی۔ بہ مشکل تمام شام تک قے بند ہوئی۔ گھر کے لوگ سب حیران تھے۔ کہ ماجرا کیا ہے۔ خدا خدا کرکے آرام ہوا۔ مگر چند روز تک طبیعت نہایت مضمحل رہی۔

اسیطرح آدرا یکر تبہ سرس (۱) ہولی کھانے سے دودھ تو بے شک یادہ ہوگیا۔ لیکن اس مشقت سے زکام ہوا۔ کہ غریب پریشان ہوگئیں۔ اس مثال کو پیش نظر رکھ کر بہنوں کو چاہیئے۔ کہ ہمیشہ طبیب یا ڈاکٹر کے مشورہ سے دوا استعمال کریں۔ اور کبھی عطائی دوا نہ کرنی چاہیئے۔ دیکھئے اگر وہ تولہ بھر پھٹکری کھالیتیں۔ تو کیا ہوتا۔ غالباً ان کی جان ہی جاتی رہتی۔

غذا کی اصلاح کر لینے سے بھی دودھ کی مقدار اور تاثیر بہتر ہو جاتی ہے "مالٹ ایکسٹر بکٹ" انڈے اور دودھ استعمال کرنے سے دودھ بڑھتا ہے۔ غذا میں کسی خصوصیت کی ضرورت نہیں۔ البتہ عام احتیاط شرط ہے۔ تیز مسالے دار چٹپٹے کھانوں سے احتیاط رکھنا چاہیئے۔

جو بہنیں گائے وغیرہ کا دودھ پیتی ہیں۔ ان کو دودھ کی اتنی مقدار استعمال کرنی چاہیئے۔ کہ دوسری غذا ترک نہ کرنی پڑے۔ اور جس جانور کا دودھ پیا جائے۔ اسکی نسبت یہ اطمینان کر لینا چاہیئے کہ وہ بیمار تو نہیں ہے۔ اور اس کے رہنے کا مقام صاف رہتا ہے کہ نہیں۔ اور صاف طریقے سے احتیاط سے دوہا جاتا ہے کہ نہیں۔ ورنہ اسکی خرابی ماں کے دودھ پر اثر ڈالے گی۔ جو بچے کی صحت کے لئے سخت مضر ہے۔

بہنوں کو اس بات کا خود فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ دودھ پلانے کے قابل ہیں۔ یا نہیں۔ دائیوں کی رائے پر نہیں چلنا چاہیئے۔ اکثر دائیاں محض خوش کرنے کے لیئے یا دودھ پلانے کی مشکلات سے بچانے کے لیئے کہہ دیا کرتی ہیں۔ کہ دودھ بچے کے موافق نہیں ہے۔ اور ترغیب دلاتی ہیں۔ کہ دودھ پلانا ترک کریں۔ یا تجربہ کار ڈاکٹر یا طبیب اس کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ دودھ پلانے سے بچے اور ماں کو کہاں تک نقصان ہو سکتا ہے؟

تمہارا مجازی خدا

(مخترمہ ہاشمی بانو کے قلم سے)

تم ایک نوعمر لڑکی تھیں۔ تم ایک ایسا باغ نہیں جسکا دیکھنے والا کوئی نہ تھا تم ایک ایسی خوشبو نہیں جس سے کہ کوئی بھی واقف نہ تھا۔ تم ایک عورت تھیں مگر ایک ایسی عورت جسکی کہ کنبہ برادری میں کوئی خاص وقعت نہیں تھی۔ تم کو نسوانی زندگی میں لانے والا۔ تمہارا خاوند ہے۔ اس لیئے

اپنے خاوند کی عزت کرو:-

دنیا کی ہر نعمت تمہارے لیئے موجود تھی۔ دنیا کی ہر آسائش تمہارے قدموں پر نثار تھی۔ مگر ایک ایسی ہی نعمت تھی جس سے کہ تم محروم نہیں تمہارا دل محبت کے جذبات سے لبریز تھا۔ تمہاری آنکھیں ایک ایسی ہستی کو ڈھونڈتی تھیں جو تمکو بھی محبت کی نگاہ سے دیکھے۔ تمہاری محبت کا قدردان محض تمہارا خاوند ہے۔ اس لیئے

اپنے خاوند سے محبت کرو:-

نسوانی دنیا کی ابتدائی منزل طے کرنے کے بعد۔ جب تم اپنی ہم جلیسوں میں اٹھتی بیٹھتی تھیں۔ تو باوجود حسین اور دولتمند ہونے کے تم ایک کمی محسوس کرتی تھیں۔ ننھے ننھے بچے جب محبت سے بیتاب ہو کر اپنی ماں کے گلے سے لپٹ جاتے تھے تو تمہارا دل ایک معصوم جان کے لیئے بے چین نظر آتا تھا خدا نے تم پر کرم کیا اور تمہارے خاوند کے وسیلہ سے تم کو بھولے بھالے بچوں کی نعمت عطا کی اس لیئے

اپنے خاوند کی وقعت کرو:-

جب تم کو کسی قسم کی تکلیف ہوتی ہے جب تم خدانخواستہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جاتی ہو تو دیکھو۔ کہ تمہارا خاوند تمہارے لیئے کسقدر بے چین نظر آتا ہے وہ تمہارے دکھ کو اپنی طرف منتقل کرنے کے لیئے آمادہ دکھائی دیتا ہے۔ وہ تمہاری ادنیٰ سی تکلیف پر جان و مال قربان کرنے کے لیئے تیار ہو جاتا ہے اسکی

اپنے خاوند کی خدمت کرو:-

احکام خداوندی کو دیکھو۔ وہ تم کو کیا حکم دے رہے ہیں۔ تم اگر چاہتی ہو کہ باغ ارم کا دروازہ تمہارے لیئے کھلا ہوا ہو۔ تمہاری اگر تمنا ہے کہ جنت کے خوشنما محل تمہارے خیر مقدم کے لیئے تیار رہیں۔ تم اگر جہنم کی آگ سے بچنا چاہتی ہو تم اگر اپنے عرب والے نبی کو خوش رکھنا چاہتی ہو۔ تم اگر اپنے پیدا کرنے والے کو اپنے آپ سے راضی رکھنا چاہتی ہو تو۔

اپنے خاوند کی اطاعت کرو۔

تازیانۂ عبرت

(۱)

حافظ زین العابدین کا تمام خاندان تجارت پیشہ تھا لیکن وہ خود تجارت سے متنفر تھے اور ایک مقامی اسکول میں ہیڈ ماسٹری کی خدمت پر مامور تھے۔ انہیں ڈیڑھ سو روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی اور اتنی رقم اُن کی سادہ معاشرت اور لوازم حیات کے لیے بالکل کافی تھی۔ اُن کے تمام رشتہ دار جوتوں کی تجارت کرتے تھے۔ یہ کاروبار موروثی تھا اور اسی لئے اُن کا خاندان جوتے والوں کا خاندان کہکر پکارا جاتا تھا۔ یہ لوگ عموماً متمول تھے۔ خاندانی رسم و رواج کے مطابق ضروری تھا کہ حافظ صاحب بھی بازار میں جوتوں کی ایک دوکان کا اضافہ کرتے لیکن وہ پیدائشی طور پر نہایت پرہیزگار، خدا ترس اور متشرع واقع ہوئے تھے۔ اُن کے والدین زمیندار اور گردش روزگار کے قدم بقدم چلنے والے تھے اس لیے انہوں نے حفظ قرآن کے بعد حافظ صاحب کو انگریزی پڑھوائی لیکن حافظ صاحب جب بی۔ اے کی سند حاصل کر چکے اور عملی زندگی کا آغاز ہوا تو انھوں نے اپنی آبائی پیشہ کی طرف مطلق توجہ نہیں کی۔ اگر وہ اپنی تعلیم سے فائدہ اُٹھا کر اسپورٹ اور کسپورٹ کا کام شروع کرتے۔ انگریزی اخبارات کے ذریعہ سے اپنا پروپیگنڈا پھیلا کر ایک ٹینری قایم کرتے۔ کم از کم ایک فیکٹری کھولدیتے تو کامیابی کچھ دشوار نہ تھی اور یہ تو ایک معمولی بات تھی کہ چاندنی چوک میں ایک دوکان لے کر بائیسکل و پیٹرول کا ہوار کما لیتے۔ جب اُنہوں نے ان زرخیز مشاغل پر فاقہ کشی کو ترجیح دے کر معلمی کی زندگی اختیار کرنا چاہی تو اُن کے احباب و اعزہ نے سخت مخالفت کی اور انہیں تجارت کیطرف توجہ دلائی۔ لیکن حافظ صاحب نے کہا کہ میں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہتا جو ایمان و دیانت کے خلاف ہو۔ حافظ صاحب کی زبان سے یہ الفاظ سنکر لوگوں کو بہت تعجب ہوا اور انہوں نے کہا کہ جناب آپ تجارت کو ایمان و دیانت کے خلاف کہتے ہیں۔ حالانکہ اس سے بڑھکر پاک اور جائز کوئی پیشہ نہیں۔ ایک تاجر کی جسقدر کمائی ہے وہ سب مال طیب اور مال حلال ہے۔ یہ وہ پیشہ ہے جسے انبیاء کرام اور اولیائے عظام نے اختیار کیا ہے۔ حافظ صاحب نے یہ تمام گفتگو سُنکر جواب دیا کہ میں تجارت کو بُرا نہیں کہتا لیکن آجکل جو تجارت ہو رہی ہے اُسے ضرور ایمان و دیانت کے خلاف سمجھتا ہوں۔ یا کم از کم مذہبی پابندی اور پرہیزگاری کا جو معیار میری نظر میں ہے اُس کے برعکس جانتا ہوں۔ خوب یاد کیجئے کہ دنیا کو دھوکا دیا جا سکتا ہے لیکن خدا کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ چمکن ہے کہ ہم از کم کھینچ تان کر چالاکی سے اپنے مطلب کے مطابق صدہا جائز پہلو نکال لیجائیں لیکن ان باتوں سے صرف ظاہری تسلی ہو سکتی ایک پاک ضمیر کا اطمینان ناممکن ہے۔ اب اگر قرون اولےٰ کی طرح ایمانداری اور دیانت کے ساتھ کاروبار کیا جائے تو عروج و ترقی دشوار ہے اور اگر حسب ضرورت حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیکر کام کیا جائے تو تقویٰ طلب ضمیر کا اطمینان جاتا ہے۔ اس لیے کم از کم میں اپنے لیے یہی بہتر سمجھتا ہوں کہ اس لائن سے جدا رہوں۔ میں دیسی پالیسی سسٹم کے اندر سے بیوپار۔ کمیشن ایجنسی کے ہوائی کاروبار۔ ساہوکاری۔ درآمد برآمد۔ آڑھت۔ سٹے۔ بدنی اور دلالی وغیرہ کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ میں آپ کو آپ کی دوکانداری ہی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ انصاف کیجئے صبح سے شام تک آپ کتنا جھوٹ بولتے ہیں اور ایک خریدار کو پھانسنے کے لیے کتنے رنگ بدلتے ہیں۔ پھر ایسی تجارت کو آپ ہی ہر پہلو سے جائز کہہ سکتے ہیں؟ حافظ صاحب کے ان خیالات سے پہلی پہل تو لوگوں میں وحشت اور ناگواری پیدا ہوئی لیکن جب اُن کے مضبوط کیرکٹر اور عالی ہمتی نے ان خیالات کو عملی صورت میں پیش کر دیا تو وحشت و ناگواری عزت و محبت کے مستقل جذبات سے بدل گئی۔

(۲)

حافظ صاحب اپنی برادری ہی میں کافی ہر دلعزیزی نہیں رکھتے تھے بلکہ شہر کے تمام سوشل ورکر اُن کی عزت کرتے تھے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنی فراغت ملازمت ادا کرنے کے بعد وقت کا بیشتر حصہ سوشل خدمات میں بسر کرتے تھے۔ شہر کے کسی گوشہ میں آگ لگے مگر حافظ صاحب وہاں ضرور موجود ہونگے۔ طاعون پھیلے ہیضہ کی کثرت ہو۔ انفلوئنزا یا ملیریائے طوفان برپا کیا ہو لیکن حافظ صاحب کے لئے بیمار پرسی خبر گیری لازمی تھی۔ وہ ان مشاغل میں بعض اوقات خواب و خور حرام کر دیتے تھے۔ اسکول سے بوضع تنخواہ رخصت لیتے تھے۔ گزشتہ انفلوئنزا طاعون اور ڈنگو بخار کے دوران میں تو انہوں نے بدقدرت اور سایۂ رحمت بنکر خلق خدا کی خدمت کی۔ حافظ صاحب کی شادی خاندانی اصول کے مطابق آغاز شباب ہی میں ہو گئی تھی اور اگر وہ سترہ اجل سے محفوظ رہتے تو اس وقت اُن کے کئی بچے آغوش مادر اور گہوارۂ پدر کی زینت ہوتے لیکن حافظ صاحب کی بیوی خلقی طور پر کچھ ایسی کمزور اور نسوانی شکایتوں میں گرفتار رہتیں کہ ہر بچے کی ولادت کے بعد عرصۂ دراز کے لیے بیمار ہو جاتی تھیں اُن کی طویل علالت سے بچے کی نشو و نما اور زندگی پر اثر پڑتا تھا اور پھر وہ جانبر نہ ہو سکتا تھا۔ گزشتہ ۱۹۲۳ء میں جب حافظ صاحب کے ہاں آخری بچہ پیدا ہوا تو اُن کی بیوی ولادت کے بعد ہی سرسام میں مبتلا ہو گئیں اور پھر ہوش میں نہ آئیں۔ ساتویں دن اُن کا انتقال ہو گیا اور اس حادثہ کے تیسرے دن بچہ بھی راہی ملک بقا ہوا۔ خانہ بربادی کا یہ صدمہ دل و دماغ کے لیے جسقدر تباہ کن کہا جائے کم ہے لیکن حافظ صاحب کا اصول تھا کہ ہر مصیبت پر انا للہ و انا الیہ راجعون (ہم خدا ہی کے لیے ہیں اور اُسی کی طرف ہماری بازگشت ہے) کے صحیح معانی پر عمل کرتے تھے۔ وہ کبھی آسمان۔ دہر یا تقدیر کی شکایتوں سے اپنے دل کو تسکین نہیں دیتے تھے۔ اور ہمیشہ استعینوا بالصبر و الصلوٰۃ (صبر اور نماز سے مدد مانگو) پر کاربند رہتے تھے جب حافظ صاحب کی بیوی کا انتقال ہوا تو اُن کی عمر اٹھائیس انتیس سال سے کچھ زیادہ نہ تھی اور اس لیے مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری تھا کہ وہ ایک دفعہ اور نا اہل کی زندگی اختیار کریں۔ کیونکہ حافظ صاحب جیسے مصروف شخص کے لیے ایک رفیق زندگی کی موجودگی لازمی تھی جو خانہ داری کی زحمتوں کو کاوش دماغ کا باعث نہ ہونے دے۔ حافظ صاحب نے خود تو عقد ثانی کے متعلق اپنی زبان سے کچھ نہیں کہا لیکن اُن کی والدہ

اس معاملہ میں بہت مضطرب تھیں اور چاہتی تھیں کہ گھر کی رونق میں جو کمی واقع ہو گئی ہے اسکی تلافی کی صورت جلد سے جلد پیدا ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے کنبہ کی تمام عورتوں سے اپنا مدعا ظاہر کر دیا تھا۔ حافظ صاحب کی والدہ کو اس معاملہ میں زیادہ تفتیش و تحقیق کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اُن کے خاندان میں یہ دستور تھا کہ آپس ہی میں رشتے ناطے ہو جاتے تھے اور دوسرے خاندانوں میں خواہ وہ کیسے ہی معزز کیوں نہ ہو شادی بیاہ کو معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اگرچہ حافظ صاحب بذات خود اس رسم و رواج کو عقل و شرع کے خلاف سمجھتے تھے۔

(۳)

حافظ صاحب کی برادری میں حاجی عبداللہ نامی ایک صاحب تھے جو نہایت نیک مزاج اور پابند شرع تھے وہ بھی جوتوں کے سوداگر تھے اُن کی دوکان میں زیادہ تر تھوک فروشی ہوتی تھی اور بڑے کامیاب تاجر سمجھے جاتے تھے۔ ایک بڑی دوکان کے علاوہ ہزارہا روپے کی جائداد بھی رکھتے تھے۔ وہ حافظ صاحب کو ابتدا ہی سے عزت اور محبت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ جب حافظ صاحب کی بیوی کا انتقال ہوا اور برادری میں اُن کے عقد ثانی کے تذکرے ہوئے تو حاجی صاحب کے دل میں اپنی بڑی لڑکی بلقیس زمانی کا خیال آیا اور انہوں نے سوچا کہ اگر یہ رشتہ ہو جاتا تو جانبین کے لیئے نہایت مناسب ہوتا۔ حاجی صاحب کو بلقیس اپنے سب بچوں میں زیادہ عزیز تھی حسن و جمال کے لحاظ سے وہ ہزاروں میں ایک تھی۔ سیرت کے لحاظ سے آدمی نہیں بلکہ فرشتہ کہنا چاہیئے۔ ماں کی تربیت سے اُس نے پورا فائدہ اُٹھایا تھا۔ تعلیم نسواں کا خاندان میں دستور نہ تھا اس لیئے کلام مجید اور ایک دو مذہبی کتابوں کے سوا اُس نے کچھ نہیں پڑھا تھا لیکن بخت و پرداز سینے پرونے میں پوری مہارت رکھتی تھی۔ ان خوبیوں میں سب سے بالا یہ تھی کہ صوم و صلوٰۃ کی بڑی پابند تھی۔ بارہ برس کی عمر سے اُس نے نماز فجر کبھی قضا نہیں کی تھی۔ نماز فجر کے بعد وزانہ چار پانچ پاروں کی تلاوت کرتی تھی۔ ساری برادری میں اُس کی ظاہری اور باطنی خوبیوں کا چرچا تھا۔ اور کئی جگہ سے اُسکے پیام آچکے تھے۔ لیکن سب سے زیادہ بدرالدین نامی ایک صاحب جنکو "بدرو" کہتے تھے اُسکے خواہاں تھے۔ بدرو صاحب حاجی صاحب کی برادری ہی کے تھے۔ والد کا انتقال ہو چکا تھا۔ والدہ اور چند چھوٹے بھائی بہن موجود تھے اُن کا مکان حاجی صاحب کے مکان سے ملحق تھا اور دونوں مکانوں کے بالائی کمرے اور اُن کے سامنے کے صحن تو ایک دوسرے سے ایسے ملے ہوئے تھے کہ ایک ہی مکان کے دو حصے کئے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ بدرو صاحب کبھی کبھی موقع پاکر مکان کے اس اندازاور موقع کی اس آسانی سے فائدہ اُٹھاتے تھے اور حد نگاہ تک پردہ نشینوں کی بے تکلف نشستوں اور بے محابانہ نقل و حرکت سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ اسی سلسلہ میں وہ بلقیس کو بھی بارہا دیکھ چکے تھے اور صرف دیکھا ہی نہیں تھا بلکہ اُس سے دو بدو ہو کر اشارات و کنایات کی بھی جرأت کی تھی لیکن وہاں ان باتوں کا احساس بھی نہ تھا اور وہ عصمت آفریں نگاہیں یہ سمجھ ہی نہ سکتی تھیں کہ کوئی ہماری طرف نگراں ہے بہرحال میاں بدرو اپنے شوق و محبت کا استقبال نہ کیئے جانے پر بھی ہزار جان سے شیفتہ تھے اور چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح اس "گل گلستان خوبی" اور "گوہر درج محبوبی" کو اپنے قبضۂ اقتدار میں دیکھیں۔ اُنکو یہ بھی خیال تھا کہ اس طرح ایک اچھی بیوی ملنے کے ساتھ ہی ایک معقول رقم بھی ہاتھ آئیگی جسکی مدد سے وہ اپنے کاروبار میں نمایاں ترقی حاصل کر سکینگے۔

(۴)

میاں بدرو نہایت ہوشیار بلکہ چالاک اور اپنے کاروبار میں نہایت ماہر سمجھے جاتے تھے اگرچہ اُن کی عمر ابھی پچیس چھبیس سال سے زیادہ نہ تھی لیکن دوکانداری کا ایسا سلیقہ رکھتے تھے کہ خاندان کے بزرگ بھی اُن کا لوہا مانتے تھے۔ جاٹوں اور گوجروں کا تو ذکر ہی عبث ہے جو تہواروں کے موقع پر بچوں کو جوتا پہنانے کے لیئے آجاتے تھے اور میاں بدرو اُلٹے اُسترے سے اُنکی حجامت بناتے تھے۔ اُن کی دوکان پر تو بڑے بڑے چالاک آکر کان کٹوا جاتے تھے۔ کوئی خریدار دوکان کا رخ کرے پھر اُسکی جیب میں روپے کی سلامتی دشوار تھی۔ ایک تنگ جوتے کو کھینچ تان کر ڈھیلا ثابت کر دینا اور ایک ڈھیلے جوتے کو یہ لچھر دیکر کہ پاؤں ہمیشہ آرام میں رہیگا جوتے کی عمر زیادہ ہوگی خریدار کے سر منڈھ دینا اُن کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ دیسی مال کو ولایتی۔ مقامی مال کو کلکتہ اور بمبئی کیطرف منسوب کرنا۔ ہر خریدار سے یہ کہنا کہ قیمت صرف آپ کے لیئے ہے کسی سے یہ کہنا کہ غلطی سے میں کم قیمت بتا گیا گراب زبان کا پاس ضروری ہے۔ جوتے کو اعتبار سے دوہرا کرکے تولی پائداری اور بھراؤ سے برتت ثابت کرنا۔ کمزور جوتے کے متعلق قسم کھا لینا کہ اس کے ساتھ کا جوتا میں نے تین برس پہنا ہے اور اُٹھا کر نوکر کو دیدینا ہے۔ غرض ایسے ہزار فقرے اور ہزار طریقے تھے جو بدرو میاں اپنی دوکانداری میں استعمال کرتے تھے۔ اُن کی لسانی اور چرب زبانی میں یہ کمال تھا کہ خریدار اُسوقت تک جب تک جوتے کے ٹانکے اپنی خندۂ دنداں نما سے یا اُسکا جھڑا "میں ہوں اپنی شکست کی آواز" کے نعروں سے تردید نہ کر دے یہی سمجھتا تھا کہ میں نے دونوں آنکھوں میں خاک جھونک کر دوکاندار کو لوٹ لیا ہے۔ بہرحال بدرو نہایت کامیاب دوکاندار سمجھے جاتے تھے اور اگرچہ حاجی صاحب جن کی دامادی کیلئے وہ تڑپ رہے تھے اُنہیں نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے لیکن برادری کے دیگر اشخاص اُنکو بہت پسند کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ ایکدن بدرو بڑی شوروم کا مالک ہوگا۔ میاں بدرو کو جب بلقیس کے ساتھ تعلق طے پیدا ہوا تھا تو وہ حاجی صاحب کے خیالات اور اُنکے گھر کے حالات معلوم کرنیکا خاص اہتمام رکھتے تھے۔ اس سلسلہ میں جب اُنہیں معلوم ہوا کہ حاجی صاحب کے ہاں خود اُنہی کی تحریک سے حافظ زین العارفین کا پیام آیا ہے تو اُنکو بہت فکر ہوئی۔ اُنہوں نے اپنے پیام کی پھر تجدید کی اور حاجی صاحب اور اُنکی بیوی کی ترغیبات میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ حاجی صاحب کی بیوی کے خیالات میں کسی قدر تبدیلی واقع ہوئی کیونکہ حافظ صاحب کی نسبت میاں بدرو کی آمدنی وسیع تھی اور ایک بڑی بات یہ تھی کہ بیٹی ہر وقت نظر کے سامنے رہیگی لیکن حاجی صاحب نے یہ دو لفظ کہکر ہمیشہ کے لیئے اُنہیں خاموش کر دیا کہ زین العارفین اور بدرو میں اتنا ہی فرق ہے جتنا ایک شیطان اور ایک فرشتے میں۔ ساتھ ہی حاجی صاحب نے بدرو کی والدہ کو کہلا بھیجا کہ میں نے حافظ زین العارفین کو زبان دیدی ہے اب میرے ہاں اس مقصد سے آمد و رفت کی ضرورت نہیں

میاں بدرو کو یہ قطعی جواب سُنکر سخت ناگواری پیدا ہوئی اور وہ انتقام کی تدابیر سوچنے لگے انتقام کی تین صورتیں اُن کے ذہن میں آئیں۔ ایک یہ کہ زین العارفین کو سرِ بازار زدوکوب کیا جائے۔ دوسری یہ کہ حاجی صاحب کو بذات خود اس توہین کی سزا دیجائے تیسری یہ کہ کسی نہ کسی طرح بلقیس کو گھر سے نکال لیا جائے اور اُسے نکاح پر مجبور کیا جائے یہ تیسری صورت بدرو کو زیادہ پسند آئی اور وہ اُسکی انجام دہی کی تیاریاں کرنے لگے

(۵)

میاں بدرو کا کیرکٹر ٹھیک اُن لوگوں کے مطابق تھا جو ایمان و آبرو کی طرف سے بے پروا ہو کر جسطرح چاہتے ہیں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اُن کی سوسائٹی بھی اسی قسم کی تھی اور وہ شہر کے چند لوفر اور بدچلن اشخاص سے دوستانہ تعلقات رکھتے تھے۔ یہ جتھا اکثر رات کو دس بجے کے بعد بازار میں گشت کرتا تھا جب رونق زیریں منزلوں سے بالائی منزلوں کی طرف منتقل ہو جاتی تھی اور ایک دو بجے تک رقص و سرود کے لطف اُٹھا کر اور اس کار خیر میں دو چار روپے اُٹھا کر گھر کی راہ لیتے تھے۔ کبھی موقع مل جاتا تھا تو دست ہوس اس سے زیادہ بھی دراز ہوتا تھا اور مال غنیمت پوری ایمانداری کے ساتھ آپس میں تقسیم کر لیا جاتا تھا۔ میاں بدرو کو اپنے ان دوستوں پر بڑا اعتماد تھا اور اُنہیں یقین تھا کہ وہ ان کی بدولت تعزیرات ہند کی ہر دفعہ کو پاش پاش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنا معاملہ ان احباب کے روبرو بیان کیا اور سب نے متفق اللفظ ہو کر کہا کہ یہ بات تو کچھ دشوار نہیں۔ تمہارا مکان ایسا واقع ہوا ہے کہ آسانی کے ساتھ تمہاری معشوقہ کو اُڑایا جا سکتا ہے۔ میاں بدرو احباب کی مستعدی اور جانبازی کی طرف سے مطمئن ہو کر دوسری تدابیر میں مصروف ہو گئے۔ سب سے پہلے تو انہوں نے بازاری اور اہل تعارف میں یہ شہرہ کیا کہ میں کلکتہ جا رہا ہوں اور اُس کے بعد خانہ نشین ہو گئے۔ اُنکے احباب ایک وقت معینہ پر اُن کے پاس آتے تھے اور اس معاملہ کے متعلق بات چیت کر کے چلے آتے تھے۔ آخر ایک دن بدرو کو معلوم ہوا کہ بلقیس کی شادی میں صرف دو ہفتے باقی ہیں اور یہ خبر سُنتے ہی اُس نے محسوس کیا کہ ایک بجلی اُس کے دل پر آ گری ہے۔ ضرورتیں انسان کو دیوانہ بناتی ہیں اور دیوانگی جرأت کی نئی روح پھونک دیتی ہے۔ وہ کئی دن سے بالاخانہ پر صبح کے وقت کلام مجید پڑھنے کی آواز سُن رہا تھا۔ تفتیش کرنے سے معلوم ہوا کہ بلقیس نماز فجر پڑھ کر بالائی کمرہ پر چلی آتی ہے اور گھنٹہ دو گھنٹہ تک کلام مجید کی تلاوت کرتی ہے اور اس تخلیہ کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہے کہ چھوٹے بھائی بہن کے شور و غل اور خانہ داری کی چپقلش میں قرآن پاک کی بے حرمتی نہ ہو۔ بدرو نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور ایک دن اپنے احباب کو بلا کر بالاخانہ میں ٹھہرایا یہ چار مضبوط آدمی تھے عین اُسوقت جب بلقیس تلاوت میں محو تھی۔ دو آدمی بڑی پھرتی سے دیوار پر چڑھ کر نیچے اُترے ایک نے زینہ کا دروازہ اندر سے بند کیا اور دوسرے نے بجلی کی طرح معصوم لڑکی کے سر پر پہنچ کر اُسی کا دوپٹہ اُس کے منہ میں ٹھونس کر اچھی طرح باندھ دیا اور گود میں اُٹھا کر آسانی دوسری طرف منتقل کر دیا۔ کرایہ کی موٹر دروازہ پر تیار کھڑی تھی۔ بلقیس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسباب کی طرح موٹر میں ٹھونس دیا گیا۔ پردے گرا دئے گئے اور یہ پوری پارٹی سوار ہو کر آن کی آن میں میلوں دور نکل گئی۔

(۶)

جب بلقیس زنانی حسب معمول نیچے نہیں اُتری تو ماں نے زینہ کے پاس جا کر آواز دی کوئی جواب نہیں ملا۔ کسی قدر وحشت زدہ ہو کر اُوپر پہونچی۔ دیکھا کہ قرآن رحل پر کھلا ہوا رکھا ہے اور بلقیس کا پتہ نہیں۔ پھر گھبرا کر نیچے اُتری۔ احتمال ہوا کہ شاید رفع حاجت کے لئے گئی ہو لیکن یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ گھر کا ہر کمرہ اور ہر گوشہ ڈھونڈا مگر کہیں سراغ نہیں ملا اب تو گھر والوں کے حواس بجا نہ رہے۔ ہر شخص اپنی جگہ حیرت زدہ اور اشکبار تھا۔ حاجی صاحب دوکان پر جا چکے تھے فوراً اُنکو بلوایا گیا لیکن یہ راز اُنکی سمجھ میں نہیں آیا بلقیس سے اُن کو بہت محبت تھی۔ اس خبر کا یقین ہوتے ہی چکرا گئے سر تھام کر بیٹھ گئے۔ بڑی دیر کے بعد حواس کسی قدر بجا ہوئے۔ حاجی صاحب کو فوراً خیال آیا کہ اس حادثہ میں میاں بدرو کا ہاتھ ہے۔ باہر نکلکر بدرو کو دریافت کیا لیکن معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ وہ ہفتہ عشرہ سے کلکتہ گیا ہوا ہے۔ حاجی صاحب نے ایک عورت کو بھیجکر بدرو کے گھر میں تلاش کرایا لیکن کچھ پتہ نہ چلا۔ زنانی جستجو میں اس قدر مایوس ہوئیں حاجی صاحب سخت کشمکش میں مبتلا تھے کہ اب کیا کریں۔ اگر وہ پولیس میں اطلاع کرتے تو خاندانی بدنامی کا ملال تھا اگر خاموش رہتے تو دل کسی طرح نہیں مانتا تھا۔ آخر انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ حافظ زین العارفین سے اس معاملہ میں مشورہ کرنا چاہیئے۔ تھوڑی دیر میں حافظ صاحب آ گئے اور اس خبر کو سُنکر حیران رہ گئے اُن کی یہ رائے ہوئی کہ سردست بطور خود جستجو کرنی چاہئے اور جب ناکامی ہو تو مجبوراً پولیس میں رپورٹ لکھوا دی جائے۔ حاجی صاحب تو بدرو کی جانب سے مطمئن تھے لیکن حافظ صاحب کا خیال تھا کہ یہ کارروائی اُس کے سوا اور کسی کی نہیں ہے۔ لیکن سراغرسانی کے لیے کوئی راستہ سامنے نہ تھا بلقیس کے دیگر زرائع مثلاً اخبارات میں اشتہارات شائع کرنا۔ جا بجا پوسٹر لگانا۔ لوگوں کو انعام کا لالچ دینا وغیرہ اختیار کرنا آسان تھا لیکن ان صورتوں میں کامیابی مشتبہ اور بدنامی یقینی تھی۔ جسکے لیے حاجی صاحب تیار نہ تھے حاجی صاحب کا خیال تھا اور حافظ صاحب کو بھی اس خیال سے اتفاق تھا کہ بدرو بلقیس کو ہمراہ لیکر کسی دوسرے شہر میں چلا گیا ہے۔ لیکن حاجی صاحب جب بلقیس کی نرمشہ خصالی اور قدرتی حجاب و حیا کا تصور کرتے تھے تو یہ بات کسی طرح اُن کی عقل میں نہیں آتی تھی کہ بدرو اُسے ریل کے سفر پر مجبور کر سکتا ہے اور اسطرح اپنا راز کیونکر محفوظ رکھ سکتا ہے اس حادثہ پر بمشکل دو گھنٹے گزرے ہونگے کہ کالے بادل آسمان پر چھا گئے۔ مطلع تیرہ و تار ہو گیا اور موسلا دھار بارش ہونے لگی آدھ گھنٹہ کی بارش میں یہ عالم ہوا کہ مکانوں کے صحن اور سڑکیں دریاؤں اور نالیوں کا نمونہ پیش کرنے لگیں۔ آمد و رفت کے سلسلے منقطع ہو گئے۔ جو شخص جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ رات کے ۱۲ بجے تک یہی حالت رہی اور تفتیش کے جو معمولی ذرائع ممکن تھے وہ بھی ناممکن ہو گئے۔ دوسرے دن جمنا میں خوفناک سیلاب آیا۔ تیسرے دن پانی ولیدی پل کی سطح کے قریب پہونچ گیا۔ اور دہلی سے

غازی آباد تک لائن کی غرقابی اور سیلاب کی طغیانی نے ٹرینوں کی آمد و رفت موقوف کر دی۔

(۷)

حافظ زین العارفین نے بلقیس کی پاکیزہ روی، خوشخوئی اور پابندیٔ صوم و صلوٰۃ کے جو حالات سُنے تھے اور ایسی اچھی بیوی میسر آنے پر اُنہیں زندگی کے آرام بسر کرنے کی جو امید بندھی تھی اُسکے لحاظ سے اور عام انسانی ہمدردی کے تقاضے سے اس واقعہ پر دل کا غمگین و متاثر ہونا لازمی تھا لیکن حاجی صاحب کی طرح وہ بھی بالکل بے بس تھے اور کسی فوری تدبیر پر قدرت نہیں رکھتے تھے۔ اُنہوں نے صبر و شکر کے سوا چارہ کار نہ دیکھا اور حاجی صاحب کو بھی سمجھا بجھا کر صبر کی تلقین کی۔ حافظ صاحب جیسے خادم خلق اور سوشل ورکر کے لیے سیلاب نے اتنی مصروفیت پیدا کر دی تھی کہ وہ اپنی ذات اور ذاتی مسرت و ملال کو بالکل بھولے گئے تھے جمنا کا سیلاب لحہ بلحہ ترقی پذیر تھا اور نہ صرف پُل کو بلکہ شہر کو غرقابی کی دھمکیاں دے رہا تھا۔ صدہا دیہات اور اُن کے مکان و مکین آسمان و زمین کے اس منظر کہ عتاب سے تباہ ہو چکے تھے۔ جمنا کی موجیں شاہجہانی قلعہ کی دیواروں سے ٹکراتی تھیں اور دیوان خاص کے تماشائیوں کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم ایا لو بندر کے تفریح گاہ میں کھڑے ہیں۔ حد نظر تک پانی تھا۔ بڑے بڑے درختوں کی شاخ و برگ تنوں کے زیر آب ہونے کی وجہ سے ایسی معلوم ہوتی تھیں جیسے سطح آب پر نیلوفر کھلا ہو کچھ دیہاتی جو ملک الموت کی غیر معمولی مصروفیت کے باعث بچ نکلے تھے چھپروں پر بیٹھے ہوئے اور اپنی سلامتی موجوں کی طغیانی کو سپرد کیے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ سو سو بیسیوں اور گایوں کی قطاریں پانی میں بہتی ہوئی ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے ہوا کی نیلگوں فضا میں مرغابیوں یا کبوتروں کے غول ایکا تھا اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ناہموار ریتی کے ڈھوکوں دینے سے لہر کی چمنی پر جو پُر خم خطوط پیدا ہو جاتے ہیں یا گرمی و سردی کی تاب نہ لا کر شیشے کے گلاس میں جو بل کھائے ہوئے بال پڑ جاتے ہیں اُنکا منظر سامنے آ جاتا تھا جب نوح سے ہموار نہ رہنے والی سطح آب پر کالے سانپ اپنی سمّی طاقت کو فراموش کیے ہوئے اور اپنی فطرت سے بھی کچھ بڑھ کر پیچ و تاب اور پیچ و خم کھاتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ تباہی و بربادی کا یہ عالم تھا اور دیگر خادمان خلق کی طرح حافظ زین العارفین ایک بیڑی پر جو بلدیہ کے بچیس تیس تختوں کو رسیوں سے جکڑ کر تیار کیا گیا تھا کچھ سامان غذا لیے ہوئے اور جان کو جاں آفریں کے سپرد کیے ہوئے اُن خانہ بربادوں کو پکار رہے تھے جو تنازع للبقا کے طور پر درختوں کی شاخوں سے آویزاں تھے۔

(۸)

اسی اثنا میں جب حافظ صاحب اپنے بیڑے کو بڑھاتے ہوئے موضع .... کے پاس پہونچے اور لوگوں کو درختوں سے اُتار کر تختوں پر بٹھایا تو دہشتوں نے اُنہیں حیرت کے سمندروں میں غرق کر دیا۔ اِن میں سے ایک بدرو تھا دوسری بلقیس زمانی۔ دونوں فاقہ کشی اور موت کے خوف سے نیم جاں ہو رہے تھے گویائی اور سماعت کی قوتیں گویا سلب کر لی گئی تھیں۔ دوسرے دن جب حافظ صاحب کا بیڑہ شہر کے کنارے پہونچا تو اُنہوں نے اِن دونوں کو ایک لاری پر بٹھا کر حاجی صاحب کے مکان پر پہونچایا۔ بارے آسائش کی تدابیر اور آب و غذا سے دونوں کے حواس کسی قدر بجا ہوئے۔ بلقیس کو فوراً زنانہ میں بھیجدیا گیا تھا اور بدرو مردانہ حصہ میں موجود تھا۔ جب بدرو بات چیت کرنے لگا تو حاجی صاحب اور حافظ صاحب نے پوچھا کہ "تمنے یہ کیا غضب کیا؟" بدرو نے کہا کہ پہلے کلام مجید منگوائیے پھر میں جواب دونگا۔ کلام مجید آتے ہی بدرو نے اُسے چوم کر سر پر رکھا اور کہا کہ میں آپ لوگوں کو بکلف یقین دلاتا ہوں کہ میں نے بلقیس کے ساتھ کسی طرح کی دست درازی نہیں کی ہے اور جسطرح وہ گھر سے گئی تھی اُسی طرح واپس آئی ہے۔ اب میرے خیالات بالکل بدل گئے ہیں۔ میں نے دوبارہ زندگی پائی ہے اور انشاء اللہ اس دوسری زندگی کو میں خدا کی راہ میں بسر کروں گا۔ اب میری نالائقی کی سرگذشت سُنیئے (ابتدائی واقعہ بیان کرکے) میرا ارادہ تھا کہ غازی آباد سے سوار ہو کر براہ آگرہ کلکتہ پہونچوں اور بلقیس سے نکاح کر لوں۔ لیکن موٹر ابھی شاہدرے نہیں پہونچی تھی کہ انجن بگڑ گیا۔ دو گھنٹہ تک ڈرائیور اُسے سنبھالتا رہا لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ اتنے میں بارش ہونے لگی۔ میرے دوست یہ کہکر کہ ہم شہر سے دوسری موٹر لاتے ہیں فرار ہو گئے۔ میں تنہا رہ گیا۔ بلقیس پاداں پر پڑی ہوئی تھی۔ ساری رات پانی ہم پر ٹوٹا۔ اور بجلی ہم پر تڑپی۔ موٹر میں پانی بھر گیا تھا اور جس میدان میں وہ کھڑی ہوئی تھی وہاں گھٹنوں تک پانی بھرا ہوا تھا جب صبح ہوئی تو ہم بہزار مشکل موضع .... کی طرف روانہ ہوئے لیکن ابھی وہاں پناہ کی کوئی جگہ ملنے بھی نہیں پائی تھی کہ سیلاب آ گیا۔ باشندے درختوں پر چڑھنے لگے۔ میں نے بلقیس کو ایک درخت پر چڑھا دیا۔ اور پھر خود بھی ایک شاخ پر جا بیٹھا۔ جب تک ہم درخت سے اُترے ہیں میرے اور بلقیس کے درمیان ایک کالا سانپ جس کی طرف نظر اُٹھانے کی جرأت دشوار تھی برابر موجود رہا۔ خوف نے میرے بدن میں خون کا ایک قطرہ باقی نہیں رکھا۔ آب و دانہ میسر نہ آنے کی تکلیف اس پر مستزاد تھی۔ اب میں آپ دونوں صاحبوں کے روبرو اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور نئے سرے سے مسلمان ہوتا ہوں۔ یہ کہہ کر بدرو نے بآواز بلند کلمہ طیبہ پڑھا۔ اُسکی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں اور اُس کے چہرہ سے صداقت مترشح تھی۔ حاجی صاحب بدرو کی سرگزشت سے بہت متاثر ہوئے اور اُنہوں نے بچے دل سے اُسے معاف کر دیا۔ اس واقعہ کے دو ہفتہ بعد حافظ زین العارفین اور بلقیس کی شادی ہو گئی اور دعوت ولیمہ پہلے واپس آ کر یہ افسانہ قلمبند کیا گیا ہے

(مولانا) سید ظہور احمد (صاحب چیف ایڈیٹر)

عورتوں کا کتب خانہ

خلافت صدیقی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے حالات چھوٹی بچیوں اور مستورات کے لئے۔ قیمت ۵ر

خلافت فاروقی حضور سرور عالم کے خلیفۂ دوم حضرت عمرؓ کے حالات زندگی چھوٹی بچیوں اور مستورات کے لئے قیمت پانچ آنے ۵ر

خلافت عثمانی حضور سردار دو جہاں کے خلیفۂ سوم حضرت عثمانؓ کے حالاتِ زندگی چھوٹی بچیوں اور مستورات کیلئے قیمت پانچ آنے ۵ر

خلافت حیدری رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفۂ چہارم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مبارک زندگی کے حالات بچیوں اور مستورات کے لئے۔ قیمت ۵ر

فتح سرمدی خواتین اسلام کے لئے پردے اور بے پردگی کے متعلق شرعی احکام اور دلچسپ بحث دیکھنی ہو تو فتح سرمدی منگائیے۔ ۲۰ر

ہدایۃ الزوجین میاں بیوی کے حقوق کا مختصر بیان قیمت ۲ر

انشاء النسواں مستورات اور لڑکیوں کو صاف شستہ اردو زبان میں خط و کتابت سکھانے کے لئے بہترین تصنیف۔ قیمت ۸ر

جمیلہ خاتون مانگے کا زیور پہننے کی خرابیاں ایک ضدی اور ناسمجھ خاتون کیسے راہ راست پر آئی۔ قیمت ۳ر

حوران جنت مسلمان۔ عالمہ۔ فاضلہ۔ شاعرہ۔ محدثہ۔ اور فقیہا بیبیوں کے تاریخی حالات اور ان کی زندگی کے دلچسپ واقعات۔ قیمت ۴ر

شریف بیبیاں دنیا کی مشہور۔ عالمہ۔ فاضلہ۔ شاعرہ۔ اور نیک طینت شہزادیوں کے دلچسپ حالات درج ہیں۔ قیمت ۵ر

محب وطن خواتین ہند تینتیس ۳۳ ایسی خواتین کے حالات درج ہیں جنہوں نے اپنے ملک کی خاطر بے مصیبت مشکل اور نیز تکلیف برداشت کی قیمت ۸ر

درایہ جس میں ایام حمل سے لیکر عالم بچگی کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی شکایات اور امراض کا ذکر مع علاج کے لکھا گیا ہے قیمت ۸ر

خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیمات ٹرکی خالدہ ادیب خانم کی سوانحعمری ۵ر

طبیب العائلہ حمل و رضاعت اور بچوں کی پرورش و پرداخت اور عورتوں بچوں کے مخصوص امراض کے بیان میں اور ان خطرناک بیماریوں کے ذکر میں بہترین تصنیف۔ قیمت ۸ر

تذکرہ خواتین دکن جسمیں سرزمین دکن کی نامور ممتاز صاحب سیف اور اہل قلم خواتین کے حالات درج ہیں۔ اس کے علاوہ شاہزادیوں کے ایسے دلچسپ اور دلدوز خیز واقعات موجود ہیں جو خواتین کو پستی کے غار سے نکالکر ترقی کے بالاترین کنگرے پر پہونچا سکتے ہیں۔ قیمت ۸ر

ناصح مشفق یہ کتاب ایسے سچے نصیحت کے جواہرات کا مجموعہ ہے جسکو پڑھنے کے بعد ہر عورت۔ کنبہ میں برادری میں۔ چھوٹوں میں بڑوں میں میکے میں سسرال میں غرض ہر شخص کے دلمیں جگہ پیدا کرسکتی ہے۔ ۴ر

نصیحت کا رنگین پھول اگر تم چاہتی ہوں کہ تمہاری معلومات میں بہت کچھ اضافہ ہوجائے اگر تم کو خواہش ہو کہ تمہاری واقفیت بہت زیادہ بڑھ جائے تو مولانا محمد حسین صاحب آزاد کی یہ کتاب دیکھو نہایت دلچسپ نہایت مفید۔ قیمت ۸ر

روداد قفس مامتا جن سیرت بچپن کی یاد بیٹیوں کی فریاد۔ ماں کا پیام۔ شوہر کا خط۔ بیوی کا محبت نامہ۔ لوری۔ سہن کا خط۔ دلہن کو نصیحت۔ صدائے راشد۔ مظلوم حسینہ روضہ اقدس پر۔ سرخاب کا آخری رقعہ جیسی دلچسپ نظموں کا مجموعہ جو مولینا راشد صاحب کے قلم کا نتیجہ ہے شاید کسی خاتون کو چار آنے میں یہ ناگوار نہیں معلوم ہوگا۔

چار چاند تمہارے بھولے بھالے ننھے ننھی ننھی معصوم بچیاں جب محبت بھری نگاہ سے تم کو دیکھتی ہیں تو تمکو کس قدر ان پر پیار آتا ہے مگر یہ پیار جھوٹا ہے حقیقی پیار یہ ہے کہ تم انکی اخلاقی حالت درست کرو ان کو تربیت دو۔ نصیحت آموز کہانیاں سناؤ چار چاند میں نہایت دلچسپ اور مفید کہانیاں درج ہیں۔ قیمت ۵ر

آزادی اور بے پردگی پردہ پر ڈپٹی نذیر احمد صاحب کا مشہور لکچر۔ قیمت ۴ر

عائشہ صدیقہ حضرت عائشہ صدیقہ کے حالات۔ قیمت عہ

خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی مکمل سوانحعمری باتصویر۔ قیمت عہ

رسول عربی مستورات کے لیے کالی زلفوں والے - کالی کملے والے پیارے رسول مدنی کی مفصل اور جامع سوانحعمری - صفحات ۱۶۴ - قیمت - - - - - - - - - - - - - - ۸ ر

بہشتی جھومر قصہ کے پیرایہ میں مستورات کو مذہبی اور دینی عقاید و مسائل بتانے والی - تہذیب و اخلاق کا سبق دینوالی اور حقوق شوہر و امور خانگی سکھانے والی نہایت مفید کتاب صفحات ۱۸۰ قیمت ۱۲ ر

آداب نسواں آداب زناں کے مطالعہ کے بعد ایک بدخلق سے بدخلق اور آداب سے بالکل نابلد خاتون اخلاق و آداب کی زندہ تصویر بن سکتی ہے - صفحات ۱۲۴ قیمت - - - - - - - ۶ ر

حسن و صحت حسن بٹا ملنے سے حاصل نہیں ہو سکتا - صحت خمیرہ اور معجونوں میں پوشیدہ نہیں ہے بلکہ خود تمہارے قبضہ میں ہے - حسن و صحت منگا کر پڑھو - اسپر عمل کرو اور آئینہ دیکھو - حسن و تندرستی کی تم ملکہ نظر آؤ گی صفحات ۱۱۸ - قیمت ۶ ر

گھر اور گھر والی اگر صحیح معنوں میں شوہر کی پیاری بیوی - بچوں کی عاقبت اندیش ماں - گھر کی ہوشیار منتظم بننا چاہتی ہو تو یہ کتاب پڑھو اور اسکی تدابیر پر چلو صفحات ۱۹۰ قیمت ۳ ر

اصلاح الرسوم تمہاری رسم پرستی نے تم کو تباہ و برباد کر دیا اس کتاب کو پڑھ کر رسموں کی اصلاح کرو اور بدعت سے بچو - - - - - - - - صفحات ۱۸۰ قیمت ۳ ر

راہ جنت اگر تم جنتی بی بی بننا چاہتی ہو تو یہ کتاب پڑھو یہ خضر راہ بنکر تم کو باغ ارم کا سیدھا اور سچا راستہ بتائیگی صفحات ۱۹۴ قیمت ۳

جذبات اسلام مستورات کے لیے شبلی - حالی - اقبال - اور دیگر نامور شعرا کی مفید نظموں کا مجموعہ صفحات ۶۰ قیمت چار آنے ۴ ر

نیا باورچی خانہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری مستورات کو عمدہ سے عمدہ اور لذیذ سے لذیذ کھانے پکانے آجائیں اور بکفایت بھی تیار ہوں تو یہ کتاب بڑی کارآمد ثابت ہوگی - - - - - - - - - - - - - - صفحات ۱۰۰ قیمت ۶ ر

ترکی کھانے ترکی کھانے لذیذ بھی ہوتے ہیں اور طبی اصول سے مفید ہے - اس کتاب میں ترکی کھانے کے تیار کرنیکے نہایت آسان طریقے بتائے گئے ہیں - صفحات ۲۰۶ قیمت ۳ ر

صنعت خانہ مستورات کے لیے نہایت مفید اور آسان صنعت و حرفت - اس کتاب کے ذریعہ سے پردہ میں بیٹھکر عورتیں بہت کچھ کر سکتی ہیں - صفحات ۷۰ قیمت ۴ ر

رنج و راحت ہر خوشی کو غم کی تمہید اور غم کو خوشی کا پیغام سمجھو - ایک نہایت دلچسپ قصہ میں رنج اور مصیبتوں کے بعد راحت و آرام کی زندگی دکھائی گئی ہے - صفحات ۱۲۴ قیمت ۸ ر

وبال جان ایک بی بی زیور کی بہت لالچی نہیں - دوسری بی بی زیور سے نفرت کرتی نہیں - تیسری بی بی نہ تو زیور سے نفرت ہی نہ رغبت ہی تینوں کے حالات نہایت دلچسپ قصے کے پیرایہ میں دکھائے گئے ہیں - صفحات ۶۸ - - - - - - - - - - - - قیمت ۷ ر

عقیلہ بیگم عقیلہ بیگم نے کفایت شعاری کی بدولت ایک مفلس لڑکا کو مالدار جوہری بنا دیا - اسکو پڑھ کر مستورات اعلیٰ درجہ کی منتظم - کفایت شعار اور روشن خیال بن سکتی ہیں - قیمت ۶۰ قیمت ۳ ر

لایق ماں کا لایق بیٹا ایک شخص کے دو بیبیاں تھیں - تعلیم یافتہ بیوی نے اپنے لڑکے کو لایق بنا لیا - جاہل بیوی کے بچے جاہل ہی رہے - اس قصہ میں تعلیم یافتہ اور جاہل ماؤں کا تقابل دکھایا ہے - صفحات ۶۶ - قیمت - - - - - - - - ۴ ر

رباعیات حالی خواجہ حالی کی ان رباعیات کا مجموعہ جنہوں نے اکو چمکا دیا - قیمت - - - - - ۳ ر

مسدس حالی خواجہ حالی کا مشہور مسدس "مد و جزر اسلام" قیمت چھ آنے - - - - - - - - ۶ ر

چپ کی داد خواجہ حالی کی مشہور نظم بیکس طبقہ نسوانی کی حمایت میں - قیمت - - - - - - - ۲ ر

بزم خواجہ مستورات کے پڑھنے کی نہایت انتخاب غزلیں قیمت تین آنے - - - - - - - ۳ ر

بزم صابری خواتین اسلام کو اگر غزلوں سے شوق ہے تو یہ غزلیں پڑھیں - - - - - - - - قیمت ۳ ر

مناجات بیوہ خواجہ حالی کی مشہور مناجات بیوہ اور مثنوی حقوق اولاد - - - قیمت ۵ ر

تمہاری بہن ضیا بانو کی لکھی ہوئی دو ناول

بے حد مفید اور بے حد دلچسپ ہیں - خواتین کو ایسے مفید ناول ضرور پڑھنے چاہئیں - چونکہ یہ انکی معاشرت اور اخلاق پر نہایت خوشگوار اثر ڈالتے ہیں -

ایک انجام زندگی ہے جس کی قیمت ۸ ر ہے

دوسرا فریب زندگی ہے جس کی قیمت ۴ ر ہے

منیجر خواجہ بکڈپو دھلی

سرتاج مقویات

نوشین

غذا بھی　　دوا بھی　　تریاق بھی

جنکو دماغی محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے، جنکا بدن خون کی کمی سے سفید پڑجاتا ہے، جنکو ہمیشہ نزلہ زکام کی شکایت رہتی ہے، جنکا تھوڑی سی مشقت سے سانس پھول جاتا ہے، جنکی بینائی اور قوت حافظہ کمزور ہے، جنکی کمر اور جوڑوں میں درد رہتا ہے، جنکو پیشاب نے یاد آتا ہے، جو ہمیشہ سست اور پریشان رہتے ہیں، جو کوئی مخفی بیماری یعنی جریان، سیلان الرحم، ضعف باہ وغیرہ میں مبتلا ہیں، غرض وہ سب لوگ جن کا دل، دماغ جگر، معدہ یا گردے کمزور ہیں **نوشین** کے باقاعدہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ چند روز میں تندرست و توانا ہو سکتے ہیں۔

"**نوشین**" نہایت معتدل، خوش ذائقہ اور بے ضرر حلوا ہے، اگر پرہیز کی مطلق نہیں کرتا، ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے، ہر قسم کی کمزوری دور کرنے اور تندرستی قائم رکھنے میں عجیب الاثر ہے، بیش قیمت خطرناک کشتوں سے بھی اکثر وہ مجموعی فوائد حاصل نہیں ہوتے جو بفضلہ تعالیٰ اس کم قیمت اور بے ضرر غذا و دوائی سے حاصل ہو جاتے ہیں، تندرست دماغی کام کرنے والوں کو نوشین کا نفع پہلے ہی روز اور جریان ضعف باہ کے مریضوں کو ایک ہفتہ کے بعد یقیناً محسوس ہونے لگتا ہے قیمت دس خوراک کا ۱ روپیہ، چالیس خوراک ۴ روپے

نوشین سرتاج مقویات ہے

غذا کا بھی کام دیتا ہے دوا کا بھی اور تریاق کا بھی، نوشین اعضا اور قوتوں سے زبردستی کام نہیں لیتا بلکہ بتدریج پرورش کرکے انکو کام کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔

نوشین بدن میں مصنوعی اور عارضی نہیں بلکہ قدرتی اور دیرپا قوت پیدا کرتا ہے۔

نوشین سے بدن کا وزن بڑھتا ہے، خون بڑھتا ہے، عمر بڑھتی ہے، خوشی اور آسائش بڑھتی ہے۔ نوشین سے لطیف اور مقوی غذائیں خوب ہضم ہوتی ہیں۔ اسی لیے

نوشین سرتاج مقویات ہے

نوشین سے ان بیماریوں کو یقیناً نفع ہوتا ہے

(۱) دل کی کمزوری (۲) دماغ کی کمزوری (۳) جگر کی کمزوری (۴) گردوں کی کمزوری (۵) معدہ کی کمزوری (۶) جریان (۷) بکثرت احتلام (۸) سرعت انزال (۹) نزلہ زکام (۱۰) دل کی دھڑکن (۱۱) سانس پھولنا (۱۲) کمر کا درد (۱۳) جوڑوں کا درد (۱۴) زیادتی پیشاب (۱۵) سیلان الرحم (۱۶) وحشت وگھبراہٹ وغیرہ۔

قیمت
دس خوراک ..... دو روپے
بیس خوراک ..... چار روپے
چالیس خوراک ..... آٹھ روپے

منیجر کارخانہ نوشین۔ چاندنی بلڈنگ۔ دہلی

چھوٹے سے چھوٹا ناول بھی انسان کے تجربہ میں ایک سال کا اضافہ کر دیتا ہے۔ (کارلائل)

ذات شریف

ایک نوعمر نواب کو خوب بیوقوف بنایا گیا۔ رقص و سرود شراب کباب اور زنان بازاری کی چاٹ لگا دی۔ سب سے بڑھ کر لطیفہ یہ ہوا کہ دیوانہ میں ایک حسینہ کو پہونچا کر نواب صاحب کو یقین دلایا کہ یہ پری ہے اور رسالہا سال تک یہ بیوقوف نواب صاحب کو پرستان کی سیر کراتے رہے۔ آجکل کے دوستوں کی عیاری کا بہترین نمونہ ہے۔ نہایت مفید اور دلچسپ ناول۔

اصلی قیمت مجلد	عہ ۲	رعایتی	عہ

اختری بیگم

ایک نوجوان دولتمند اختری بیگم نامی حسینہ پر عاشق ہو گیا۔ عاشقانہ خطوط کی ڈاک باندھ دی۔ اختری بیگم کی چالاک خادمہ وہ خطوط لیتی رہی اور جواب بھی بالا ہی بالا ان نوجوان عاشق کو لکھتی رہی آخر نوجوان صاحب کی اس حسینہ کے دھوکے میں بدشکل خادمہ سے شادی ہو گئی۔ نہایت دلچسپ ناول ہے۔ نوجوانوں کو ضرور پڑھنا چاہئے تاکہ اس قسم کی آفت سے خبردار رہیں۔

اصلی قیمت مجلد	عہ ۸	رعایتی قیمت	عہ

اشک حسرت

ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندوؤں کے بے رسم و رواج کے اثر نے تباہ و برباد کر دیا۔ جو کہ تاہ اندیش خواجہ ثانی کے مخالف ہیں وہ آنکھیں کھول کر اس ناول کو پڑھیں۔ حسین ناظرہ کم سنی میں بیوہ ہو گئی۔ مگر والدین نے نکاح ثانی نہ کیا۔ آخر اس جذبات کی بندی نے ماں باپ کے اس ظلم سے اپنی جو گت بنائی وہ قابل عبرت ہے۔ نہایت مفید ناول ہے۔

اصلی قیمت مجلد	عہ ۸	رعایتی قیمت	عہ ۱۲

نشتر

یہ اردو لٹریچر میں انتہا درجہ کا دردناک تاریخی ناول ہے۔ جسمیں ہندوستان کا نہایت سچا اور صحیح واقعہ لکھا گیا ہے۔ اگر ہزار مرتبہ پڑھا جائے تو بھی دل نہیں بھرتا۔ آجکل اس سے زیادہ دردناک ناول نہیں لکھا گیا میرے نزدیک اس شخص سے زیادہ کوئی بدنصیب نہیں جو اردو جانتا ہو اور اس ناول کو نہ پڑھے۔ اگر ناپسند ہو تو ایک نہیں بلکہ دس کتابوں کے دام واپس۔

اصلی قیمت مجلد	عہ ۴	رعایتی قیمت مجلد	۱۴

یوسف پاشا

ترک مسجدوں پر رشتے ہوئے ہیں یوسف پاشا بھی ایک سچی ملکہ پر عاشق ہوا مگر جذبۂ عشق ناکام نہیں ثابت ہوا۔ خدا نے یوسف پاشا کے ایمان کو صحیح و سلامت رکھا اور سچی ملکہ کو بھی اسلام کی طرف رجوع کر دیا۔ نئی روشنی کے زیادہ نوجوان بوجہ دین لیڈینز سے محبت کا خیال کرنے سے پہلے یہ ناول پڑھ لیں تاکہ ان کا ایمان محفوظ رہ سکے۔

اصلی قیمت	عہ ۲	رعایتی قیمت	عہ

عروس مصر

جب دو محبت بھری نگاہیں اور دو جذبات سے لبریز دل مل جاتے ہیں تو عشق و محبت کے بندوں کو ایک دوسری دنیا نظر آجاتی۔ یہ مصر کی ایک مہ جبین کا واقعہ ہے طالب مطلوب کا عشق کے سمندر میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے کنارہ کی دنیا۔ یہ ناول اسدرجہ دلچسپ ہے کہ شاید ہی کوئی محبت کا بندہ ایسا ہو جو اس کا دیوانہ نہ نظر آئے۔

اصلی قیمت مجلد	عہ	رعایتی قیمت مجلد	عہ ۶

عبدالرحمن ناصر

محبت ایک بلا ہے یہ زندگی کے لیئے موت کا حکم رکھتی ہے۔ یہ خلیفہ عبدالرحمن ناصر کے عہد حکومت کا نہایت دردانگیز تاریخی واقعہ ایک نوجوان ایک حسینہ پر عاشق ہوا۔ اور آخر ناکام محبت چشم (نقطہ) دائیے ہوئے چل بسا۔

اصلی قیمت مجلد	عہ	رعایتی قیمت	عہ ۱۲

محبوبہ مصر

مصر کا حسن تمام دنیا میں مشہور ہے۔ یہاں کے مہ جبین کو دنیا کی پریوں کے نام سے مشہور ہیں۔ مصر کا تمدن و معاشرت یورپ کے تمدن کو شرما رہا ہے۔ اگر آپ مصر کی پریوں کو دیکھنے کے خیل کو کنارہ نوش کرنے ہوئے دیکھنا چاہتی ہیں۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ حسن و عشق کی سچی داستان کبھی آنکھوں کو پرنم کریں اور کبھی آپ لبوں پر تبسم کی لہر دوڑا دیں۔ تو محبوبہ مصر خرید لیجئے۔

اصلی قیمت مجلد	عہ	رعایتی قیمت مجلد	عہ

سراغرسان عشق

ایک خوفناک قتل کا واقعہ۔ پراسرار قاتل کی حیرت انگیز چالاکیاں۔ بے گناہوں کو ناعاقبت اندیش پولیس والوں کا گرفتار کرنا۔ ایک نوجوان دولتمند کا اس راز کو افشا کرنے کا بیڑہ اٹھانا۔ قاتل کی خودکشی اور افشائے راز ہونا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ نوجوان دولتمند کی کوشش کے پردہ میں کسی کی محبت کام کر رہی تھی۔ نہایت دلچسپ ناول

اصلی قیمت	عہ ۲	رعایتی قیمت	عہ

ان ناولوں پر اس کے علاوہ

علی ظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو نظامیہ دارالاشاعت دہلی

اصلاحی ناول

سعد

اس ناول میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان اور ایک طوائف کے جذبات دکھائے گئے ہیں، موجودہ ہوس پرستی اور طوائفوں کی زندگی پر فلسفیانہ بحث کیگئی ہے قیمت ۸ر

سعادت

اس ناول میں دہلی کی ایک تعلیم یافتہ جلتی پرزہ خوبصورت طوائف کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور نوجوانوں کو نقشہ کے پیرایہ میں اسسے پرہیز کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ قیمت ۸ر

شاہد رعنا

دہلی کی ایک مشہور طوائف کی خود نوشت سوانح عمری۔ اس حسین طوائف نے بتایا ہے کہ ہمارا فرقہ کس طرح نوجوانوں کو پھنسا کر اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے۔ قیمت عمر

سزائے عیش

اس ناول میں عیاشی کی حقیقت اور اسکے نتائج پر روشنی ڈالی گئی ہے، اس فلسفہ کو پڑھنے کے بعد نوجوانوں کو ان مکاروں سے نفرت ہو جائیگی قیمت ۱ر

انجام عیش

اس ناول میں پاکیزانہ اور بدکارانہ زندگی کا تقابل کرکے دکھایا گیا ہے نہایت دلچسپ اور مفید ناول ہے۔ قیمت ۱۰ر

سزائے عیش

اس ناول میں طوائف سے نکاح کرکے بیویوں میں ملانے کے برے نتائج دکھائے گئے ہیں۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نکاح کے بعد بھی طوائف طوائف ہی رہتی ہے قیمت ۱۰ر

لطف زندگی

قاری صاحب کے قلم سے نکلا ہوا ایک نہایت دلچسپ فسانہ۔ اس فسانہ کے پڑھنے کے بعد آپ کو اندازہ ہوگا کہ دنیا میں لوگ کس کس طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

دل کا عجائبخانہ

قاری سرفراز حسین صاحب کے پھڑکتے ہوئے مضامین اور افسانوں کا مجموعہ۔ قیمت صرف ۶ر

ملنے کا پتہ

علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ پوسٹ آفس دارالاشاعت دہلی

دو آنے

فی روپیہ کمیشن محض اُن معزز خریداران کو دیا جائیگا جو اس فارم پر فرمائش کتب روانہ کرینگے

منیجر صاحب! السلام علیکم۔ مندرجۂ ذیل کتب بعد وضع کمیشن بذریعہ وی پی بھیجدیجئے

نام کتاب	تعداد	قیمت

نمبر خریداری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مفصل پتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خط پر ہمیشہ یہ پتہ لکھیے

علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ پوسٹ آفس دہلی

ایک مکمل میں چار ولی

چار ولیوں کی چار کتابیں اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو مجموعہ سقیہ ملاحظہ فرمائیے

پہلا رسالہ مصنفہ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ جو عشق و محبت اور معرفت الٰہی اور تصوف میں عجیب و غریب کتاب ہے۔

دوسرا رسالہ توحید کے بیان میں حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ نے تحریر فرمایا ہے۔

تیسرا رسالہ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ نے روح و نفس وغیرہ کے متعلق لکھا ہے۔

چوتھا رسالہ عشق یعنی حضرت مولانا واحدی علیہ الرحمۃ کا مشہور و معروف ترجمہ ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

دُنیا سے نفرت ہو گئی

اور حضرت ذوقی شاہ جو علیگڑھ کالج کے گریجوایٹ تھے تمام دنیاوی عیش و عشرت چھوڑ کر حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی کے قدموں میں جا پڑے اور اُسی کیفیت کے عالم میں آپ نے ایک کتاب برزخ لکھی جس میں کلام مجید اور احادیث کے حوالہ سے بتایا ہے حضرت نے یہ اہم مسئلہ کہ موت کے بعد اور قیامت سے پہلے انسان پر کیا گزرتی ہے۔ نہایت مفصل طور پر تحریر فرمایا ہے، نہایت دلچسپ اور نہایت مفید کتاب ہے۔ قیمت عہ/

اللہ میاں سے راز و نیاز

سوز و ساز، رکون و اضطراب، حال و قال اور وجد و وصال اہل اللہ کے لئے ایک لازوال روحانی خزانہ ہے۔ اگر آپ بھی ان کیفیات سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو وجدانی نثر پڑھئے جسمیں اہل اللہ کے ایسے صدہا واقعات درج ہیں جنپر کیفیتیں طاری ہوئیں۔ قیمت عہ/

اگر آپکا دل تفریح کا طالب ہو

تو وہ تفریح حاصل کیجئے جو ایک مسلمان کے لئے سنت ہے خدا کے نیک بندوں کے حالات پڑھئے حکایات الصالحین میں سینکڑوں بزرگوں اور اصحاب اللہ اور پیغمبروں کی نہایت دلچسپ حکایتیں درج ہیں ایسی کتاب کا پڑھنا باعث تفریح ہی نہیں ہے بلکہ باعث برکت بھی ہے عہ/

مسلمان آریہ ہو گئے

تو ہو جائے دیکھئے یہ پہلے ہی بے دین تھے، اگر ان کے عقائد درست ہوتے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو اپنی جگہ سے ایک انچ ہی نہیں ہٹا سکتی تھی۔ ایسے وبائی دور میں مسلمانوں کو چاہیئے کہ عقائد صوفیہ پڑھیں تاکہ ان کے عقائد کی کمزوری دور ہو جائے اس کتاب میں عقائد اسلامی کو نہایت وضاحت کے ساتھ مدلل پیرایہ میں بیان کرکے ان پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان کو خلاف عقل ثابت کر دیا ہے۔ قیمت عہ/

مینیجر نظامیہ کتاب الاشاعت دہلی سے طلب کیجئے

چاروں کتابیں مفت

جو صاحب دس لکھے پڑھے مسلمانوں کے مفصل پتے روانہ فرمائینگے انکو ایک کتاب مفت۔ ۲۰ پتوں پر دو کتابیں۔ ۳۰ پتے روانہ کرنے پر تین کتابیں۔ اور جو صاحب چالیس پتے روانہ کر دینگے ان کو چاروں کتابیں مفت دی جائیں گی۔

بے روزگار کا سہارا

جو وقت افلاس کی تنگدستی غربت کی مصیبت انسان کو دیوانہ بنا دیتی ہے جو وقت عقل معاش بالکل بیکار ہو جاتی ہے۔ ایسے نازک وقت میں۔ ایسی مصیبت میں۔ اس بے سروسامانی میں "بے روزگار کا سہارا" آپ کو افلاس کی پستی سے نکالکر فارغ البالی کی دنیا میں پہونچا دے گا۔ آپ کی مصیبتیں راحت کی نظر آنے لگیں گی۔ آپ کی کامیابی پر دنیا کو حیرت ہو گی۔ اس کتاب میں قلیل سرمایہ سے تجارت کرنا بتایا گیا ہے اور اس قسم کی اشیا بنانے کی تدابیر بتائی گئی ہیں جنکو آپ گھر میں بیٹھکر بآسانی تیار کر سکتے ہیں اور نہ صرف آپ فکر معاش ہی سے آزاد ہو سکتے ہیں بلکہ ممکن ہے کہ یہ کتاب آپ کو فارغ البالی اور خوشحالی کی دنیا تک پہونچا دے۔

کتاب الشفا

کیا خدانخواستہ آپ کچھ علیل ہیں کیا آپ خدانخواستہ ایسے امراض میں گرفتار ہیں جن کے اظہار میں شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کسی ڈاکٹر یا حکیم کے ممنون منت نہ ہوں۔ کیا آپکی یہ تمنا ہے کہ آپ اپنا علاج ایک قابل سے قابل ڈاکٹر سے بھی بہتر کر لیں۔ کیا آپکی یہ خواہش ہے کہ آپ امراض مخصوص کے ایک ماہر طبیب بن جائیں۔ اور اگر آپ خوش قسمتی سے تندرست ہیں اور ان امراض مخصوصہ کے ابھی تک شکار نہیں بنے ہیں تو کیا آپ کی یہ خواہش نہ ہو گی کہ آپ ہمیشہ ان سے محفوظ رہیں۔ آپ عیش و کامرانی کے ساتھ زندگی بسر کریں آپ اپنی اس لذت کو پیروں کی ہزار لذتیں قربان ہیں ٹھوکریں اگر آپ یہ سب کچھ چاہتے ہیں تو کتاب الشفا منگائیے پڑھیئے اور عمل کیجئے۔

تسخیر محبوب

جسکو قدرت کی طرف سے محبت جیسی نعمت نہیں ملی وہ دنیا کی ایک بڑی لذت ہی سے محض ناآشنا نہیں ہے بلکہ اس کے انسان ہونے میں بھی شبہ ہے۔ انسان محبت کا بندہ ہے شاید ہی کوئی ایسا متنفس ہو جسکو کسی نہ کسی سے کبھی نہ کبھی محبت نہ ہوئی ہو اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی محبت کامیاب ہو۔ آپ کا محبوب بھی آپ کے لئے بیچین ہو۔ آپکے ہر اشارہ پر آپ کا مطیع و سر تسلیم خم کرنے کے لئے آمادہ نظر آئے آپکا محبوب آپکی مٹھی میں ہو آپکے قبضہ میں ہو تو تسخیر محبوب پڑھیئے جسکا ہر عمل آپکو حیرت میں ڈالدیگا

خیالی معشوقہ

دنیا میں ہزاروں بھول بھلیاں ہیں اور مرمچھا جاتے ہیں۔ دنیا میں عشق اس قسم کے واقعات سے بھرے ہیں جنکے مقابلہ میں بہتر سے بہتر ناول بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ مولانا صاحب نے اپنے ایک معشوقہ کے نام سے افسانہ تحریر فرمایا ہے جو دلی کا ایک سچا واقعہ ہے پڑھنے کے بعد آپ کو معلوم ہو گا کہ عشق کیا چیز ہے کتاب ہے جو دوستوں کے فرض پڑھنے کا ذکر ہے اور اس کا ثبوت ہے کہ عشق حقیقی کو مجسم کی شکل میں کیا کیا

دواخانہ ہاشمی دہلی کی مجرب ادویہ

مردوں کے لیئے

مقوی نظیر یہ دواخانہ ہاشمی دہلی کی خاص اور نظیر دوا ہے ہر موسم میں ہر مزاج والا استعمال کر سکتے ہیں اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ خون صالح پیدا کرتی ہے۔ مادہ باہ کو بڑھاتی ہے کمزوری کو دور کرتی ہے۔ نشاط افزا اور سرکہ کی مفرح ہے زائل شدہ قوت کو فوراً واپس لاتی ہے۔ اعصاب کو سیلان الرحم میں مفید ہے۔ قیمت (۲ یوم کے لیئے) ۴ آنہ

مقوی اعلیٰ قوت مردمی پیدا کرنے اور جلق و جریان کے مریضوں کے لیے اکسیر ہے ہزارہا یوس المعالج مریضوں کے حق میں بہت ثابت ہوئی ہے۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ مادہ تولید بکثرت پیدا کرتی ہے۔ کمزوری کو دائل کرتی اور پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہے غلط کاریوں کے مضر نتیجوں کا دستہ باب کرتی ہے۔ قیمت ۵ تولہ ۴ آنہ

معاظ اعلیٰ مجرب و غریب و قی اثر دوا ہے اس کا مستقل استعمال پرانے جریان کو بیحد فائدہ مند ہے سرعت۔ رقت۔ کثرت منکام خوبیوں میں بھی ہر موسم میں ہر مزاج والا استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

اکسیر جریان و قوت باہ کے لیئے بہت مفید دوا ہے اعصاب کو قوت دیتے اور غلط کاریوں کے مضر نتیجوں کو رفع کرتی ہے قیمت ۱۰ آنہ

مقوی کی اصلاح کرنے میں اپنی آپ نظیر ہے اگر جلق کا استعمال کرنے کے بعد اس کا استعمال کیا جائے تو سالہا سال تک اعصاب کی قوت قائم رہیگی قیمت ۴ آنہ

نظیر اگر غلط کاریوں کی وجہ سے مضمحل بیکار ہو گیا ہو۔ دردیں پھول گئی ہوں کمزوری آگئی ہو۔ جسمی حالت تک نہ پہنچ سکا ہو تو اس مفرح مقوی عزیز کو بعد کا استعمال کیجیے کامل صحت ہو جائیگی قیمت ۶ ماشہ ۴ آنہ

نشاط جیسا نام ہے ویسا ہی کام ہے طرفین کی تمام رحمیں اس ایک گولی میں بند ہیں۔ قیمت فی شیشی ۴ آنہ

نعم البدل دنیا میں اس کی کثرت اور طاقت اور شفاء افزا اسی اجزائے دیسیہ کمزور ہو جاتے ہیں اور ایسے اشخاص کی لیکھا ہوتی ہے کہ جب کبھی بفراق پڑتا ہے تو کئی کئی دن کمزوری اور نقاہت کے آثار باقی رہتے ہیں۔ نعم البدل کا استعمال ان لوگوں کو اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ آنہ

مدر بین طلائے بے نظیر کے استعمال سے سات روز قبل ایک ہفتہ تک خصوصی پرہیز کی مالش کی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ روپیہ

تکمیل مدر بین کی مالش کے بعد ایک ہفتہ تک اس دوا کی دو پڑیاں ہر صبح خصوص کو سینا جاتا ہے۔ قیمت عجہ

مدر وسکن ابتدائی اور شدید سوزاک کیلئے یعنی جب یہ مرض نیا نیا شروع ہو کر تین چار ہفتہ سخت تکلیف دیتا ہو نہایت مفید ہے۔ البتہ پرانے سوزاک میں یہ دوا کچھ زیادہ مفید نہیں۔ قیمت (۱۰ یوم کے لیئے) عجہ

تاخیر جو آیدہ دست آید کی تصدیق کرنی ہو تو فوراً منگائیے۔ قیمت عجہ

تحفہ نمبر ۱ صدا بہار دوا کے کارنامے اور کپڑا دے ڈالیے ہر وقت منت اور نذر شاد میں مصروف رہیے سب کے دل و دماغ کی طرف یہ دوا جاوبے کہ ہر گھر ایک ضرورت حاصل ہو مفت دستر کا حصہ پانا ہر شخص کو حاصل ہو۔ ہم کو زیادہ نشر کرنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی عجہ

تحفہ نمبر ۲ اس دوا میں گلوبنا بھر کی قیمتیں ہیں xxx دیوانہ بنانے والی دوا ہے xxx معلوم ہوتا ہے کہ ہم فروہوں میں ہیں جو آزمائش ہوا آزمائیں۔ قیمت فی شیشی ۴ آنہ

اعجاز اثر نئے سے نئے اور پرانے سے پرانے سوزاک کے لیے نظیر دوا۔ قیمت عجہ

پچکاری کی دوا پرانے سوزاک میں نہایت مفید ہے قیمت ۱۲ عجہ

حیات اکسیر اعظم ہے اعضاء رئیسہ میں جریان کی قوت پیدا ہوتی ہے اور ہزار ہا نامدہ ہیں آنا ئیو تو ہی۔ قیمت فی تولہ ۱۰ عجہ

عورتوں کے لیئے

امیلد اس دوا سے رحم کی تمام خرابیاں اور بانجھ پن کے نقائص دور ہو جاتے ہیں اور سقف تک کو اولاد کے قابل بنا دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ آنہ

شباب بکثرت اولاد ہونے اور بچہ کو دودھ پلانے یا زیادتی عمر سے اعضائے مخصوصہ شباب کو نقصان پہنچا ہے اور حسن و جمال کا چڑھا ہوا دریا اتر جاتا ہے۔ یہ دوا شباب کی محافظ ہے اور بہت جلد جوانی کی تر و تازگی کو واپس لے آتی ہے۔ زیادہ تشریح نامناسب ہے۔ قیمت عجہ

سیلان الرحم عورتوں کے مشہور مرض سیلان الرحم کے لیئے جس میں رحم سے سفید زردی مائل رطوبت خارج ہو کر فرج اور اعضاء دیسیہ جلد کو بلکہ مثانہ گزند کر کے نکما کر دیتی ہے دواخانہ ہاشمی کا یہ خاص الخاص مرکب نہایت مفید ہے قیمت (۱۰ یوم کیلئے) ۴ آنہ

شباب عورتوں کے مرض سیلان الرحم میں بیرونی استعمال کے لیئے یہ دوا بیحد مفید ہے۔ چند روز میں تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۵ تولہ کی عجہ

مقطر بعض اندرونی شکایات کی xxxx وجہ سے عفونت پیدا ہو جاتی ہے جس سے نفرت زندگی کا لطف جاتا رہتا ہے بلکہ خطرناک عوارض پیدا ہو جاتے ہیں اس دوا کا استعمال ایسی حالت میں نہایت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی عجہ

دلربا یہ وہ چیز نہیں جو باندی میں فروخت ہوتی ہے دانوں کے لیئے محبوب ترین دوا ہے قدیمی اصول کو مدنظر رکھکر تیار کیگئی ہے نہایت خوشبودار عوانی کی طرح دانوں کو چمکانے والی اور بہترین جلانے والی چہرہ کو دلربا بنانے والی۔ قیمت فی شیشی ۸ آنہ

آواز کشا نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے بیٹھ جانے یا چلا کر پڑھنے سے آواز بیٹھ جاتی ہے اس دوا کے استعمال کرنے سے آواز کو پہلی حالت میں گھنٹوں کے اندر لے آتی ہے اور آواز کو صاف بنانے کے لیئے یہ دوا اکسیر ہے قیمت ۴ عجہ

حسن افزا جلدی اور خونی خرابیوں کی وجہ سے چہرہ بدنما ہو جاتا ہے مہاسے پھنسیاں خوشنمائی رخصت ہو جاتی ہے حسن افزا کے استعمال سے تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں رنگ گلابی کلی کی طرح نکھر جاتا ہے قیمت فی شیشی عجہ

گلگونہ یہ نہایت خوشبودار مرکب ہے جس کا لیل اور کافور دونوں کو ملکر جلد کو خوشرنگ بنانے میں ہمارا جواب نہیں رکھتا۔ قیمت فی شیشی عجہ

گوہر ثمانی خاتونوں اور مسوڑوں کا درد دور کرتا ہے خون نکلنا بند کر دیتا ہے۔ دانتوں کا ہلنا تمام شکایات رفع کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ آنہ

بچوں کیلئے

پسلی کی دوا پسلی چلنے سے بچوں کو نہایت تکلیف ہوتی ہے بعض اوقات جان کی حالت موت اور حیات کی ہوتی ہے یہ دوا اس مرض کا بہترین علاج ہے قیمت عجہ

موتی جلالا یہ نہایت خوفناک مرض ہے لیکن یہ دوا اس کا بہترین علاج ہے ہزارہا مریض مفید ثابت ہو چکا ہے قیمت فی شیشی ۴ آنہ

سب کے لیئے

رافع معدہ معدہ کو لیئے اکسیر ہے سوء ہضمی میں بیحد مفید ہے۔ قیمت ۱۲ تولہ ۸ آنہ

نفس کشا دمہ کی لاجواب دوا ہے۔ مرض دق میں عجیب و غریب اثر دکھانے والی دوا۔ قیمت عجہ

کلیل قلیل وقت میں کامل مجرب۔ قیمت عجہ

مندمل ۱۵ روز میں زخموں کا اندمال کرتا ہے عجہ

انوار العیون بینائی سرمہ قیمت ۶ ماشہ عجہ

غنچہ دہن غنچہ دہنی کی دوا۔ قیمت عجہ

حافظ معدہ ہر وقت پیٹ کی شکایت کرنے والوں کو بیحد مفید ہے۔ قیمت عجہ

منیجر دواخانہ ہاشمی دہلی

مسلمان اپنے مذہب سے ناواقف ہیں

جس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ عربی زبان کی تعلیم مفقود ہوگئی، علوم دین کی باقاعدہ تحصیل نہیں کی جاتی۔ لوگوں میں نہ اتنی قابلیت ہے کہ بڑی بڑی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کریں اور نہ اتنی فرصت ہے کہ علما کی مجلسوں میں شریک ہوکر مذہبی معلومات بڑھائیں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ کسی زمانہ میں جن باتوں سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف تھا آج ان سے وہ لوگ بھی آگاہ نہیں جو اپنے آپ کو تعلیمیافتہ اور لکھا پڑھا سمجھتے ہیں۔ ہمان کو یہ تک معلوم نہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کیسی ہونی چاہیے، ہم نے اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک بڑی ضخیم کتاب

فلاح دین و دنیا

کے نام سے شائع کی ہے، یہ کتاب تمام دینی مسائل پر حاوی ہے، مذہب کی انسائیکلو پیڈیا ہے، یہ آپ کو وہ تمام مذہبی باتیں بتائے گی جن کی زندگی میں ضرورت ہوسکتی ہے یہ نہایت مستند عربی فارسی کتب کا عطر ہے اور ایک زبردست عالم کی تصنیف ہے، اس ایڈیشن پر مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا نے نظر ثانی فرماکر اور بھی چار چاند لگا دیے ہیں، یہ کتاب آپ کے پاس ہوگی تو آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ ایک متبحر عالم آپ کے گھر میں موجود ہے، یہ آپ کو اسلام کا سچا راستہ بھی دکھائیگی اور دنیا کے معاملات میں آپکی رہبری کریگی **بہت مختصر فہرست مضامین یہ ہے:-**

باب اول عقائد اہل سنت والجماعت:- عرش، کرسی، لوح، قلم، آسمان، زمین، فرشتے، حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل، احکام قرآن، قبر، نکیرین، بچین، بچوں سے سوال نکیرین، جنوں سے سوال قبر، شہیدوں سے سوال قبر، قیامت، حضرت امام مہدی، دجال، حضرت عیسےٰ کا نزول، یاجوج و ماجوج، مغرب کی طرف سے طلوع آفتاب، دابۃ الارض، علامات صغریٰ، علامات کبریٰ، صور پھونکنے کا ذکر، حشر، بعث و نشر، لوائے حمد، شفاعت، حساب و کتاب، میزان، جانوروں کا حساب، دس جانور جنت میں جائینگے، امت محمدی سے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائینگے، پل صراط، حوض کوثر، آنحضرت کا گنہگاروں کی شفاعت کرنا بچوں کا ماں باپ کی شفاعت کرنا، حافظ قرآن کی شفاعت، دروغ جنت، پیغمبر، آنحضرت کی فضیلت، معجزات شریف، آپکی مبارک زندگی کے حالات، وفات، ازواج مطہرات، زمانہ خلافت، اولیاء اللہ کا ذکر، بیعت، پیر طریقت، آداب مرید، انبیاء و صالحین سے استعانت، حیات اور موت، **باب دوم عبادات:-** وضو غسل، پانی کے مسائل، تیمم، مسح موزہ، ناپاک چیز کا پاک کرنا، نماز کے اوقات، آداب مسجد، اذان، نماز میں فرض، نماز میں واجب، نماز جماعت، مقتدیات نماز، نماز مسافر، ریل میں نماز، جمعہ کی نماز، نماز عیدین، مسائل عیدین، نماز نوافل، نماز اشراق، نماز چاشت، نماز ذی الزوال، نماز تہجد، نماز وتر، اعتکاف، جنازہ کی نماز، نفل ماہ رمضان، روزہ کے مسائل، زکوٰۃ، چاندی سونے کی زکوٰۃ، تجارتی مال کی زکوٰۃ، جانوروں کی زکوٰۃ، حج، شرائط حج، **باب سوم عربی مہینوں کی وجہ تسمیہ اور انکے وظائف** محرم الحرام مع اعمال و وظائف، اسمائے بزرگان دین، تاریخ رحلت و ولادت، ماہ صفر اور اس کے اعمال و وظائف، اسمائے بزرگان دین مع تاریخ رحلت و ولادت، ماہ صفر (اسی طرح بارہ مہینوں کی خصوصیات اور تمام ضروری باتیں بیان کی گئی ہیں) **باب چہارم حلال و حرام جانور و ذبح شکار** (اس باب میں نہایت تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے) **باب پنجم حقوق:-** حقوق اللہ، حقوق آنحضرت، حقوق صحابہ، حقوق اہلبیت، حقوق علما، حقوق پیران طریقت، حقوق والدین، حقوق اقربا، حقوق استاد، حقوق اتا، حقوق بادشاہ، حقوق آقا، حقوق غلام، حقوق ہمسایہ (غرض یہ کہ اس عنوان دنیا میں ایک انسان پر جتنے حقوق ہیں وہ سب بیان کیے گئے ہیں، **باب ششم معاشرت:-** آداب دعوت، کھانا کھانے کے آداب، پانی پینے کے آداب، سونے کے آداب، آداب لباس، حضورؐ کا لباس، حضورؐ کا حلیہ مبارک، ریشمی، سوتی، اونی کپڑوں کے مسائل، کپڑوں کی تراش کے مسائل، (غرض اسی طرح معاشرت کے متعلق ہر چیز کا بیان کیا گیا ہے) **باب ہفتم حیات و ممات:-** پیدائش، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، شادی، بیاہ، نکاح، ڈومنیاں، سہرا، ولیمہ، جن سے نکاح حرام ہے، طلاق، عدت، انتقال، تجہیز و تکفین، تعزیت، وصیت، نماز جنازہ، دفن میت، پکی قبر، قبر پوجنا، فاتحہ، خیرات، عرس وغیرہ وغیرہ **باب ہشتم ضروری نصائح** (اس باب میں تمام ضروری علاج اور ہدایات درج ہیں، اسکے علاوہ تمام زہریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج اور ہر مرض کے نسخے درج کیے گئے ہیں۔ **اس کے بعد دوسرے ابواب میں** قرآن شریف کی فضیلت اور اسکے اعمال درج ہیں، پھر ایک باب میں بیالیس لاجواب باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، معراج اور مناجاتیں اور وہ تمام باتیں جو ایک مولود شریف کے لیے نہایت ضروری ہیں درج کی گئی ہیں، سب سے آخر باب میں حضرت خواجہ دوسرا غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہٗ العزیز کے پیدائش سے لیکر وفات تک کے حالات مفصل طور پر بیان کیے گئے ہیں۔)

اس کے علاوہ اور وہ تمام باتیں جو ایک مسلمان کے لیے جاننا ضروری ہیں اس کتاب میں درج ہیں، یہ فہرست مضامین بہت مختصر کرکے لکھی گئی ہے اگر پوری فہرست مضامین درج کی جائے تو ایسے آٹھ صفحے درکار ہیں، اتنی جامع اور مفید کتاب آجتک اردو میں کوئی شائع نہیں ہوئی، لکھائی چھپائی نہایت عمدہ، کاغذ چکنا دلایتی، ٹائٹل ہفت رنگ نہایت خوبصورت جس کے لیے خاص طور پر بلاک تیار کرایا گیا ہے، اگر کتاب منگانے کے بعد ناپسند ہو تو فوراً قیمت واپس منگالیجیے

قیمت چار روپے آٹھ آنے (للعہ)

ملنے کا پتہ:- سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو و نظامیہ دارالاشاعت - دہلی

اللہ جلّ جلالہٗ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(مطلب) تم میں ایک جماعت ایسی بھی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک کام کرنے کی ہدایت کرے، جو لوگ اس خدمت کو سرانجام دینگے وہ فلاح پائینگے۔ پ۔ آل عمران۔ الخ

کیا ارشاد الٰہی کے بموجب آپ فلاح حاصل کرنا چاہتے ہیں، کیا کلام الٰہی کی پابندی کی خاطر آپ ایثار اور قربانی کے لیے تیار ہیں، اگر نہیں تو آپ کو ہونا چاہیے کیونکہ آپ مسلمان ہیں نبی آخر الزمان کی اُمت میں ہیں، اس اُمت میں ہر شخص پیدا ہونے کی تمنا نہیں کرتا

لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیے اور نیک کام کرنے کی ہدایت کیجیے

ایک سچے مسلمان کے لیے کلام الٰہی میں حصہ لینے سے بڑھکر اور کوئی نیک کام نہیں۔ اگر آپ رضائے الٰہی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ سبز گنبد والے نبی کی شفاعت کے امیدوار ہیں، تو کلام الٰہی کی اشاعت میں خود بھی حصہ لیجیے اور دوسروں کو بھی اس نیک کام میں شریک ہونے کے لیے آمادہ کیجیے، خدا نے آپ کو علم دیا ہے، خدا نے آپ کو کچھ عطا کی ہے، اپنے ذہن میں خود فیصلہ کیجیے کہ کیا اس سے بڑھکر کوئی اسلامی خدمت ممکن ہے؟ اپنے علم سے کام لیجیے، اپنی سمجھ سے فائدہ اُٹھائیے اور اُن لوگوں کو جو تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں ایمان کی روشنی کی طرف لے جائیے تاکہ آپ قیامت کے دن حضور سرور عالم صلعم کی شفاعت کے مستحق بن سکیں۔

وہ کلام پاک جس کی اشاعت میں حصہ لینے کے لیے دعوت دی جارہی ہے آپ کو ہدایت کرتا ہے

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ ع ۱۵ کہف

(مطلب) مال اور اولاد تو اس دنیاوی زندگی کی چند روزہ بہار ہیں ثواب اور آئندہ کی توقعات کے لحاظ سے وہ نیک عمل جن کا اثر دیر تک باقی رہے خدا کے نزدیک مال و اولاد سے بہتر ہیں۔

آپ دنیاوی لذت کے لیے، تفریح طبع کی خاطر، دنیا والوں کے دکھاوے کے لیے، نفس ملعون کو خوش کرنے کے واسطے دس روپے کی رقم بھینٹ دیتے ہیں، کیا خدا کو خوش کرنے کے لیے، کیا رسول اللہ کی خوشنودی کے لیے، کلام الٰہی کی اشاعت کے لیے، اُخروی نعمت کے لیے آپ دس روپے کی قربانی گوارہ نہ کریں گے۔

اسلامی عزیمت کو حرکت میں لائیے

مجھکو بار بار توجہ دلانے کا موقع نہ دیجیے، یہ کسی معمولی کتاب کا کام نہیں ہے، کلام الٰہی کی خدمت ہے، میں دین و دنیا کے خریداروں کے حلقہ پر فخر کیا کرتا ہوں کہ وہ خواجہ ڈپو سے تجارتی تعلق نہیں رکھتے بلکہ انہیں دلی تعلق ہے، اس لیے میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ بہت پہلوتہی ہوچکی، اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہر خریدار میری طرح اپنے اوپر کلام مجید کی اشاعت فرض کرلے اور اس نیک کام کو ایک مذہبی فرض سمجھکر انجام دے، الفاسے یٰ تک ہر خریدار کی پیشگی رقم فروری ۲۵ء کے اخیر تک پہنچ جانی چاہیے اگر آپ نے اب بھی بے توجہی سے کام لیا تو میں آپ کو اس کار خیر میں شریک کرنے کے لیے دس روپے کا وی پی ارسال کروں گا، اگر خدانخواستہ اس میں بھی ناکامی ہوئی تو میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو مجبور کروں گا کہ آپ کلام الٰہی کی اشاعت میں حصہ لیں، مجھے امید ہے کہ آپ کلام مجید کی اشاعت کے اخراجات یعنی وی پی اور سفر خرچ کا اور اضافہ کرنے کا موقع نہیں دیں گے، دس روپے کی پیشگی رقم ارسال فرما کر آپ ایک مذہبی فرض ہی سے سبکدوش نہیں ہونگے بلکہ آپ کو پانچ روپے کا دنیاوی فائدہ بھی ہوگا۔

جو اصحاب دس کلام مجید کے لیے پیشگی رقم ارسال فرمائینگے اُن کو ایک کلام مجید نذر کیا جائیگا

آپ کو بظاہر تکلیف دینے والا

ابوالمظفر سید محمد ابوالاشاعتی

مالک خواجہ ڈپو، نظامیہ دارالاشاعت و رسالہ دین و دنیا دہلی

سلسلۂ تعلیم تجارت

فن اشتہار نویسی

اس کتاب میں تجارت بذریعہ اشتہار بتائی گئی ہے، یہ کتاب انگریزی تصانیف کی مدد سے تیار کی گئی ہے، اس میں اشتہار اور اس کے فوائد، ہندوستان میں اشتہار دینے کی موجودہ صورت، یورپ میں اشتہار دینے کے نرالے طریقے اشتہار کا تخیل، اشتہار کا مضمون، ترتیب، سرخی، تمہید، مطلب، الفاظ طرز ادا، صداقت، اختصار، اشتہار کی رسم الخط، اشتہار کی طباعت و اشاعت، متوجہ کن پہلو، اشتہار میں تصاویر، اشتہار کے عملی پہلو، اشتہار کی مختلف صورتیں، رسالوں اور اخباروں کے اشتہار، دیواروں اور گاڑیوں پر اشتہار، سینما اور طلسمی لالٹینوں کے ذریعہ سے اشتہار، حساب کتاب، ضروری یادداشت، اور اس کے علاوہ وہ تمام باتیں جو فن اشتہار کے لیے جاننا ضروری ہیں بتائی گئی ہیں +

قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت، دھلی

سلسلۂ تعلیم تجارت

فن دوکانداری

اس کتاب کو ایک مرتبہ بغور پڑھنے کے بعد معمولی سمجھ کا آدمی بھی نہایت کامیاب دوکاندار بن سکتا ہے، اگر دوکان کو اس کتاب کی ہدایتوں کے موافق آراستہ کیا جائے تو گاہک دوکان پر خود بخود کھنچے چلے آتے ہیں اور تھوڑا سا سال ہزاروں کا بچتا ہے، اس میں دوکانداری، یورپ کی دوکانیں، سرمایہ کا سوال، دوکان اور اس کا موقع، دوکان کی آراستگی، طریق فروخت گاہکوں سے طرز عمل، خریداروں کی مدارات، دوکان کو ترقی دینے کے وسائل، خریداروں سے فائدہ اٹھانے کی ایک تدبیر، کم وقت میں زیادہ کام، سرمایہ بڑھانے کی ترکیب، رجسٹروں کی ترتیب مختلف رجسٹر خرید و فروخت، گوشوارۂ آمد و خرچ وغیرہ

قیمت مجلد ایک روپیہ چار آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

تعلیم موٹر

ہوا سے جنگ کرنے سے پہلے

موٹر چلانے کے خیال سے قبل ایک مرتبہ موٹر کے متعلق کافی معلومات بہم پہنچا لیجیے، چوکنا پن کی ذرا سی لغزش سے موٹر اور آپ کی جان دونوں خطرہ میں ہیں، تعلیم موٹر میں موٹر چلانے کے صحیح اور ضروری اصول و قواعد نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، ایک معمولی عقل و قابلیت والا شخص بھی ان کو ذہن نشین کر لینے کے بعد بہت تھوڑی مدت میں ایک نہایت ہوشیار موٹر ڈرائیور ہی نہیں بلکہ موٹر انجینیر بن سکتا ہے، جنگل و بیابان میں سرسانی کی حالت میں بھی موٹر کی مرمت کرنا ایک کھیل معلوم ہوگا، اس میں ہر قسم کے موٹروں کے تمام چھوٹے بڑے پرزوں کی تصویریں موجود ہیں، ان کا فٹ کرنا، مرمت کرنا نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ میں آجانے والی صورتوں میں بتایا گیا ہے، چونکہ یہ کتاب انگریزی کتابوں کا عطر ہے اس لیے اردو میں موٹر کے متعلق نہایت بہتر کتاب ہے قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

روح انجینیری

مالدار بننے کے لیے عمارتوں کے ٹھیکے لیجیے

اور فن تعمیرات میں کافی مہارت حاصل کیجیے اگر آپ چاہتے ہیں کہ چند ماہ میں نہ صرف آپ فن تعمیرات سے واقف ہو جائیں بلکہ آپ ایک قابل انجینیر کی طرح تجربہ کار بھی بنجائیں تو روح انجینیری ملاحظہ کیجیے جس کی نسبت سینکڑوں اسسٹنٹ انجینیروں اور انجینیروں کا خیال ہے کہ فن تعمیر کی میں زبان اردو کی یہ سب سے بہتر کتاب ہے اس کتاب میں انجینیری کے متعلق نہایت آسانی سے سمجھ میں آنے والے قاعدے بتائے گئے ہیں، زبان اس قدر سلیس ہے کہ اس کے سمجھنے میں ایک کند ذہن کو بھی کوئی دقت واقع نہیں ہو سکتی +

قیمت ایک روپیہ دس آنے

ملنے کا پتہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

صابون سازی

اس میں ہر قسم کے ولایتی اور دیسی صابون بنانے کے نسخے ہیں

مثلاً دیسی صابون بنانا، امرتسری صابون بنانا، بلوری صابون بنانا، اونی اور ریشمی کپڑوں کے لیے صابون بنانا سفوف صابن کپڑے دھونے کے لیے، کپڑے سے داغ دھبے دور کرنے والا صابون بنانا، حجامت بنانے کا صابون تیار کرنا، بال صفا صابون اور پوڈر تیار کرنا، روغن بال صفا بنانا، پیرس سوپ بنانا، ٹائلٹ سوپ بنانا، روز سوپ بنانا، کاربالک صابون بنانا اس کے علاوہ صابون سازی کے متعلق تمام ضروری ہدایتیں درج ہیں +

قیمت چار آنے (۴ر)

منیجر خواجہ بک ڈپو، دہلی

سلسلۂ تعلیم تجارت

مُراسلاتِ تجارت

اس کتاب میں محض خط و کتابت کے ذریعہ سے یورپ سے تجارت کرنے کے اصول اور راز بتائے گئے ہیں، اگر آپ کو یہ راز معلوم ہو جائیں تو آپ محض ایک چٹھی شدہ لفافہ کے ذریعہ سے ایجنسی کی صورت میں ہزاروں کا مال یورپ سے منگا سکتے ہیں، اس میں ہر قسم کی تجارتی خط و کتابت انگریزی مع اُردو ترجمہ خط و کتابت متعلقہ بوٹس اینڈ شوز، مرچنٹس، جنرل مرچنٹس، پروویژن، میڈیسنز، کافی، ٹی، ڈیپرز، کلوتھ مرچنٹ، بک سیلرز، پبلشرز و اسٹیشنرز اور تمام دوسرے یورپ کے تجاروں سے خط و کتابت کرنے کے راز بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب ایسے، اے قادری تعلیم یافتہ سکریٹریز ایسوسی ایشن (لندن) کارپوریشن آف اکاؤنٹنٹس (گلاسگو) سنٹرل ایسوسی ایشن آف اکاؤنٹنٹس (لندن) لندن چیمبر آف کامرس کی تصنیف ہے، اُردو میں ایسی کتاب آج تک نہیں شائع نہیں ہوئی قیمت ۴ چار

منیجر خواجہ بک ڈپو دہلی

سلسلۂ صنعت و حرفت

مکمل ملمع سازی

ہر قوم کی ترقی کا راز صنعت و حرفت ہے، اگر دوسری قوموں کی طرح آپ دولتمند بننا چاہتے ہیں تو صنعت و حرفت سیکھیے۔ اس کتاب میں ملمع سازی کے تمام اصول نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، پہلے حصہ میں بجلی پیدا کرنا، چاندی کا ملمع، سونے کا ملمع، تانبے کا ملمع جست کی قلعی لوہے کی قلعی، سیسے کی قلعی، رانگ کی قلعی، دوسرے حصہ میں پلیٹینم اور نکل کی قلعی، ایلومینیم کی قلعی، مرکب دھاتوں کی قلعی، کانچ، مٹی، لکڑی وغیرہ پر قلعی، موم کا سانچہ بنانا، بال کا سانچہ بنانا، پلاسٹر آف پیرس کا سانچہ، لچکدار قالب بنانا، حیوانی چیزوں کے سانچے نباتاتی چیزوں کے سانچے۔ اخیر میں ملمع سازی کے متعلق تمام ادویہ درج ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ (علاوہ)

منیجر خواجہ بک ڈپو دہلی

محبوبۂ خداوند

اگر ایمانداری، محبت، صداقت، ایثار، اخلاق اور سلف صالحین کے اطباع کی رغبت پیدا کرنی ہو تو محبوبۂ خداوند پڑھیے، یہ مولینا راشد الخیری کی تصانیف میں ماسٹر پیس کہی جاتی ہے، اس کے پڑھنے کے بعد عہد عثمانی کی تصویر نظروں کے سامنے آجاتی ہے، اور عیسائی راہبوں کی شرمناک کارروائیوں کو بے پردہ کرکے دکھایا گیا ہے، عورتوں اور بچوں کو یہ کتاب نہیں دیکھنی چاہیے، محض سمجھ دار تعلیم یافتہ اس کتاب سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں +

قیمت بارہ آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

لیڈی ڈاکٹر حلیمہ خانم

ایک عورت نے آریہ مذہب والوں کی زبانیں بند کردیں اور آریہ مذہب والوں کو یہ بتا دیا کہ تمہارے کمزور مذہب کی عمارت ایک عورت کے الفاظ سے مسمار ہوسکتی ہے، حلیمہ خانم نے ڈاکٹری کی سند حاصل کی اور آریہ مذہب والوں کے پھندے میں گرفتار ہوکر اسلام کو خیرباد کہدیا، کچھ مدت کے بعد معزز خاتون پھر راہِ راست پر آئی اور اسلام قبول کرنے کے بعد آریوں کو بتا دیا کہ مسلمان عورت اس طرح اسلام کی خدمت کرسکتی ہے +

قیمت ایک روپیہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

یوسف پاشا

اگر خدا نے ایمان کے ساتھ استقامت بھی عطا فرمائی ہے تو عشق کی آگ ایمان پر کبھی غالب نہیں آسکتی، یوسف پاشا ایک مسیحی بلکہ پرفریفتہ ہوا اور اُس مہ پارہ کی محبت میں اس قدر دیوانہ ہوا کہ میدان جنگ میں اس محبت کی بدولت اسے بڑی بڑی مصیبتوں کا مقابلہ کرنا پڑا محبت نے اسے دیوانہ کردیا تھا، مگر ایمان پر اس دیوانگی کے خوفناک اثرات قابو نہ پاسکے آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحی ملکہ مسلمان ہوکر یوسف پاشا کی ہم آغوش بنی۔ نہایت دلچسپ اور دلولہ انگیز ناول ہے +

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

بیوی کیسی ہو؟

مگر ایک سلیف میڈ یورپین کی بیوی نہیں، ایک پارسی کی ہونہار بیٹی نہیں، بلکہ ایک مسلمان کی بیوی کیسی ہو؟ وہ نیک ہو، باعصمت ہو، دیندار ہو، خاوند کی خدمت گزار ہو، اسلام کی ہمدرد ہو، اگر آپ یہ تمام خوبیاں اپنی بیوی میں دیکھنا چاہتے ہیں تو مولانا راشد الخیری کی مشہور تصنیف "الزہرا" اُن کو پڑھائیے جسمیں بنت رسول، سیدۃ النساء، فاطمۃ الزہراؓ کی زندگی مبارک کے مفصل حالات درج ہیں، خدا مسلمان عورتوں اور لڑکیوں کو ہدایت دے کہ وہ بنت رسول کی سوانح زندگی پڑھکر اس پر قدم بقدم چلنے کی کوشش کریں تاکہ دنیا میں بھی عزت حاصل کر سکیں اور قیامت میں خاتون جنت اپنے ساتھ جنت میں لیجائیں، اس کتاب کے پڑھنے کے بعد لڑکیوں اور عورتوں کو معلوم ہو جائیگا کہ ایک سچی مسلمان عورت کی عبادت معاشرت اور زندگی کیسی ہونی چاہیے۔

قیمت بارہ آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

اپنے پیارے نبیؐ سے محبت کرنے والو!

عقل بھی بازار میں مل سکتی ہے

بشرطیکہ خریدار آنکھ رکھتا ہو، دل رکھتا ہو، ایمان رکھتا ہو، سمجھدار مسلمان وہ ہے جو آنحضرتؐ کی نصیحتوں پر عمل کرے، جو حضور سرور عالمؐ کے احکام کا پابند ہو، اگر آپ کی نصیحتوں میں سے صرف ایک نصیحت پر انسان عمل کرلے تو وہ دین و دنیا دونوں میں فلاح حاصل کرسکتا ہے، "جواہرات" حضور سرور عالمؐ کی صدہا نصیحتوں کا مجموعہ ہے جو حضورؐ نے امت کیلئے فرمائی تھیں، ان نصیحتوں پر اگر آج مسلمان عامل ہو جائیں تو افلاس، ذلت، غلامی سب کچھ دور ہو سکتی ہے، ان نصیحتوں کے پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ نے اپنی اُمت کی زندگی کے لیے ایک نہایت سہل اور کامیاب پروگرام بنایا تھا جسے مسلمانوں نے پس پشت ڈال دیا اور تباہ ہو گئے، اگر تم اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی کو سرسبز دیکھنا چاہتے ہو تو ان نصیحتوں پر عمل کرو اور بچوں کو عمل کرنے کی ترغیب دو ✦ بہترین کتاب ہے،

قیمت آٹھ آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

کفر توڑ

اس میں ہندو سنگھٹن کے متعلق مفصل و مدلل بحث درج ہے جس میں خود آریوں کی کتابوں سے مدلل تردید کی گئی ہے، یہ آریہ مذہب اور اُن کی تمام کمزور تعلیمات کا مونہ توڑ، ستیارتھ پرکاش اور دوسری کتابوں سے پیش کیا گیا ہے، اگر آپ آریہ مذہب سے واقف ہونا چاہتے ہیں، ان کے مردہ ثبوت دیکھنے کی تمنا رکھتے ہیں، ان کی شرمناک حالتوں کی تصویر مہذب الفاظ میں دیکھنا چاہتے ہیں تو کفر توڑ ملاحظہ کیجیے، اس کتاب کے دیکھنے کے بعد آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ان کا مذہب سچا ہونا تو درکنار کس درجہ شرمناک ہے۔

قیمت آٹھ آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

ویدک ایشور کی حقیقت

خدا کی شان ہے کہ آریہ جیسے کمزور مذہب والے اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام میں توحید نہیں، حالانکہ اسلام کی تمام بنیادیں توحید پر قائم ہیں،

اس کتاب میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام ہی وہ سچا مذہب ہے جس پر توحید کی کرنیں جلوہ گر ہوتی ہیں، اسکے بعد آریہ سماجی خدا کی اہلیت، آریہ سماجی خدا کا پانی میں رہنا، آریہ سماجی خدا کا دراز قد ہونا، ویدک ایشور کا بیمار رہنا، ویدک ایشور کا انسانی مدد کا محتاج ہونا، ویدک ایشور کا دنیاوی لذات کا خواہشمند ہونا، غرض یہ کہ آریہ مذہب کے تمام مضحکہ انگیز عقائد پر روشنی ڈالی گئی ہے ✦

قیمت تین آنے (۳/)

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

آزادی اسلام

یہ مولینا ابوالکلام صاحب آزاد کے خانہ گھر بار کا ایک اعلیٰ مونہ ہے، اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اسلام سب سے زیادہ آزاد مذہب ہے، اس کے علاوہ دعوت حق کی بانی اسلام سے ایک مثال، مکہ معظمہ سے ایک عالم حق اور محدث عصر شیخ عبدالعزیز بن یحییٰ کنعانی کی آمد، جامع اصافہ میں کلمۂ حق کا اعلان خلیفہ مامون رشید کی استبدادیت شیخ عبدالعزیز کی گرفتاری، معافی کی ترغیب، شیخ کا انکار، دربار مامون رشید میں مناظرہ، خلیفہ کی محویت، شیخ عبدالعزیز کی زبردست تقریر وغیرہ درج ہے

قیمت چار آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

موت کے بعد اور قیامت سے پہلے

انسان پر کیا گزرتی ہے، انسان کو کن کن دشوار گزار راستوں سے گزرنا ہوتا ہے اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو "برزخ" ملاحظہ کیجیے، اس کتاب میں اس نازک وقت میں جو کچھ انسان پر گزرتی ہے وہ کلام مجید اور احادیث کے حوالوں سے بتایا گیا ہے، اس میں حالت نزع، جانکنی کی تکلیف، موت مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے، مفہوم موت، ناپائداری دنیا، ارشاد الٰہی، رفع شکوک، ایمان بالغیب، روح، ناسوتی آنکھ، ناسوتی کان، عالم اجساد، عالم ارواح، روح اور جسم کا تعلق، موت سے تدفین تک، ملاقات روح احساس روح، کلام میت، ضغطہ قبر، تجسید اعمال، قبر میں سوال، فتنہ قبر، شہید، نابالغ بچے، برزخ کے ہم جلیس، محبت ارواح، صحبت اعزا صحبت ملائکہ، برزخ و دنیا کے تعلقات وغیرہ وغیرہ نہایت مفصل طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ **قیمت ایک روپیہ**

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

اسلامی حکومت میں کیا ہوتا تھا؟

فرمانروایان اسلام کی کیا شان تھی، وہ موجودہ زمانہ کی طرح رعایا کو جانوروں سے بدتر نہیں خیال کرتے تھے، رعایا کا ہر امیر و غریب ان کی نظر میں مساوی تھا مصیبت زدہ افراد کی امداد کرتے تھے، رعایا کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کر دیتے تھے، مامون رشید کے عہد حکومت کی نظیر آج کوئی متمدن حکومت نہیں پیش کر سکتی شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے مامون رشید کے عہد حکومت کے واقعات "المامون" میں نہایت تفصیل کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں، اس کتاب کے دو حصے ہیں پہلے حصہ میں تمہید، ترتیب، خلافت، مامون الرشید کی ولادت تعلیم و تربیت، ولیعہدی، تخت نشینی، خانہ جنگیاں، فتوحات، اور وفات کے حالات ہیں دوسرے حصہ میں مراتب کی تفصیل ہے جن سے اس عہد کے ملکی حالات اور مامون الرشید کے تمام اخلاق و عادات کا اندازہ ہو سکتا ہے، نیز ان تمام کاموں کی تفصیل ہے جن کی وجہ سے مامون الرشید کا عہد علمی حیثیت سے تمام شاہان عالم کے عہد سے ممتاز تسلیم کیا گیا ہے

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے + منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

اناطولیہ میں ترکی فتوحات

اس کتاب میں اناطولیہ میں ترکی اور یونانی جنگ کے مستند حالات لکھے گئے ہیں، اس میں ٹرکی کی حالت قبل از جنگ اور جنگ کے بعد دکھائی گئی ہے، پھر اناطولیہ میں فوجی تحریک کے سلسلہ میں غازی کمال پاشا کے شاندار کارناموں کا ذکر کیا گیا ہے، اور اناطولی جنگوں کے واقعات اختصار کے ساتھ لکھے گئے ہیں، اس کے بعد ترکی فتوحات پر دنیائے اسلام کی مسرت و مبارکباد کا ذکر کیا گیا ہے، غرض یہ ہے کہ جنگ اناطولیہ کے جامع و مستند حالات دیکھنے کے لیے یہ کتاب کافی ہے +

قیمت بارہ آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

سفرنامۂ انگورہ

اس میں مشہور فرانسیسی لیڈی "جارجیس گالس" کے واقعات سفر، سرزمین اناطولیہ و شہر انگورہ کے تاریخی حالات، قدرتی مناظر، انگورہ پارلیمنٹ کے واقعات، وزارت انگورہ، مشاہیر انگورہ، غازی مصطفےٰ کمال پاشا، بیگم غازی مصطفےٰ کمال پاشا، وزیر اعظم انگورہ، جنرل عصمت پاشا جنرل رفعت پاشا، ڈاکٹر رضا نور بک اور فاتح سمرنا جنرل نورالدین پاشا کے کارنامے جنگ یونان و ٹرکی کے چشم دید معرکے، ترکان احرار کا لشکر جرار، انگورہ سے قسطنطنیہ تک کے واقعات +

قیمت ایک روپیہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

جانباز ترک

جنگ بلقان اور جنگ یورپ کے ہولناک واقعات کو اس کتاب میں نہایت خوبی سے بیان کیا گیا ہے اور یہ دکھایا گیا ہے کہ ایک جانباز ترک کس طرح فوجی تعلیم حاصل کر کے ملک کی خدمات انجام دیتا ہے اور وردانیال کی جنگ میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر دشمنوں کے بحری بیڑے کی طاقت کو تباہ کرتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ ٹرکی سے یورپ کو کیوں پرخاش ہے، اور جرمنی اور ترکوں کے تعلقات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، غرض ہر نوعیت سے یہ کتاب پڑھنے کے قابل ہے۔

قیمت دس آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

جنگِ عظیم میں ترکوں کے کارنامے
تذکرات جمال پاشا

اس کتاب کے سات حصے ہیں، ان ساتوں حصوں میں جنگ عظیم میں ترکوں کے تمام کارنامے نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں جس میں شریف مکہ کی غداری، اور جنگ میں ترکوں کے شریک ہونے کے اسباب سے لیکر میدان جنگ کے ہر چھوٹے سے چھوٹے کارنامے پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ دکھایا گیا ہے کہ انگریز ترکوں کو کیوں تباہ و برباد کرنا چاہتے تھے، جرمنی ترکوں کے جنگ میں حصہ لینے سے کیوں خوش ہوا، فرانس نے ترکوں کی مخالفت کے لیے کیا کیا تدابیر اختیار کیں، مصر میں انگریزوں اور ترکوں کی جنگ کے واقعات نہر سویز پر ترکوں کی جان توڑ کوششیں، غرض یہ کہ مخالفین نے اس جنگِ عظیم میں ترکوں کو بے نشان بنانے کی انتہائی کوشش کی مگر قدرت کے زبردست بازو نے انکی مدد کی اور وہ آسمانِ شہرت پر آفتاب بنکر چمکے، انگریزی جنگِ عظیم کی تاریخ کی قیمت ڈھائی سو روپیے ہے مگر غریب ہندوستانیوں کے لیے غربت کا لحاظ رکھتے ہوئے ساتوں حصوں کی قیمت محض ۲ روپیہ ہے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

ایک معمولی تاجر کا لڑکا غازی کیسے بنگیا؟

اور آسمان سیاست پر تیغ کمال بنکر کس طرح چمکا، اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو سیرۃ الغازی مصطفےٰ کمال پاشا (بالتصویر) ملاحظہ فرمایئے، اس میں غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے بچپن سے لیکر اس وقت تک کے حالات درج ہیں، پہلے باب میں غازی ممدوح کے جامع حالات زندگی قلمبند کیے گئے ہیں اور دکھایا گیا ہے کہ غازی ممدوح نے دنیا میں کس طرح ایک معمولی تاجر کا بیٹا بنکر ترقی کی، دوسرے باب میں انگورہ کی ملی تحریک کی مفصل تاریخ ہے، انگورہ گورنمنٹ کی تینوں لڑائیوں (کلیلہ کی جنگ، ترکی ارمنی جنگ اور یونانی ترکی جنگ) کے مفصل حالات، صلح کا نفرنس کی قراردادیں اور یوروپین سازشوں کے واقعات کو نہایت تحقیق کے بعد درج کیا گیا ہے، مختصر یہ کہ ابتدا بحریک سے لوزان کانفرنس تک کے واقعات مستند تواریخی مواد سے حوالۂ قلم کیے گئے ہیں۔ آخر میں غازی ممدوح کی تقریروں کے اقتباسات بھی درج کیے گئے ہیں، لکھائی، چھپائی کاغذ نہایت عمدہ

قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

نقاب پوش ترک ہوا باز

اناطولیہ کی جنگ کا ایک بے مثل ناول جس میں سلطان عبدالحمید خاں مرحوم کے صاحبزادے امیر عبدالرحیم کا آستانہ سے بھاگ کر ازمیت پہنچنا اور وہاں بیوی بچوں کو چھوڑ کر انگورہ جاکر ترکی کی خدمات ادا کرنا، پھر محکمہ ہوائی میں داخل ہو کر ایک باکمال ہوا باز کی حیثیت سے یونانیوں کے متعدد بحری اور ہوائی جہازوں کو غرق و تباہ کرنا، شاہزادہ ممدوح کی جنگی چالیں اس قدر زبردست تھیں کہ اُنھوں نے یونانیوں کے حواس باختہ کردیے اور ان کے قتل کے لیے گورنمنٹ یونان نے بیس لاکھ درہم کا انعام مقرر کیا تھا، مگر انہوں نے ہر موقع پر دشمنوں کو نیچا دکھایا۔ قیمت آٹھ آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

پیراہنِ آتشیں

خالدہ ادیب خانم سابق وزیر تعلیم انگورہ گورنمنٹ کے ایک نہایت مشہور و معروف ناول کا ترجمہ اناطولیہ کی تحریک شروع ہونے کے اسباب، تحریک کی ابتدا جدوجہد کا دوسرا دور اور جنگی معرکوں کے حالات اس کتاب کے ملاحظہ کے بعد آپ کو معلوم ہوگا کہ اناطولیہ کی تحریک جس نے سارے یورپ اور ساری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا تھا ابتدا میں بچوں کا کھیل معلوم ہوتی تھی، مگر قدرت نے اسے کامیابی بخشی، ترجمہ اس قدر خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے کہ خالدہ ادیب خانم کی طرز تحریر کی شان اُردو میں بھی قائم ہے، اس ناول کے پڑھنے کے بعد آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ قسطنطنیہ کے کسی اجتماع میں ہیں یا اناطولیہ کے کسی بلند مقام سے یہ تمام واقعات اپنی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

انگورہ میں ہندوستانی جاسوس

انگریزوں کے ایک سربرآوردہ ہندوستانی جاسوس مصطفےٰ صغیر مراد آبادی کے کارناموں کا مرقع، قسطنطنیہ میں تباہی خلافت اور بربادی اسلام کی بحیثیت جدوجہد کا آئینہ، غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے قتل کی نامراد سازشیں ایک وطن پرست ترک خاتون سے مصطفےٰ صغیر کا عشق اور خاتون کی جدوجہد سے مصطفےٰ صغیر کے اسرار کا انکشاف، غرض اول سے آخر تک یہ کتاب نہایت دلچسپ ہے جس میں انگریزوں کی سازشوں کو آئینہ کردیا گیا ہے۔

قیمت چھ آنے (۶ر)

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

مصورِ غم علامہ راشد الخیری کی لڑکیوں اور عورتوں سے دو دو باتیں

منازل السائرہ

ناول کے پیرایہ میں لڑکیوں کی تربیت کے لیے عالم شیر خواری سے لیکر شادی تک کی مکمل تعلیم، نہایت دلچسپ اور کارآمد تصنیف، اس ناول میں مصنف نے عورتوں اور لڑکیوں کے تاریک پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے تاکہ خود بخود کتاب پڑھنے کے بعد اصلاح کا مادہ پیدا ہو جائے، ہمیں سائرہ کی زندگی کے شادی تک کے عبرت انگیز حالات دکھائے گئے ہیں۔ علم

جوہر قدامت

عورتوں کو موجودہ زمانہ میں فیشن اور آزادی کی زہریلی ہوا سے محفوظ رکھنے کی غرض سے یہ کتاب لکھی گئی ہے، وہ مستورات جو مغربی تقلید پر مٹی ہوئی ہیں اور وہ نوجوان جو یورپ کے ایمان شکن اتباع کی طرف مائل ہیں اس ناول کو ضرور پڑھیں اور یہ معلوم کریں کہ وہ آب حیات کے دھوکہ میں زہر پی رہے ہیں۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

عروس کربلا

اس کتاب میں کربلا کے تاریخی واقعات شہادت امام کی دل ہلا دینے والی داستان، مصورِ غم مولانا راشد الخیری نے اپنے حسین رنگ میں تحریر فرمائی ہے، کربلا کے پُر غم واقعہ کے لیے مصورِ غم کا قلم خصوصیت رکھتا ہے، یہ سمجھنا چاہیے کہ کربلا کی غمناک تصویر میں مصورِ غم نے رنگ بھر کر مصورِ غم ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

فسانۂ سعید

شادی بیاہ کا مسئلہ بہت نازک ہے، ماں باپ اپنی اولاد کو دیدہ و دانستہ کنوئیں میں دھکا دے دیتے ہیں، اس کتاب میں شادی کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ شادی کے معاملہ میں بڑی ہوشیاری اور چھان بین کی ضرورت ہے، جو ماں باپ ایسا نہیں کرتے وہ اپنی اولاد کی زندگی تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ قیمت آٹھ آنے (۸/)

صبح زندگی

صبح زندگی لڑکیوں کی تعلیم کے لیے سب سے بہتر کتاب ہے، اس میں ایک لڑکی کی بچپن سے لیکر شادی تک کی تعلیم و تربیت، کھانا، سینا، پرونا، کشیدہ کاری گھر کا انتظام، عزیزوں سے میل جول، خوش مزاجی غرض یہ کہ ایک سلیقہ مند لڑکی کیلیے جتنی باتوں کا ہونا ضروری ہے وہ سب کچھ اس ناول میں موجود ہے

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

شام زندگی

یہ کتاب عورتوں کو شوہر کی خدمت گزاری اور اطاعت سکھاتی ہے، اور شادی کے بعد خانہ داری کے تمام امور میں تعلیق کا کام دیگی، اور ستورہ بتائیگی کہ اس کے فرائض کیا ہیں، اس کتاب کے پڑھنے کے بعد اگر ہو سکے اور آپ کی مستورات اس سے فائدہ اٹھا سکیں (انشاء اللہ تعالیٰ) آپ کی زندگی ایک خوش گوار زندگی بن جائیگی۔ قیمت ۴ر

شب زندگی

ہماری صبح زندگی اور شام زندگی ختم ہو جائیگی اور شب زندگی یعنی موت ایک نہ ایک دن ضرور آئیگی اس ناول میں نسیمہ کے مرنے کے بعد کے حالات لکھے گئے ہیں جس میں اس نے بتایا ہے کہ مرنے کے بعد ایک عورت پر کیا گزرتی ہے، اس کتاب کے لکھنے سے مولانا کا یہ مقصد ہے کہ عورتیں موت کو یاد رکھیں گناہ سے بچیں تاکہ جہنم کا ایندھن بننا نہ پڑے۔ علم

نوحۂ زندگی

حشمت آرا کے نکاح ثانی کرنے پر حشمت کے ماں باپ نے جو ظلم و ستم ڈھائے ہیں، شاید دنیا میں کوئی ماں باپ گوارہ نہ کریگا، نظام قدرت حشمت کی مدد کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہے اور اس کی تمام تکالیف عیش سے بدل جاتی ہیں، اس کتاب کو اہل ہنود بیحد خریدتے ہیں تاکہ انکے ہاں کی بیوہ عورتیں اس کتاب کو پڑھکر نکاح ثانی کی طرف رغبت کریں۔ قیمت ۱۲ر

آفتاب دمشق

اس ناول میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے، دیگر مذاہب سے اسلام کا مقابلہ، عہد صدیق و عہد فاروق کے کارنامے، اسکے علاوہ کچھ حسن کی دیویاں بھی آفتاب دمشق میں اپنا کام کر رہی ہیں، نہایت دلچسپ ناول ہے، یہ دمشق کا سچا اور تاریخی واقعہ ہے، اس کی خوبی اس کو دیکھنے ہی سے ظاہر ہو سکتی ہے۔

قیمت ایک روپیہ چار آنے

سمرنا کا چاند

اس ناول میں مولانا نے اخلاقی پہلو پر بہت زیادہ روشنی ڈالی ہے اور یہ دکھایا ہے کہ انسان کسی حالت میں ہو اسکو اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کرنا چاہیے، دولت و ثروت کے نشہ میں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کو نہیں بھول جانا چاہیے، نہایت مؤثر اور مفید ناول ہے،

قیمت ایک روپیہ چار آنے

یاسمین شام

حضرت عثمان خلیفۂ ثانی کا عہد حکومت، معرکہ اسلام کی فتح اور تسخیر شام کے حالات، بہادران اسلام کے کارنامے نہایت خوبی کے ساتھ دکھائے گئے ہیں اس تاریخی ناول کے پڑھنے کے بعد مسلمانوں کو معلوم ہوگا کہ وہ کس دلیر بہادر اور غیور قوم سے تعلق رکھتے ہیں، اسکے علاوہ ایک رومن کے پیچھے عشق کی داستان نے ناول میں اور بھی رنگینی پیدا کر دی ہے۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

درِ شہوار

حسن حسینوں کے لیے نعمت کے ساتھ ساتھ آفت بھی ہے، ایران کی شہزادی سبطورا کے حسن و جمال نے سبطورا کو ہزاروں مصیبتوں میں گرفتار کر دیا، ایران، سیستان میں سبطورا کے حسن نے ایک قیامت برپا کر دی، ہزاروں جانیں اس شمع رو پر قربان ہو گئیں، نہایت دلچسپ ہے۔

قیمت دس آنے

سید علی مظفر ہاشمی مینیجر خواجہ بک ڈپو نظامیہ دارالاشاعت دہلی

۲ دو روپے کے سرمایہ سے تجارت

دو روپے کے قلیل سرمایہ سے اگر آپ تجارت کرنا چاہتے ہیں تو معلومات تجارت جس پر ساٹھ ہزار روپے کے انعامات بھی تقسیم کیے جائینگے خرید لیجئے، اس قدر ایثار اور قربانی سے ہمارے دو مقصد ہیں:-

(۱) ملک میں تجارت کا شوق پھیلانا

(۲) ملک کو خواجہ بک ڈپو کی تجارتی اور صنعتی کتب سے آگاہ کرنا جو کئی سال سے مسلسل شائع ہو رہی ہیں۔

کتاب معلومات تجارت میں کیا ہے؟

وہ باتیں جو سالہا سال کامیاب تاجروں کی خدمت کے باوجود بھی نہیں حاصل ہوتیں، تجارت کے وہ راز جو محض دنیا کے کامیاب تاجروں کے ساتھ دفن ہو جاتے ہیں، وہ باتیں جنکو ذہن نشین کرنے کے بعد ایک معمولی لکھا پڑھا شخص بھی کامیاب تاجر بن سکتا ہے، تجارت کے وہ راز جو بیکاروں کو باکار اور باکاروں کو کامیابی کا اعلیٰ نمونہ بنا سکتے ہیں، وہ باتیں جو قلیل سرمایہ سے تجارت کرنا سکھاتی ہیں، تجارت کے وہ راز جو بغیر سرمایہ کے بھی تجارت کرنا بتاتے ہیں، صدہا باتیں جو امریکہ اور یورپ کی کتابوں کا عطر کھینچکر لکھی گئی ہیں، وہ تجارت کے راز جنکی بدولت آج یورپ ہندوستان پر حکومت کر رہا ہے

اگر آپ کے نام انعام نکل آیا تو دو روپے سے آپنے ہزاروں کما لیے۔ اور۔ اگر خدانخواستہ نہ نکلا تو دو روپیہ کی کتاب آپ کو مل ہی گئی جس سے اگر آپ کام لینا چاہیں تو ہزار ہا روپیہ خود پیدا کر سکتے ہیں

ہزار ہا روپیہ کتاب کے خریداروں میں بتفصیل ذیل تقسیم کیا جائے گا

ایک لاکھ کتاب کی فروخت پر ساٹھ ہزار روپیہ بتفصیل ذیل تقسیم ہوگا	پچاس ہزار کتاب کی فروخت پر تیس ہزار روپیہ بتفصیل ذیل تقسیم ہوگا	پچیس ہزار کتاب کی فروخت پر پندرہ ہزار روپیہ بتفصیل ذیل تقسیم ہوگا	بارہ ہزار کتابوں کی فروخت پر سات ہزار روپیہ بتفصیل ذیل تقسیم ہوگا
پہلا انعام ۵ ہزار روپے کا دوسرا انعام تین ہزار روپے کا	پہلا انعام ۳ ہزار روپے دوسرا انعام ۲ ہزار روپے	پہلا انعام ۲ ہزار روپے دوسرا انعام ۱۵ سو روپے	پہلا انعام ایک ہزار روپے دوسرا انعام پانچسو روپے
تیسرا انعام ۲ ہزار روپے چوتھا انعام ایکہزار روپے	تیسرا انعام ایکہزار روپے چوتھا انعام پانچسو روپے	تیسرا انعام ایکہزار روپے چوتھا انعام تین سو روپے	تیسرا انعام تین سو روپے چوتھا انعام دو سو روپے
پانچواں انعام پانچسو روپے چھٹا انعام تین سو روپے	پانچواں انعام تین سو روپے چھٹا انعام دو سو روپے	پانچواں انعام دو سو روپے چھٹا انعام ایک سو روپے	پانچواں انعام ایک سو روپے چھٹا انعام پچاس روپے
ساتواں انعام دو سو روپے آٹھواں انعام ایک سو روپیہ	ساتواں انعام ایک سو روپے آٹھواں انعام پچاس روپے	ساتواں انعام پچاس روپے آٹھواں انعام پچیس روپے	ساتواں انعام پچیس روپے آٹھواں انعام پندرہ روپے
نواں انعام پچاس روپے دسواں انعام پچیس روپے	نواں انعام پچیس روپے دسواں انعام پندرہ روپے	نواں انعام پندرہ روپے دسواں انعام دس روپے	نواں انعام دس روپے۔
۹۵۶۵ انعام پانچ پانچ روپے کے ہونگے،	۴۵۶۲ انعام پانچ پانچ روپے کے ہونگے۔	۲۱۶۰ انعام پانچ پانچ روپے کے ہونگے	۶۶۰ انعام پانچ پانچ روپے کے ہونگے۔

کم سے کم ۶ ہزار کتابوں کی فروخت پر انعامات تقسیم کیے جائیں گے اگر مقررہ تاریخ تک ۶ ہزار خریدار نہیں ہوئے تو مدت بڑھا دی جائیگی، جون ۲۵ء تک انعامات تقسیم ہونگے تقسیم انعامات کی کارروائی قابل اعتماد ارکین شہر کے روبرو عمل میں آئیگی، اگر آپ تاریخ مقررہ پر تشریف لا سکتے ہیں تو رونق افروز ہو کر شکریہ کا موقع دیجیے،

جو صاحب پانچ خریدار دینگے ان کو ایک ٹکٹ مفت دیا جائیگا۔ جو صاحب دس خریدار دینگے ان کو ایک ٹکٹ اور ایک جلد معلومات تجارت نذر کی جائیگی

کتاب کی قیمت مع محصول ڈاک دو روپے ہے، کتاب اور انعامی ٹکٹ منی آرڈر وصول ہونے پر روانہ کیا جائیگا، بذریعہ وی پی بھی کتاب بھیجی جا سکتی ہے۔

سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو، دہلی

ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء — ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۳۴۳ھ

رسالہ

جلد ۴ — دین و دنیا — نمبر ۱

حمد

(از مفتی شوکت علی فہمی - ایڈیٹر)

جب راحت کی نیند میں غفلت کی چادر اوڑھ کر سوتا ہوں - جب عیش کی دنیا میں ناعاقبت اندیشی کا جام پی کر مست ہو جاتا ہوں - تو میں تیری یاد کو دل سے بھلا دیتا ہوں مگر تو مجھے نہیں بھولتا - اپنے گناہگار بندے کو یاد رکھتا ہے اور تو مجھے آرام دیتا ہے - اطمینان دیتا ہے - سکون دیتا ہے - چین دیتا ہے اور سب کچھ دیتا ہے -

جب میں مصیبت کی تکلیف سے حوادث کے کانٹوں پر کروٹیں بدلتا ہوتا ہوں - جب رنج و غم کی آگ میرے دل کی دنیا کو پھونک دیتی ہے - میرے دماغ کے عالم کو خاک کر دیتی ہے - اور مجھ کو ناامیدی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا - اس وقت تو ہی یاد آتا ہے چاروں طرف سے ناامید ہو کر تجھی سے مدد مانگتا ہوں - تیری رحمت کی لہر غفلت کے پردہ آنکھوں کے سامنے سے اٹھ جاتے ہیں - میری مصیبتیں ختم ہو جاتی ہیں اور تو آرام دیتا ہے - اطمینان دیتا ہے - سکون دیتا ہے - اور سب کچھ دیتا ہے -

کالی رات ہے - مصیبت کا سا تہہ ہے - بجلی چمک رہی ہے - دل لرز رہا ہے کشتی حیات ڈگمگا رہی ہے - سمندر میں طوفان ہے - ساحل دور ہے - قوت فیصلہ بیکار ہے عقل رہنمائی نہیں کرتی - کس سے کہوں - کس سے مدد مانگوں - نہ رہبر ہے نہ ناخدا نوح کی کشتی کو پار لگانے والے - کٹھن وقت میں کام آنے والے - دکھے ہوئے دل کی آواز پر بیچین ہو جانے والے - رحمت والے - ایک مصیبت زدہ کی بپتا سن - مردہ ضمیر کو زندگی دے - زندگی دیکر اس کو شعور کر دے اور ایسا شعور کر کر طور بن جائے - آنکھ کو ندامت کے آنسو دے - ان آنسوؤں میں نہاؤں - گناہوں کو دھو ڈالوں اور ایسا پاک صاف ہو جاؤں کہ معصومیت میرے چہرہ سے ہویدا ہو - ایک پرسکون دل عنایت کر اور دل کو خاموش زبان دے اور وہ زبان دے جو ہر وقت تیرے ہی نام کی تسبیح پڑھے اور ہر مصیبت پر دل کی گہرائیوں سے یہ آواز سنوں ؎ ماخذا ایم ما انا خذا در کائنیت

نعت

(از مفتی شوکت علی فہمی - ایڈیٹر)

نیلے آسمان کے نیچے سبز محل میں آرام فرمانے والے شہنشاہ - ایک بھکاری روضۂ مبارک کی جالیوں کے پاس ہاتھ پھیلائے ہوئے آیا ہے - بھیشہ اپنی بادشاہی کا صدقہ دے - اس کا دامن بھر دے - وہ دولت نہیں چاہتا - وہ عزت نہیں چاہتا وہ شوکت نہیں چاہتا - وہ تیرے در کی گدائی چاہتا ہے -

دونوں عالم کے بادشاہ - دونوں جہان کے آقا - اسے رحم و مروت دے - امانت و دیانت دے - عفت و عصمت دے - استقلال و استقامت دے - توکل و اخلاص دے - عبادت و ریاضت دے - اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی محبت دے -

تیری محبت میں مجنوں بن جاؤں - دیوانہ کہلاؤں - دل کے محمل میں - تیری سیاہ زلفوں کے خیال کو لیلیٰ بنا کر بٹھاؤں اور پھر مدہوش ہو جاؤں - ایسا مدہوش ہو جاؤں کہ تیری جستجو میں - تیری تلاش میں در در کی خاک چھانوں - صحرا میں جاؤں اور ہر جگہ پر مجھے تیرے محمل کا دھوکہ ہو اور اس قدر صحرا نوردی کروں کہ میرے پاؤں کے زخموں سے صحرا کی زمین ایسی سرخ ہو جائے کہ گلشن شرمائے -

میرے دل کے محمل میں لیلیٰ بنکر روپ دکھانے والے - میرے محبت کے باغ میں پھول بنکر سبز گنبد کی طرح ہری ہری پتیوں میں چھپکر خوشبو دینے والے - جب میں نے تصور کی آنکھ سے اپنے دل میں دیکھا تو میں بے ساختہ کہہ اٹھا ؎

آفتابا گر دیدہ ام بہر بتاں و ندیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لاکن تو چیزے دیگری

تفسیر قرآن مجید

(گذشتہ سے پیوستہ)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ۔

ترجمہ: - اور جب ہمنے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو اُنہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (سجدہ نہیں کیا)۔ اُس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہوا۔

تشریح الفاظ: - سجدہ۔ سر جھکانا۔ تعظیم کے لیے کسی کے سامنے جھک جانا انتہائی عاجزی اور فرماں برداری کا اظہار۔ شریعت میں سجدہ کے یہ معنی ہیں کہ زمین پر پیشانی رکھی جائے۔ چونکہ یہ انتہائی فروتنی۔ عاجزی اور بیکسی کی صورت ہے اس لیے شریعت محمدیہ میں خدا کے سوا کسی دوسری ہستی کو سجدہ کرنا حرام ہے حضرت آدم کو فرشتوں کا سجدہ کرنا صرف ایسی مجازی صورت تھی کہ ہم قبلہ کی طرف رُخ کرکے جنابِ الٰہی میں سربسجود ہوتے ہیں۔ اس طرح سجدہ کرنے سے قبلہ کو سجدہ کرنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ ذات الٰہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت آدم کی ذات کو فرشتوں کے لیے قبلہ قرار دیا گیا اور وہ سجدہ درحقیقت ذات خداوندی ہی کے لیے تھا۔ اور اگر یہی سمجھ لیا جائے کہ تمام و کمال حضرت آدم ہی کو فرشتوں نے سجدہ کیا تو حکم الٰہی کی تعمیل نہیں اس کے بعد حضرت یوسفؑ کے قصہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے بھائیوں نے اُنہیں سجدہ کیا۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں سلام وتحیہ اور تعظیم وتکریم کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ سجدہ کیا جاتا تھا یا زمین بوسی کے طور پر بہت زیادہ جھکا جاتا تھا لیکن شریعت محمدیہ نے اس رسم ورواج کو بالکل منسوخ کر دیا۔ قرآن پاک میں جابجا خدا کے سوا دیگر ہستیوں کو سجدہ کرنے کی سخت ممانعت ہے مثلاً لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ۔ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اُس اللہ کو سجدہ کرو جس نے اُن کو پیدا کیا ہے) سرورِ عالم نے سخت ممانعت کی ہے کہ ایک انسان ایک انسان کو سجدہ کرے چنانچہ جب حضرت سلمانؓ نے حضور کو سجدہ کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ مخلوق کے لیے جائز نہیں کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرے اگر میں عبادت دیتا کہ مخلوق مخلوق کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ بہرحال خدا کے سوا کسی کی اتنی تعظیم کرنا جو سجدہ تک جا پہنچے نیت کے ساتھ شرک اور بلا نیت مشابہ شرک ہے مخلوق کی تعظیم کے وقت خدا اور مخلوق میں جتنا فرق ہے اُسے ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ بعض صوفیائے کرام میں سجدۂ تعظیمی کی مثالیں ملتی ہیں۔ لیکن اُن کے افعال عوام کے اور تمام مسلمانوں کے لیے قابلِ تقلید نہیں ہو سکتے۔ ایک صوفی بہت بڑا پابند شریعت ہونے کے باوجود عالمِ سُکر و بیخودی میں تین تین روز تک نماز نہیں پڑھتا۔ لیکن اُس کی تقلید میں ہم کسی دنیاوی مصروفیت یا کاہلی کی وجہ سے ترکِ نماز کو جائز نہیں سمجھ سکتے۔ ایک صوفی مست ہو کر انا الحق کا نعرہ بلند کرتا ہے لیکن عامۂ مسلمین کو چاہیئے کہ ایسے کلمات کو ہمیشہ کلماتِ کفر سمجھیں۔ ایک صوفی اپنی پیر میں جلوۂ حق کا مشاہدہ کرتا ہے اور مدہوش ہو کر سجدہ میں گر پڑتا ہے لیکن جن لوگوں کو یہ بصیرت اور یہ سرمستی حاصل نہیں اور پیر کو اپنی طرح ایک انسان سمجھ رہے ہیں اُن کے لیے سجدہ کرنا ایک مرتا جائز ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا اور اُس کے رسول کی فرماں برداری ہی فلاح دین ودنیا کا باعث ہے اور اُن کا حکم یہی ہے کہ خدا کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔ ابلیس:- عزازیل۔ شیطان۔ وہ جو ہر نیکی اور بھلائی سے مایوس اور محروم ہو۔ ایک ہستی جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے جن ہے۔ اور آگ سے پیدا کی گئی ہے۔ یعنی جس طرح انسان خاک سے اور ملائکہ نور سے پیدا کیے گئے ہیں شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ شیطان فرشتوں میں شامل تھا اور اُن سے بڑھ کر عبادت گزار تھا لیکن چونکہ ہر شے اپنی اصل کی طرف جاتی ہے ناری الاصل ہونے کی وجہ سے اُس میں حسد۔ سرکشی اور غرور کے جذبات موجود تھے۔ اُسے پہلے ہی یہ بات ناگوار تھی کہ اُس کے ہوتے ہوئے آدم کو زمین کی خلافت دی جائے۔ جب سجدہ کا حکم دیا گیا تو وہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ اور دیدہ ودانستہ حکم الٰہی سے روگردانی کے لیے آمادہ ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ذاتِ جلال نے اُسے ہمیشہ کے لیے ملعون ومردود قرار دیا۔ عروج وعزت سے پستی وذلت میں گرنے کا یہ لازمی نتیجہ تھا کہ اُسے آدم اور نسلِ آدم سے عداوت پیدا ہوئی اور اُس نے اُن کی تباہی وبربادی کی قسم کھائی۔ اباء۔ انکار کرنا۔ دیدہ ودانستہ۔ اپنی مرضی سے انکار کرنا۔ استکبار:- اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ غرور کرنا۔ تکبر

تفسیر: - جب حضرت آدم نے فرشتوں کو حقائقِ اشیاء سے آگاہ کیا اور اُن کی علمی فضیلت پایۂ ثبوت کو پہونچی تو خدا نے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا۔ ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ ابلیس نے دیدہ ودانستہ خدا کا یہ حکم نہ مانا۔ اپنے آپ کو حضرت آدم سے بڑا سمجھا اور اُس سے یہ سب کچھ ہوتا ہی تھا کیونکہ اللہ تعالےٰ کو اُس کے انکار و کفر کا حال پہلے سے معلوم تھا۔ اس آیت کریمہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ خدا کی نافرمانی خدا اور رسول کی بدترین گناہ ہیں اور ان کے ارتکاب سے انسان ہمیشہ کے لیے بارگاہِ الٰہی سے مردود وملعون ہو جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

(مولانا) سید ظہور احمد (صاحب چیف ایڈیٹر)

شرح مثنوی مولینا روم

گذشتہ سے پیوستہ

چوں رسید از راہ آں مرد غریب اندر آوردش بہ پیش شہ طبیب

ترجمہ:۔ جب یہ مسافر سفر طے کرکے پہونچا تو طبیب اُسے بادشاہ کے روبرو محل میں لے گیا۔

پیش شاہنشاہ بردش خوش نباز تا بسوزد بر سر شمع طراز

ترجمہ:۔ طبیب اُسے بادشاہ کے سامنے عزت کے ساتھ خوش خوش لے گیا تاکہ وہ حسین کنیز پر قربان ہوجائے۔

لغات:۔ ناز۔ عزت۔ طراز۔ ترکستان کے ایک سرحدی شہر کا نام ہے جسکے باشندے حسن وجمال میں خاص شہرت و امتیاز رکھتے ہیں۔ (طراز کی شمع سے کنیز مراد ہے)

مطلب:۔ القصہ جب بادشاہ کے قاصدوں کے ساتھ زرگر سفر کی منزلیں طے کرکے بادشاہ کے دارالسلطنت میں پہونچا تو قاصد پہلے اُسے طبیب غیبی کے پاس لے گئے۔ طبیب غیبی اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوا اور بڑے اعزاز کے ساتھ اُسے بادشاہ کے روبرو پیش کیا۔ طبیب غیبی کا مدعا یہ تھا کہ وہ کنیز پر قربان اور اُس شمع خوبی پر پروانہ وار نثار ہوجائے۔

شاہ دید او را بسے تعظیم کرد مخزن زر را بدو تسلیم کرد

ترجمہ:۔ بادشاہ نے اُسے دیکھ کر بہت تعظیم کی اور خزانہ اُسے سپرد کیا۔

پس بفرمودش کہ برسازد زرے از سوار و طوق و غلخال دگر

ترجمہ:۔ پھر اُسے حکم دیا کہ سونے کے کنگن۔ طوق۔ پازیب اور پلکے تیار کرو

ہم ز انواع ادانی بے عدد کانچناں در بزم شاہنشہ سزد

ترجمہ:۔ نیز طرح طرح کے بے شمار ظروف جو بزم شاہی کے قابل ہوں بناؤ

زر گرفت آں مرد و شد مشغول کار بے خبر از حالت ایں کارزار

ترجمہ:۔ اُس نے سونا لے کر اپنا کام شروع کردیا۔ وہ اس سے بے خبر تھا (کہ صلح کے پردہ میں) جنگ ہو رہی ہے۔

لغات:۔ سوار۔ کنگن۔ طوق۔ گلوبند۔ غلخال۔ پازیب۔ جھانجھ۔ کمر۔ پٹکہ۔ انواع (جمع نوع) اقسام طرح طرح کے۔ اوانی (جمع انا) برتن۔ ظرف۔ کارزار۔ جنگ۔

مطلب:۔ جب ابتدائی امور ختم ہوچکے تو بادشاہ نے اُسے اپنا خزانہ جسمیں سونے چاندی کا ذخیرہ تھا زرگر کے سپرد کردیا اور اُسے حکم دیا کہ طرح طرح کے زیور اور قسم قسم کے برتن جو بزم شاہی کے شایاں ہوں چاندی سونے کے بناؤ زرگر بادشاہ کے حسب حکم اپنے کام میں مصروف ہوگیا۔ اُسے خبر بھی نہ تھی کہ صلح کے پردے میں جنگ ہو رہی ہے اور انعام واکرام کی آڑ میں اُس کی ہلاکت کا بندوبست کیا جارہا ہے۔

پس حکیمش گفت کائے سلطان مہ آں کنیزک را بایں خواجہ بدہ

ترجمہ:۔ اس کے بعد حکیم نے کہا کہ اے سلطان عالی جاہ۔ اس (پہلے) آفاکو کنیز حوالے کردے۔

تا کنیزک در وصالش خوش شود آب وصلش دفع آں آتش شود

ترجمہ:۔ تاکہ کنیز اُس کے وصال سے خوش ہو۔ اور اُس کے وصل کی آبیاری سے یہ آگ دور ہوجائے۔

لغات:۔ مہ۔ سردار۔ عالی جاہ۔ عالی شان۔ دفع۔ دور کرنا (لاش جگہ یعنی دافع) دور کرنے والا۔

مطلب:۔ طبیب غیبی نے بادشاہ سے کہا کہ اب آپ اس بیمار کنیز کو زرگر کے پاس جانے کی اجازت دیدیں تاکہ وہ اُس کے دیدار اور وصال سے شادکام ہو محبت کی آگ فرو ہوجائے اور چند روز میں اُسے کامل تندرستی میسر آئے۔

شہ بدو بخشید آں مہ روئے را جفت کرد آں ہر دو صحبت جوئے را

ترجمہ:۔ بادشاہ نے اُس حسینہ کو زرگر کے حوالے کردیا اور اس طرح ان دونوں مشتاقان وصال کو ملادیا۔

لغات:۔ مہ رو۔ (ماہ رو) جس کا چہرہ چاند کی طرح خوبصورت اور روشن ہو جفت کردن۔ ملانا۔ شادی کردینا۔

مطلب:۔ بادشاہ نے طبیب غیبی کے مشورہ کے مطابق کنیز زرگر کو بخشدی کنیز تو زرگر پر فریفتہ تھی ہی اور اُس کے حسن وجمال کے لحاظ سے زرگر کا مشتاق ہونا بھی ممکن ہے پس یہ دونوں دلدادگان محبت ایک دوسرے سے مل گئے۔

مدت شش ماہ می راندند کام تا بصحت آمد آں دختر تمام

ترجمہ:۔ یہ دونوں چھ ماہ تک کامرانی کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے حتیٰ کہ کنیز بالکل تندرست ہوگئی۔

بعد ازاں از بہر او شربت بساخت تا بخورد و پیش دختر می گداخت

ترجمہ:۔ اس کے بعد طبیب غیبی نے زرگر کے لئے ایک دوا تیار کی جسے پی کر وہ لاغر ہونے لگا اور کنیز اُس کا یہ حال دیکھ رہی تھی۔

چونکہ زشت و ناخوش و رخ زرد شد اندک اندک در دل او سرد شد

ترجمہ:۔ چونکہ وہ بدشکل بدنما ہوگیا اور زرد پڑ گیا۔ رفتہ رفتہ کنیز کو اُس سے نفرت ہونے لگی (باقی آئندہ) (مولانا) سید ظہور احمد (صاحب چیف ایڈیٹر)

شرح دیوان حافظؒ

گذشتہ سے پیوستہ

گماں مبر کہ بدور تو عاشقاں مستند خبر نہ داری زاحوال زاہدان خراب

ترجمہ:- یہ گمان نہ کرو کہ تمہارے دور میں عاشق مست ہیں۔ زاہدان خرابات تمہیں خبر نہیں۔

مطلب:- تمہیں یہ خیال ہے کہ تمہارے عہد میں صرف ارباب عشق ہی مست ہو رہے ہیں لیکن تمہیں اہل زہد کی خبر نہیں کہ وہ بھی برباد و خراب حال ہیں یعنی وہ مکر و فریب اور تزویر و ریا کے نشہ سے خراب و مخمور ہو رہے ہیں لیکن شعر کا صاف مطلب یہ ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ عاشق ہی تمہارے دور میں مست ہیں تمہیں زاہدوں کی خبر نہیں کہ وہ بھی در پردہ تمہاری تمنا میں تباہ حال ہو رہے ہیں

مرا بدور لبت شد یقیں کہ جوہر لعل پدید می شود از آفتاب عالمتاب

ترجمہ:- تمہارے لب کے عہد میں مجھے یقین آگیا کہ لعل کا جوہر آفتاب عالمتاب سے پیدا ہوتا ہے۔

مطلب:- لعل کے متعلق شبہ ہے کہ آفتاب کی شعاعیں اُس میں رنگ و جوہر پیدا کرتی ہیں پس حافظ صاحب محبوب کے چہرہ پاپیشانی کو آفتاب اور لبوں کو لعل تسلیم کرکے فرماتے ہیں کہ تمہارے ہونٹوں کو دیکھ کر مجھے یقین آگیا کہ درحقیقت لعل آفتاب عالمتاب کی شعاعوں سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ تمہارے ہونٹ لعل ہیں اور تمہارا چہرہ آفتاب ہے۔

بہل کہ عمر بہ بیہودہ بگذرد حافظ بکوش و حاصل عمر عزیز را دریاب

ترجمہ:- عمر کو بیکار نہ گزرنے دو اے حافظ۔ کوشش کرو اور عمر عزیز کا ثمرہ حاصل کرو۔

لغات:- بہل۔ نہ چھوڑو۔ بے ہودہ۔ بیکار۔ بے سود۔ عزیز قیمتی۔ گراں محبوب۔

مطلب:- انسان اگر سہل انگاری اور بے پروائی سے کام لے تو وقت ہوا سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ گزر جاتا ہے اور پھر ندامت و افسوس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا پس فرماتے ہیں کہ کہیں عمر گرانمایہ کو بے پروائی کے ساتھ نہ کھو دینا کہ وہ بے ہودگیوں میں ضایع ہو جائے۔ بلکہ نہایت کوشش کے ساتھ اور وقت کو غنیمت سمجھ کر اُن باتوں کو حاصل کرنا چاہیئے جو زندگی کا حاصل اور عمر کا ثمرۂ حقیقی ہیں۔

غزل

بیا کہ قصر امل سخت سست بنیاد بیار بادہ کہ بنیاد عمر بر باد ست

ترجمہ:- دیکھو دنیا بے ثبات ہے اور عمر کی بنیاد ہوا پر ہے پس شراب لاؤ

لغات:- قصر محل۔ مکان۔ امل۔ امید۔ قصر امل۔ امید کی جگہ۔ امید کا محل دُنیا۔ سست بنیاد جس کی بنیاد کمزور ہو۔ بے ثبات۔ فانی۔ (سخت اور سست کی مناسبت ظاہر ہے۔ یہ کہنا کہ عمر کی بنیاد ہوا پر رکھی گئی نہ صرف شاعرانہ طور پر اُس کی بے ثباتی ظاہر کرنا ہے بلکہ اس امر واقعہ پر مبنی ہے کہ زندگی کا دارومدار نفس کی آمد و شد پر ہے)

مطلب:- دُنیا بے ثبات اور فانی ہے۔ عمر کا کچھ اعتبار نہیں کیونکہ اُس کی بنیاد ہوا پر ہے پس اس بے ثباتی اور ناپائداری کا غم دور کرنے کی یہی صورت ہے کہ اُس کی طرف توجہ ہی نہ کی جائے اور یہ لمحے عشق و محبت کی بیخودی میں بسر کیئے جائیں۔ کیونکہ شراب محبت ہی ایک ایسی چیز ہے جو دُنیائے فانی کو عالم بقا۔ عرصۂ ثبات کو حیات جاوداں سے بدل سکتی ہے۔

غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود نہ ہر چہ رنگ تعلق پذیرد آزاد ست

ترجمہ:- میں اس کی ہمت کا غلام ہوں جو اس نیلے آسمان کے نیچے تعلق کا رنگ قبول کرنے والی تمام چیزوں سے آزاد رہے۔

لغات کبود۔ نیلا۔ نیلگوں۔

مطلب:- انسان مدنی الطبع ہے۔ تعلقات کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ گردوپیش کے اثرات سے متاثر اور علائق کے حالات سے مسرور یا غمگین ہونا اُس کی عادت ہے لیکن جو لوگ ہمت عالی رکھتے ہیں وہ تعلقات کی زنجیروں کو توڑ ڈالتے ہیں۔ اپنا دل دنیا سے ہٹا کر دنیا کے پیدا کرنے والے سے لگاتے ہیں اگرچہ وہ بھی آزاد نہیں کیونکہ رسیدۂ زنجیر باخدا گرفتار ست۔ لیکن اصطلاح عشق میں اس گرفتاری کا نام آزادی ہے پس حضرت حافظ علائق سے قطع تعلق کی مشکلات کو پیش نظر رکھ کر فرماتے ہیں کہ میں اُس شخص کی ہمت عالی کا غلام ہوں جو اس قید [illegible] شخص اور جذبات پر اتنی حکومت رکھتا ہو کہ تمام دنیاوی تعلقات کو توڑ کر آزاد ہو جائے اور اس چرخ نیلگوں کے نیچے جو تغیرات رونما ہوں اُن سے متاثر نہ ہو۔

نصیحتے کنمت یاد گیر و در عمل آر کہ ایں حدیث ز پیر طریقتم یاد ست

ترجمہ:- میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں اسے یاد کرلو اور اس پر عمل کرو یہ پیر طریقت کی بات مجھے یاد ہے۔

(باقی آئندہ)

(مولانا) سید ظہور احمد (صاحب چیف ایڈیٹر)

شرح گلستان

(گذشتہ سے پیوستہ)

قطعہ

شمشیر نیک زآہن بد چوں کند کسے ناکس بہ تربیت نہ شود اے حکیم پس
باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

ترجمہ:- بُرے لوہے سے اچھی تلوار کوئی کیونکر بنا سکتا ہے۔ اے عقلمند نالایق تربیت سے لایق نہیں بن سکتا بارش کی قدرتی لطافت سے کسی کو انکار نہیں لیکن وہ باغ میں لالہ اُگاتی ہے اور شورہ زمین میں گھاس۔

مطلب:- بادشاہ نے حسب حال ایک قطعہ پڑھا جس سے یہ ثابت کرنا تھا کہ اُس نے اس لڑکے کے متعلق جو خیال ظاہر کیا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا اور وزیر غلطی پر تھا اس قطعہ میں یہ دعویٰ ہے کہ نالایق کی تعلیم و تربیت کا کیسا ہی انتظام کیا جائے لیکن وہ لایق نہیں ہو سکتا۔ نالایق سے وہ شخص مراد ہے جس میں قدرتی طور پر لیاقت اور صلاحیت موجود نہ ہو۔ اس دعوے کو دو مثالوں سے ثابت کیا گیا ہے ایک یہ کہ اگر لوہا برا ہو تو اچھی تلوار اُس سے تیار نہیں کی جا سکتی۔ دوسری یہ کہ تعلیم و تربیت بجائے خود اچھی چیز ہے لیکن طبیعت کے اختلاف کے مطابق ہر جگہ جدا اثر کرتی ہے جیسا کہ مینہ بجائے خود نہایت لطیف ہے لیکن زمین اپنی صلاحیت کے مطابق اُس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے چنانچہ باغوں میں تو گل بوٹے اُگتے ہیں اور بنجر زمینوں میں خس و خاشاک پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے بعد بادشاہ نے ایک دوسرا قطعہ پڑھا۔

قطعہ

زمین شورِ سنبل بر نیارد در و تخمِ عمل ضایع مگرداں
نکوئی با بداں کردن چناں است کہ بد کردن بجائے نیکمرداں

ترجمہ:- زمین شور میں سنبل پیدا نہیں ہوتا۔ بیکار کوشش نہ کر۔ بد آدمیوں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہے کہ نیک آدمیوں کے ساتھ بُرائی کیجائے۔

مطلب:- بادشاہ نے یہ دوسرا قطعہ پڑھ کر ظاہر کیا کہ وزیر نے اس نااہل لڑکے کو پرورش کر کے غلطی کی اُس کی یہ اُمید بالکل غلط تھی کہ یہ راہ راست پر آجائے گا۔ کیونکہ زمین شور (بنجر) میں سنبل پیدا نہیں ہو سکتا اور گل بوٹے نہیں اُگ سکتے۔ اسی طرح وزیر نے اُسکو پرورش کر کے خلق اللہ کو تکلیف دی کیونکہ وہ پھر چور بن گیا اور اُس نے باپ کا قائم مقام بن کر سرکشی اختیار کی چنانچہ بری آدمیوں کے ساتھ نیکی کرنا گویا نیک آدمیوں کے ساتھ برائی کرنا ہے۔

حکایت

سرہنگ زادۂ را دیدم بر درسرائے اغلمش کہ عقل و کیاست و فہم و فراست زائد الوصف داشت ہم از عہد خردی آثار بزرگی در ناصیۂ او پیدا۔

ترجمہ:- میں نے اغلمش کی محلسرا کے دروازہ پر ایک سرہنگ زادہ کو دیکھا جو عقل و دانائی اور سمجھ بوجھ بیان سے زیادہ رکھتا تھا۔ ابھی نوعمر ہی تھا لیکن اُس کی پیشانی سے بزرگی کے آثار نمایاں تھے۔

لغات:- سرہنگ۔ (مرکب۔ سر۔ ہنگ۔ فوج۔ لشکر) سردار لشکر۔ نقیب۔ چوبدار۔ سردار۔ اغلمش۔ سرزمین عجم کے ایک بادشاہ کا نام۔ کیاست۔ زیرکی۔ دانائی۔ فہم۔ عقل۔ سمجھ۔ فراست۔ قیافہ شناسی۔ بتائے بغیر اپنی عقل سے معلوم کر لینا زائد الوصف۔ وصف سے زیادہ۔ بیان سے زیادہ۔ اتنی کہ بیان نہیں ہو سکتی ناصیہ پیشانی۔

مطلب:- حضرت سعدی فرماتے ہیں کہ میں نے اغلمش بادشاہ کی ڈیوڑھی پر ایک سردار زادہ کو دیکھا جو بہت عقلمند۔ ہوشیار۔ بات کی تہ کو پہونچ جانیوالا اور بڑا سمجھدار تھا۔ ابھی اُس کی عمر کم تھی لیکن اُس کے چہرہ سے بزرگی کے آثار اور ہونہار ہونے کی علامتیں نمایاں تھیں۔ بیت

بالائے سرش زہوشمندی میتافت ستارۂ بلندی

ترجمہ:- اُس کے سر پر ہوشمندی کی وجہ سے بلندی کا ستارہ چمک رہا تھا۔

مطلب:- وہ ہونہار تھا۔ اُسے دیکھ کر دیکھنے والا سمجھ لیتا تھا کہ ایک دن اس کا بڑا عروج ہوگا اور اپنی عقل و خرد کی بدولت بہت ترقی حاصل کریگا۔

فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ جمال صورت و معنی داشت و خردمندان گفتہ اند تونگری بدل ست نہ بمال و بزرگی بعقل ست نہ بسال۔

ترجمہ۔ الغرض وہ اس وجہ سے کہ ظاہری اور باطنی خوبیاں رکھتا تھا بادشاہ کی نگاہ میں پسند آیا عقلمندوں کا مقولہ ہے کہ دولتمندی دل سے ہے مال سے نہیں ہے اور بزرگی عقل سے ہے زیادہ عمر ہونے سے نہیں۔

لغات:- صورت و معنی۔ صورت۔ ظاہر۔ ظاہری حالت۔ خد و خال جسمانی حالت معنی۔ باطن۔ باطنی حالت۔ اخلاق و عادات۔

مطلب:- یہ سردار زادہ خوبصورتی بھی تھا نیک سیرت بھی تھا۔ بادشاہ اُسے بہت پسند کرتا تھا۔ اور پسند کرنا بھی چاہیئے تھا کیونکہ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ دولتمندی اور تونگری مال و دولت پر موقوف نہیں۔ دل تونگر ہونا چاہیئے۔ اسیطرح بزرگی سن و سال پر منحصر نہیں بلکہ عقل و خرد پر موقوف ہے۔ (باقی آئندہ)

مولانا ابو الکلام صاحب آزاد ایڈیٹر الہلال و البلاغ

خیالاتِ منتشر

کالے پانی کی سزا ایک مجرم کے لیے بدترین سزا ہے، یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے مجرموں کو یہ سزا دی جاتی ہے، اگر خدانخواستہ کسی شخص کو عبور دریا کا حکم عدالت دے دیتی ہے تو وہ اس سزا سے نجات حاصل کرنے کے لیے اپنی تمام قوتیں صرف کردیتا ہے، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپیہ پانی کی طرح بہاتا ہے اور اس سے بچنے کے لیے ہر ممکن کوشش سے کام لیتا ہے، کبھی تم نے اس پر بھی غور کیا کہ آخر وہ اس سے بچنے کے لیے اس قدر ہاتھ پاؤں کیوں مارتا ہے، اس لیے کہ وہ اپنے وطن کا شیدائی ہے، اسے اپنے متعلقین سے محبت ہے اور اپنے دوستوں سے دلی تعلق ہے، وہ جانتا ہے کہ ان سے جدا ہونے کے بعد جسمانی تکالیف سے زیادہ روحانی تکالیف اس کو ستائیں گی، وہ جیتے جی ان سے جدا ہونا نہیں چاہتا مگر ان تمام کوششوں کے باوجود اس سزا سے بچنے کے لیے انسانی تدابیر بہت کم کارگر ثابت ہوتی ہیں اور وہ ایک دور دراز جزیرہ میں تنہائی کی زندگی گزارنے کے لیے مجبور ہوجاتا ہے، اس سزا کے دوران میں وہ حکام کو ہر ممکن طریقہ سے خوش رکھنا چاہتا ہے تاکہ اس کی جسمانی مشقتیں کم کردی جائیں اور سزا کی مدت میں تخفیف ہوجائے، مگر عبور دریا کی سزا سے بھی زیادہ سخت ایک دوسری سزا ہے، عبور دریا کی سزا کے بعد انسان کی واپسی ممکن ہے مگر عبور زندگی کی سزا اسے اعزا، اقربا، اور دوستوں سے ہمیشہ کے لیے جدا کردیتی ہے، عبور دریا کی مشقتوں کو تمہارا روپیہ کم کرسکتا ہے، عبور دریا کے حکام کو تم چاندی کے چند ٹکڑوں اور کاغذ کے کچھ پرزوں سے قبضے میں لاسکتے ہو، قبر کے گوشے کے لیے اور تربت کی تاریکی کے واسطے تمہارے لیے یہ سب کچھ بیکار ہیں، عدالت خداوندی کے حکام زرپرست نہیں ہیں وہ حق پرست ہیں، وہاں محض تمہارے اچھے اعمال تمہارا ساتھ دیں گے، تمہاری نیکیاں تمہاری رہبری کرینگی، تمہارا ایمان تمہارا رفیق ہوگا +

تم جب مکان تعمیر کراتے ہو تو اس کے محفوظ بنانے میں اپنی انتہائی کوشش سے کام لیتے ہو، اور زیادہ سے زیادہ روپیہ اس کی تعمیر پر خرچ کرنے کے لیے آمادہ ہوجاتے ہو، تم محض صدر دروازہ ہی کو مضبوط بنانے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ تم اپنے ہر کمرہ کے دروازہ کو اپنے خیال خطرات کی بنا پر نہایت پائدار تیار کراتے ہو، اس کے علاوہ تم ہر قسم کی آسائش کا خیال بھی مدنظر رکھتے ہو، تم سردی کے موسم کے لیے ہوا سے محفوظ کمرے بنواتے ہو، گرمی کے زمانہ کے لیے تہ خانے تیار کراتے ہو، اور برسات کے لیے بالائی منزل پر برساتی کا ہونا بھی نہایت ضروری خیال کرتے ہو، غرض یہ کہ تم ہر صورت سے اس مکان کو محفوظ اور آرام دہ بنوانا چاہتے ہو، تمہارے مکان کے دروازوں کی مضبوطی یقیناً تمہارے مال و دولت کو چوروں اور اُٹھائی گیروں کی دستبرد سے محفوظ رکھ سکے گی، مگر کبھی تم نے اس چور کی روک تھام کا بھی کوئی انتظام کیا جو تمہارے متاع ایمان کو تمہارے جسم کے قلعہ میں بیٹھا ہوا چرا رہا ہے، مال و دولت چوری ہوجانے کے بعد بھی دوبارہ حاصل کرلینا بہت آسان ہے، مگر ایمان کی دولت جس کو تمہارا نفس دن رات تباہ کررہا ہے دوبارہ نہیں حاصل ہوسکتی، چونکہ موت کا فرشتہ ہر وقت تمہاری زندگی کی تاک میں ہے۔

تمہارے مکان کی کھلی ہوا تمہاری تندرستی کے لیے بے شک ایک خوشگوار اثر پیدا کرسکے گی تمہارے مکان کی آسائش اور تمہاری پیش بینی یقیناً تمہیں گرمی سردی کے تمام خطرات سے محفوظ رکھ سکے گی، مگر تم نے اپنی دائمی زندگی کے لیے بھی کوئی ٹوٹی پھوٹی عمارت تیار کی، اس مکان کی تمام آسائش اور اس مکان کی تمام دل فریبیاں تمہارے آخری سانس کے ساتھ ختم ہوجائیں گی، جب اس تھیٹر کا پردہ اُٹھ جائیگا تو تمہیں اپنی پناہ کے لیے ایک پھونس کی جھونپڑی بھی نہ نصیب ہوسکے گی +

افلاس کی سختیاں، تہی دستی کی مجبوریاں، انسان کی ناجائز ضروریات کا بار ہمیشہ جرائم پیشہ لوگوں کی تعداد میں اضافہ کرتا رہتا ہے، نیم تعلیم یافتہ یا دور جدید کے تعلیم یافتہ قانونی جرائم سے پھکرا خلاقی جرائم کی طرف بڑھ جاتے ہیں تاکہ وہ زندان وسلاسل کے خوف سے آزاد اور بےکرا اپنی آنکھوں کے سامنے بلاخوف دولت کا انبار دیکھ سکیں، ہم مانتے ہیں کہ افلاس کی سختیاں تمہیں عیاری اور مکاری کی طرف توجہ دلاسکتی ہیں، اور اگر بدقسمتی سے تم پبلک کی نبض شناسی سے بھی آگاہ ہو تو تمہارا بھونپڑا امپیریل بینک کی صورت میں تبدیل ہوسکتا ہے، ہم یہ جانتے ہیں کہ تہی دستی کی مجبوریاں اور تمول کی حسرتیں تمہاری آنکھوں کے سامنے ایسی ہزار تدبیریں پیش کرسکتی ہیں کہ تم اپنے مفلوک الحال بھائیوں کی جیب سے ہزار ہا روپیہ نکال سکتے ہو، اور تعزیرات ہند کا کوئی قانون تمہاری گرفت نہیں کرسکتا، گورنمنٹ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، ہم نے مانا کہ تم ناجائز وسائل سے اپنی بگڑی ہوئی حالت کو درست ہی نہیں کرسکتے بلکہ شاملاک بن سکتے ہو اور کوئی تمہارا کچھ نہیں کرسکتا، مگر ان تمام باتوں سے پہلے تمہیں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے اور غور کرلینا چاہیے کہ قانونی جرم کی سزا تو کچھ عرصہ تک جیل کی

صحت بخش فضا میں رہنے کے بعد ختم ہو سکتی ہے، مگر اخلاقی جرم کی سزا محض ضمیر کے ملامت کرنے تک ہی محدود نہیں رہتی، تمہاری زندگی کی دوسری منزل میں جہنم کے دہکتے ہوئے انگارے تمہیں بتا دیں گے کہ اخلاقی اور مذہبی مجرم کا حشر کیا ہوتا ہے۔

کسی بازار کے ایک کونے پر کھڑے ہو کر انسانی زندگی کی معروضیت کا مطالعہ کیجیے، ہر شخص زندگی کی کشمکش میں گرفتار نظر آئے گا، ان میں ایسے لوگ بہت کم ہوں گے جو معدہ کے مطالبات کی تعمیل کے لیے پریشان ہوں، زیادہ تعداد اُن لوگوں کی دکھائی دیگی جو نفس ملعون کی بدولت اپنی زندگی کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ معدہ محض یہ چاہتا ہے کہ اسے پُر کر دیا جائے، جو جوار کی سوکھی روٹی سے بھی ممکن ہے۔ مگر نفس یہ کہتا ہے کہ گیہوں کی روٹی ہو اعلیٰ درجہ کا بھنا ہوا گوشت ہو، کچھ بریانی بھی چاہیے، کھانے کے ساتھ تھوڑی بہت مٹھائی کا ہونا بھی ضروری ہے، یہ تمام چیزیں نہایت خوبصورت دلایتی پلیٹوں میں رکھی ہوئی دکھائی دیں، ایک ملازم انہیں خوان میں لگا کر لائے [illegible] بچھا کر حظ نفس کو تریتے سے مچنے، دوسرا ملازم سیلابچی اور تولیہ لیے ہوئے ادب کے ساتھ سامنے کھڑا ہو، تب کھانے کا کچھ لطف ہے، ذرا غور فرمائیے کہ اُس ضرورت کو جو دو پیسے کے چنوں سے پوری کی جا سکتی تھی نفس ملعون نے کس قدر گراں بنا دیا ہے اسی طرح زندگی کی دوسری ضروریات، لباس، مکان وغیرہ کے اخراجات بھی نہایت معمولی ہیں، مگر نفس ملعون نے چند پیسوں کے خرچ کو سینکڑوں روپیہ کا خرچ بنا دیا ہے، بازاروں کی رونق دوکانوں کی آرائش، گاڑیوں کی بادیہ پیمائی، موٹروں اور ٹراموں کے شیطانی گورکھ دھندے سب نفس ملعون کی بدولت ہیں، اگر نفس نہ ہو تو یہ جھگڑے بھی نہ ہوں۔ انسانی زندگی کی کشمکش جائز ضروریات کے لیے نہیں ہے بلکہ نفس کے مطالبات کے لیے، بڑے بڑے پوسٹر، بارہ بارہ فیٹ کے لانبے سائن بورڈ صاف طور پر بتا رہے ہیں کہ یہ جد وجہد محض اس لیے ہے کہ نفس کے مطالبات کی تعمیل بآسانی ہو سکے، مگر یہ تمام کوششیں اور یہ تمام آرائشیں آخری چپکی پر آ کر ختم ہو جائیں گی، اس وقت معلوم ہوگا کہ نفس کے مطالبات کی تعمیل کا نتیجہ کیا ہوتا ہے ہمارا نامۂ اعمال جب ہماری زندگی کی تاریک ڈائری پیش کرے گا تو خود ہماری آنکھیں اُسے حقارت کی نظر سے دیکھیں گی، اور ہم آپ اپنی نظروں میں ذلیل نظر آنے لگیں گے۔ مگر اس ذلت کا احساس اُس وقت ہوگا جب پانی سر سے گزر چکے گا اور معاملہ ہمارے قبضہ سے باہر ہو جائے گا، کیا اچھا ہو اگر ہم دنیا کے آرام و آسائش کی کوشش کی طرح عقبیٰ کی راحت کے لیے بھی کوشش کریں، اور جس طرح بازار یعنی نفس کے مطالبات کی منڈی میں رونق نظر آتی ہے، اسی طرح عبادت خانے بھی پر رونق نظر آئیں۔

دنیا چلا رہی ہے کہ یورپ کی ترقی کا راز سائنس ہے، تجارت ہے، میں کہتا ہوں کہ یورپ کی ترقی کا راز "خدا کو بھلا دینا ہے" وہ خدا کو بھول گئے، عاقبت کا خوف انہوں نے اپنے دلوں سے نکال دیا، اور ان کے دماغ ایک بڑی بھاری فکر سے آزاد ہو گئے، انہوں نے جائز اور ناجائز کا سوال دنیا سے اُٹھا دیا، ان کے نزدیک ہر وہ چیز جس سے کہ روپیہ بآسانی اور بافراط پیدا ہو سکتا ہے جائز ہے، وہ خود ہی گمراہ نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے خدا پرستوں کی ایک بڑی جماعت کو بھی مادہ پرست بنا لیا۔ ہندوستان کی کمزور عقیدہ قومیں پانی سے مدد مانگتی ہیں، بمبئی کے دولت مند پارسی آگ کے سامنے دست طلب دراز کرتے ہیں، سائنس پرست آگ اور پانی کے نتیجہ سے اپنی مقصد برآری کرتے ہیں ان کا ہر لمحہ قیمتی ہے، ان کا ہر سکنڈ کارآمد ہے، وہ عبادت اور ریاضت میں، خوف خدا میں، جائز و ناجائز کے وہم میں، حق پرستی میں اپنا وقت برباد کرنا نہیں چاہتے، چونکہ ان کا وقت بے حد قیمتی ہے، مگر جب کسی کارخانہ میں کوئی انجن پھٹتا ہے، جب کوئی کمپنی آتشزدگی سے خاک کا تودہ بن جاتی ہے، جب ایک کوہ پیکر جہاز غرق ہونے کے قریب ہوتا ہے تو ان کا وقت قیمتی نہیں رہتا، اُس وقت یورپ کے سُرخ و سپید ہاتھ بھی کالے بادلوں کے اوپر نیلے آسمان میں رہنے والے خدا کی طرف اُٹھ جاتے ہیں ؎

کرتے ہیں مصیبت میں خدا کو سب یاد
راحت میں کریں گر تو مصیبت کیوں ہو

اگر کسی شاعر سے کہا جائے کہ تم جھوٹے ہو، لغو گو ہو تو اُس کا چہرہ غصہ سے تمتمانے لگے گا، اور وہ آستین چڑھا کر لڑنے مرنے کے لیے آمادہ ہو جائے گا، حالانکہ اس کا ہر شعر اس کی لغو گوئی اور جھوٹ کا ثبوت پیش کرتا ہے، وہ اپنی خیالی دنیا میں بستر مرگ پر لیٹ کر آسمان کو اپنے آہ کے تیروں سے چھلنی کیا کرتا ہے اور تاروں کو آہ کے تیروں سے چھدے ہوئے روزن ثابت کر کے اپنی لغو گوئی کی داد چاہتا ہے، اس کے نزدیک گلشن کے پھول قانون قدرت کے محتاج نہیں بلکہ اس کے فرضی محبوبہ کی آمد پر خوشی سے کھل جاتے ہیں، اور بلبل کی آہ و بکا سے گر کر مرجھا جاتے ہیں، اگر کوئی شخص جھوٹ بول رہا ہو اور لوگوں کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ یہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ لغو ہے تو شاید اس کی بات پر کوئی توجہ نہیں کرے گا، مگر شاعری کی لغو گوئی عجیب لغو گوئی ہے، ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور حالانکہ لوگوں کو معلوم ہے کہ یہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ بالکل لغو ہے، مگر پھر بھی واہ واہ کرتے ہیں، ایک کامیاب شعر اور ایک ناکام شاعر اس کی بین دلیل ہے، شاعری اچھی چیز ہے مگر اس وقت جب وہ مبالغہ سے پاک ہو۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ✦

از مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر

انسانی زندگی اور اس کا مقصد

زندگی کیا ہے؟ اُس کی حقیقت سمجھنے سے انسان کا فہم قاصر ہے۔ کائنات زندگی سے معمور ہے۔ ہم پانی۔ مٹی اور ہوا کو جاندار اجسام سے بھرا ہوا پاتے ہیں۔ کروڑوں جاندار پیدا ہوئے۔ زندگی بسر کی اور مر گئے۔ مگر زندگی کا بھید نہ کھلا۔ یہ ایک الٰہی راز اور امر ربانی ہے جو انسان سمجھ نہیں سکتا جس بات پر بحث ہو سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس زندگی کا مقصد کیا ہے؟

زمین کا مالک کون ہے؟ ظاہراً انسان ہی ہے۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شے اُس کے استعمال فائدے اور آرام کے لیئے بنائی گئی ہے۔ مگر اسپر بھی وہ یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ ایک اجل کی تلوار میرے سر پر آویزاں ہے جس سے چارہ نہیں۔

درندوں اور پرندوں کی مختلف ترکیب رکھی گئی ہے۔ اور جو بہشت اُن کو دی گئی ہے اُسکی وہ پورے طور پر قدر کرتے ہیں۔ اُن کی طبعی حاجات خوراک وغیرہ جسمانی خوشیوں پر محدود ہے۔ اور جو کہ اُس کا سامان بافراط مہیا کر دیا گیا ہے۔ وہ بخوبی متمتع ہو رہے ہیں۔ اُن کی دو سب سے بڑی خواہشیں بھوک اور شہوت ہے اور دونو خوب طرح پر پوری ہو رہی ہیں کون ہے جس نے سوائے مستثنیٰ حالت کے کسی درندیا پرندیا کیڑی مکوڑی کو کبھی ناخوش دیکھا ہو؟ اُن کی حالت جو ہم سے مختلف ہے۔ خالص آرام و خوشی کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ ان میں نہ اخلاق ہو۔ نہ بد اخلاقی جیسے وہ سچے اور نہ شک ہے نہ پشیمانی جو ان کو اذیت دے۔ اگر اُن کے لیئے کچھ ایسی مصیبتیں بھی ہوں جن کا ہم کوئی معاوضہ نہیں دیکھتے جیسا کہ انسان کا غلام ہونا ہی اُن کیلئے بڑی مصیبت ہے تو یہ غالباً اُن کی سرشت کی حالت اُن کی تربیت اور کسی ایسے فائدے کے لیئے ہے۔ جو اور کسی طرح پر حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن ظاہرا اسباب جو کہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ وہ یہی ہے۔ کہ سطح زمین پر اُن کی حالت بخلاف انسان کی حالت کے ایک آرام اور خوشی کی حالت ہے؟

کیوں انسان بھی اپنی حالت سے ایسا ہی حظ حاصل نہیں کرتا؟ دنیا جیسی اور جانوروں کے لیئے خوشنما اور راحت بخش ہے۔ ویسے ہی انسان کے لیئے بھی محنت کے بعد نیند اُس کو لطف دیتی ہے۔ بھوک میں خوراک کا پورا مزہ آتا ہے سُہاونی خوشبو ہے۔ پرندوں کا الاپنا۔ چاند کی چاندنی گرمی میں باد سحر کے جھونکے سب کے لیئے سرور کا باعث ہیں۔

وحشی انسان کی ضرورتیں قریباً سب پوری ہوتی ہیں جو بہت ہی کم ہیں۔ مہذب انسان کی ضرورتیں بہت ہیں۔ اور تمام نہیں تو اکثر ان سے پوری ہو جاتی ہیں اُس کی ذات کی آسائش کے لیئے اُسکو زمین اور سامان معیشت یعنے۔ گھر۔ باغ۔ چاندی سونا اور کھانے پینے کی چیزیں بافراط اور بلا قید اسے دی گئی ہیں۔ مگر ابھی انسان محسوس کرتا ہے۔ کہ یہ آرام اُس کی بہتی کا اعلیٰ مقصد نہیں ہے۔ جو تلوار اُسکے سر پر آویزاں ہے۔ اُس نے ناممکن کر دیا ہے کہ یہ ایسا ہو جو کچھ اسکو دیا گیا ہے اُس سے یہ مقابلہ دوسرے جانوروں کے بہت ہی کم لذت حاصل کرتا ہے بلکہ تکلیفیں زیادہ ہوتی ہیں۔

پس جب انسانوں کی یہ عجیب و غریب حالت ہے۔ تو ہم قدرتی طور پر نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس کا مقدور دوسرے جانوروں کے مقدر سے بالضرور مختلف ہے۔ یہ تمام سے نرالا ہے۔ یہی غلط اور صحیح میں تمیز کر سکتا ہے۔ صرف یہی اخلاقی نیکی اور اخلاقی بدی کا تصور رکھتا ہے۔ تنہا اسی پر غیر محدود ترقیات کی خواہش پائی جاتی ہے۔ اور حیات ابدی کی پیاس اُسے لگی ہے۔ زندگی کی برکتیں یعنی تندرستی خوش مزاجی اور دل جمعی تو ہم سے جو صرف چند کس کو حاصل ہیں لیکن اُس کے مصائب یعنی تکالیف اور امراض اور آلام ہم سے بہت شخص محسوس کر رہے ہیں۔ مگر ان دونوں میں سے کوئی بھی ہمیں دوڑ میں نہیں روکتی ہماری رفتار جاری ہے۔ نہ خوشیاں ہماری دامنگیر ہوتی ہیں اور نہ آزمائشیں جان کی جوکھوں کا خوف دلا کر ہماری سد راہ ہو سکتی ہیں۔ زمانہ کی رفتار کو ٹھیرانے کے لیئے ہم بے فائدہ کوشش کر رہے ہیں۔ پانی کی رو میں ہمیں آگے کی جانب بہائے لیئے جاتی ہے۔ ان کے زور کو توڑنے کے لیئے ہماری تمام جدوجہد بیکار رہے۔ اسوقت ہم دوستوں اور رشتہ داروں سے گھرے ہوئے ہیں دیکھتے دیکھتے تنہا اور اکیلے رہ جاتے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد بالکل ہی تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں۔ پھر زندگی کا کیا مقصد ہے؟ ہمیں کس منزل مقصود پر پہونچنا ہے۔

جب ہم اس معمے پر عقل اور کانشنس کو لیکر غور کرتے ہیں۔ تو ہی ذہن میں آتا ہے کہ زندگی ایک مدرسہ ہے جس میں اخلاقی اور روحانی تعلیم دیجاتی ہے۔ ہر ایک سانحہ جو اس میں پیش آتا ہے۔ ہمارے لیئے تزکیہ نفس کا ایک سبق ہے اور تمام عناصر جنکو ہم چاروں طرف دیکھتے ہیں۔ ہمارے معلم ہیں ہمیں اپنے گرد مستقل عناصر اور قوتوں کا مجمع نظر آتا ہے۔ اور تمام ہمیں ترقی کے راستہ میں مدد دینے کے لیئے کچھ نہ کچھ فرائض رکھتے اور انہیں بجالاتی ہیں

تمول و فلاکت۔ خوشی و رنج بیاہ اور موت زندگی کے رشتے وابستہ شکستہ یہ سب سبق ہیں جو اتفاقیہ طور پر ہمیں نہیں دیئے جاتے بلکہ ہماری بہبود اور نجات کے لیئے منضبط کیئے گئے ہیں۔ دولت بزرگی اور طاقت کی ہم قدر کرتے ہیں مگر اُسی وقت قدر کے لایق ہیں جب بُردباری اور تحمل کا سبق دیں۔ مفلسی بیماری اور زحمت کشی سے ہم بھاگتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ دولت اور بزرگی سے بھی زیادہ قدر کے لایق ہیں۔ کیونکہ وہ ہماری جذبات کو روکتے اور مغلوب کرتے ہیں ہمیں حلیمی اور بُردباری کا سبق دیتیں۔ اور سستی کے نہایت مشکل مسائل کے لیئے ہمیں تربیت کرتیں۔

پس ہمارے خیال میں زندگی صرف دل کی آزمائش ہے۔ زندگی میں انسان کا درجہ ہے کہ کام کرے۔ دوسرے جانوروں کی ضروریات کے

سامان قدرت نے خود بہم پہونچا دیے ہیں۔ اُنہیں صرف اُن کے حاصل کرنے کے لیئے تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ مگر ایک انسان ہی ہے جو اپنی حاجتوں کو اپنی محنت سے رفع کرتا ہے۔ اُسکو ایسی طبیعت عطا ہوئی ہے۔ جس کے مقاصد اُسکی زندگی سے بڑھ کر ہیں۔ جو بغیر اندیشہ جواب دہی کے کاہلانہ عیش و عشرت میں بسر کیجاتی ہے اور کام اس طبیعت کا مناسب جزو ہے۔ جو انسان کو نہ صرف جسمانی بلکہ اپنی اخلاقی ضروریات کے لیئے کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ اُن خوبیوں کو حاصل کرسکے۔ جنکے ساتھ اُس کی بہبود وابستہ ہے زندگی میں بہت ہی واقعات پیش آتے ہیں جنمیں سے کوئی تحمل چاہتا ہے۔ کسی میں سنجیدگی یا صاف دلی یا اپنی عزت کا پاس یا فراخ حوصلگی دکھانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ لہٰذا ضرور ہے کہ دل کو اس طرح پر تربیت کیا جائے۔ کہ جب کبھی اس قسم کی کوئی ضرورت پیدا ہو خواہ وہ کیسی ناگہانی کیوں نہ ہو۔ تو وہ اُسکو پورا کرسکے۔ ہماری انسانیت میں ایک مسئلہ ہے جس کا عملی حل فلسفہ یا الٰہیہ ہے۔ اور عملی حل پاک اور نیک زندگی ہستی کا اشارہ یہ ہے۔ کہ آگے بڑھو۔ اور نیکی اور دینیات اور صداقت اور معرفت میں ترقی کرنا وہ مقصد ہے۔ جو ہمیں حاصل کرنا چاہیئے۔ خدا نے جیسے ہر ایک کی صنعت میں عقل کا جوہر رکھ دیا ہے۔ ویسے ہی کم و بیش سب کو طبعاً نیکی کی جانب رغبت بھی عطا فرمائی ہے۔ اب انسان کا کام ہے۔ کہ جسقدر حصہ اُسکو ملا ہے۔ تربیت کرے اور ترقی دے تخم ہم میں موجود ہے اور ہمارے دل کھیت ہیں اچھی کاشت کرنا انسان کا کام ہے لوگ دنیا میں قدرتی طور پر عیش و آرام کی جستجو کرتے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ ایسا نہ کریں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ قدرت ہی کا منشا ہے کہ ہم سامان مسرت سے متمتع ہوں اور بخوبی متمتع ہوں۔ مگر اپنی ضروری خواہشات کے پورا کرنے کے علاوہ ہمپر اور فرائض بھی ہیں جو زیادہ اہم ہیں۔ مثلاً دل کی درستی روح کی تربیت اور باطن کی صفائی اور یہ ایسے فرائض ہیں کہ دنیاوی مشغلوں میں پڑکر اُن کو بھلا دینا سخت نادانی ہے دنیاوی کام بھی ہمارے لیئے ضروری ہے۔ خدا نے ہمیں اس سے آزاد پیدا نہیں کیا۔ لیکن فعل الٰہی کی خوبصورتی یہ ہے کہ اسی روزانہ محنت کو جو ہمپر لازم کی گئی ہے۔ ہم اپنی ہستی کے اعلیٰ مقاصد اور اپنے انجام کار کے حاصل کرنے میں بھی لگا سکتے ہیں۔ خواہ گھر میں ہوں یا مدرسہ میں دفتر میں ہوں یا گھر میں۔ خواہ دُکھ میں ہوں یا سُکھ میں۔ ہمیں اپنے دلوں کی تعلیم اور اپنے دل کی اصلاح کرنے کی ہر جگہ یکساں موقع اور یکساں سہولتیں اور دقتیں حاصل ہیں اور ہماری ہر ایک دنیوی حالت دنیاوی معاملہ اگر نیت درست سے شریعت الٰہی کے تابع ہو تو وہ بھی ہمارے انجام کی درستی اور روحانی اصلاح کا ایک بڑا ہماری چانس (موقعہ) ہے جو کبھی ہاتھ سے دینا نہیں چاہیئے اور اس لیئے اسباب میں پھنس کر انجام کار سے غفلت کرنے کا عذر نہیں ہوسکتا۔

انسان کام کرتا ہے۔ وہ دولت جمع کرتا ہے یا کتابیں لکھتا ہے یا کپڑے سیتا ہے یا دوکان کرتا ہے۔ غرض کام سب یکساں ہیں لیکن جب وہ اس دنیا سے کوچ کرتا ہے۔ کوئی اس کے ساتھ نہیں جاتا۔ اس کے ساتھ جو کچھ جاتا ہے۔ وہ صرف اس کا نقش ہے جو اُس کے دل پہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور روح کی وہ بُری یا نیک حالت ہے۔ جو مرنے پر وہ اپنے ساتھ لے جاتا ہے اگر دولت۔ طاقت۔ اور شہرت سے دل کی وہ ترقی نہیں ہوتی۔ جو اُس کیلئے ضروری ہے۔ تو یہ بیفائدہ ہے ہمارے ایک بہت بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہمارا دل کو روز بروز وسعت ہو۔ قدرت کے بچے امیر وہ نہیں جو سونا یا چاندی رکھتے ہیں۔ بلکہ باعتبار صورت کے وہ جو تندرست اور مضبوط ہیں اور بلحاظ باطن کے وہ جو دانا و عقیل ہیں پس ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہی ہے جسکے ذریعہ سے ہم اپنے منزل مقصود پر پہونچ جائیں۔ ہمارے رہنما موجود ہیں۔ چنانچہ دینی معاملات کی تکمیل کے لیئے عقل اخلاقی امور کی جانچ کے لیئے نور قلب۔ خدا کا قرب حاصل کرنے کے لیئے وحی و الہام مگر جس بات کی ہمیں ضرورت ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ عمل کریں۔ اور اپنے اپنے دائرہ کے اندر اپنے فرائض بجا لائیں۔ اور اس خیر محض خدا کے مخالف نہ ہوں۔ جو ہمیں ہر وقت نجات دینے اور گیان عطا فرمانے پر آمادہ ہے

ایک منگتے کے چیتھڑے کس چیز کو کہتے ہیں۔ ایک انسانی جسم کو۔ اور ایک شہزادی کی شاہی پوشاک۔ وہ بھی ایک انسانی جسم کو۔ مگر آزمائشیں دونوں کی برابر ہیں اعتدال پرہیز اور خوش اطواری کا اثر۔ تندرستی۔ نیکوکاری۔ زندہ دلی اور محنت کا اثر شادمانی بے فکری۔ سخاوت اور نیک نیتی۔ عام کا نتیجہ۔ دل کی تسکین دونوں کے واسطے یکساں ہے۔ اسیطرح زندگی کے مصائب بھی یعنی انواع و اقسام کی تکالیف اور امراض جو بدپرہیزی اور رنج و فجور سے پیدا ہوتے ہیں۔ دل کی ناخوشی جسکا باعث حسد و غرور۔ بے صبری یا بیجا خواہش ہے۔ اور تباہی اور بربادی جو بدمزاجی غصہ بغض یا بدقسمتی کا نتیجہ ہے دونوں کے لیئے مساوی ہے رب العالمین کی تجویز یہ ہے۔ کہ دونوں یہاں اور یہاں سے جانے کے بعد راحت حاصل کریں۔ اور اسی لیئے دونوں کے واسطے مرض و راحت کو ایسا لازم و ملزوم کیا ہے۔ کہ نا ممکن ہے۔ کہ ایک کو بجا لائیں۔ اور دوسرے فائدہ نہ اُٹھائیں نیک زندگی اپنا اجر اپنے ساتھ لیجاتی ہے۔ دل کو اپنی اصلی بزرگی کے سوائے اور کسی بات میں راحت نہیں ملتی۔ یہ سچ ہے کہ جب انسان کی بھوک اور پیاس رفع ہوتی ہے تو اسکو مثل تمام جانوروں کے جسمانی خوشی ہوتی ہے۔ اور بمخلاف دیگر حیوانات کے جب لذیذ غذائیں اس کے حلق کے نیچے اُترتی ہیں۔ تو اسکو اور بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ اور اس قسم کی خوشی تسکین دینے والی خوشی نہیں ہے۔ اور اس لیئے حیوان تعزیہ کے قابل نہیں ہیں۔ جو اسکی خوشی بہ نسبت انسان کے جانوروں کو کوئی درجہ بڑھ کر حاصل ہے۔ انسان دولت کی فراوانی سے خوشی حاصل کرتا ہے۔ کتا اس سے

بڑھ کر بڑی ہوشیاری سے اپنے ہڈیوں کے انبار کی رکھوالی کرتا ہے - آدمی کو عیاری اور چالاکی سے خوشی حاصل ہوتی ہے - لیکن بوڑھی میں یہ صفت کہیں اس سے بڑھ کر پائی جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی خوشیاں صرف اُن لوگوں کی خوشیاں ہیں جن کی عقل اور کانشنس ابھی پیدا نہیں ہوئی - اور عرصہ دراز تک یہ خوشیاں قائم نہیں رہ سکتیں - نفسانیت اور بداعتدالی کے پنجہ میں پھنس گئے - انواع و اقسام کی تکالیف امراض و آلام نے آگھیرا غرور - اسراف - اور بے احتیاطی کے دوالیہ بن گئے -

اس کے برخلاف دل کی اصلی خوشیاں ہمیشہ بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں سچی الفت - دوستی انصاف - اخلاق اور صداقت سے طبیعت کبھی سیر نہیں ہوتی - دل کی صفائی - فرحت اور تازگی کا کبھی ختم نہ ہونے والا چشمہ اور زندگی کا سب سے عمدہ ذریعہ ہے -

زندگی میں جو بات ہمیں سب سے زیادہ بے قرار کرتی ہے - وہ یہ ہے کہ بظاہر انسانی زندگی غیر مساوی واقع ہوتی ہے جس کی وجہ سے آئے دن لوگ تناسخ کے بھنور میں جا پھنسے ہیں لیکن قطع نظر اس کے کہ یہ غیر مساوات بھی انسان کی اپنی ہی سعی اور محنت - کاہلی اور غفلت اور قوانین قدرت کی خلاف ورزیوں کا نتیجہ ہے - فی الواقع یہ غیر مساوات اتنی بڑی نہیں ہے جتنی کہ ہم خیال کرتے ہیں - ہمارے لیئے اس بات کا فیصلہ کرنا ناممکن ہے کہ کون فی الواقعہ خوش ہے اور کون مصیبت زدہ اور غمناک - اور کون فی الواقعہ نیک ہے - اور کون بدذات اور شریر پس اس صورت میں کیا ہم یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ زندگی ہمارے مراتب واقعی غیر مساوی یا دوسری طرح پر ہیں - اور سچ پوچھو تو اشیاء جیسی کہ ہمیں دکھائی دیتی ہیں اس سے زیادہ تلخی ہوئی اور ہموزن واقع ہوئی ہیں - کوئی خوشی نہیں جس کا انجام نہ ہو اور نہ کوئی مصیبت ہے جسکا اس قدر معاوضہ نہیں ہے - بہت بہاری غلطی جو اکثر کیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ سب سے اعلیٰ حالت کو سب سے اعلیٰ خوشی کہا جاتا ہے - لیکن یہ ٹھیک نہیں بلکہ سب سے خوش حالت کو سب سے اعلیٰ حالت سمجھنا چاہیئے -

اور بسا اوقات دیکھا جاتا ہے - کہ گدائی کی حالت بادشاہی یا امیرانہ حالت سے بدرجہا خوش حالت ہے - حقیقت میں ہماری حاجتیں کچھ بہت زیادہ نہیں ہیں - بلکہ ہماری واقعی ضرورتوں کی نسبت ہماری خواہشیں ہی زیادہ تکلیف دیتی ہیں - اور ہماری تمام خواہشیں اچھی نہیں ہیں - اور اکثر اوقات ہماری ناکامی جسکو ہم اپنے لیئے مضر خیال کرتے ہیں اصل میں ہمارے لیئے مفید حال ثابت ہوتی ہے - کیونکہ وہ ہمکو زیادہ تر سنجیدگی اور آسودگی کی طرف لے جاتی ہے -

سقراط کا قول ہے جس کی احتیاج نہایت ہی کم ہے - اسکو سب سے زیادہ قرب خدا کا حاصل ہے کیونکہ کسی چیز کی حاجت نہ رکھنا ذات باری کی صفت ہے - ہم اکثر اپنی ناخوشی کی شکایتیں کرتے ہیں - محض اسوجہ سے کہ اپنی واقعی حاجتوں سے ہم زیادہ طلب کرتے ہیں - پس انسان اپنی زندگی کو ناخوش بنالیتا ہے - زندگی فی نفسہا خوش نہیں ہے - پر انسان نے خواہشات بیجا کو بڑھا کر اُسے ناخوش بنالیا ہے - ؎

حرص قانع نیست بے دل رنہا باتماش آنچہ او را کار دایم اکثرے در کار نیست

زندگی میں جسقدر غمدگی اور آسودگی ہمارے حصہ میں آئی ہے - اس کو ہم اپنا حق واجب سمجھتے اور بلا اعتراف احسانمندی کے قبول کرتے ہیں - لیکن جب کوئی خرابی آتی ہے تو برافروختہ ہوجاتے ہیں - گویا یہ صرف ہمارے لیئے بھیجی گئی ہے - مگر جو لوگ ان دونوں کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہیں درحقیقت وہی شخص انسانی زندگی کو اچھی طرح سمجھتے اور اس کی قدر کرتے ہیں -

عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ انسان سرشت سے گنہگار ہے - وہ کبھی گناہ سے بچ ہی نہیں سکتا اور اسی لئے کفارہ کا مسئلہ تراشا گیا - لیکن اصل میں ایسا نہیں ہے - نہ خدا نے اُسے مجبول بالشر پیدا کیا ہے - بلکہ دراصل انسان کی عادت نیکی بھلائی اور آسودگی کے مناسب ہے - اس سے خلاف طور پر کام لینا یا اُسکو بگاڑنا گناہ اور مصیبت کا باعث ہوجاتا ہے اور انسان کی کوئی چیز مصیبت میں نہیں ڈالتی یہ اپنے قویٰ کو بیجا طور پر استعمال کرکے خود مصیبت میں مبتلا ہوجاتا ہے -

بہت سے مصائب اور تکالیف جو ہمیں زندگی میں سہنے پڑتے ہیں ہمارا اپنا فعل ہے کیونکہ قدرت کے اخلاقی قوانین کو توڑنے سے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واتوا البیوت من ابوابھا - خدا نے دنیا کو جیسا پیدا کیا ہے وہ نہایت عمدہ ہے - مگر انسان نے جیسا دنیا کو بنالیا ہے وہ اس سے بہت مختلف ہے - اور واقعہ میں ہم اس کو ناانصافی - ظلم - بیرحمی - دغابازی - جھوٹ - زناکاری - حسد - غرور - عداوت - فساد - اور ان کے لازمی نتائج تکلیف جگر سوزی - اور دیگر برائیوں سے پر دیکھتے ہیں - لیکن خدا کبھی گوارا نہیں کرسکتا - کہ اس کے ارادوں کو یوں تہ و بالا کیا جائے -

خدا نے ہماری ڈھانچے کو بُرے طور پر نہیں بنایا - اس نے ہم پر ایک بیشمار ذمہ داری کا بوجھ ڈال دیا ہے - جو اُس نے اپنی کسی اور مخلوق پر لازم نہیں کی - اسکی عام مخلوقات میں سوا صرف انسان ہی گناہ کرسکتا ہے - شیر بے رحمی سے ہلاک کرتا ہے - سانپ مکاری سے کاٹتا ہے - ریچھ کا غضب قابو سے باہر ہے - مگر یہ سب اپنے اپنے قدرتی شعور کے موافق کام کرتے ہیں - گناہ نہیں کرتے - انسان اپنی عقل اور ضمیر سے مدد لیکر کام کرتا ہے - اس لیئے اس کی خاص ذمہ داری بھی پیدا ہوتی ہے - مگر جس نے یہ ذمہ داری ہم پر واجب کی ہے - وہی اس سے عہدہ برآ ہوسکتے ہیں - ہماری مدد بھی کرتا ہے ہمیں اپنی کامیابی کے لیئے جو کچھ کرنا ہے وہ اتنا ہے - کہ کمر باندھ کر مرکب ہمت کی باگ اُٹھائیں - السعی منا والاتمام من اللہ - وہ رب العالمین ہماری دستگیری کرے گا - اور اپنی معرفت اور رضامندی کی راہیں دکھائیگا - جیسا کہ وہ فرماتا ہے لیس للانسان الا ما سعی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

(ماخوذ)

نکاح اسلام میں!

(از علامہ ابوالفضل احسان اللہ عباسی)

تعلق زنا شوئی کے ساتھ اگر فریقین کی صحت خراب نہ ہو تو اولاد کا پیدا ہونا لازم ہے اور اولاد کی پرورش کے لیئے نکاح کا دستور لازم قرار پایا ہے اور مفصل بیان اس کا الاسلام کے ابواب دوم و چہارم کی فصل ۲۰، ۲۲، ۳۸ تا ۴۲ میں مذکور ہے یہاں اُن سب کا اعادہ باعث طوالت ہے اتنا سمجھنا کافی ہے کہ تعلق زنا شوئی نکاح کی صورت میں فطرتاً واجب ہے اور یہی وجہ ہے کہ خلقت آدم سے نکاح کا وجود لازمی طور پر بنی نوع انسان میں پایا جاتا ہے۔

گزشتہ یا موجودہ تاریخوں میں کہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ کسی قوم یا کسی مذہب میں دستور نکاح سے بے اعتنائی کی گئی ہو۔ الاسلام میں میں نے دیکھایا ہے کہ نکاح اور متعلقات نکاح کے بارے میں جتنے مسائل اسلام کے ہیں وہ گزشتہ اور موجودہ ادیان سے بہتر ہیں اُن کا یہاں دوبارہ لکھنا میرا مقصود نہیں ہے۔ میں یہاں صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ نکاح کے متعلق جو قواعد سید ہے اور سادے اسلام نے قایم کئے ہیں وہ ہندوستان میں زیر عمل نہیں ہیں۔ اور یہاں کے اہل اسلام کا اُن سے غیر مانوس ہونا خود اُن کے لیئے باعث زحمت ہے اور مجمان مسائل اسلام کے لیئے سخت قابل افسوس ہے۔

نفس نکاح

رسوم نکاح کے دو درجے ہیں ایک تو فریقین میں ایجاب و قبول کا ہونا اور دوسرا اس ایجاب و قبول کا شہرت دینا۔ ایجاب و قبول کے لیئے بہترین نمونہ ہمارے لیئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہؓ کا عقد نکاح ہے۔ حضرت علیؓ نے خود خواستگاری آنحضرتؐ سے کی۔ اس کے قبل چند دیگر اصحاب کہار لے خواہشیں ظاہر کیں تو آنحضرت صلعم نے سکوت فرمایا، اور حضرت علیؓ نے درخواست کی تو آنحضرت صلعم نے منظور فرمائی۔ اس واقعہ سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کسی مرد کا کسی عورت سے دو بدو بلا توسط کسی ولی اصلی یا مجازی کے درخواست نکاح کرنا جیسا کہ آجکل غیر مسلم مہذب قوموں میں یا دُنیا کی بعض غیر مہذب قوموں میں رائج ہے جب تک ضرورت داعی نہ ہو غیر مستحسن ہے اور دوسرے یہ کہ اس کام کے لیئے نائبوں یا وساطوں کا توسط معیوب ہے، اور وجہ عیب ظاہر ہے، کہ چھوٹے چھوٹے کاموں کو براہ راست خود کرنا اور نکاح ایسے اہم کام کو غیروں کی وساطت سے انجام دینا صریحی بے دانشی ہے۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کے نکاح کے وقت اپنے احباب کو بلا بھیجا تھا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ تشہیر نکاح مسنون ہے اور مقتضائے مصلحت بھی ہے تاکہ حاضرین نکاح کے گواہ رہیں اور تعداد مہر یاد رکھیں۔ لیکن بجائے خاص خاص احباب کے بلانے کے نکاح کے جلسہ کو میلے کا ایسا تماشہ بنا دینا اور بمطلوب رسم کے ہر اہل اور نااہل کو دوست اور غیر دوست کو

تفاخر کے لیئے بلانا سنت نبوی کی پیروی نہیں ہے، اور غیر محسن ہے۔ مجمع کثیر ہو اور باقتضائے موقع و محل ضروری ہو تو چنداں مضائقہ نہیں لیکن دُلہن کے گھر ایک جماعت کثیر کے ساتھ دولھا کا جانا اور زبردستی اُس سے اپنے ساتھیوں کا کھانا لینا کسی طرح مناسب نہیں ہے، بلکہ میرے نزدیک تو یہ کھانا بعض حالتوں میں قریب قریب ناجائز ہو جاتا ہے۔ دلہن والوں پر جبراً اس رسم کا دباؤ ڈالنا نہ تو مذہبی نقطۂ نظر سے درست اور نہ اخلاقی حیثیت سے۔

نکاح فاطمہؓ کا خطبہ خود آنحضرتؐ نے پڑھا تھا اور از جانب حضرت فاطمہؓ ولی کی حیثیت سے خود مراتب ایجاب و قبول انجام دیئے تھے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ ذی علم ہیں وہ اگر طریقہ مسنون پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خود اپنی لڑکیوں کے نکاح میں خطبہ پڑھیں اور خود ایجاب و قبول کریں۔ کسی نکاح خوان کا واسطہ نہ تلاش کریں۔ آنحضرتؐ نے نکاح کے بعد ہی حضرت فاطمہؓ کو حضرت علیؓ کے پاس بھیجدیا۔ لیکن تا زیست اپنا تعلق پدری حضرت فاطمہؓ کے ساتھ قایم رکھا۔ نہایت ناپاک ہے وہ خاندان جس میں لڑکیاں گھروں سے مثل لونڈیوں کے جدا کیجاتی ہیں اور نکاح کے وقت باپ سمجھتا ہے کہ لڑکی ایک بلا تھی جو گھر سے نکلتی ہے اور ایک نوجوان دام میں پھنسکر یہ بلا اپنے سر لیتا ہے۔ بعد نکاح آنحضرتؐ کا حضرت علیؓ کے گھر جانا اور دونوں پر دعائے خیر کرکے پانی کا چھینا دینا اور بعض روایت کے مطابق اپنا لعاب دہن ڈالکر دونوں کو وہ پانی پلانا اشارہ ہے اس طرف کہ گو بضرورت لڑکی بیاہی گئی لیکن باپ کا تعلق لڑکی سے منقطع نہیں ہوا بلکہ اُس کا شوہر بھی داخل رشتہ فرزندی ہوا۔

مہر۔ جہیز۔ ولیمہ

مہر کے متعلق الاسلام کی فصل ۳۹ میں بھی کچھ بیان کیا گیا ہے یہاں صرف یہ لکھنا ہے کہ عورتوں کے مارا الشباب کی قیمت ہے، یا عورتوں کے اعزاز کی ایک صورت ہے، بوجہ عسرت کے زمانۂ رسولؐ میں تعداد مہر کم ہوتی تھی لیکن حضرت عمرؓ کے وقت میں جب دولت بڑھی تو اس کی تعداد بڑھنے لگی۔ اس اضافہ پر حضرت عمرؓ نے اپنی نارضامندی ایک خطبہ میں ظاہر کی جسے سُنکر ایک بڑھیا نے اعتراض کیا تو حضرت عمرؓ نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ تعداد مہر حیثیت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ بیشک فرضی رقم نہ ہونا چاہیئے۔ آٹھ دس برس ہوئے کہ امپیریل گورنمنٹ نے ہندوستان کی مصالح پر نظر ڈالکر تعداد مہر کے متعلق کوئی ایکٹ پاس کرنا چاہا تھا۔ میں نے اُس وقت اس تحریک کے خلاف ایک مضمون اخبار میں چھپوایا تھا بالآخر گورنمنٹ اپنی مداخلت کو غیر محمود سمجھ کر اپنے ارادہ سے دست کش ہوئی۔ قول فیصل یہ ہے کہ مہر کی تعداد کا کم ہونا بنظر بحقوق زنان ہند کچھ ایسی پالیسی نہیں ہے۔ لیکن اُس کے ساتھ ہی مصنوعی اور فرضی رقمیں حیثیت سے زائد محض تفاخر کی غرض سے قایم کرنا معیوب ہی نہیں ہے بلکہ ایک مسئلہ شرع کی توہین کرنا ہے اسکے ساتھ ہی میں یہ بھی کہوں گا کہ جس خاندان میں سنت نبوی کو ہر ہر قدم پر ملحوظ رکھا

مرکز خاطر ہوتا ہے وہاں مہر کے متعلق پیغمبر خدا کے زمانہ کے مہروں کا خیال رکھنا اسب ہے لیکن اگر صرف تعداد مہر کے وقت سنت نبوی کا خیال کیا جاتا ہے، اور دیگر امور میں سنت نبوی کا خیال نہیں ہوتا تو یہ سخت جہالت ہے اور حقوق زنان پر ایک حملہ بیجا ہے ناظرین کی واقفیت کے لیے اور سنت نبوی تلاش کرنے والوں کی آگاہی کے لیے زمانۂ رسولؐ کے چند مہروں کا مع جہیز و طعام ولیمہ ذکر کیا جاتا ہے۔

نام زن	تعداد مہر	صورت ادا	جہیز جو باپ کے گھر سے ملا	ولیمہ
ام المومنین حضرت خدیجہؓ	۵۰۰ درم	{ابو طالب عم رسولؐ نے نومولود کی طرح پرورش کی تھی}	.	.
" حضرت سلمہؓ	۱۰ درم	.	..	کچھ جَو کا کھانا
" حضرت جویریہؓ	۴۰۰ درم	.	.	.
" حضرت ام حبیبہؓ	۴۰۰ دینار	{شاہ حبشہ نے ذاتی داری کی تھی}	.	.
" حضرت عائشہؓ	.	.	.	.
" حضرت سودہؓ	۴۰۰ درم	.	.	.
" حضرت زینب بنت جحش	.	.	ایک بکری کا گوشت روٹی	
" حضرت صفیہ	.	.	.	{سب صحابہ نے گھر گھر اپنا اپنا کھانا ایک جگہ جمع کر کے کھایا۔}

حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ تعداد مہر:- ۴۰۰ مثقال چاندی

جہیز:- ۱- چادر ریشمی ۲- تہالی ۲- گدے ۴- بازو بند نقرئی ۲- کملی ۱- کجاوہ ۱ پیالہ ۱- چکی ۱- مشکیزہ ۱- گھڑا ۱- (شاید) پلنگ ۱-

ولیمہ:- جَو کی روٹیاں - خرمے - مالیدہ -

واضح ہو کہ خط چلیپا کا یہ مطلب ہے کہ مجھے اس کے متعلق کچھ لکھنے کی سند کسی کتاب سے نہ ملی، اور نہ فرصت اتنی ملی، کہ میں کتاب کی اوراق گردانی کرتا۔

ہندوستان میں جو رسمیں جزو نکاح ہو گئی ہیں یا دلہن کی رخصتی کے ساتھ جو مراسم ابتدا سے انتہا تک ادا کیے جاتے ہیں، اسلام میں یا عرب کے تمدن میں کہیں بھی ان کا پتہ نہیں لگتا۔ سیدھے سادے نکاح کو ہم لوگوں نے ایک کھیل بنا رکھا ہے حضرت فاطمہؓ کے نکاح کو چاہیئے کہ ہم لوگ نمونہ بنائیں۔ مثلاً نکاح کے قبل حضرت علیؓ کے کفیل آنحضرتؐ تھے مگر نکاح کے ساتھ ہی حضرت علیؓ علیحدہ ہو گئے۔ کیونکہ آزادی کا مقتضا یہ ہے کہ نکاح کے بعد زن و شو دوسروں سے الگ ہو کر ایک جا رہیں۔ اور کسی پر اُن کا بار نہ رہے۔ نکاح کے روز حضرت علیؓ باہر کے کاموں کے ذمہ دار تھے اور حضرت فاطمہؓ اندر مکان کے اہتمام کرنی تھیں۔ مانجھے کی رسم کا کہیں ذکر بھی نہ تھا اور نہ دولہا کو بٹنا کر سنہ پر بٹھانے کا کچھ خیال تھا۔ نکاح کے بعد حضرت فاطمہؓ کو آنحضرتؐ نے اُمّ ایمنؓ کے ہمراہ حضرت علیؓ کے گھر بھیجدیا اور پھر خود بھی وہاں تشریف لے گئے۔ اور ایک روایت کے مطابق ایک پانی کے برتن میں اپنا لعاب دہن ملا کر یکے بعد دیگرے لڑکی اور داماد کو پلایا اور اُسی پانی سے دونوں کو وضو کرایا۔ نکاح کے وقت جو شربت دولہا کو پلا کر اُس کا بچا ہوا خورد وہ دُلہن کے لیے بھیجا جاتا ہے، غالباً اسی فعل رسول کی یادگار ہے۔ مگر باپ کا اس پانی میں شریک نہ ہونا جہاں تک زیر عمل ہے وہ سنت نبوی کا ترک کرنا ہے۔ حضرت علیؓ کے نکاح کے وقت ایک طبق خرمہ بھی حاضرین کے سامنے آنحضرتؐ نے رکھا تھا۔ وقت نکاح مٹھائی کا تقسیم ہونا گویا تعقید فعل رسول میں جاری ہوا۔ طعام ولیمہ میں جو سادگی آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہوتی تھی وہ اوپر بیان ہو چکی ہے جو لوگ تفاخر سے طعام ولیمہ اپنی حیثیت سے زائد کرتے ہیں۔ خلاف طریقۂ رسولؐ و اصحاب رسولؐ کرتے ہیں، برات کے کھانے کا تو کہیں نام بھی رسول مسلم کے زمانہ میں نہ تھا۔

جہیز لڑکیوں کو دینا سنت ہے اور اسپر اصرار کرنا نہایت اچھا ہے یعنی الوسع وہ تمام چیزیں دی جائیں جو نئی زندگی شروع کرنے کے لیے ضروری ہیں، مگر اس نیت سے دینا کہ لڑکی جاتی ہے جو کچھ اس کا حق ہے لیتی جائے ترکۂ پدری میں آئندہ اس کا کچھ حق نہ ہوگا مکروہ ہے۔ اور لوگوں کے دکھانے کے لیے دینا بھی مکروہ ہے۔ لڑکیوں کو اگر یہ خیال ہو کہ زائد جہیز لیکر جب وہ میکے سے جائیں گی تو زائد تر اُن کی عزت سسرال میں ہوگی تو یہ جہالت ہے۔ اصلی عزت لڑکیوں کو شوہر کی اطاعت اور شوہر کے رشتہ داروں کی خاطر داری کرنے سے حاصل ہوتی ہے جہیز کتنا ہی زائد سا تھ ہو لیکن سسرال میں عزت صرف اُن لڑکیوں کی ہوتی ہے جو جو شوہر کی اطاعت کرتی ہیں، اور شوہر کے رشتہ داروں سے با اخلاق پیش آتی ہیں اگر کھانا پکانے اور کپڑا سینے کا ہنر ہے اور اُس ہنر سے سسرال والوں کو دُلہن نے فائدے پہونچا کر سب کو اپنی طرف گرویدہ کر لیا ہے تو سمجھیئے کہ دُلہن نے دوام محبت میں سب کو گرفتار کر لیا اور اپنے آپ کو صرف عزت دار ثابت نہیں کیا، بلکہ تمام سسرال والوں کو غلام بنا لیا۔ اشرف الناس خادمہم۔

خط و کتابت کے وقت

یہ پتہ لکھیے:-

"منیجر رسالۂ دین و دنیا دہلی"

فرمائش لکھتے وقت

یہ پتہ لکھیے

"علی مظفر ہاشمی، منیجر خواجہ بک ڈپو دہلی"

فاقہ کشی

(از مولوی غلام دستگیر صاحب صادق۔ سلطانپوری سہسلم)

خوردن برائے زیستن و نہ کہ زیستن برائے خوردن است

تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

کَانَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ یَاْکُلُوْنَ لِیَعِیْشُوْا وَاَنْتُمْ تَعِیْشُوْنَ لِتَاْکُلُوْا متقدمین اس لئے کھاتے تھے کہ جیتے رہیں۔ اور تم نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ زندگی کھانے کیلئے بنی ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ۔ ہم تمہیں آزمائیں گے ساتھ ان چیزوں کے یعنی خوف۔ بھوک اور مال اور پھلوں کی کمی سے۔ نبی کریم صلعم فرماتے ہیں۔ بَطْنٌ جَائِعٌ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ سَبْعِیْنَ عَابِدًا غَافِلًا۔ بھوکے آدمی کا پیٹ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ستر غافل عابدوں سے زیادہ پسند ہے۔ فاقہ کشی سے طبیعت تندرست رہتی ہے۔ اکثر بیماریاں ہضمی اور شکم پری سے پیدا ہوتی ہیں۔ پیٹ بھر کر کھانا خدا سے غافل اور عبادت سے متنفر کرتا ہے طبیعت سست اور پژمردگی چھائی رہتی ہے۔ نبی کریم صلعم نے یہی فرمایا ہے۔ اجیعوا بطونکم واصموا کبادکم واعروا اجسادکم تعل قلوبکم تری اللہ عیانا فی الدنیا پیٹوں کو بھوکا رکھو۔ اور جگر کو پیاسا اور تنوں کو ننگا۔ شاید اس طرح سے تم خدا کو یاد کر سکو۔ اکثر فقرا یہی فرماتے چلے آئے ہیں۔ کہ امیروں کی صحبت میں نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ انسان اُن کی صحبت میں خدا سے غافل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اُنکو لذیذ اور پیٹ بھر کر کھانا ملتا ہے اور وہ غافل ہو جاتے ہیں۔ فاقہ کشی باطن کو آباد رکھتی ہے۔ آدم علیہ السلام محض پیٹ کے لالچ سے بہشت سے نکالے گئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ تم بالکل ہی نہ کھاؤ۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ وقت پر کھاؤ۔ اور کم کھانے کی کوشش کرو۔ جس سے کہ تم پر سستی نہ غالب آئے۔ کتابی کہتے ہیں۔ کہ انسان غلبہ نیند کے سوا نہ سوئے۔ اور نہ ضرورت کے بغیر بولے۔ اور نہ بھوک کے سوا کھائے۔

جب انسان فاقہ کشی کا عادی ہو جاتا ہے۔ تو اُس کی شہوت کم ہو جاتی ہے اور عقل ترقی پر ہو جاتی ہے۔ اکثر اللہ کے دوست ایسے نظر آتے ہیں۔ کہ اُن کو پیاس لگتی ہے نہ بھوک ستاتی ہے۔ جلے ہوئے ذرات پر پڑے رہتے ہیں مگر اُسی میں مگن، مست اور شوق الٰہی میں سرشار ہیں۔ وہ اسی سبب سے جلدی خدا رسیدہ ہو جاتے ہیں۔ کہ سوا یاد الٰہی کے اور سب کچھ اُنہیں ہیچ معلوم ہوتا ہے۔ مگر آجکل وہ حالت ہے۔ کہ زیادہ عبادت تو درکنار۔ نماز تک نہیں پڑھتے اور پیٹ کے دھندوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ جو کام اللہ کریم کے سپرد ہے اُس میں تو یہ کوشاں ہو رہے ہیں اور جو اِن کا کام ہے اُس سے غافل ہو رہے ہیں جب انسان احکام الٰہی سے کنارہ کشی کرتا ہے تو رحمت الٰہی اُس سے کوسوں بھاگتی ہے۔ طرح طرح کی بیماریاں جلوہ گر ہو جاتی ہیں۔ مصائب گھٹا بن بن کر آتے ہیں تو پھر عاجز ہوتا ہے۔

نفس مارا کمتر از فرعون نیست

لیک او را عون مارا عون نیست

جب سفر سے پہلے اُس کے سامان کی تیاری کی جایا کرتی ہے۔ تو کیوں غضب الٰہی آنے سے پہلے ہی اُس کو راضی اور خوش کر لیا جائے۔ کاش! آج کل سب دکھلاوا ہی دکھلاوا ہے۔ ریاکار مولا بالکل مقصود ہی نہیں محض پیٹ کا دھندا انسان کو غافل اور سست بنا رہا ہے اور قرب الٰہی حاصل ہونے نہیں دیتا جمیع انسانوں کو اپنے سچے خدا کی عبادت سے گردن نہیں پھیرنی چاہیئے۔ اور معمولی فاقہ کشی پر مالک حقیقی سے روگرداں نہیں ہونا چاہیئے۔ واللہ اعلم۔

کینہ پروریت

(از محمد ارشاد علی "علیگ")

اس طینت کی مثال ایسی ہے جیسے یکطرفہ فیصلہ یا رائے اور جبقدر انسان اُس کی طرف رغبت ظاہر کرے اُسی قدر قانونی کوڑے سے اُس کی پاداش کرنا لازمی ہے کیونکہ اوّل اوّل غلطی جو انسان سے اس عادت کے تابع سرزد ہوتی ہے اس سے تو صرف وہ خلاف ورزی قانون کا مجرم ٹھیرتا ہے لیکن اس غلطی کا بدلہ یا عیوض قانون کو بالائے طاق رکھدیتا ہے۔

عیوض لینے سے تو انسان صرف اپنے دشمن کی ہمسری کا دعویٰ کر سکتا ہے لیکن اگر وہ معاف کر دے تو اُس سے بالاترین مرتبہ حاصل کر سکتا ہے کیونکہ عفو تقصیر بادشاہوں کا حصہ ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ہے "عفو تقصیر اشرف المخلوقات ہونے کی ایک شان ہے" جو کچھ گذرا وہ ہمیشہ کے واسطے گذر گیا اب نہ پھر وہ واپس آسکتا ہے اور نہ کچھ اُس کی تلافی ہو سکتی ہے۔ اسی لیئے حکماء کا قول ہے "گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط" گذشتہ باتوں پر رنج و افسوس کرنا بجز تضیع اوقات کے اور کچھ فائدہ نہیں کیونکہ عقلمندوں کی توجہ مبذول کرنے کے لیئے زمانہ حال اور مستقبل میں کافی کام کا انبار جمع رہتا ہے اور اس لیئے جو لوگ گذشتہ حالات کے متعلق اپنے دماغوں کو پریشان کرتے رہتے ہیں وہ سوائے اس کے کہ اپنے نادر اور قیمتی وقت کو بیکار ضایع کریں اور کوئی مفید نتیجہ نہیں حاصل کرتے۔

دنیا میں کوئی متنفس بھی کسی کو اذیت یا تکلیف صرف اذیت یا تکلیف کی خاطر نہیں پہونچاتا جب تک اس سے کسی قسم کا مفاد یعنی ذاتی منفعت یا مسرت یا ترقی عہدہ یا مرتبہ وغیرہ وغیرہ نہ ہو۔

اس لیئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس سے اسی بنیاد پر ناراض ہو جائیں کہ ہم سے زیادہ اپنی ذات کو عزیز سمجھتا ہے اور بالفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ اپنی بدطینتی کی وجہ سے لوگوں کو اذیت دیتا ہے تب بھی اُس کو ببول

یا خار دار درخت سمجھنا چاہیئے جو ہمیشہ چبھا کرتے ہیں اور کہر دچے مارا کرتے ہیں کیونکہ ان کا کام ہی یہ ہے۔

"نیش عقرب نہ از پئے کینست بلکہ مقتضائے طبیعتش اینست"

ایسی اذیت جسکو قانون نے بھی سزا مقرر کرتے وقت نظر انداز کر دیا سب سے زیادہ ناقابل لحاظ سمجھی جاتی ہے اور ایسی اذیت کا عوض بھی اس طرح لینا چاہیے کہ قانونی شکنجہ میں نہ آسکے کیونکہ اس خیال کو فراموش کر دینے سے بدلہ لینے والے کو ایک کے بجائے دو اذیتیں پہونچتی ہیں اور اس طرح اُس کے دشمن کو پھر بھی اسپر سبقت رہتی ہے جس لوگ اپنی تکلیف کا بدلہ لیتے وقت فریق مخالف کو یہ جتلا دینا چاہتے ہیں کہ بدلہ لینے والا کون ہے اور یہ نہایت ہی پسندیدہ طریقہ ہے۔ کیونکہ جسقدر مسرت فریق مخالف کو پچھتاتے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے دیکھ کر حاصل ہوتی ہے اس قدر تکلیف یا اذیت پہونچانے سے نہیں لیکن جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ باریک الخیال۔ بزدل اور بیکار ہوتے ہیں جو تاریکی میں پتھر پھینکنے کے عادی ہوتے ہیں۔

کامسس ڈیوک آف فلارنس ایسے دوستوں سے جو دغا باز یا لاپرواہ ہوں بیحد ناراض تھا اور ایسے لوگوں کو وہ ناقابل معافی سمجھا تھا وہ کہتا ہے "ہم کو اپنے دشمنوں کو معاف کرنے کی ہر جگہ ہدایت کی گئی ہے۔ لیکن دوستوں کو معاف کرنے کی کسی جگہ ہدایت نہیں کی گئی" کامسس کا یہ خیال نہایت ہی غیر موزوں معلوم ہوتا ہے کیونکہ بالفاظ دیگر اس کے معنی یہ ہوسکتے ہیں کہ جب تک خدا تعالےٰ کی عنایتیں ہمارے شامل حال رہیں اسوقت تک تو ہم اس کی معبودیت کے معترف اور قایل رہیں اور جہاں کوئی ذرا سی تکلیف یا مصیبت ہم پر آپڑے فوراً ہم چیخ اُٹھیں اور کلمۂ کفر بکنے لگیں یعنی کم بیش یہی بات دوستوں کے متعلق کہی جاسکتی ہے۔ جب تک ان سے ہر قسم کی امداد اور آرام و آسائش ملتی رہی اُسوقت تک تو ہم اُن کو اپنا دوست مخلص خیال کرتے رہیں اور پھر اُن کی ذرا سی فروگذاشت پر ہم اُن کی جان کے دشمن بن جائیں۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ انسان کے زخم بدلہ لینے کے خیال میں ڈوبے رہنے سے بالکل ہرے رہتے ہیں درندہ بالکل خشک ہو کر صحت یاب ہو جائیں۔ ایسی اذیتوں کا عوض لینا جس میں عوام کی بہبودی مدنظر ہو بیطرح زیادہ خوشگوار ہوتا ہے لیکن ذاتیات کے معاملات کی حالت بالکل دوسری ہوتی ہے کیونکہ اکثر اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ کینہ پرور شخص باوجود ایک طولانی عمر حاصل کرنے کے پھر بھی اپنی آرزوؤں کو اپنے پہلو میں دبائے قبر تک لے گیا اور جیسے اُس نے اپنی زندگی دن و رات کی کوفت میں کاٹی اُسی طرح اُس کی بدنصیبی نے مرتے دم تک بھی اس کا ساتھ نہ چھوڑا۔

تمہاری زندگی

(از مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر)

دنیا کتنی پر رونق جگہ ہے۔ اسکی نیرنگیاں کس درجہ دل فریب ہیں جدھر دیکھئے دریائے رحمت موجزن ہے۔ جس طرف آنکھ اُٹھایئے نعمتوں کا خزانہ ہے۔ راحتوں کا سرچشمہ ہے۔ مگر کیا تم دنیا کی رونق سے لطف اندوز ہونے کے لئے آئے ہو۔ کیا تمہاری زندگی کا مقصد دنیا کی رنگینیوں اور دلفریبیوں سے بہرہ اندوز ہونا ہے۔ کیا دنیا کی راحت محض تمہاری زندگی کا باعث بن سکتی ہے۔

تمہاری زندگی کا مقصد ان فنا ہوجانے والی تفریحات سے بہت اعلیٰ ہے تمہاری زندگی اس گلشن کے تروتازہ اور نظر فریب پھولوں کیلئے نہیں ہے بلکہ تمہاری زندگی ایک سچائی اور محبت بھرے دل کے لئے ہے۔ اور ایک ایسے قلب کے لئے ہے جو انصاف اور مہربانیوں سے لبریز ہو۔

تم کو دنیا کی نعمتوں اور رنگینیوں میں الجھنے کے لئے نہیں بھیجا گیا تم کو اس لئے نہیں بھیجا گیا ہے کہ تم اپنے وعدہ کو فراموش کر دو۔ بلکہ تمہاری زندگی اس خدا کے لئے ہے جس نے لفظ کن سے تم کو اور اس دنیا کی تمام رنگینیوں کو پیدا کر دیا اور جس کی رحمت آسمان کی بلندیوں پر سے تم پر مسکرا رہی ہے اور تمہیں اپنے آغوش میں لینے کے لئے بے چین ہے۔

افسوس تم اپنی کشتی حیات کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہو سنبھلو آنکھ کھولو۔ ہوش میں آؤ۔ یہ تمہاری زندگی ان تمام انسانی بندشوں کے لئے ہے جن میں تم جکڑے ہوئے ہو اور اس کام کے لئے ہے جو خدائے پاک نے ازل میں تمہارے لئے تجویز کیا ہے۔

تمہیں خدا نے ایک پاک دل عنایت کیا ہے۔ اس کو ناپاکیوں سے دور رکھو۔ یہ ایک آئینہ ہے اسکو میلا نہ ہونے دو۔ اس میں ان امیدوں کو جگہ دو جو تمہیں دلائی گئی تھیں۔ اور اسکو ان تمام نیکیوں سے منور کر دو جو تمہاری قوت اور امکان میں ہیں۔

تمہارے اوقات فضول تفریحوں میں برباد ہو رہے ہیں۔ تمہاری زندگی بیہودہ مشاغل میں صرف ہوتی چلی جاتی ہے۔ بیہودہ مشاغل سے پرہیز کرو۔ اور ان لیڈران قوم کے حالات پڑھو جن کے حالات سے آج تواریخ کے صفحات رنگے ہوئے ہیں قدم بقدم چلنے کی کوشش کرو کیونکہ تمہاری زندگی کا مقصد یہی ہے ۔

رسائل کی روح

دین و دنیا

اپنی زندگی پر نظر ڈالیئے معاشرت کے میدان میں آیئے خدا نے آپ کے دین کو کس طور پر کامل و اکمل کر دیا۔ اس نے آپ کے دین کو دُنیا اور دُنیا کو دین بنا دیا۔ دین کا کوئی کام لیجئے وہ دُنیا کا کام ہے اور دُنیا کا کوئی کام لیجئے وہ عین دین کا کام ہے آپ کا کھانا پینا، سونا جاگنا چلنا پھرنا، سب دین بھی ہے اور دُنیا بھی۔ آپ تجارت کرتے ہیں، زراعت کرتے ہیں، شادی بیاہ کرتے ہیں۔ بچے پالتے ہیں، مکانات کوٹھیاں بناتے ہیں یہ سب آپ کے دین کے کام ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں خیرات بہت کرتے ہیں۔ اور جو جو طریقے بتائے گئے ہیں وہ عمل میں لاتے ہیں یہ سب آپ کے دنیا کے کام ہیں۔

گھبرائیے نہیں میں سب کا ثبوت دینے کے لیئے کھڑا ہوا ہوں۔

آپ جو کچھ کماتے ہیں اُسے کھانا چاہتے ہیں۔ اگر وہ مال حرام نہیں ہے اگر آپ نے اُسے جائز طریقے سے کمایا ہے کسی سے چھینا نہیں ہے۔ کہیں چوری نہیں کی ہے، کسی یتیم کا مال نہیں لے لیا ہے تو جو کچھ آپ کھا رہے ہیں یہ عین دین کا کام ہے۔ کیونکہ آپ کی نیت یہ ہے کہ اس کھانے سے آپ کے جسم میں قوت آئے گی آپ خدا کی بندگی کرینگے۔ اس کی راہ میں مدد دیں گے اسکی خلائق کی خدمت بجالائیں گے۔ یہ ہے آپ کا دین بھی اور آپ کی دنیا بھی۔ اچھا۔ آپ شادی کرتے ہیں۔ کیوں کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ نکاح کرو تاکہ اس سے مسلمان پیدا ہوں اور میں قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں اگر آپ کی غرض و غایت نکاح سے یہ ہے کہ آپ حکم رسول کی تعمیل کریں اس نکاح سے جو اولاد پیدا ہو وہ راہِ خدا میں کام آئے یہ عین دین کا کام ہے۔ آپ مکان بناتے ہیں اس سے آپ کی غرض یہ ہے کہ آپ کی اولاد اسمیں رہے گی اور اسلام کی خدمت کریگی۔ آپ کا مکان مسلمانوں کے کام آئیگا یہ عین دین ہے۔ آپ بیوی بچوں کو پالتے ہیں آپ بچوں کو خدا کی دی ہوئی ایک امانت تصور کرتے ہیں اور اس امانت کے متعلق جو کچھ ذمہ داری آپ پر عائد ہے اُسے پُورا کرتے ہیں یہ عین دین ہے۔ آپ بیوی کو کھلاتے پلاتے پہناتے ہیں تاکہ اس کی جانب سے جو کچھ حقوق آپ پر عائد ہیں وہ ادا ہوں یہ عین دین ہے۔ آپ سوتے ہیں۔ سوتے وقت آپ وہ دعائیں پڑھتے ہیں جو رسول اللہ صلعم سے مروی ہیں۔ پھر آپ جاگتے ہیں اور جاگتے ہی وہ دعا پڑھتے ہیں جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پڑھا کرتے تھے۔ یہ آپ کا سونا عین عبادت ہے۔ آپ نے روزہ رکھا ہے حالت روزہ میں آپ استراحت فرماتے ہیں آپ کی استراحت عین عبادت ہے۔

اب اس کا دوسرا پہلو لیجئے۔ آپ کا دین عین آپ کی دنیا ہے آپ نماز پڑھتے ہیں اور آپ کی نیت یہ ہے کہ لوگوں میں آپ متقی مشہور ہوں یہ آپ کی عبادت عین دنیا ہے۔ امام غزالی کی تصانیف پڑھیئے جس میں امام لکھتے ہیں کہ ایسی نمازیں لوٹا دی جاتی ہیں۔ الٹی ماردی جاتی ہیں۔ آپ نفل روزے رکھتے ہیں اس سے آپ کی غرض یہ ہے کہ روزہ داری کی نمائش ہو یہ عین دنیا ہے۔ تیسری چیز وہ ہے جس کے لیئے صدیق اکبرؓ نے نام سے تلوار نکال لی تھی یعنی زکوٰۃ۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نماز پڑھیں گے لیکن زکوٰۃ نہ دینگے۔ صدیق اکبرؓ نے ان کے خلاف جہاد کیا ہے۔ یہ زکوٰۃ آپ کس وقت دے سکتے ہیں جب آپ کے پاس روپیہ ہو۔ اگر آپ روپیہ نہیں رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں آپ حج کو جانا چاہتے ہیں لیکن روپیہ نہیں ہے حج نہیں ہو سکتا۔ اچھا آپ حج کو جاتے ہیں نیت میں یہ ہے کہ راستہ میں فلاں فلاں کام کرنے ہیں یا سیر و تفریح مقصود ہے۔ خدا جانے آپ کی کیا کیا غرض اس سے وابستہ ہو یہ عین دنیا ہے۔ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ لوگ ہجرت کرنے لگے۔ کسی نے تو محض خدا کے حکم اور رسولؐ کی اتباع میں ہجرت کی اور کسی کی نیت اس ہجرت سے یہ تھی کہ فلاں عورت سے نکاح کیا جائے سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا:۔ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ جو شخص جس نیت سے ہجرت کرے گا اس کی جزا پائیگا یہ حدیث تقریباً تمام کتب احادیث میں موجود ہے! اور اس کی صحت کا یہ عالم ہے کہ تمام احادیث میں سب سے پہلی اسی کی روایت کی جاتی ہے۔ اسی پر سارے کاموں کا انحصار ہے اسی لیئے میں نے عرض کیا ہے کہ آپ کی دنیا عین دین ہے اور آپ کا دین عین دنیا ہے۔

تمول اسلامی نقطۂ نظر سے

فقہ کی کتابیں لیجئے۔ ہدایہ کنز الدقائق شرح وقایہ، قدوری، غرض بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی کتاب میں آپ یہی پائیں گے کہ عبادات ہیں اور معاملات۔ عبادات میں نماز روزہ حج زکوٰۃ۔ اور معاملات میں بیع، رہن، ہبہ، کفالت اور کیا کیا ہے۔ یہ ساری چیزیں مسلمان کب کر سکتے ہیں جبکہ روپیہ ان کے پاس ہو۔ اگر مسلمانوں کے لیئے روپیہ کمانا حرام ہوتا تو پھر ان سب باتوں کا بیان کرنا بیکار رہتا۔ اسلام نے اپنے متبعین کے لئے کوئی اس قسم کی حد بھی نہیں قایم کی ہے کہ اتنی مقدار تک روپیہ کمایا جائے لاکھ دو لاکھ دس لاکھ اور اس کے بعد نہیں اس نے دروازے کھول دیے ہیں دین و دُنیا دونوں میدان کھلے ہوئے ہیں جس کا جہاں تک جی چاہے سیر کرتا جائے اس کے خلاف یہ خیال پکانا کہ روپیہ کمانے کی مسلمانوں کو ضرورت نہیں ہے ان کو تونگری اور دولت کی زندگی گزارنی چاہیئے۔ کہاں تک حق بجانب ہو سکتا ہے۔ اسلام نے اس قسم کی تعلیم نہیں دی ہے جو شخص

جس غنیمت میں ہے اس کا اظہار نہیں کرتا ہے اگر استطاعت سے کم اس نے اپنا معیار زندگی رکھا ہے اگر اس نے بال بچوں پر تنگی عائد کی ہے اگر خود پھٹے پرانے کپڑے پہنتا ہے۔ حالانکہ اچھا لباس پہن سکتا ہے تو گویا اسلام کی تعلیم کے خلاف کرتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے ان کا لباس پھٹا ہوا تھا ان کو دیکھ کر آپ نے ارشاد فرمایا اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ۔ خدا جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ سب سے بہتر زمانہ میرا ہے اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہیں۔ ان کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہیں۔ اس لحاظ سے صحابہ اور ان کے بعد آنے والے تابعین کا زمانہ سب سے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں آپ یہ دیکھ لیں گے کہ سب سے بڑا دیندار سب سے بڑا دنیا دار ہے آپ کو یہ صاف نظر آئیگا کہ اس زمانہ میں جو سب سے بڑا دیندار ہوگا وہ سب سے بڑا دنیا دار بھی ہوگا۔ اچھا چلیئے صحابہ ہی سب سے پہلے خلفاء راشدین ان کے بعد عشرہ مبشرہ جن کو اسی زندگی میں جنت کی بشارت دے دی گئی تھی۔ بعد ان کے بدریین ان کے بعد احدیین یہ سلسلہ ہے جو مراتب و فضائل کے لحاظ سے قائم کیا گیا ہے اہل سنن کے پاس یہ عقائد کا مسئلہ ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بڑا مرتبہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے خَیْرُ التَّشْرِیْعِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ بِالتَّحْقِیْقِ اَبُوْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ جس مسجد میں چلے جائیے یہی سُن لیجئے ان کو دیکھیئے کہ وہ کیا ہیں اگر وہ سب سے بڑے دیندار ہیں تو سب سے بڑے دنیا دار بھی ہیں انہوں نے خلافت کے کاروبار کے ساتھ ساتھ تجارت بھی کی ہے۔

کیا ان کا تجارت کرنا ان کا مال پیدا کرنا بے کار تھا؟ اسپر غور فرمایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوتے ہیں آپ پر مرض الموت طاری ہوتا ہے۔ اس عالم میں آپ ارشاد فرماتے ہیں جس جس نے میرے ساتھ کوئی سلوک کیا ہے اس کا میں نے اسی دنیا میں بدلہ کر دیا ہے گویا کسی کا کوئی احسان رسول اللہ پر باقی نہیں رہا۔ البتہ ایک شخص ہے جسکے احسانات کا بدلہ مجھ سے نہ ہو سکا اور وہ ابوبکر ہے۔ خدائے تعالےٰ اسکی نیکیوں کی جزا دیگا یہ ارشاد حضرت ابوبکر صدیق تک پہونچتا ہے۔ آپ روتے ہوئے آتے ہیں۔ فرماتے ہیں یا رسول اللہ کیا میرا مال خدا اور رسولؐ کا مال نہ تھا؟

یہ لوگ تجھے جو اپنے مال کو اپنا مال نہیں رسولؐ کا مال تصور کرتے تھے ان کا مال راہِ خدا میں صرف ہوتا تھا۔ ان کی تجارت خدا کے واسطے ہوتی تھی۔ آج مسلمان اس نیت سے روپیہ کمائیں کہ وہ راہِ خدا میں کام آئیگا تو اس سے بڑھ کر ان کی کیا سعادت ہو سکتی ہے؟

شاہ دوعالم کی عطا کی ہوئی دولت

مال و دولت سے جو مرتبت حاصل ہوتے ہیں اس کے متعلق ایک واقعہ سُنیئے۔ زمانۂ رسالت میں بعض صحابہ نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ مالدار ہم سے بڑھے جاتے ہیں ہم میں جو لوگ دولتمند ہیں وہ ہم سے بڑھے جا رہے ہیں ہم ان کو نہیں پہونچ سکتے۔ آپ نے فرمایا اس کا کیا مطلب ہے انہوں نے عرض کیا کہ مالدار ہماری طرح تمام عبادتیں بھی بجالاتے ہیں اور پھر اپنی دولت راہِ خدا میں بھی صرف کرتے ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ تم اسپر عمل کرو تو مالداروں سے بڑھ جاؤ۔ عرض کیا کہ ارشاد ہو۔ اس سے بہتر کیا بات ہو سکتی ہے۔ فرمایا کہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ تمہارا درجہ مالداروں سے بڑھ جائیگا۔ غریبوں نے اس پر عمل شروع کیا۔ چند دن گزرے اسکے بعد پھر غریبوں نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے مالدار بھائی بھی ہماری طرح اس طریقہ پر عمل کر رہے ہیں۔ جو آپ نے ہمیں بتایا تھا یہ سُنکر حضرت نے ارشاد فرمایا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

رسوم شادی

خدائے تعالےٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۔ اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

رسم شادی کو لیجئے کہ شریعت میں اس کا کیا طریقہ ہے؟ اور ہم کیا کر رہے ہیں جو رسوم ہندوؤں کی شادیوں میں ہوتے ہیں وہ ہم نے لے لیئے ہیں۔ کچھ انکے رسوم کچھ ہمارے طریقے۔ دونوں کو ملا کر کھچڑی بنالی ہے۔ ہندوؤں کی شادی گنگا ہے تو ہماری گنگا جمنی۔ ان کی بیرنگی ہے تو ہماری دورنگی دھوپ چھاؤں نہ پورا ہندوؤں کا طریقہ نہ بالکل مسلمانوں کا۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ یہ رسمیں ناجائز ہیں چہ جائیکہ وہ حرام ہیں ترک کر دو مگر سنے کون اور عمل کس کی بلا کرے وہی اپنی ایک ٹانگ کہ جو رسم باپ دادا کے زمانہ سے چلی آتی ہے آج اسے کیوں اختیار کیا؟ باپ دادا کے زمانہ میں یہ قحط یہ گرانی یہ طاعون یہ ہیضہ یہ بیماریاں یہ مصیبتیں کہاں نہیں جو ہم بھگت رہے ہیں۔ باپ دادا کے طریقہ پر چلنے والے پرانی رسم۔ پرانے طریقہ کو نہ چھوڑنے والے صاحبو! سالہائے سال سے یہ آفات قحط کیوں برداشت کر رہے ہو۔ یہ مصیبتیں کیوں جھیل رہے ہو۔ کیا باپ دادا نے یہی بلائیں سہی تھیں۔ اگر باپ دادا کا طریقہ۔ آبا و اجداد کے رسوم اچھے ہیں تو جو مصائب انہوں نے سہے تک نہیں جو بیماریاں انہوں نے دیکھی تک نہیں حالانکہ ہم انہیں کے طریقوں پر چل رہے ہیں وہ ہم پر کیوں نازل ہو رہے ہیں ان میں ہم کیوں پھنس رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ نہ ہمارا طریقہ

اچھا ہے نہ ہمارے باپ دادا کا اچھا تھا۔ فرض کرو پردادا نے ایک پیالہ شہد سے بھرا اسکو ڈھانک رکھا حفاظت کی۔ مگر اس کے بعد دادا نے اسمیں تھوڑا سا زہر ملا دیا۔ آج باپ اس میں تھوڑا سا زہر ڈالے کل بیٹا تھوڑا۔ پرسوں پوتا تھوڑا پھر پرپوتا تو کیا اب شہد کا وہی مزہ رہیگا وہی خاصیت رہیگی جو پردادا کے زمانہ میں تھی۔ دادا نے تھوڑا زہر ملایا تھا اگر وہ شہد کھا لیتا تو زہر کا بہت کم اثر ظاہر ہوتا۔ آج اگر پرپوتا اپنے زمانہ کا شہد چاٹ لے تو مر ہی جائے۔ کیوں صاحب مر کیوں جائیگا؟ شہد تو وہی تھا جو پردادا نے کھایا تھا۔ پرپوتے نے وہی کام کیا جو دادا نے کیا تھا۔ دادا کے زمانہ میں شہد مہلک نہ تھا۔ آج وہ سم قاتل زہر ہلاہل کیوں بنا؟

ہمارا بھی حال ایسا ہی ہے۔ ہمارے باپ دادا اگر ان رسوم کے پابند رہے ہیں تو ہمارے دین اسلام کے شہد خالص میں زہر ملاتے رہے ہیں۔ اگر ہم بھی اس میں زہر ملائیں تو کیا شہد سارے کا سارا زہر نہ ہو جائیگا؟ اسکے پینے سے ہم کو نقصان نہ ہوگا۔ اگر ہم کو اپنی جانیں بچانا منظور ہے تو اس شہد میں تھوڑا زہر اور ملانے کے بجائے جو کچھ زہر اس میں باپ دادا کے زمانہ سے چلا آتا ہے اس کو نکالنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ وہ شہد ایسا پاک اور ایسا صاف ہو جائے جیسا کہ باپ دادا سے پہلے پردادا کے زمانہ میں تھا۔ بس اسی طرح ہم کو چاہیئے کہ جو جو خرابیاں ہمارے مذہب میں پیدا ہو گئی ہیں جو جو بدعات و رسوم ہمارے دین میں شامل ہو گئے ہیں خواہ وہ ہماری طرف سے ہوں یا ہمارے باپ دادا کی طرف سے۔ سب کو دور کرنے کی سعی کریں تاکہ ہمارا پاک مذہب ایسا صاف ہو جائے جیسا کہ ہمارے باپ دادا سے بہت پہلے ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے زمانہ میں تھا۔ کیا آپ نے کسی وعظ میں سنا ہے یا کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اس مقدس زمانہ میں شادیوں میں ایسے ہی رسوم ہوا کرتے تھے؟ ایسا ہی باجا ہوا کرتا تھا۔ ایسی ہی فضول خرچیاں ہوا کرتی تھیں ایسے ہی جھگڑے ہوا کرتے تھے۔ کیا کسی آیت میں بری ساچق کا ذکر ہے۔ شب گشت بازگشت کی سرگزشت ہے۔ یا کسی حدیث میں سہرے کنگن کا جائز ہونا یا شریعت خوری اور خیوتہ سلامی کا روا ہونا آیا ہے؟ نہیں نہیں کے سوا اور کیا جواب ہوگا؟ جب نہیں تو پھر کرتے کیوں ہو۔ ہم ہزار دل کو سمجھائیں کہ یہ یہ دین ہے اس میں طرفین کی خوشی ہے لیکن وہ ہرگز شریعت کے موافق نہیں ہو سکتا

شریعت نے ہر کام کا ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے جب ہم اس سیدھے راستہ پر نہ چلیں اور اسکو چھوڑ دیں تو جو راستہ ہم چلیں گے وہ ٹیڑھا ہی ہوگا اس لئے کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو سیدھا راستہ ایک ہی ہوا کرتا ہے دو چار نہیں ہوتے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آجی حضرت! ان دینی دنیوی معاملات کو شرع سے کیا تعلق؟ شرع فقط دین کے کاموں میں ہے یہ سراسر غلط اور بالکل لغو ہے۔ ہماری شریعت نے دین اور دنیا دونوں کے لیئے طریقے بتلائے اور مسلمانوں پر لازم کر دیا ہے کہ اس کے مطابق چلیں اور ہرگز مخالفت نہ کریں شریعت نے یہاں تک رعایت کی ہے کہ پیشاب کرنے پاخانہ پھرنے تک کا طریقہ بتلا دیا ہے، استنجا کرنے آبدست لینے تک کا قاعدہ سکھلا دیا ہے۔ بتلائیے کہ مسلمانوں کا کونسا کام ہے جسکو شریعت سے تعلق نہیں؟ کونسی بات ہے جو شرع میں مذکور نہیں۔ اگر کوئی مسلمان یہ کہے کہ فلاں کام کو شریعت سے کوئی علاقہ نہیں تو اس کی مسلمانی میں شک ہے۔

جب کبھی مہر کا جھگڑا پیش آتا ہے تو ہم کو مہر فاطمی خوب یاد آتا ہے۔ گویا اور سب کام سب باتیں شادی کی ٹھیک حضرت خاتون جنت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی کے مطابق ہوتی ہیں۔ کسر ہے تو بس مہر کی ہے۔ وہ بھی مہر فاطمی کے برابر ہونا چاہیئے۔

برادران اسلام! مسلمان کہلاتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی گنے جاتے ہو۔ آپ سے شفاعت کی امید رکھتے ہو تو خدارا ہر کام آپ کے ارشاد آپ کی ہدایت کے مطابق کیجئے۔ دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سب سے پیاری صاحبزادی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سادہ طریقہ سے کر دیا تھا۔ نکاح کے وقت دولھا میاں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی موجود نہ تھے۔ جب وہ باہر سے تشریف لائے تو ان سے ذکر کر دیا انہوں نے قبول فرما لیا۔ بس نکاح ہو گیا اور ایک کنیز کے ہمراہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر بھیج دیا۔ آج کل کی سی نہ بازگشت تھی اور نہ جہیز کے سامان جہیز کا کھڑاگ ساتھ کر دیا تھا۔ آپ خدا کے محبوب تھے دین اور دنیا دونوں کے بادشاہ تھے۔ آپ کے لیئے کیا کم تھا؟ خدائے تعالےٰ نے فرما دیا تھا کہ اگر تم چاہتے ہو تو ان دو پہاڑوں کو سونے کا بنا دوں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منظور تھا کہ ہر کام خود ایسا کریں کہ وہ ہم امتیوں کے لیئے نمونہ ہو جائے اور ہم بھٹک نہ جائیں ۔ (واعظ)

چلو

چلو۔ اس جگہ سے کہیں اور چلو۔ وہاں چلو جہاں خوبی وفا کو ایک مہلک مرض نہ سمجھتے ہوں۔ جہاں مروت کو ایک فطرتی کمزوری نہ خیال کرتے ہوں جہاں دوستانہ اخلاق اور برادرانہ سلوک کو عمل نادانی نہ کہتے ہوں جہاں ایثار مال و وقت کو حماقت نہ تصور کرتے ہوں جہاں حیات مقاصد کو بیہودگی کا نتیجہ نہ جانتے ہوں۔ آؤ وہاں چلو جہاں اجسام و ابدان کی نہیں روح کی صفائی ہوتی ہو۔ جہاں مال و زر کی نہیں سکون و قناعت کی جستجو ہوتی ہو جہاں سیاسیات و ملک گیری کے نہیں مذہب و اخلاقیات کے قوانین رائج ہوں جہاں ہوس و خرد کی دسیسہ کاریوں پر نہیں بلکہ صلاحیت روحانی ہو۔ ہاں چلو

وہاں چلو

جہاں تکلیف و مصائب رنج و زحمت نہ ہوں۔ غم و الم صبر شکن نہ ہوں۔ مفلسی و بیکسی تاب گسل نہ ہوں۔ ہاں چلو۔ وہاں چلو جہاں ناداری میں طمینان ملے۔ بے سروسامانی۔ شکستہ سامان ہو امراض و مصائب میں شادمانی و مسرت حاصل ہو۔ غم مقدمۂ نشاط ہو اور رنج تمہید بنیاد عیش

معلومات

روزہ اور قیام شباب

چکاگو یونیورسٹی کے ایک پروفیسر سٹر کارسن نے تین سال تک مسلسل تجربہ کرنے کے بعد ثابت کیا ہے کہ قیام شباب یا اعادۂ شباب کے لیے روزہ رکھنے سے زیادہ کوئی چیز مفید نہیں ہے۔

پروفیسر مذکور سب سے پہلے پندرہ دن کا مسلسل فاقہ تجویز کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اس کے بعد جب انسان کھانا شروع کرتا ہے تو معدہ سے زیادہ لعاب پیدا ہوتا ہے اور تمام اعصاب و عضلات زیادہ قوت سے کام کرنے لگتے ہیں، انہوں نے خود اپنے اوپر اس کا تجربہ کیا ہے اور متعدد طویل فاقوں کے بعد وہ اپنے آپ کو بہت زیادہ قوی، چست و چالاک اور جوانی سے زیادہ قریب پاتے ہیں۔

تربیت کے جدید طریقے

انگلستان میں جہاں اور بہت سے طریقے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے اختیار کیے گئے ہیں وہاں ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ غیر زبانوں کی تعلیم فونوگراف کے ذریعہ سے دی جاتی ہے تاکہ وہ صحیح لب و لہجہ سیکھ سکیں۔ فونوگراف کی چوڑیوں میں اصل زبان جاننے والوں کی گفتگو محفوظ ہوتی ہے اور بچے اُس کو سُن کر وہی لب و لہجہ سیکھتے ہیں۔

لندن میں ایک مدرسہ صرف اُن بچوں کے لیے علیحدہ کھولا گیا ہے جنکے پھیپھڑے کمزور ہیں، یہاں بچے صبح نو بجے سے چار بجے شام تک گرمیوں میں اور ۶ بجے شام تک جاڑوں میں باہر کھلی ہوئی ہوا میں آسمان کے نیچے رہتے ہیں اور یہیں ان کو تعلیم دی جاتی ہے۔ سوائے بارش کے زمانہ کے یہ بچے اندر کمروں میں بیٹھ ہی نہیں سکتے، باہر ہی ان کے کھانے کا انتظام ہوتا ہے اور یہیں ان کو چاء پلائی جاتی ہے، ان کے والدین کو ہر ہفتہ صرف تین روپئے کے قریب تعلیم و غذا کے لیے دینے پڑتے ہیں۔

مکانوں کا منتقل کیا جانا

امریکہ میں ایک نو آبادی سوگمروں کی تھی جو موٹروں کے ذریعہ سے مع اپنے مکانات کے ۱۵ میل کے فاصلہ پر دوسری جگہ منتقل کر دی گئی۔ ہر گھر چار گھنٹہ کے اندر اپنی جگہ سے اُکھاڑ کر موٹر میں لاد دیا گیا اور ۸ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے موٹر لاری نے اسے دوسری جگہ پہنچا دیا۔ مکان کے لادنے اور اُتارنے پر بے شک کچھ دیر ہوئی کیونکہ مکانات کے تختے نہ کیے گئے تھے۔ ہر مکان میں جوں کا توں مع فرنیچر، دیواروں کھڑکیوں وغیرہ کے لاری پر لادا گیا اور پھر اسی طرح اُتار کر دوسری جگہ قائم کر دیا گیا، اسی طرح دو گھروں کے منتقل کرنے میں تین دن صرف ہوئے۔

اُڑنے والی کشتی

برطانیہ کی وزارت ہوائی نے ایک جدید قسم کی کشتی تیار کرائی ہے جو نہایت آسانی سے فضا میں بلند ہو کر ۹۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اور ایک طائر کی طرح زمین پر آجاتی ہے۔ اس کی لمبائی ۵۲ فیٹ ہے اور چھ آدمی اس میں سوار ہو سکتے ہیں۔ اس کا انجن ۹۰۰ گھوڑوں کی قوت رکھتا ہے۔

ہوائی ٹراموے

پیرس اور اس کے مضافات میں لوگوں کی آمد و رفت اس قدر کثرت سے بڑھ گئی ہے کہ وہاں کی میونسپل کونسل کے سامنے عرصہ سے یہ سوال پیش تھا کہ کیونکر آسانیاں بہم پہنچائی جائیں، کیونکہ موٹریں ریلیں اور ٹراموے کافی ثابت نہیں ہوتیں، چنانچہ اب یہ تجویز قرار پائی ہے کہ ہوائی ٹراموے جاری کی جائے، ٹراموے بالکل زمین کی طرح ہوگی، لیکن فرق یہ ہوگا کہ بجائے زمین کے ہوا پر معلق ہو کر چلے گی۔ ایک تار سے اس کا تعلق ہوگا اور اس کا انجن خود برقی قوت پیدا کرے گا۔ اس کی ہر گاڑی میں ۱۰۰ مسافر بیٹھ سکیں گے اور اس کی پیمائش ۴۰ + ۸ فیٹ ہوگی۔

ایک قاصہ کی دولت

حال ہی میں امریکہ کی ایک زنانہ ڈانسر مس، لوتا کرابتری کا انتقال ہوا ہے جو آٹھ لاکھ گنی اپنے بعد چھوڑ گئی ہے، اس کی عمر ۷۰ سال کی تھی اور ۳۶ سال اپنی زندگی کے اس نے اسی مشغلہ میں بسر کیے، یہ اپنی تمام دولت اُن لوگوں کے لیے چھوڑ مری ہے جو جنگ میں بیکار ہو گئے ہیں۔

آواز سے مرض کی شناخت

تشخیص امراض کے لیے متعدد آلات اس وقت تک تیار ہو چکے ہیں، لیکن اب بھی برابر ان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، چنانچہ حال ہی میں لندن کے ایک اسپتال نے ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ مریض کی صرف آواز سے اس کے مرض کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔

جعل سازی کا علاج

امریکہ میں جعلی دستخطوں اور فرضی تشخص کی وجہ سے ہر سال بنکوں کو بڑا نقصان اُٹھانا پڑتا ہے اس کے لیے ایک شخص نے ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جس کے ذریعہ سے دستخط اور دستخط کرنے والے کی صورت فوراً محفوظ ہو جاتی ہے، جس وقت کوئی شخص بنک کی کھڑکی کے سامنے آتا ہے اور اپنا دستخطی کاغذ پیش کرتا ہے تو کلرک خود بخود ایک بٹن دباتا ہے اور تصویر اُتر آتی ہے جس کو بنک میں محفوظ رکھا جاتا ہے کہ ضرورت کے وقت اس سے مدد لی جائے۔

امریکہ کا سونا یورپ میں

اندازہ کیا گیا ہے کہ امریکہ کے سیاح ہر سال یورپ میں آکر ۸۰ ملین گنی کا فائدہ پہنچا جاتے ہیں ۱۹۲۳ء میں ان سیاحوں کی تعداد ۳ لاکھ تھی اور ہر شخص نے اوسطاً ۲۴۰ گنی صرف کیں، اس میں ۵ ملین گنی کا اضافہ اور کرنا چاہیے کیونکہ ہر سال اتنی رقم مہاجرین یورپ امریکہ سے اپنے اعزہ کے نام بھیجتے ہیں۔

(نگار)

وسائل معاش

عطر سازی

عطر سازی نہایت آسان، نفع بخش اور مستعد کام ہے، اگر آٹھ سات قسم کے عطر تیار کر کے ایک مخصوص نام کے ساتھ بازار میں فروخت کیے جائیں تو نہایت معقول نفع ہو سکتا ہے، یہ تمام عطر سینٹ کی وضع کے ہیں اس لیے دور جدید میں عام پسند ثابت ہوں گے، اتنا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ پیکنگ اور شیشیاں جہاں تک ممکن ہو خوبصورت ہوں (جن انگریزی عطروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں) وہ انگریزی دوا فروشوں کی دوکان سے بآسانی مل سکتے ہیں، اگر آپ کے شہر میں دستیاب نہ ہوں تو دہلی کے دواخانوں سے دین و دنیا کا حوالہ دیکر منگائیے، ان کے پتے یہ ہیں:-

(۱) شمس العارفین انگریزی دوا فروش بازار فتحپوری دہلی

(۲) احسان احسان اینڈ کو انگریزی دوا فروشان بازار فتحپوری دہلی)

بیلے کا عطر

ہیکو بیلا - - - - - - - - - - - - - - ۲ اونس

روغن صندل - - - - - - - - - - - - ۸ اونس

دونوں کو خوب اچھی طرح ملا کر کسی صاف شیشی میں کسی محفوظ جگہ رکھ دیجیے، پندرہ دن کے بعد چھوٹی شیشیوں میں بھر کر کام میں لائیے۔

چنبیلی کا عطر

ہیکو چنبیلی - - - - - - - - - - - - ۲ اونس

روغن صندل - - - - - - - - - - - - ۸ اونس

(طریقۂ تیاری بدستور)

گلاب کا عطر

ہیکو روز - - - - - - - - - - - - - ۲ اونس

روغن صندل - - - - - - - - - - - - ۸ اونس

(طریقۂ تیاری بدستور)

موتیے کا عطر

ہیکو موتیا - - - - - - - - - - - - ۲ اونس

روغن صندل - - - - - - - - - - - - ۸ اونس

(طریقۂ تیاری بدستور)

اسینس تیار کرنے کے آسان طریقے

اسینس عام طور پر دوا ہے تیار ہو کر آتے ہیں یہ تیل وغیرہ کو خوشبودار بنانے کے کام آتے ہیں، ان کے تیار کرنے کا نہایت آسان طریقہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے، اگر اسینس خوبصورت شیشیوں میں بند کر کے بازار میں فروخت کیا جائے تو بہت معقول نفع ہے۔

بیلے کا اسینس

ہیکو بیلا - - - - - - - - - - - - - ایک اونس

رکیٹی فائڈ اسپرٹ - - - - - - - - - ۵۰ اونس

ان دونوں دواؤں کو ایک بوتل میں ڈال کر ملا لیجیے اور کم از کم بیس دن تک اس کو بند کر کے کسی محفوظ جگہ رکھ دیجیے تاکہ اچھی طرح حل ہو جائیں، اس درمیان میں روزانہ پندرہ پندرہ منٹ بوتل کو دن میں تین مرتبہ اچھی طرح ہلائیے بیس دن کے بعد اسینس تیار ہو جائیگا۔

چنبیلی کا اسینس

ہیکو چنبیلی - - - - - - - - - - - - ۲ اونس

رکیٹی فائڈ اسپرٹ - - - - - - - - - ۴ بوتل

(طریقۂ تیاری بدستور)

چمپا کا اسینس

ہیکو چمپا - - - - - - - - - - - - - ۲ اونس

رکیٹی فائڈ اسپرٹ - - - - - - - - - ۴ بوتل

(طریقۂ تیاری بدستور)

گلاب کا اسینس

ہیکو روز - - - - - - - - - - - - - ۴ ڈرام

رکیٹی فائڈ اسپرٹ - - - - - - - - - ۲۴ اونس

(طریقۂ تیاری بدستور)

کیوڑے کا اسینس

ہیکو کیوڑہ - - - - - - - - - - - - ایک اونس

رکیٹی فائڈ اسپرٹ - - - - - - - - - ۲ بوتل

(طریقۂ تیاری بدستور)

موتیا کا اسینس

ہیکو موتیا - - - - - - - - - - - - ۴ ڈرام

رکیٹی فائڈ اسپرٹ - - - - - - - - - ایک بوتل

(طریقۂ تیاری بدستور)

خس کا اسینس

ہیکو خس - - - - ۴ ڈرام رکیٹی فائڈ اسپرٹ - ایک بوتل (تیاری بدستور)

سوالات

مذہبی

(۱۳۳) روپئے کے پیسے خرید کر بٹہ لیکر فروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

(۱۳۴) نیاز کا کھانا کن لوگوں کا حق ہے اور شیخ سدو کا برا کیا ہے اسکی کیا اصلیت ہے

(۱۳۵) مدت حیض ختم ہونے کے بعد قبل از غسل جماع جائز ہے یا نہیں، اگر ناجائز ہے تو ایسا کر گزرنے پر کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟ (ص ۵۵۶)

(۱۳۶) زید نے غصہ سے مغلوب ہو کر اپنی عورت کو مخاطب کر کے کہا "طلاق طلاق طلاق" طلاق کا لفظ اس نے تین مرتبہ استعمال کیا، زید پہلے سے بھی اس عورت سے ناراض تھا، دو ہفتہ کے بعد شہر کے معزز لوگوں نے پھر دوبارہ میل جول کرا دیا، کیا اب بھی وہ عورت اس کی منکوحہ بیوی شمار کی جا سکتی ہے؟ اگر نہیں تو کیا صورت اختیار کی جائے۔ (ص ۵۵۶)

طبّی

(۱۳۷) پانچ سال سے کثرتِ احتلام کی شکایت ہے، دماغ بہت کمزور ہو گیا ہے مجرب نسخہ درکار ہے۔ (ص ۱۸۶)

(۱۳۸) قوت حافظہ بہت کمزور ہے، قبل از وقت سر کے بال سفید ہو گئے ہیں مجرب نسخہ درکار ہے۔ (ص ۵۵۶)

(۱۳۹) پارہ حل کرنے کی ترکیب مطلوب ہے، کوئی صاحب تحریر فرمائیں۔

صنعتی

(۱۴۰) اصلی و صحیح بوٹ پالش کا نسخہ مطلوب ہے، پالش چمکدار ہو، اور تیار ہونے کے بعد چربی کی طرح سخت نہ ہو جائے۔ (اکبر خاں اشرف خاں)

(۱۴۱) زردہ پتی بنانے کی مشین کی ضرورت ہے کوئی صاحب پتہ تحریر فرمائیں (ایس۔ احمد ظہیر الحسن)

(۱۴۲) انگلستان میں ایک خاص درخت ہوتا ہے جس کے ریشے برش بنانے کے کام میں آتے ہیں، یہ ریشے بہت سخت ہوتے ہیں، کسی صاحب کو اگر ان ریشوں کے ملنے کا پتہ معلوم ہو تو تحریر فرمائیں یا کم از کم کسی انگلینڈ کی برش بنانے والی کمپنی کا پتہ ہی لکھ دیں۔

متفرق

(۱۴۳) مجھکو جاپانی ایجنٹ کا پتہ اور نام درکار ہے جو ہندوستان سے جاپان کے لیے آدمی بھرتی کرتا ہے انکا معلوم ہوا ہے کہ وہ ایمپیریل ہوٹل دہلی میں ٹھہرا ہوا ہے، میں بے حد مشکور ہوں گا اگر کوئی صاحب صحیح پتہ سے مطلع فرمائیں گے۔ (ص ۵۵۶)

(۱۴۴) ہندوستان میں جس قدر انگریزی رسائل نکل رہے ہیں ان کے نام اور پتے مطلوب ہیں۔ (نعمت اللہ)

(۱۴۵) زنانہ مدرسہ کے لیے ایک ایسی معلمہ کی ضرورت ہے جو اردو اور کلام مجید کی تعلیم دے سکیں۔ (الٰہی بخش خریدار ۵۲۲)

جوابات

(۶۶) ذیابیطس کے لیے یہ نسخہ نہایت مجرب ثابت ہوا ہے:-

سیماب	تلمی خالص	پاہ گجراتی	دانہ الائچی خورد	منسلوچن
۱ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	۴ تولہ	۲ تولہ

مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ۔ اول تلمی کو مع سیماب کر چھرے میں ڈالکر گلائیں جب سرخ ہو جائے آگ پر سے اتاریں اور ٹھنڈا کر کے کھرل کرنا شروع کریں پھر پاہ و بریاں بدستور۔ تمام اجزا کی شوئیت کے بعد انہیں علایہ ہوتی رہے۔ مروارید عرق کیوڑہ میں حل کرنے کے بعد داخل کیے جائیں۔ تین چار روز برابر کھرل کرنے کے بعد جس وقت سفوف سرمہ کی طرح باریک ہو جائے حفاظت سے رکھیں اور اول تین روز یوقت صبح ایک ماشہ پھر تین روز ۱۰ ماشہ اسکے بعد تین دن ۲ ماشہ۔ اسی طرح ہر تیسرے دن نصف ماشہ کا اضافہ کرتے جائیں، چالیس روز تک برابر کھائیں اور یہ خیال رکھیں کہ دوا دانتوں کو نہ لگے، دوا کے استعمال کے بعد بکری کے دودھ کی چھاچھ یا دسیر پینی چاہیے۔ (حکیم عزیز الدین احمد مدار ۲۰۰)

(۶۷) داد کے لیے ڈاکٹر برمن کا مرہم بے حد مجرب ہے۔

(۱۲۸) اختر النساء ۱۳۴۳ھ تاریخی نام نکلتا ہے۔ (ایس۔ احمد ظہیر الحسن)

(۱۰۷) مصطگی کا استعمال کیا جائے چند دن میں سر کے تمام دانے خود بخود کم ہو جائینگے (حکیم محمد یوسف شاہجہانپوری)

(۱۰۶) بغیر طلاق عورت نکاح ثانی نہیں کر سکتی، دوسری صورت یہ کہ خلع کرالے (ص)

(۱۱۹) مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے لیکن تعزیہ ساتھ نہیں ہونا چاہیے، مسلمانوں کو چاہیے کہ آداب مسجد کے لحاظ سے تعزیہ مسجد سے نکال دیں۔ (ص)

(۱۲۰) طلاق نامہ اور مہر زوجہ کے ورثا کو بھیجدیں اور اگر زوجہ کا پتہ معلوم ہو تو طلاق نامہ اور مہر اُسے بھیجدیا جائے۔ (ص)

(۱۲۱) چکر آنے کے لیے یہ نسخہ استعمال کیجیے:-

معجون فلاسفہ - ہمراہ شربت بادام - عرق بادیان

تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	(حکیم محمد یوسف شاہجہانپوری)

انشائے لطیف

میرا پرائیویٹ سکریٹری

(از مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر)

اگر کسی نواب یا راجہ کا پرائیویٹ سکریٹری ہوتا تو خوشامدی ہوتا۔ مطلبی ہوتا۔ ہمیشہ موافقت کرتا۔ ہاں میں ہاں ملاتا۔ دن کو رات کہتا۔ رات کو دن بتاتا۔ مخالفت کا لفظ کبھی زبان پر نہ لاتا۔ جی حضور جی ہاں نکتہ کلام ہوتا۔

اگر کسی ڈیوک یا کاونٹ کا پرائیویٹ سکریٹری ہوتا تو پالیسی سکھاتا حکمت عملی بتاتا۔ مصلحت وقت کو مدنظر رکھتا بے ایمانی کو چالاکی سے عیاری کو ہوشیاری سے تعبیر کرتا۔ قدم قدم پر اپنی بڑی جیبوں کو مظلوموں کے جگر کے ٹکڑوں سے پر کرتا۔

اگر کسی رئیس کا پرائیویٹ سکریٹری ہوتا تو شباب کی ترغیب دیتا ناچ رنگ کو زندگی کا مقصد بتاتا۔ تھیٹر بائیسکوپ کو معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیتا۔ روپیہ کو پانی کی طرح بہانا عاقبت کی آنکھ بند کرلینا۔ رئیس کو بستر عیش پر آرام فرمانے کا ڈوز پلاتا۔ اس کو بھی مست کرتا اور خود بھی مست ہوجاتا۔

اگر کسی مالدار ہندو کا پرائیویٹ سکریٹری ہوتا تو۔ ایک ایک پائی پر نگاہ رکھتا۔ لاکھوں روپے ہوتے ہوئے بھی منکسر المزاج اور غریب صورت بننے کی ترغیب دیتا۔ مسلمانوں کو فضول خرچی کے لیے بہاری سود پر روپیہ دینے کی صلاح دیتا۔ جائز و ناجائز وسائل کی کچھ پروا نہ کرتا۔ روپیہ پیدا کرنا اور زمین میں دفن کر دینا سکھاتا۔ اپنی قوم کی پاسداری کی تعلیم دیتا۔

مگر میرا سکریٹری۔ بکا مولوی ہے۔ بکا ریندا رہے۔ دین کی باتیں سکھاتا ہے۔ ایمان کے راستہ پر لیجانا چاہتا ہے۔

وہ خوشامدی نہیں ہے۔ لالچی نہیں ہے۔ پالیٹشن نہیں ہے۔ میں اسکو محکوم بناکر رکھنا چاہتا ہوں مگر وہ میرا حاکم ہے۔ اعلیٰ درجہ کا خودار ہے۔ میرے خیالات کو ٹھکرا دیتا ہے میرے ارادوں پر خاک ڈال دیتا ہے۔ میرے نفس کا دشمن ہے۔ ہمیشہ مخالفت پر آمادہ رہتا ہے۔ نفس کی ہر بات پر نصیحت کا ایک عالمانہ لکچر دیتا ہے۔ ہر غلطی پر تنبیہ کرتا ہے۔ ہر لغزش پر سنبھالتا ہے۔ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ راستبازی اس کا مسلک ہے۔

میرے نفس میں اور میرے پرائیویٹ سکریٹری میں ہمیشہ کشاکش رہتی ہے۔ نفس دنیا کے سبز باغ دکھا کر جہنم کے غار میں لے جانا چاہتا ہے مگر میرا پرائیویٹ سکریٹری یعنے ضمیر دنیا کی خار دار جھاڑیوں میں الجھا کر مجھ کو جنت کا حقدار بنانا چاہتا ہے۔

نواب کو۔ راجہ کو۔ امیر کو۔ غریب کو۔ کالوں کو۔ گوروں کو۔ قدرت نے یہ مشعل ہدایت دی ہے۔ مفلس اور نادار کوئی اس سے محروم نہیں۔ مگر اس کے قدردان بہت کم ہیں اگر اس کی قدر کی جائے اس کی بتائی ہوئی تدابیر پر عمل کیا جائے تو دین و دنیا دونوں حاصل ہوجائیں۔

برف کا دریا

(از سلیم الدین وکیل پرتور (دکن)

چاندی سا سفید ستھرا چاند نکلا جگمگاتے تارے بھی نکل آئے نیلے آسمان سے ہری بھری زمین پر صاف ستھری خنک ہلکی نورانی کرنیں چھن چھن کر پڑ رہی ہیں بادلی پریاں ساکت ہیں موتی سے جھلکتی کوٹھی دمک رہی ہے ہر ایک چیز چمک رہی ہے چاند اُجلی کرنیں پانی میں گرا رہا ہے یا کہ پریاں نہا رہی ہیں اس چلتی پھرتی چاند کی چمک پر بجلیوں کا شک ہو رہا ہے ہری ڈالیوں سے ہرے پتوں میں پھول تاروں کی طرح دکھائی دے رہے ہیں درختوں کی پتیاں اس دریائی برف میں مچھلیوں کی طرح تیر رہی ہیں ہوا لہراتی گھنی جھاڑیوں میں دلکش ساز بجاتی پھر رہی ہے آسمان پیڑوں کے سیج پھیلائے ہوا ہے کہیں دودھ کا سمندر رواں ہے کہیں برف کا دریا جاری ہے آسمان سے لیکر زمین تک برابر چاندنی پڑ رہی ہے۔ سرسبز حنا باغ میں پودے جھوم رہے ہیں چھاڑیاں لہلہا رہی ہیں سبزے زمین کو چوم رہے ہیں پھول اپنی خوشبو سے مہک رہے ہیں۔ ہزار داستان پرند درختوں پر پروں کو سمیٹے چپ چاپ بیٹھے ہیں ان قدرتی منظروں اور اسکی جھلکیوں میں آسمانی فضا کے نیچے ہری بھری زمین پر ہم ہیں اور اس کا لطف اٹھا رہے ہیں یہ چاندنی رات نہیں بلکہ دوپہلی صبح ہے غرضکہ نیچر اپنی مستی میں ہی اور ہم اپنی مستی میں ہے۔ اور نورانی دریا میں قدرتی موجیں لہرائیں اور ان موجوں میں نورانی صورتوں کو نہاتے دیکھا۔ دریا کی لہریں ان نورانی صورتوں کی بلائیں لینے کے لیے بازو بلند کرتی ہیں، چاند کی کرنیں ان نور کے مجسموں کی پرتو سے اپنی چمک دمک کو دوبالا کر رہی ہیں، میری حسن پرست آنکھ نے ان نورانی صورتوں کو دیکھا اور مرحبا کہا، زبان نے کہا کہ کیا پیاری صورت ہے۔ دل نے کہا اس کی قدرت ہے۔

کوہ قاف کی پری

(محمد عبدالعزیز شوق)

کاکیشیا کی ایک دوشیزہ پر جمال — ہے دلربا نمونۂ قدرت کی اک مثال
گلزارِ حسن کا وہ طرحدار پھول ہے — ہاں سادگی کے باغ کا سردار پھول ہے
عشق اور عاشقی کی اسے کچھ خبر نہیں — اس بھولے بھالے دل پہ ابھی کچھ اثر نہیں
زینت کو اس کے حسن کی زیور کوئی نہیں — پھر بھی تو اس حسین سے بہتر کوئی نہیں
گلبن حسین ہے انجمن آرائے شوق دل — سچ ہے کہ سادگی ہے تمنائے شوق دل
یہ چیز وہ ہے جسپہ بناوٹ نثار ہے — اس کی خزاں بھی غیرتِ صد نوبہار ہے
زینت ہو اس کے بالوں کی جنگل کا ایک پھول — دنیا کا کوئی رنج اُسے کرتا نہیں ملول
گویا کہ ہے وہ دشتِ مسرت کا ایک غزال — راحت کا غم ہے جسکو نہ رنج کا خیال
تفسیرِ دو جہاں ہے گل اسکی نگاہ میں — نقش و نگارِ دہر ہیں نقشِ گیاہ میں
آزاد ہے وہ غم سے گناہوں سے پاک ہے — ہے صاف دل سے اور نگاہوں سے پاک ہے

پوشاک طرحدار کی پروا نہیں اسے — کچھ حسرتِ حصولِ تمنا نہیں اسے
گلزارِ حسن کا وہ گلِ خوشگوار ہے — وہ رخصتِ بہار میں رشکِ بہار ہے
کرتے سے اُس کے ہوتا ہے گویا بدن عیاں — کرتی ہے جس سے بادِ صبا چھیڑ خانیاں
گورے بدن پہ پھول ہیں یا ستارے چمک رہے — گویا ہیں چاندنی میں ستارے دمک رہے
صحرائی پھول زیبِ رخِ دلنواز ہے — اس کو ہے فخر اُسپہ اُسے اسپہ ناز ہے
اس سادگی پہ رشک ہے جنت کی حور کو — اور کوہ قاف بننے کی حسرت ہے طور کو
اُتری ہے وہ پہاڑ سے رعنا ناز سے — خود بچ رہا ہے دامنِ صحرا نیاز سے
اپنے سفید پاؤں وہ تالے میں دھوتی ہے — قدرت کے ہر نظارے پہ بیخود وہ ہوتی ہے
ہر چیز دشت کی اسے سامانِ ساز ہے — ہر شاخِ گل میں منظرِ قدرت کا راز ہے
اب خود بخود ہے لب پہ ہنسی اسکے آرہی — گویا ہے کوئی چیز اسے گدگدا رہی
ہیں نیلی آنکھیں اسکی خوشی سے چمک رہی — پیشانی مثلِ ماہ ہے اسکی دمک رہی
لہریں ہیں اس کے پاؤں سے محوِ نیاز فا — وہ دیکھتی ہے شوق سے قدرت کے سارے ادا

اے خوش نصیب لڑکی! تری قسمت اچھی ہے — باغِ خزاں رسیدہ میں یہ صورت اچھی ہے
دنیا کا رنج و غم کوئی اصلا نہیں تجھے — چرخِ ستم شعار کا کھٹکا نہیں تجھے
رامِ فریبِ دہر سے اب تک تو دور ہے — اے عرش نصیب! خُلقِ ترا پاک نور ہے
اے مرکزِ دائرۂ حُسنِ انتخاب — یہ سادگی ہے لاکھ بناوٹ کا اک جواب
حُسن آفریں سہی پہ تو ناز آفریں نہیں — اے شمعِ حُسن تجھ سا کوئی بھی حسیں نہیں
تو دلربا ہے تجھ کو مگر کچھ پتا نہیں — تیرے جمالِ پاک کا شہرہ ہوا نہیں
دیکھی نہیں ہے تو نے مصیبت کی زندگی — دنیا کے درد و رنج کی فرقت کی زندگی
لیجائیں تجھ کو لوگ نہ تیرے وطن سے دور — اے شمعِ حُسن تو نہ ہو اس انجمن سے دور

تیرے وصال کی نہ تمنا کرے کوئی — یونہی تری بہار کو دیکھا کرے کوئی
اے گل تجھے لگے نہ کبھی عشق کی ہوا — سادہ رہے ہمیشہ ترا حُسنِ خود نما

تا زیست برقرار تری سادگی رہے
صورت یہی رہے تری سیرت یہی رہے

محبت کی باتیں

میری ہستی بے ثبات کا سب سے بڑا کارنامہ تیری محبت پر قابو حاصل کرنا تھا، میں نہ ہوتا تو یقیناً غیر منقوح رہتی یعنی کسی کے بس میں آنے والی نہیں تھی، کیا دنیا کی کوئی قوت جیتے جی تجھ کو مجھ سے چھڑا سکتی ہے؟ پھر یہ علیحدگی کیسی! دیوانگی، استغراق فنا، مذہب عشق کی صرف اصطلاحات ہیں، میں تو تیرے خیال میں اس درجہ مستغرق ہوں کہ وجود ذاتی کا مجھے پتہ نہیں! آخر کیوں؟ کیا تیرا دلفریب حسن تیری کافرادائیاں اس کا باعث ہیں؟ نہیں! تو عشق مجسم ہے! تو ہستی شباب کے سانچہ ذات میں اسطرح ڈوبی ہوئی ہے کہ تیری غایت زندگی صرف محبت ہے اور کچھ نہیں!

ہاں تو نے عشق کا جواب عشق کی شمشیر سے دیا اور میں مقابلہ پر ٹھہر نہ سکا یعنی بازی ہاری! ہائے کتنی دلچسپ فتح ہے! لیکن آخر مجھے اپنی شکست پر ناز کیوں ہے؟ اس لیئے کہ یہ "شکست" دنیا کے اور دیوانوں کے حصے میں کبھی نہیں آئی، آرزوئیں اور قصے ہی رہے! مطلوب کا ملنا دوسری دنیا کیلئے اٹھا رکھا گیا! یہ خیال کہ تجھے مجھ سے محبت ہے جان دیدینے کے لیے کافی ہے!

تجھ کو پا کر چاہیئے تھا کہ بیقراری کچھ کم ہوتی، لیکن یہ کیسا روگ ہے جو کسی طرح چین نہیں دیتا، میں دیکھتا ہوں کسی طرح چین نہیں تیری جدائی بلائے جان ہو رہی ہے؟

تو نے میری ایک سوئی ہوئی قوت کو جو حاسۂ انسانی میں سب سے زیادہ لطیف و شیریں ہے، چھیڑ دیکر جگایا! تیری تطبیق اعضائی اور انگوٹھی پر نگ کی سی موزونیت تیری نفاست اور پاکیزگی فطرت کا ایک راز ہے سچ یہ ہے کہ تو یونانیوں کی محض "زہرۂ عریاں" نہیں بلکہ حُسن عشق کی مشترک دیوی ہے!

میری خاک ایک دن خاک ہو کر رہے گی لیکن وہ جوہر غیر فانی یعنے تیرا عشق میری یاد دلاتا رہے گا، لیکن قبل اسکے کہ یہ صورت پیش آئے، صورت دکھا دے زندگی تو آج کا نام ہے، کل اختیاری نہیں تیرے ساتھ چند گھنٹے ہزار زندگیوں کے برابر ہیں، دیکھ میری عمر کا بڑھانا تیرے لیئے، کتنا آسان ہے!

(ماخوذ)

نارنگی کا شکوہ

(از مفتی شرکت علی فہمی۔ ایڈیٹر)

ایک بھوری مگر بڑی آنکھ پلیٹ کی رنگینیوں سے متاثر ہوئی۔ آنکھ نے دل کو دعوت دی۔ دل نے دماغ کو شریک کیا۔ دماغ نے بازو کو حرکت دی اور ایک نسوانی ہاتھ پلیٹ کی طرف بڑھا۔ نازک سرخ سپید انگلیاں جو انگریزی وضع کی قیمتی انگوٹھیوں سے مزین نہیں کہلیں اور ایک نارنگی کو گرفت میں لے لیا۔

چھری نے دلبرانہ انداز سے چمک کر پتلی پتلی انگلیوں سے کچھ کہنا چاہا۔ کانٹے نے مغربی قسم کے ساتھ کچھ درخواست کی۔ مگر انگلیوں کو حرکت نہ ہوئی۔ آخر کار وہ انگلی جسے مسلمانوں کی زبان میں شہادت کی انگلی کہتے ہیں۔ انگریزوں کی زبان میں فرسٹ فنگر بولتے ہیں۔ چھری اور کانٹے کی خدمات انجام دینے کے لیئے تیار ہوئی۔ غریب نارنگی نے انگلیوں کی گدگداہٹ محسوس کی۔ خدا کا شکر ادا کیا کہ جیسی میں نرم و نازک ہوں۔ ایسی ہی مجھے آغوش محبت میں لینے والی انگلیاں بھی نرم ہیں۔ مگر اس سیدھی سادھی بیوقوف کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس نرم مخمل کے نیام میں ظلم کا خنجر چھپا ہوا ہے۔

انگلیوں نے اعصاب سے مدد مانگی اعصاب نے کمک پہونچائی۔ انگلیاں دہیں اور نارنگی کو محسوس ہوا کہ وہ پنجۂ فولاد میں ہے۔ نارنگی ہندوستانی تھی اپنی کیٹ سے واقف نہ تھی۔ مصیبت کے وقت تو اچھے اچھے ٹی کیٹ ہول جاتے ہیں۔ نارنگی کو بھی ہوش و حواس درست نہ رہے۔ ایک چیخ ماری۔ چیخ کے ساتھ کچھ چھینٹیں مغربی خاتون کی آنکھوں تک پہونچ گئیں۔ اور کچھ آنسوؤں کے قطرے میز کے مفتل پر گرے مغربی خاتون کی آنکھ نے اپنے آپ کو اس خون ناحق کے دھبے سے بچانے کے لیئے بجلی کی طرح حرکت کی۔ آنکھوں کو رومال سے صاف کیا اور غریب نارنگی پر نازک انگلیوں کے نشتر سے عمل جراحی شروع ہوگیا۔

اب نارنگی کا سینہ چاک ہوچکا تھا۔ مغربی خاتون کی بھوری مگر بڑی آنکھ نے نارنگی پر ایک محققانہ نظر ڈالی۔ دیکھا کہ غریب ہندوستانی نارنگی کا سینہ بالکل صاف تھا۔ محبت کے نازک ڈوروں سے جگر کے پارے پیوستہ تھے۔ نرم و نازک مگر ظالم انگلیاں بڑھیں اور ایک جگر پارہ کو منھ تک لیجا کر بتیس دانتوں اور زبان کو بھی اس ظلم میں شریک کیا۔ زبان اور دانتوں نے انگلیوں کی اس دعوت پر کچھ خوشی کا اظہار نہیں کیا کیونکہ کسی قدر ترشی تھی۔

نارنگی کا چھلکا جو ایک دوسری پلیٹ میں بے دم پڑا ہوا۔ اپنے جگر پاروں کو اس ظالمانہ سلوک کو دیکھ رہا تھا۔ اس سے نہ رہا گیا اور مغربی خاتون کی طرف نہایت ادب کے ساتھ مخاطب ہوا کہ۔ اے گلاب جیسی رنگت والی مغربی خاتون تم حاکم ہو میں مصیبت کا مارا ہوا زرد غریب ہندوستانی ہوں۔ خدا کے لیئے ہندوستان پر اتنا ظلم نہ کرو۔ ایک ذرا سے ذائقہ کے لیئے اپنے ہاتھ معصوموں کے خون میں نہ رنگو ہندوستان کے حاکم ہمیشہ اپنی رعایا پر مہربان رہے ہیں تم بھی مہربانی سے پیش آؤ ہندوستان کے بادشاہوں نے تو غیر ممالک کے تاجروں کو سلطنت تک دیدی ڈالی تم زبان کا ذائقہ ہی قربان کردو۔

نارنگی کے جگر پاروں نے جو معدہ کی کشاکش میں گرفتار تھے بشکم کے جیلخانہ میں چھلکے کی یہ درد بھری التجا سنی اور کہا ؎

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

جو کچھ ہم پر ظلم ہونا تھا وہ ہوچکا۔ ہم مصیبت زدہ ہیں۔ ہمارے ساتھ خدا ہے قدرت کے بازو میں بڑی طاقت ہے۔ یہ طاقت ہمیں مدد دیگی اور ہماری ترشی جگر کے سازش خانہ میں الفاظ سترہ کے جراثیم تیار کررہی ہے۔ ہمارا ہضم کرنا کچھ آسان نہیں ؎

ساغرِ تمنّا

(از مولوی سلیم الدین صاحب کیل پرتور)

پہاڑیوں کے دامن میں چشموں کے کنارے درختوں کی چھاؤں میں ریتلی زمین پر ایک پُر فضا مقام ہو جس میں ایک گھاس پھوس کی جھونپڑی ہو جہاں روزانہ اُفق پر قسم قسم اور سُرخ رنگ کی تجلیاں دکھائی دیں ستارے رقص کرتے ذرّے جھلکتے ہوں نسیم صبح اٹکھیلیاں کرتی ہو بلکی ٹھنڈی شبنم کی پھوار پڑتی ہو ہر طرف چہچہے صبح سویرے کے ترانے ہوں اللہ اکبر کی آوازیں بھی گونجتی ہوں بس یہ پاکیزہ و پُر کیف آثار ہیں اور میں رہوں خدا کے نام کی مالا جپا کروں پھر بڑی آب و تاب سے سنہری کرنیں پھوٹیں چکا چوند پیدا کرنے والی شعاعیں پھیلیں رنگیلے چمکیلے پھول کھلیں۔ میری غذا تمام حلاوت بخش پھل ہوں اور ہمیشہ اس چشمے کا پانی پیتا رہوں جس کے اطراف کھجور کے درخت ہوں۔ اور رجوخوشوں سے لدے ہوں۔

کوئل کوکتی ہو اچھلتی ہو گھنے جھاڑوں میں چہکر لگاتی سن سن کرتی ہو ڈالیوں سے ڈالیاں ملتی اور تالیاں بجاتی ہوں۔ اور میں کسی کے محبت کا گیت گاتا رہوں۔ سنہری روپہلی دھوپ جبکہ دھیم پڑ رہی ہو تو قسم قسم اور سنہری بادلی پربتوں اُفق پر رقص کرتی ہوں۔ جب رات آئے چاند ایک محبوب کی شان سے نکلے تارے کلیوں کی طرح چٹک کر چمکنے لگیں لطیف و شفاف کرنوں کی بارش ہو ان کی اس نورانی شعاعوں سے یہ جنگل غرق تنویر ہوجائے اور اس کا چپہ چپہ انوار تجلی بن جائے۔ اسدم ہوا کے سرد جھونکے چلیں وہ مجھے تھپکتے رہیں اور میں سو جاؤں ؎

مجاز و حقیقت

(از حضرت مولانا مولوی سلیم الدین صاحب پانی پتی)

جو دل سے گئے جذبات عشق اس رنگ سے پیدا — شرارے جس طرح ہوتے ہیں قلبِ سنگ سے پیدا
مٹا دو اپنی ہستی کو اگر شہرت کے طالب ہو — نہ نام و ننگ ہوگا تنکرِ نام و ننگ سے پیدا
جوانی جھانکتی جاتی ہے ترے رخ پر عجب کیا ہے — ہزاروں حسن کے کشمیر ہوں اس رنگ سے پیدا
سکھائی فصلِ گل کو تو نے جب طرزِ خود آرائی — نئے جلوے ہوئے گلہائے رنگا رنگ سے پیدا
حسینوں کے مرقع میں جو کی قدرت نے گلکاری — نہ ہوں گی صورتیں یہ خانۂ ارژنگ سے پیدا
عجب کیا کھینچ لے اپنی طرف جنت پرستوں کو — کہ طوبےٰ میں کوثر کے مئے گلرنگ سے پیدا
چلو اے مے کشو! گلزار میں جام و سبو لیکر — کہ آثار ابر کے ہیں چرخِ مینا رنگ سے پیدا
کہیں ہیں بے کفن لاشے کہیں ہیں خون کے چھینٹے — نشاں ہیں کوئے قاتل کے کئی فرسنگ سے پیدا
سکھاتا کون ہے یہ شعبدے اے آسماں تجھ کو — ہزاروں رنگ ہوتے ہیں ترے نیرنگ سے پیدا
مکان و لامکاں دونوں سمائے جلوۂ کی وسعت میں — فضا ئیں تو نے کیں وہ میرے قلبِ تنگ سے پیدا
بس پر وہ مغنیٔ ازل کو میں نے پہچانا — صدائیں کچھ ہوئیں ایسی رباب و چنگ سے پیدا

دیے ہیں تجھکو قدرت نے وہ مضموں آبدار اے دل،
صدف میں بھی نہ ہوں موتی اس آب و رنگ سے پیدا

(از حضرت نوح ناروی)

اُس کا پیکاں جو جہاں میں یہی سمجھا دل میں — دل ہوا اور بھی شاید کوئی پیدا دل میں
مل گئی دشت نوردی سے فراغت اُس کو — قیس کیوں دل میں نہ خوش ہو کہ ہے لیلا دل میں
پھر گئے اشک ہمارے تو ہوا کیا حاصل — تھا جو آنکھوں میں کبھی اب ہے وہ دریا دل میں
ہم جو بدمست ہوئے تھے رُوحانی سے — آج تک ہے اثرِ نشۂ صہبا دل میں

چار ٹکڑے مرے دل کے نہیں کرتے اے نوح
بس بنا دیتے ہیں وہ نقشِ جلیپا دل میں

(از جناب جلال اللہ صاحب فسر بیرٹھی)

اثر دیکھا دعا جب رات بھر کی، — ضیا کچھ کچھ ہے تاروں میں سحر کی
تڑپ اُٹھے لحد کے سونے والے — زمیں کی سمت کیوں تم نے نظر کی
ہوئے رخصت جہاں سے صبح ہوتے — کہانی ہجر کی یوں مختصر کی
سحر کو موت کی مانگیں دعائیں — دعا مقبول ہوتی ہے سحر کی

یہ خوش سامانیاں وحشت کی افسر
کہ جنگل میں بنا ڈالی ہے گھر کی

(از جناب سید ہادی حسین صاحب ہادی مچھلی شہری)

کچھ دنوں راحت و آرام دل و جاں نہ سہی — غیر ممکن تو خواہش تری آساں نہ سہی
رشکِ حسرت سے ہے آباد سیفانۂ دل — بے مروت تری امید کا ساماں نہ سہی
میری قسمت تو سمجھتی ہے نتیجہ کیا ہے — مدعا واقفِ رازِ غمِ پنہاں نہ سہی
کم نہیں جورِ فراواں کی توجہ بھی مجھے، — میری قسمت میں ترے لطف کا احساں نہ سہی
حاصلِ عشق ہیں دونوں تو میں ناکام نہیں — دولتِ درد تو ہے دولتِ درماں نہ سہی
رنگ لائیگا کبھی خونِ تمنا میرا، — خواہش جور تری آج پشیماں نہ سہی
مشغلہ دستِ جنوں کو ہے میسر اب بھی، — دامنِ غیر تو ہے میرا گریباں نہ سہی
خون ہے دل میں آنکھوں سے ہے گاہے گاہے تر — اور کچھ دن ابھی گلکاریِ داماں نہ سہی

حاصلِ عشق ہے وحشت کی بھی شہرت ہادی
ضبطِ غم نخیہ گرِ چاک گریباں نہ سہی

(از جناب اقدس حمید رآبادی)

خدا جانے کہاں کا بیر ہے چشمِ مروت کو — کہ خاطر میں نہیں لاتی کبھی برگشتہ قسمت کو
خدارا اے جمالِ دوست تو اپنے کرشموں سے — ذرا آباد کردے میری دنیائے محبت کو
غشی ہونے کو ہے طاری مرے صبر و تحمل پر — سنبھلنے دے تو اے ذوقِ نظر مجھ محوِ حیرت کو
مرے چہرے پہ پاؤ گے نہ تم غم کا نشاں کوئی — مرے دامن پہ دیکھو گے نہ ہرگز اشکِ حسرت کو
کہاں جاتے ہو تم تربت مٹا کر مرنے والے کی — چھٹک دو دامنِ دل سے ذرا گردِ کدورت کو
زباں ٹکڑے ہوئی جاتی ہے جرمِ دادخواہی پر — سزا اچھی ملی ہے شکوہ سنجِ دردِ الفت کو

یہاں سے کالے کوسوں دور ہے صبحِ وطن اقدس
غنیمت جانتے ہیں ہم بھی اپنی شامِ غربت کو

(محمد عبدالحمید برقی چترووی مختیوری)

وہ عالمِ جمالِ رخِ پردہ پوش تھا — صد چاک جس سے میرا گریبانِ ہوش تھا
فرقت میں ایسی ظلمتِ شبہائے یاس تھی — جس میں چراغِ آرزو میرا خموش تھا
افشائے رازِ فرطِ عشق سے نہ ہو — بدمست ہو گیا تھا مگر اتنا ہوش تھا
رسوا کناں تھے دامنِ صد چاک و چاکِ جیب — وحشت میں پردہ در مرا ہر پردہ پوش تھا
اخترشماریِ شبِ فرقت کا ہے خمار — میں بادہ نوش ہوں نہ کبھی بادہ نوش تھا
دامن تھا تار تار، مگر یہاں تھا چاک چاک — وحشت کا جوش تھا کہ قیامت کا جوش تھا
یہ خیریت ہوئی کہ شبِ تار ہجر میں — رونق فزا القصور گیسو بہ دوش تھا
میں بہرِ دیدِ حسن و شنیدِ پیامِ وصل، — ایجاب یونہی نہ کب ہمہ تن چشم و گوش تھا
غرقاب ہوتے ہوتے بچی کشتیِ حیات — امواجِ بحرِ غم میں قیامت کا جوش تھا

اے برقؔ اب سکوں میں ہے وہ شورشِ خیال
خاموش ہے وہ دل بھی جو جذبات کو مش تھا

صنف نازک کیلئے

تعلیم نسواں

(از مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر)

اگر کسی ملک کی تہذیب و شائستگی کا اندازہ کرنا ہو تو اس ملک میں تعلیم نسواں کے رواج کو دیکھو۔ غیر متمدن ممالک میں عورت کو عورت نہیں سمجھا جاتا۔ وہ غریب ایک لونڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک خادمہ سے زیادہ اس کی عزت نہیں۔ مہذب ممالک میں عورتوں کو کافی تعلیم دی جاتی ہے اور مردوں سے زیادہ ان کو قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔

ہندوستان میں عورتیں ایک درمیانی حالت میں ہیں۔ مردوں کی نسبت انہیں کھانے پہننے کو اچھا ملتا ہے۔ شوہر کی حیثیت کے مطابق وہ زیورات سے بھی آراستہ رہتی ہیں اور سچ یہ ہے کہ وہ جس حال میں ہیں اپنی جگہ خوش ہیں۔ اگرچہ اس خوشی کا بڑا سبب یہ ہے کہ وہ دنیا اور اس کے حالات سے بے خبر ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ وہ ہندوستان جو تعلیم نسواں کا دشمن تھا جو عورتوں کی تعلیم کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ موجودہ زمانہ میں تعلیم نسواں کا حامی ہے تعلیم ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو دیگر حیوانات سے ممتاز کرتی ہے۔ جو لوگ تعلیم نسواں کی طرف سے غافل ہیں وہ اپنی مستورات کو دیدہ و دانستہ حیوانیت کے قعر پستی میں گرانا چاہتے ہیں۔

بعض کوتاہ اندیش عورتیں تعلیم نسواں کو فضول محض خیال کرتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ عورتیں لکھ پڑھ کر کیا کریں گی۔ ان کو نوکری نہیں کرنی۔ ان کو تجارت نہیں کرنی۔ ان کو روپیہ نہیں پیدا کرنا۔ لیکن تعلیم کا یہ مقصد نہیں ہے تعلیم کا مقصد اس سے بہت بلند ہے۔

اگر ماں تعلیم یافتہ ہے تو اولاد یقینی طور پر تعلیم یافتہ ہوگی۔ کیونکہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت نہایت مناسب طور پر کر سکے گی۔ اگر خدانخواستہ بچوں کی تربیت میں خامیاں رہ جائیں گی وہ زندگی بھر والدین کی تلخ کامی کا سبب رہینگے غریب ہندوستانی باپ کو فکر معاش سے فرصت ہو تو اولاد کی طرف توجہ کر سکتا ہے۔ ماؤں کو بچوں کو تعلیم و تربیت کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ اس لئے ان کو تعلیم یافتہ ہونا چاہیئے تاکہ وہ اپنی آئندہ زندگی کو اولاد کی خوشحالی ہو مسرت کی دنیا بنا سکیں۔ جن بچوں کو ابتدا میں اچھی تعلیم و تربیت کا موقع نہیں ملتا وہ عمر بھر خراب و خستہ رہتے ہیں ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج ۔ تا ثریا می رود دیوار کج

اندھے کی رہنمائی اندھے سے ناممکن ہے۔ اس طرح ایک جاہل ماں اپنے بچے کی جہالت دور نہیں کر سکتی۔ اور اس کی تعلیمی نگہداشت اس کے لئے ناممکن ہے۔ مگر ایک تعلیم یافتہ ماں اپنے بچے کی تعلیم سے پوری دلچسپی لے سکتی ہے اور اسکی ہمت افزائی کا باعث بن سکتی ہے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ شوہر کی دلداری دلجوئی بھی نہایت ضروری ہے جو تعلیم کے بغیر ناممکن ہے۔ ایک تعلیم یافتہ شوہر اور جاہل بیوی کی گفتگو کا خود اندازہ کر لو کہ کتنی دلچسپ ہوگی۔ ایک جاہل بیوی کا خدمت کرنا تو درکنار وہ غریب تو اس قابل بھی نہیں کہ خاوند کو غم کے وقت تسلی اور مشکلات میں مشورہ دے سکے۔ قدرت نے اسے زبان دی ہے مگر بے کار۔ ایک جاہل عورت کی زبان قوت گویائی سے محروم ہوتی ہے۔

جاہل عورت۔ پست خیال ہوتی ہے۔ اس لیئے وہ خاوند کو بھی پستی کی طرف لیجانا چاہتی ہے۔ وہ اس کے بلند ارادوں کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ وہ اس کے تمام ولولوں پر پانی پھیر دیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام عمر مصیبت کے سوا۔ مسرت کا ایک لمحہ بھی میسر نہیں آتا۔ اولاد بھی پست خیال ہوتی ہے اور وہ بھی تمام عمر تباہ و برباد رہتی ہے۔

بعض کوتاہ بیں یہ خیال کرتے ہیں کہ عورتوں میں تعلیم سے آزادی کی رو دوڑ جائے گی اور وہ گھر کے تمام کاروبار سے دست بردار ہو کر ان کی زندگی کو مصیبت میں ڈال دینگی۔ تعلیم اگر درحقیقت تعلیم ہے تو کسی صورت میں بھی نقصان دہ نہیں ثابت ہو سکتی۔ اپنی بیویوں کو تعلیم دو اور پھر دیکھو کہ تمہارا مکان باغ ارم ہوگا۔ تمہاری آسائش قابل رشک ہوگی۔ تمہاری زندگی مسرت آمیز زندگی کہلائیگی بہرکیف ہندوستان تعلیم نسواں کے بغیر کبھی خوشحال نہیں بن سکتا۔ اگر تعلیم نسواں کا رواج عام نہیں ہوگا تو آئندہ نسلوں کو کبھی پھولنا پھلنا نصیب نہیں ہو سکتا۔ اگر آج سے ہندوستان کا ہر شخص تعلیم نسواں کو اپنا فرض سمجھ لے اور بچوں کی تعلیم کو لازمی قرار دیدے۔ تو آج سے پندرہ برس کے بعد ہندوستان کا دور بالکل پلٹ جائے گا۔ جہالت ہمیشہ کے لیئے ہندوستان سے مٹ جائیگی دنیا کے تمام علوم و فنون گذشتہ دور کی طرح پھر ہندوستان میں چمک اٹھیں گے اور ہندوستان تمام متمدن ممالک کے دوش بدوش ترقی کرتا ہوا دکھائی دے گا۔

اگر آپ نمبر خریداری نہیں تحریر فرمائیں گے تو ہم قلیل ارشاد سے مجبور ہیں۔
مینیجر

خوشنودی شوہر

اپنے شوہر کو رضامند اور خوش رکھنا ہر عورت کی زندگی کا سب سے مقدم اور سب سے اعلیٰ فرض ہونا چاہیئے۔ اور یہ بات اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب کہ بیویاں اپنے شوہروں کی مزاج دان اور طبیعت شناس ہوں۔ ہندوستان میں عورت کی ترقی اور عروج کا دایرہ نہایت محدود ہے۔ اور اسکی تمام ترقی صرف ایک شوہر کے اشارہ چشم پر موقوف ہے۔ لیکن ہم دوسرے کی رضا جوئی اور خوشنودی کا خیال اسیوقت کر سکتے ہیں۔ جب کہ ہم اس کو اپنے سے برتر اور افضل خیال کریں۔ ہندوستان میں چونکہ تعلیم نسواں نہایت ابتدائی حالت میں ہے۔ اس واسطے بعض اوقات تعلیم یافتہ بیوی کی نسبت اس قسم کے خیالات ظاہر کیئے جاتے ہیں۔ جو تعلیم نسواں کی اشاعت کے دروازوں کو بجائے وسیع کرنے کے اور زیادہ محدود اور تنگ بنا دیتے ہیں۔ اور اس سے نہ صرف ان خاص بیوی کو بلکہ ہندوستان میں عام تعلیم نسواں کو سخت نقصان پہونچتا ہے۔

تغیر اور تبدیلی ہر چیز پر اعتراض کرنے والے پیدا کر دیتی ہے۔ ابتدا میں مردوں اور خاص کر انگریزی تعلیم اور انگریزی طرز معاشرت کے اختیار کرنے والے مردوں پر اعتراضوں کی بوچھار ہوتی رہی اور طرح طرح کی بُرائیاں ان کی طرف منسوب کی جاتی تھیں۔ لیکن جب ایک عرصے تک ان باتوں کے دیکھنے کی لوگوں کو عادت ہو گئی۔ تو وہ اعتراضات اب قریب قریب بند ہو گئے۔ یہی حالت آجکل عورتوں کی ہے۔ چونکہ مسلمان عورتوں میں تعلیم ابھی بہت کم ہے۔ اسی واسطے تعلیم یافتہ اور نئی روشنی کی عورتوں کی ایک ایک بات اور ان کا لباس۔ ان کی بات چیت اور ان کا ایک ایک کام نہایت تجسس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ اور اُن پر ڈھونڈ ڈھونڈ کر اعتراض کیئے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں تعلیم یافتہ عورتوں کا خاص کر یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے کسی قول اور فعل سے اس بات کا موقع نہ دیں جس کے سبب سے ان کی اچھی باتوں پر بھی پردہ پڑ جائے۔

اگر تعلیم یافتہ بیویاں اپنے شوہروں کو رضامند رکھنے کی کوشش کرینگی تو ان کو تعلیم نسواں کے پھیلانے کا شوق ہوگا۔ اور اگر انہوں نے اپنے شوہروں کی پاسداری اور خاطر داری نہ کی۔ تو مرد تعلیم نسواں کے مخالف ہو جائیں گے۔ اور چونکہ عورتوں کی تعلیم کم از کم ہندوستان میں ابتک بالکل مردوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اس واسطے اگر مردوں نے تعلیم یافتہ بیبیوں کے برتاؤ کو ناپسند کیا۔ تو عورتوں کی ترقی کا راستہ بند ہو جائے گا۔

ایک اور بات یہ ہے۔ کہ تعلیم یافتہ لڑکیوں کے واسطے خاص کر تعلیم یافتہ شوہروں کی ضرورت ہے۔ اور غیر تعلیم یافتہ بی بی جاہل اور ناشایستہ مرد کے ساتھ بھی اپنی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ لیکن اگر پڑھی لکھی اور شایستہ لڑکی وحشی خاوند کے پالے پڑ جائے۔ تو اسکی زندگی وبال جان اور اس کا گھر دوزخ ہو جائے گا۔ اور اگر تعلیم یافتہ مردوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ پڑھی لکھی عورتیں اپنے شوہروں کو خوش نہیں رکھ سکتیں یا ان کا اچھی طرح دلدار اور دل دہی نہیں کر سکتیں۔ تو تعلیم یافتہ لڑکیوں کو شریف اور تعلیم یافتہ شوہروں کا ملنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لیئے نئی روشنی کی بیویوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ناتجربہ کار بہنوں کا خیال کر کے اپنی زندگی کو مردوں پر دو بر نہ بنائیں۔

یہ صحیح ہے کہ تعلیم یافتہ بیبیاں غیر تعلیم یافتہ بیبیوں سے بہت زیادہ اپنے شوہروں کی طرف سے پاس خاطر۔ عزت اور دلجوئی کی مستحق ہیں۔ اور غیر تعلیم یافتہ بیبیوں کی طرح ان کے ساتھ شوہروں کا برتاؤ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ تعلیم کی وجہ سے ان میں احساس زیادہ ہو جاتا ہے۔ اسواسطے وہ اپنے شوہروں کی خفیف سی کج ادائی کو بہت محسوس کرتی ہیں۔ لیکن پھر بھی مرد عورت کی طرف سے بہت زیادہ وقار کا مستحق ہے۔ عورتیں اپنے صبر اور مرد اپنے غرور کے واسطے زیادہ مشہور ہیں۔ اور تعلیم یافتہ بیوی کو اپنے صبر اور مردوں کے غرور کا خیال ہر وقت رکھنا چاہیئے۔

(ماخوذ)

فینسی شاعر

مع دیباچۂ حضرت خواجہ حسن نظامی

جس میں مندرجۂ ذیل نہایت دلچسپ اور کارآمد نظموں کا مجموعہ ہے۔ خدا کی محبت، خواب کی بات، دربار رسالت مآب میں التجا، خاموش مقابلہ، انگلش داں بیبی، نرالا شوق، شوہر کی ضرورت، میرے دل و جگر کو زخمی کیا ہے اس نے، ممبری کا خیال، ووٹ دیجیے مسلم لیگ اور مسلمان۔ خوگر جفا، آؤ دل، اپریل فول، بت خودسر، ڈھاک کے تین پات، ہندوستان کی فریاد روشنی، ہماری کاوشیں، گنڈا تعویذ، گورکھ دھندا۔ ایلکشن کا خیال، سگرٹ نوشی کا فوٹو، آہنگ اکبر، تسلم، اپریشن کا ارادہ، صبح و شام حسن تخیل، فیشن۔ کر رہا ہوں آجکل دالیل کی تفسیر ضبط، نقلی بابو، کیوں نہ ناچیں تا پر۔ دل کے ٹکڑے وغیرہ وغیرہ۔ قیمت آٹھ آنے

ملنے کا پتہ

علی مظفر ہاشمی - منیجر خواجہ بک ڈپو - دہلی

اشتہاری شادی

(۱)

لوگ سکندر کو برا کہتے ہیں کہ اُس نے آئینہ بنا کر حسینوں کو مغرور کر دیا ورنہ اُن کے خیال میں دو ڈھائی ہزار سال پہلے ارباب حسن و جمال میں غرور و نخوت کا ذرا بھی شائبہ نہ تھا اور حسینوں کو خبر بھی نہ تھی کہ قدرت نے اُنہیں عشاق کی بربادی کے لیئے کیسے خونخوار اسلحہ مثلاً تیز نگاہ تیغ ابرو خنجر مژگاں وغیرہ وغیرہ عطا کیئے ہیں۔ لوگ سکندر کو بُرا کہتے ہیں اور یہ چودھویں صدی کے افسانہ نویسوں کو اس سے کم مورد الزام نہیں سمجھتا جنہوں نے پہلے تو دلوں میں عشق و محبت کے جذبات پیدا کیئے اور پھر عشق کے لیئے طرح طرح کے امتیازات قرار دیئے کیونکہ اُن کے افسانہ کی ہیروئن ہمیشہ ایسی حسین ہوتی ہے کہ جنت کی حوروں میں کوئی عیب نکل آئے لیکن اُس کے نقش و نگار اور حسن و جمال میں نقاد کو حرف گیری کا موقع نہیں مل سکتا اور پھر وہ عموماً کسی امیر کبیر کی بیٹی ہوتی ہے۔ بنگلوں اور کوٹھیوں میں رہتی ہے۔ دن میں کئی کئی بار لباس بدلتی ہے۔ اُس کے گرد و پیش امامن نفیس۔ امیران حسینی عباسی۔ گل بہار چمیلی۔ سوسن وغیرہ وغیرہ کنیزوں اور ماماؤں کا ہجوم رہتا ہے۔ وہ تعلیمیافتہ اور خط و کتابت میں مشاق ضرور ہوتی ہے۔ ناول لکھنے والوں نے اپنے ناولوں میں ایسی ایسی لڑکیاں پیش کی ہیں کہ اُن کی صفات معلوم کر کے حسن پرست اور عاشق مزاج نوجوانوں کا تخیل بہت بلند ہو گیا ہے اور جب تک وہ تمام لوازم کی طرف سے مطمئن نہ ہو جائیں اُسوقت تک عشق و محبت کی گدگدی اُن کے دل میں پیدا نہیں ہوتی۔ اِن ناولوں سے پہلے عشاق کو چنداں امتیاز نہ تھا مجنوں کا واقعہ اگر کوئی واقعہ ہے تو سُنتے ہیں کہ وہ ایک سیاہ فام لڑکی پر فریفتہ ہو گیا تھا جس کا نام عربی میں لیلا اور اُردو میں "کلو" تھا۔ پنجاب کے مایۂ ناز عشاق ہیر و رانجھا شاید مویشی چراتے تھے اور اُن کی کورٹ شپ کسی پارک یا کسی کوٹھی کے بجائے چراگاہوں اور جنگلوں میں واقع ہوئی تھی۔ وامق و عذرا بھی نہ کسی یونیورسٹی کے گریجوایٹ تھے اور نہ اُنکی معاشرت میں یورپین تکلفات کو دخل تھا۔ شیریں ضرور شہزادی تھی لیکن فرہاد نے نہ کسی کالج میں تعلیم پائی تھی اور نہ استنبول کی ٹوپیاں اور لندن کی جرسیاں اُس کے استعمال میں آتی تھیں۔ کالی سرج کے کوٹ اور سفید فلالین کی پتلون بھی یقیناً وہ زیب تن نہیں کرتا تھا اور شاید یہ خیال بھی صحیح ہو کہ اُس زمانہ میں وہائٹ وے لیڈلا کی "فیشن فشاں" دوکان بھی نہیں کھلی تھی۔ غرض اگلے زمانہ میں حسن و عشق کا تخیل بہت پست تھا اور لوگ گورے کالے کا امتیاز کیئے بغیر عاشق ہو جاتے تھے۔ اب جب سے یہ ناول اور اُن کی مخصوص وضع کی لڑکیاں ملک میں پھیلی ہیں نوجوانوں کے خیالات خراب ہو گئے ہیں اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ اب لڑکے ایسے سعادت مند نہیں رہے کہ پہلوں کی طرح والدین جہاں چاہیں اُن کی شادی کر دیں۔ یہی حالت ٹھیکیدار کالے خاں کے فرزند ارجمند میاں روشن علی خاں کی تھی۔

(۲)

ٹھیکیدار کالے خاں حسب نسب کے لحاظ سے کچھ زیادہ خوش قسمت نہیں تھے معمولی درجہ کے پٹھان تھے اور شباب کی ایک غلط کاری سے انہوں نے اپنی ذات پات کا مسئلہ اور زیادہ نازک بنا لیا تھا یعنی اُن کی اہلیہ محترمہ جو شادی سے پہلے محبوبہ کی حیثیت رکھتی تھیں گداگروں کی نسل سے تھیں۔ اگرچہ شرافت نسبی اور وجاہت عرفی سے خاں صاحب محروم تھے لیکن اُن کی مالی حالت قابل اطمینان تھی اور اپنی حیثیت سے کہیں زیادہ دولتمند تھے۔ اگرچہ انہوں نے اپنی خاندانی روایات کے مطابق ایک حرف نہیں پڑھا تھا اور بڑھاپے کی حالت میں دستخط کی ضرورت سے اپنا نام لکھنا سیکھ لیا تھا لیکن اپنے اکلوتے بیٹے کو جو اپنے رنگ اور اپنے باپ کے نام کے برعکس روشن علی خاں نام رکھتا تھا کافی تعلیم دلوائی تھی اور انٹرینس پاس ہونے کے بعد اُسے ایک مشہور کالج میں بھیجکر یونیورسٹی کی مسلمہ خراد پر گریجوایٹ بنوا لیا تھا۔ مسٹر روشن علی خاں بی اے اسم بامسمّیٰ تھے انگریزی تعلیم اور کالج کی برکات سے اُنہوں نے کماحقہ فائدہ اٹھایا تھا اور اعلیٰ درجہ کی روشن خیالی اپنے دماغ میں پیدا کی تھی جس طرح بعض عربی مدارس کے تعلیم یافتہ علما مسلمانوں کی ادنیٰ کوتاہی پر بے دھڑک کفر کا فتوے لگا دیتے ہیں اسی طرح اس مشہور کالج کے اکثر تعلیم یافتہ ہر اُس شخص کو انسان سمجھنے میں تکلف کرتے ہیں جو کوٹ پتلون۔ کالر۔ ٹائی وغیرہ سے آراستہ اور کم از کم گریجوایٹ نہ ہو۔ اگر اُس کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہو اور وہ چند مہاجنوں کا مقروض بھی ہو تو اُسکی انسانیت اور زیادہ مکمل ہو جاتی ہے۔ روشن جس نے کئی سال اسی فضا میں پرورش پائی تھی اور اسی آب و ہوا میں نشو و نما حاصل کیا تھا اپنی ہر ادا سے ان خیالات کی ترجمانی کرتا تھا چنانچہ اُس کا فرض تھا کہ اپنے باپ کو "ہر دم نام محمد کالے" جیسے بہترین سجع کا مالک ہوتے پر بھی ذلیل سمجھے۔ کیونکہ اُس کے مفروضہ معیار کے مطابق اُسمیں کوئی بات نہیں پائی جاتی تھی۔ وہ اُسوقت کس قدر مخجل نظر آتا تھا جب کسی فارم پر ولدیت لکھنے کی ضرورت پیش آتی تھی۔ وہ اپنے خاندان کو بھی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا کیونکہ خاندان میں تعلیم یافتہ تو درکنار خواندہ اشخاص بھی بہت کم تھے جب وہ یہ دیکھتا تھا کہ اعزہ میں کوئی محنت مزدوری کرتا ہے۔ کوئی پنساری کی دوکان کر رہا ہے کوئی گنڈیریوں اور فصلی میووں کی فروخت پر زندگی بسر کر رہا ہے کوئی عدالتمیں چپراسی یا پولیس میں چوکیدار ہے تو اُسے سخت شرم آتی تھی۔ بے ساختہ

یہ جذبہ پیدا ہوتا تھا کہ کسی دوسرے ملک یا کم از کم کسی دوسرے شہر میں اقامت اختیار کرے جہاں اُسکی خاندانی اور نسبی حالت سے کوئی شخص آگاہ نہ ہو۔

(۳)

روشن تو اس خیال میں تھا اور اُدھر والدین کو شادی بیاہ کی فکر تھی جس دن سے روشن کے امتحان کا نتیجہ نکلا تھا اور یہ معلوم ہوا تھا کہ اب والدین اُسکی شادی کے خیال میں ہے اُسوقت سے خاندان کی لڑکیاں اُس کے پیام کے لئے اس طرح گوش برآواز تھیں جس طرح ابر نیساں کے لئے سمندر کی سیپیاں آمادۂ قبول رہتی ہیں۔ آخر کار میاں روشن کی والدہ نے اُن کے لئے اپنے عم زاد بھائی گنڈ شاہ کی لڑکی سے نسبت تجویز کی جو حسن صورت کے لحاظ سے اس دعویٰ کو صحیح ثابت کرتی تھی کہ خوبصورتی صرف شرفا کی میراث نہیں ہے اور جو نیک سیرتی کی بنا پر اس جدید نظریہ کی بنیاد ڈالتی تھی کہ نیکی نسبی کمزوریوں کے باوجود بھی ایک انسان میں پائی جاسکتی ہے۔ گنڈ شاہ کی صاحبزادی کا نام خیرُا تھا اور سچ یہ ہے کہ اسم بامسمّیٰ تھی اور اگرچہ اُس کا باپ بہار و بنگال میں بڑی شان کے ساتھ کبھی پیر اور کبھی خدا رسیدہ بزرگ بنکر بھیک مانگتا تھا یا بالفاظ مہذب نذر و فتوح حاصل کرتا تھا لیکن اِس سے خیرُا کی ذات پر کوئی اثر نہ تھا۔ روشن کو جب معلوم ہوا کہ گنڈ شاہ کی لڑکی سے اُس کی شادی تجویز ہوئی وہ نہایت مشتعل ہوا۔ اور اُس نے نہ صرف اپنی ماں کو بلکہ اپنے باپ کو بھی اس ڈائرکٹ انسلٹ پر بہت بُرا بھلا کہا۔ اُسے نہایت قلق تھا کہ والدین اُس کی حقیقی عظمت اور صحیح پوزیشن سے آگاہ نہیں ہیں ورنہ کجا مسٹر روشن علیخاں بی۔ اے اور کہاں گنڈ شاہ؟ اس واقعہ سے متاثر ہوکر والدین چند ماہ تک خاموش رہے لیکن ماں کی محبت پھر جوش زن ہوئی اور اُس کے دلمیں بیٹے کی خانہ آبادی کا ارمان پیدا ہوا۔ اب کے اُس نے کالے خاں کے ایک خالہ زاد بھائی کی لڑکی کے متعلق خیال آرائیاں شروع کیں۔ اِن کا نام فتے خاں تھا جو اگر کم از کم علیگ ہوتے تو فتحے سے فتح اور فتح علی خاں بن سکتے تھے لیکن وہ پنساری کی دوکان کرتے تھے اور ہلدی مرچ کی پوڑیاں باندھنے کا مشغلہ فتحے کے سوا کسی دوسرے نام کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا لڑکی صورت شکل اور طور طریق کی اچھی تھی۔ ماں کا انتقال ہو چکا تھا کھانا پکانا سینا پرونا چھوٹے بھائی بہنوں کی دیکھ بھال آئے گئے کا خیال غرض گھر کا تمام کام کاج اُس نے بڑے سلیقہ کے ساتھ سنبھال رکھا تھا۔ روشن کو جب معلوم ہوا تو اُس نے اس تجویز کی سخت مخالفت کی۔ اور والدین سے صاف کہدیا کہ وہ اس معاملہ میں دخل نہ دیں۔ ماں نے کہا کہ جب تک ہم زندہ ہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم تمہاری پھسلائی سے باز رہیں خیر اگر تم ہماری تجویز کے مطابق شادی نہیں کرنا چاہتے تو جس جگہ تمہاری مرضی ہو اُس جگہ ہم تمہارا پیام بھیجیں روشن کو ماں کی یہ بات پسند آئی اور اُس نے اہل شہر پر ایک نظر ڈالکر اور احباب سے تحقیق حال کرکے ماں کو چار نام بتائے کہ اِن میں سے کسی ایک کی لڑکی سے وہ شادی کرے گا۔ پہلا نام مولوی سید محمد شفیع صاحب ڈپٹی کلکٹر کا تھا جو نسبی شرافت میں خاص امتیاز نہ رکھتے تھے۔ دوسرا نام شیخ محمد رضا بی اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ تھا جو نہ صرف وکالت میں غیر معمولی کامیابی حاصل کر چکے تھے بلکہ ذات پات کے لحاظ سے بھی شہر کے نامور شرفا میں شمار ہوتے تھے۔ تیسرا نام مسٹر عبدالرحیم خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا تھا جنکو کابل سے آئے چوتھی پشت نہیں اور اعلیٰ درجہ کے وفادار پٹھان سمجھے جاتے تھے۔ چوتھا نام مرزا فدا یار بیگ کا تھا جو دس ہزار روپے سالانہ کے سرکاری مالگذار اور شہر کے نامور زمیندار تھے۔ اگر ان میں سے کسی جگہ روشن کو کامیابی ہوجاتی تو اُسکی وجاہت ذاتی اور آئندہ نسل کی نیکنامی میں ذرا بھی شبہ نہ تھا لیکن جب ان لوگوں کے گھر اُس کا پیام پہونچا تو مشاطہ کو اپنی آبرو سنبھالنی اور جان بچانی دشوار ہوگئی کیونکہ شہر کا بچہ بچہ کالے خاں سے اچھی طرح واقف تھا۔

روشن کو اپنے پیام کے ہر جگہ مسترد ہونے سے سخت مایوسی ہوئی۔ وہ سمجھتا تھا کہ اِس مخصوص کالج میں چند سال رہ کر انسان عام سطح سے بہت زیادہ بلند ہوجاتا ہے اور گریجوایٹ بننے کے بعد نہ صرف دولت و ثروت کے درباروں میں اُسی کرسی ملنے لگتی ہے بلکہ حسب نسب کی قیود سے بھی وہ مستثنیٰ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اُس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔

(۴)

جب اپنی برادری کے سوا جسے روشن نہایت ذلت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا شادی کی کوئی بہتر صورت نظر نہ آئی تو اُسے بڑا قلق ہوا کیونکہ اب متاہلانہ زندگی کے لئے اُس کا دل بیچین تھا اور طبیعت چاہتی تھی کہ بستر کی طرح اُسکے نام کیساتھ بھی لفظ "مسز" کا خوشگوار اضافہ ہو جائے۔ روشن پھر گریجوایٹ تھا اور گریجوایٹ بھی ایک ایسے کالج کا جس کا ہر ذرہ اپنے آپ کو روشن خیالی کا آفتاب سمجھتا ہو اور جس کے طلبہ عاقبت اندیشی کی بنا پر اپنے کوٹ میں آگے کی طرح پیچھے بھی روبٹن لگانا ضروری سمجھتے ہیں فوراً اُس کا ذہن شادی کی جدید صورت کی طرف منتقل ہوا۔ اُس کے پاس انگریزی کے کئی اخبارات اور رسائل آتے تھے۔ اُردو کے اخبارات کو وہ ذلت و نفرت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ یہ نفرت اسوجہ سے نہیں تھی کہ وہ اخبار نویسی کے معیار سے واقف تھا اور دولتمند انگریزی اخبارات کے مقابلہ میں کم سرمایہ کے اردو اخبارات میں جو خامیاں پائی جاتی ہیں اُن سے آگاہ تھا نہیں اسکا سبب صرف یہ تھا کہ اُسے عملاً تعلیم دی گئی تھی کہ وہ اُردو کو اُردو بولنے والوں کو اُردو کتابوں کو۔ اُردو اخبارات و رسائل کو اور ہر اُس چیز کو جسپر "دیسی" کا اطلاق ہو سکے ذلیل سمجھے۔ لیکن اب وہ اپنی جدید اسکیم کے مطابق

مجبور تھا کہ چند اور اخبارات کو بھی اپنی لائبریری میں بار عطا کرے۔ چنانچہ اُس نے اپنے مفید مطلب دو تین اخبار جاری کرائے جس طرح انگریزی کے فارغ التحصیل طلبہ پایونیر وغیرہ میں دیوانہ وار "وانٹڈ" پر نظر ڈالتے ہیں اسی طرح وہ اخبار کے اشتہاری کالموں میں شادی بیاہ کے اشتہارات تلاش کرتا تھا۔ اُس نے خود بھی اپنے متعلق کئی اخبارات میں اشتہار دے رکھا تھا لیکن تا حال کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ وہ اسی جستجو میں تھا کہ ایک دن پنجاب کے ایک ہفتہ وار اخبار میں حسب ذیل اشتہار اُس کی نظر سے گزرا۔

"ایک خوبصورت۔ نیک سیرت سلیقہ شعار۔ تعلیم یافتہ۔ شریف خاندان دوشیزہ لڑکی کے لیئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی کی عمر ۱۸ سال ہے۔ پچاس ہزار کی جائداد کی وارث ہے۔ المشتہر۔ ایف۔ ایچ۔ معرفت شیخ کریم بخش سوداگر فیض آباد"

اس اشتہار سے روشن بالکل اس طرح متاثر ہوا جسطرح براہِ راست اپنے نام ایک نسبتی خط دیکھ کر اُس پر اثر ہو سکتا تھا۔ اور اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ دوشیزہ مشتہرہ کو اُن تمام اوصاف کا مجموعہ پاتا تھا جن کو وہ اپنی مفروضہ بیوی میں دیکھنا چاہتا تھا۔ یعنے وہ حسین بھی تھی۔ نیک خصال بھی تھی سلیقہ مند بھی تھی۔ تعلیم یافتہ بھی تھی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ شریف خاندان اور پچاس ہزار کی وارث تھی۔

(۵)

اُس نے فوراً امینر کے پاس جا کر خط لکھا جس کا قابل ذکر حصہ حسبِ ذیل ہے۔

میں شہر کے عمائد میں ہوں۔ دولتمند ہوں۔ تندرست ہوں۔ صحت بہت اچھی ہے ... کالج کا گریجوایٹ ہوں۔ عنقریب ڈپٹی کلکٹر بننے والا ہوں۔ اگرچہ دولت۔ صحت۔ اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ ملازمت کے بعد شرافت خاندانی کا سوال باقی نہیں رہتا لیکن میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ نہایت شریف خاندان اور نجیب الطرفین ہوں۔ میرے تمام اعزہ و احباب اعلیٰ عہدوں پر ممتاز ہیں۔ براہ کرم صاحبزادی کا فوٹو بھیجدیجئے اور اگر آپ دقیانوسی خیال کے ہوں تو میں اس درخواست کی معافی چاہتا ہوں"

تین ماہ تک اس خط کا کوئی جواب نہیں آیا۔ اور روشن بالکل مایوس ہو کر اُن مقامات میں سلسلہ جنبانی کرنے لگا جہاں سے اُس کے نام اشتہار کی بنا پر خطوط آئے تھے لیکن ان میں سے کوئی جگہ اُسے پسند نہ تھی۔ وہ اپنے دل میں فیض آباد کی طرف بے اختیارانہ کشش محسوس کر رہا تھا۔ اور اُسے یقین تھا کہ اس جگہ شادی کر کے وہ اپنی زندگی عزت و مسرت کے ساتھ بسر کر سکے گا۔ چنانچہ اُس نے ایک دن خیالات سے منسوب ہو کر ایک اور خط لکھا لیکن ابھی یہ خط فیض آباد پہونچا بھی نہ ہوگا کہ ایک رجسٹرڈ لفافہ روشن کو موصول ہوا۔ لفافہ کھولتے ہی وہ حیرت زدہ رہ گیا کیونکہ ناگاہ مسرتیں ہمیشہ حیرت کا باعث ہوتی ہیں۔

(۶)

یہ فیض آباد سے مسٹر ایف ایچ نے خط لکھا تھا اور ساتھ ہی دوشیزہ کا فوٹو بھی بھیجا تھا۔ فوٹو سے رنگ و رونق کا تو پتہ چلنا دشوار تھا لیکن نقش و نگار اور خد و خال روشن کو بہت پسند آئے۔ خط میں شادی کی شرائط درج تھیں جن کا خلاصہ یہ تھا کہ مہر ۲۵ ہزار روپے ہوگا۔ عقد اِس مہینے کی بیس تاریخ کو جمعہ کے دن ممکن ہے ورنہ پھر ایک سال کے بعد ہوگا۔ عقد کے بعد ہی عروس کی رخصت ممکن ہے۔ عروس سال میں تین ماہ فیض آباد رہا کرے گی۔ آپ اپنے ہمراہ دس بارہ آدمی لا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ خط میں کوئی بات ایسی نہیں تھی جس سے روشن کو بدگمانی یا ناگواری پیدا ہوتی۔ اس نے تمام شرائط قبول کر لیں۔ اور فوراً جواب لکھدیا کہ میں ۹ تاریخ کو جس میں ابھی ایک ہفتہ باقی تھا) پہونچ جاؤں گا۔ خط لکھنے بعد روشن نے غور کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے اور کسے ہمراہ لے جانا چاہیئے۔ خط کے انداز کو اور فوٹو میں عروس کا لباس کو دیکھ کر اُسے اپنی سسرال کے "فیشن ایبل" اور "اپ ٹو ڈیٹ" ہونے کا یقین آگیا تھا اس لیئے والدین کی ہمراہی تو اُسے گوارا نہ ہوئی البتہ اُس نے ایک ملازم اور دو خوش پوش مگر فاقہ مست دوستوں کو جو اپنے کوٹ پتلون کو نباہنے کے بقدر انگریزی بھی جانتے تھے اپنے ساتھ لے جانے کے لیئے انتخاب کیا۔ چونکہ اُسے اندیشہ تھا کہ والدین ہمراہی کے لیئے اصرار کریں گے یا انتظام میں کوئی بے تمیزی سرزد کر دینگے اس لیئے وہ مناسب نہ سمجھا کہ اُن سے اس امر کا تذکرہ اظہار کرے۔ ایک ہفتہ میں نئی پوشاک اور ضروری سامان شادی درست کر کے اور چلتے وقت رخساروں کا اچھی طرح شیو کرا کے وہ فیض آباد روانہ ہوگیا۔

(۷)

جمعہ کا مبارک دن تھا اور ستمبر کے مستی بار مہینے کی بیسویں تاریخ تھی کہ مسٹر روشن علی خاں نے شباب کے اس اہم فرض (شادی) سے سبکدوشی حاصل کی۔ شادی کے بعد وہ فیض آباد میں نہیں ٹھہرے اور رسید ہے اپنے وطن کو چلے آئے۔ اُنہوں نے فیض آباد میں بیوی کی صورت نہیں دیکھی۔ اثنائے سفر میں بھی عروس کی انتہائی احتیاط اور شدت شرم و حجاب کی وجہ سے کوشش کے باوجود نظارہ میں کامیابی نہیں ہوئی۔ گھر پہونچکر جب والدین کو معلوم ہوا کہ گریجوایٹ

فرزند بصورت واحد نہیں بلکہ دوسرے عدد سے ضرب کھا کر پہونچا ہے تو اُن کی حیرت کی کچھ انتہا نہ تھی۔ وہ ماں جو دنیا کی تمام ماؤں کی طرح بیٹے کا سہرا دیکھنے کی آرزومند تھی اور وہ باپ جو تعلیم یافتہ فرزند کو اعزا و احباب کے مجمع میں نوشاہ دیکھ کر فخر و مسرت حاصل کرنا چاہتا تھا اپنی توقعات کو پامال دیکھ کر نہایت رنجیدہ ہوا۔ لیکن گریجوایٹ بیٹے کی آواز نے دونوں کو خیر مقدم اور مرحبا کے لیئے تیار کر دیا۔ والدین نے وہ تمام مراسم ادا کیئے جو عروس کی آمد کے بعد رائج ہیں۔ رات کو بالاخانہ کے آراستہ برآمدے میں جبکہ ہلکے ہلکے بادل آسمان پر چھائے ہوئے تھے اور کبھی کبھی بجلی کی نظر سوزی دو قالبوں کو یکجاں بننے کی ہدایت کر رہی تھی روشن کو اپنی دلہن کی زیارت نصیب ہوئی۔ لیکن پہلی نظر میں اُسے محسوس ہوا کہ گویا مسہری پر ایک قد آدم آئینہ رکھا ہے جس میں اُسے اپنا عکس نظر آ رہا ہے۔ یعنے دلہن نہایت سیاہ فام تھی۔ یہ اطلاع بھی غلط تھی کہ اُسکی عمر ۱۵ سال ہے کیونکہ چہرہ کی پختگی اور قوے کی بالیدگی بائیسویں تیئیسویں سال کی خبر دیتی تھی۔ مزید غور و فکر کے بعد گریجوایٹ شوہر کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ چہرہ پر ایک آنکھ قدرتی اور ایک پتھر کی ہے۔ لیکن اِن سب باتوں کے باوجود فوٹو بھیجا گیا تھا۔ وہ اصلی تھا۔ اب روشن کو ضرورت پیش آئی کہ دیگر امور کی بھی کافی تحقیقات کرے۔ چنانچہ فیض آباد کے دوسرے سفر میں اُس نے جو معلومات بہم پہونچائی وہ یہ تھی کہ موصوفہ ایک بازاری عورت کے بطن سے ہیں۔ یہ امر واقعہ تھا کہ وہ پچاس ہزار کی وارثہ ہیں لیکن معلومات میں اتنا اضافہ اور ہوا کہ جس پچاس ہزار ..... کی جائداد کی وہ وارث ہیں اُس پر ستر ہزار کا بار ہے۔ غریب روشن کے لیئے اب چارہ کار کیا تھا اگر اُس نے کوئی اشتہاری دوا منگائی ہوتی تو واقع کے خلاف ہونے پر اُسے پھینک دیتا لیکن اشتہاری بیوی کے ساتھ اگر وہ کسی ایسے سلوک کا ارادہ کرتا تو پچیس ہزار دین مہر کی ڈگری اُس کے دونوں ہاتھ تھام لیتی۔ روشن نے اشتہاری شادی کا ارادہ اس لیئے کیا تھا کہ وہ اپنی خاندانی اور نسبی خامیوں کو پردیس میں چھپانا چاہتا تھا اُسے کیا خبر تھی کہ دنیا میں اُس سے زیادہ بلند خیال لوگ بھی موجود ہیں اور وہ کیا جانتا تھا کہ اُسپر یہ مصرع صادق آئے گا کہ

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(مولانا) سید ظہور احمد اظہر چیف ایڈیٹر

جنکو لایق داماد کی ضرورت ہو وہ پڑھیں

ایک صاحب صوبجات متحدہ کے ایک باشندے ہیں۔ شہر کے رہنے والے ہیں غیر شادی شدہ ہیں پچیس سال عمر ہے۔ اردو فارسی انگریزی میں کافی قابلیت رکھتے ہیں۔ نہایت ذہین اور ہوشمند ہیں۔ صورت شکل بھی خاصی ہے۔ تندرست اور صحیح القویٰ ہیں۔ کاروباری معاملات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس وقت ایک سو بیس روپے ماہوار پر ایک کارخانہ میں منیجری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ نہایت شریف خاندان ہیں۔ والد کا انتقال ہو چکا ہے باقی تمام اعزہ موجود ہیں۔ صاحب موصوف کو تجارت کا بہت شوق ہے اور بڑی تمنا ہے کہ وہ ایک بڑے کاروبار کے مالک بنیں اور اپنی زندگی عزت شہرت اور کامیابی کے ساتھ بسر کریں۔ اُن کا خیال ہے کہ تنخواہ میں سے تھوڑی سی رقم بچا کر یہ آرزو پوری کر لیگئی تو کامیابی ضرور ہو گی لیکن بڑھاپے تک۔ وہ اپنی جوانی اور بڑھاپے دونوں کو سرسبز اور کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لیئے وہ ایک متمول گھرانے میں شادی کرنا چاہتے ہیں اور ایسی بیوی کے خواہشمند ہیں جو بذات خود یا اُس کے والدین کم از کم اتنے دولتمند ہوں کہ بیس پچیس ہزار کی رقم کاروبار میں لگا سکیں صاحب موصوف کو کسی طرح کی بددیانتی یا بدنیتی مقصود نہیں وہ اس کاروباری زندگی سے خود بھی فائدہ اٹھائیں گے اور بیوی کے والدین کو بھی فائدہ پہونچائیں گے۔ وہ مسلمان سنی المذہب سید ہیں لیکن اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اُنہیں بیوی کے متعلق اس سے زیادہ کچھ خیال نہیں کہ وہ مسلمان ہو قوم اور ذات کی کوئی قید نہیں خوبصورتی اور بدصورتی کا کوئی استیاز نہیں۔ خواہ دوشیزہ ہو خواہ بیوہ ہو چند اجانے ہندوستان میں ایسے کتنے کاروباری اور دولتمند اشخاص ہونگے جنکو ایک ایسے لایق داماد کی ضرورت ہو گی جو اُن کو کاروبار میں مدد دے یا اُن کی دولت کی افزائش کا باعث ہو۔ ایسے اشخاص کی آگاہی کے لیئے یہ اشتہار شایع کیا جاتا ہے۔ جو صاحب اس کار خیر کے لیئے آمادہ ہوں وہ ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہیں کہ نوجوان موصوف کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ اِس پتہ سے خط و کتابت ہونی چاہیئے۔

ایم۔ اے

بتوسط رسالۂ "دین و دنیا" دہلی

عورتوں کا کتب خانہ

خلافت صدیقی حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے حالات چھوٹی بچیوں اور مستورات کے لیئے۔ قیمت ۵ر

خلافت فاروقی حضور سرور عالم کے خلیفۂ دوم حضرت عمرؓ کے حالات زندگی چھوٹی بچیوں اور مستورات کے لیئے قیمت ۵ر

خلافت عثمانی حضور سرور دو جہاں کے خلیفۂ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی چھوٹی بچیوں اور مستورات کے لیئے قیمت ۵ر

خلافت حیدری رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفۂ چہارم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مبارک زندگی کے حالات بچیوں اور مستورات کے لیئے۔ قیمت ۵ر

فتح سرمدی خواتین اسلام کے لیئے پردے اور بے پردگی کے متعلق شرعی احکام اور دلچسپ بحث دیکھنی ہو تو فتح سرمدی منگائیے۔ قیمت ۲ر

ھدایۃ الزوجین میاں بیوی کے حقوق کا مختصر بیان۔ قیمت ۲ر

انشاء نسواں مستورات اور لڑکیوں کو صاف شستہ اردو زبان میں خط و کتابت سکھانے کیلئے بہترین تصنیف۔ قیمت آٹھ آنے ۸ر

جمیلہ خاتون مانگے کا زیور پہننے کی خرابیاں ایک ضدی اور ناسمجھ خاتون کیسے راہِ راست پر آئی۔ قیمت ۳ر

حوران جنت مسلمان عالمہ۔ فاضلہ۔ شاعرہ۔ محدثہ۔ اور فقیہا بیبیوں کے تاریخی حالات اور ان کی زندگی کے دلچسپ واقعات۔ قیمت ۴ر

شریف بیبیاں دنیا کی مشہور۔ عالمہ۔ فاضلہ۔ شاعرہ اور نیک طینت شہزادیوں کے دلچسپ حالات درج ہیں۔ قیمت ۵ر

محب وطن خواتین ہند تینتیس ایسی خواتین کے حالات درج ہیں جنہوں نے اپنے ملک کی خاطر یہ مصیبت مشکل اور نیز تکلیف برداشت کی۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

دایہ جس میں ایام حمل سے لیکر عالم زچگی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی شکایات اور امراض کا ذکر مع علاج کے لکھا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیمات ٹرکی خالدہ ادیب خانم کی سوانحعمری۔ ۸ر

طبیب العائلہ حمل و رضاعت اور بچوں کی پرورش و پرداخت اور عورتوں اور بچوں کے مخصوص امراض کے بیان میں اور ان خطرناک بیماریوں کے ذکر میں بہترین تصنیف۔ قیمت ۸ر

تذکرہ خواتین دکن جس میں سرزمین دکن کی نامور ممتاز صاحب سیف اور اہل قلم خواتین کے حالات درج ہیں۔ اس کے علاوہ شاہزادیوں کے ایسے دلچسپ اور ولولہ خیز واقعات موجود ہیں جو خواتین کو پستی کے غار سے نکالکر ترقی کے بالاترین کنگرے پر پہونچا سکتے ہیں۔ قیمت ۸ر

ناصح مشفق یہ کتاب ایسے سو قیمتی نصیحت کے جواہرات کا مجموعہ ہے جسکو پڑھنے کے بعد ہر عورت۔ کنبہ میں۔ برادری میں۔ چھوٹوں میں بڑوں میں۔ میکے میں۔ سسرال میں غرض ہر شخص کے دلمیں جگہ پیدا کر سکتی ہے۔ قیمت ۴ر

رسول عربی مستورات کے لیئے کالی زلفوں والے کالی کملی والے پیارے رسول مدنی کی مفصل اور جامع سوانحعمری صفحات ۱۶۴۔ قیمت ۸ر

بہشتی جھومر قصہ کے پیرایہ میں مستورات کو مذہبی اور دینی معلومات دینے والی اور حقوق شوہر و امور خانگی سکھانے والی نہایت مفید کتاب صفحات ۱۸۰ قیمت ۱۲ر

علی مظفر ہاشمی، منیجر خواجہ بک ڈپو، نظامیہ دارالاشاعت دہلی

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی مدظلہٗ کی تاریخی کتابیں

اسلامی تاریخ کا پہلا حصہ
میلاد نامہ

جس میں میلاد شریف کی فضیلت اور احتیاط، محفل میلاد کے آداب، صاحب میلاد کے بزرگوں اور والد و دادا کا بیان ہے اسکے بعد آنحضرتؐ کی ولادت کا بیان ہے جو ایسا مؤثر ہے کہ تمام محفل میلاد میں ذوق و شوق پیدا ہو جاتا ہے، اس بیان میں ولادت سے لیکر جوانی تک کے حالات ہیں، بچپن کی بھی پوری کیفیت ہے اور جوانی کی بھی، یہانتک کہ پہلی شادی تک کا ذکر ہے اس کے بعد میلاد نامہ کا دوسرا حصہ رسول مبیؐ شروع ہوتا ہے جس میں آنحضرتؐ کے متعلق کتب قدیم کی پیشین گوئیاں اور ذکر معراج ہے، بنی ہاشم اور حضرت ابوطالب کی امداد کا حال ہے، اور غریب مسلمانوں کا عدم تعاون۔ مدینہ کی ہجرت، جہاد کا پہلا سفید جھنڈا، بدر کی لڑائی، یہودیوں سے لڑائی، احد کی لڑائی، علیؓ کی ماں، رسولؐ کی ماں، حضرت عائشہ پر تہمت، خندق کی لڑائی، بنی قریظہ کا حملہ، فتح مکہ، آخری بیان، آپکی صورت، سیرت، لباس، کھانا، روزمرہ کی عادت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۸؎ ایک روپیہ

اسلامی تاریخ کا دوسرا حصہ
محرم نامہ

اس میں حسب ذیل بیانات ہیں:۔ وفات رسول صلعم اور خلافت کا جھگڑا۔ حدیث قرطاس کی بحث حضرت ابوبکرؓ کی خلافت۔ حضرت عمرؓ کی خلافت، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافتیں اور تمام جھگڑوں کی تفصیل، شروع اسلام کے چھ شہید، حضرت عثمانؓ کی شہادت، حضرت علیؓ کی شہادت، حضرت امام حسنؓ کی شہادت، جمل اور صفین کی لڑائیوں کا پورا بیان، خارجیوں کا زور، حکومت اسلام کی پہلی بدعت، یزید کی تخت نشینی، حضرت مسلم کی شہادت، ان کے دو بچوں کی شہادت حضرت امام حسینؓ کا کوفہ کو سفر اور حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے دردناک واقعات، کربلا کا دل ہلا دینے والا بیان، یزیدی دربار میں قافلہ حسینی کا جانا اور ان پر ظالموں کا ظلم، غرض آنحضرتؐ کی وفات سے لیکر کربلا کے دردناک واقعہ تک کے حالات حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ العالی نے اپنے مخصوص رنگ میں اس خوبی کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں کہ دوسرا شہادت نامہ اتنی آسان زبان اور تفصیلی واقعات کے ساتھ آج تک شائع نہیں ہوا۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

اسلامی تاریخ کا تیسرا حصہ
یزید نامہ

اس میں حسب ذیل مضامین ہیں:۔ بنی اُمیہ کی دنیاوی تواریں دین کی گردن پر، انہوں نے جو کچھ مدینہ میں کیا، انہوں نے جو کچھ مکہ میں کیا، قاتلان حسینؓ سے انتقام اور مختار کی حکومت، ابن زیاد کا انجام، شرط اللہ کیا چیز ہے، محمد حنفیہ کی حراست، مختار کی شہادت، مصعب بن زبیر کی شہادت، عبداللہ بن زبیر کی شہادت، دوسری یورش، حضرت زید کی شہادت، حضرت یحییٰ بن زید کی شہادت، امیر معاویہ کا حال، یزید کا حال، معاویہ بن یزید کا حال، مروان ابن الحکم کا حال، پانچویں بادشاہ عبدالملک بن مروان، چھٹے بادشاہ ولید بن عبدالملک، ساتویں بادشاہ سلیمان بن عبدالملک، آٹھویں خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز، نویں بادشاہ یزید بن عبدالملک، دسواں بادشاہ ہشام بن عبدالملک، گیارھواں بادشاہ ولید بن یزید، بارھواں بادشاہ یزید بن ولید، تیرھواں بادشاہ ابراہیم بن ولید، چودھواں بادشاہ مروان الحمار، اموی سلطنت کا خاتمہ، غرض اس کتاب میں بنی اُمیہ کی پوری تاریخ ہے اور ہر بڑے شخص کی خانگی اور بیرونی زندگی کو نہایت وضاحت اور صفائی سے بیان کیا گیا ہے، اسلامی تاریخ کے یہ تینوں حصے اکثر مقامات پر لڑکوں اور لڑکیوں کو بطور درس کے پڑھائے جاتے ہیں، زبان نہایت آسان ہے اور واقعات نہایت معتبر۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)

اسلامی تاریخ کا چوتھا حصہ
طمانچہ بر رخسار یزید

اس کتاب میں بنی اُمیہ کے سرپرلوگوں کی خفیہ بدچلنیوں کا حال ہے، یہ کتاب عورتوں کو نہ دکھانی چاہیے کیونکہ اس میں بنی اُمیہ کی بعض بدچلن عورتوں کے شرمناک حالات بھی ہیں، صرف دانشمند اور تعلیم یافتہ مردوں کے پڑھنے کے قابل ہے، اس میں یہ مضامین ہیں:۔

حضرت علیؓ کے پوشیدہ کاغذ کی تلاش، ریحانہ کا سفر شام، سات برس کا پرانا عاشق وردہ بنت یزید، عذرا بنت مسلم، باپ کی بیوی کا دیوانہ، بھائی کی مبتلا۔ علیؓ کی محبت کتنی مشکل ہے؟ ابن آثا کا قتل، وردہ اور ابراہیم، امیرالمومنین کی تیماردار، یزید کی نئی محبوبہ، یزید کی ایک نئی سازش۔ کربلا کا قیدی۔ طمانچہ بر رخسار یزید۔

غرض یہ کتاب قصہ کی دلچسپی اور حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب کی انشاپردازی کے کمالات کے اعتبار سے اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں خواجہ صاحب کی تصانیف میں سب سے بہتر خیال کی جاتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

سید علی مظفر ہاشمی مینجر خواجہ بک ڈپو۔ دہلی

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی مدظلہٗ کی مشہور کتابیں

ہندو تاریخ کی کتاب

کرشن بیتی

اس میں ہندوؤں کے مشہور اوتار سری کرشن جی کی سوانح عمری ہے، کسی مسلمان نے آجتک سری کرشن جی کے حالات اس تفصیل و صفائی سے نہیں لکھے تھے، یہی وجہ ہے کہ کتاب بے حد مقبول ہوئی، یہ کتاب کئی مرتبہ چھپ چکی ہے اور اسکا ترجمہ انگریزی، گجراتی، ہندی زبانوں میں ہوچکا ہے۔ سری کرشن جی کی دلچسپ انگریزی پڑھیے اور دیکھیے کہ مسلمان کس قدر بے تعصبی کے ساتھ ہندوؤں کی طرح حق کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتے۔

قیمت فی جلد ایکروپیہ دس آنے

صوبۂ دکن کی

اسلامی تاریخ

حضرت خواجہ صاحب نے ہندوستانی تاریخ مسلمان طلبا کے لیے ایسے طریقہ سے لکھنی شروع کی ہے، جو عام فہم ہو، آسان ہو، سلیس اور صاف ہو اور جس میں تمام بڑے بڑے واقعات کا خلاصہ آجائے۔ ارادہ کیا گیا ہے کہ ہر صوبہ کی تاریخ علیحدہ علیحدہ ہو، ابتدا صوبۂ دکن سے کی گئی ہے، کیونکہ وہاں خدا کے فضل سے اب تک اسلامی حکومت قائم ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے، ٹائٹل رنگین، نہایت خوبصورت

قیمت صرف آٹھ آنے

فاطمی دعوتِ اسلام

یہ کتاب اشاعتِ اسلام کی تاریخ اور طریقوں کی نسبت اُردو زبان کیا سب زبانوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔

اگر آپ اسلام کی اشاعت چاہتے ہیں، اگر آپ کا یہ مقصد ہے کہ اسلام کا جھنڈا ہندوستان میں لہرائے، اگر آپ کی یہ تمنا ہے کہ ناقوس کی صداؤں کے بجائے آپ کے کانوں میں ہمیشہ اللہ اکبر کی صدا آئے، جدھر آپ کی نگاہ اُٹھے دیندار مسلمان نظر آئیں جس طرف بھی آپ دیکھیں اسلام کی روشنی جلوہ ریز ہوتی ہوئی دکھائی دے، اگر واقعی آپ ایسا چاہتے ہیں تو فاطمی دعوت اسلام کی دعوت پر عمل کیجیے اور ہر مسلمان کو تیاری کا حکم دیدیجیے۔ قیمت تین روپے (۳؍)

خدائی انکم ٹیکس

گورنمنٹ ٹیکس مانگتی ہے، میونسپلٹی ٹیکس مانگتی ہے، غرض قدم قدم پر آپ ٹیکس ادا کرتے ہیں، اللہ میاں کو بھی تو کچھ ٹیکس ادا کیجیے، اللہ میاں کا ٹیکس زکوٰۃ ہے،

اس کتاب میں حضرت خواجہ صاحب نے زکوٰۃ دینے کے متعلق نہایت دلچسپ پیرایہ میں ترغیب دلائی ہے۔ کتاب دلچسپ ہے۔ مفید ہے زکوٰۃ کے متعلق تمام مسائل سے بھری ہوئی ہے۔ یہ کتاب اس درجہ مفید ہے کہ لوگ اسے خرید کر مفت تقسیم کرتے ہیں۔

قیمت صرف دس آنے (۱۰؍)

کم ٹو موت

یہ کتاب آپ کی نظروں کے سامنے سے غفلت کے پردے اُٹھا کر بتائے گی۔ کہ جس کو آپ زندگی سمجھ رہے ہیں وہ موت ہے، اور جسے آپ موت خیال کرتے ہیں وہ زندگی ہے۔

اس کتاب کے پڑھنے کے بعد انسان موت کے خوف سے آزاد ہوکر ایک ایسی زندگی کی طرف قدم بڑھانا شروع کردیتا ہے جسے کبھی فنا نہیں، اس کتاب کا پڑھنا انسان کو زندہ رہنا سکھاتا ہے، کتاب بے انتہا دلچسپ اور بے حد مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ (۱؍)

مرگ نامہ

موت کا یاد رکھنا زندگی ہے، موت کا بھول جانا موت ہے، ہر مسلمان پر فرض ہے کہ موت کو پیش نظر رکھے، ایک وہ دن آئے گا جب تم دنیا کی تمام آرائشوں کو چھوڑ کر، اپنے بچوں اور ماں باپ سے علیحدہ ہوکر ایک دوسری دنیا میں پہنچ جاؤگے، مرگ نامہ۔ کم ٹو موت کا دوسرا حصہ ہے، اس میں اوّل سے آخر تک تمام مضامین نہایت عبرت انگیز اور مؤثر ہیں، ان کو پڑھیے اور موت جیسی تلخ چیز سے بھی دلچسپی لیجیے

قیمت آٹھ آنے (۸؍) علاوہ محصول ڈاک

کتابیں ملنے کا پتہ:- سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بکڈپو و نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

غدرِ دہلی کے افسانے حضرت خواجہ حسن نظامی مدظلہ کے قلم سے

بیگمات کے آنسو (پہلا حصہ)

یہ وہ مشہور کتاب ہے جس کو خواجہ صاحب کی تصانیف میں ماسٹر پیس یعنی اعلیٰ درجہ کی تصنیف کہا جاتا ہے، اس کتاب میں دلی کے مغلیہ شاہزادوں اور بیگمات پر جو ظلم توڑے گئے ہیں اس کے واقعات نہایت دردناک پیرایہ میں لکھے گئے ہیں، مثلاً شہزادہ کا بازار میں گھسٹنا، یتیم شہزادہ کی ٹھوکریں، شہزادی کی بپتا، دکھیا شہزادی کی کہانی، غدر کی زد، جب میں شہزادہ تھا اور اسی قسم کے بہت سے دردناک افسانوں سے یہ کتاب بھری ہوئی ہے۔ قیمت ایکروپیہ

انگریزوں کی بپتا (دوسرا حصہ)

اس کتاب میں انگریز مردوں، عورتوں اور بچوں کی اُن مصیبتوں کا حال ہے جو ان کو غدر ۱۸۵۷ء میں پیش آئیں۔ اس کتاب میں تیرہ افسانے ہیں یعنی تیرہ انگریز مرد اور عورتوں نے اپنی کیفیت خود لکھی ہے، کتاب اس قدر دردناک اور مؤثر ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد انگریزوں کی حالت پر بھی افسوس ہونے لگتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہندوستانیوں کا جب موقع چلا تو انہوں نے بھی کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی، قیمت آٹھ آنے (۸ر)

محاصرۂ دہلی کے خطوط (تیسرا حصہ)

اس کتاب میں ان خطوط کا ترجمہ شائع ہوا ہے جو انگریزی فوج کے افسروں نے دہلی کے محاصرہ کے وقت پنجاب کے انگریز افسروں کو بھیجے تھے۔ ان خطوط میں بعض نہایت دلچسپ ہیں، مخفی اور تاریخی مراسلات بھی ہیں۔ یہ کتاب اس قسم کے تیرہ خطوط کا مجموعہ ہے، ان خطوط کو پڑھکر اندازہ کیجیے کہ اُس وقت انگریزوں کی بے چینی کا کیا عالم تھا۔

قیمت صرف چار آنے

بہادر شاہ کا مقدمہ (چوتھا حصہ)

دہلی کے آخری بادشاہ بہادر شاہ پر جو بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا اس کے دردناک واقعات اس کتاب میں درج ہیں۔ اس مقدمہ کی پیشیاں مدت تک ہوتی رہیں، ہندو مسلمانوں کی گواہیاں ہوئیں، خود بہادر شاہ کا بیان ہوا، دوران مقدمہ میں ایسے عجیب و غریب خفیہ راز منکشف ہوئے جن کا حال کسی کو معلوم نہیں تھا۔ غرض یہ کتاب تاریخی واقعات کا حسرت ناک مرقع ہے۔

قیمت دو روپیے (۲ر)

گرفتار شدہ خطوط (پانچواں حصہ)

اس مجموعہ میں وہ خط و کتابت شائع کی گئی ہے جو غدر ۱۸۵۷ء میں بہادر شاہ بادشاہ اور غدر کرنے والوں کے درمیان ہوئی اور جس کو قلعۂ دہلی سے انگریزوں نے برآمد کیا۔ اس کتاب سے غدر کی تمام خفیہ کارروائیاں نظروں کے سامنے آجاتی ہیں اور صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ غدر کرنے والوں کا مقصد بہت بلند اور اعلیٰ تھا، تمام واقعات نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

قیمت ایک روپیہ چار آنے

غدر دہلی کے اخبار (چھٹا حصہ)

اس میں غدر ۱۸۵۷ء کے اُن اخبارات کے اقتباسات درج ہیں جو زمانۂ غدر اور اس سے پہلے شائع ہوئے تھے اور جن پر انگریزی گورنمنٹ نے یہ الزام لگایا تھا کہ بغاوت کرانے میں ان مضامین کا دخل بھی تھا، اب اُن سب کا مجموعہ ایک جگہ شائع کیا گیا ہے، جو اصحاب غدر کے حالات سے مفصل طور پر آگاہ ہونا چاہتے ہیں اُن کے لیے یہ کتاب خریدنی نہایت ضروری ہے۔

قیمت صرف چار آنے

غالب کا دربار (چھٹا حصہ)

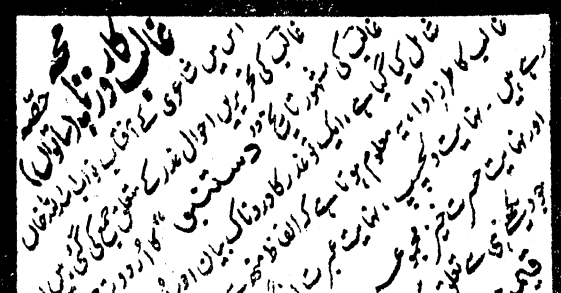

یادگار غالب

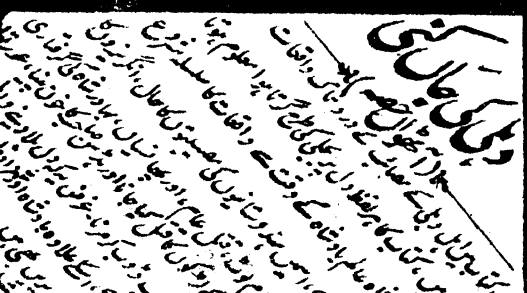

کتابیں ملنے کا پتہ:- سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو۔ دہلی

مصورِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی مدظلہ کی لکھی ہوئی زنانہ تعلیم کی کتابیں

(زنانہ تعلیم کا پہلا حصہ)
بیوی کی تعلیم

حضرت خواجہ صاحب نے بیوی کی تعلیم کے لیے دلچسپ سبقوں کی صورت میں یہ کتاب تحریر فرمائی ہے جس کی تفصیل یہ ہے:- پہلا سبق دین، دوسرا تعلیم و تربیت تیسرا بیوی تم لڑکی یا میں، چوتھا سبق، دمڑی پانچواں ناک، چھٹا بیوی، ساتواں میاں، آٹھواں بچہ، نواں شادی، دسواں عمنی، گیارھواں کئی بیویاں، بارھواں سمدھیانہ تیرھواں بیاج، چودھواں نذر نیاز، پندرھواں اوپری ظل، سولھواں پیر، سترھواں عرس اور محرم، اٹھارھواں تندرستی، اُنیسواں سرکار، بیسواں سوراج، اس کے علاوہ وہ تمام باتیں بتائی گئی ہیں جنکا جاننا ایک تعلیم یافتہ بیوی کیلیے ضروری ہے قیمت عہ

(زنانہ تعلیم کا دوسرا حصہ)
بیوی کی تربیت

اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ بچوں کو دینی تعلیم و تربیت کیونکر دینی چاہیے، لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کا سب سے اچھا طریقہ کیا ہے، شادی و غمی کی فضول خرچیاں کس طرح دور ہو سکتی ہیں، میاں بیوی میں محبت و سلوک قائم رکھنے کی کیا تدبیر ہے، اپنی مجلس بہبود کی مدد کیونکر کرنی چاہیے، ہندوستان کا موجودہ پردہ قابل اصلاح ہے یا نہیں، نئی روشنی کی تقلید کی جائے یا پرانے دستور کی پیروی کرنی چاہیے، اسکولوں میں بھیجکر لڑکیوں کو تعلیم دلوانا کیسا ہے، غرض یہ کہ اس قسم کے مفید مضامین سے یہ کتاب پر ہے ہر بیوی کو جو درحقیقت بیوی بننا چاہتی ہے اس کتاب کی بتائی ہوئی تدابیر پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے قیمت عہ

(زنانہ تعلیم کا تیسرا حصہ)
اولاد کی شادی

اولاد کی شادی جیسے نازک مسئلہ پر حضرت خواجہ صاحب کی یہ تصنیف بے انتہا مفید ہے جسکے مضامین کا خلاصہ یہ ہے شادی کی عمر، نسب اور خاندان، دولت، تعلیم و تربیت، صورت شکل، تندرستی، چال چلن اور مزاج اشتہاری رشتے، دور دراز مقامات کے رشتے، تصویر کے ذریعہ سے رشتے، بیرونین عورتوں سے رشتے بازاری عورتوں سے رشتے، دیسی عیسائی عورتوں سے رشتے، حق انتخاب، رشتہ میں شرائط کی ضرورت مہر اور نان نفقہ، جہیز کی مقدار، وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے، رسول خدا صلعم کے گھر کی شادیاں طلاق کے مسائل سے اولاد کی شادی کا قصہ۔

قیمت ایک روپیہ (عہ)

اتالیق خطوط نویسی (حصہ اول و دوم)

اس کتاب میں خط لکھنے کے طریقے حضرت خواجہ صاحب نے نہایت خوبی کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں اس کے علاوہ حسب ذیل مضامین بھی ہیں،

حضرت خواجہ حسن نظامی مدظلہ کے عہد طفلی کی تحریر کا نمونہ پھر پندرہ برس بعد کے خطوط، اخیر میں حضرت اکبر الہ آبادی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا شبلی ڈاکٹر اقبال، نواب محسن الملک، مرزا غلام احمد قادیانی، حکیم نورالدین قادیانی، مولانا ذکاء اللہ جیسے نامی مسلمانوں کے خطوط درج ہیں، ایک خوبی اس مجموعہ میں یہ ہے کہ ہر بزرگ کی دستخطی تحریر کا عکس بھی دیا گیا ہے مدعا تو یہ ہے کہ بچوں کے لیے خطوط کتابت کی بہترین تعلیم دینے والی اس سے بڑھکر کوئی دوسری کتاب نہیں۔ قیمت بارہ آنے

اتالیق خطوط نویسی (حصہ سوم)

اس حصہ میں حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ کے وہ تمام خطوط جمع کیے گئے ہیں جو بیٹی کے نام، بیوی کے نام، دوستوں کے نام، مریدوں کے نام بھیجے گئے تھے، ہر خط نہایت دلچسپ ہے، اور اس قدر دلچسپ ہے کہ باوجود یکہ خط ہیں مگر اول سے اخیر تک جب تک کتاب ختم نہ کرلی جائے دل کو چین نہیں آتا، عبارت اس قدر آسان اور سہل کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی بخوبی پڑھ سکتے ہیں، ان خطوط کے مطالعہ کے بعد خط لکھنا نہایت آسان معلوم ہوتا ہے، بعض ذہین اور ہوشمند لڑکیاں ان خطوط کے پڑھنے کے بعد نہایت اعلیٰ درجہ کی اردو نویس بن گئیں۔

قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

جگ بیتی کہانیاں

حضرت خواجہ صاحب نے اس کتاب میں بچوں اور عورتوں کو نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز کہانیوں کی صورت میں، مذہبی اخلاقی تعلیم دی ہے، اس میں یہ مفید کہانیاں ہیں:- مچھی کا فیضان یا گا ماخاتون کی داستان، عطر اور دو انڈے، جاذب کاغذ کی کہانی، کرامت کی انگلی، دمشق میں دو بلال، آنسو کا جھولا۔ مرحبہ کا پہلا تار، روح کا خول، پیاری ہتھکڑی، دکھیا شہزادی، بہو بیگم کی کہانی۔

ہر کہانی پڑھنے کے بعد پڑھنے والا خود بخود ایک مفید نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے، عورتیں اور بچے اسے نہ صرف بڑے شوق سے پڑھتے ہیں بلکہ زمانہ کے نشیب و فراز سے بھی کافی طور پر آگاہ ہو جاتے ہیں

قیمت آٹھ آنے (۸ر)

کتابیں ملنے کا پتہ:- سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو، دہلی

وہ کتابیں جو حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی مدظلہ نے فلسفہ تعلیم کو پیش نظر رکھکر بچوں کیلئے لکھیں

پہلا حصہ
آسان قاعدہ

یہ باتصویر خوبصورت قاعدہ بچوں کو اُردو عبارت اور قرآن شریف کی عربی عبارت سکھانے کی کنجی ہے بچے خوشی خوشی اس قاعدہ کو پڑھتے ہیں اور یہ قاعدہ پڑھتے ہی بچہ کو قرآن شریف اور عربی عبارت پڑھنی آجاتی ہے، تمام ہندوستان کے تعلیمی ماہرین نے علی الاعلان تسلیم کرلیا ہے کہ بچوں کے لیے اُردو زبان میں اس سلسلہ سے زیادہ اور کوئی آسان، دلچسپ اور تعلیمی فلسفہ کے موافق کورس نہیں لکھا گیا، برٹش انڈیا کے کئی صوبوں میں اور کئی دیسی ریاستوں میں یہ سلسلہ بطور کورس کے پڑھایا جاتا ہے، تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ صرف پہلا قاعدہ پڑھکر بچے اُستاد کی مدد کے بغیر قرآن اور عربی عبارت آسانی کیساتھ پڑھنے لگتے ہیں۔ قیمت ۸ر

دوسرا حصہ
تعلیم القرآن

اس میں قرآن شریف کے ضروری مضامین کا خلاصہ ہے، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اور ہر قسم کے ضروری احکام اسلام کی آیات باب قائم کرکے ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، اور ان کا اُردو مطلب بھی لکھا گیا ہے جن کو یاد کرنے کے بعد بچے قرآن شریف کے تمام ضروری مضامین کے حافظ ہو جاتے ہیں اور کمال یہ کہ یہ رسالہ صرف دو مہینے میں یاد کیا جاسکتا ہے، بڑی عمر والے جن کو وعظ دلکچر میں قرآنی آیات پڑھنے کی ضرورت پڑتی ہے اس رسالہ کو یاد کرتے ہیں یہ مطلب بھی نہایت صاف اور آسان زبان میں لکھا گیا ہے، یہ رسالہ بچوں کے لیے جتنا کارآمد ہے اُتنا ہی بڑوں کے لیئے بھی مفید ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

تیسرا حصہ
اُردو سبق

یہ باتصویر رسالہ تو اس قدر دلچسپ ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں اس کی تصویریں اور اس کے بنانے اور خوش کرنے والے مضامین دیکھکر باغ باغ ہو جاتے ہیں اور خوب دل لگاکر بغیر اُستاد کی تاکید کے خود بخود نہایت ذوق شوق کے ساتھ پڑھتے ہیں، خصوصاً لڑکیوں کو یہ رسالہ بہت ہی پسند آتا ہے۔ یہ تینوں رسالے تعلیمی فلسفہ کی حکمتوں کو سامنے رکھکر لکھے گئے ہیں، انکے اندر بچوں کے تاریک دماغ اور ذہن کا لحاظ رکھکر ایسی باتیں لکھی گئی ہیں جنکو وہ اپنی سمجھ اور اپنی خوشی کے موافق پاتے ہیں اور ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو انکی مذہبی معلومات بڑھائیں اور انکی بول چال کو مہذب، شائستہ اور پر لطف بنائیں اور ٹکسالی اُردو زبان ان کو بولنی آجائے۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

مسلمان بچوں کے دس سبق

اس کتاب میں مصور فطرت مولانا حضرت خواجہ حسن نظامی مدظلہ نے مسلمان بچوں کے لیے ایسے سبق لکھے ہیں جو انہیں توحید، ایمان فرمانبرداری اور اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ سبق یہ ہیں:-

اللہ ایک ہے، اسلام اور ایمان، یتیم، حور کی گڑیا، بن ماں باپ کا غریب بچہ، یتیم کے پھول، سگرٹ، پان کی پیک، ہیر اس طوطا تاش کا اکہ۔

ان مضامین کو پڑھ کر بچوں کے دل میں خود بخود اسلامی محبت پیدا ہوتی ہے اور اُردو زبان کی مشق بھی بڑھتی ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے لکھنے پڑھنے کے زمانہ میں دینیات بھی حاصل کرلیں تو اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں کہ یہ کتاب اُن کو پڑھانی شروع کردیں۔ قیمت ۳ر

بچوں کی کہانیاں باتصور

یہ کتاب لیلیٰ خواجہ بانو صاحبہ، اہلیہ خواجہ حسن نظامی صاحب کی لکھی ہوئی ہے، اس میں وہ کہانیاں جمع کی گئی ہیں جو دہلی کے شریف گھرانوں میں ننھے بچوں کے سامنے کہی جاتی ہیں، کہانیاں یہ ہیں:-

شکاؤں اپنی چونچ، چڑیا چڑیا پٹ کھول دے۔ حقا تو مولا تو۔ میں کت مروں گا۔ بھوبل کا روٹا۔ میں کیا مجھ سے روٹھی تھی۔ چوہیا نے ہاتھی سے پاؤں دو اسے آن سہاگن چونچ میں۔ ماما محمری کی کہانی۔ اکلت بلگ پٹ کھول دو۔ بدتمیز مینڈکی۔

اور بہت سی اسی قسم کی دلچسپ کہانیاں ہیں، لڑکے اور لڑکیاں ان کہانیوں کو بڑے شوق سے پڑھتے اور یاد کرتے ہیں۔ کیونکہ اُن کا دل ان کہانیوں سے بے انتہا خوش ہوتا ہے۔

قیمت دس آنے (۱۰ر)

رسول کی عیدی

یہ چھوٹی سی کتاب، عید، بقرعید اور عید میلاد الرسول کے زمانہ میں بچوں کو بطور عیدی کے تقسیم کی جاتی ہے، ہر سال ہزاروں کی اشاعت ہوتی ہے، اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق۔ عید میلاد کی تنظیم۔ بدخلقی کی بُرائی، کلمات الرسول، رسول کی من بھاتی غذا۔ عید کے چاند کی کیفیت عید میلاد کا گیت۔ ترغیب پیروی آنحضرت ظرافت کے اشعار درج ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں عیدوں کے مسائل بیان کیے گئے ہیں تعلیم یافتہ مسلمان رسول کی عیدی کو ہر خوشی کے موقع پر سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم کرتے ہیں۔ بچے اسے بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔

قیمت دو آنے (۲ر)

کتابیں ملنے کا پتہ: سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو دہلی

تصنیفات مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ العالی

سفرنامہ مصر و فلسطین و شام و حجاز یہ حضرت خواجہ صاحب کا باتصویر سفرنامہ ہے جس میں مصر، بیت المقدس ملکِ شام اور حجاز کے مفصل حالات ہیں۔ اس میں حضرت یوسف کی اصلی تصویر، ایک کردی درویش کا نوٹو اور خاص خاص مقامات کی بہت سی تصویریں دی گئی ہیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (عہ)

سفرنامہ ہندوستان یہ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کا ہندوستان کا سفرنامہ ہے جس میں بمبئی کے تمام دلچسپ نظارے، سومنات مندر کے چشم دید حالات، محمود غزنوی کے جنگی میدان کاسین، ریاست جوناگڑھ کے تاریخی واقعات اور ان کے علاوہ ہندوستان کے تمام مشہور مقامات کے حالات درج ہیں۔ قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

سیر دہلی کی معلومات اس میں دہلی شہر کی سیر اور شہر سے باہر کی پرانی عمارات دیکھنے کے لیے معلومات درج ہیں دہلی کی مشہور سوغاتوں، بازاروں، باغوں، حکیموں اور ڈاکٹروں کا بھی تذکرہ ہے، شاہی عمارات کی کیفیت نہایت دلچسپ طریقہ پر لکھی ہے قیمت مسافروں کی ضرورت کے خیال سے بجائے بارہ آنے

آپ بیتی حسن نظامی اس میں حضرت خواجہ صاحب نے اپنی پیدائش سے اپنے حالات زندگی خود لکھے ہیں اور ہر چھوٹی بڑی بات کو خواہ وہ کیسی ہی پوشیدہ ہو صاف صاف ظاہر کر دیا ہے۔ زندگی کے بعض ایسے تجربے بھی آپ نے قلمبند فرمائے ہیں جو دوسروں کیلیے بے حد مفید ہیں قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

لاہوتی آپ بیتی اس میں مبدء و معاد کی کیفیت، نفس انسانی کے اس کالبد خاکی میں جلوہ گر ہونے سے قبل و بعد کے حالات، اسرار روح کی سرگزشت، حضرت انسان کی لن ترانیاں، میں کے ولولے اور بالآخر شفاعتِ خیر البشر بحر توحید میں غوطہ زن ہو کر قرب ربانی میں فائز ہونا۔ قیمت صرف دو آنے (۲ر)

مرشد کو سجدہ تعظیم اس رسالہ میں تعظیمی سجدہ کے مباح ہونے کے دلائل، قرآن شریف احادیث، تفاسیر و اقوال و حالات علماء و مشائخ عظام سے جمع کیے گئے ہیں۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

تسکین احباب اس کتاب میں تصوف کا بیان ہے اور ان تمام پوشیدہ اشغال و اذکار اور مراقبوں کو علانیہ کھدیا گیا ہے جن میں سے ہر ایک چیز بارہ بارہ برس خدمت کرنے کے بعد بھی مشائخ صوفیہ مشکل سے بتاتے ہیں، اردو زبان میں یہ تصوف کی سب سے پہلی کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

اسرار اس کتاب کے ہر لفظ میں تصوف کے رموز پوشیدہ ہیں۔ مکر کے مشہور درویش نے حضرت خواجہ صاحب کو یہ کتاب بطور تحفہ کے دی تھی، اگر آپ باطنی کائنات کا نظارہ کرنا چاہتے ہیں اور پیکر انسانی کی طلسم کشائی کے خواہشمند ہیں تو اس کتاب کو دیکھیے۔ قیمت چھ آنے۔ (۶ر)

اعمال حزب البحر اس میں مشہور دعا حزب البحر کے وہ تمام مخفی اعمال جمع کیے گئے ہیں جو ہندوستان کے مشائخ اور بیرون ہندوستان کے مشائخ میں صدیوں سے مروج ہیں۔ حضرت مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی کا ارشاد ہے کہ خواجہ حسن نظامی کی تصنیفات میں یہ تصنیف سب سے اعلیٰ اور بہتر ہے۔ قیمت دس آنے (۱۰ر)

اردو دعائیں اس میں حسب ذیل دعائیں ہیں:- فلسفۂ دعا۔ بچہ کی ولادت کے وقت ماں باپ کی دعا۔ بسم اللہ خوانی کے وقت کی دعا۔ بچے کو مدرسے بھیجتے وقت کی دعا، مدرسہ میں لڑکوں کی دعا۔ نکاح کے وقت کی دعا۔ بیٹی کی وداع کے وقت ماں کی دعا۔ سسرال میں جا کر دلہن کی دعا۔ کھانے سے پہلے کی دعا۔ کھانے کے بعد کی دعا، غرض اسی طرح اور بہت سی دعائیں ہیں، یہ سب خواجہ صاحب نے اردو زبان میں لکھی ہیں۔ ان کے علاوہ احادیث کی دعائیں مع اردو ترجمہ کے بھی درج ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰ر)

اسلام کا انجام مسلمانوں کے آنے والے عروج کی فلسفیانہ دلیلیں، ہندوستان کا عام مذہب، جب تک اسلام ہوگا ہوم رول بھی ہونا ناممکن ہے، مسلمانوں کے زوال کا فلسفہ۔ اشاعت اسلام کا فلسفہ۔ عروج حاصل کرنے کی تدبیریں۔ اسلام کا انجام صوفیوں کے ہاتھ میں ہے، صوفیوں پر اعتراض کرنے والوں کے عقلی و علمی جواب اور اسی قسم کے اہم مسئلوں پر حضرت خواجہ صاحب نے بحث فرمائی ہے۔ قیمت چھ آنے (۶ر)

امام الزمان کی آمد دنیا میں پیش آنے والے واقعات کے متعلق اس کتاب میں حضرت خواجہ صاحب نے پیشین گوئیاں فرمائی ہیں مضامین یہ ہیں:- شیخ نعمتی کے پانچوں رسالوں کا خلاصہ، دنیا میں کیا کیا انقلابات آنے والے ہیں، ایک انگریز کی پیشین گوئیوں کا خلاصہ کہ یورپ بھی امام الزمان کو قبول کریگا۔ اور یہ پیشین گوئی کہ دنیا میں ایک نئی سلطنت ظاہر ہونیوالی ہے، جو سب حکومتوں پر غالب آجائیگی، امیر افغانستان کے اسلام کے تاجدار ہونے کی پیشین گوئی قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

فلسفۂ شہادت اس چھوٹے سے رسالے میں حضرت خواجہ صاحب نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر فلسفیانہ بحث کی ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ۔

کتابیں ملنے کا پتہ:- سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو۔ دہلی

تصنیفات مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ العالی

چٹکیاں اور گدگدیاں

اُردو زبان میں مہذب ظرافت کی سب سے پہلی کتاب جس میں مذہبی ہنسی، اخلاقی ہنسی، علمی اور ادبی ہنسی کے مضامین ہیں۔ مضامین یہ ہیں:۔ جہادی شہید کا کفن۔ لب بام ٹھٹکی۔ بسنگلہ خدا۔ من کہ ایک دھوبی۔ فرام بکری۔ ضرورت ہے ایک پیر کی۔ عید کی چھینک۔ چھری کانٹے کی تکھین۔ مرچ نامہ انارکسٹ چیونٹی۔ یہ گھر میرا پاجڑے کا۔ آنکھ مچولی۔ مس چڑیا کی کہانی۔ ڈوج الاونس جھینگر کا جنازہ۔ عشق باز ڈنڈا پیاری ڈنکار۔ اس کے علاوہ اسی قسم کے اور بھی دلچسپ مضامین ہیں۔ قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

فرام قبلہ ٹو شملہ

حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کا وہ مشہور و معروف خط جو سابق وائسرائے ہند لارڈ ہارڈنگ کے نام بھیجا گیا تھا، یہ خط کانپور کی مسجد کے حادثہ کے متعلق تھے اس کی تمام ہندوستان میں بڑی دھوم مچ چکی ہے۔ قیمت صرف دو آنے (۲ر)

شیطان کا طوطا

یہ حضرت خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی ایک عبرت انگیز اور نہایت دلچسپ کہانی ہے۔ جس میں مغربی تعلیم و تہذیب کی برائیاں اور خواب صحبت کے برے نتائج پر قصہ کے پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف دو آنے (۲ر)

دل کی عیدیاں

حضرت خواجہ صاحب کے عید کے متعلق دلچسپ مضامین اس میں لکھے گئے ہیں۔ مثلاً آنسو کا عید کارڈ۔ اعصاب کی عید، بقرعید کے دن قربانی کی سری۔ ایک افیونی اور برسات کی عید۔ قیمت پانچ آنے (۵ر)

روپیہ عالم سکرات میں

اس رسالہ میں روپیے کے متعلق حضرت خواجہ صاحب نے نہایت دلچسپ پیرایہ میں اقتصادی مسائل کو بیان کیا ہے۔ قیمت صرف ڈیڑھ آنہ (۱ر)

پھکنی اور دست پناہ

حضرت خواجہ صاحب نے اس مضمون میں نہایت مؤثر انداز سے سیاست اور تصوف کے لطائف لکھے ہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ (۱ر)

تمباکو نامہ

اس میں ترک سگرٹ اور ملک کی اقتصادی، مذہبی اور طبی واقفیت اور ہدایات کا بہت ہی دلچسپ مجموعہ ہے، بچوں کو سگرٹ نوشی سے باز رکھنے کے لیے یہ رسالہ سنائیے اور پڑھائیے۔ قیمت صرف تین آنے (۳ر)

حق پرستوں پر ستم

آنحضرت صلعم اور صحابۂ کرام پر جو سختیاں کفار نے کیں اور جس ثابت قدمی سے ان کو برداشت کیا گیا اس کا تذکرہ ہے۔ ہر بزرگ کا علیحدہ علیحدہ حال درج ہے۔ قیمت صرف دو آنے۔

اُردو سکھانے کے مضامین

حضرت خواجہ صاحب کے اُن مضامین کا مجموعہ جن کو پڑھنے سے خود بخود اُردو نویسی کی مہارت پیدا ہو جاتی ہے اور انشا پردازی کا ولولہ نمودار ہوتا ہے۔ دلچسپ مضامین یہ ہیں:۔ بتاروں کی بھرجن۔ آنکھوں کی زبان۔ چند اماموں۔ ریل کے انجن سے عشق بازی۔ قیمت چھ آنے (۶ر)

لڑائی کا گھر

یہ چھوٹے چھوٹے رسالوں کا مجموعہ ہے جس میں یہ مضامین ہیں توپ خانہ۔ بندوق۔ بمکھی کا سیدان جنگ۔ ہوائی جہاز مچھر کا اعلان جنگ۔ بم۔ جرمن شہزادہ کی لاش وغیرہ۔ قیمت چھ آنے (۶ر)

پڑوس کے سترہ پاجی

اس میں مکڑیوں، مکھیوں، چڑیوں، مرغیوں، کتوں، چوہوں، گلہریوں، مچھروں، پتنگوں، جوؤں، کھٹملوں، جھینگروں، جھڑوں، سانپوں، بچھوؤں، کھنکھجوروں اور چھپکلیوں کے نہایت دلچسپ حالات حضرت خواجہ صاحب نے اپنے خاص انداز میں لکھے ہیں۔ قیمت دو آنے (۲ر)

گاندھی نامہ

مہاتما گاندھی کی ذات و صفات کے متعلق حضرت خواجہ صاحب نے نہایت دلچسپ اور سبق آموز مضامین لکھے ہیں۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

تین شہید

اس میں طرابلس الغرب کی شہادت اور ایرانی مجتہد کی شہادت اور مراکش کے عرب کی شہادت کا تذکرہ ہے۔ قیمت دو آنے

چار درویشوں کا تذکرہ

اس میں اسپینی درویش حضرت ابن عربی رح اور ہندی درویش حضرت شیخ سلیم چشتی رح اور ایرانی درویش سیدی اویس رح اور مصری درویش سید توفیق بکری رح کے حالات ہیں۔ قیمت تین آنے (۳ر)

لے دور کا سلام

ایک اُمتی کی دلی کیفیات کا آئینہ، حضور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں۔ قیمت ایک آنہ

غزنوی جہاد

یہ ہندوستانی مسلمانوں کی جنگی تاریخ کا پہلا حصہ ہے جس میں غازی سلطان محمود غزنوی کے اُن سترہ حملوں کا تاریخی تذکرہ ہے جو ہندوستان پر ہوئے۔ ہر جہاد کی پوری کیفیت درج ہے جس کو پڑھکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

آداب مرشد

اس کتاب میں آیات و احادیث سے اور اقوال و احوال بزرگان دین سے مرشد کی ضرورت اور مرشد کے آداب کی عقلی و نقلی دلیلیں لکھی گئی ہیں۔ قیمت ۸ر

جرمن نامہ

حضرت خواجہ صاحب کی تائید سے قدسی صاحب نے لکھا اور خوب لکھا قیمت ۳ر

اہلبیتؑ کے معجزات

اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت اطہار کے معجزات نہایت شستہ زبان میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۴ر

کتابیں ملنے کا پتہ:۔ سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو۔ دہلی

حضرت خواجہ حسن نظامی مدظلہ کی کتابیں اسلام کے بچاؤ اور اسلام کی اشاعت کے لئے

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب خاص طور سے داعیان اسلام اور مسلمانوں کی معلومات کے لیے لکھی گئی ہے، اس کو پڑھکر سارا ہندو مذہب سامنے آجاتا ہے، اور اس کا پڑھنے والا ایک ہندو کو دیکھتے ہی پہچان جاتا ہے کہ وہ برہمن ہے، یا چھتری، ویش ہے یا شودر ہے، اور ہندو مذہب کی اصولی تعلیم بھی اس میں بیان کی گئی ہے، اور ہندو مذہب کے دیوتاؤں اور تہواروں اور خاص خاص کتابوں کے حالات بھی ہیں۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

حلال خور اس کتاب میں خاکروب فرقے کے تمام تاریخی، مذہبی اور تمدنی حالات بہت محنت و تلاش سے جمع کیے گئے ہیں، جو اس قدر دلچسپ ہیں کہ ایک دفعہ شروع کرنے کے بعد کتاب ہاتھ سے رکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ قیمت آٹھ آنے

داعی اسلام اس میں ہر مسلمان کو داعی اسلام بنانے اور حفاظت و اشاعت اسلام کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں اور جس کا تمام ہندوستان میں آجکل غلغلہ ہے، اور جس کے ترجمے ہندوستان کی ہر زبان میں ہو گئے۔ قیمت تین آنے

سکھ قوم اس کتاب میں سکھ قوم اور سکھ مذہب کے بانی کی نسبت بہت مؤثر اور دلچسپ حالات ہیں، پہلے سکھوں کے عقائد کی تفصیل ہے، پھر اُن کے قومی خصائل کو بیان کیا گیا ہے، پھر ایک ضمون سکھ اور سید کے عنوان سے ہے پھر ست گرو نانک صاحب اور نانکی قوم میں وحدت اور آنکھوں والے نانک، اور زلفوں والے نانک وغیرہ مضامین ہیں۔ قیمت چھ آنے۔ (۶ر)

اسلامی توحید اس رسالہ میں آیات قرآن مجید اور احادیث کے حوالوں سے۔ غیر مذہب کی توحید سے اسلامی توحید کو برتر ثابت کیا گیا ہے، اور اس سلسلے میں یہودیوں، عیسائیوں، زردشتیوں، ہندوؤں اور آریوں کے عقائد توحید کو بھی حوالوں کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ قیمت دو آنے (۲ر)

اسلامی رسول اس کتاب میں رسول اللہ صلعم کے وہ اخلاق و حالات جمع کیے گئے ہیں جن کے پڑھنے سے غیر مذاہب کے لوگوں پر آنحضرتؐ کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ قیمت تین آنے (۳ر)

چانبار مسلم اس میں وہ واقعات جمع کیے گئے ہیں جن میں مسلمانوں کی اسلام کی خاطر جانبازی کا تذکرہ ہے کہ اُنہوں نے جانیں قربان کردیں اور ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں مگر اسلام سے منہ نہ موڑا، کئی زبانوں میں ترجمہ ہو گیا ہے۔ قیمت دو آنے (۲ر)

تاکید نماز اس کتاب کی مقبولیت اسی سے ظاہر ہوتی ہے کہ کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور ہندوستان کے باہر بھی اسلامی ملکوں میں اسکی مانگ ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام کے ضروری عقائد ناواقف مسلمانوں کو اور اُن لوگوں کو جو نئے مسلمان ہوئے ہوں اس کتابچے کے مطالعہ سے بڑا فائدہ ہوگا اور اُنہی کے لیے خاص طور سے اس کو تیار کرایا گیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ممکن نہیں کہ کوئی اسلام لانے کے بعد کسی دوسرے مذہب میں شامل ہو سکے۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

اسلام کیونکر پھیلا؟ اس رسالہ میں مولانا سید سلیمان ندوی نے ہندوستان میں اشاعت اسلام کی تاریخ لکھی ہے، آریہ سماج کے جھوٹ کا بے مثل جواب ہے قیمت ۳ر

تبلیغی عیدکارڈ اس میں قرآنی عیدکارڈ، حدیث کے عیدکارڈ اور تحفظ اسلام کے عیدکارڈ، اور تبلیغ اسلام کے عیدکارڈ بہت دلچسپ اور مؤثر لکھے گئے ہیں، قیمت ۲ر

ہندی کی لغت اس میں جناب چودھری رحیم صاحب کوشی کی لکھی ہوئی نعتوں اور منقبتوں کو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت چار آنے (۴ر)

اسلامی رسول کے معجزات اس کتاب میں آنحضرت صلعم کے تمام معجزات نہایت معتبر حدیث شریف کی کتابوں سے جمع کیے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر

پرندوں کی تجارت اس کتاب میں مسلمانوں کی مالی اصلاح کی غرض سے پرندوں کی پرورش، پرندوں کا علاج اور ہر قسم کے تجارتی پرندوں کے پالنے اور اُن سے تجارتی فائدے حاصل کرنے کے طریقے اور مرغی انڈے کے بیوپار کے مفصل طریقے لکھے گئے ہیں بہت ہی ضروری اور مفید کتاب ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

حلوائی کی تعلیم اس کتاب میں حلوائی کی دوکان کرنے کی مفصل ہدایات اور ہر قسم کی مٹھائیاں بنانے کی مکمل ترکیبیں اعلیٰ درجہ کے اُستاد حلوائیوں سے حاصل کرکے لکھی گئی ہیں، شوقیہ مٹھائیاں بنائیے، یا اپنی مستورات کو مٹھائی بنانی سکھائیے، ہر حالت میں یہ کتاب آپ کو بہت کام دیسکتی ہے قیمت آٹھ آنے

پنواڑی کی دوکان اس رسالہ میں پنواڑی کی دوکان کے مفصل طریقے اور ہدایات ہیں ہندوستان میں بہت مقبول ہوئی ہے۔ قیمت ۳ر

تعلیم ہنرگاری اس کتاب میں مسلمانوں کی مفلسی اور بیکاری دور کرنے کے لیے چھ قسم کی ہنرگاری سکھانے کے اصول لکھے گئے ہیں، جو شخص ایک سال پڑھ لیگا وہ بیکار لڑکوں کو ہنرگاری کی تعلیم دے سکیگا۔ قیمت تین آنے (۳ر)

ترغیب حساب اس رسالہ میں یہ مضامین ہیں:۔ ترغیب حساب۔ دین میں حساب کی تفصیل، دینی معاملات میں محاسبہ کی تلقین، امور دنیا میں حساب کی ضرورت، حساب سیکھنے کے طریقے، دماغ کی تقریح کا حساب، حساب کے قصے، سرمند ہونے کی وجہ، میں کہاں خرچ کروں، میں کہاں کماؤں، سمندر کی دو اشرفیاں، لڑکیوں کی تربیت غرض ہر اعتبار سے یہ کتاب غور سے پڑھنے اور عورتوں کو پڑھانے اور سنانے کے لیے بہت ضروری ہے۔ قیمت چار آنے (۴ر)

محمودی حملوں کے اسباب اس رسالہ میں سلطان محمود غزنوی کے ہندوستانی حملوں کے اسباب بیان کیے ہیں کہ کیونکر یہ حملے ہوئے، ہر اعتراض کا کرارا جواب لکھا گیا ہے قیمت ۲ر

محمدؐ کی سرکار یہ ایک نامور سکھ نے نہایت خلوص و محبت سے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح عمری اُردو زبان میں لکھی ہے جو درحقیقت دیکھنے ہی کے قابل ہے، اس کتاب کے مقابلہ میں اس کی قیمت کچھ بھی نہیں۔ یعنی صرف آٹھ آنے (۸ر)

کتابیں ملنے کا پتہ:۔ سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو۔ دہلی

تفسیر الفاتحہ

مفتی شیخ محمد عبدہٗ مصری کی مشہور تفسیر

کا اُردو ترجمہ، اتنا بہتر ترجمہ ہے کہ اُردو کا جامہ پہن لینے کے باوجود بھی مفتی صاحب کی تفسیر کی شان موجود ہے، اس قدر آسان زبان ہے کہ شاید بچے کو بھی سمجھنے میں کہیں دقت نہ واقع ہو، سورۂ فاتحہ کی تفسیر پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ کلام الٰہی کو معجزہ کس لیے کہا جاتا ہے، مفسر نے اس خوبی کے ساتھ نکات اور باریکیاں سمجھائی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ علامہ مفتی عبدہٗ مصری سامنے بیٹھے ہوئے اُردو میں تفسیر سمجھا رہے ہیں، ہر باریکی کے سمجھ میں آنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک تاریکی اور جہالت کا پہاڑ نظروں کے سامنے سے ہٹا دیا گیا۔

قیمت آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

تفسیر سورۂ یٰسین

ترجمان فطرت مولانا سید راحمد صاحب ایڈیٹر دین و دنیا کی نہایت مقبول تفسیر

سورۂ یاسین کو کلام مجید کا قلب کہا جاتا ہے، اسی لیے سورۂ یاسین کی تفسیر لکھنا بہت دشوار ہے، مولانا موصوف نے تفسیر سورۂ یاسین کو اپنے مخصوص رنگ میں تحریر فرمایا ہے، یہ تفسیر اپنی جامعیت، حسن بیان اور ادائے مطالب زبان کی سلاست، تشریح لغات اور اظہار نکات و معانی الفاظ کے لحاظ سے بے نظیر تفسیر ہے، سب سے بڑی جدت مولانا موصوف نے یہ فرمائی ہے کہ یاسین شریف کے مضامین کی سرخیاں قائم کردی ہیں، اس کے علاوہ سورۂ یاسین کے پڑھنے کے طریقے بھی تحریر فرمائے ہیں۔ رسالہ دین و دنیا کے صفحہ ۲ پر جو تفسیر مسلسل چار سال سے شائع ہو رہی ہے اس سے آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ مولانا کتنے دبرست اُردو کے مفسر ہیں

قیمت ۸ر منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

کیا آپ کو بات کرنی آتی ہے؟

اگر خدانخواستہ آپ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں، اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے، اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کی قوت نہیں رکھتی، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو کتاب

فن تقریر

ملاحظہ فرمائیے، اور اس کی ۳۲۵ ہدایتوں پر عمل کیجیے، اور پھر دیکھیے کہ آپ کے الفاظ طلسم بن جائیں گے آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائیگی، ہر محفل اور ہر مجلس میں لوگ آپ کو آنکھوں پر بٹھائیں گے، آپ کی جادو بیانی احباب اور عزیزوں کے حلقہ ہی تک محدود نہیں رہے گی، بلکہ آپ ہزاروں کے مجمع میں بھی بے دھڑک تقریر کر سکیں گے اہل مجمع کے دل آپ کے قبضہ میں ہونگے۔ اس طرح آپ لوگوں کے دلوں پر حکومت کریں گے۔ قیمت ۸ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

آپ سے کون خفا ہے؟

کون منائے سے نہیں منتا؟ آپ کسے اپنا مطیع، اپنا فریفتہ اپنا دیوانہ بنانا چاہتے ہیں؟ وہ کوئی عورت ہو، کوئی مرد ہو، کوئی بوڑھا ہو، کوئی آقا ہو، کوئی حاکم ہو، آپ کا مطیع و مسخر ہو سکتا ہے اگر آپ اس عجیب و غریب طلسمی کتاب

فن تسخیر

کو ملاحظہ کریں اور اس کی ہدایتوں پر عمل فرمائیں اس کتاب میں جو عمل بتایا گیا ہے وہ نہایت صحیح مؤثر اور تیر بہدف ہے، کبھی غلط نہیں ثابت ہو سکتا پھر لطف یہ کہ عمل کی ترکیب نہایت آسان۔ ہر شخص بڑی سہولت کے ساتھ عامل بن سکتا ہے + قیمت ۸ر

اگر یہ دعویٰ غلط ہو تو نہ صرف ایک کتاب بلکہ سو کتابوں کے دام واپس

منیجر خواجہ بک ڈپو نظامیہ دارالاشاعت دہلی

ورد عثمان قادری

جب انسان کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے جب انسان پر آسمانی بلائیں نازل ہوتی ہیں جب انسان کے دل پر [illegible] آ جاتی ہے جب انسان کی زندگی موجِ خطر میں پڑ جاتی ہے تو [illegible] ظل رحمت بنکر چھا جاتی ہے اور [illegible] ذریعہ یا وسیلہ آیت الکرسی شریف کے پڑھنے کے [illegible] ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

Registered L-No 1315

Established in 1921.

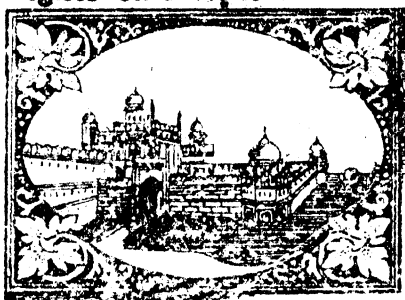

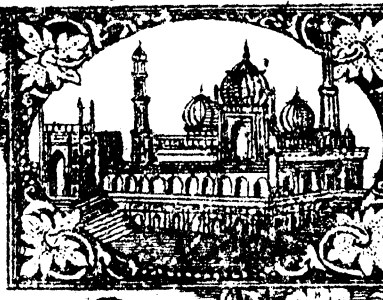

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ

چیست دنیا؟

از خداغافل بدن

ست قماش و نقره و فرزند و زن

مسلمانوں کو دینداری اور دنیاداری کی صحیح تعلیم دینے والا ماہوار رسالہ

دین و دنیا

جو

ہر مہینے نظامیہ دارالاشاعت۔ خواجہ بک ڈپو دہلی سے شائع ہوتا ہے

چیف ایڈیٹر:- ترجمانِ فطرت مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری

ایڈیٹر:- مفتی سید شوکت علی صاحب فہمی

پروپرائٹر:- ابوالمظفر سید محمد انوار ہاشمی

ہر خریدار کو اختیار ہے
دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کرکے اپنی
ادا کردہ کل قیمت ہم سے واپس منگالے

سالانہ چندہ معمولی کاغذ ۴

سالانہ چندہ اعلیٰ کاغذ ۵

للہ

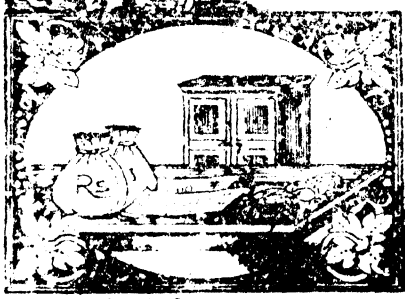

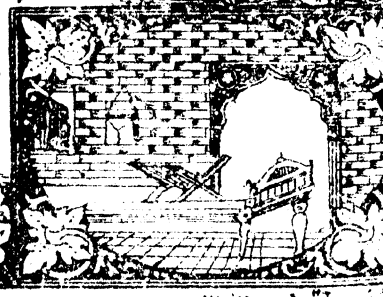

Art Studio Delhi

Written by "Jami".

مسلمان اپنے مذہب سے ناواقف ہیں

جس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ عربی زبان کی تعلیم مفقود ہوگئی، علوم دین کی باقاعدہ تحصیل نہیں کی جاتی، لوگوں میں نہ اتنی قابلیت ہے کہ بڑی بڑی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کریں اور نہ اتنی فرصت ہے کہ علما کی مجلسوں میں شریک ہوکر مذہبی معلومات بڑھائیں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ کیسی زمانہ میں جن باتوں سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف تھا آج ان سے وہ لوگ بھی آگاہ نہیں جو اپنے آپ کو تعلیمیافتہ اور لکھا پڑھا سمجھتے ہیں، ان کو یہ تک معلوم نہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کیسی ہونی چاہیے، ہم نے اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک بڑی ضخیم کتاب

فلاح دین و دنیا

کے نام سے شائع کی ہے، یہ کتاب تمام دینی مسائل پر حاوی ہے، مذہب کی انسائیکلوپیڈیا ہے، یہ آپ کو وہ تمام مذہبی باتیں بتائے گی جن کی زندگی میں ضرورت ہوسکتی ہے یہ نہایت مستند عربی فارسی کتب کا عطر ہے اور ایک زبردست عالم کی تصنیف ہے، اس ایڈیشن پر مولانا سید ظہور احمد صاحب چیف ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا نے نظر ثانی فرماکر اور بھی چار چاند لگا دیے ہیں، یہ کتاب آپ کے پاس ہوگی تو آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ ایک مبحر عالم آپ کے گھر میں موجود ہے، یہ آپ کو اسلام کا سچا راستہ بھی دکھائیگی اور دنیا کے معاملات میں آپکی رہبری کریگی **بہت مختصر فہرست مضامین یہ ہے:-**

باب اول عقائد اہل سنت والجماعت:- عرش، کرسی، لوح، قلم، آسمان، زمین، فرشتے، حضرت جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و عزرائیلؑ، احکام قرآن، قبر، نکیرین، بچین، تین سوال نکیرین، بچوں سے سوال نکیرین، جنوں سے سوال قبر، شہیدوں سے سوال قبر، قیامت، حضرت امام مہدیؑ، دجال، حضرت عیسےٰؑ کا نزول، یاجوج و ماجوج، مغرب کی طرف سے طلوع آفتاب، دابۃ الارض، علامات صغریٰ، علامات کبریٰ، صور پھونکنا کا ذکر، میدان حشر، پیشی و نشر، اوقات حشر، حساب، کتاب، میزان، جانوروں کا حساب، دس ہزار جنتیں جائینگے، امت محمدیہ سے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائینگے، پل صراط، حوض کوثر، آنحضرتؐ کا گنہگاروں کی شفاعت کرنا، نیکوں کا مال باپ کی شفاعت کرنا، حافظ قرآن کی شفاعت، دوزخ، جنت، پیغمبر، آنحضرتؐ کی فضیلت، حجر شریف، آپکی مبارک زندگی کے حالات، وفات، ازواج مطہرات، زمانہ خلافت، اولیاء اللہ کا ذکر، بیعت، پیر طریقت، آداب مرید، انبیاء و صالحین سے استمداد، حیات اور موت۔ **باب دوم عبادات:-** وضو، غسل، پانی کے مسائل، تیمم، مسح موزہ، ناپاک چیز کا پاک کرنا، نماز کے اوقات، آداب مسجد، اذان، نماز میں فرض، نماز میں واجب، نماز جماعت، مقتدیات نماز، نماز مسافر، نماز میں نماز، جمعہ کی نماز، نماز عیدین، مسائل عیدین، نماز نوافل، نماز اشراق، نماز چاشت، نماز فی الزوال، نماز تہجد، تراویح، اعتکاف، جنازہ کی نماز، فضائل ماہ رمضان، روزہ کے مسائل، زکوٰۃ، چاندی سونے کی زکوٰۃ، تجارتی مال کی زکوٰۃ، جانوروں کی زکوٰۃ، حج، غزوات حج، **باب سوم عربی مہینوں کی وجہ تسمیہ اور انکے وظائف** محرم الحرام مع اعمال و وظائف، اسمائے بزرگان دین، تاریخ رحلت و ولادت، ماہ صفر اور اس کے اعمال و وظائف، اسمائے بزرگان دین مع تاریخ رحلت و ولادت ماہ صفر، اسی طرح بارہ مہینوں کی خصوصیات اور تمام ضروری باتیں بیان کی گئی ہیں) **باب چہارم حلال و حرام جانور و ذبح شکار** (اس باب میں نہایت تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے) **باب پنجم حقوق:-** حقوق اللہ، حقوق آنحضرتؐ، حقوق صحابہ، حقوق اہلبیت، حقوق علما، حقوق پیران طریقت، حقوق والدین، حقوق اقربا، حقوق استاد، حقوق اتالیق، حقوق بادشاہ، حقوق آقا، حقوق غلام، حقوق اسیر، (غرض یہ کہ اس طرح دنیا میں ایک انسان پر جتنے حقوق ہیں وہ سب بیان کیے گئے ہیں، **باب ششم معاشرت:-** آداب دعوت، کھانا کھانے کے آداب، پانی پینے کے آداب، سونے کے آداب، آداب لباس، حضورؐ کا لباس، حضورؐ کا عمامہ مبارک، ریشمی، سوتی، اونی کپڑوں کے مسائل، کپڑوں کی تراش کے مسائل، (غرض اسی طرح معاشرت کے متعلق ہر چیز کا بیان کیا گیا ہے) **باب ہفتم حیات و ممات:-** پیدائش، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، شادی، بیاہ، نکاح، دو دنیاں، سہرا، ولیمہ، جن سے نکاح حرام ہے، طلاق، عدت، انتقال، تجہیز و تکفین، تعزیت، وصیت، نماز جنازہ، دفن میت، پکی قبر، قبر پر سائبان، فاتحہ، خیرات، عرس وغیرہ وغیرہ **باب ہشتم ضروری نصائح** (اس باب میں تمام ضروری نصائح اور ہدایات درج ہیں، اسکے علاوہ تمام زہریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج اور ہر مرض کے نسخے درج کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے ابواب میں قرآن شریف کی فضیلت اور اسکے اعمال درج ہیں، پھر ایک باب میں بیان ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، معراج اور مناجاتیں اور وہ تمام باتیں جو ایک مولود شریف کے لیے نہایت ضروری ہیں درج کی گئی ہیں، سب سے آخر باب میں حضرت خواجۂ دوسرا غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز کے پیدائش سے لیکر وفات تک کے حالات مفصل طور پر بیان کیے گئے ہیں۔)

اس کے علاوہ اور وہ تمام باتیں جو ایک مسلمان کے لیے جاننا ضروری ہیں اس کتاب میں درج ہیں، یہ فہرست مضامین بہت مختصر کرکے لکھی گئی ہے اگر پوری فہرست مضامین درج کی جائے تو ایسے آٹھ صفحے درکار ہیں، اتنی جامع اور مفید کتاب آج تک اردو میں کوئی شائع نہیں ہوئی، لکھائی چھپائی نہایت عمدہ، کاغذ چکنا ولایتی، ٹائٹل ہفت رنگ نہایت خوبصورت جس کے لیے خاص طور پر بلاک تیار کرایا گیا ہے، اگر کتاب منگانے کے بعد ناپسند ہو تو فوراً قیمت واپس منگالیجیے

قیمت چار روپے آٹھ آنے (بلغہ)

ملنے کا پتہ: سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو و نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

غیر شادی شدہ اشخاص نہ منگائیں

درحقیقت یہ کتاب "میاں بیوی" مخصوص احباب کے لئے لکھی گئی تھی اور اس کے قابل مصنف کی اجازت بھی کہ اسے عام طور پر شائع کیا جائے لیکن کتاب ایسی دلچسپ اسقدر مفید اور عملی فوائد سے لبریز ہے کہ مجھے قیمتی معلومات کے اس خزانے کو پبلک سے چھپانا اچھا نہیں معلوم ہوا اور ایسی حالت میں کہ لوگ ردی کتابوں کو خرید کر اپنا روپیہ اور وقت ضائع کرتے ہیں ایسی بہتر کتاب کا غیر شادی شدہ اشخاص کے مطالعہ میں نہ آنا مجھے گوارا نہ ہوا اسلئے میں اس کتاب کا اشتہار شائع کرتا ہوں اور یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ یہ کتاب صرف شادی شدہ اشخاص کیلئے لکھی گئی ہے اسلئے وہ لوگ اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں جن کی شادی ابھی نہیں ہوئی +

میاں بیوی

اردو میں پہلی کتاب ہے جو اس موضوع پر لکھی گئی ہے اس میں ان میاں بیوی کے تعلقات اور تعلقات کے ہر پہلو پر بحث کی ان باتوں پر بھی جن کو لوگ بیوقوفی سے خلاف تہذیب سمجھتے ہیں بحث کی گئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ ایک شوہر اپنی بیوی کو کس طرح خوش رکھ سکتا ہے اس کتاب کی ہدایت پر عمل کرنے سے ہر شخص اپنی بیوی سے ایک محبوبہ کی طرح لطف اندوز ہو سکتا ہے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد خانگی جھگڑے ہمیشہ کیلئے مفقود ہو جائینگے اور زن و شوہر تمام عمر ایکدوسرے کے دلدادہ رہینگے ہر شادی شدہ شخص کا فرض ہے کہ اس کتاب کو پڑھے اس کی ہدایتوں پر عمل کرکے لطف زندگی حاصل کرے یہ کتاب تمہیں ان سربستہ رازوں اور لذتوں کی طرف رہنمائی کریگی جن سے تم بالکل ناواقف ہو +

قیمت فی جلد عہ

المشتہر سید مظفر شاہ میرٹھی حال ایڈیٹر دین و دنیا دہلی

ایک دوسری دنیا

تقدیر آزمائی کے لیے

ایسے نازک وقتوں میں کام آنیوالی، مایوسوں کو امید دلانیوالی، ڈوبتوں کا سہارا، غمزدوں کا دلاسا، ہجر اور نصیبوں کو مژدہ وصل سُنانے والی، ستم رسیدوں کو دشمنوں سے نجات دلانے والی، بیکاروں کو باکار اور مفلسوں کو زردار بنانیوالی، مایوس مریضوں کے لیے نسخہ شفا، بے اولادوں کے لیے پیام بقا، آسیب زدوں کیلئے نقش سلیمانی، بچوں کیلئے حرزِ جاں مقدمات میں کامیاب کرنیوالی، مشکلات سے بچانیوالی اگر ہے تو صرف ایک چیز ہے اور وہ

مولینا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری کی عالمانہ تالیف

عملیات

(تیار ہوگئی) (نئی سجی)

ہے جسمیں پانچسو سے زیادہ ایسے مستند اور مجرب عملیات جمع کیے گئے ہیں جو اولیاء اللہ اور زبردست عاملوں کے زیر عمل رہے ہیں، کتاب میں پہلے عمل اور وظیفہ پڑھنے اور نقش لکھنے کے طریقے لکھے گئے ہیں شاید جو بڑے بڑے عاملوں کو بھی معلوم نہونگے اور پھر ہر قسم کے اعمال و وظائف اور نقوش درج کیے گئے ہیں (تیار ہوگئی)

اُردو زبان میں عملیات کے متعلق ایسی جامع کوئی کتاب موجود نہیں

خدانخواستہ آپکو جب کوئی مشکل پیش آئیگی یا جب کوئی مصیبت رونما ہوگی اُس وقت یہ کتاب آپکی ڈوبتی ہوئی کشتی کو ناخدا بنکر بچالیگی اس کتاب کے مطالعہ سے آپ ایک زبردست عامل بن سکتے ہیں اور آپ کے اندر نہ صرف ایک محبوب کو، ایک حاکم کو، ایک امیر کو تسخیر کرنیکی، بلکہ دنیا کو زیر و زبر کرنیکی طاقت پیدا ہوسکتی ہے۔

اِس کتاب میں صدہا ایسے سربستہ عملیات ہیں جو سالہا سال کی محنت ریاضت کے بعد بھی کسی عامل کو مشکل معلوم ہوسکتے ہیں

کتاب ملنے کا پتہ

سید علی مظفر ہاشمی مینیجر خواجہ بکڈپو

دہلی

تیار ہوگئی

کتاب "عملیات" جس کا اشتہار آپ کئی ماہ سے دین و دنیا میں ملاحظہ فرما رہے تھے خدا کا شکر ہے کہ چھپکر تیار ہوگئی مختصر فہرست مضامین ملاحظہ فرمائیے۔

باب اول

ابتدائی معلومات

حروف تہجی کے اعداد، موکل، عبرانیت، ہمت، اقسام، برجوں اور ستاروں کے باہمی تعلقات، ستاروں کی رفتار اور ان کا حساب اور اعمال تسخیر کو اکب بیان کیے گئے ہیں۔

باب دوم

اسماء حسنیٰ

زود و بہ نام مع معانی و اعداد، اقسام موکل و عناصر، اسماء جمالی، اسماء جلالی، اسماء مشترک اور ان کے خواص و اعمال، عمل اسم و ایما اور دیگر عملیات درج ہیں۔

باب سوم

عملیات محبت

محبت کے لیے کلام مجید کی آیتوں کے اعمال، وظائف محبت کے لیے، سرمہ، عطر پھول، سیاہ مرچ، شربت پڑھنے کے طریقے، اور بازو بند، نشیلے اور نقوش وغیرہ

باب چہارم

عملیات عداوت و جدائی

عمل آپس کر کیہ جدائی کے لیے، نقوش تفرقہ اور جدائی کے لیے، نقش تباہی کاروبار دشمن و روزگار دشمن، جدائی کے لیے مخصوص لوح جدائی کیلئے جلہ کا وظیفہ

باب پنجم

عملیات کشائش رزق

نقوش دست غیب، رفع افلاس کے لیے، دوکان کی ترقی اور کامیابی کے لیے، بحالی ملازمت کے لیے حصول دولت کے لیے، جاہ و وثروت کے لیے مختلف مجرب اعمال۔

باب ششم

عملیات تسخیر خلائق

عمل اسم الٰہی، عمل اسم عظم، آیت تسخیر خلق عمل اسم قادر، آیات تسخیر عالم، عمل قل ہو اللہ ہر ترکیب خاص، سرمہ اکسیر جلب، عمل خطبہ دوم۔ عمل سورۂ جن

باب ہفتم

عملیات تسخیر سلاطین و امراء

لوح زریں برائے تسخیر سلاطین، نقش آیات جلیلہ بازو بند تسخیر امرا، نقش تسخیر طلسمی انگوٹھی نقش مخمس، غضب سلطانی سے بچنے کے لیے

طیار ہوگئی

کتاب "عملیات" جو فن عملیات میں سب سے قیمتی اور ترجمان فطرت مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی کی مسلسل بیسال کی محنت کا نتیجہ چھپکر تیار ہوگئی

باب نہم

چور کی شناخت اور مال مسروقہ کی بازیافت

بازیافت مال مسروقہ کے لیے، برآمدگی مال مسروقہ کے لیے، چور کی شناخت کے لیے، نقش ربع قل ہو اللہ، چور کے ذہن بچوں قبول دینے کیلئے

چور کی ایذا دہی کے لیے

باب دہم

مفرور اور گم شدہ کی واپسی کے لیے

نقش غلکی نقش صرصر، نقش زنجیر، عمل یٰسین طلسم، پرتیم، نقش مثلث، واپسی مفرور کا نقش، سفر سے باز رکھنے کا نقش مفرور بیوی کی واپسی کے لیے

باب یازدہم

عملیات مختلف امراض کیلئے

ہر قسم کے دردوں کے لیے صدہا اعمال، بیشاب کھولنے کے لیے، ایام ہواری کے لیے، قیام حمل کے لیے، دفع حمل کے لیے، گرتے اطفال کے لیے، چیچک، بخار، تپ دلرزہ سرعت، بواسیر خونی و غیرہ وغیرہ کیلئے

باب دوازدہم

عملیات اولاد کے لیے

نقش مقطعات، فتح عمران، نقش عنبیہ نقش نکرتیا۔ اولاد کے لیے مجرب اعمال و وظائف۔ فرزند نرینہ کے عملیات و نقوش وغیرہ وغیرہ

باب سیزدہم

عملیات آسیب

دفع آسیب کے لیے، شناخت آسیب کے لیے، نقوش آسیب، فتیلہ برائے جلب بلیات، آب طلسم، ام الصبیان کیلئے ضرر خائنہ، تعلیۃ سوزاں، طلسم توراۃ

باب چہاردہم

حل مشکلات و حاجات کیلئے

نقوش جلی، رفع حاجات کیلئے، جلب زر کیلئے نقوش ملائکہ عمل بسم اللہ شریف، عمل الم ترکیف عمل خاص سورۂ مزمل، وظیفہ سکوۃ، اخلاص نقش کاشف الاسرار

باب پانزدہم

فالنامہ حضرت غوث الاعظم

اس باب میں حضرت غوث الاعظم کا فالنامہ درج ہے جو ہر دینی اور دنیاوی معاملہ میں آپ کی مدد کرے گا۔ اور خضر راہ بنکر قدم قدم پر رہبری کریگا۔

باب شانزدہم

تسخیر جن و ہمزاد

عمل احضار و تسخیر جن، نقش تسخیر ہمزاد، عمل احضار و تسخیر ہمزاد، عمل احضار و تسخیر ہمزاد، عمل احضار و تسخیر ہمزاد، عمل احضار و تسخیر ہمزاد

دوستوں کے فائدہ کیلئے

دوستوں کے فائدہ کے لیے ہم نے اس کتاب کا ایک نسخہ خاص طور پر تیار کرایا ہے جو صرف ہمارے ہی پاس ہے اس نسخہ کو نقش کرکے اپنے پاس رکھنے سے آپ کے تمام دشمن آپ کے قدموں پر گر پڑیں گے۔ اور آپ کی ہر خواہش پوری ہوگی۔

آپ یا آپ کے بھائی یا بیٹے

جن کی عمر پندرہ سال سے کم اور بائیس سال سے زیادہ نہ ہو اُن کے لیے یہ کتاب "اولاد کی تربیت" ایسی ہے جیسے بیمار کے لیے اکسیر، ڈوبتے ہوئے کے لیے ناخدا، اور ایک اندھے کیلیے بینائی، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ یا آپ کے نونہال اُبھریں، ترقی کریں، دنیا میں پھولیں پھلیں، نیک مزاج اور نیک چلن بنیں، ان میں بُری عادات پیدا نہ ہونے پائیں تو یہ کتاب منگائیے، ضرور منگائیے اُستاد کو چھڑا دیجیے، اتالیق کو موقوف کر دیجیے لیکن اس کتاب کا مطالعہ جاری رکھیے میں آپ کو بتا نہیں سکتا کہ

اولاد کی تربیت

میں کیا کچھ ہے، یہ دست و پا میں نئی طاقت، یہ دل میں نئی ہمت، یہ بدن میں نئی روح، یہ روح میں نئی امنگ پیدا کر دیتی ہے اس کے پڑھنے کے بعد خیالات میں حیرت انگیز انقلاب پیدا ہو جاتا ہے، بدمزاج خوش مزاج بدچلن نیکچلن سست چست کاہل محنتی، بددیانت دیانتدار اور بیوقوف عقلمند بن جاتا ہے، جب آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں گے اور کتاب کے پڑھتے پڑھتے آپکو اپنے اندر ایک نئی روح پیدا ہوتی نظر آئیگی، اس وقت آپکو معلوم ہوگا کہ خدا نے الفاظ میں کیسا طلسمی اثر رکھا ہے اور ایک اچھی کتاب انسان کو کیا سے کیا بنا سکتی ہے۔

اس کتاب کو اپنا رہنما بنائیے اور پھر دیکھیے کہ آپ دنیا میں کیسی عزت دولت اور نیکنامی حاصل کر سکتے ہیں قیمت عہ

المشتہر:- سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بکڈپو دہلی

ان اوراق میں کیا طاقت ہے؟

یہ آپ کی زندگی میں انقلاب پیدا کر سکتے ہیں

یہ افلاس و ناداری کو تمول و دولت سے بدل سکتے ہیں۔

یہ کاہلوں اور بیکاروں کو چست و مستعد اور باکار بنا سکتے ہیں۔

یہ جزری کفایت شعاری اور سلیقہ مندی کی عملی تعلیم دیکر زندگی کو مسرتوں سے لبریز کر سکتے ہیں۔

یہ جاہل کو تعلیم یافتہ اور ایک کندۂ ناتراش کو اعلیٰ درجہ کا مہذب اور سنجیدہ بنا سکتے ہیں۔

یہ نادانوں کو دانا اور ناتجربہ کاروں کو تجربہ کار اور عاقبت اندیش بننے کی تعلیم دیتے ہیں۔

یہ بداخلاقوں کو خوش اخلاق بنا کر تفرقوں کو محبتوں سے بدل ڈالتے ہیں۔

یہ الفاظ نہیں ہیں جادو ہے، یہ افسانے نہیں ہیں معاشرت کے طلسمات ہیں جسطرح کلوروفارم سنگھا کر خطرناک آپریشن کیے جاتے ہیں اور مریض کو خبر نہیں ہوتی اُسی طرح ان افسانوں کو پڑھنے والے کو خبر نہیں ہوتی اور ایک اخلاقی نشتر اندر ہی اندر اپنا کام کر کے مادۂ فاسد کی اصلاح کر دیتا ہے، پڑھنے والا سمجھتا ہے کہ میں قصہ پڑھ رہا ہوں لیکن درحقیقت اصلاح معاشرت کی برقی تاثیرات الفاظ سے نکل کر اُس کے دل و دماغ پر قابض ہو جاتی ہیں، ان افسانوں کو پڑھکر صدہا اشخاص کی زندگی سنبھل گئی ہے جن لوگوں نے انہیں ایک دفعہ پڑھ لیا ہے وہ ہمیشہ کے لیے ان کے فریفتہ ہو گئے۔

ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ ایسے دلچسپ، اتنے مفید و مؤثر افسانے جن میں انشا پردازی کی پوری شان موجود ہو آجتک اُردو میں نہیں لکھے گئے۔ آپ کو واضح رہے کہ یہ لیلیٰ مجنوں کی داستان نہیں ہے بلکہ یہ وہ افسانے ہیں کہ کافی اشاعت پذیر ہونے کے بعد قوم کی کایا پلٹ دینگے۔ یہ وہی افسانے ہیں جو رسالہ دین و دنیا میں ماہ بماہ شائع ہوتے رہے ہیں اور اب مجموعہ کی صورت میں چھپوائے گئے ہیں۔

پہلی جلد "درس عبرت" قیمت عہ ر۔ دوسری جلد "تصویر معاشرت" قیمت عہ

ملنے کا پتہ:- سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ ڈپو۔ دہلی

لڑائی اچھی کہ ملاپ؟

سات آٹھ کروڑ مسلمان اگر چاہیں کہ بائیس تیئیس کروڑ ہندوؤں کو جن کے پاس دولت بھی ہے اور علم بھی ہے فنا کردیں تو ناممکن ہے اسی طرح ہندوؤں کی یہ خواہش ہو کہ مسلمانوں کو جو تکبیر کا نعرہ بلند ہونے کے بعد پہاڑ اور دریا سے بھی نہیں رُکتے ہندوستان سے بھگا دیں تو محال ہے، دونوں کو اسی ملک میں رہنا ہے اور دونوں کو مل جل کر زندگی بسر کرنا ہے، اب خواہ وہ دوست بنکر رہیں یا دشمن بنکر رہیں۔

دنیا کی بڑی سے بڑی جنگ کا خاتمہ صلح اور معذرت پر ہوتا ہے، بیچارے ہندو مسلمانوں کی لڑائی ہی کیا ہے یہ تو چند خود غرض اشخاص کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جسے بہت جلد فرو ہو جانا ہے اس لیے وہ وقت بہت جلد آنیوالا ہے کہ دونوں قومیں اپنی ناعاقبت اندیشی پر پچھتائیں گی اور ایک دوسرے کی دوست بن جائیں گی۔

کہتے ہیں کہ "مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست" جب انجام کار ہندو مسلمانوں میں محبت و رواداری پیدا ہو کر رہے گی تو آپ پہلے سے اس کے لیے کیوں نہیں تیار ہو جاتے اور کتاب "تبلیغ نامہ وحدت و محبت" کو منگا کر کیوں نہیں پڑھتے جس میں مختلف قومیت اور مختلف مذہب کے لوگوں کو باہم دوست بننے کے عملی طریقے بتائے گئے ہیں اور جن پر عمل کرنے سے مذہب اور قومیت کے تصادم بغیر مختلف اقوام ایک دوسرے کے ساتھ کامل محبت اور رواداری کا برتاؤ کر سکتی ہیں۔

کیا آپ نے نہیں دیکھا اور کیا آپ نے نہیں سُنا کہ جب ملک کے کسی حصہ میں فساد ہو جاتا ہے تو جان و مال و آبرو کیسے خطرہ میں ہوتی ہے اور ایک قوم کیسی دوسرے کے خون کی پیاسی نظر آتی ہے، پس کیا آپ نہیں چاہتے کہ ان فسادات کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے موقوف ہو جائے اور ہندوستان کے تمام باشندے ایک دوسرے کے دوست اور ہمدرد بن جائیں؟ اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو وہ طریقے اس کتاب سے معلوم کیجیے جن کی بدولت سب کچھ ہو سکتا ہے اور جن پر عمل کرنے کے بعد کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ متمول بہی خواہان ملک اس کی ہزارہا کاپیاں خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کریں۔ قیمت آٹھ آنے (۸/)

ملنے کا پتہ

کارکنان حلقۂ وحدت مچھلی والان۔ دہلی

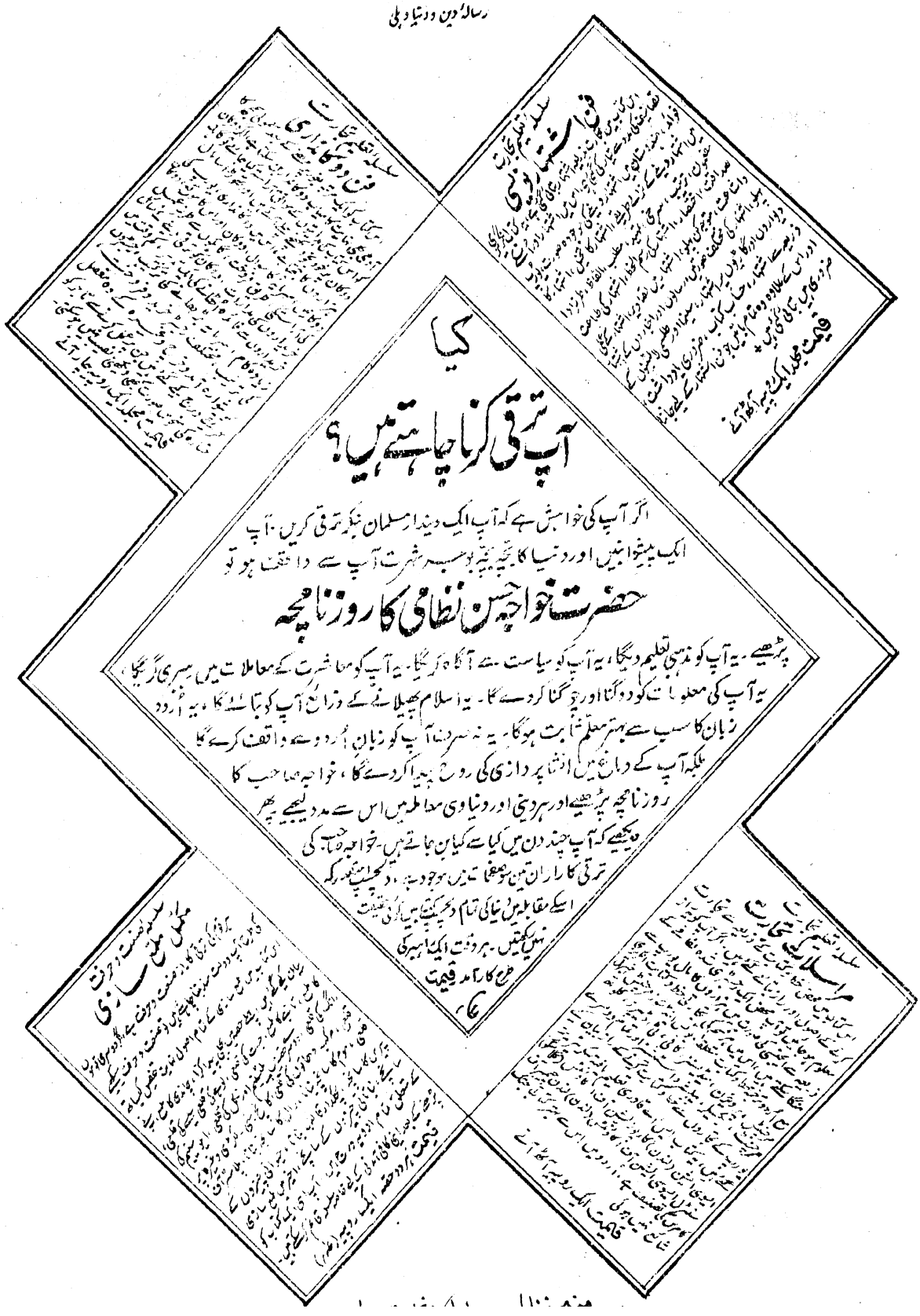
کیا
آپ ترقی کرنا چاہتے ہیں؟
اگر آپ کی خواہش ہے کہ آپ ایک دیندار مسلمان بنکر ترقی کریں۔ آپ
ایک پیشوا بنیں اور دنیا کا بچہ بچہ بوجہ شہرت آپ سے واقف ہو تو
حضرت خواجہ حسن نظامی کا روزنامچہ
پڑھیے۔ یہ آپ کو مذہبی تعلیم دیگا، یہ آپ کو سیاست سے آگاہ کریگا۔ یہ آپ کو معاشرت کے معاملات میں ہیرو بنا دیگا۔
یہ آپ کی معلومات کو دوگنا اور چوگنا کردے گا۔ یہ اسلام پھیلانے کے ذرائع آپ کو بتائے گا، یہ اردو
زبان کا سب سے بہتر معلم ثابت ہوگا۔ یہ نہ صرف آپ کو زبان اردو سے واقف کرے گا
بلکہ آپ کے دماغ میں انشا پردازی کی روح پیدا کردے گا، خواجہ صاحب کا
روزنامچہ پڑھیے اور ہر دینی اور دنیاوی معاملہ میں اس سے مدد لیجیے پھر
دیکھیے کہ آپ چند دن میں کیا سے کیا بن جاتے ہیں۔ خواجہ صاحب کی
ترقی کا راز ان تین صفات میں موجود ہے۔ دلچسپی، غور کرنا
اسکے مقابلہ میں دنیا کی تمام دلچسپیاں ہیچ ہیں۔ ان کی حقیقت
نہیں کچھ نہیں۔ ہر وقت ایک اہم کی
طرح کارآمد قیمت
عہ

دو روپے کے سرمایہ سے تجارت

دو روپے کے قلیل سرمایہ سے اگر آپ تجارت کرنا چاہتے ہیں تو "معلومات تجارت" جس پر ساٹھ ہزار روپے کے انعامات بھی تقسیم کیے جائینگے خریدیے اس قدر ایثار اور قربانی سے ہمارے دو مقصد ہیں:-

(۱) ملک میں تجارت کا شوق پھیلانا

(۲) ملک کو خواجہ بک ڈپو کی تجارتی اور صنعتی کتب سے آگاہ کرنا جو کئی سال سے مسلسل شائع ہو رہی ہیں۔

کتاب معلومات تجارت میں کیا ہے؟

وہ باتیں جو سالہا سال کامیاب تاجروں کی خدمت کے باوجود بھی نہیں حاصل ہوتیں، تجارت کے وہ راز جو محض دنیا کے کامیاب تاجروں کے ساتھ دفن ہو جاتے ہیں، وہ باتیں جنکو ذہن نشین کرنے کے بعد ایک معمولی لکھا پڑھا شخص بھی کامیاب تاجر بن سکتا ہے، تجارت کے وہ راز جو بیکاروں کو باکار اور باکاروں کو کامیابی کا اعلیٰ نمونہ بنا سکتے ہیں، وہ باتیں جو قلیل سرمایہ سے تجارت کرنا سکھاتی ہیں، تجارت کے وہ راز جو بغیر سرمایہ کے بھی تجارت کرنا بتاتے ہیں، وہ صدہا باتیں جو امریکہ و یورپ کی کتابوں کا عطر کھینچکر لکھی گئی ہیں اور تجارت کے وہ راز جن کی بدولت آج یورپ ہندوستان پر حکومت کر رہا ہے۔

اگر آپ کے نام انعام نکل آیا تو دو روپے سے آپنے ہزاروں کمالیے۔ اور اگر خدانخواستہ نہ نکلا تو دو روپے کی کتاب تو آپکو مل ہی گئی جس سے اگر آپ کام لینا چاہیں تو ہزار ہا روپیہ خود پیدا کر سکتے ہیں

ہزار ہا روپیہ کتاب کے خریداروں میں تفصیل ذیل تقسیم کیا جائے گا

ایک لاکھ کتاب کی فروخت پر ساٹھ ہزار روپیہ تفصیل ذیل تقسیم ہوگا	پچاس ہزار کتاب کی فروخت پر تیس ہزار روپیہ تفصیل ذیل تقسیم ہوگا	پچیس ہزار کتاب کی فروخت پر پندرہ ہزار روپیہ تفصیل ذیل تقسیم ہوگا	بارہ ہزار کتابوں کی فروخت پر سات ہزار روپیہ تفصیل ذیل تقسیم ہوگا
پہلا انعام پانچ ہزار روپے کا دوسرا انعام تین ہزار روپے کا تیسرا انعام دو ہزار روپے چوتھا انعام ایک ہزار روپے پانچواں انعام پانچسو روپے چھٹا انعام تین سو روپے ساتواں انعام دو سو روپے آٹھواں انعام ایک سو روپے نواں انعام پچاس روپے دسواں انعام پچیس روپے ۹۵۶۵ انعام پانچ پانچ روپے کے ہونگے۔	پہلا انعام دو ہزار روپے دوسرا انعام ہزار روپے تیسرا انعام ایک ہزار روپے چوتھا انعام پانچسو روپے پانچواں انعام تین سو روپے چھٹا انعام دو سو روپے ساتواں انعام ایک سو روپے آٹھواں انعام پچاس روپے نواں انعام پچیس روپے دسواں انعام پندرہ روپے ۴۵۶۲ انعام پانچ روپے کے ہونگے	پہلا انعام ہزار روپے دوسرا انعام ایک ہزار روپیہ تیسرا انعام پانچسو روپے چوتھا انعام تین سو روپے پانچواں انعام دو سو روپے چھٹا انعام ایک سو روپے ساتواں انعام پچاس روپے آٹھواں انعام پچیس روپے نواں انعام پندرہ روپے دسواں انعام دس روپے ۲۱۶۰ انعام پانچ پانچ روپے کے ہونگے	پہلا انعام ایک ہزار روپے دوسرا انعام پانچسو روپے تیسرا انعام تین سو روپے چوتھا انعام دو سو روپے پانچواں انعام ایک سو روپے چھٹا انعام پچاس روپے ساتواں انعام پچیس روپے آٹھواں انعام پندرہ روپے نواں انعام دس روپے ۶۶۰ انعام پانچ پانچ روپے کے ہونگے۔

کم سے کم چھ ہزار کتابوں کی فروخت پر انعامات تقسیم کیے جائینگے، اگر مقررہ تاریخ تک چھ ہزار خریدار نہیں ہوئے تو مدت بڑھا دی جائیگی جون ۱۹۲۵ء کو انعامات تقسیم ہونگے تقسیم انعامات کی کارروائی قابل معائنہ ہوگی، اگر آپ تاریخ مقررہ پر تشریف لا سکتے ہیں تو رونق افروز ہو کر شکریہ کا موقع دیجیے،

جو صاحب پانچ خریدار دینگے انکو ایک کتاب مفت دیا جائیگا، جو صاحب دس خریدار دینگے اُن کو ایک ٹکٹ اور ایک جلد معلومات تجارت نذر کی جائیگی۔

کتاب کی قیمت مع محصول ڈاک دو روپے ہے مکانات دراز انعامی تحت میں ارڈر روصول ہونے پر روانہ کیا جائیگا۔ بذریعہ وی۔ پی بھی کتاب بھیجی جا سکتی ہے +

سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو۔ دہلی

ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ماہ شعبان سنہ ۱۳۴۳ھ

رسالہ
جلد ۴ دین و دنیا نمبر ۱۲

حمد

(از مفتی شوکت علی فہمی)

میں کیا تھا، کچھ نہ تھا، میری ہستی کیا تھی، ایک خاک کا ڈھیر تھی، میری ابتدا کیا تھی؟ اس سے میں شرماتا ہوں، یہ گوشت، پوست، شکل و صورت کس نے عطا کی، یہ بناوٹ یہ پیمائش، کہاں سے آئی، تیرے ارادے کے اشارہ پر ایک انسانی مورت تیار ہوگئی، تو نے اس مٹی کی مورت میں جان ڈالی، عقل دی سمجھ دی، اور وہ عقل و سمجھ دی کہ تمام حیوانوں سے ممتاز کر دیا، مٹی کے ڈھیر کو اشرف المخلوقات بنا دیا، جب یہ گوشت پوست کی تصویر دنیا میں آئی تھی تو بے خبر تھی تو نے اس کی پرورش کے سامان کیے، بالیدگی عطا کی جسم کو توانائی دی، ہوش دیا، فہم و ادراک سے مالا مال کیا اور ایک ایسے مقام پر کھڑا کر دیا جہاں سے دو راستے جاتے ہیں، ایک تاریک وادی کی طرف جسکی طرف لے جانے والا نفس ہے ایک روشنی کے خوشنما باغ کی سمت جس کا رہنما ضمیر ہے۔

اے خاک کی ترتی یافتہ صورت انسان کی سن موسمی مورت اٹھ، اپنے بنانے والے کو سجدہ کر، اپنے پیدا کرنے والے کی حمد و ثنا کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے، ضمیر کی لالٹین لے اور نفس کی تاریک وادی سے نکل ایمان کے خوشنما باغ کی طرف بڑھ، آنکھوں کو کھول اور دیکھ کہ گلاب کی خاموش پتیاں انار دانی میں تجھ سے کیا کہہ رہی ہیں، چشم حقیقت کو کھول اور غور کر کہ سبزہ کونپلے محبوب کے قدموں پر جھوم جھوم کر سر کھ رہا ہے، نازک کلیاں باغ میں چٹکتی ہیں مگر تیرے کان کبھی ان کی آواز نہیں سنتے، گوش حقیقت پیدا کر اور سن کہ یہ ننھی ننھی کلیاں تجھے کیا سبق دے رہی ہیں۔

میری مورتی کو جیون دینے والے داتا وہ آنکھ دے کہ ہر شے میں تیرا جلوہ دیکھوں، وہ کان دے جس سے تیری آواز کے سوا اور کچھ نہ سن سکوں، وہ زبان دے کہ ہر وقت تیری سمرن کی مالا جپے، وہ دل دے جس میں تیرا نور ہو، تیری الفت ہو، وہ سر دے جس میں تیرا سودا ہو اور تیرا ہی جنون ہو، وہ قدم دے کہ تیری تلاش میں آبلوں کے زیور سے مزین ہو جائیں، وہ محبت دے کہ سب کو چھوڑ کر میں تیرا ہو جاؤں، اور تو میرا ہو جائے +

نعت

(از مفتی شوکت علی فہمی)

مدنی پیا! نہ آتے ہو، نہ اپنے پریمی کو بلاتے ہو، نہ کچھ پتہ ہی بتاتے ہو، جب میرا جی بیکل ہو تو بتا دو کس بہانہ سے تسلی دوں، جب میری آنکھوں کے آنسو تمہاری تلاش میں پلکوں کی چلمن سے باہر نکلیں تو بتاؤ انہیں کیا تمہارا نشان بتاؤں، جب سرد آہیں محبت کا پیام لیکر لبوں تک آئیں تو انہیں کیا جواب دوں، اچھے پیا۔ اب ضبط کی طاقت نہیں، جدائی کی ہمت نہیں، تم لاکھ خفا ہو میں تمہیں خط لکھوں گا، میرے اچھے مدنی محبوب، میں اپنے ہاتھ سے خط لکھکر بھیجتا، مگر فرشتے کہتے ہیں کہ تو انسان ہے، دنیا کی آلائش سے نیرا دامن تر ہے اس پاک محبوب کے لیے پاک خط چاہیے، ہم تیرے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر لے کر کبھی جائینگے۔ اس پاک محبوب کی درگاہ کے لیے فرشتوں کے قلم کی تحریر درکار ہے، اچھا تو میں بولتا ہوں اور اے نوری قاعدوں تم لکھو اور میرے محبوب کو یہ سندیسہ پہنچا دو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

میں اس درود پاک کو اس وقت تک دہراتے جاؤنگا جب تک کہ میری زبان کی جنبش جاری ہے، جب تک کہ مجھ پر غفلت طاری نہ ہو جائے، جب میں درود شریف پڑھتے پڑھتے غافل ہو جاؤں تو مدنی محبوب سے کہنا کہ تمہاری کالی کالی زلفوں کا دیوانہ۔ تمہارے شمع رخ کا پروانہ تمہیں یاد کرتے کرتے تمہارا نام جپتے جپتے سو گیا ہے، طور پر جلوہ دکھانے والے کی قسم دیکر کہنا کہ خواب کا برقع اوڑھکر اس کو اپنا جمال دکھا دو۔ اس کی بے چین روح کو تسلی دو۔

میں سوتا ہوں گا، وہ آتے ہوں گے۔ میں نیند میں ہوں گا، تیرا مقدر بیدار ہوگا۔ میری آنکھوں پر نیند غفلت کی سیاہ چادر ڈال دیگی مگر میرا دل اس محبوب کے جمال سے منور ہو جائے گا میں بھیجوں گا کہ ایک کالی کملی والا، سیاہ زلفوں والا، حسن یوسف کو شرما دینے والا، قبا پہنے، سر پر سبز عمامہ باندھے ایک سندھاسن پر بیٹھا ہوگا۔ میں نظر اٹھاؤں گا اور اس پیکر جمال کے حسن کی تاب نہ لاکر بیہوش ہو جاؤں گا، جب نیند سے بیدار ہوں گا تو میرا کمرہ خوشبو سے مہک رہا ہوگا، میں اپنی تمام عمر خواب میں درشن دینے والے کے تصور میں گزار دوں گا +

تفسیر قرآن مجید

(گذشتہ سے پیوستہ)

"فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝

ترجمہ:- پھر شیطان نے آدم و حوا کو ڈگمگا دیا، اور جس (عیش) میں وہ تھے اُس سے نکالا، اور ہم نے کہا تم سب نیچے اُترو - تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہے اور دنیا میں ایک وقت تک تمہارے لیے ٹھکانا اور ساز و سامان ہے -

تشریح الفاظ:- ازلال - (از زلت، لغزش - پھسلنا) پھسلانا - بہکانا ڈگمگا دینا - اخراج = نکالنا - خارج کرنا - اہبطو (از ہبوط) اُترنا - بلند جگہ سے پستی میں اُترنا - فروکش ہونا - مستقر = (از استقرار) جائے قرار - ٹھہرنے کی جگہ - ٹھکانا - متاع = کوئی شے جو استعمال میں آئے جس سے فائدہ اُٹھایا جائے جس کو برتا جائے، ساز و سامان، لوازم زندگی، حین = وقت - مدت، زمانہ -

تفسیر:- شیطان نے حضرت آدمؑ کو بہلا یا پھسلایا اور اُن سے لغزش واقع کرادی، اسکی تفصیل خود کلام مجید میں اس طرح موجود ہے کہ شیطان نے حضرت آدمؑ سے کہا یا اُن کے دل میں یہ وسوسہ پیدا کیا کہ "اے آدمؑ کیا میں تمہیں ایک ایسا درخت بتا دوں جس کے کھانے سے تم ہمیشہ زندہ رہو اور ایک لازوال سلطنت تمہارے قبضہ میں آجائے؟ دیکھو نہیں اور تمہاری بیوی کو جو خدا نے اس درخت کے کھانے سے منع کیا ہے اس کا سبب صرف یہ ہے کہ تم فرشتے بن جاؤ گے اور پھر جنت میں تمہاری سکونت مستقل اور دائمی ہو جائیگی - میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تمہارا ہوا خواہ ہوں" شیطانی نگارش ہے - حضرت آدمؑ کے دل سے حکم الٰہی فراموش ہوگیا، شیطان کی باتوں میں آگئے اور شجرۂ ممنوع کو چکھ لیا جو کہ حال قرآن پاک میں یوں لکھا ہے کہ "جب آدم اور حوا نے شجرۂ ممنوع کو چکھا تو کیا ہی یہ ہوا کہ دونوں عریاں ہو گئے، شرم سے درختوں کے پتوں سے بدن ڈھانکنے لگے" اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہ حکمت و مصلحت پر مبنی ہوتا ہے، یہ تو پہلے ہی طے ہو چکا تھا کہ حضرت آدم دنیا کے خلیفہ بنائے جائینگے لیکن دنیا میں آنے سے پیشتر اُن کو جنت میں رکھا جانا اور پھر شیطان کے وسوسہ سے اس لغزش کا صادر ہو جانا، اس کے بعد جنت سے اُن کا نکلنا اور بجائے اس کے کہ براہ راست اُن کو دنیا میں بھیجدیا جائے ان واقعات کے ساتھ دنیا میں آنا صالح ایزدی پر مبنی ہے، اور ظاہر کرتا ہے کہ ابتدا سے ہماری زندگی واقعات کے سلسلوں میں اُلجھی ہوئی ہے اور ایک واقعہ دوسرے واقعہ کا سبب بنکر عبرت و دلچسپی کے لیے ایک افسانہ پیدا کر دیتا ہے - جب حضرت آدمؑ خلافت دنیا کے لیے پیدا کیے گئے تھے تو وہ جنت میں کیونکر رہ سکتے تھے، تاہم روح کو یہ بھولا ہوا خواب ابھی یاد ہے اور ان فردوسی نظاروں کے تصور سے بے چین ہو کر وہ پکار اُٹھتی ہے کہ ؎

من ملک بودم و فردوس بریں جایم بود
آدم آوردند ایں دیر خراب آبادم

کسی ملحد نے صوفیہ میں ایک عالم سے دریافت کیا کہ حضرت آدم جنت سے کیوں علٰحدہ کیے گئے اس کے جواب میں اُس نے کہا کہ محض تمہاری وجہ سے کیونکہ اگر وہ جنت میں رہتے اور کچھ عرصہ کے بعد تم دوزخ میں آتے تو لازم آتا کہ ایک ملحد بھی جنت میں رہے حالانکہ ملحدوں کو جنت سے کیا کام -

بہرحال جب شیطان کے بہکانے سے حضرت آدم اور حضرت حوا نے شجرۂ ممنوعہ کو چکھ لیا اور اُس کے ساتھ ہی اپنی عریانی کے احساس سے جنت میں بھاگنے اور درختوں کے پتوں سے اپنی عریانی کو ڈھانکنے لگے تو ذات جلال کا حکم ہوا کہ تم سب جنت سے اُترو، مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس لفظ جمع سے حضرت آدم حضرت حوا اور اُنکی ذریات مُراد ہے چونکہ وہ "ابوالنوع" تھے اس لیے جمع کا لفظ استعمال کیا گیا لیکن بعض مفسرین کے خیال میں اس سے حضرت آدم حضرت حوا، ابلیس اور سانپ مراد ہے، اسکے بعد زمین میں جا کر رہنے کی کیفیت بیان فرمائی گئی کہ تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہوگا یعنی ایک انسان دوسرے انسان کے ساتھ دشمنی کا برتاؤ کریگا اگر لفظ جمع سے شیطان، سانپ، اور حضرت آدم و حوا مراد لیے جائیں تو ان الفاظ کا یہ مطلب ہوگا کہ ان سب کا باہم عداوت ہوگی لیکن لفظ بعض سے یہی قرینہ پایا جاتا ہے کہ ایک قوم دوسری قوم کی، ایک ملک دوسرے ملک کا، ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا اور ایک شخص دوسرے شخص کا دشمن ہوگا، جیسا کہ واقعات عالم سے عیاں ہے پھر یہ بھی ظاہر کر دیا گیا کہ دنیا میں تمہارا قیام عارضی ہوگا، یہ نہیں کہ ہمیشہ وہیں رہو، اور اُس میں زندگی بسر کرنے کے لیے تمہیں عارضی طور پر ساز و سامان بھی ملے گا - یہ فرمانا کہ تمہارا قیام ایک "وقت" تک ہوگا، دو مفہوم رکھتا ہے، یعنی وقتِ موت بھی مراد ہو سکتا ہے اور قیامت بھی، جو کچھ بھی ہو دونوں حالتوں میں دنیا اور اُس کا قیام عارضی ہے -

ایک بزرگ قیام دنیا کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب شیطان نے بہکا کر جنت سے نکالا - اب تک اُس وقت تک شاد و مسرور نہ نہیں رہنا چاہیے جب تک ہم اپنے وطن میں پھر واپس پہنچ جائیں -

مفسرین نے لکھا ہے کہ جب ان سب کا ہبوط جنت سے ہوا تو حضرت آدمؑ کو سراندیپ پر، حضرت حوا جدہ میں، سانپ اصفہان میں اور شیطان بحرالہند میں گرا،

واللہ اعلم بالصواب

(باقی آئندہ) سید ظہور احمد (صاحب وجدی) چیف ایڈیٹر

شرحِ مثنوی مولینا رومؒ

(گزشتہ سے پیوستہ)

اے من آں پیلے کہ زخم پیلباں ریخت خونم از برائے استخواں

ترجمہ:- میں وہ ہاتھی ہوں کہ فیلبان نے ہڈی کے لالچ میں میرا خون بہایا ہے۔

آنکہ کشتستم بپائے ماددن من مے ندانند کہ نخسپد خون من

ترجمہ:- جس شخص نے مجھے مجھ سے کم قیمت چیز کے لیے ہلاک کیا ہے اُسے یہ خبر نہیں کہ میرا خون رائگاں نہیں جا سکتا

برمنست امروز و فردا بر وی ست خون چوں من کس چنیں ضائع کی ست

ترجمہ:- آج مجھ پر ہے کل اُس پر ہوگا۔ مجھ جیسے شخص کا خون کہیں ضائع ہو سکتا ہے؟

لغات:- ناف = نافہ = ہرن کی ناف میں خون مجتمع ہو جاتا ہے اور وہی مشک کہلاتا ہے، یہ ناف پیاز کی گرہ کی طرح ہوتا ہے۔ خون صاف = خون خالص۔ پوستین = کھال، باوں بمعنی کھال۔ مادون = وہ شے جو کم ہو۔ کم رتبہ۔ کم قیمت۔

مطلب:- زرگر بستر مرگ پر پڑا ہوا بڑبڑا رہا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ اب اُس پر بھی اصلی راز منکشف ہو گیا، اور وہ سمجھ گیا کہ مجھے وطن سے بلا کر زہر آلود دوا اس لیے کھلائی گئی کہ میں ہلاک ہو جاؤں، چنانچہ وہ نہایت آشفتہ اور برہم ہو کر کہتا ہے کہ مجھکو میرے حسن و جمال کی وجہ سے ہلاک کیا گیا، حالانکہ میری ذات اور ہنر کے مقابلہ میں حسن و جمال کوئی چیز نہ تھا عالم واردگی میں وہ کہتا ہے کہ افسوس میں ایک آہو کی طرح نافہ کے لالچ میں، ایک لومڑی کی طرح کھال کی طمع میں، ایک ہاتھی کی طرح ہاتھی دانت کی ہوس میں قتل کیا گیا ہوں، میرے قاتلوں کو یہ خبر نہیں ہے کہ میرا خون رائگاں نہیں جا سکتا، آج اُنہوں نے میرے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے وہ کل اُن کے ساتھ بھی ہوگا۔ اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیں گے۔

گرچہ دیوار افگند سایہ دراز باز گردد سوئے او آں سایہ باز

ترجمہ:- اگرچہ دیوار کا سایہ دور تک جاتا ہے، لیکن وہ سایہ اُس کی طرف پھر واپس آجاتا ہے۔

ایں جہاں کوہست و فعل ما ندا سوئے ما آید ندا ہا را صدا

ترجمہ:- یہ دنیا ایک پہاڑ ہے اور ہمارے افعال پہاڑ کی آواز ہیں، ہم جو کچھ کہتے ہیں اُس کی آواز بازگشت سنتے ہیں۔

مطلب:- یہ دونوں شعر زرگر کا مقولہ ہیں وہ کہتا ہے کہ یہ دنیا دارالمکافات ہے، نیکی اور بدی کا بدلا یہیں مل جاتا ہے، میرے ساتھ جو بدسلوکی کی گئی اور میری ہلاکت کا جو سامان کیا گیا وہ رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتا، اگرچہ بظاہر ایسا معلوم نہ ہو اور ظالم مظلوم کی طرف سے مطمئن ہو، لیکن آخر کار مظلوم کی طرف سے قدرت ضرور انتقام لیتی ہے، دیوار اور اُس کے سایہ پر غور کرو، ایک وقت تو سایہ دور تک جا پھیلتا ہے، لیکن ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ وہ سایہ دیوار کی طرف سمٹ کر واپس ہو جاتا ہے، پس انسان کو اپنے کردار کی سزا ضرور بھگتنی پڑتی ہے، اور افعال کا خمیازہ اُسے ضرور اُٹھانا ہوتا ہے، جو شخص پہاڑ پر چلاتا ہے اُس کی آواز اُسی کی طرف لوٹ آتی ہے۔ یہ ہے گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنو۔ غرض جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ میرا خون اپنا انتقام لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ایں بگفت و رفت در دم زیر خاک آن کنیزک شد ز درد و رنج پاک

ترجمہ:- یہ کہا اور اُس کا دم نکل گیا۔ وہ کنیز رنج و غم سے نجات پا گئی۔

مطلب:- زرگر کے جو مقولے اوپر لکھے گئے ہیں اُن کے متعلق اشارہ ہے کہ اُس نے دفورِ غم میں یہ باتیں کیں اور پھر اس کے بعد وہ راہی عدم ہو گیا۔ زرگر کی موت سے کنیز عشق و محبت کے آلام و مصائب سے نجات پا گئی۔ زرگر کے بدشکل ہو جانے سے پہلے ہی اُس کے خیالات میں تبدیلی ہو گئی تھی اور اب اُس کی موت کے بعد رہی سہی خلش بھی جاتی رہی اور ہمیشہ کے لیے اُس کا خیال دل سے دور ہو گیا۔

زانکہ عشقِ مُردگاں پائندہ نیست زانکہ مردہ سوئے ما آئندہ نیست

ترجمہ:- اس لیے کہ مُردوں کا عشق دیرپا نہیں ہوتا اور اس لیے کہ مُردہ دنیا میں لوٹ کر نہیں آتا۔

مطلب:- عشق ملاقات یا امید ملاقات سے تازہ رہتا ہے، لیکن جب ملاقات نہیں ہوتی یا ملاقات کی امیدیں قطعی باطل ہو جاتی ہیں تو رفتہ رفتہ عشق بھی جاتا رہتا ہے، جب ہمارا کوئی عزیز مر جاتا ہے تو ہم کیسے بے قرار ہوتے ہیں اور اُس کی یاد دل کو کیسا تڑپاتی ہے لیکن رفتہ رفتہ خیالات کو سکون ہو جاتا ہے، اور چونکہ اُس کی تصویر ہمارے حافظہ کو پھر کبھی برانگیختہ نہیں کرتی، اس لیے چند روز کے بعد ہم اُسے بالکل بھول جاتے ہیں اور پھر تو یہ حالت ہو جاتی ہے کہ کبھی بھولے سے بھی اُس کا خیال نہیں آتا۔

عشق زندہ در روان و در بصر ہر دمے باشد ز غنچہ تازہ تر

ترجمہ:- ایک زندہ کا عشق دل اور آنکھ میں ہر وقت غنچہ سے زیادہ تازہ رہتا ہے۔

مطلب:- یہ شعر شعرِ ماسبق سے مسلسل ہے، فرماتے ہیں کہ مردہ کا عشق تو دیرپا نہیں ہوتا لیکن ایک زندہ ہستی کا عشق ہر وقت یاد کو تازہ کرتا رہتا ہے، نہ دل اُس کو بھولتا ہے اور نہ آنکھ اُس کو فراموش کرتی ہے۔

(باقی آئندہ)

شرح دیوان حافظ

(گزشتہ سے پیوستہ)

نشان مہر و وفا نیست در تبسم گل بنال بلبل بیدل کہ جائے فریاد است

ترجمہ:- گل کے تبسم میں مہر و وفا کا نشان نہیں، اے بیکس بلبل نالہ کر کیونکہ نالہ کرنے کا موقع ہے

شرح:- بلبل کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ تو اگر فریاد کرتی ہے تو بجا نہیں بے شک فریاد کا موقع ہے کیونکہ گل کی مسکراہٹ میں مہر و وفا کے آثار نظر نہیں آتے۔ گل کی بے وفائی ظاہر ہے کیونکہ اُسے بقا نہیں، اُدھر نازک غنچوں کے لب پر تبسم آیا اور ادھر اُنہوں نے نظارہ کو الوداع کہا۔ پس اس بے وفائی اور نظارہ کی ناپائداری پر غریب بلبل جس کی زندگی نظارۂ گل پر منحصر ہے جس قدر اظہار ملال اور شور فریاد کرے بجا ہے۔

حسد چہ می بری ای ارشد عظیم بر حافظ قبول خاطر و لطف سخن خداداد است

ترجمہ:- اے کمزور نظم والے شاعر تو حافظ پر کیا رشک کرتا ہے، مقبولیت اور کلام کا پُر لطف ہونا خداداد بات ہے۔

شرح:- مقطع میں شاعرانہ تعلّی اور اظہار امتیاز ہے، اور ہم تو یہ کہیں گے کہ تعلّی نہیں بلکہ امر واقعہ ہے کیونکہ حضرت حافظ کے کلام کو دنیا کے ہر ادب پرست حلقے میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہے اور یہ بات انسانی کوشش سے بالاتر ہے ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بہرحال فرماتے ہیں کہ حافظ پر وہ لوگ ناحق رشک کرتے ہیں جو اچھی نظم لکھنے پر قادر نہیں اُن کو معلوم ہونا چاہیے کہ کلام کی لطافت اور مقبولیت خداداد بات ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ (خدا جسے چاہتا ہے اپنے فضل و کرم سے مالامال کرتا ہے)

غزل

برو بکار خود ای واعظ این چہ فریاد است مرا فتاد دل از کف تر اچہ افتاد است

ترجمہ:- واعظ جا اپنا کام کر کیوں شور کر رکھا ہے، دل تو میرا گیا ہے تیرا کیا گیا۔

بکام تا نہ رساند مرا لبش چوں تاب نصیحت ہمہ عالم بگوش من باد است

ترجمہ:- جب تک اُس کے ہونٹ مجھے مراد کو نہ پہنچائیں گے اُس وقت تک میرے لیے تمام دنیا کی نصیحت فضول ہے اور ایسی ہی جیسے نے میں ہوا بھر کر نکل جاتی ہے۔

شرح:- یہ دونوں شعر ایک دوسرے سے مربوط و مسلسل ہیں، واعظ سے فرماتے ہیں کہ تو نے کیوں میرا سر کھایا ہے اور مجھے کیوں ملامت کر رہا ہے، اگر دل گیا ہے تو میرا نقصان ہوا ہے تیرا کیا بگڑا ہے، خوب یاد رکھ کہ تیری نصیحت مجھ پر ذرا بھی کارگر نہیں ہو سکتی۔ میں جب تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو جاؤں گا اور جب تک محبوب کے ہونٹ مجھے میری مراد تک نہیں پہنچائیں گے یعنی میں اُن سے شادمانی وصل کا مژدہ نہ سُن لوں گا اُس وقت تک تو کیا ساری دنیا کی نصیحت میرے لیے بیکار ثابت ہوگی، اس معاملہ میں تو میری حالت بالکل بانسری کی طرح ہو رہی ہے کہ ایک طرف سے ہوا بھری اور دوسری طرف سے نکل گئی۔ پس میں ناصحوں کی نصیحت ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے اُڑا دیتا ہوں۔ پس اے ناصح تو مجھے پریشان نہ کر اور اپنا کام دیکھ۔

میان انکہ خدا آفریدہ است ز ہیچ دقیقہ ایست کہ ہیچ آفریدہ نکشاد است

ترجمہ:- اُس کی کمر جسے خدا نے عدم سے پیدا کیا ہے ایک ایسا نکتہ ہے جو کسی مخلوق سے حل نہ ہو سکا۔

لغات:- میان = کمر۔ آفریدہ = پیدا کیا ہوا۔ خلق۔ دقیقہ = باریکی۔ نکتہ باریک بات۔

مطلب:- شعراء محبوب کی کمر اور دہن کو باریک اور انتہائے نزاکت کی بنا پر مبالغہ کے ساتھ ناپیدا بکنار کرتے ہیں، چنانچہ اسی شاعرانہ پیرہ میں حافظ صاحب بھی فرماتے ہیں کہ خدا نے محبوب کی کمر کو نیستی اور لاشے سے پیدا کیا ہے اور اُس کے ناپید اور مخفی ہونے کا یہ عالم ہے، کہ وہ ایسی چیستان بن کر رہ گئی کہ آج تک مخلوق میں سے کوئی ہستی اُس کی حقیقت دریافت نہ کر سکی اور اس نکتۂ باریک کو حل نہ کر سکی۔ اگر کمر سے عالم ظاہری و باطنی کا درمیانی تعلق مراد لیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ خدا نے روح و بدن اور ظاہر و باطن میں ایسے تعلقات رکھے ہیں کہ اُن کی تہ تک پہنچنا اور اُن کی حقیقت کو دریافت کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اور جس طرح شعراء کمر کو معدوم و موجود سمجھتے ہیں یعنی ہے اور نہیں ہے، اسی طرح عالم ظاہر اور باطن کا درمیانی علاقہ معدوم و موجود دونوں حالتیں رکھتا ہے، گو اپنی انتہائی نزاکت اور لطافت کی بنا پر کمر محبوب کی طرح وہ نظر نہیں آتا لیکن اُس کی موجودگی میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ بینما بر سر حرفے لا یبغیان + (باقی آئندہ)

شرح گلستان

(گزشتہ سے پیوستہ)

حکایت

یکے را از ملوک عجم حکایت کنند کہ دست تطاول بر مال رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز کردہ تا بجائے کہ خلق از مکائد تغلش بجہان برفتند و از کربت جورش راہ غربت گرفتند۔

ترجمہ:- ایران کے ایک بادشاہ کا حال بیان کرتے ہیں کہ اُس نے رعایا کے مال پر دست درازی اور اُن کے حال پر ایسا ظلم و ستم شروع کیا کہ خلق خدا اُسکی مکاریوں کی وجہ سے ادھر اُدھر منتشر ہوگئی اور لوگوں نے اُس کی ایذادہی سے تنگ آکر غربت کی راہ اختیار کی۔

لغات:- عجم = عرب کے سوا ساری دنیا۔ اصطلاحاً ایران۔ تطاول = دست درازی۔ مکائد (جمع مکیدہ) فریب۔ مکاری۔ گہری چال۔ جہان = دنیا اطراف عالم۔ کربت = تکلیف۔ بے چینی۔ غربت = مسافرت۔ پردیس۔

مطلب:- کہتے ہیں کہ ایران میں ایک بادشاہ تھا اُس نے رعایا کے جان و مال پر بڑی دست درازی شروع کی یہاں تک کہ لوگ اُس کی حرص و طمع، ظلم و ستم اور سخت گیری سے پریشان ہوکر ترک وطن پر مجبور ہوئے اور جس کو جہاں موقع ملا گھر بار چھوڑ کر وہاں چلا گیا۔

چوں رعیت کم شد ارتفاع ولایت نقصان پذیرفت و خزینہ تہی اندوہ دشمنان طمع کردند و زور آوردند۔

ترجمہ:- جب رعیت کم ہوگئی تو ملکی آمدنی کو نقصان پہنچا، خزانہ خالی ہوگیا۔ دشمنوں کو لالچ پیدا ہوا اور اُنہوں نے زور باندھا۔

لغات:- ارتفاع = (از رفع) بلند ہونا۔ اُبھرنا۔ پیدا ہونا محصول۔ تحصیل آمدنی ولایت = حکومت۔ ملک۔ سلطنت۔

مطلب:- جب بادشاہ کے جور و ستم سے مجبور ہوکر رعایا اِدھر اُدھر منتشر ہوگئی تو اُس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ ملکی محاصل و آمدنی میں فرق آگیا اور شاہی خزانہ خالی رہنے لگا یہ حالت معلوم کرکے دشمنوں کو لالچ پیدا ہوا، اور وہ مقابلہ و مخالفت کی تیاری کرنے لگے۔

قطعہ

ہر کہ فریاد رسی روز مصیبت خواہد — گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش
بندۂ حلقہ بگوش از نوازی بر رود — لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

ترجمہ:- جس شخص کو مصیبت کے دن ایک ہمدرد کی ضرورت ہوا کرتی ہے کہدو کہ سلامتی کے زمانہ میں جوانمردی کی کوشش کرے۔ اگر تم اپنے غلام پر مہربانی نہ کروگے تو وہ چلا جائیگا۔ اور اگر بیگانے پر مہربانی کروگے تو وہ حلقہ بگوش ہوجائے گا۔

لغات:- جوانمردی = فیاضی۔ ایثار۔ ہمدردی۔ سلامت = امن و امان سلامتی۔ حلقہ بگوش۔ غلام۔ پہلے رسم تھی کہ غلاموں کے کان میں ایک بالی پڑی ہوتی تھی اور یہ اُس کی غلامی کی علامت تھی۔

مطلب:- بادشاہ نے امن و امان کے زمانہ میں ظلم و ستم سے رعایا کو پراگندہ کردیا تھا اور اس کے بعد جب دشمنوں نے اُس کے ملک پر قبضہ کرنا چاہا تو اُسے ہمدردوں اور جان نثاروں کی ضرورت تھی۔ اس حقیقت کو پیش نظر رکھکر حضرت سعدی بطور تمثیل فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ مصیبت کے وقت کوئی اُس کا ہمدرد ہو تو اُسے چاہیے کہ امن و عافیت کے زمانہ میں دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور حسن سلوک سے پیش آئے۔ محبت و مہربانی ایسی چیز ہے کہ اگر ایک غلام کے ساتھ روا نہ رکھی جائے تو غلام ہونے کے باوجود وہ بھاگ جائیگا۔ لیکن اُسے کسی بیگانہ کے ساتھ برتا جائے تو وہ غلام بن جائیگا۔

بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ می خواندند، در زوال ملکت ضحاک و عہد فریدون وزیر بملک او پرسید کہ ہیچ توان دانستن کہ فریدون کہ گنج و ملک و حشم نہ داشت چگونہ مملکت برو مقرر شد۔ گفتا چنانکہ شنیدی خلقے بر و بتعصب گرد آمدند و تقویت کردند۔ پادشاہی یافت۔

ترجمہ:- ایک دفعہ بادشاہ کی مجلس میں شاہ نامہ پڑھا جا رہا تھا اور ضحاک کی بادشاہی کے زوال اور فریدوں کے عہد کا بیان تھا، وزیر نے بادشاہ سے پوچھا کہ یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ فریدوں کو جس کے پاس نہ خزانہ تھا نہ ملک تھا نہ فوج تھی بادشاہی کیونکر مل گئی؟ بادشاہ نے کہا کہ جیسا کہ تمنے سنا ہوگا لوگ تعصب کی وجہ سے اُس کے پاس جمع ہوگئے پس اُن کی امداد سے وہ بادشاہ ہوگیا۔

لغات:- بارے = ایکبار۔ ایک دفعہ ضحاک = ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا نام۔ کہتے ہیں کہ یہ ہنسا بہت تھا اسی لیے اس کا نام ضحاک یعنی بہت ہنسنے والا مشہور ہوگیا فریدون = ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا نام حشم = نوکر چاکر۔ فوج و لشکر تعصب = جانبداری۔ طرفداری۔ قوم و مذہب کی پاسداری۔

مطلب:- بادشاہ کی مجلس میں شاہنامہ پڑھا جا رہا تھا، اور بیان یہ تھا کہ ضحاک کی

حاصل ہوگا۔ جو کتاب دنیا کے دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے پاس ہے تو نہ تو اُن کے مذہب کی اصلی کتاب ہے نہ اُن کے پیغمبروں کی اور نہ اُن کے پیغمبروں کی۔ اور نہ اُن کے پیغمبروں کی۔ اور نہ اُن کے پیغمبروں کی۔

وارداتِ قلب

خود غرض انسان، تو کسی کا نہیں، تیری کوئی بات خود غرضی سے خالی نہیں تیرا اخلاص لوث سے بھرا ہوا ہے تیرا ایثار خود پسندی پر مبنی ہے، میں تیری چالاکیوں سے خوب واقف ہوں، تو جب تک کوئی بڑا فائدہ پیش نظر نہیں دیکھ لیتا اُس وقت تک کم فائدہ کی بات نہیں چھوڑتا، تو اپنے ہر کام کی جزا چاہتا ہے، تو ہر خدمت کے معاوضہ کا طالب ہے، تو کبھی کسی کے کام نہیں آتا، تو جو کچھ کرتا ہے بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے لیے کرتا ہے، او محبت کے دعویدار تیرا دعوے مسلم، مگر یہ تو بتا کس سے محبت کرتا ہے؟ اُسی سے جس کو تو پسند کرتا ہے، اور اپنی پسند کے پرستار کبھی ایسی ہستی سے بھی محبت کر جسے تو پسند نہیں کرتا، ایسی محبت پر تجھے ناز ہے جو سراسر تیری خواہشوں کے ماتحت ہے، اگر تجھ میں اخلاص ہے تو اپنی خواہشوں پر غالب آکر اُن سے محبت پیدا کر جو تیری خواہش کے مطابق نہیں ہیں، کسی شے کا گم ہو جانے کا یا کسی شخص کے جدا ہو جانے کا تجھے بہت غم ہے، اس کا نام تیری اصطلاح میں وفا ہے، تیری وفا کا کیا کہنا، سچ بتا، کیا تجھے فی الحقیقت کسی سے محبت ہے اور محض اُس محبت کی بنا پر تو غمگین ہے؟ یا تو اپنے اُن فوائد کے لیے بے چین ہے جو اُس چیز یا اُس شخص سے وابستہ تھے اور اب وہ فوت ہو گئے ہیں، اگر ایسا ہے تو محبت و وفا کو کیوں بدنام کرتا ہے، سن او مطلب آشنا، اگر درحقیقت تو چاہتا ہے کہ خلوص کی دولت اور مہر و وفا کی نعمت سے مالا مال ہو تو پہلے اپنی روح کو مفاد کی آلودگیوں اور لوث و غرض کی کثافتوں سے پاک کر، اس کے بعد تو اُس منزل میں پہنچے گا جہاں کوئی چیز اپنی نہیں یعنی ہر چیز اپنی ہے اور جہاں دشمن و دوست اور رنج و مسرت کے الفاظ کوئی مفہوم نہیں رکھتے۔

(*)

کبھی تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر تمہارے خیالات پبلک میں آ جائیں یا کوئی آنکھ دل کے پردوں کو عبور کرتی ہوئی تمہارے خیالات تک جا پہنچے تو کیا ہو؟ تم نے بارہا دیکھا ہوگا کہ جب کوئی بُرا خیال عملی صورت اختیار کر لیتا ہے تو تمہاری بدنامی و رسوائی اور ذلت و خواری میں کچھ کسر نہیں رہتی، جب بُرے خیالات دل و دماغ پر متمکن ہوں اُس وقت یہ فرض کرو کہ وہ عملی صورت اختیار کر رہے ہیں اور تمہاری طرف چند ایسی آنکھیں نگراں ہیں جن کا تم کٹ کرتے ہو۔ شاید اس تصور سے سہم جاؤ گے اور پھر اُن خیالات کی جرأت نہ کرو گے، تم کسی کو پسند نہیں کرتے یا تم کسی سے خفا ہوتے ہو یا تم کسی کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو جاتے ہو اُس وقت تمہارے خیالات کیا ہوتے ہیں؟ یہ خیالات اگر اُس شخص کو معلوم ہو جائیں تو تمہیں کیسی ندامت ہو تمہیں سُنائی نہ دیتا ہو لیکن تمہارا ضمیر بآوازِ بلند تم کو ان خیالات سے روکتا ہے، تم دل میں بُرے خیالات چھپا کر بے خوف نہ ہو جاؤ، ممکن ہے کہ کوئی انسان اُن سے واقف نہ ہو سکے، لیکن اُس حاضر و ناظر ہستی سے بچنے کی کیا تدبیر ہے جو عالم الغیب ہے اور یعلم ما فی الصدور؟

(*)

پیدائش کے بعد انسان کا بچپن سے لڑکپن تک پہنچنا یقینی نہیں، لڑکپن کی منزل طے ہو جائے تو جوانی کی بہار دیکھنا یقینی نہیں، جوانی بھی میسر آ جائے تو بڑھاپا یقینی نہیں، تعلیم و تربیت، شادی بیاہ، اولاد، مال، دولت و غرض ان میں سے کوئی بھی یقینی نہیں، اگر زندگی کے بعد کوئی چیز یقینی ہے تو صرف موت، یہ ایک ایسا یقین ہے جس میں کبھی تزلزل واقع نہیں ہو سکتا جس میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہیں، لیکن اس کے باوجود انسان کا حافظہ موت کے معاملہ میں جتنا کمزور واقع ہوا ہے اتنا دنیا کے کسی معاملہ میں نہیں۔ ریل کے سفر میں دیکھو جو مسافر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں تھوڑی دیر کے بعد اُتر جانا ہے، یا جو مسافر یہ جانتے ہیں کہ ایک دو اسٹیشنوں کے بعد ہم چلے جائیں گے وہ دوسرے مسافروں سے جھگڑا نہیں کرتے، لیکن جو مسافر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم کو ریل ہی میں رہنا ہے اور وہ گھر کی طرح آرام و راحت کی جستجو کرتے ہیں اُن کو اپنے ہم سفروں سے ہمیشہ ناگواری پیدا ہوتی ہے یہی حالت اس بڑے سفر کی ہے، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ زندگی دو دن کی ہے وہ بنی نوع کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں اور دل میں بے ایمانی و بددیانتی کا خیال نہیں آنے دیتے، لیکن جو لوگ اس مغالطہ میں مبتلا ہیں کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو عرصۂ دراز تک دنیا میں رہنا ہے وہ دوسروں کی حق تلفی، جبر و ستم اور بے ایمانی کو روا رکھتے ہیں، پس جن کو نیک بننا ہے وہ موت کو کبھی نہ بھولیں اور موت کی یاد کو اپنا اتالیق بنائیں۔

(*)

تعریف کا مدعا آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا، کسی کمال یا وصف کو اگر کسی کی طرف منسوب کیا جائیگا تو اُس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں، یا تو وہ وصف اُسکی ذات میں موجود ہے، یا نہیں، اگر موجود ہے تو پھر تعریف ہی کیا ہوئی اور کونسی انوکھی بات پیدا کی گئی کیونکہ یہ ایک واقعہ کا اظہار ہوا۔ اور اگر وہ وصف موجود نہیں تو ظاہر ہے کہ جھوٹ بولا گیا، جس کو دنیا میں کوئی اچھا نہیں سمجھتا، تم اپنی تعریف سے کیوں خوش ہوتے ہو، اگر کوئی وصف تم میں

ہے اور لوگ اُسے تمہاری طرف منسوب کرتے ہیں تو خوشی کی کیا بات ہے۔ اگر کوئی وصف تم میں نہیں ہے اور اُسے لوگ تمہاری طرف منسوب کرتے ہیں تو اس ذمہ داری پر تمہیں رنجیدہ ہونا چاہیے نہ کہ مسرور۔ مثلاً ایک شخص تمہارے بارے میں کہتا ہے کہ تمہارے چہرے پر دو آنکھیں ہیں تو اس میں تمہارے لیے خوشی کی کیا بات ہے اور اگر وہ شخص یہ کہتا ہے کہ تمہارے چہرے پر تین آنکھیں ہیں تو تمہیں خوش ہونے کی جگہ رنجیدہ ہونا چاہیے کیونکہ درحقیقت تمہارے متعلق ایک ایسی بات کہی گئی جو واقعہ کے خلاف ہے۔

تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ حسن و جمال کی دنیا کا قیام صرف ایک چیز ہے اور وہ خون ہے۔ جب تک بدن میں خون رہتا ہے جلد کی تازگی اور خوشنمائی میں کوئی فرق نہیں آتا، عہد جوانی میں خون کی کثرت ہوتی ہے، اور اس لیے رعنائی و دلربائی بھی زیادہ ہوتی ہے، بڑھاپے میں خون کم ہو جاتا ہے اور اس لیے نہ چہرہ تر و تازہ رہتا ہے اور نہ اعضا میں خوشنمائی باقی رہتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے جوانی ہی میں خون کی مقدار کم ہو جائے تو حسن کی تمام دلفریبیاں رخصت ہو جاتی ہیں، یہ صرف خون ہی کا طلسم ہے کہ رخسارے گلاب سے زیادہ شاداب نظر آتے ہیں اور دست و بازو باکمال سنگتراش کی صناعی کا نمونہ بن جاتے ہیں، یہ تمام رنگ، روپ جگر کی خون فشانی کا نتیجہ ہے، جگر کا مزاج بگڑا کہ تمام اعضا کا رنگ بدل گیا، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جو لوگ ظاہری حسن و جمال پر فریفتہ ہو رہے ہیں وہ درحقیقت سطح آب یا موج ہوا پر محل بنانا چاہتے ہیں، یہ محل جتنا پائدار ہوگا وہ ظاہر ہے۔

عقل کا معیار نیکی اور بدی کی نظر میں مختلف ہے، ایک شخص گناہ پر قادر ہے اور گناہ نہیں کرتا، نیکی اُسے بڑا عقلمند کہتی ہے اور بدی کی اصطلاح میں وہ بے وقوف ہے۔ ایک اپنی حساب دانی اور واقفیت کی بنا پر دوسرے کا روپیہ دبا لیتا ہے، بدی کی نگاہ میں وہ نہایت ہوشمند اور بڑی عقلمندی کا کام کرتا ہے، لیکن نیکی کہتی ہے کہ وہ نہایت بے وقوف اور ناعاقبت اندیش ہے، ایک شخص کسی مصیبت زدہ کے سوال پر اُس کی حاجت پوری کر دیتا ہے، نیکی اُسے عقلمند خیال کرتی ہے اور بدی اس خواہ مخواہ کی تکلیف کو بے وقوفی پر محمول کرتی ہے، اگر تم نیکی کی روشنی میں نظر اُٹھاؤ تو بہت سے بیوقوف سادہ لوح اور نادان لوگ تم کو اعلیٰ درجہ کے ہوشمند و فرزانہ، اور عاقبت اندیش نظر آئیں گے، اور بدی جن کی عقل و دانش پر ناز کرتی ہے اُن کو تم نہایت احمق کوتاہ بین اور ناعاقبت اندیش خیال کرو گے۔ یاد رکھو کہ وہی کام عقل کا ہے جس کا انجام اچھا ہو +

اچھا برتاؤ بیگانوں کو اپنا بنا دیتا ہے اور بُرا برتاؤ اپنوں کو بیگانہ کر دیتا ہے۔ پھر تم اچھے برتاؤ کی عادت کیوں نہ اختیار کرو، بعض لوگوں کا یہ عجیب قاعدہ ہے کہ اپنوں کے ساتھ اُن کا برتاؤ اچھا نہیں لیکن بیگانوں کے ساتھ اُن کا برتاؤ بہت اچھا ہے اس سے شاید اُن کی مراد یہ ہوتی ہے کہ لوگ اُن کو اچھا سمجھیں، اور یہ خیال کریں کہ جب بیگانوں کے ساتھ یہ عالم ہے تو خدا جانے اپنوں کے ساتھ کیسی ہمدردی ہوگی لیکن خلوص ان نمائشوں سے بالکل آزاد ہے۔ سب سے پہلے بیگانے تمہارے اچھے برتاؤ کے حقدار ہیں اور اس کے بعد بیگانے، لیکن حسن سلوک کا کمال یہ ہے کہ تمہاری نگاہ بیگانوں اور یگانوں میں کچھ امتیاز نہ کرے، تم دنیا کے لیے رحمت بن جاؤ اور ایسی ایثار و ہمدردی کا نمونہ پیش کرو کہ ہر ٹوٹا ہوا دل تمہیں اپنا آسرا سمجھے اور ہر درماندہ تم کو اپنا سہارا خیال کرے۔

انسان کو اگر عالم صغیر کہتے ہیں تو بجا کہتے ہیں، جس طرح اس عالم کبیر میں رات دن تغیرات رونما ہوتے ہیں اُسی طرح دل کی دنیا میں بھی ہر وقت اور ہر لمحہ انقلاب ہوتا رہتا ہے۔ دل کی عنان حکومت جذبات اور کیفیات کے قبضہ میں ہے۔ کیفیات اور جذبات کا تصادم ایسی ہی اہمیت رکھتا ہے جیسی دو بادشاہوں کی باہمی کشمکش۔ آپ کسی شخص کے متضاد خیالات سنکر متعجب ہوتے ہیں اور اُسے تلون اور ضعف تخیل کا الزام دیتے ہیں لیکن آپ کو خبر نہیں کہ ایسا کیوں ہوا، آپ کو معلوم نہیں کہ دل کی دنیا ہر وقت تزلزل میں رہتی ہے اور ابھی ایک حکومت کی بنیاد مستحکم نہیں ہوتی کہ دوسری حکومت قائم ہو جاتی ہے، غور کیجیے کہ ابھی دل پر غم حکمراں ہے، ہر گوشہ سے نوحہ و شیون کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں، چہرہ اُداس ہے، ہونٹ خاموش ہیں، دست و پا بیکار ہیں کہ یکایک واقعات نئی تحریکات روشناس کرتے ہیں، حافظہ کو حکم ہوتا ہے کہ غم کے مرقعے طاق نسیاں کو سپرد کر دے، امید کی شعاعیں مایوسیوں کی تیرگی دور کرنے لگتی ہیں اور مسرت کی ملکہ اعتگوں کی فوج ساتھ لیے ہوئے ارغوانی دنیا پر قابض ہو جاتی ہے۔ اب اُداس چہرہ شگفتہ نظر آتا ہے، ہونٹوں پر تبسم لہراتا ہے اور دست و پا میں نئی روح دوڑ جاتی ہے۔ لیکن یہ عہد حکومت بھی زیادہ عرصہ تک نہیں رہتا، کوئی اور جذبہ اُبھرتا ہے اور علم بغاوت بلند کرتا ہے، دل کی یہ طوائف الملوکی ایک درس عبرت ہے اُن لوگوں کے لیے جو دنیا میں قیام و قرار کے طلبگار رہیں +

(از ترجمان فرانسیسی ناول) سید ظہور احمد (صاحب جتنی چیف ایڈیٹر)

التوحید فی الاسلام

ایک خوفناک غلط فہمی کا ازالہ

(از مولانا سید زاہد القادری صاحب)

مذہب اسلام کی ایک نمایاں ترین خصوصیت یہ ہے کہ وہ تمام مذاہب کے مقابلہ میں توحید الٰہی کے متعلق سب سے بہتر اور مکمل تعلیم پیش کرتا ہے، دنیا کے انصاف پسند اور غیر متعصب محققین نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے کہ بلاشبہ اسلام نے جیسی اعلیٰ اور مکمل تعلیم خدا کے واحد و یکتا ہونے کے متعلق بیان کی ہے کسی مذہب نے بیان نہیں کی، اور یہی اسلام کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے اور اسی مسئلہ میں اسلام کے محاسن و فضائل کی حقہ ظاہر ہوتے ہیں، اس زمانہ میں جبکہ مناظروں اور مجادلوں کا ایک طوفان عظیم بپا ہے اور ہر طرف بقول دعتاد کے شرارے بلند ہیں، معاندین اسلام کی طرف سے بار بار اس اعتراض کا اعادہ کیا جا رہا ہے کہ "اسلام" میں توحید کی تعلیم نہایت ناقص اور غیر مکمل ہے اور وہ خدا پرستی کی آڑ میں انسان پرستی سکھلاتا ہے، اس مہمل دعوے کی دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ اسلام میں جتنی عبادات ہیں اُن سب میں خدا کی توحید کے اقرار کے ساتھ ہی ساتھ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت و نبوت کا اعتراف لازمی طور پر کیا جاتا ہے، مثلاً "تکبیر" کہتے وقت، اذان کہتے وقت، کلمہ پڑھتے وقت، نماز پڑھتے وقت "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ" کے ساتھ "اشہد ان محمد رسول اللہ" ضرور کہا جاتا ہے، اور یہ صریح طور پر پیغمبر پرستی ہے۔

اس اعتراض پر ایک نظر

بظاہر یہ اعتراض نہایت اہم معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت اس سے زیادہ کمزور اور مہمل اعتراض کوئی دوسرا ہو نہیں سکتا۔ سچ یہ ہے کہ جس وقت انسان اپنی آنکھوں پر تعصب اور ہٹ دھرمی کی پٹی باندھ لیتا ہے تو اسکو روشنی بھی ایک بدترین تاریکی معلوم ہوتی ہے، یہی حال متعصب معترضین کا ہے، دنیا کی تمام معتبر تاریخیں اس حقیقت کی شاہد ہیں کہ تاجدار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جتنے پیغمبر مبعوث ہوئے اُن سب نے اپنی امتوں کو توحید الٰہی کی دعوت دی اور کفر و شرک سے منع کیا، اُن کی مخلصانہ جد و جہد اور پیغمبرانہ دعوت و تبلیغ کے اثر سے کفر و شرک کی گھٹائیں دور ہو جاتی تھیں اور توحید الٰہی کی روشنی پھیل جاتی تھی لیکن اُن کی وفات کے بعد پھر گمراہی و ضلالت کا طوفان اُٹھتا تھا، اور توحید کا اقرار کرنے والے پھر کفر و شرک کی طرف جھک جاتے تھے، صدیوں تک یہ انقلاب جاری رہا، یہاں تک کہ ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو سرزمین عرب میں تاجدار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہوئے، اور آپ نے مسند نبوت پر متمکن ہو کر حق و صداقت کا اعلان شروع کیا۔ قیامت تک رہنمائی کرنے والے اور دنیا کے آخری لمحہ تک ہدایت جاری رکھنے والے پیغمبر کو گزشتہ انقلابات معلوم تھے۔ وہ مقدس رسول یہ جانتا تھا کہ گزشتہ پیغمبروں کی تعلیم و تلقین کا اثر کس قدر جلد مفقود ہوتا رہا ہے، اس کو یہ بھی علم تھا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور قیامت تک میری تعلیم کا جاری رہنا ضروری ہے، اس کو اس بات کا خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ جس طرح دوسرے پیغمبروں کی اُمتوں نے اپنے پیغمبروں کو خدا کا بیٹا، خدا کا اوتار اور خدا کا شریک و سہیم بنا لیا ہے جیسے اہل توراۃ حضرت "عزیر" کو خدا کا فرزند اور عیسائی حضرت "مسیح" کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں کہیں میری اُمت مجھکو خدا کا فرزند، خدا کا بیٹا اور خدا کا شریک و سہیم نہ بنا لے۔

مستقبل کے ان تمام خطرات کو مدنظر رکھکر اُس ہادی محترم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی الاعلان دنیا کے سامنے کہا کہ میں خدا کا بندہ ہوں، تمہاری طرح میں بھی ایک بشر ہوں "انا بشر مثلکم" میرا کام صرف یہ ہے کہ میں اللہ کا پیغام تم تک پہنچاؤں اور کچھ نہیں، کہیں ایسا نہ کرنا کہ مجھے خدا کا بیٹا بنا لو یا عبدیت کے درجہ سے نکالکر اُلوہیت میں شامل کر دو، اگر تم نے ایسا کیا تو تم کھلے ہوئے مشرک ہو جاؤ گے اچھا تم اقرار نامہ لکھو اور زبان سے کہو کہ "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ" صاف صاف لفظوں میں اقرار کرو کہ ہم اس حقیقت کے شاہد اور مقر ہیں کہ اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہے۔

آنکھوں پر تعصب اور عناد کی عینک لگانے والے ذرا اس اقرار نامہ پر نظر غائر ڈالیں اور اسلام کے داعی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مقصد حسنہ پر غور کریں، اس کے بعد ذرا ایمان و انصاف کے ساتھ بتلائیں کہ کیا درحقیقت "اسلام" کی تعلیم "توحید" ناقص اور نامکمل ہے؟ اور کیا دنیا میں کوئی اور مذہب ایسا ہے جو اس قدر صاف، اس قدر خالص اور اس قدر مکمل "توحید" کی تعلیم پیش کر سکے؟

داعی اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس مقدس عاقبت اندیشی اور اس پاکیزہ تعلیم کا آج یہ اثر ہے کہ ہر مسلمان توحید کی امانت اپنے قلب میں محفوظ رکھے ہوئے ہے، کوئی مسلمان نہیں جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا بیٹا یا خدا کا شریک سمجھتا ہو بلکہ ہر موحد پرست خدا کو واحد و یکتا سمجھتا اور پیغمبر اسلام کو خدا کا بندہ اور رسول جانتا ہے، آج مسلمانوں کی عبادت گاہوں میں بآواز بلند اس اقرار نامے کو پکارا جاتا اور سُنایا جاتا ہے تاکہ دنیا کے آخری لمحہ تک توحید خالص قائم رہے اور عبدیت و اُلوہیت کا فرق نہ مٹ جائے۔

دستِ غیب

(از ترجمان فطرت مولانا سید ظہور احمد صاحب چشتی چیف ایڈیٹر)

میرے مضمون کی سرخی پر مسکرا بعض لوگوں کا دل تڑپ گیا ہوگا، جو لوگ دولت کے تمنائی ہیں وہ اس عنوان کو خاص دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے، اور جب اُنہیں یہ معلوم ہوگا کہ میں دستِ غیب کا عمل جانتا ہوں اور آج اپنے تمام دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں تو اُن کے اشتیاق کی کچھ انتہا نہیں رہے گی، بدقسمتی سے ایسے نادر عمل لوگ دوسروں کو بہت کم بتاتے ہیں اور اس لیے ممکن ہے کہ بعض صاحبان کو میری بات کا یقین نہ آئے اور وہ مجھے اتنا فیاض خیال نہ کریں جتنا کہ میں ہوں لیکن میں اُن کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس معاملہ میں مطلق بخل روا نہیں رکھتا اور جو کچھ مجھے آتا ہے وہ حرف بحرف دوسروں کو بتا دینا چاہتا ہوں۔

لیکن آپ عمل سے پہلے اُس کی شرائط سُن لیجیے، صدق مقال، اکل حلال، چالیس دن تک ترکِ حیوانات و دیگر لذات۔ ترکِ حیوانات میں صرف یہی اہتمام نہیں ہے کہ دودھ گھی، چمڑا، مثلاً جوتی، مشک کا پانی وغیرہ استعمال نہ کیا جائے بلکہ آپ نہ وہ غلّہ کھا سکیں گے جو حیوانات کی مدد سے پیدا ہوا ہے، اور نہ وہ کپڑا پہن سکیں گے جس کی کپاس، روئی، سوت کاتنے، بُننے یا بار کرنے میں حیوانات نے حصہ لیا ہو، ورنہ جان کی خیر نہیں اور شاہ اجنہ انتقام لیے بغیر نہ رہے گا۔ عمل رات کو بارہ بجے بیچ دریا میں اس طرح پڑھا جائے کہ نصف دھڑ پانی میں رہے اور مُنہ شمال کی طرف ہو ایک شرط یہ بھی ہے کہ عمل کی ایسی جگہ پڑھا جائے جہاں آسمان سر پر نہ ہو، میں خیال کرتا ہوں کہ شاید ان تمام شرائط کی پابندی آپ سے نہیں ہو سکے گی، پس اس خطرناک اور مشکل عمل کو چھوڑ کر آپ کو ایک آسان عمل بتاتا ہوں، یہ عمل بہت آسان اور نہایت کارآمد ہے، آپ لوگوں کو اپنے خالی ہاتھ اچھی طرح دکھا دیجیے، اور پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ کے ہاتھ میں کبھی پیسے، کبھی ریزگاری، اور کبھی روپے آجائینگے

اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ آپ خدانخواستہ کسی کی جیب سے روپیہ نکال لیں اور دستِ غیب کا غلط مطلب سمجھیں اگرچہ میں جانتا ہوں کہ جب قدرت نے آپ کو دست و بازو عطا کیے ہیں تو ہر شخص کی جیب آپ کے رحم پر ہے لیکن ان جبری رقموں کا انجام یہ ہوگا کہ ایک دفعہ دستِ غیب کا عمل دکھانے کے بعد بہت دنوں کے لیے آپ کے ہاتھ بیکار ہو جائینگے، پس میں آپ کو ایسا عمل بتاتا ہوں جس سے آپکی ہتھیلیوں میں زبردست مقناطیسی قوت پیدا ہو جائیگی اور دوسروں کی جیب سے خود بخود روپیہ نکل کر آپکی ہتھیلی سے چپک جائیگا، لیکن اس آسان عمل میں بھی کم از کم اتنی شرط ضرور ہے کہ آپ اُسے ناجائز مصارف میں صرف نہ کریں۔

ممکن ہے کہ یہ عمل آپ کو معلوم نہ ہو لیکن اس کے عامل بہت ہیں اور میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اسے بارہا آپ کی جیب پر آزمایا جا چکا ہے، اور آپ کی جیب سے پیسے، روپئے اور نوٹ نکل کر عامل کے ہاتھ تک پہنچ گئے ہیں، دیکھیے میں آپ کو یاد دلاتا ہوں، آپ کے شہر کا ایک گھڑی ساز اس عمل سے واقف ہے، ایک دفعہ آپ کی گھڑی بگڑ گئی، آپ اُس کے پاس گئے، اُس نے کہا کہ آٹھ آنے دیجئے آپ نے منظور کیا اور دوکان پر بیٹھ گئے، اُس نے آئی گلاس لگا کر اپنا عمل شروع کیا اور تھوڑی دیر میں اٹھنی آپ کی جیب سے نکل کر اُس کے سامنے جا گری۔ آپ کے شہر کا ایک درزی بھی یہ عمل جانتا ہے، کئی دفعہ ایسا ہوا کہ آپ نے اُس کی دوکان پر جا کر یا اُسے گھر پر بُلا کر کپڑے سلوائے، آپ کا وقت تو بیکار صرف ہوا، لیکن اُس نے جب چند گھنٹہ کی محنت کے بعد سر اُٹھایا تو آپ کی جیب میں روپیوں کو خود بخود حرکت ہونے لگی اور بالآخر اُس کے پاس پہنچ گئے، اور مُنیے آپ کے وطن میں ایک چمار بھی اس عمل کا عامل ہے، آپ کو اتفاق ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک صاحب اُس کے پاس پہنچے، ایک پاؤں سے جوتا اُتار کر اُس کے سامنے رکھا اور خود اُس سے کوئی تلا مانگ کر اور اُس پر پاؤں ٹیک کر کھڑے ہو گئے، چند منٹ کے بعد چمار نے ڈورا کھینچ کر اپنی سے قطع کیا اور پھر ہاتھی ایک گروش نے عطائے تو بہ لقائے تو کا عمل دکھایا، اس عمل کا بھی یہی نتیجہ نکلا کہ جیب سے کچھ پیسے نکل کر چمار کے ٹاٹ پر آ پڑے۔

ان مثالوں پر غور کر کے آپ غالباً آسانی کے ساتھ سمجھ سکیں گے کہ یہ سادہ اور سہل عمل کیا ہے؟ بے ساختہ آپ کی زبان پر آئیگا کہ یہ سب کچھ محنت کا کرشمہ ہے۔ فی الحقیقت محنت ایک طلسم اور ایک جادو ہے۔ یہ ہاتھوں میں کس قیامت کی کہربائی طاقت پیدا کر دیتی ہے کہ روپیہ پیسہ کھنچتا چلا آتا ہے۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاندی اور سونا دونوں محنت پر عاشق ہیں، جب ان کو ڈھونڈو گے، ایک محنتی کی جیب میں پاؤ گے، کیا ستم ہے کہ تم دیکھتے کے دیکھتے رہ جاتے ہو اور تمہارا روپیہ تھوڑی دیر میں دوسرے کی ملکیت ہو جاتا ہے اور ایسی جائز ملکیت کہ اگر تم ذرا نیت بدل دو تو فوراً قانون حریف کی حمایت کو تیار ہو جائے۔

آپ کو دنیا میں جو کچھ نظر آ رہا ہے یہ سب محنت کا نتیجہ ہے، محنت ہی ایک ایسا عمل ہے جو کبھی غلط نہیں ثابت ہوتا، یہی ایک ایسا نقش ہے جس کو ہمیشہ تیر بہدف پایا گیا۔ اس قدر تشریح کے بعد میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے بھی کبھی اپنے دست و بازو کی اس قوت سے فائدہ اُٹھایا؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو خیر ورنہ میں سمجھوں گا کہ اب تک آپ اپنی اور اس دار المحنت کی حقیقت سے ناآشنا ہیں دیکھیے محنت ایک کنجی ہے جس سے چار قفل کھلتے ہیں، یعنی دولت، عزت، شہرت، سلامتی، اگر آپ کے نزدیک یہ چار باتیں قابلِ حصول ہیں تو اس مضمون کو پھر پڑھیے گا، پہلے آستین چڑھا کر محنت کے لیے آمادہ ہو جائیے۔

محنت ایک کیمیاگر ہے جس کو تانبا، چاندی اور سونا تین چیزیں بنانی آتی ہیں اگر اس کا تعلق صرف دست و پا سے رہتا ہے تو تانبا تیار ہوتا ہے، اگر دست و پا کے ساتھ دل و دماغ بھی شریک ہو جاتے ہیں تو چاندی بننے لگتی ہے، اور اگر تجربہ بھی شامل ہوتا ہے تو پھر ہر گھان میں سونا بنتا ہے، اب آپ کو اختیار ہے کہ ان تینوں طریقوں میں سے جس کو چاہیے اختیار کیجیے، اگر تانبا بنانا ہے تو پھاوڑا اور ٹوکری سنبھالیے، اگر چاندی آتا

بنانا ہے تو علم و ہنر کی بہترین تربیت سے دل و دماغ کو آراستہ کرکے میدان میں آئیے، بہرحال دنیا آپ کو ہر حالت میں خیر مقدم کہنے کے لیے تیار ہے اور زمانہ کی جھولی میں پیسے، روپئے اور اشرفیاں بھرے ہوئے انتظار کر رہا ہے کہ آپ اُس سے جو چیز طلب کریں اُسے وہ آپ کی خدمت میں پیش کرے ۔

(*)

عصیاں سے آلودہ ہوں میں

(از محمد انور صاحب۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

دیکھنے میں گو بظاہر باطن آسودہ ہوں میں — پر مجھے معلوم ہے اک سنگِ فرسودہ ہوں میں
کس طرح اُس سے ملوں عصیاں سے آلودہ ہوں میں

وہ سراسر نیک بیدوں کا پُتلا سر بسر — وہ سراپا زور میں مستوجبِ نارِ سقر
کس طرح اُس سے ملوں عصیاں سے آلودہ ہوں میں

اُس کو نفرت ہے بدی سے میں بدی میں مبتلا — اُس کو نیکی سے لگاؤ ہے سے میں ناآشنا
کس طرح اُس سے ملوں عصیاں سے آلودہ ہوں میں

جنس تقویٰ کا وہ گاہک اور ادھر میں بدشعار — وہ خریدارِ ارادت میں ریا پر استوار
کس طرح اُس سے ملوں عصیاں سے آلودہ ہوں میں

عجز کا طالب ہے وہ اور کبر ہے میرا شعار — صدق سے الفت ہے اُس کو جھوٹ ہے مجھ کو پیار
کس طرح اُس سے ملوں عصیاں سے آلودہ ہوں میں

خالقِ اکبر ہے وہ میں بندۂ حرص و ہوا — کیا عجب مخلوق ہوں، اُسکو نہیں پہچانتا
کس طرح اُس سے ملوں عصیاں سے آلودہ ہوں میں

عمر بھر مجھ کو ادا مرے رہا اک اجتناب — پر نواہی کا سدا کرتا رہا میں ارتکاب
کس طرح اُس سے ملوں عصیاں سے آلودہ ہوں میں

ہاں خدا کی ذات ہے غفار و خیر الراحمیں — پھر بھلا کس منھ سے کہہ سکتی ہے یہ شیخ حزیں
کس طرح اُس سے ملوں عصیاں سے آلودہ ہوں میں

اُس کی رحمت کھینچ کر آغوش میں لیجائیگی — زنگِ عصیاں کے لیے وہ مصقلہ بنجائیگی
کیوں نہ پھر اُس سے ملوں عصیاں سے آلودہ ہوں میں

(*)

کتابیں منگاتے وقت

ایک ذرا سی بے توجہی رسالہ کو نقصان پہنچا دیتی ہے، رسالہ کا دارومدار کتب خانہ پر ہے۔ رسالہ کو اگر فائدہ پہنچانا ہے تو "خواجہ بکٹے پو" کے علاوہ کہیں سے کتابیں نہ منگائیے، خدا جانے آپکو دوسروں سے کتابیں منگانے کی ضرورت ہی کیا ہے جبکہ ہمارے کتب خانے خود خواجہ بکٹے پو سے کتابیں خریدتے ہیں، کتابیں ہی نہیں خریدتے بلکہ آپکے رسالہ کے اشتہارات بھی ڈاکہ زنی کرتے ہیں، دوسرے رسائل اٹھا کر دیکھیے کہ کیسے کیسے قیمتی رسائل دین و دنیا کے خوشہ چین ہیں اور خود فیصلہ کیجیے کہ آپکو اپنے رسالہ کے ڈاکوؤں سے کس قسم کے تعلقات قائم رکھنے کی ضرورت ہے؟ آپکا خادم علی مظفر ہاشمی

عیسائیوں کے اعتراضات قرآن پر

(از علامہ ابو الفضل محمد احسان اللہ صاحب عباسی)

کلکتہ کے ایک ہفتہ وار عیسائی پرچہ اے۔ بی فانی نے ۲۱ فروری ۱۹۲۵ء (جلد ۳۲ نمبر ۷) کی اشاعت میں اسلام پر چند اعتراضات کیے ہیں، اگر موجودہ مسلمانوں پر اعتراض ہوتا تو ہمیں کچھ پروا نہ ہوتی کیونکہ مثل عیسائیوں کے بہت سے مسلمان اپنی مذہبی کتاب کی پوری پیروی نہیں کرتے لیکن اعتراض نفس قرآن پر ہے اور صریح غلط ہے اس لیے جواب دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اعتراضات میں عبارت قرآن نہیں ہے صرف حوالہ سورہ اور آیۃ کا ہے۔ جواب میں ترجمہ قرآن مجید بزبان اُردو (از عباسی) کی عبارت نقل کی جاتی ہے تاکہ ناظرین کو معترض کی غلط فہمی یا سلیغ علم کا بھی اندازہ ہوجائے۔

۱۔ بیچاری عورت حرم میں بند رہتی ہے اور دروازہ سے باہر نہیں نکل سکتی جب تک اپنا چہرہ خوب اچھی طرح نہ چھپالے (سورۃ ۳۳ - ۵۹)

جواب:۔ عبارت قرآنی کا ترجمہ یہ ہے "اپنے گھروں میں رہو اور زمانہ جاہلیت سابقہ کی زینت نہ دکھاتی پھرو"۔ اس سورہ کا مفہوم تو ظاہر ہے کہ زنان بازاری کی طرح عورتوں کو آوارہ گردی سے منع کیا گیا ہے اور عورتوں کو تہذیب سکھائی گئی ہے شریف عورتوں میں جو رسم پردہ جاری ہوگئی ہے وہ تعلیم قرآنی کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ حد اعتدال سے بڑھکر رواج ملک کے اثر سے یہ حالت شرفا میں قائم ہوگئی ہے، مزید توضیح کے لیے الاسلام (از عباسی) ملاحظہ طلب ہے۔

۲۔ والدین کے مرنے پر لڑکیاں لڑکوں سے نصف حصہ پاتی ہیں۔ (سورہ ۴-۱۲)

جواب:۔ ہندوؤں میں تو لڑکوں کی موجودگی میں لڑکیاں کچھ نہیں پاتیں برما میں لڑکیوں کے ہوتے ہوئے لڑکے اکثر محروم الارث ہوجاتے ہیں، دین محمدی میں اعتدال پر نظر ہے کہ ہر حالت میں لڑکیاں بھی پائیں اور لڑکے بھی پائیں مردوں پر بیبیوں کے نان و نفقہ کا بار ہوتا ہے اور عورتوں پر اپنے شوہروں کا بار نہیں ہوتا اس لیے عورتوں کو مردوں سے نصف حصہ ملنا بلحاظ ضرورت تمدن بالکل انصاف پر مبنی ہے۔

۳۔ مرد کو اجازت ہے کہ غیر مذہب کی عورت سے نکاح کرے لیکن عورت کو غیر مذہب مرد سے نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ (سورہ ۵ - ۴)

جواب:۔ آیۃ قرآنی یہ ہے "حلال ہیں تم پر محصنات جو مومنہ ہوں یا اُن میں سے ہوں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی"۔ تمدن کا مقتضا ہے کہ عورتوں پر مردوں کی حکومت رہے، آجتک کسی مہذب ملک میں بھی مردوں کا یہ نظریہ قائم نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ اس بدیہی بات کے لیے استدلال اور سند کی ضرورت نہیں ہے، فطرتاً مرد کمانے اور عورتیں خانہ داری کے لیے مخلوق ہیں، عورتیں انتظام خانہ داری میں مردوں کے ہمخیال اور ان کے زیر اثر نہ ہوں تو انسان اور حیوان کا تمدن ایک ہوجائے۔ اسلام میں آزادی بدرجۂ غایت ہے، مسلمان عورت

غیر مسلمان مرد کی طبع کی طرح نہیں رہ سکتی اور نہ اُسے خوش رکھ سکتی ہے، اس لیے ایسا پیوند شرعاً جائز نہیں رکھا گیا تو کیا بیجا ہوا؟

۴۔ صرف عورت اگر زنا کار پائی جائے تو قتل کی جائے (سورہ ۴ آیت ۱۹)

جواب:۔ قرآن میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے کہ عورتیں یا مرد بحالت زنا قتل کیے جائیں۔ عبارت سورۂ نساء یہ ہے "مسلمانوں! اگر تمہاری عورتیں بدکاری کریں تو تم چار مسلمانوں کو اُن پر گواہ بنا لو، پھر اگر وہ گواہی دیں تو گھروں میں اُن عورتوں کو اُس وقت تک روکے رہو کہ اُن کو موت اُٹھالے یا اللہ اُن کے لیے کوئی راہ نکالے" یہاں عورت کے قتل کا کہاں حکم ہے؟ فی الواقع قرآن میں زانی یا زانیہ کے قتل کا حکم ہی نہیں ہے۔ ابتدائے اسلام میں معاملہ بالا آیت اُتری تھی اور اس میں حکم ثانی کی امید دلائی گئی تھی، حکم ثانی میں کوڑے کی سزا اُتری، اس میں عورت و مرد کی تفریق نہ تھی، پھر حکم توریت کے مطابق جسے عیسائی قولاً صحیح مانتے ہیں (گو عمل نہیں کرتے) رجم (سزائے موت) کا حکم پیغمبر خدا نے دیا تو نہ صرف عورت کے لیے بلکہ عورت اور مرد دونوں کے لیے، اور اسی پر اہل اسلام کا عمل رہا، اس کے متعلق مفصل بیان کا موقع نہیں ہے، اس آیۃ کے متعلق مترجم عباسی نے جو اپنے ترجمہ میں نوٹ کیا ہے اُس کا نقل کر دینا کافی ہے:۔

"پہلے زانیہ عورت کے حبس کا حکم ہوا، بعد ازاں سورۂ نور میں دُرّے مارنے کا حکم نازل ہوا، لیکن آنحضرت صلعم نے چوتھے سال ہجری میں مدینہ کے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو احکام توریت کی بنا پر سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ دیکھو تاریخ الاسلام"

اتنی تحریر اس امر کے لیے کافی ہے کہ معترض کی تحریر تاواقفیت پر مبنی ہے۔ لیکن یہاں یہ لکھنا بے موقع نہیں ہے کہ زنا کے لیے قتل کی سزا جو اسلام میں تجویز کی گئی وہ عیسائی ممالک میں جہاں زنا کوئی جرم نہیں ہے عموماً قابل ضحکہ ہے اسکے متعلق حسن احکام شریعت اسلام جو ملاحظہ کرنا چاہے وہ الاسلام (از عباسی) دیکھے۔

۵۔ زن غیر مطیع کو کوڑے مارے جائیں۔ (سورہ ۴ ۔ ۳۸)

جواب:۔ ترجمۂ عبارت قرآنی یہ ہے:۔ "مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لیے کہ اللہ نے مردوں کو عورتوں پر بڑائی دی ہے اور نیز اس لیے بھی کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں، نیک عورتیں اپنے شوہروں کی فرمانبردار رہتی ہیں اور اللہ کی حفاظت سے پیٹھ پیچھے حفاظت کرتے ہیں، جن عورتوں کی نافرمانی سے تم ڈرتے ہو، اُن کو سمجھاؤ، اُن کے ساتھ ہم بستری موقوف کرو اور اُن کو مارو اگر وہ مان جائیں تو الزام کے پہلو نہ ڈھونڈو۔ بے شک اللہ غالب اور بڑا ہے۔ اگر تمہیں زن و شو میں پھوٹ پڑنے کا ڈر ہو تو ایک پنچ مرد کے کنبہ سے اور ایک پنچ عورت کے کنبہ سے مقرر کرو، اگر یہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ اُن میں موافقت کرا دے گا" اس پر نوٹ مترجم کا ہے:۔ "انتظام عالم میں زن و شو کی مصالحت ضروری ہے، ان کے باہمی برتاؤ کو خوبی کے ساتھ قائم رکھنے کے لیے یہ کتنا عمدہ قاعدہ ہے، حدیث شریف میں ہے کہ "عورتوں کو زور سے نہ مارو" اب ناظرین غور فرمائیں کہ اعتراض کی کیا وقعت رہ گئی۔

۶۔ عورتیں عام صحبت سے یہاں تک کہ عبادت گاہ عام میں بھی الگ رہیں۔

جواب:۔ بدکاری جہاں گناہ کبیرہ سمجھی جاتی ہے وہاں نہ صرف عورتوں کو حکم ہوگا کہ مردوں سے اختلاط نہ کریں بلکہ مردوں کو بھی حکم ہوگا کہ وہ نامحرم عورتوں کی صحبت سے پرہیز کریں، یہ فطرتی تہذیب نوعیت انسانی کی ہے، سرد ملکوں میں اس کی ضرورت ممکن ہے کہ کم ہو لیکن گرم ملکوں میں اس کی ضرورت از بس ہے، نہ صرف گھروں پر بلکہ عبادت گاہوں میں بھی مردوں سے عورتوں کو الگ رہنا چاہیے، بعض مذہبی کاموں میں عورتوں پر عبادت گاہ میں جانا فرض ہے مگر اس طرح کہ مردوں سے اختلاط نہ ہو۔

۷۔ اسلام ایک وقت میں چار بیبیوں کی اجازت مردوں کو دیتا ہے، لیکن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ ایک سے زائد شوہر ایک وقت میں کرے (سورہ ۴ ۔ ۳)

جواب:۔ اس آیۃ کا ترجمہ اور جو نوٹ اس پر ہے درج ذیل ہے:۔ لیکن یہ بات واضح رہے کہ بے شمار بیبیوں کے رکھنے کا جو دستور ملک میں تھا اُسے قرآن نے چار تک محدود کر کے بڑا احسان عورتوں پر کیا۔ حضرت سلیمان اور حضرت داؤد کی کثرت ازواج پر عیسائی اعتراض نہیں کر سکتے تو مسلمانوں کی چار بیبیوں پر کیسے اعتراض کرینگے؟

عبارت قرآنی کا ترجمہ یہ ہے "اگر تمہیں ڈر ہے کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں دو دو تین تین چار چار سے نکاح کر لو، لیکن اگر تمہیں یہ ڈر ہے کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی بی بی یا جو لونڈی تمہارے قبضہ میں ہو اُسی پر قناعت کرنا، ایسا کرنے سے تم قریب اُس کے ہو جاؤ گے کہ ناانصافی نہ کرو"

یہ اعتراض عیسائیوں کا قدیم ہے اور جواب ثانی اس کا "الاسلام" (از عباسی) کی فصل ۱۴ میں موجود ہے، ناظرین وہاں ملاحظہ فرمالیں۔ اعادہ باعث طوالت ہے۔

۸۔ اسلام میں لونڈیاں منکوحہ ہوں یا غیر منکوحہ اُن کی عصمت آقا کی مرضی کی تابع ہے اور آقا کی مدخولہ ہونے پر وہ مجبور کی جا سکتی ہے۔

جواب:۔ رسم قدیم ہے کہ لڑائیوں میں جو عورتیں گرفتار ہوں وہ فاتحوں کی ملک ہوں، اس قسم کی لونڈیاں اور غلام عرب میں بھی تھے۔ اسلام نے ان کی آزادی کے لیے بہت سے احکام صادر کیے۔ ان کی اولاد کو صلبی اولاد کی طرح وراثت میں حصہ دار بنایا جو دنیا میں کہیں بھی نہ تھا اور نہ اب ہے۔ اس پر بھی ان درثار کی ماؤں کو مدخولہ کہنا بڑی دلیری ہے، لونڈیاں اسلام میں صاحب اولاد ہونے کے بعد ناقابل انتقال ہو جاتی تھیں اور

بیبیوں میں شمار ہوتی تھیں - قرآن نے موجودہ غلامی پر نظر بمصلحت قائم رکھکر آئندہ غلامی کا انسداد کیا ہے - مزید توضیح کے لیے دیکھو الاسلام (از عباسی)

۹ - اسلام میں طلاق دینا بالکل شوہر کے اختیار میں ہے لیکن ایسا کوئی اختیار عورتوں کو نہیں دیا گیا ہے -

جواب :- یہ قدیم اعتراض ہے اور بالکل مصالح تمدن کی ناواقفی پر مبنی ہے - الاسلام (از عباسی) دیکھیے تسکین خاطر ہو جائیگی -

۱۰ - تعلیم نسواں عموماً مسدود ہے اور عورتیں جاہل رکھی جاتی ہیں

جواب :- بالکل غلط اور بہتان -

۱۱ - مرد ایک کے بدلے میں دوسری بی بی کا تبادلہ کر سکتا ہے (سورہ ۴ - ۲۴)

جواب :- ایسا کوئی حکم قرآن مجید میں نہیں ہے -

۱۲ - قرآن نعمت بہشت کو محدود کرتا ہے مردوں پر، اس میں عورتوں کے لیے کچھ نہیں ہے، عورتوں کا درجہ ادنےٰ بہشت میں بھی رہے گا (سورہ ۵۶ - ۲۲ و ۷۰ - ۷۸) اور عورتوں کی چھٹائی قرآن سے بھی ظاہر ہے (سورۃ ۴ و ۳۸)

جواب :- قرآن شریف میں کوئی نعمت ایسی بیان نہیں کی گئی جو مردوں سے مخصوص ہو - اصطلاح قانونی کے اصول متعارفہ میں یہ داخل ہے کہ جہاں لفظ مذکر بولا جائے تو جب تک سیاق عبارت خلاف نہو لفظ مؤنث اُس میں شامل متصور ہوتا ہے - قرآن اس کلیہ سے مستثنےٰ نہیں ہے، اب رہی نوعیت نعمت - اس کے متعلق حنابلہ اور متکلمین میں اختلاف ہے - حنابلہ لسان تمثیلی مانتا خلاف شرع اور متکلمین عین شرع تصور کرتے ہیں لیکن دونوں اس امر میں متفق ہیں کہ نعماء جنت کا تفصیلی بیان قرآن میں نہیں ہے، ورنہ جہاں گرم ملک والوں کے لیے بہشت کی خنکی کا ذکر قرآن میں ہے وہاں سرد ملک والوں کے لیے جنت کی حرارت کا بھی ذکر ہوتا معترض کا شاید یہ مطلب ہے کہ مردوں کے لیے حوروں کا تذکرہ قرآن میں ہے تو عورتوں کے لیے خوبصورت مردوں کا ذکر کیوں نہ ہوا؟ میرے خیال میں نہایت فلسفیانہ اصول پر اس کا تذکرہ متروک کیا گیا ہے - ظاہر ہے کہ نعمتوں کا بیان ترغیب عمل نیک کے لیے کیا گیا ہے، مردوں کو عورتوں کے ماء الشباب کی طرف مقناطیسی کشش ہے، ماء الشباب کا نام عورتوں کا حسن ہے، مرد اگر عورتوں کے حسن پر فریفتہ نہوں تو سلسلۂ خلقت عالم میں فتور پیدا ہو، اسی لیے خدائے قادر قدرت الٰہی نے کشش حسن کا اثر قبول کرنا مردوں کے دلوں میں قائم کیا، عورتوں کو بے تک مردوں کی خواہش ہے اور وہ خواہش ایک حد تک جبلی دوری کی حیثیت رکھتی ہے لیکن مردوں کا حسن عورتوں کے لیے کوئی قابل قدر چیز ہرگز نہیں ہے - اگر ایسا ہوتا تو پھر انتظام خلقت انسانی اُس طور پر قائم نہ رہتا جس طور پر کہ قائم ہے، اس اعتبار سے عورتوں کے لیے قرآن میں یہ مذکور ہونا کہ نہایت خوبصورت مرد انہیں بہشت میں ملیں گے بے ضرورت ہوتا -

حوران جنت دنیا کی عورتیں ہیں جو جنت میں حسینہ جمیلہ اور نوجوان ہو کر داخل ہوں گی، عورتوں کے لیے خود اُن کا حور ہو جانا ہی نعمت ہے اس کے علاوہ اُنہیں جنت میں ایسے مرد ملیں گے جو جوان ہوں گے اور کبھی بوڑھے نہ ہوں گے - تعلق زناشوئی کے متعلق اور کیا چاہیے؟ بقیہ نعمتیں بہشت کی عورتوں اور مردوں کے لیے یکساں ہوں گی، عورتیں نظر انداز کہاں ہوئیں؟ اور بہشت میں اُن کا درجہ ادنےٰ کہاں رہا؟

دین و ایماں ترک کن زاں لعبہ یا یورپ بساز

(از جناب سید محمد ظہیر الدین صاحب گیلانوی بہاری)

اک گریجوئٹ سے اُسکے دوست نے باصد نیاز
پنجوقتہ فرض ہے ہم مسلموں پر یہ نماز
ہنس کے فرمانے لگے جب آپنے اے مہرباں
دیکھتا ہوں جبکو میں صد درجہ پابند صلوٰۃ
اُس میں سب عیوب باتیں مجھکو آتی ہیں نظر
ڈرتا ہوں عیب مجھ میں بھی کہیں پیدا نہو
اس کو سنکر دوست نے حسرت سے ٹھنڈی سانس لے
آپ نے جو کچھ کہ فرمایا اگر ہو بھی صحیح
ان عیوبوں کی وجہ ہوتی اگر صوم و صلوٰۃ
بے نمازی کے عیوبوں پر نظر کر کے کبھی،
بے نمازی کی بُری باتوں سے ڈر کر آپنے
یہ نہیں سمجھا مگر وہ ٹھیک سمجھا آپ نے
دونوں جانب صورتیں جب ایک ہی موجود ہوا
فعل پر کیوں ترک کو ترجیح دی ہے آپنے
ایک مسلم عاقل و فرزانہ کا یہ فیصلہ
آپ بالیں عقل و دانش راہ حق کو چھوڑ کر
ایسی باتیں کچھ مفید مدعا ہوتی نہیں
تغذیہ ہی پر ہے سب کی زندگی کا گو مدار
یہ نتیجہ تغذیہ کا ہے اگر کوئی کہے،
باعث اس کا اصل میں اپنی غلط تدبیر ہے
اس سے ڈر کر ترک کر دے گر کوئی اپنی غذا

ایک دن پوچھا کہ بھائی کیوں نہیں پڑھتے نماز
لیکن اس سے آپ کو پاتا ہوں بالکل بے نیاز
اسکو چھیڑا ہو تو اچھا مجھ سے سنیے اسکا راز
پاتا ہوں اتنا ہی اُسکو مبتلائے حرص آز
گرچہ وہ معلوم ہوتا ہے بظاہر پاکباز
بھائی جاں میں نے اگر پڑھنی شروع کر دی نماز
اپنے انگشتِ تاسف سے کہا با سوز و ساز
اس سے لازم آپ پر کیونکر ہوا ترک نماز
بے نمازی آج سب جانتے جاتے صالح را ستباز
آپنے سمجھا کہ اسکی وجہ ہے ترک نماز؟
سجدہ میں سر رکھ دیا ہوتا کبھی تو با نیاز
ترک کا کیا خوب بھائی آپنے نکالا راز
پھر ہمیں ترجیح کا بتلائیے کچھ امتیاز
کچھ سبب بتلا سکا تو ہونا چاہیے بندہ نواز
آپ ہی فرمائیے کس درجہ کہے جاں گداز
اپنے ہمچشموں سے آگے آپ فرماتے ہیں ناز
ہے عبث ناحق کی خاطر آپ کا یہ ترک تاز
پر کبھی تنہا ملک بھی کہدیتے ہیں از روئے مجاز
کس قدر معمول کہیگے اُس کو دانایانِ راز
ہے غذا کی کیا خطا فرمائیے بندہ نواز
کھانے پینے سے اُسے کلیۃً ہوا احتراز

کیا یہ شیوہ عقلمندوں کا ہے سچ فرما ہے ؟ موت کا رمز اسکو یا کہ زیست کا کیسے گا را رہ ؟
دیکھکر کھیر میں موتی کو بڑا کیا ہوشمند اسکو کیچڑ ہی سمجھکر پھیر لیگا چشم نا ز
آپ کی آنکھیں اُسے محسوس کرتی ہیں بڑی آنکھ کی ٹھنڈک جسے فرما گئے شاہ حجاز
گریبی ہے حال تو عالی کا کہنا ٹھیک ہے
دین و ایماں ترک کن زاں لعبدا یورپ بساز

حضرت عمرؓ بن الخطاب کا اسلام

(از جناب مولوی غلام دستگیر صاحب صادق سلطوی)

اسامہ بن زید عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے ہم سے ذکر کیا کہ کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ میں تمہارے سامنے اپنے اسلام لانے کا حال بیان کروں ؟ میں حضور سرور عالم سے سخت عداوت اور مخالفت رکھتا تھا ، ایک دن دوپہر کے وقت جبکہ میں مکہ شریف سے باہر ایک راستہ پر جا رہا تھا قریش کا آدمی مجھے ملا اور مجھ سے کہنے لگا کہ عمر کہاں جا رہے ہو ؟ تم تو اپنے مذہب کے بڑے پکے تھے ۔ ذرا جا کر اپنے گھر کی تو خبر لو ۔ میں نے کہا کیسے ؟ اُس نے جواب دیا کہ تمہاری بہن نے اپنا قدیم مذہب چھوڑ دیا ہے مجھے جب یہ خبر ملی تو غصے میں اپنی بہن کے گھر کی طرف چل پڑا اور دروازہ تو آگے ہی سے بند تھا میں نے باہر سے پکارا تو اندر سے آواز آئی تو کون ہے ؟ میں نے جواب دیا ۔ میں ہوں ابن خطاب ۔ اس وقت اندر چند آدمی بیٹھے سورۃ طٰہٰ پڑھ رہے تھے جس میں بڑی لذت آتی تھی جونہی اُنہوں نے میری آواز سُنی سب اِدھر اُدھر چھپ گئے اور وہ صحیفہ پڑھ رہے تھے جلدی میں اُسی جگہ پڑا رہا ، میری بہن اُٹھیں اور دروازہ کھولا ۔ میں نے بہن سے کہا کہ سُنا ہے کہ تو اپنے آباؤ اجداد کے دین سے پھر گئی ہے ۔ یہ کہکر میں نے اسکو مارنا شروع کیا جس سے کہ اُسکے خون بہنے لگا ۔ اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری تھے اس نے روتے ہوئے مجھ سے کہا کہ جو چاہے کرو ، جتنا چاہے ستا لو میں تو اب سچے دل سے مسلمان ہو چکی ۔ پھر میں اندر جا کر چارپائی پر بیٹھ گیا ، اُس وقت میں غصہ سے دیوانہ ہو رہا تھا نظر جو کی تو صحیفہ نظر آیا ۔ میں نے پوچھا کیسی کتاب ہے ، مجھے دکھا ۔ بہن نے کہا کہ میں ہرگز نہیں دکھاؤں گی ، تیرا جسم ناپاک ہے ، اسکو پاک صاف ہو کر ہاتھ لگانا چاہیے ۔ بڑے اصرار کے بعد اُس نے مجھکو وہ صحیفہ دیا (بعض مؤرخین لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے غسل کر لیا تھا) پہلے ہی لکھا دیکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ دیکھتے ہی میرے دل پر ہیبت طاری ہو گئی ، آگے جو دیکھا تو لکھا ہوا تھا سبح للہ ما فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم اسکے پڑھنے سے مجھ پر اور زیادہ رعب طاری ہوا ، اچانک ہی میری زبان سے یہ الفاظ نکل گئے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ میرے یہ الفاظ سنتے ہی کونوں میں چھپے ہوئے آدمی باہر نکل آئے اور مجھ سے کہنے لگے "اے عمر بن الخطاب تجھے خوشخبری ہو ، کیونکہ نبی کریم صلعم نے دوشنبہ کے دن یوں دعا فرمائی تھی اللھم اعز الاسلام باحد الرجلین اما عمرو بن ھشام واما عمر بن الخطاب سو نبی کریم کی دعا تمہارے حق میں پوری ہوئی میں نے اُن سے پوچھا کہ اس وقت جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں ؟ اُنہوں نے کہا کہ کوہ صفا کے دامن میں رونق افروز ہیں ۔ جب میں وہاں پہنچا تو دروازہ کھٹکھٹایا ۔ اندر سے آواز آئی کون ہے ؟ میں نے جواب دیا ۔ عمر ابن الخطاب ۔ مگر اندر کے آدمیوں نے دروازہ نہ کھولا ۔ آخر نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو ممکن ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اُسے ایمان کی توفیق بخشے ، حضور کے حکم پر دروازہ کھول دیا گیا اور دو شخص مجھے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر حضور تک لے گئے اور میں وہاں مؤدبانہ صورت میں گیا اور جا بیٹھا ۔ تب نبی کریم نے میری قمیص کا دامن پکڑ کر مجھے اپنی طرف کھینچا اور زبان مبارک سے فرمایا اللھم ھذا ابن الخطاب اللھم اھدہ میں نے جناب کے حکم پر عرض کیا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ حاضرین نے اس زور سے اللہ اکبر کہا کہ مکہ کے راستوں میں بھی اسکی آواز سنائی دیتی تھی ، میں محض دین کو ظاہر کرنے کی خاطر اپنے خالو ابوجہل بن ہشام کے پاس آیا ، اور اسکو کہا کہ میں اسلام لایا ہوں ، وہ مجھپر ناراض ہوا اور کہا یہاں سے چلا جا ، میں جب چل پڑا تو اُس نے دروازہ بند کر لیا ، چنانچہ میں اپنی قوم کے ایک کافر رکن کے پاس گیا اور ظاہر کر دیا کہ میں نے اسلام اختیار کر لیا ہے ۔ اُس نے برسر مجلس بلند آواز سے پکار کر کہا کہ ابن خطاب نے اپنا دین چھوڑ کر اسلام اختیار کر لیا ہے ۔ یہ سنکر لوگ مجھے مارنے لگے ۔ اُس وقت میرا ماموں مقام حجر پر کھڑا ہوا اور اپنی آستین سے اشارہ کرنے لگا کہ خبردار ! میرا بھانجہ میری پناہ میں ہے ۔ یہ سنتے ہی لوگ مجھ سے ہٹ گئے ، پھر میری یہ حالت ہو گئی تھی کہ میں کسی مسلمان کو کسی کافر سے مغلوب دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا ، اور میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اُن کی حالت میں شریک ہوا کرتا تھا ۔ محدث حاکم بروایت ابن عباس نقل کرتے ہیں کہ عمرؓ کے اسلام لانے پر مشرکین کہنے لگے تھے کہ اہل اسلام آج ہم سے زبردست ہو گئے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین قرآنی شہادت سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو گی ، عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا اسلام لانا ہمارے لیے فتح عظیم اور اُن کی ہجرت نصرت اسلام اور اُنکی خلافت محض رحمت تھی اور ہم لوگ کفار پر غالب آ گئے تھے ۔

عمرؓ اسلام لانے پر ہمیشہ نبی کریم صلعم کی صحبت میں رہنے لگے اور مخالفین کا بڑے زور سے مقابلہ کرنے پر کمربستہ ہو گئے ۔ جب عمر بن خطاب نے مکہ چھوڑنا چاہا تو پہلے تلوار باندھی اور تیر و کمان ہاتھ میں لیے اور ایک لٹھ بغلوں میں دبا لیا اور بیت اللہ کی طرف نکل پڑے اور طواف کیا اور مقام ابراہیم پر اطمینان کے ساتھ دوگانہ ادا کیا اور دروازہ پر کھڑے ہو کر قریش سے یوں مخاطب ہوئے :-

"خدا ان چہروں کو خستہ حال کرے تم میں سے جو شخص میرا مقابلہ

کرنا چاہتا ہے مرد میدان بنکر لڑے اور سامنے آئے "
حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ کسی شخص کو اتنی جرأت نہ پڑی کہ حضرت عمرؓ کی پیش قدمی کرتا، آپ کے کارہائے نمایاں اس قدر ہیں کہ بیان نہیں کیے جا سکتے +

ندامت کے آنسو

(از مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر)

رحم والے خدا، کرم والے خدا، دل شرمسار ہے آنکھیں اشکبار ہیں کچھ کہنا چاہتا ہوں مگر زباں پر قدرت نہیں، کچھ بولنا چاہتا ہوں مگر قوت گویائی ساتھ نہیں دیتی، تو دلوں کے بھید کا جاننے والا ہے، تو من کی بات سے خبردار ہے، تو عالم الغیب ہے، اپنی رحمت کا منھ برسادے معاف کردے، اے کل جہان کے بادشاہ، زمین کے بادشاہ، آسمان کے بادشاہ تیرا گناہگار بندہ ندامت کے آنسوؤں کی کشتی میں سجا کر لایا ہے انہیں قبول فرما۔ گناہگار رہوں، قصوروار رہوں، اور ایسا قصوروار رہوں کہ معافی مانگنے کے طریقہ سے بھی بالکل ناآشنا ہوں، تو نے ہی ہمیں سب کچھ بتایا ہے تو نے ہی ہمیں سب کچھ سکھایا ہے، معافی مانگنا بھی تو ہی سکھا دے اور اس معصیت کے عذاب سے نجات دے۔

اگر میں یونانی ہوتا تو، انسانوں کی قربانیاں چڑھاتا، مادی اشیا کی پرستش کرتا، کنواری معصوم لڑکیوں کو آگ میں جلاتا۔ جسم سے خون نکالتا اور اس خون سے قشقہ کھینچکر پیشانی کو جھکاتا۔ مگر سنا ہے کہ تجھے یہ وحشیانہ انداز مرغوب نہیں۔

اگر میں ہندو ہوتا تو گنگا جی سے مدد مانگتا، جمنا جی کے جل سے پاپ پن دھو ڈالتا۔ جگناتھ جی کے بت کے سامنے پرارتھنا کرتا، پجاریوں کی خوشامد کرتا، ان کی نفس پرستی کا سامان جمع کرتا، اور نہ جانے کیا کیا کرتا، مگر سنا ہے کہ ان باتوں سے بھی تو خوش نہیں ہوتا۔

اگر میں بدھ مذہب ہوتا تو پتھر کے ایک تراشے ہوئے بت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا اور کہتا کہ تو ہی میرا مالک ہے، تو ہی میرا آقا ہے، تو ہی میرا داتا ہے، مجھے معاف کردے، مگر یہ تو میری ہی سنگ تراشی کا ایک نمونہ ہے اس لیے یہ طریقہ بھی مجھے پسند نہیں۔

اگر میں پارسی ہوتا تو اگنی دیوتا کو اپنا وکیل بناتا، آگ کی چنگاریوں کو مجھے منانے کے لیے بھیجتا، سورج کے سامنے دوزانو ہوکر بیٹھ جاتا اور اپنے روٹھے ہوئے داتا کو منا لیتا مگر عقل کہتی ہے کہ تو اس طریقہ سے بھی خوش نہ ہوگا۔

اگر میں عیسائی ہوتا تو باپ کی خوشامد کرتا، بیٹے کے آگے ہاتھ جوڑتا، روح القدس کے قدموں پر سر رکھ دیتا، صلیب کا واسطہ دیتا اور تجھ سے معافی مانگ لیتا، مگر کہتے ہیں کہ تو اس طریقہ سے بھی راضی نہیں ہوتا۔

اگر میں آریہ ہوتا تو ویدک ایشور کی خدمت کرتا، ہاتھ دباتا، پیر دباتا بیمار ہوتے تو تیمارداری کرتا، اچھے اچھے کھانے کھلاتا اور دنیاوی لذتوں میں پھنسا کر اپنا مقصود نکال لیتا، کنوئیں کے بیتہ کو اپنا مددگار بنا لیتا مگر ضمیر ان باتوں پر مجھے ملامت کرتا ہے۔

مگر میں تو مسلمان ہوں

میری عبادت سب الگ، میری ریاضت سب جدا۔ انسانی قربانی میرے مذہب میں ناجائز ہے، مادی اشیاء کی پرستش کی ممانعت معصوم لڑکیوں کو آگ میں جلانے کی اسلام اجازت نہیں دیتا، گنگا جمنا میری نظر میں اور میرے مذہب کی نظر میں ادنے مخلوق ہیں۔ بت پرستی کو میں کھیل سمجھتا ہوں، آگ، بچے روشن کرلیتے ہیں اور بجھا دیتے ہیں اس لیے آگ میری نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ لم یلد و لم یولد میرا ایمان ہے، باپ بیٹے کے خیال سے باریتعالیٰ کی ذات پاک صاف ہے۔ صلیب میری نظروں میں ایک معمولی چیز ہے۔

سورج روز نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے، یہ بھی گنگا اور جمنا کی طرح میرے مولیٰ کی ادنے مخلوق ہے،

بدھ کا مت میرے لیے ایک پتھر کی چٹان سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ میرا خدا نہ کبھی بیمار ہوتا ہے، نہ دنیاوی لذتوں کا طالب میرے خدا کی شان بے نیازی ہے۔

میرے مولیٰ معافی کے طریقہ سے ناواقف ہوں، انجان ہوں، نو گرفتار ہوں، مجھے کچھ معلوم نہیں، اے کرم والے خدا اے رحم والے خدا! میرے گناہوں کو معاف کر، اس کے طفیل میں معاف کر جس کی بدولت میرے جدّ بزرگوار حضرت آدم نے معافی حاصل کی تھی، اُس کے صدقے میں معاف کر جس کے سہارے سے حضرت نوحؑ کی کشتی کو تو نے پار لگایا تھا، اُس کے وسیلے سے معاف کر جس نے حضرت یونس کو مچھلی کے پیٹ کے قید خانہ سے رہائی دلائی تھی۔ معاف کر رحم والے خدا! معاف کر، کرم والے خدا! معاف کر، ندامت کے آنسو قبول فرما، اور مجھے معصیت کی آلودگی سے بچا +

رسائل کی روح

مسئلۂ انتقام

شریعت اسلامیہ نے کسی کی طرف سے ناحق تکلیف پہنچنے پر اس سے انتقام لینے کو جائز قرار دیا ہے۔

مگر انتقام اُس تکلیف سے جو ناجائز طور پر پہنچی ہے کسی طرح تجاوز ہونا چاہیے، ورنہ وہ ظلم ہوگا جس کی شریعت اسلامیہ روادار نہیں معلوم ہوسکتی، اس کی بابت کسی سے غلط فہمی نہ ہونے کے لیے اس مسئلہ کو مختلف مقامات پر وضاحت سے بیان فرمادیا گیا ہے، مثلاً ارشاد باری تعالیٰ عزاسمہٗ ہے اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ۔ جان کے بدلے جان، اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخم ہوں تو ان کا اسی طرح بدلہ۔

انتقام میں ظالم کے مدارج کا لحاظ نہیں ہے

اس میں دیگر امتیازات پر طرف ہیں فقیر و تونگر ملازم و آقا، ماتحت و بالادست جاہل و عالم، شیخ و سید، عجمی و عربی سیاہ و سفید، ذمی و مومن، ضعیف و قوی، مریض و تندرست سب یکساں ہیں، ان امتیازات کی بنا پر کوئی اثر جدید مرتب نہیں ہوسکتا۔

حضرت امام اعظم و امام شافعی کا مذہب عورت اور غلام کے قصاص کے بارے میں

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیۂ کریمہ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى کے مدنظر غلام کا انتقام ایک آزاد خود مختار شخص سے یا عورت کا قصاص مرد سے نہیں لیا جائیگا لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى کے ذریعہ اُمم سابقہ اور شرائع ماضیہ کا حکم بیان فرمایا گیا ہے، اگر ہماری شریعت میں اُس کے خلاف کوئی حکم نہ دیا گیا ہو تو وہ واجب التعمیل ہوگا لیکن شریعت اسلامیہ میں اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ کا حکم عام موجود ہے جو سابقہ شریعتوں کا ناسخ ہے لہٰذا اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى کا حکم واجب العمل نہ رہا۔ جان کے بدلے جان لی جانی چاہیے، اگرچہ غلام اور عورت کے بدلے میں آزاد اور مرد کی جان کیوں نہ ہو۔

نیت بخیر ہو تو اُس سے انتقام نہیں

فرض کیجیے کہ ایک شخص بیمار ہے، اس کی کسی آنکھ میں مواد فاسدہ جمع ہوگیا ہے اس نے ڈاکٹر سے رجوع کیا، ڈاکٹر نے عمل جراحی کو مناسب جانا اور حسب قواعد فن یا اصول صوابدید کے مطابق اُس نے عمل جراحی کیا۔ مگر اس کی وجہ سے آنکھ ضائع ہوگئی اس صورت میں حق تعالیٰ کا وہ حکم جو العین بالعین کے ذریعہ بیان ہوا ہے اس مقدمہ سے متعلق نہ ہوگا، بلکہ ڈاکٹر کے خلاف مقدمہ چلانا ہی ظلم میں داخل ہوگا، اگرچہ اس کے عمل جراحی سے مریض کی آنکھ ضائع ہوگئی۔ لیکن ڈاکٹر کی نیت چونکہ بخیر تھی اس لیے اس کے خطا کیے ہوئے عمل کی بابت بھی ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیگی، یہ بھی ایک اجتہاد ہے۔ وَالْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ صاحب اجتہاد خطا پر بھی ہوتا ہے اور صواب پر بھی، اگر اس کی رائے صواب پر ہے تو اس کے لیے دس گنا اجر ہے اور اگر اس کا اجتہاد خطا پر ہو تو ایک اجر ہاتھ سے نہ گیا۔

حضرت صدیق اکبرؓ کا فیصلہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آپ کے زمانۂ خلافت میں ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں ایک شخص نے دوسرے شخص کا کان کاٹ ڈالا تھا اور دوسرے نے اپنے فریق کا دانت توڑ دیا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بس بدلہ ہوچکا اب انتقام کی کوئی صورت باقی نہ رہی، کان کے کٹ جانے سے سماعت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اسی طرح ایک دانت کے ٹوٹ جانے سے کسی چیز کے چبانے پر بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یا یہ کہ کان کٹ جانے سے ایک عیب پیدا ہوگیا تو یہی شکل دانت کے ٹوٹنے میں بھی ہے۔ اگر منہ بند کرنے سے دانت کا عیب چھپ جاتا ہے، تو سر کے بال چھوڑ دینے یا عمامہ کان کے اوپر سے باندھ لینے میں کان کا عیب بھی چھپ سکتا ہے۔ یہ سنتے ہی فریقین نے اپنا مقدمہ اُٹھا لیا اور باہم صلح کرلی۔

کیا ایسا فیصلہ ہر کس و ناکس کرسکتا ہے، جس وقت ہر دو فریق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حاضر ہوئے تھے ہر ایک کو یہ خیال ہوگا کہ اَلْأُذُنُ بِالْأُذُنِ وَالسِّنُّ بِالسِّنِّ کے مطابق عمل ہوگا۔ یعنی ایک شخص کا کان اور دوسرے کا دانت تو جاتا ہے۔ اب کان کے ساتھ دانت اور دانت کے ساتھ کان بھی کاٹ دیا جائیگا۔ مگر حق تعالیٰ جس پر اسرار شریعت ظاہر فرماتا ہے وہ معاملہ کی تہ کو پہنچتے ہیں اور فریقین کے عمل پر انصافانہ نظر ڈالتے ہیں، چونکہ حدیث شریف میں وارد ہے اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ، ساری خلق خدا

اس کے بال بچے ہیں یعنی جملہ مخلوقِ اللہ سبحانہٗ کے پاس ساوی اور سب اس کے بندے ہیں۔ اگر ایک باپ کے کئی بچے ہیں اور دو بچے آپس میں جھگڑا کریں اور ایک دوسرے کو بیجا تکلیف پہنچائیں تو باپ یہی چاہتا ہے کہ نا سمجھی سے جو جھگڑا ہوا اس کا فیصلہ اس طرح کیا جائے کہ بچوں کو مزید تکلیف بھی نہ پہنچے۔ آپس میں جو مخالفت ہوگئی ہے وہ بھی دور ہو، دوسرے بچوں پر اس کا برا اثر بھی نہ پڑے اور خود وہ بچے آئندہ ایسا جھگڑا نہ کریں، یہ اُس صورت میں ہو سکتا ہے کہ انصاف کا پہلو ہاتھ سے نہ جانے پائے اور فیصلہ ایسا ہو کہ فریقین اس کو مان لیں یا اربابِ دانش اس کو دیکھیں تو بھی بر انصاف تسلیم کریں۔

فیصلۂ بالا کی نزاکت

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو فیصلہ صادر فرمایا وہ ان تمام پہلوؤں کا جامع ہے اور انصاف پر مبنی ہے۔ فریقین تو اس کو تسلیم کر ہی چکے تھے لیکن اب تک جو شخص اس کو دیکھتا یا سنتا ہے داد دیتا ہے اگر الأُذُنُ بالأُذُنِ وَالسِّنُّ بالسِّنِّ کے ظاہری معنی کے مدِ نظر کان کے ساتھ دانت اور دانت کے ساتھ کان کاٹ دیا جاتا تو بھی انصاف ہو سکتا تھا مگر اس صورتِ فیصلہ میں جو نزاکت پیدا ہوئی وہ پیدا نہ ہو سکتی تھی۔

(واعظ۔ حیدر آباد دکن)

خلیفہ ہشام بن عبدالملک اور حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ

دوسری صدی ہجری میں خلیفہ ہشام بن عبدالملک جس کا تعلق خلفائے بنی اُمیہ میں دسواں تھا جب بعد ترک و اختشام مدینہ منورہ پہنچا تو خواہش کی کہ کسی صحابی سے ملاقات کرے، تفتیش و تجسس کے بعد جب یہ ثابت ہوا کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کوئی بھی زندہ نہیں تو ناچار حکم دیا کہ تابعین میں سے کسی کو لاؤ۔ لوگ حضرت طاؤس کو لے گئے جو بہترین تابعی اور اکابر علما و صلحا سے تھے۔ حضرت موصوف جب خلیفہ کے سامنے پہنچے تو وہ نہایت شان و شکوہ سے مسند دیبا پر تمکن تھا۔ آپ نے لبِ فرشِ نعلین اُتاری اور السلام علیک یا ہشام کہکر اُس کے روبرو بیٹھ گئے۔ ہشام آپ کی اس حرکت سے نہایت برانگیختہ ہوا یہاں تک کہ آپ کو قتل کرنے پر آمادہ ہوگیا کیونکہ اُس عہد میں خلیفہ کی روبکاری میں جوتہ اُتار دینا ترکِ ادب اور بلا اجازت بیٹھ جانا صدر جہ کی گستاخی تھی اور بغیر کنیت کے نام لینا تو گردن زدنی جرم تھا۔ اُس کے مذاق و حفاظِ مجلس نے جب اُس کو برہم دیکھا تو حضرت طاؤس کے علم و فضل اور حرم نبوی کے احترام سے متاثر کر کے قتل سے باز رکھا، ہشام نے بہ غیظ و غضب خطاب کیا کہ اے طاؤس تم نے یہ گستاخی کیوں کی؟ آپ نے فرمایا کیسی گستاخی، اُس نے کہا کہ ایک ہی نہیں تم نے اس وقت چار ناقابلِ عفو گستاخیاں کی ہیں، اوّل تو ہمارے روبرو پا برہنہ ہوئے، دوم امیر المومنین نہ کہا۔ سوم بلا کنیت یا بدولت کا نام لیا، چہارم بلا اجازت بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرے روبرو جو تہ اُتارنے کا یہ سبب ہے کہ میں رات دن میں پانچ مرتبہ اُس احکم الحاکمین کے سامنے جوتا اُتار کر جاتا ہوں اور وہ مجھ سے کبھی خفا نہیں ہوتا۔ اس لیے میں نے یہاں بھی مضائقہ نہ سمجھا، اور امیر المومنین نہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ تمام لوگ تیری امارت پر متفق اور رضامند نہیں ہیں پھر میں جھوٹ کیوں کہتا، بلا کنیت تیرا نام لینے میں یہ مصلحت تھی کہ میں تجھ سے دشمنی نہیں، بلکہ دوستی رکھتا ہوں اور پروردگارِ عالم نے عموماً اپنے دوستوں کو صرف نام لیکر پکارا ہے جیسے یا محمدؐ یا عیسیٰؑ یا موسیٰؑ وغیرہ، ہاں البتہ دشمنوں کو مع کنیت نام لیکر خطاب کیا ہے مثلاً تبت یدا ابی لھب۔ ہاتھ باندھے کھڑے ہو کر تجھ سے بیٹھنے کی اجازت لینا میں نے اس لیے مناسب نہ جانا کہ مجھے حضرت علیؓ کا قول یاد آگیا، آپ فرماتے تھے کہ "اگر کوئی کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے تو وہ ایسے شخص کو دیکھ لے جو خود بیٹھا ہو اور اُس کے روبرو بندگانِ خدا دست بستہ کھڑے ہوں"۔

خلیفہ ہشام کو آپ کے کلام سے رقت طاری ہوئی اور آپ کا بہت اعزاز و احترام کیا۔

خلیفہ ہارون الرشید اور حضرت فضل بن ربیع رح

خلیفہ ہارون الرشید کا معمول تھا کہ علما و صلحا کی خدمت با برکت میں حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کیا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت فضل بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر جا نکلے، حضرت فضل عہدۂ وزارت ترک کر کے زاویہ نشینی اختیار کر چکے تھے، اثنائے گفتگو میں خلیفہ نے دریافت کیا کہ فضل تم نے وزارت کیوں ترک کی اور اب کیسے گزر ہوتی ہے۔ حضرت فضل نے فرمایا بہ نسبت پہلے کے بدرجہا بہتر حال ہے، زمانۂ وزارت میں جس سلطان کا میں فرمانبردار رہتا تھا وہ میری دس خدمتوں کا ایک صلہ بھی بمشکل دیتا تھا، لیکن اب ایسے شہنشاہ کی اطاعت کرتا ہوں جو ایک خدمت کا دس گنا اجر عطا فرماتا ہے۔

پہلے میں سلطان کے حضور میں کچھ عرض کرنا چاہتا تو موقع محل اور سلطان کی خوشنودیٔ مزاج کا خاص طور سے خیال رکھنا پڑتا تھا، اب کسی بات کی پابندی نہیں ہے اور میں جب چاہتا ہوں بے تکلف ہر ایک معروضہ اپنے سلطان کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں۔

پہلے مجھ کو بادشاہ کے مفوضہ کاموں کی نگہداشت کرنی پڑتی تھی، اب وہ میرے تمام کاموں کا نگراں اور ذمہ دار ہے۔

پہلے جب بادشاہ خواب راحت میں پڑا سوتا تھا مجھے بیداری کی زحمت اُٹھانی پڑتی تھی، اب میں چین سے سوتا ہوں اور وہ میری حفاظت کرتا ہے۔

پہلے میں جانتا تھا کہ میرا رزق اس بادشاہ کے دامن سے وابستہ ہے لیکن اب میں معلوم کر چکا ہوں کہ ہم دونوں کا رزق اُس بادشاہ کے ہاتھ میں ہے۔

(انتخاب)

رحمتِ باری کم اپنا جوش کر سکتی نہیں

(از جناب مولانا ظفر علی خاں صاحب)

رحمتِ باری کم اپنا جوش کر سکتی نہیں
یہ چڑھی ندی قیامت تک اُتر سکتی نہیں

زندۂ جاوید ہے اللہ والوں کا گروہ
اُمتِ مرحوم سو سکتی ہے مر سکتی نہیں

سرورِ کونینؐ خود جن ناخداؤں کے وہ ناؤ
لطمۂ طوفانِ موج افزا سے ڈر سکتی نہیں

ایشیا کی وہ بساط کہنہ اُلٹی جا چکی
بازیِ اسلام اب عالم میں ہر سکتی نہیں

میں نے یہ مانا کہ جس پر ہو عتابِ سلطنت
اُس کی دنیا جیتے جی ہرگز سنور سکتی نہیں

ٹوٹ لے جب تک نہ سر پر اک نیا کوہِ ستم
ایک بھی رات اُس ستم کش کی گزر سکتی نہیں

ان جفاؤں پر مگر ہو شیدہ جس کا صبر و شکر
عاقبت بھی کیا اُس انساں کی سُدھر سکتی نہیں

جرم اتنا ہے کہ کیوں حدِ نظر سے بڑھ کے آہ
لب تک آجاتی ہے سینے میں ٹھہر سکتی نہیں

کفر سے مجھ کو ہو لاگ اور دیں سے ہے مجھ کو لگاؤ
کوئی اور الزام دنیا مجھ پہ دھر سکتی نہیں

میری حرصِ لذتِ آزار کا عالم نہ پوچھ
سر نہ جب تک جائے نیت میری بھر سکتی نہیں

میں حرم سے اُڑ کے جا بیٹھوں گا شاخِ سدرہ پر
میرے پر تثلیث کی قینچی کتر سکتی نہیں

(صوفی)

اسلام اور اخلاق

اسلام نے ہمکو اخلاق کی بہت زیادہ تعلیم دی ہے اور اصلاحِ عادات و تہذیبِ اخلاق کی سخت تاکید و تنبیہ کی ہے، بہت سی حدیثیں اخلاق کی فضیلت اور ترغیب و تاکید میں وارد ہیں، نمونتاً صرف چند احادیث اس مقام پر بیان کی جاتی ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ بانیٔ اسلام علیہ التحیۃ والسلام نے خوش اخلاق مسلمانوں کو ایمان میں سب سے کامل اور مسلمانوں میں سب سے بہتر اور اپنا محبوب و پسندیدہ فرمایا ہے:- چنانچہ ابوداؤد میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا" یعنی مسلمانوں میں سب سے زیادہ کامل الایمان وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ خوش خلق ہے۔ اور صحیحین میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "ان من خیارکم احسنکم اخلاقا" یعنی تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہے۔ نیز صحیح بخاری میں عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "ان من احبکم الیٰ احسنکم اخلاقا" یعنی تم میں سے وہ شخص مجھ کو زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

دنیوی طاقت اور اسلحہ کی قوت سے لوگوں کے جسم مقید ہوتے ہیں اعضاء و جوارح پر قبضہ حاصل کیا جاتا ہے، گردنیں جھک جاتی ہیں۔ قلوب مسخر نہیں ہوتے۔ مگر حسنِ خلق میں وہ قوت اور اثر ہے جس سے قلوب مسخر ہو جاتے ہیں، یہ وہ شمشیرِ آبدار ہے جس سے نہ صرف بڑے بڑے سرکش اور جابر انسان ہی تسلط و فرمانبردار ہو جاتے ہیں، بلکہ بڑے بڑے قوی ہیکل اور خونخوار درندے اور وحشی جانور تابع و منقاد ہو جاتے ہیں، دنیا میں اشاعتِ اسلام کا سب سے بڑا ذریعہ یہی حسنِ خلق ہے۔

کیا اسلام بزورِ شمشیر پھیلا؟

یہ مخالفینِ اسلام کا محض اتہام ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کو بزورِ شمشیر پھیلایا اس قسم کا لغو خیال اور مہمل اعتراض وہی لوگ پیش کرتے ہیں جو تواریخِ اسلامیہ سے تو بالکل نابلد ہیں۔ یا اُن کی چشمِ بصیرت پر تعصب کا سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے، جو لوگ کہ تواریخِ اسلامیہ سے واقف اور مسلمانوں کے واقعات اور کارنامے سے باخبر اور منصف مزاج و عدل پسند ہیں وہ کبھی ایسا بیہودہ خیال اور مہمل اعتراض نہیں کر سکتے۔

دیکھو یورپ کا مشہور مؤرخ کارلائل ایسے معترضین و مخالفین کے قول کی تردید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "اگر محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تیغ زن سپاہیوں کے زور سے اسلام پھیلایا تو پہلے ان تیغ زن سپاہیوں کو کس تلوار نے مسلمان بنایا؟"

مسلمانوں کے پاس اخلاق کی شمشیرِ آبدار تھی جس کے ذریعہ سے عرب سے عجم، شام سے ہندوستان تک وہ پہنچ گئے اور تمام اطراف و اکنافِ عالم میں پھیل گئے، اور واقعہ یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے اخلاق و عادات درست رہتے تو دنیا میں چپہ بھر زمین بھی مسلمانوں سے خالی نہیں رہتی۔

ذات پات کا مسئلہ

اسلام نے ہمیں جس تمدن کی تعلیم دی ہے وہ ان ذات پات کی الجھنوں سے کہیں بالاتر ہے اسلام نے جس اصل الاصول کو اشرف المخلوقات کے سامنے پیش کیا ہے وہ توحید اور صرف توحید ہے، اور یہی وہ چیز ہے جو ایک عالمگیر برادری کی مظہر ہے، اس نے ہر فردِ انسانی کو خواہ وہ سفید ہو یا سیاہ، زرد ہو یا سُرخ، عجمی ہو کہ عربی، ایرانی ہو کہ تورانی، سامی ہو کہ آرین اپنے اس حلقہ میں شرکت کی دعوت دی ہے، اُس کی یہ تعلیم ہے کہ تمام مخلوقات سے انسان شریف ہی نہیں بلکہ اشرف ہے لیکن باہمی شرافت من حیث خلقت و نسب کوئی چیز نہیں، بلکہ اُس کا مدار صرف تقوے پر ہے، ایک مسلمان بمقابلہ کفار و مشرکین شریف کہا جا سکتا ہے، لیکن بمقابلہ دوسرے مسلمان کے ہرگز شریف نہیں کہا جا سکتا، یہی وہ راز ہے جس کو انما المؤمنون اخوۃ، فاصلحوا بین اخویکم میں بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت میں صرف اس کو بتایا گیا ہے کہ تمام کلمہ گو بھائی بھائی ہیں بلکہ تمدن کے لازمہ اصلاحِ باہمی کو فرضِ شرعی قرار دیکر کسی اپنے کلمہ گو بھائی کی تنقیص و تذلیل کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے جس کی کھلی توضیح آیۃ کریمہ "بئس الاسم الفسوق بعد الایمان" میں شد و مد کے ساتھ بیان کر دی گئی ہے +

(المؤمن)

معلومات

دیدار بذریعہ تار مذہب عاشقی کے پیروؤں کو چاہیے کہ مغربی سائنس دان کے ہاتھ پر بذریعہ تار بیعت کرلیں، اس لیے کہ وہ عشق بازی کے درس کی تکمیل کے لیے ہر روز ایک نیا سکا شفہ عمل میں لا رہے ہیں۔ ان کی چشم سائنسیت کا ہر اشارہ عشاق کو آفرین کی صدا بلند کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔ ان کی بدولت رہ الفت میں وہ وہ آسانیاں پیدا ہوگئیں جو عشاق کے وہم و گمان میں بھی کبھی نہیں آسکتی تھیں، کون جانتا تھا کہ ایسا آلہ بھی ایجاد ہوسکتا ہے جس کے ذریعہ سے آن کی آن میں محبوب کی تصویر لی جاسکتی ہے، واہ رے دماغ کیمرہ تیار کردیا، کسی کو کیا خبر تھی کہ ایک وہ بھی زمانہ آنے والا ہے کہ ہزاروں میل سے دو بدو باتیں ہوسکتی ہیں، مگر واہ رے عقل ٹیلیفون ایجاد کردیا جس کی وجہ سے کورٹ شپ کے مسئلہ میں غیر معمولی آسانیاں پیدا ہوگئیں، ٹیلیفون سے قوت سامعہ کو تسلی ہو جاتی تھی مگر قوت باصرہ محروم تھی، مگر ٹیلیفون نے ترقی کی اور کان کے ساتھ آنکھ بھی لطف اندوز ہونے لگی۔ اب وقت یہ تھی کہ ہر جگہ ٹیلیفون نہیں، بہت سے شہر اس نعمت بے بہا سے محروم ہیں، مگر ایک جدید ایجاد کی اطلاع نے اس کمی کو بھی پورا کردیا، اس ایجاد کے ذریعہ سے "دیدار بذریعہ تار" ممکن ہے، پہلی بیل تو سادہ تصویریں بذریعہ تار بھیجی جاسکتی تھیں مگر اب اس ایجاد میں ایک نیا اضافہ اور کیا گیا ہے جس کے ذریعہ سے آٹھ رنگ کی تصویر آن کی آن میں بذریعہ تار ہزار ہا میل پر منتقل کی جاسکتی ہے، اس وقت تو محض یہ خیال ہے کہ اس ایجاد کے ذریعہ سے مجرموں کی شناخت میں مدد لی جائیگی مگر آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا"

سگ نما انسان روس میں کتوں کی شکل کے انسان بکثرت پائے گئے ہیں، چین کے جنوبی حصہ میں بھی یہ عجیب مخلوق آباد ہے۔ ان کا چہرہ کتوں سے مشابہ ہے، بدن پر اس قدر بڑے بڑے بال ہیں کہ قدرت نے انہیں تن پوشی کے تفکرات سے بالکل آزاد کردیا ہے، یہ عموماً درختوں پر رہتے ہیں، اس نئی دریافت نے دنیائے سائنس میں ایک حیرت و استعجاب کی کیفیت پیدا کردی ہے، ماہرین سائنس کو چاہیے کہ اس معاملہ کو پس پردہ نہ رہنے دیں زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں، ممکن ہے کہ معاملہ کی تہہ تک پہنچنے کے بعد ان کو اس سے بھی زیادہ حیرت ہو، اصل علاج کے ملنے کے بعد خیال ہوتا ہے کہ شاید ارتقاء کی تھیوری درست ہے۔ کل شئ یرجع الی اصلہ والا معاملہ نہ ہو۔ شاید بندر سے ترقی پائے ہوئے انسان پھر دوبارہ اپنی اصلی صورت اختیار کر رہے ہیں۔ وہ جو ڈارون کی تھیوری کو اپنا دین ایمان سمجھتے ہیں تیار ہو جائیں آواگون کا وقت آگیا ہے۔

انگریزی زبان کی ترقی ۱۸۰۱ء میں انگریزی بولنے والوں کی تعداد ۲ کروڑ ۵ لاکھ تھی ۱۸۹۰ء میں ۱۱ کروڑ ۱۰ لاکھ ہوگئی، روز بروز انگریزی زبان نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے، اس وقت دنیا کی آبادی میں ۱۰ فیصدی انگریزی زبان بولنے والے ہیں، امید کی جارہی ہے کہ ۱۹۵۰ء تک انگریزی زبان دوسری زبانوں سے دوگنی بولی جائے گی۔ اور ۲۰۰۰ء تک یہ زبان دنیا کے چوتھائی آدمیوں کی زبان ہوگی۔

یہ یقینی بات ہے کہ زبان کے ساتھ ساتھ معاشرت میں بھی تبدیلی پیدا ہو جائیگی اور معاشرت کی تبدیلی مذہب پر بھی اپنا اثر کیے بغیر نہیں رہ سکتی، کاش مولوی صاحبان خصوصیت کے ساتھ غور فرمائیں جن کے مایۂ ناز ابن مولوی کالج کی چہار دیواریوں میں مغربی تمدن کی مشین میں ڈھالے جارہے ہیں ذرا ان کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کچھ مدت کے بعد ان کی اولاد کا مذہب کیا ہوگا۔ "علم حاصل کرو خواہ چین کا سفر کرنا پڑے" کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ایمان بیچکر علم حاصل کیا جائے۔ اگر مسلمانوں کو اسلام پیارا ہے، اگر مسلمان حضور سرور عالم کی امانت کو ایک امین کی حیثیت سے رکھنا چاہتے ہیں تو انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ عربی تعلیم کو بھی لازمی قرار دیں، ورنہ یہ سمجھ لیجیے کہ آج سے کچھ مدت کے بعد نہ ترمذی ہوگی نہ جلالین، نہ تفسیر ہوگی نہ حدیث محض رینیلڈ اور شکسپیر کے اقوال رہ جائیں گے، اسلام کی فضا تاریک اور دھندلی نظر آنے لگے گی۔ اور اقبال کا یہ شعر ؎

اسلام کی امانت سینوں میں ہے ہمارے ممکن نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

مرثیہ بن کر رہ جائے گا۔

زکام کا نیا علاج امریکہ کی ایک کیمیکل سوسائٹی نے ایک عجیب و غریب کمرہ بنایا ہے جس میں بیٹھنے سے ایک گھنٹہ کے اندر زکام کی شکایت بالکل دور ہو جاتی ہے، مریض کو کسی قسم کی دوا استعمال نہیں کرائی جاتی اس کمرہ کی ہوا سے زکام کا اثر بالکل ضائع ہو جاتا ہے، پہلے مشین کے ذریعہ سے ایک گیس کمرہ میں چھوڑ دیا جاتا ہے اسکے بعد برقی پنکھے کی مدد سے یہ اس گیس کو کمرہ کے ہر حصہ میں منتشر کردیتے ہیں، مریض کے سانس کے ساتھ یہ گیس پھیپھڑوں میں داخل ہوتا ہے اور اسے صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس وقت تک اس شفاخانہ سے انفلوئنزا، کالی کھانسی اور تنفس کے امراض کے صدہا بیمار تندرست ہو چکے ہیں، نہایت بہتر ایجاد ہے کاش روحانی امراض کے علاج کی طرف بھی بیدار مغز سائنس داں توجہ کریں تاکہ غریب ہندوستانی پیری مریدی کے چنگلوں سے آزاد ہو جائیں۔

فہمی

کم سرمایہ والوں کیلئے وسائل معاش

سونے کا پانی چڑھانا

لوہے کے ہتھیاروں یا اوزاروں و برتنوں پر سونے کا پانی پھیرنے کا ہنر آجکل یورپ میں زوروں پر ہے، اور ہر سال ایسا سامان یورپ سے تیار ہوکر ہندوستان میں بکتا ہے آپ بھی تیار کرکے روپیہ کمائیں۔ ترکیب یہ ہے:-

شورہ عمدہ نمک لاہوری شب یمانی

۱۰ تولہ ۱۰ تولہ ۱۲ تولہ

ہر سہ چیزوں کو حسب اندازہ پانی میں حل کردیں پھر اس میں ایک تولہ سونے کے ورق ڈالکر برتن کو ڈھک دیں اور ۲۴ گھنٹے کے بعد آگ پر رکھ کر خشک کرلیں، باقی خشک سفوف رہ جائیگا، اب اس سفوف میں اس قدر رکٹیفائڈ اسپرٹ آف وائن ڈالکر گھولیں کہ تمام شیرے جیسی گاڑھی ہوجائے، اب اس مرکب کو برش کیساتھ فولاد یا لوہے کی کسی چیز پر لگائیں فوراً سنہری گلٹ ہوجائیگا۔

شیشے پر سونے کا ملمع

ولایت سے بے شمار شیشے کا سامان ہندوستان میں آکر فروخت ہوتا ہے کہ جس پر سنہری بیل و بوٹے ہونے کے باعث بڑی قیمت پڑتی ہے، آپ بھی اس ہنر کو سیکھ کر فائدہ اٹھائیں:- ترکیب یہ ہے:-

السی کے تیل کو پہلے آگ پر خوب پکالیں، پھر تیل کے برابر کا گوند سندرس پیسکر ملائیں جب گوند سندرس خوب مل جائے تب محفوظ رکھیں وقت ضرورت اس میں سے قدرے لیکر اس میں تھوڑا سا تارپین کا تیل ملاکر پتلا کرکے شیشے کے برتن پر اس سے بیل بوٹے بنا کر ذرا آگ کے سامنے برتن رکھیں، جب لگا ہوا مصالحہ ذرا لیس دار معلوم ہونے لگے اس پر سونے کا ورق یکساں جما کر اس کو سمر کرلیں اور بعد میں کسی چیز سے خوب گھوٹ دیں۔ دوسرا طریقہ یورپ کے کاریگر یہ استعمال کرتے ہیں۔

سنہری سفوف جو عام بازار میں بکتا ہے سہاگہ کے ساتھ ملاکر ذرا پانی سے حمیر دیکر اس سے شیشے کے برتن پر نقش و نگار کرکے آگ کے آگے رکھ دیں، تمام نقش و نگار سنہری ہوجائیں گے۔

چینی کے برتن جوڑنے کا مصالحہ

آجکل کونسا گھر ہے جہاں چینی کے برتن استعمال نہیں کیے جاتے اور روزانہ دو چار کا خون نہیں ہوتا، اگر ان کو جوڑ لیا جائے تو وہ پھر کارآمد ہوسکتے ہیں، اس کی ترکیب یہ ہے کہ گوند کو بہت تھوڑے پانی میں پہلے بھگو دیا جائے، پھر بہت گاڑھا گاڑھا گھلا ہوا تھوڑا گوند لیکر پلاسٹر آف پیرس میں اچھی طرح ملاکر سخت لیہی کی شکل بنا کر کسی برش وغیرہ سے ٹوٹے ہوئے کناروں میں لگا کر برتن جوڑ لیا جائے، دو یا تین دن تک اس کو سائے میں خشک ہونے کے لیے رکھدیا جائے خشک ہونے کے بعد جوڑی ہوئی جگہ پر سے ہرگز نہیں ٹوٹے گا۔

بلانکٹ یا کمل کا دھونا

میلے بلانکٹ کو نیم گرم شیریں و مصفا پانی میں پندرہ منٹ چھوڑ رکھیں کھولتا ہوا پانی اور کپڑا دھونے کا صابن ملاکر ایک مصالحہ تیار رکھو، ایک بلانکٹ کے لیے ایک پونڈ صابن درکار ہے، اب اس مصالحہ کو نیم گرم پانی والے ٹب میں ڈال کر گھلا دو اور ہاتھ سے خوب ملاکر کف پیدا کرلو پھر بھیگتے ہوئے ٹب میں سے بلانکٹ کو نکال کر نچوڑ لو اور اس تیار شدہ کف میں ڈالکر خوب ہلاؤ اور دس ایک منٹ تک ویسا ہی چھوڑ رکھو، اس کے بعد بلانکٹ کے ہر حصہ کو اور خصوصاً اس حصہ کو جہاں دھبے ہوں خوب رگڑو پھر نکال کر نچوڑ لو اور گرم پانی میں دو مرتبہ ڈبو کر خشک کرلو، مگر سخت گرم مقام پر نہ سکھاؤ، جب خشک ہوجائے اس کے ہر حصہ کو ایک پاک مگر کھردرے فلالین کے کپڑے سے رگڑو، اس سے بلانکٹ صاف و ملائم ہوجائے گا اگر بہت میل ہو تو پانی میں کچھ بوراکس شامل کرسکتے ہیں لیکن سوڈا یا بلیچنگ پوڈر ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

ترازو کو صاف کرنا

اولانک ایسڈ (Olic Acid) امونیا Ammonia اور خالص شراب یا الکحل (Alcohol) مساوی مساوی ملالو اور تہ نشین ہونے کے بعد چھان لو جس چیز کو صاف کرنا ہو اس مصالحہ کو تھوڑا سا لیکر ایک کپڑے سے رگڑو اور تھوڑے سے پسے ہوئے ٹریپولی (Tripoli) سے اسکو پالش دو۔

ٹرننگ کلاتھ

اُبلا ہوا سفید السی کا تیل (۸۰) پونڈ، موم سبت کا پورا (۴) پونڈ، زنک کسائڈ (۲۰) پونڈ ونیشیا کا تارپن ٹائن ۲ پونڈ لیکر خوب پکاؤ اور خوب ہلاؤ، اب اس سفید گوند شریک کے ملا ڈالو اور چولھے سے اُتار لو جب ٹھنڈا ہوجائے تو اُس میں اتنی مقدار شریک کرو کہ وہ بالکل پتلا ہوجائے۔ اب کپڑے کو اس میں بھگو کر نچوڑ لیں کپڑا دھوپ میں خشک کرلیں۔ (باقی)

سوالات

مذہبی

(۱۴۶) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو مفصل طور پر بیان فرمائیں۔ (خریدار)

(۱۴۷) موسم گرما میں اکثر لوگ مکان کی چھت پر سوتے ہیں اور مکان کے زیریں حصہ میں قرآن مجید رکھے رہتے ہیں، ایسی حالت میں چھت پر سونا بے ادبی تو نہیں ہے۔ مفصل و مدلل جواب درکار ہے۔ (خریدار)

(۱۴۸) میت کو نہلانے کے بعد دوبارہ مکان کے اندر داخل کرنا از روئے شرع جائز ہے؟ (خریدار)

طبّی

(۱۴۹) امرت انجن بنانے کی ترکیب مع نسخہ کے بتا دیجیے۔ (ایک خریدار)

(۱۵۰) کیا سلب علوی خاں کا فارسی سے اُردو میں ترجمہ ہو گیا؟ اگر ہو گیا تو کہاں سے اور کس قیمت میں مل سکتا ہے۔ (خریدار)

(۱۵۱) ایک ۲۵ سالہ نوجوان کو شکایت ہے کہ رفع حاجت کے بعد بول کی بوندیں (وضو کرتے وقت، نماز میں رکوع و سجود کرتے وقت) ٹپکتی رہتی ہیں مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔

(۱۵۲) ایک صاحب نے پارہ کے کشتہ کا استعمال کیا، کشتہ چونکہ کچا تھا اسلیے پارہ اُن کی ٹانگوں میں سرایت کر گیا جسکی وجہ سے ٹانگوں میں درد محسوس ہوتا ہے اور چلنے میں تکلیف ہوتی ہے مجرب نسخہ مطلوب ہے ۲۱ ج

(۱۵۳) میری ہمشیرہ جسکی عمر اس وقت ۲۲ سال ہے کو تین سال سے ہچکیاں آتی ہیں اس سے پہلے ۸ مہینے تک ہچکیاں بند رہیں، اسکے بعد پھر شروع ہو گئیں ہچکیاں آنے سے قبل ڈکاریں آنے لگتی ہیں قبض بھی رہتا ہے، آجکل سینہ میں درد بھی ہو گیا ہے۔ مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار)

صنعتی

(۱۵۴) ایسی ترکیب بتائیے جس سے مٹی کے تیل کی بدبو بالکل زائل ہو جائے (خریدار)

(۱۵۵) چربی کی آمیزش اور بغیر چربی کی آمیزش کے کپڑے دھونے کا صابون بنانے کی ترکیب مع لاگت وغیرہ کے بتائیے۔

(۱۵۶) موم بتی کی آسان ترکیب جس سے موم بتی (Candles) کی بتی کے برابر اور ارزاں بن سکے جس سے خاطر خواہ منافع ہو، درکار ہے۔ (خریدار)

متفرّق

(۱۵۷) بنیان بنانے کی مشین نمبری (۷۲) انچ ۴ کہاں دستیاب ہو سکتی ہے؟ (خریدار)

(۱۵۸) رسالۂ دین و دنیا کے مندرجۂ ذیل پرچوں کی ضرورت ہے کوئی صاحب مناسب قیمت پر دیکر شکریہ کا موقع دیں:- جلد اوّل مکمل۔ جلد دوم ۶۷ ۷ (سید نظیر الحق سب اوورسیر کھرگ پور ضلع مونگیر)

(۱۵۹) اگر کوئی غریب شخص بمبئی کلکتہ کا سفر کرنا چاہے تو اس قسم کے وسائل کونسے ہیں جن کے ذریعہ سے وہ کچھ پیدا کر سکے۔ کوئی صاحب توجہ فرمائیں۔

جوابات

(۱۲۱) مندرجۂ ذیل روغن نہایت مفید ثابت ہوا ہے:- عرق برگ دھتورہ سبز ۱۰ تولہ۔ روغن کنجد ۵ تولہ، دونوں کو کڑاہی میں ڈالکر نرم آگ پر رکھو اور سات عدد برگ آک ملائم تیل سے چپڑ کر تھوڑا تھوڑا باریک نمک ان پر چھڑک کر تہ بہ تہ کر کے یہ بھی کڑاہی میں ڈالدو پتے جل جانے کے بعد ان پتوں کو نکال کر پھینکدو، جب عرق بھی جل جائے اور صرف تیل باقی رہ جائے تو سرد کر کے شیشی میں بند کر کے رکھ لو، وقت ضرورت تین چار قطرے نیگم کان میں ڈال لو۔ فائدہ ہوگا انشاء اللہ۔

(۱۲۲) نہایت مفید نسخہ ہے۔ پوست ہلیلۂ زرد۔ بلیلہ۔ آملہ۔ ہلیلۂ زنگی ہر ایک دس تولہ علیحدہ علیحدہ باریک پیسکر ترتیب وار گل صد برگ۔ گلکھیری۔ نیلوفر۔ شاہترہ کے پتوں کے ایک ایک تولہ عرق تازہ میں الگ الگ چوب آسا خشک کریں۔ پھر روغن گاؤ سے خوب چوب کریں۔ آدھا پاؤ رسوت رات کو عرق میں بھگو کر صبح چھان کر اوپر کی چاروں دوائیں اس عرق میں خوب کھرل کریں، یہاں تک کہ گولی بندھنے کے قابل ہو جائے گولیاں بنا کر رکھ لیں ترکیب استعمال یہ ہے:- اول دو روز تو نہار منہ سوکھ سنبھول ہتھیلی پر رکھکر دو گولیاں تر کر کے اوپر سے رکھکر پھانکیں اوپر سے روغن گاؤ گرم مصری ملا کر اوپر سے پی لیں، یا روغن گاؤ نہ ڈالیں دودھ پی کر بعد کو مکھن مصری ملا کر کھالیں۔ تیسرے دن سے صرف ایک گولی روزانہ مکھن سے چند روز تک کھائیں۔ اسکے ساتھ سوتے وقت مندرجۂ ذیل سفوف کا استعمال نہایت مفید ہے جو مرض کو دوبارہ عود نہیں کرنے دیتا:- پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ آملہ۔ طباشیر۔ زیرہ سفید۔ خمیرہ صندل سب کا سفوف کر کے روغن بادام سے

انشائے لطیف

تلخیٔ احساس

(از ترجمان فطرت مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری)

خدایا مجھے اس کی شکایت نہیں کہ تو نے ہندوستان کا تاج میرے سر پر نہیں رکھا، بارِ الٰہا، مجھے تجھ سے گلہ نہیں اگر تو نے حسن و تندرستی کی دولت سے مجھے مالا مال نہیں کیا، پروردگار میں شاکی نہیں اگر تا ہوروں کی صف میں مجھے جگہ نہیں دی گئی، رزاق عالم میں رشک نہیں کرتا کہ مشیت نے "رزقِ بے حساب" کے لیے مجھے انتخاب نہیں کیا۔ بندہ نواز میں کچھ نہیں کہتا اگر میری دلچسپی کے لیے فردوس اور پرستان کی مخلوق نہیں بھیجی گئی، بھود گمیتی میں برا نہیں مانتا اگر میرے ارادوں کو پامال اور میری خواہشوں کو برباد کیا جارہا ہے مجھے تو ایک شکایت ہے۔ مجھے تو صرف یہ رونا ہے کہ اے قادرِ مطلق مجھے تو نے "احساس" کیوں دیا، مجھے آگ میں جلانا تھا تو خدا وندا قوتِ لامسہ سے سوزش و حرارت کا احساس سلب کر لیا ہوتا۔ مجھے سمندر میں غرق کرنا تھا تو آبی کائنات کا تنفس عطا کیا ہوتا، مجھ پر پہاڑ گرانا تھا اور تیروں کا مینھ برسانا تھا تو اسفندیار کی طرح روئیں تن بنایا ہوتا، مجھے مصائب کا شکار رہنا تھا، اور غم پر غم سہنا تھا تو دل و جگر کی جگہ پتھر کے ٹکڑے دیے ہوتے، مجھے محروم وصال رکھنا تھا تو مزاج کو محبت کا سوز و گداز عطا نہ ہوتا، میری نامرادی سے تو خوش تھا تو ایک دلِ بے مدعا میرے سینہ میں متحرک کرتا۔

میں نہیں کہتا کہ مجھے بے عقل بنایا ہوتا، کیونکہ عقل کے بغیر عمر کی منازل کو طے کرنا محال ہے، میری گزارش نہیں کہ مجھے دیوانہ بنایا جاتا کیونکہ اب وہ زمانہ نہیں کہ "دیوانہ باش تا غمِ تو دیگراں خورند" میرا یہ منشا نہیں کہ مجھے بروگ اور جوگ دے کر بنی آدم کے کینہ سے دور کر دیا جاتا کیونکہ مدنی الطبع ہوں اور انسان کی صورت دیکھ کر جیتا ہوں۔

میری التجا تو صرف، اور صرف اس قدر ہے کہ اس لہلہاتے باغ میں میرے نصیب کی ایک کلی اور اس لہراتے سمندر میں میرے مقدر کا ایک گھونٹ نہ تھا تو کائنات کے مالک تو نے نہ مجھے قوتِ شامہ دی ہوتی اور نہ پیاس کا احساس۔

• میں اور تجھ سے شکایت؟ اے ذات جلال۔ میں اور یہ بے ادبی؟ اے صانعِ دو عالم، لیکن مجبور ہوں، معذور ہوں، احساس نے دلگیر بنایا ہے، حواس نے ستایا ہے عرصۂ عالم مجھ پر تنگ ہے، میں جانِ شیریں سے بیزار ہوں، راحتیں تکلیف کی صورت میں نظر آتی ہیں اور مسرتیں رنج و الم سے بدل جاتی ہیں۔

مجھ پر یہ بلائیں احساس نے نازل کی ہیں، اس دشمن جانی سے کسی وقت نجات نہیں، اس نے میری زندگی کے نظام اور قویٰ کی سلطنت میں بغاوت و سرکشی کی روح پھونک دی ہے، کھانا میرے سامنے آتا ہے، آہ وہ کھانا جو ہزاروں کو میسر نہیں لیکن یہ ظالم ذائقہ کو شہ دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ اس سے بہتر نعمتیں دنیا میں موجود ہیں جن سے مجھے ترسایا جارہا ہے، ذائقہ شہ پاکر بے مزہ ہونے لگتا ہے، پلیٹوں کو ٹھکراتا ہے، معدہ کا دامن خالی رہ جاتا ہے اور دل کو شگفتگی کی جگہ افسردگی نصیب ہوتی ہے، میں کپڑے پہنتا ہوں وہ کپڑے جو صنعت و حرفت کی ترقی سے آج عام ہیں لیکن کل حسن لیلےٰ اور جمالِ شیریں کو بھی میسر نہیں ہوتے، لیکن احساس ذوقِ آرائش کو بھڑکا دیتا ہے اور سمجھاتا ہے کہ ان کپڑوں سے کہیں بیش قیمت اور خوشنما بازار میں موجود ہیں اور تجھے نصیب نہیں۔ مجھے نصیب نہیں؟ آہ! کیسا دلدوز خیال ہے۔ مجھے اپنے قیمتی اور خوشنما لباس سے نفرت ہونے لگتی ہے اور میرا جی چاہتا ہے کہ جیب و دامن کو تار تار کر دوں۔

میں تفریح کے لیے باہر نکلتا ہوں، ہزارہا آدمی چلتے پھرتے نظر آتے ہیں، اُن کا دل بشاش ہے، اُن کے چہرے شگفتہ ہیں، لیکن میں بے چین ہوں، میرا دل تڑپ رہا ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ احساس مجھے صبا رفتار سواریوں کی طرف توجہ دلا رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ تفریح پیادہ پائی میں ممکن ہے یا اس بادپیمائی میں۔ خوبصورت اور دل کشا مساکن ہر قدم پر آنکھوں کے سامنے آتے ہیں اور احساس مجھے اپنے گھر کی شکستہ حالی یاد دلا کر تڑپاتا ہے، میرا دل کسی طرح تسلیم نہیں کرتا کہ ان سر بفلک مکانوں کے مکین کسی طرح مجھ سے بڑھ کر ان میں رہنے کا حق رکھتے ہیں۔

فطرت کی امنگیں جب مجھے صنفی گلچینی کے لیے آمادہ کرتی ہیں تو احساس تصویروں کا البم لیکر آجاتا ہے اور کہتا ہے کہ، یہ لیلیٰ ہے یہ شیریں ہے۔ یہ عذرا ہے۔ یہ کلیوپیٹرا ہے، یہ وہ ہے اور یہ وہ ہے، میں ان نظاروں سے متاثر ہو کر جب اپنے حریفِ جذبات پر نگاہ ڈالتا ہوں تو میری تمام دلچسپیاں خاک میں مل جاتی ہیں۔ احساس کے اشارہ پر امتیاز کی قوتیں مجھے بتاتی ہیں اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہاں یہ وہ بال نہیں جو سنبل کو شرمائیں، یہ وہ گال نہیں جو گلاب کے شگوفوں کو نزاکت کا سبق دیں یہ وہ آنکھیں نہیں جو موتیوں اور بجلیوں کے مرکب سے بنائی گئی ہوں اور یہ وہ ہونٹ نہیں جن کا مبسم

جذبات میں تلاطم پیدا کردے، افسوس خیال اور مثال کا یہ اختلاف مجھے کروٹ بدلنے پر مجبور کردیتا ہے اور دل سے اُس کی تمام اُمنگیں چھین لیتا ہے۔

لوگ میرے ساتھ خودغرضی، مکاری، اور عیاری کا برتاؤ کرتے ہیں۔ میری نگاہ بناوٹ کے دبیز پردوں کو ہٹاکر حقیقت کے مشاہدہ سے قاصر ہے، اور اس لیے میں ہر شخص سے خوش اور ہر بات پر شکرگزار ہوتا ہوں، لیکن احساس، ظالم احساس میری خوشی نہیں دیکھ سکتا، وہ فوراً اپنا کیمیاوی عمل شروع کرکے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دکھاتا ہے۔ میں جب اس گندم نمائی اور جو فروشی سے آگاہ ہوتا ہوں تو میری محبتیں نفرتوں سے اور میری شکرگزاریاں شکایتوں سے بدل جاتی ہیں

اے بالاوبرتر میں اپنے احساس اور قوت امتیاز سے عاجز آگیا ہوں، اس کی وجہ سے مجھے زندگی عذاب ہوگئی ہے۔ پس اے چارہ سازِ کونین تیری جناب میں میری دو التجائیں ہیں یعنی یا تو میرے احساس کے لیے "کن فیکون" کے خزانے کھول دے اور یا میرے احساس کو ہمیشہ کے لیے باطل کردے ؎

ایک ہنگامہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

ایک شاعر

دنیائے تخیل کا بادشاہ ہے، قدرت کی رنگینیوں کا ترجمان ہے، حُسن پرستی اس کا مذہب ہے، لطافت پسندی اس کا ذوق ہے، دنیا کی ہر ادنےٰ سے ادنےٰ چیز اسکی توجہ کو جذب کرلیتی ہے، خاک کے ذرات اُٹھتے ہیں اور اس کے دامن سے اُلجھ کر کچھ کہنا چاہتے ہیں، پھول کی پتیوں کی شوخی اسے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے، تند و تیز ہوا کے جھونکے جب نازک پھولوں کی پتیوں کو منتشر کردیتے ہیں تو یہ زمین پر بیٹھکر مرثیہ خوانی میں مشغول ہوجاتا ہے، درخت کا ہر پتا زبان بن کر اسے درس معرفت دیتا ہے، تاروں بھری رات کو وہ کسی کی بیں سمجھتا ہے جس پر افشاں چھڑکی ہوئی ہے، سمندر کی لہریں اسے زمانہ کے نشیب و فراز سے آگاہ کرتی ہیں

اس کے دل و دماغ کے متفق ہونے سے ایک ایسی تصویر تیار ہوجاتی ہے جو تصویر نہ ہونے کے باوجود بھی تصویر ہے، وہ انتہا درجہ کا فکر پسند ہے بے فکری میں بھی فکر کا ہونا ضروری سمجھتا ہے اور دنیا کی بڑی سے بڑی فکر کو بھی وہ فکر شاعری میں فراموش کردیتا ہے، وہ اپنے کلام کی تعریف کے سوا دنیا کی کسی چیز کا خواہشمند نہیں۔

"حسن وجدانی" عشق آبادی

صورت و سیرت

حُسن صورت نے یہ اک روز بصد ناز کہا — نیک سیرت سے کہ میں بھی ہوں عجب چیز بنا
کونسا دل ہے وہ جسمیں نہیں میری اُلفت — کونسی آنکھ ہے وہ جو نہیں میری شیدا؟
وہ ہے مرغوب طبائع وہ ہے محبوب قلوب — میں مواليد ثلاثہ میں سے ہوں جس کو ملا
قیس نجدی کو کیا کس نے بالآخر مجنوں — میں نہ ہوتا تو بھلا چیز ہی کیا تھی لیلا
شہرتِ عام مری وجہ سے واثق کو ہوئی — میں ہی تھا جسکو سمجھ رکھا تھا اُسنے عذرا
مینے ہی اس کو کیا کوہ کنی پر مائل — سوجھتا کچھ نہ تھا فرہاد کو شیریں کے سوا
اک انہی پر نہیں موقوف جدھر کیجے نظر — شش جہت میں ہیں کرشمے ہر جا صد ہا
شاعروں کے ہوئے منظور نظر نرگس و گل — چشم مینا نے جو اُن کی مجھے اُن میں دیکھا
ان میں میری نہ جھلک ہو تو ہیں حضرات دمن — لالہ و یاسمن و نسترن و مہر گیا
میں نہ شامل ہوں تو ہر ایک ہے کنکر پتھر — لعل، یاقوت، زمرد ہو کہ موتی ہیرا
مجھ کو چلتا ہوا یا دو جو کہیں رہبا ہے — حُب کا نایاب عمل سمجھیں تو بالکل ہے بجا
خود ہے اللہ جمیل اور اُسے محبوب جمال — ذکر انسان کا کیا چاہتا ہے مجھ کو خدا

ختم جب کرچکا تقریر یہ حُسن صورت — حسن سیرت نے کہا صدقتا۔ آمنا
جس قدر آپ نے اوصاف کیے اپنے بیاں — میرے نزدیک ضرورت نہ تھی اسکی حاشا
فیضِ خورشید سے آگاہ ہیں دنیا میں سبھی — لیکن اُس نے کبھی تعریف کی اپنی نہ ثنا
شہد کو حق نے کہا فیہِ شفاءٌ لِلنّاس — اپنے منہ سے نہ کہا اُسنے کہ میں ہوں میٹھا
خوشنوا کہتے ہیں بلبل کو تو گل کو رنگیں — زعم پر اُسکو نہ کچھ اس کا نہ اسکو دعوا
اس قدر اوج پہ گردوں کی تواضع دیکھو — یہ جھکا ہے کہ زمیں پر ہے بچھا سا پڑتا،
خودستائی ہے بڑا عیب اگرچہ، لیکن — آپ کے واسطے تعریف ہے اپنی زیبا
آپکی خوبی و محبوبی میں شک ہے کسکو — غور کیجے تو نہیں میرا بھی کچھ کم رُتبا
لعل و الماس و زمرد تو بڑی چیز ہوئے — دیکھیے خلل ناچیز کی شکل زیبا
دیکھکر صورت خوب اس کی وہ رنگ مرغوب — نظر شوق کو ہے لطف سا آیا کرتا،
خاک ہو جاتا ہے نقاش کا پرسب پیرا — دھیان آنے سے کہ ہے ذائقہ اُس کا کڑوا
حُسن صورت بھی ہے اک موہنی منتر بیشک — حُسنِ سیرت ہو اگر ساتھ تو پھر کیا کہنا
صورتِ خوب بھی ہے ایک طرح کا جادو — سیرتِ نیک کو اعجاز جو کہیے ہے بجا
صورت خوب پہ بدخلق اگر ہو کوئی — ہے وہ اک پھول کہ جسمیں نہیں شبو اصلا
آپ ہیں گرگلِ خوشرنگ تو میں ہوں نکہت — آپ خوشبوئے نسیم سحری کا جھونکا
آپ گر شمع فروزاں ہیں تو میں لمعۂ نور — آپ ہیں چاند تو میں بھی جگہ شمس ضحےٰ
فرق کچھ آپ کو مجھ پر نہ مجھے آپ پہ کچھ — غور کیجے تو ہے دونوں کا برابر رتبا

حُسنِ صورت کے لیے سیرت نیکو زیور
حُسنِ سیرت کے لیے صورت زیبا گہنا

سید علمدار حسین بنوڑی

ناخدا داریم پس ما را خدا در کار نیست

(از مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر)

پہلے خدا پر بھروسہ تھا، اب ناخدا پر۔ پہلے کشتی ہوا کے رُخ پر چلتی تھی، اب اسٹیم کے رُخ پر، پہلے ہوا کے تند و تیز طوفان کو قہرِ الٰہی سمجھا جاتا تھا۔ اب کرہ باد کے خلا کو پُر کرنے کیلئے ہوا کی رو سمجھتے ہیں۔ پہلے کشتی عمر کو ہستی کے سمندر میں خدا کے سپرد کر دیا جاتا تھا۔ اب ایک چھوٹا سا ناخدا اس کشتی کو جدھر چاہتا ہے لے جاتا ہے۔ کہنے کو دل گوشت کا ایک ٹکڑا ہے مگر حقیقت میں زندگی کی کشتی کا ناخدا ہے، اسے اختیار ہے جدھر چاہے اس کشتی کو لے جائے، جہاں چاہتا ہے اس کشتی کو ٹھہرا دیتا ہے جس جگہ چاہتا ہے اسے ڈبو دیتا ہے۔

ذرا ایمان کے لائٹ ہاؤس پر چڑھ کر ان کشتیوں کی تباہی کا نظارہ دیکھو کہ غفلت شعار ناخدا کشتیِ حیات کو ناعاقبت اندیشی کے سمندر میں کس طرح تباہ کر رہا ہے۔

دیکھنا وہ ناتجربہ کار ناخدا ایک خوشنما کشتی کو زندگی کے سمندر میں کس تیزی کے ساتھ لیے جا رہا ہے، سامنے غفلت کی چٹان ہے مگر اسے کچھ خبر نہیں، لو وہ کشتی غفلت کی چٹان سے ٹکرائی، اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

اس خوبصورت کشتی کو تو دیکھو، اس کا ناخدا کشتی کو ایک ایسے رخ پر لیے جا رہا ہے، جہاں تھوڑی دور جانے کے بعد ایک بھنور ہے۔ اس بھنور میں کشتی پھنس جائیگی اور پھر کبھی نہ نکلے گی، لو دیکھو ریاکاری کے بھنور میں کشتی پھنس گئی، اور ڈوب رہی ہے۔

تیسری کشتی والا ناخدا کتنا غافل ہے، اسے یہ خبر نہیں کہ اس کی کشتی کو تباہ کرنے کے لیے ایک خونخوار مچھلی بڑھ رہی ہے لو دیکھو لو دغا اور مکر کی خونخوار مچھلی نے کشتی کو پلٹ دیا اور کشتی ڈوب گئی۔

دوبے وقوف ناخدا مخالف سمتوں سے کس قدر تیز رفتاری کے ساتھ اپنی کشتیاں لیے چلے آ رہے ہیں۔ افسوس نفاق نے انہیں اندھا بنا رکھا ہے۔ دونوں کشتیاں آپس میں ٹکرا گئیں اور ٹکرا کر پُرزے پُرزے ہو گئیں۔

ذرا سامنے والی کشتی کو دیکھنا۔ بادبان آگ پکڑ چکے ہیں رسیاں جل رہی ہیں مگر ناخدا نشہ میں مست ہے، افسوس غرورِ دولت کے نشہ نے ناخدا کو مدہوش کر دیا، اور کشتی جلکر خاک ہو گئی۔

اس ٹوٹی ہوئی کشتی کی برابر سے جو کشتی گذری ہے کس قدر تیز رفتاری کے ساتھ جا رہی ہے۔ ناخدا نے آنکھیں بند کر لی ہیں اور کشتی کو پوری رفتار پر چھوڑ دیا ہے، اس کشتی کے انجن میں ہوس اور لالچ کا گیس بھرا ہوا ہے، لو وہ کشتی کا انجن پھٹا اور کشتی دھوئیں کی طرح اُڑ گئی۔

اس خوبصورت کشتی کو دیکھنا سمندر میں کیسی ڈگمگا رہی ہے، کشتی کا ناخدا ایک مہ جبین سے اختلاط میں مشغول ہے۔ دیکھو کشتی کا تختہ ٹوٹ گیا اور زنا کے سیلاب نے اس کشتی کو بے حیائی کے سمندر میں ڈبو دیا۔

ساحل کے کنارے جانے والی کشتی کبھی نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی ہے اور کبھی ایک جگہ رُک جاتی ہے۔ یہ کشتی رُک رُک کر بڑھتی ہے، اور بڑھ بڑھ کر رُک جاتی ہے، کشتی کے ناعاقبت اندیش ناخدا کو یہ خبر نہیں کہ اس کی کشتی چند لمحوں میں ایک ایسے مقناطیسی پہاڑ کے پاس سے گزرنے والی ہے، جو کشتی کی کیلوں کو کھینچکر کشتی کو ٹوٹے ہوئے تختوں کی شکل میں تبدیل کر دے گا۔ لو دیکھو۔ شرک کے مقناطیسی پہاڑ نے اس کشتی کو بھی تباہ و برباد کر دیا۔

بحرِ ہستی میں حشرات الارض کی طرح حیات کی کشتیاں دکھائی دے رہی ہیں، ان کی تباہی کا جال اس سمندر کی سطح پر بچھا ہوا ہے اگر انہوں نے ایمان کے لائٹ ہاؤس کی روشنی سے مدد نہ لی تو سب اسی طرح تباہ ہو جائینگی۔

اگر تم کشتی حیات کو تباہی سے بچانا چاہتے ہو تو دل کے اسٹیم انجن کو بے کار بنا دو، اور کشتیوں پر سے:-

"ناخدا داریم پس ما را خدا در کار نیست"

کے غلط مصرعہ کو مٹا دو، تمام کشتیوں پر ایمان کی چادر کے بادبان باندھ دو، اور ہر بادبان پر جلی حرفوں میں لکھدو

"ما خدا داریم ما را ناخدا در کار نیست"

اور ان کشتیوں کو مشیت کے رُخ پر چھوڑ دو۔ یہ خود بخود راہ حق تلاش کر لیں گی اور تم منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

آپکا نمبر خریداری کیا ہے؟ رسالہ جس تاریخ کا نمبر لپٹا ہوا ہے اسے ردی کی ٹوکری میں سے اُٹھائیے اور اپنا نمبر خریداری نوٹ کر لیجئے، ہمیشہ خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ دیجئے، اگر آپ نمبر خریداری کا حوالہ نہیں دے سکتے تو خط و کتابت میں روپیہ اور وقت برباد نہ کیجئے + نیازمند "مینیجر"

مجاز و حقیقت

(از ترجمان فطرت مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی)

اک تیرِ جانانہ ہم آغوشِ نظر ہے — نا موس کو ہے نہ انجام کا ڈر ہے
بیباکیِ تیرِ نگہِ ناز تو دیکھو — گویا مرے پہلو میں نہ دل ہے نہ جگر ہے
اب ہے وہ نگاہ غلط انداز بھی موقوف — آہوں کو ابھی اور تمنائے اثر ہے
دل کی حرکت بند ہے بے نور ہیں آنکھیں — اشتاریہ کہتے ہیں کہ اب وقتِ سحر ہے

بہتر ہے کہ افسانۂ قاروں سے سبق لیں،
وہ لوگ جنہیں حسرتِ گنجینۂ زر ہے

(از مولانا ندرت میرٹھی)

تم قدر انداز ہو، دل ہے دہنی تقدیر کا — ہو تو مشکل ہی سے چوکے گا نشانہ تیر کا
کچھ تو نکلے گا نتیجہ آہ بے تاثیر کا — دل ہی ہو جائیگا بسمل آپ اپنے تیر کا
یہ تصور میں پڑا پرتو تری تصویر کا — بن گیا خود دل مرقع حسن عالمگیر کا
خط قسام ازل اک دام ہے زنجیر کا — آدم خاکی ہے قیدی خانۂ تقدیر کا
دل کشا کشہائے غم سے ہو تو سکتا ہی رہا — ٹوٹ جانا شرط ہے انفاس کی زنجیر کا
خاک ہو کر بھی نہ پہنچے منزل مقصود تک — ہائے دامن بھی نہ ہاتھ آیا کسی رہگیر کا
آبلہ پائی سے بیٹھے پا شکستہ ہو کے ہم — مر مٹے کیا غربت میں شکوہ گردشِ تقدیر کا
دیدہ قابل تھے رنگ آتے ہوئے جاتے ہوئے — منہ نہ دیکھا تھنے اک مٹتی ہوئی تصویر کا
دیکھتے ہیں سب مری بیتابیِ ہم کی سیر — میں مزا لیتا ہوں ہم آہنگیِ زنجیر کا
نقش ہستی پر بھلا کیا کوئی رکھے حسن ظن — دو سرا خ اور کچھ ہوتا ہے اس تصویر کا
ناوک اندازی پہ اپنی تم تو کچھ اترا گئے — دیکھتے ہو دل میں ہنس ہنس کر نشاں ہر تیر کا
آپ اگر دامن جھٹکتے ہیں تو گستاخی معاف — سر چڑھیگا ذرہ ذرہ خاک دامنگیر کا
کیا ہے دنیا میں ہم جب لطف دنیا مٹ گیا — کیا ہی تصویر جب رنگ اڑ گیا تصویر کا
ٹوٹتی جاتی ہے رہ رہ کر تڑپنے کی امید — چھوٹتا جاتا ہے دل اک قیدیِ زنجیر کا
واقعاتِ زندگی مایوسیوں کی شرح ہیں — یاس ہے عنوان میرے دفترِ تقدیر کا
روز دل میں دفن ہو جاتی ہے اک حسرت نئی — روز دل بنتا ہے منظر قبر تو تعمیر کا
آخری ہیں ہچکیاں اب تم مجھے تسکین دو — چوڑنا دشوار ہے اس ٹوٹتی زنجیر کا
ہے تجلی گاہ حسن دوست دل بھی آنکھ بھی — دونوں آئینوں میں گھر ہے ایک ہی تصویر کا
شکوہ کرتا چاہتا ہوں لیکن اُنکے سامنے — دفعتہً پہلو بدل جاتا ہے خود تقریر کا

بعد مدت آج منہ مانگی ملی ندرت مراد
ملے رہا ہے زخم دل بوسہ زبانِ تیر کا

(از حضرت صفی لکھنوی)

روشنی کچھ ہے سرِ منزل مگر وہ دور ہے — ورنہ چل کر دیکھتے ہم بھی کہاں تک طور ہے
کیا کروں اے سخت جانی دیکھ لی قوت ہوئی — میں ابھی سے تھک گیا ہوں اور منزل دور ہے
راہ ہے پست و بلند آہستہ چلیے شیخ کلیم — ایک جانب دشتِ ایمن ایک جانب طور ہے
بندۂ ساقی بقدر ظرف ہمت ہیں سبھی — کوئی سرخوش ہے کوئی بیخود کوئی مخمور ہے
نخوت بیجا سے کیا حاصل انا الحق کیوں کہوں — اب تک افسانہ علم برداریِ منصور ہے
ظرفِ استعداد کی دنیا نہیں جوہر شناس — ورنہ شیشہ میں ہمارے بھی مئے منصور ہے
ایک سجدہ سے غرض ہے وہ یہاں ہو یا وہاں — تکیۂ چلیے در کعبہ اگر معمور ہے
پیچھے پیچھے ہم ہیں رُخ ہے جانبِ بزم حبیب — آگے آگے دستِ موسےٰ میں چراغِ طور ہے

محشرستانِ جنوں تک جو مجھے لایا صفی
وہ دلِ ہنگامہ آرا ہمنوائے صور ہے

(از مولانا سیماب صدیقی الوارثی اکبر آبادی)

نہیں بنتی دلِ تنہا نشیں سے — کسی کو بھیجدے یارب کہیں سے
ملوں گا پھول بنکر اُس حسیں سے — بدل کر بھیس نکلا ہوں میں سے
کوئی دیکھے مری وحشت سوالی — اُنہی کو مانگتا ہوں میں اُنہیں سے
حسینوں میں وفا کیوں کی نہ پیدا — شکایت ہے مجھے حسن آفریں سے
کسی نے حال کچھ اس طرح پوچھا — دعا نکلی دلِ اندوھگیں سے
یہ مایوسی کا تیرِ آخری ہے — بچے رہنا نگاہ واپسیں سے
رفو گر خیر آیا ہے تو سی دے — مرا دامن کسی کی آستیں سے

فراوانی ہوا تیغ خونِ دل کی،
کہ بہ نکلے ٹپک کر آستیں سے

(از جناب سید محی الدین احمد صاحب سید خلف حضرت بیخود دہلوی)

ہم یہ سمجھے تھے شبِ فرقت بسر ہو جائیگی — روتے روتے آنکھ جھپکے گی سحر ہو جائیگی
عشق کی پردہ دری کو ان کا پردہ ہے ضرور — راز چھپنے کا نہیں سب کو خبر ہو جائیگی
کون سمجھا تھا کہ جاگیر محبت قیس کی — اس کے مرتے ہی ہمارے نام پر ہو جائیگی
بے اثر نکلی محبت بے خبر نکلا وہ شوخ — میں سمجھتا تھا اسے اس کی خبر ہو جائیگی
کیا خبر تھی عشق میں یوں اتدل ٹوٹینگے ہم — یوں مری حالت سے دنیا بے خبر ہو جائیگی
عرض مطلب تم نہ مانو تم کیے جاؤ نہیں — کیا مرے منہ کی دعا بھی بے اثر ہو جائیگی

آپ نے رازِ محبت کہدیا سنتے اگر
دوست کو پھر دشمنی مدِ نظر ہو جائیگی

کب دادِ سخن ہوئی جزی کو منظور — واللہ اس فن میں کچھ نہیں مجھ کو شعور
ملنے سے دادیہ مثل صادق ہے — برعکس نہند نام زنگی کافور

صنفِ نازک کے لیے

عورتوں کی ذمہ داریاں

(از جناب ترجمان فطرت مولانا سید ظہور احمد صاحب چشتی چیف ایڈیٹر)

تو پھولوں سے زیادہ لطیف اور کلیوں سے زیادہ نازک ہے، مگر اے جنس لطیف تیری ذمہ داریوں کے احساس سے ایک خدا ترس دل لرز جاتا ہے، اگر تجھے بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو اور تو اپنے فرائض کو کما حقہ ادا کرنا چاہے تو سچ یہ ہے کہ ایک پتھر کا کلیجہ درکار ہے ایک طرف تو قدرت نے تجھے انتہا سے زیادہ نرم و نازک بنایا ہے اور دوسری طرف تجھے ایسی ذمہ داریوں سے گرانبار کر دیا ہے کہ سخت سے سخت ہستی بھی اُن کے تحمل کے لیے تیار نہیں مردوں کا خدا ایک ہے لیکن تیرے خداوند ہیں۔ ایک مجازی اور ایک حقیقی، یعنی ایک شوہر اور ایک پروردگار۔ تیرے لیے دونوں کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری ہے۔ اگر حقیقی خدا کی نافرمانی کرتی ہے تو عقبےٰ خراب ہوتی ہے، اور اگر مجازی خدا کا کوئی حکم نہیں مانتی تو دنیا ہاتھ سے جاتی ہے، تیری زندگی بڑی کشمکش میں ہے اور ان اہم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا تیرا ہی کام ہے۔

ایک انسان کو خوش کرنا خدا کو خوش کرنے سے بہت زیادہ مشکل ہے، خدا کے حقوق آسان ہیں لیکن بندوں کے حقوق بہت دشوار ہیں۔ لیکن تو دونوں کو خوش کرنا جانتی ہے، اور کیوں نہ جانے جب تو نے اپنی زندگی اس مقصد کے لیے وقف کر دی ہے، تو نے اپنی خواہشوں اور ارادوں کو ایک دوسری ہستی کے اشارۂ ابرو پر منحصر رکھا ہے اور اپنے آرام و آسائش کو ہمیشہ کے لیے خیرباد کہدیا ہے، تو اپنی مرضی کے مطابق نیند بھر سونے کو ترستی ہے، تو اپنی خواہش کے موافق نشست و برخاست اور خورد و نوش کی قدرت نہیں رکھتی، تیری ہر نقل و حرکت اجازت کی محتاج ہے اور تیرے تمام ارادوں اور خیالوں پر دوسرے کی حکمرانی ہے۔ کہاں ہیں اہل سلوک۔ تیری اداؤں کو سیکھیں اور کہاں ہیں طالبانِ معرفت تجھ سے نفس کشی کا سبق لیں۔

ایک خادمہ کو آقا کی نافرمانی کی جرأت ہو سکتی ہے، ایک کنیز اپنے مالک کی حکم عدولی کر سکتی ہے، لیکن ایک بیوی کے لیے ناممکن ہے کہ شوہر کا کہا نہ مانے، جس طرح دل تمام اعضا پر حکومت کرتا ہے اور ہر عضو بدن اُس کے احکام کی تعمیل کرتا ہے، اسی طرح اور بالکل اسی انداز سے شوہر کا حکم عورت کے لیے قابلِ تعمیل ہے۔ اعتماد کی مثالیں ملتی ہیں اطاعت کی مثالیں ملتی ہیں، محبت کی مثالیں ملتی ہیں لیکن ایسی کوئی ہستی نہیں جس میں اعتماد، اطاعت، اور محبت کی صفات یکجا موجود ہوں، اے عروسِ ہستی کائنات تجھ پر جس قدر ناز کرے کم ہے۔

تیری ذمہ داریاں عمر کے ساتھ ساتھ ترقی کرتی ہیں، وہ مرد جو کام کی مصروفیت اور دنیاوی جد و جہد کی محنت و مشقت کے متعلق لاف زنی کرتے ہیں، اگر ایک عورت کے پروگرام پر غور کریں تو اُنہیں معلوم ہو کہ درحقیقت اُن کو کچھ بھی کام نہیں، اور اُن کی زندگی بڑے آرام سے گزر رہی ہے۔

"زبیدہ نے تلاوتِ قرآن سے فرصت کر کے جلد جلد آگ جلائی، چائے بنائی، شوہر کے لیے چوکی پر گرم پانی، منجن اور صابون رکھا، چوکی کے تکیہ پر تولیہ ڈالکر اور اس طرف سے فارغ ہو کر جھاڑو سنبھالی، فرش صاف کیا، فرنیچر کو جھاڑا، شوہر نے ابھی چائے ختم نہیں کی تھی کہ جلد جلد خاصدان میں پان بنا کر سامنے لائی، اب سلمیٰ اور شفیق دونوں بیدار ہو چکے تھے، اُن کی طرف متوجہ ہوئی مُنھ دھلایا، سرمہ لگایا، کپڑے بدلوائے، شوہر مردانہ میں چلا گیا تو وہ اپنا منھ دھونے بیٹھی، اتنے میں باہر سے نوکر نے آواز دی کہ بازار سے کیا آئیگا، جوں توں مُنھ پر پانی ڈالکر اور تولیہ سے رخساروں کو پونچھتی ہوئی کمرے میں گئی، بکس میں سے خرچ نکالا، نوکر کو سودے کی تفصیلات بتائیں اور پھر سنگار میز کے پاس کھڑے ہو کر بال سنوارے، چہرے کا انداز درست کیا، چائے کے دو گھونٹ پیئے، پھر باورچی خانہ میں پہنچکر کھانے پکانے کے برتنوں کو سنبھالا۔ مصالحہ نکالا، نازک ہاتھ سل اور پتھر کی طرف بڑھے، چوڑیوں نے اس جور و ستم پر فریاد شروع کی لیکن نہ سل میں اتنا احساس ہے اور نہ پتھر میں، اتنے میں بازار سے سودا آگیا، زبیدہ نے چولھے میں لکڑیاں جوڑ کر گوشت چڑھا دیا، ترکاری چھیلنے اور تراشنے لگی، دیگچی کی مخصوص آواز نے اُسے متنبہ کیا کہ پانی خشک ہو گیا، وہ گوشت بھوننے میں مصروف تھی کہ میاں شفیق نے اپنے ایک اسپنیل کے قدمچے سے اُتر کر آواز دی "اماں دھلا دو" زبیدہ دیگچی چولھے سے اُتار کر اُدھر پہنچی، مٹی سے مل کر ہاتھ دھوئے اور پھر چولھے میں جھونک گئی، گوشت

میں تر کاہی ڈال کر آٹا گوندھ رہی تھی کہ گہوارہ میں بی سلمیٰ نے رونا شروع کیا، آٹا چھوڑ کر ہاتھوں کو اُٹھائے اور کیڑوں سے الگ کیے ہوئے اس کے پاس گئی، دودھ پلا کر اُسے تسلی دی اور پھر باورچی خانہ میں آگئی۔ ۱۱ بجے کھانا تیار ہوا، شوہر نے مکان میں قدم رکھتے ہی سوال کیا "کیا دیر ہے" "طیار ہے" ہاتھ دھلائے، دسترخوان بچھایا، کھانا چنا، اور مزید مطالبات کے لیے گوش بر آواز ہو کر بیٹھ گئی، ادھر شوہر شکم سیر ہو کر ہاتھ دھونے کے لیے اُٹھا، اُدھر باندان کھلنے کی آواز آئی، دو تین پان بنا کر خاصدان میں رکھے اور خدائے مجازی کے سامنے پیش کیے، حکم ہوا کہ آج شام کو دو مہمان بھی کھانا کھائیں گے، شوہر تو مردانہ میں چلا گیا، زبیدہ نے خود کھانا کھایا اور اس کے بعد سینے پر دونے کا سامان لے کر بیٹھ گئی، تین بجے تک شفیق کی ایک قمیص تیار کی، اپنے دوپٹہ پر بیل ٹانکی، سلمیٰ کے لیے ایک فراک سیا آج مہمانوں کی آمد تھی اس لیے ذرا پہلے اُٹھی اور بازار سے سودا منگا کر شام کے کھانے کی تیاری شروع کر دی، رات کے ۹ بجے تک اُسے دم لینے کی فرصت نہیں ملی، پھر اُس نے خود کھانا کھایا، بچھری ہوئی چیزوں کو سمیٹا، خواب گاہ کو درست کیا، خاصدان میں پان لگائے، اور عشا کی نماز پڑھکر بستر پر دراز ہو گئی، اور دن بھر کے تکان نے اُسے تھپک کر سُلا دیا۔ شاید وہ گھنٹہ بھر سوئی ہو گی کہ بی سلمیٰ کے دست و پا میں جنبش پیدا ہوئی، ننھے ننھے ہاتھوں کو بیدار کرنے کے لیے بڑھے اور پھر رونے کی سُریلی صدا نے اُسے جگا کر جھوڑا، نیم خواب عالم میں زبیدہ نے لڑکی کو دودھ پلا کر سُلایا اور پھر محو خواب ہو گئی، تھوڑی دیر کے بعد شوہر نے اپنے پلنگ پر پہنچکر اس فقرہ کو دُہرایا کہ "کیا سو گئیں؟" اور بیداری کا سلسلہ دو گھنٹے تک قائم رہا ایک دفعہ اور اُس نے سونے کی کوشش کی۔ اب کے وہ صبح تک سوتی رہتی، لیکن سلمیٰ نے ماں کے احترام میں ایسی غفلت سے کام لیا کہ غریب کے تمام کپڑے تر ہو گئے، جاڑوں کا موسم ہے وہ پانچ بجے اُٹھتی ہے، پانی گرم کرتی ہے اور نہا دھو کر کپڑے بدلتی ہے کیونکہ حقیقی خدا کے فرائض سے وہ بے پروائی نہیں کرنا چاہتی اور ذرا سی سہل انگاری میں صبح کی نماز جو سرت و عافیت اور تمام دن کی آسودگی کا باعث ہے قضا ہو جائیگی۔

یہ وہ پروگرام ہے جس میں کبھی تغیر نہیں واقع ہوتا، البتہ علالت، مہمانوں کی آمد اور اسی طرح کے دیگر موانع میں مشاغل کا کچھ اضافہ ضرور ہو جاتا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مردوں کی نسبت عورتوں کی ذمہ داریاں کتنی زیادہ ہیں، اور ذوق کے مقطع میں حسب ذیل ترمیم کیسی ضروری ہے ؎

بنایا عورتوں کو ذوق ایک جنس لطیف
اور اس لطیف سے کل کام دو جہاں کے لیے

پتیلی بیگم

(از مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر)

ان کا ساکنوار پت خدا کل جہان کی بیٹیوں کو دے، نہ بناؤ سے غرض نہ سنگھار سے مطلب، بچاری چھپر کی چھار دیواری میں پڑی ہوئی اللہ اللہ کیا کرتی تھیں، جب بیاہ ہوا تو قلعی کا سپید جوڑا پہنا، مگر مزاج میں سادگی تھی اس لیے مسی سرمہ سے ہمیشہ پرہیز کیا، دھوئیں کی زلفوں کو ہمیشہ کنگھی کی منتوں سے آزاد رکھا۔ بڑی فیاض ہیں، بڑی دریا دل ہیں، اس زمانہ میں خدا سب کو ان جیسی ہمدردی اور فیاضی دے، پڑوسیوں کا بڑا خیال رکھتی ہیں خود بھوکی رہتی ہیں اور انہیں کھلاتی ہیں، خود مصیبت اُٹھاتی ہیں اور دوسروں کے لیے کھانا پکاتی ہیں۔ ہر مصیبت کا مقابلہ کرتی ہیں، مصیبت کی آگ سے ذرا نہیں گھبراتیں، کفگیر کے حوادث سے کبھی تیوری پر بل نہیں آتا، بڑی اللہ والی ہیں، بارہ مہینے روزہ رکھتی ہیں اور اس روزہ کی حالت میں دوسروں کو پکا پکا کر کھلاتی ہیں۔

نہانے دھونے کی بڑی شوقین ہیں، دن میں کئی کئی مرتبہ نہاتی ہیں، ولایتی صابن سے انہیں بڑی نفرت ہے، کھلی کو بھی پسند نہیں کرتیں، ہمیشہ اکھ سے نہاتی ہیں جب لڑکیاں ان سے پوچھتی ہیں کہ کیوں بی پتیلی تم ہیر میں سوپ سے کیوں نہیں نہاتیں اس اکھ سے تو تمہارا بدن چھل جاتا ہوگا، تو ایک ٹھنڈا سانس بھر کر کہتی ہیں کہ اس نگوڑی فرنگی اندھی تقلید سے تو میرا جی جلتا ہے، کھلی مجھے بھاتی نہیں، راکھ اس لیے پسند ہے کہ ایک دن خاک میں ملنا ہے ہم سب خاک ہیں، چار دن کی زندگی کے لیے اپنی جان کے پیچھے خواہ مخواہ کے جھگڑے کیوں لگائے، چار دن کھیلنے آئے ہیں، دنیا رین بسیرا ہے، آج ہیں کل چلے جائینگے محبت، مروت خاکساری دنیا میں باقی رہجائیگی اور دین میں بھی کام آئیگی، دیکھو لڑکیو! جب تم چھوٹی تھیں تو تمہاری ماں نے تمہیں دودھ پلایا تھا اور جب سے تم بڑی ہوئی ہو میں تمہیں پکا پکا کر کھلاتی ہوں، خیر یہ تو میں نہیں کہتی کہ ماں کی برابر پیار ہی کرو گی مگر اس کچھ تھوڑا بہت حق میرا بھی ہے، لو یہ باتیں کان میں ڈال لو، ایک دن کام آئینگی، ہمیشہ پڑوسیوں کا خیال رکھنا میری طرح خود خالی پیٹ رہنا، مگر دوسروں کا پیٹ بھرنا، کسی مصیبت سے نہ گھبرانا، اللہ میاں کی محبت کی آگ میں اپنے آپ کو جھونکے رہنا، ہمیشہ اسکی عبادت میں مشغول رہنا، میں نہیں کہتی کہ میری طرح عمر بھر روزے رکھنا مگر ہاں فرض نماز سے غافل نہ ہونا، گہنے، زیور میں خواہ مخواہ روپیہ برباد نہ کرنا، بالکل سادہ لباس پہننا، صفائی کا بڑا خیال رکھنا، خاکساری کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔

فریبِ دولت

(جملہ حقوق محفوظ)

(۱)

محمد رفیق آج تو گیروا لباس میں اجمیر کے آستانۂ شاہی پر حاضر ہے، تیرا ہر نفس دم عیسےٰ ہے، اور تیری ہر نگاہ جلوۂ موسیٰ ہے، تیرا دل عرفانی تجلیات سے معمور ہے اور تیرا سینہ شوق و محبت کا گنجینہ بنا ہوا ہے، تو اُس منزل میں ہے جس کے لیے سالک کا دل ہر وقت بے چین رہتا ہے، اور تو اُس عالم میں ہے جہاں مادّی کثافتوں کے ساتھ بڑی مشکل سے رسائی ہوتی ہے، مبارک تجھے ترقی کے یہ مدارج مبارک لیکن کل کی بات ہے کہ تو مستی ہستی اور شراب دنیا سے متوالا ہو کر دہلی کے کوچہ و بازار میں پھرا کرتا تھا، آج تو دنیا کے نام سے بیزار ہے، لیکن کل تو دنیا کا سب سے بڑا طلبگار تھا، تیری تصویر آنکھوں میں پھرتی ہے وہ تیری نرم ترکی ٹوپی کے پھندنے کی لچک گردن کے گرداگرد دودھ کی طرح سفید کالر، چائنا سلک کی شیروانی جس کے دامنوں میں ہوا کی ادنےٰ جنبش سے لہریں پیدا ہوتی تھیں، اور اچھی تراش کا پاجامہ جو آسمانی موزوں اور سیاہ وارنش کے پمپ شو سے مل کر تیری رعنائیوں میں اضافہ کرتا تھا، تیری یہ تصویر اب فضا سے معدوم ہو گئی ہے لیکن میرے تصور میں بجنسہٖ باقی ہے، تیری ذہانت تیری حوصلہ مندی، تیری اولوالعزمی اور روپیہ نہ ہونے کے باعث ان سب کا پردہ سے باہر نہ نکلنا۔ وہ تیرا کبھی سرد آہوں کے ساتھ کہنا کہ ؎

"اے زر تو خدا نۂ دلیکن بخدا ستارِ عیوب و قاضیٔ الحاجاتی"

وہ تیرا عقیدہ کہ دنیا کی شادمانی روپے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی، وہ تیرا خیال کہ اگر روپیہ ہو تو دنیا کا کوئی کام رُک نہیں سکتا، اور دل کی کوئی تمنا ایسی نہیں جو روپے سے حاصل نہ ہو سکتی ہو، غرض مجھے سب کچھ یاد ہے، اور آج تیری یاد اس قدر بے چین کر رہی ہے کہ میں ایک دفعہ تیرے واقعات حافظہ کی زبان سے اس بے چینی کو کم کرنا چاہتا ہوں، آہ رفیق نے جو اب دنیا میں اس طرح ہے کہ نہیں ہے، ایف۔ اے تک انگریزی پڑھی تھی، اُس کے والد کا انتقال ہو چکا تھا، بچپن ہی میں محروم ہو چکا تھا، خاندان میں لوگ تو بہت تھے لیکن کوئی ایسا قریبی رشتہ دار نہ تھا جو اُس کے معاملات سے دلچسپی لیتا۔ وہ اپنی ایک عزیزہ کے ہاں رہتا تھا اور ایک نیم سرکاری دفتر میں ساٹھ روپے ماہوار کا ملازم تھا۔ وہ اپنی حالت اور ملازمت سے نہایت ناخوش تھا، اُسکی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح دولت اُس کے ہاتھ آجائے اور اس اصول کے مطابق کہ دنیا کی جتنی تمنا کرو اُتنی ہی وہ دور بھاگتی ہے، وہ دولتمندی کے چند مواقع ملنے کے باوجود ناکام رہا۔ عمر اور جذبات کے اضافہ کے ساتھ اُسکی دولت پرستی میں ترقی ہوتی گئی اور آخر کار وہ روپیہ کا خواہشمند ہی نہیں بلکہ عاشق و مجنوں نظر آنے لگا۔

(۲)

ایک دن شام کو پانچ بجے وہ اوڈورڈ پارک کے سبزہ پر بے تکلفی سے بیٹھا ہوا تھا ایک دوست اُس کے ساتھ تھا، اور حسب معمول افلاس و دولت کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ رفیق کا ہمراہی نہایت سنجیدہ اور ہوشمند تھا، وہ قائل نہ تھا کہ دولت سے دلی مسرتوں میں کچھ اضافہ ہو سکتا ہے، لیکن رفیق جو بلا کی قوتِ گویائی رکھتا تھا ہر پہلو سے ثابت کر دیا کہ دولت ہی ایک ایسی شے ہے جو تمام شادمانیوں کا سرچشمہ ہے، اور جس کے پاس روپیہ ہے وہ کبھی اُداس اور غمگین ہونے کیلیے مجبور نہیں ہے۔ یہ گفتگو کئی گھنٹے جاری رہی، ان دونوں آدمیوں سے ذرا فاصلہ پر حاجی عبدالمجید بھی سبزہ کے نمائی فرش اور ہوا کے بہشتی جھونکوں کا لطف اُٹھا رہے تھے اور افلاس و دولت کے مکالمہ کو بڑے غور سے سُن رہے تھے، حاجی صاحب امپورٹ، اکسپورٹ کے بہت بڑے تاجر تھے۔ اب تو اُنہوں نے کاروبار سے ترکِ تعلق کر لیا ہے اور اُن کے دماغ میں کچھ مراق پیدا ہو گیا ہے لیکن کسی زمانہ میں وہ ملک التجار کی پوزیشن رکھتے تھے اُن کی دولت حد قیاس سے باہر تھی، زبان زدِ عام تھا کہ ایک کروڑ نقد روپیہ ہر وقت حاجی صاحب کے تہ خانے میں رہتا ہے، یہ بات سچ ہو یا جھوٹ لیکن اُن کے دولتمند ہونے میں ذرا بھی شبہ نہیں، اُن کا کاروبار لاکھوں کا نہیں بلکہ کروروں کا تھا، جب سے دیوالیہ میں اُن کے بیوی بچے سب کے سب یکے بعد دیگرے راہی عدم ہوئے اُس وقت سے اُن کا دل دنیا سے ہٹ گیا، اُنہوں نے تمام کاروباری سلسلوں کو توڑ دیا اور دنیا سے بیزار رہنے لگے مصائب سے متاثر ہو کر دماغ میں کچھ خلل بھی پیدا ہو گئی تھی، اکثر سائل اُن کے پاس آتے تھے، کسی کو ہزار روپے دے ڈالتے تھے اور کسی کو ایک پیسہ بھی نہیں دیتے تھے، حاجی صاحب نے جب رفیق کی یہ گفتگو سُنی تو اُن کے دماغ میں یہ بات سما گئی کہ اس نوجوان کو کچھ روپیہ ضرور دینا چاہیے، اور اُنہوں نے اپنے دل میں کہا کہ روپیہ میرے لیے تو خوشی کا باعث نہیں ہوا، شاید اس نوجوان کی سرسبزی کا باعث ہو جس نے ابھی دنیا میں کچھ نہیں دیکھا ہے۔ یہ ارادہ حاجی صاحب کے دل میں یہاں تک مستحکم ہوا کہ جب رفیق پارک سے باہر نکلا تو وہ اُس کے ساتھ ہو لیے اور اُس کے مکان سے اچھی طرح واقف ہو کر اپنے گھر کو واپس گئے۔

(۳)

رفیق اپنے مکان میں بے خبر سو رہا تھا کہ اُسے اُس کی عزیزہ نے بیدار کیا، اور کہا کہ تمہیں کوئی شخص دروازہ پر بلا رہا ہے، رفیق آنکھیں ملتا ہوا باہر پہنچا تو ایک شخص نے اُسے ایک خط اور ایک پیکٹ دیا اور کوئی مزید گفتگو کیے بغیر رخصت ہو گیا رفیق نے گھر میں پہنچکر لیمپ کی روشنی تیز کی اور لفافہ چاک کر کے خط پڑھا "میاں رفیق! تم سمجھتے ہو کہ دولت آدمی کا دل خوش رکھ سکتی ہے اور دولت سے وہ دل کی ہر تمنا حاصل کر سکتا ہے میں اس آزمائش کے لیے کہ تمہارا یہ خیال کس حد تک صحیح یا غلط ہے تمہیں پانچ لاکھ روپے بھیجتا ہوں، شاید اتنی رقم کو تم دولت سمجھ سکو گے، اور اس دنیا میں جو مصائب و آلام سے بھری ہوئی ہے مسرت حاصل کر سکو گے" غنیمت ہے،

کہ رفیق روپیہ کی اتنی بڑی مقدار اپنے قبضہ میں دیکھکر دیوانہ نہیں ہوگیا، یا جوش مسرت سے اُس کا دم نہیں نکل گیا، اُس نے بتیا یا نہ پیکٹ کھولا، پیکٹ میں فی الحقیقت پانچ لاکھ روپئے کے نوٹ تھے، اُس نے نوٹوں کا پیکٹ سرہانے رکھ لیا، اور بستر پر دراز ہوگیا، لیکن نیند اُس کے لیے حرام ہوگئی تھی، اُسے یقین نہیں آتا تھا کہ یہ نوٹ اصلی ہیں کیونکہ وہ دنیا میں کسی کو اتنا پاگل فرض نہیں کرسکتا تھا کہ بڑے سے بڑا دولتمند ہونے پر بھی اتنی بڑی رقم ایسی بے پروائی سے صرف کردے۔ خدا خدا کرکے آفتاب نکلا، لیکن آج اُس کی کرنیں رفیق کو حقارت سے نہیں دیکھتی تھیں بلکہ کچھ شرمائی ہوئی تھیں۔

(۴)

رفیق نے صبح اُٹھکر سب سے پہلے جس بات کا انتظام کیا وہ یہ تھا کہ دو تین نوٹ پیکٹ سے نکال کر بازار میں بھنائے اور جب اُن کا روپیہ بے تکلف مل گیا تو اُسے اطمینان ہوا کہ کسی نے اُس کے ساتھ مذاق نہیں کیا ہے بلکہ فی الحقیقت خدا کو اُس کی جوانی اور اُس کے ارمانوں پر رحم آگیا ہے اور اُس نے اپنے خزانۂ غیب سے یہ روپیہ بھیجا ہے، اُس خزانہ سے جس کا ایک گوشہ تمام دنیا کے محتاجوں کو بادشاہ بنانے کے لیے کافی ہے، روپیہ کی طرف سے مطمئن ہوکر رفیق کے دربار تخیل میں ایک ایک کرکے خواہشیں اور تمنائیں صف بستہ ہوئیں سب سے پہلے اُس نے ایک خوبصورت اور شاندار مکان کی ضرورت محسوس کی اُسے جامع مسجد کے متصل ایک مکان بہت پسند تھا اُس کی تعمیر تو خوب تھی ہی، لیکن جغرافیہ اور موقع کے لحاظ سے جواب نہیں رکھتا تھا، رفیق جب اُس کی طرف سے گزرتا تھا تو حسرت سینہ کوبی کرلیتی تھی، اُس نے بارہا اپنے دوستوں سے بھی تذکرہ کیا تھا کہ اگر میرے پاس روپیہ ہوتا تو میں ایسا ہی مکان بناتا۔ چنانچہ ضرورت مکان کا خیال آتے ہی اُس مکان کا نقشہ آنکھوں میں پھر گیا۔ رفیق نے طے کرلیا کہ وہ اس مکان کو حاصل کرکے رہیگا، مالک مکان ایک لالہ صاحب تھے، رفیق اُن کے پاس پہنچا اور مناسب الفاظ میں مکان کی خرید و فروخت کا معاملہ چھیڑا۔ لالہ صاحب خود بھی جوان تھے اور بڑے شوق سے اُنہوں نے یہ مکان بنوایا تھا، رفیق سے یہ الفاظ سن کر پہلے تو اُنہیں بہت غصہ آیا لیکن خود اُنکی تحمل اور پالیسی نے اُن کی زبان تھام لی اور اُنہوں نے اپنی قوم کے مقررہ اصول کے مطابق کہ سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے فرمایا کہ میں مکان تو فروخت کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن دوگنی قیمت لوں گا۔ رفیق نے کہا کہ اس سے آپ کی کیا مراد ہے، اُنہوں نے کہا کہ اُس پر جتنی لاگت آئی ہے اُتنی ہی رقم بطور منافع لوں گا، رفیق نے کہا کہ لاگت کا حساب آپ کے پاس موجود ہے؟ اُنہوں نے کہا "جی ہاں ایک ایک پائی لکھی ہوئی ہے" الغرض حساب نکالا گیا اور معلوم ہوا کہ مکان پر ۶۵ ہزار روپئے لاگت آئی ہے، رفیق نے کہا اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ ایک لاکھ تیس ہزار میں مکان فروخت کرینگے، لالہ صاحب نے کہا جی ہاں میں نے ۔ ہزار روپئے کے نوٹ جیب سے نکال کر کہا کہ یہ بیعانہ لیجئے اور رسید لکھ دیجیے، لالہ صاحب اس واقعہ سے حیران رہ گئے، لیکن زبان سے مجبور تھے آخر کار دو تین روز میں مکان کا بیعنامہ ہوگیا اور میاں رفیق اپنے نئے مکان میں منتقل ہوگئے، مکان کو شاندار فرنیچر سے آراستہ کیا گیا اور رفیق نے بہت جلد ملازمین کا اسٹاف اور حیثیت حال کے مطابق ایک خوبصورت موٹر بہم پہنچالیا، وہ جب مکان کی چوتھی منزل پر ٹہلا کرتا تھا تو نہ صرف سواد شہر بلکہ ایڈورڈ پارک کا وہ سبزہ بھی پیش نظر ہوتا تھا جس پر بیٹھکر دو ہفتہ قبل اُس نے افلاس و دولت کے موضوع پر مباحثہ کیا تھا۔

(۵)

رفتہ رفتہ شہر کی اعلیٰ سوسائٹی میں رفیق انٹروڈیوس ہونے لگا، اور وہ لوگ جو ذاتی قابلیت اور ذاتی مشاغل نام و شہرت سے محروم ہونے کی بنا پر مفت کا اعزاز و امتیاز حاصل کرنے کی فکر میں رہتے ہیں اُسے میونسپلٹی کی ممبری آنریری مجسٹریٹی، پبلک جلسوں کی صدارت، چندہ سے چلنے والی ایسوسی ایشنوں کی سکرٹری شپ حاصل کرنے کی ترغیب دینے لگے، لیکن اُسے ان باتوں کا مذاق نہ تھا، وہ اپنی زندگی آسائش و آزادی میں بسر کرنا چاہتا تھا اور اس کیلیے موٹر میں دو چار میل کی ہوا خوری، اچھا لباس، اچھی خوراک اور حسن پرستی کو وہ بالکل کافی سمجھتا تھا، اُن دنوں دہلی میں ایک طوائف اپنے حسن گلوسوز میں غیر معمولی شہرت رکھتی تھی، رفیق کو اُس کا اشتیاق پیدا ہوا، لیکن معلوم ہوا کہ وہ ہزار روپئے ماہوار پر ایک شخص کی ملازم ہے اور کسی طرح نہیں مل سکتی، رفیق کا یہ اصول تھا کہ دل کو مچلنے، ضد کرنے یا غمگین ہونے کا موقع نہ دو، چنانچہ اُس نے فوراً دو ہزار روپئے ماہوار پر اُسے ملازم رکھ لیا اور ایک سہ ماہی کی تنخواہ پیشگی بھیجدی اور وہ پیکر ناز جو دوپہر تک دوسرے کی ملکیت تھا شام کو رفیق منزل کی خوابگاہ میں جلوہ ریز تھا، رفیق کی ان حوصلہ مندیوں اور اولوالعزمیوں نے شہر میں ہلچل مچادی تھی اور لوگ جوان باتوں سے بالکل ناآشنا ہیں یہ خیال آرائیاں کرنے لگے کہ یا تو کسی فقیر نے اُسے کیمیا کا نسخہ بتادیا ہے یا اُس کے پاس نوٹ چھاپنے کے لیے ایک دو پریس موجود ہیں۔

(۶)

رفیق اپنے خوبصورت اور آراستہ مکان میں داد عیش دے رہا تھا، اور اُس کی زندگی کا ہر لمحہ ثابت کر رہا تھا کہ دنیا سے اُس کی مسرتوں کو روپئے کا فولادی پنجہ بجبر اور بزور چھین سکتا ہے کہ ایک دن وہ ایک دوست کو الوداع کہنے کے لیے اسٹیشن پر گیا۔ وہ پلیٹ فارم پر ٹہل رہا تھا کہ دو عورتیں برقع پہنے ہوئے لیکن منھ کو کھولے ہوئے اُس کے پاس سے گزریں جن میں سے ایک سن رسیدہ اور ایک بالکل نوعمر تھی، یہ نوعمر عورت اس قدر حسین تھی، اور اُس کے چہرے میں ایسی دلربائی تھی کہ رفیق حیرت زدہ رہ گیا۔ اُس کے دل میں جیکے ارادوں کی تعمیل میں تاخیر جائز نہ تھی ایک زبردست جذبہ پیدا ہوا اور وہ عورتوں کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا، اُن کے ساتھ ایک مرد بھی تھا اور رفیق کا یہ قیاس

صحیح تھا کہ وہ اُس لڑکی کا باپ اور سن رسیدہ عورت کا شوہر ہے، ان مسافروں کو زنانہ گاڑی کی تلاش تھی، اس لیے رفیق کو بار بار مشاہدہ کا موقع ملا اور ہر مشاہدہ پر حسن و جوانی کی یہ تصویر اُس کے دل پر منقش ہوتی گئی، آخر وہ اس فیصلہ پر مجبور ہوا کہ ان عورتوں کے ہمراہ سفر کرنا چاہیے، اب اتنا موقع نہ تھا کہ وہ ٹکٹ خرید کرتا، چنانچہ وہ ٹکٹ کے بغیر گاڑی میں سوار ہو گیا، غازی آباد کے اسٹیشن پر پہنچکر اُسے معلوم ہوا کہ اُس کی منظور نظر لکھنؤ جا رہی ہے، اُس نے لڑکی کے والد سے کافی تعلقات پیدا کر لیے اور اگرچہ اس سے نظارہ بازی کو نقصان پہنچا لیکن حصول مقصد میں کچھ آسانیاں بھی پیدا ہو گئیں ۔ یہ صاحب لکھنؤ کے رہنے والے تھے، لاہور میں ایک نواب صاحب کے ہاں جس کا کچھ تعلق لکھنؤ سے بھی تھا بچوں کی تعلیم پر مامور تھے، تیس روپئے ماہوار تنخواہ ملتی تھی اور کچھ رقم مجالس عزا کے مواقع پر وصول ہو جاتی ۔ مرزا علی بیگ ان کا نام تھا۔ اثنا عشری مذہب رکھتے تھے، ان کی لڑکی کا نام سکینہ تھا، جو بے انتہا حسین و خوبرو ہونے کے ساتھ ہی لاہور گرلز اسکول سے مڈل کا امتحان پاس کر چکی تھی ۔ فارسی بھی خوب جانتی تھی ۔ سینے پرونے اور کھانے پکانے میں نہایت ہوشیار تھی رفیق اپنی فوری محبوبہ کے یہ اوصاف اُس کے باپ کی زبان سے سُن کر باغ باغ ہو رہا تھا لیکن آخر میں یہ معلوم کر کے اُس کی روح نکل گئی کہ یہ کمبخت سکینہ کی شادی کے لیے لکھنؤ جا رہا ہے کیونکہ سب انتظامات ہو چکے ہیں ۔

(۷)

رفیق نے مرزا صاحب سے اُن کے داماد کے حالات دریافت کیے تو معلوم ہوا کہ وہ انٹرنس پاس ہے اور لکھنؤ ہی کے ایک اسکول میں چالیس روپئے ماہوار پر ٹیچر ہے ۔ رفیق نے مرزا صاحب سے کہا کہ آپ نے شادی میں عجلت کی ورنہ جب آپ کی صاحبزادی ایسے اوصاف رکھتی ہیں تو آپ اُن کو اس سے زیادہ اچھی جگہ منسوب کر سکتے تھے، لیکن مرزا صاحب نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا ۔ دوسرے دن شام کو گاڑی لکھنؤ پہنچی ۔ اسٹیشن پر اُتر کر مرزا صاحب نے رفیق سے مصافحہ کر کے رخصت چاہی، لیکن اُس نے کہا کہ صاحب یہ تو ٹھیک نہیں میں آپ کے مکان تک چلوں گا تاکہ پھر بھی آپ سے ملاقات کر سکوں، آپ جیسا خلیق مجھے پردیس میں کون ملے گا ۔ مرزا صاحب کو یہ بات پسند نہ تھی لیکن ۲۴ گھنٹے کی ہمراہی نے جو مروت پیدا کر دی تھی اُس سے مجبور ہو کر اُنہوں نے کہا "بہ قسمت ۔ بہت بہتر ۔ ضرور تشریف لے چلیں ۔ غرض رفیق مرزا صاحب کے ہمراہ اُن کے مکان تک گیا اور کافی دور پر اُن کے مکان کے جغرافیہ اور محلہ وغیرہ سے واقفیت پیدا کر کے اسٹیشن واپس چلا آیا ۔ اور شب کے دس بجے دوسری گاڑی سے دہلی روانہ ہو گیا ۔ مکان پر پہنچکر رفیق نے اپنے ایک ملازم کو جو مرزا صاحب بھی تھا اور فخا بھی خود لکھنؤ روانہ کیا تاکہ وہ مرزا صاحب سے گفتگو کر کے اور اُنہیں روپئے کا کافی لالچ دیکر اس شادی کو ملتوی کرا دے، بلکہ نہیں ذات پات کی طرف سے اطمینان دلا کر اُس کے متعلق آمادہ کرے ۔ رفیق کا یہ ملازم جمیل احمد جب لکھنؤ پہنچا تو سکینہ کی شادی میں صرف چار دن باقی تھے ۔ جمیل احمد نہایت لسان چرب زبان اور تسخیر قلوب کے فن سے پورا ماہر تھا، اُس نے مرزا صاحب سے کمال سلیقہ مندی کے ساتھ گفتگو شروع کی اور دو دن کے عرصہ میں اُنہیں ہموار کر لیا، شرط یہ ٹھہری کہ ایک لاکھ روپیہ نقد مرزا صاحب کو دیا جائیگا اور ساتھ ہی حسب نسب کی طرف سے تحریری طور پر اطمینان دلایا جائیگا ۔ اُن کی یہ شرط بھی تھی کہ میں ان باتوں کو عمل میں آنے سے پہلے ماننے کے لیے تیار نہیں اور اس لیے شادی کی کارروائی ملتوی نہیں کر سکتا تاکہ ایسا نہ ہو کہ معاملہ اِدھر سے بھی جائے اور اُدھر سے بھی ۔ جمیل احمد نے مرزا صاحب سے بہت کہا کہ شادی کی تاریخ دو دن پیچھے ہٹا دیں لیکن وہ کسی طرح رضامند نہیں ہوئے آخر کار جمیل احمد نے رفیق کو بذریعہ تار ان امور سے مطلع کیا اور لکھا کہ آپ روپیہ لیکر کسی نہ کسی طرح ۱۹ تاریخ کی دوپہر تک لکھنؤ پہنچ جائیں ۔

(۸)

تار ۱۸ تاریخ کو شام کے ۶ بجے رفیق کو موصول ہوا، اب کچھ نہیں ہو سکتا، پونے چھ بجے کی ٹرین چھوٹ گئی، اچھا موٹر پر سفر کرنا چاہیے، اس خیال کے ساتھ ہی اُس نے موٹر تیار کیے جانے کا حکم دیا، لباس تبدیل کیا، ضروری سامان اور روپیہ ہمراہ لے کر روانہ ہو گیا ۔ عالم اضطراب میں اُسے یہ خیال نہ رہا کہ اگر براہ کانپور سفر کیا جائے تو وقت مقررہ پر پہنچنا دشوار نہیں، لکھنؤ دہلی سے ۴۰۱ میل ہے، اگر موٹر ۲۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا تو رفیق صبح ہوتے ہوتے لکھنؤ پہنچ سکتا تھا، لیکن راستوں کی ناواقفیت اور رات کی تاریکی کے باعث یہ تناسب باقی نہیں رہا اور وہ پانچ گھنٹے میں امروہہ پہنچا ۔ امروہہ سے مراد آباد کا فاصلہ زیادہ نہیں اور اُسے قوی امید تھی کہ وہ پنجاب میل کو پالے گا اور اس طرح دس بجے بجتے لکھنؤ پہنچ جائیگا ۔ لیکن امروہہ سے چار میل آگے بڑھکر موٹر خراب ہو گئی، ایک خطرناک پنکچر ہوا اور ساتھ ہی انجن میں بھی کچھ نقص واقع ہو گیا، ڈرائیور نے بہت کوشش کی اور ایک گھنٹہ مسلسل محنت کرتا رہا لیکن کامیابی نہیں ہوئی، اب سخت مجبوری کا سامنا تھا نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن ۔ چار بجے تک رنج و مایوسی کی حالت میں وقت گزارا، آخر ایک تانگا امروہہ کی جانب سے آتا ہوا نظر آیا ۔ تانگے کی آواز سے رفیق پھر تازہ دم ہو گیا اور جب وہ قریب پہنچا تو اُس تانگے والے سے خواہش کی کہ ہمیں مراد آباد پہنچا دو لیکن معلوم ہوا کہ تانگہ کرایہ کا نہیں ہے، بلکہ خود تانگہ کے مالک سوار ہیں اور چونکہ پہلے ہی سے پانچ آدمی موجود ہیں اس لیے کسی مزید آدمی کی گنجائش نہیں، رفیق کے اصرار پر اُن لوگوں نے کہا کہ ہم ایک منٹ کی تاخیر نہیں کر سکتے، ہم کو سورج نکلنے سے پہلے پہنچنا ہے ورنہ ہمارا ایک ہزار کا نقصان ہو جائیگا ۔ رفیق نے کہا بس اتنی سی بات ہے تو تم ہزار روپے مجھ سے لو اور مجھے مراد آباد پہنچا دو ۔ رفیق کی اس بات سے انکار

نہیں کیا گیا، اُس نے ہزار روپئے دے دیے، دو آدمی اُتر گئے اور اُسے تانگے میں سوار کر لیا گیا۔ صبح کے سات بجے رفیق مراد آباد پہنچا، بدقسمتی سے کوئی اچھا موٹر کرایہ پر نہ مل سکا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مصرگنگا پرشاد کے پاس جو موٹر ہے وہ نہایت بہتر اور قابل اطمینان ہے۔ رفیق مصرجی کے پاس پہنچا لیکن اُنہوں نے صاف انکار کر دیا۔ رفیق نے کہا آپ کا موٹر کس قیمت کا ہے؟ اُنہوں نے کہا میں نے ساڑھے سات ہزار میں خرید کیا ہے رفیق نے کہا دس ہزار پر معاملہ کیجیے، اور یہ کہکر اُس نے ہزار ہزار روپئے کے دس نوٹ سامنے رکھ دیے، اب مصرجی کو انکار اخلاق کے خلاف معلوم ہوا، اور رفیق اُن کے موٹر میں لکھنؤ روانہ ہوا، اُس نے ڈرائیور سے کہا کہ اگر تم مجھے سات گھنٹے میں بھی لکھنؤ پہنچا دو گے تو سَو روپئے انعام دوں گا، یہ سنتے ہی ڈرائیور نے فل اسپیڈ موٹر چھوڑ دیا اور آنکھوں کے لیے یہ فیصلہ دشوار ہو گیا کہ سفر زمین پر ہو رہا ہے یا ہوا پر۔

(۹)

دو بجکر ۱۶ منٹ ہوئے تھے کہ رفیق مرزا صاحب کے دروازہ پر تھا جمیل ہاتھ میں گھڑی لیے ہوئے بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔ آقا کو دیکھتے ہی وہ مرزا صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ آپ نکاح (صیغہ) ملتوی کریں کیونکہ رفیق صاحب آگئے ہیں، اُسی وقت مرزا صاحب سے یہ معاملہ طے ہوا کہ وہ ۲۵ ہزار لے کر نکاح ملتوی کر دیں اور رفیق کے ساتھ نکاح ہوتے وقت باقی ۷۵ ہزار وصول کر لیں، مرزا صاحب اس قرارداد پر رضامند ہو کر جلسۂ شادی میں پہنچے تو نکاح کی تیاری ہو رہی تھی، اُنہوں نے نوشاہ کے والد کو بلا کر کہا کہ مجھے اس وقت ایسی باتیں معلوم ہوئی ہیں کہ میں لڑکی کی شادی نہیں کرنی چاہتا۔ یہ سنتے ہی جانبین کے اعزہ میں کشاکش پیدا ہو گئی لڑکے والوں نے کہا کہ ہمارے دو ہزار روپئے صرف ہوئے ہیں وہ دیدو ہم چلے جائیں گے۔ مرزا صاحب نے رفیق کو اطلاع دی اور اُسی وقت دو ہزار کی رقم ادا کر دی گئی۔ رفیق کے پاس اپنے حسب نسب کا کوئی تحریری ثبوت نہ تھا اس لیے مرزا صاحب کو وہ اپنے ہمراہ دہلی لایا، اور جب وہ تحقیقات سے مطمئن ہو گئے تو سکینہ کی شادی رفیق سے ہو گئی۔ ۷۵ ہزار کی رقم مرزا صاحب کو فوراً ادا کر دی گئی اور رفیق اپنی منکوحہ کو ہمراہ لے کر دہلی چلا آیا۔ اُس کی مسرتوں کی کوئی انتہا نہ تھی وہ اپنے گھر میں حسن و جمال کی بہار دیکھکر پھولا نہ سماتا تھا، مکان اپنے مکین پر اتراتا تھا اور مکین اپنے مکان پر ناز کرتا تھا، اب رفیق کو جو طمانیت، آسودگی اور مسرت حاصل تھی اُسکی مثال کم از کم دہلی میں تو ناپید تھی، تین مہینے خواب کی طرح عیش و راحت میں گزر گئے، ایک دن وہ بیوی کو ہمراہ لے کر شہر سے باہر تفریح کے لیے گیا ہوا تھا، شام کو واپسی ہوئی اور نازک اندام عورت نے دردِ سر کی شکایت کی، تدابیر کی گئیں، پھر کچھ بخار محسوس ہوا اور رفتہ رفتہ تیز ہونے لگا۔ شام کے دس بجے ۱۰۵ ڈگری پر بخار تھا اور گلاب سے رخسارے گلنار بنے ہوئے تھے، رفیق گھبرا گیا اُس نے فوراً ڈاکٹر کو بُلایا دوا دی گئی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ دو گھنٹہ کے بعد پھر ڈاکٹر آیا دوسری دوا دی گئی۔ مگر فضول۔ صبح ہوتے ہی دہلی کے ایک مشہور ڈاکٹر کو طلب کیا گیا، خاص تدابیر اختیار کی گئیں لیکن سب بیکار ثابت ہوئیں، پھر تو رفیق نے تقریباً ایک درجن ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر جمع کر لیے، وہ مریضہ کو گھیرے ہوئے بیٹھے تھے لیکن جو لمحہ آتا تھا وہ خطرناک تھا، دماغ بالکل بیکار ہو چکا تھا اور شدید بے ہوشی طاری تھی، ہوش میں لانے کے لیے سب کچھ کیا گیا مگر کچھ نہ ہوا، رفیق ڈاکٹروں سے بیتابانہ کہتا تھا کہ میں اپنا گھر بار اور اپنی ساری دولت آپ لوگوں کو دیتا ہوں کسی طرح اس مریضہ کی جان بچا لیجیے، ڈاکٹر اُسے تسلی دیتے تھے لیکن وہ اُس شیرخوار بچے سے بھی زیادہ بے بس معلوم ہوتے تھے جو اپنے مُنھ کی مکھیاں نہیں اُڑا سکتا، آخر دوسرے دن دوپہر کے بعد مریضہ نے داغ فانی کو الوداع کہا رفیق کی نگاہ میں دنیا تیرہ و تار تھی۔ صدمۂ غم نے اُس کا دل پاش پاش کر دیا تھا۔ تجہیز و تکفین کا سامان ہوا اور رات کے دس بجے حسن و جمال کی اُس تصویر کو جو غالباً دہلی و لکھنؤ کی چھ سات لاکھ کی آبادی میں اپنی مثال نہیں رکھتی تھی سپرد خاک کر دیا گیا، اب رفیق کو معلوم ہوا کہ وہ غلطی پر تھا، روپئے سے حقیقی مسرت اور سچی طمانیت حاصل نہیں کی جا سکتی بڑی سے بڑی دولت قبضہ میں رکھنے کے بعد بھی انسان بے بس ہی رہتا ہے، اس غلطی کا انکشاف ہوتے ہی اُس کا دل دنیا سے بیزار ہو گیا، اور اُس نے ہمیشہ کے لیے تمام تعلقات کا سلسلہ توڑ دیا

(مولانا) سید ظہور احمد (صاحب چیف ایڈیٹر)

کیا آپ کو یہ افسانہ پسند ہے؟

اگر آپ پسند فرماتے ہیں تو

درس عبرت اور **تصویر معاشرت**

بھی ضرور پڑھیے، یہ دونوں کتابیں اسی طرح کے دلچسپ افسانوں کا مجموعہ ہیں، اور ترجمان فطرت مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری چیف ایڈیٹر رسالۂ دین و دنیا کے سحر نگار قلم کا نتیجہ ہیں۔

ملنے کا پتہ

سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو دہلی

عورتوں کا کتب خانہ

خلافتِ صدیقی حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بابرکت زندگی کے حالات، چھوٹی بچیوں اور مستورات کے لیے۔ قیمت ۵ر

خلافتِ فاروقی حضور سرورِ عالمؐ کے خلیفۂ دوم حضرت عمرؓ کے حالات زندگی، چھوٹی بچیوں اور مستورات کے لیے۔ قیمت پانچ آنے (۵ر)

خلافتِ عثمانی حضور سردارِ دو جہاں کے خلیفۂ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی، چھوٹی بچیوں اور مستورات کے لیے۔ قیمت پانچ آنے (۵ر)

خلافتِ حیدری رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفۂ چہارم حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کی مبارک زندگی کے حالات بچیوں اور مستورات کے لیے۔ قیمت ۵ر

فتح سرمدی خواتین اسلام کے لیے پردے اور بے پردگی کے متعلق شرعی احکام اور دلچسپ بحث دیکھنی ہو تو فتح سرمدی منگائیے۔ قیمت دو آنے (۲ر)

ہدایۃ الزوجین میاں بیوی کے حقوق کا مختصر بیان قیمت دو آنے (۲ر)

انشائے نسواں مستورات اور لڑکیوں کو صاف شستہ اردو زبان میں خط و کتابت سکھانے کے لیے بہترین تصنیف۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

جمیلہ خاتون مانگے کا زیور پہننے کی خرابیاں، ایک ضدی اور ناسمجھ خاتون کیسے راہِ راست پر آئی۔ قیمت تین آنے (۳ر)

حوران جنت مسلمان عالمہ، فاضلہ، شاعرہ، محدثہ اور فقیہہ بیبیوں کے تاریخی حالات اور ان کی زندگی کے دلچسپ واقعات۔ قیمت ۴ر

شریف بیبیاں دنیا کی مشہور عالمہ، فاضلہ، شاعرہ، اور نیک طینت شہزادیوں کے دلچسپ حالات درج ہیں۔ قیمت پانچ آنے (۵ر)

محبِ وطن خواتینِ ہند تینتیس ایسی خواتین کے حالات درج ہیں جنہوں نے اپنے ملک کی خاطر یہ مصیبت مشکل اور نیز تکلیف برداشت کی۔ قیمت ۸ر

دایہ جس میں ایام حمل سے لیکر عالم زچگی تک کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی شکایات اور امراض کا حال مع علاج لکھا گیا ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیمات ٹرکی خالدہ ادیب خانم کی سوانح عمری عورتوں کو ضرور پڑھنی چاہیے۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

طبیب العائلہ حمل و رضاعت اور بچوں کی پرورش و پرداخت اور عورتوں اور بچوں کے مخصوص امراض کے بیان میں اور اُنکی خطرناک بیماریوں کے ذکر میں یہ تصنیف لاجواب ہے قیمت آٹھ آنے (۸ر)

تذکرۂ خواتینِ دکن جس میں سرزمین دکن کی نامور ممتاز صاحب سیف اور اہل قلم خواتین کے حالات درج ہیں، اس کے علاوہ شاہزادیوں کے ایسے دلچسپ اور ولولہ خیز واقعات موجود ہیں جو خواتین کو پستی کے غار سے نکالکر ترقی کے بالاترین گنگرے پر پہنچا سکتے ہیں۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

ناصح مشفق یہ کتاب ایسے سو قیمتی نصیحت کے جواہرات کا مجموعہ ہے جس کو پڑھنے کے بعد ہر عورت کنبہ میں، برادری میں، چھوٹوں میں، بڑوں میں، میکے میں، سسرال میں غرض ہر شخص کے دل میں جگہ پیدا کر سکتی ہے۔ قیمت ۴ر

رسولِ عربی مستورات کے لیے کالی زلفوں والے، کالی کملی والے پیارے رسول مدنیؐ کا مفصل اور جامع سوانحعمری ۱۶۴ صفحات قیمت آٹھ آنے (۸ر)

بہشتی جھومر قصہ کے پیرایہ میں مستورات کو مذہبی اور دینی عقائد و مسائل بتانے والی، تہذیب و اخلاق کا سبق دینے والی اور حقوق شوہر و امور خانگی سکھانے والی نہایت مفید کتاب صفحات ۱۸۰ قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

کتابیں ملنے کا پتہ:- سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو دہلی

آداب نسواں آداب نسواں کے مطالعہ کے بعد ایک بد خلق سے بد خلق اور آداب سے بالکل نابلد خاتون اخلاق و آداب کی زندہ تصویر بن سکتی ہے۔ صفحات ۱۲۴ قیمت ۶ر

حسن و صحت حسن بٹنا ملنے سے حاصل نہیں ہو سکتا، صحت خمیرہ و معجون میں پوشیدہ نہیں ہے، بلکہ خود تمہارے قبضہ میں ہے، حسن و صحت منگا کر پڑھو، اس پر عمل کرو اور آئینہ دیکھو حسن و تندرستی کی تم ملکہ نظر آؤ گی صفحات ۱۱۸ قیمت چھ آنے (۶ر)

گھر اور گھر والی اگر صحیح معنوں میں شوہر کی پیاری بیوی بچوں کی عاقبت اندیش ماں، گھر کی ہوشیار منتظمہ بننا چاہتی ہو تو یہ کتاب پڑھو اور اسکی تدابیر پر چلو۔ صفحات ۴۰ قیمت ۳ر

اصلاح الرسوم تمہاری رسم پرستی نے تم کو تباہ اور برباد کر دیا اس کتاب کو پڑھکر رسموں کی اصلاح کرو اور بدعت سے بچو۔ صفحات ۳۸۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

راہ جنت اگر تم جنتی بیوی بننا چاہتی ہو تو یہ کتاب پڑھو، یہ خضر راہ بنکر تم کو باغ ارم کا سیدھا اور سچا راستہ بتائے گی۔ صفحات ۵۴۔ قیمت ۳ر

جذبات اسلام مستورات کے لیے شبلی، حالی، اقبال اور دیگر نامور شعراء کی مفید نظموں کا مجموعہ۔ صفحات ۶۰۔ قیمت ۴ر

نیا باورچی خانہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری مستورات کو عمدہ اور لذیذ کھانے پکانے آجائیں اور بکھایت بھی تیار ہوں تو یہ کتاب بڑی کارآمد ثابت ہوگی۔ صفحات ۱۰۰ قیمت ۶ر

ترکی کھانے ترکی کھانے لذیذ بھی ہوتے ہیں اور طبی اصول سے مفید بھی، اس کتاب میں ترکی کھانے کے تیار کرنے کے نہایت آسان طریقے بتائے گئے ہیں۔ صفحات ۳۶ قیمت ۳ر

صنعت خانہ مستورات کے لیے نہایت مفید اور آسان صنعت و حرفت اس کتاب کے ذریعہ سے پردہ میں بیٹھکر عورتیں بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ صفحات ۷۰۔ قیمت چار آنے (۴ر)

رنج و راحت ہر خوشی کو غم کی اور ہر غم کو خوشی کا پیغام سمجھو ایک نہایت دلچسپ قصہ میں رنج اور مصیبتوں کے بعد راحت و آرام کی زندگی دکھائی گئی ہے۔ صفحات ۱۲۴۔ قیمت ۸ر

وبال جان ایک بیوی زیور کی بہت لالچی تھی، دوسری بیوی زیور سے بہت نفرت کرتی تھی۔ تیسری بی بی کو نہ تو زیور سے نفرت تھی نہ رغبت تھی، تینوں کے حالات نہایت دلچسپ قصہ کے پیرایہ میں دکھائے گئے ہیں۔ صفحات ۶۸۔ قیمت ۷ر

عقیلہ بیگم عقیلہ بیگم نے کفایت شعاری کی بدولت ایک مفلس لکھ پتے کو مالدار جوہری بنا دیا اور اسکو بڑھکر مستورات اعلیٰ درجہ کی منتظم، کفایت شعار اور روشن خیال بن سکتی ہیں صفحات ۶۰ قیمت ۳ر

لایق مال کا لایق بیٹا ایک شخص کے دو بیبیاں تھیں تعلیم یافتہ بیوی نے اپنے لڑکے کو لایق بنا لیا، جاہل بیوی کے بچے جاہل ہی رہے۔ اس قصہ میں تعلیم یافتہ اور جاہل ماؤں کا مقابلہ دکھایا ہے۔ صفحات ۷۶۔ قیمت چار آنے (۴ر)

چپ کی داد خواجہ حالی کی مشہور نظم بیکس طبقۂ نسوانی کی حمایت میں۔ قیمت دو آنے (۲ر)

بزم خواجہ مستورات کے پڑھنے کی نہایت انتخاب غزلیں قیمت تین آنے (۳ر)

بزم صابری خواتین اسلام کو غزلوں سے شوق ہے تو یہ غزلیں پڑھیں، قیمت تین آنے (۳ر)

مناجات بیوہ خواجہ حالی کی مشہور مناجات بیوہ اور مثنوی حقوق اولاد۔ قیمت ۵ر

تمہاری بہن صنیا بانو کے لکھے ہوئے دو ناول

بے حد مفید اور بیحد دلچسپ ہیں، خواتین کو ایسے مفید ناول ضرور پڑھنے چاہئیں چونکہ ان کی معاشرت اور اخلاق پر نہایت خوشگوار اثر ڈالتے ہیں۔

ایک **انجام زندگی** ہے۔ جس کی قیمت آٹھ آنے ہے۔

دوسرا **فریب زندگی** ہے۔ جس کی قیمت چار آنے ہے۔

تین استانیاں چھوٹی لڑکیوں کی تربیت کے لیے بڑی مستورات کی تعلیم کیلیے نہایت مفید اور کارآمد تصنیف، ان چھوٹی چھوٹی کتابوں میں خانہ داری کی تمام ضروری باتوں کو اس طرح سمجھایا گیا ہے گویا ایک لایق استانی سامنے بیٹھی ہوئی لڑکیوں کو تعلیم دے رہی ہے، زبان سلیس اور محاورہ بجیاں بڑے ذوق شوق سے پڑھتی ہیں، اس کتاب کی موجودگی ایک لایق استانی کی جو کمی سے کم نہیں، یہ تینوں حصے دہلی کے مشہور داستان گو میر باقر علی صاحب کے لکھے ہوئے ہیں **پہلی استانی قیمت ۶ر۔ دوسری استانی قیمت ۶ر تیسری استانی قیمت ۸ر**

آزادی اور شمس العلماء مولانا مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کی عورتوں کے لیے نہایت کارآمد تصنیف۔ وہ نئی روشنی کی لڑکیاں جو آزادی حاصل کرنا چاہتی ہیں، جو پردہ سے بیزار ہیں ضرور پڑھیں۔ قیمت چار آنے (۴ر)

لوری نامہ ننھے ننھے معصوم بچوں کے دلوں کو لبھانے والی دلکش لوریاں۔ قیمت ۳ر

کتابیں ملنے کا پتہ:- سید علی مظفر ہاشمی منیجر خواجہ بک ڈپو دہلی

تفسیر الفاتحہ

مفتی شیخ محمد عبدہٗ مصری کی مشہور تفسیر

کا اردو ترجمہ، اتنا بہتر ترجمہ ہے کہ اردو کا جامہ پہن لینے کے باوجود بھی مفتی صاحب کی تفسیر کی شان موجود ہے، اس قدر آسان زبان ہے کہ شاید بچے کو بھی سمجھنے میں کوئی دقت نہ واقع ہو، سورۂ فاتحہ کی تفسیر پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ کلام الٰہی کو معجزہ کس لیے کہا جاتا ہے، مفتی نے اس خوبی کے ساتھ نکات اور باریکیاں سمجھائی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ علامہ مفتی عبدہٗ مصری سامنے بیٹھے ہوئے اردو میں تفسیر سمجھا رہے ہیں، ہر باریکی کے سمجھ میں آنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک باریکی اور جہالت کا پہاڑ لفظوں کے سامنے سے ہٹا دیا گیا۔

قیمت آٹھ آنے عرض ہے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

تفسیر سورۂ یٰسین

ترجمان نصرت مولانا سید ظہور احمد صاحب ایڈیٹر دین و دنیا کی نہایت مقبول تفسیر

سورۂ یاسین کو کلام مجید کا قلب کہا جاتا ہے، اسی لیے سورۂ یاسین کی تفسیر لکھنا بہت دشوار ہے، مولانا موصوف نے تفسیر سورۂ یاسین کو اپنے مخصوص رنگ میں تحریر فرمایا ہے، یہ تفسیر اپنی جامعیت، حسن بیان ادائے مطالب، زبان کی سلاست، تشریح لغات اور اظہار نکات و معانی الفاظ کے لحاظ سے بے نظیر تفسیر ہے، سب سے بڑی جدت مولانا موصوف نے یہ فرمائی ہے کہ یاسین عربیہ کے مضامین کی سرخیاں قائم کر دی ہیں، اس کے علاوہ سورۂ یاسین کے پڑھنے کے طریقے بھی تحریر فرمائے ہیں۔ رسالۂ دین و دنیا کے صفحہ ۲ پر جو تفسیر مسلسل چار سال شائع ہو رہی ہے اس سے آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ مولانا کتنے زبردست اردو کے مفسر ہیں

قیمت ۸ر منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

کیا آپ کو بات کرنی آتی ہے؟

اگر خدانخواستہ آپ تقریر کی جادو بیانی سے محروم ہیں اگر آپ کی گفتگو شیریں نہیں ہے، اگر آپ کی گفتگو لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرنے کی قوت نہیں رکھتی، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں جادو کا اثر ہو تو کتاب

فن تقریر

ملاحظہ فرمائیے، اور اس کی ۳۲۵ ہدایتوں پر عمل کیجیے، اور پھر دیکھیے کہ آپ کے الفاظ طلسم بن جائیں گے آپ کی گفتگو میں انتہا درجہ کی شیرینی پیدا ہو جائیگی، ہر محفل اور ہر مجلس میں لوگ آپ کو آنکھوں پر بٹھائیں گے، آپ کی جادو بیانی احباب اور عزیزوں کے حلقہ ہی تک محدود نہیں رہے گی، بلکہ آپ ہزاروں کے مجمع میں بھی بے دھڑک تقریر کر سکیں گے اہل مجمع کے دل آپ کے قبضہ میں ہونگے۔ اس طرح آپ لوگوں کے دلوں پر حکومت کریں گے۔ قیمت ۸

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

آپ سے کون خفا ہے؟

کون منائے سے نہیں بنتا؟ آپ کے اپنا مطیع بنانا، فریفتہ بنانا، دیوانہ بنانا چاہتے ہیں؟ وہ کوئی عورت ہو، کوئی مرد ہو، کوئی بوڑھا ہو، کوئی آقا ہو، کوئی حاکم ہو، آپ کا مطیع و مسخر ہو سکتا ہے اگر آپ اس عجیب و غریب طلسمی کتاب

فن تسخیر

کو ملاحظہ کریں اور اس کی ہدایتوں پر عمل فرمائیں اس کتاب میں جو عمل بتایا گیا ہے وہ نہایت صحیح مؤثر اور تیر بہدف ہے، کبھی غلط نہیں ثابت ہو سکتا پھر لطف یہ کہ عمل کی ترکیب نہایت آسان۔ ہر شخص بڑی سہولت کے ساتھ عامل بن سکتا ہے + قیمت ۸ر

اگر یہ دعویٰ غلط ہو تو نہ صرف ایک کتاب بلکہ تمام کتابوں کے دام واپس

منیجر خواجہ بک ڈپو نظامیہ دارالاشاعت دہلی

حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عطیہ

فضائل قرآنی

جب انسان کی مصیبت بڑھ کر گرفتار ہوتا ہے، جب انسان پر آسمانی بلائیں نازل ہوتی ہیں، جب انسان کے دل پر ناامیدی کی گھٹا چھا جاتی ہے، جب انسان کی زندگی مرض خطرناک پڑ جاتی ہے تو آیت الکرسی شریف اس پر ظل رحمت بن کر چھا جاتی ہے، اور ان تمام مصائب سے نجات مل جاتی ہے۔

بشکریہ علیکہ آیت الکرسی شریف کے آداب سے واقف ہو، اسکے پڑھنے کے طریقے جانتا ہو۔ فضائل قرآنی میں مراد، مقصد اور خواہش کیلئے آیت الکرسی شریف کے اعمال صحیح اور مجرب بتائے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ عبدالسمیع صاحب نے یہ بھی تحریر فرمائی ہیں۔ قیمت آٹھ آنے

علی مظفر ہاشمی مینیجر خواجہ بلڈنگ پوسٹ دہلی

حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عطیہ

کلید مراد

یہ وظیفہ بھی آیت الکرسی اور سورہ شریف سے افضل کی گئی ہیں اس لیے اس کی تاثیر بھی مسلم ہے اس کے علاوہ بڑے بڑے اولیاء اللہ نے تجربے اور وہ طریقے بتائے ہیں جن سے دعائیں مقبول ہوتی ہیں اور بر آتی ہیں (اگر خدانخواستہ) آپ پر قرضہ کا بار ہو، (اگر خدانخواستہ) آپ عسرت میں بسر کرتے ہوں (اگر خدانخواستہ) آپ پر کسی حاکم آپ پر مہربان ہوں یا آپ پیچیدہ معاملات میں الجھے ہوئے ہوں یا کچھ خاص تمناؤں اور ارمانوں کا ہجوم اپنے دل میں رکھتے ہوں تو گھبرائیے نہیں "کلید مراد" انشاء اللہ آپ کو آپ کے مقاصد میں کامیاب کر دے گی۔ قیمت آٹھ آنے (۸/)

علی مظفر ہاشمی مینیجر خواجہ بک ڈپو دہلی

پیارے نبی کے پیارے گھرانے کا مجموعہ

برگزیدہ نبی کے برگزیدہ خصائل

حضور سرور عالم کی زندگی مبارک کے مفصل حالات آپ کی قابل قدر اور قابل تقلید عادات و اطوار کا گنجینہ ہے آپ کی سادہ معاشرت اور لباس، رحم و مروت، خدا ترسی و انکسار، ایفائے عہد، اولاد کی محبت، امانت و دیانت، شفقت، نفاست، صحت اور تکلم و حیا، ازواج مطہرات کے ساتھ آپ کا حسن سلوک، عدل و انصاف، جود و سخا، استقلال و استقامت، توکل و اخلاص، ایثار و احترام عبادت و ریاضت، مزاح و تبسم الغرض علاوہ تمام پاکیزہ خصائل قابل تقلید [illegible] یہ کتاب جو سرور عالم کی ایک سچی تصویر ہے جسے آنکھیں نہیں بلکہ آنسو گرنے لگتے ہیں پڑھنے کے بعد [illegible] اگر آپ مسلمان ہیں تو [illegible]

[illegible] علی مظفر ہاشمی مینیجر خواجہ بک ڈپو دہلی

آل رسول کے خون سے رنگے ہوئے اسلامی تاریخ کے صفحات

کربلا نامہ

حضرت سیدنا امام حسینؓ کی شہادت کے دردناک حالات، یزید کی تخت نشینی، حضرت امام حسن کو زہر دیا جانا، حضرت امام حسنؓ کی وصیت، شہادت کی پیشین گوئی، مکہ کو روانگی، امام مظلوم کی مکہ کو روانگی، کوفیوں کی شرارت، حضرت مسلم کی شہادت، سفر عراق، مقدس کاظمہ کی روانگی، حضرت زینبؓ کی بیتابی، میدان شہادت میں، نماز ظہر، حضرت علی کی شہادت، حضرت علی اکبر کی شہادت، حضرت قاسم کی شہادت، حضرت علی اصغر کی شہادت، امام تشنہ کام کی شہادت، اہلبیت کی بے سروسامانی، بچوں کی بے بسی، اس کے علاوہ تمام واقعات نہایت تصدیق و تحقیق کے بعد درج کیے گئے ہیں، غلط اور کمزور روایات سے اس خونی داستان کو رنگینی کی کوشش نہیں کی گئی ہے، نظم کا ہر مصرع اور نثر کا ہر جملہ جذبات میں ڈوبا ہوا ہے، زبان اتنی آسان اور پیاری کہ عورتیں اور بچے بھی نہایت خوشی سے پڑھتے ہیں۔ قیمت ۱۲

علی مظفر ہاشمی مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

(ابوالمظفر سید محمد اعوان ہاشمی پروپرائٹر پرنٹر پبلشر نے مجو بلطابع دہلی میں چھپوا کر شائع کیا)